بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ورفعنا لک ذکرک
دو دفتر و دہ چمن
جنان السیر
فی احوال سید البشر
(مصنفہ)
حضرت مولانا عبدالحی علیہ رحمۃ اللہ
باہتمام
حمید بک ڈپو نیو مارکیٹ
بنگلور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ورفعنا لک ذکرک
دو دفتر و دہ چمن
جنان السیر
فی احوال سید البشر
(مصنفہ)
حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
باھتمام
ھمدرد بک ڈپو نیو مارکیٹ
بنگلور ۲

سرورِ کائنات
رسول اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں
خدا اپنا پیام بن کر آئے گا بندے کے پیکر میں
نہیں فرق جہاں بانی غلامانِ پیمبر میں
لگا دو آگ تاجِ طغرل و خاقان و سنجر میں
پھر اُس فاراں کی چوٹی پر جو نغمہ گونج اُٹھا آخر
حدودِ شش جہت میں کائناتِ ہفت کشور میں
اِدھر آ چودھویں کے چاند آنکھوں میں تجھے رکھ لوں
کہ تو جچتا ہے صدیوں صحنِ ایوانِ پیمبر میں
وہ پا مرد اور وہ قانع وہ صابر اور بے پرواہ
کہ اک ٹھوکر میں دنیا، مالِ دنیا ایک ٹھوکر میں
خمارِ بادہ سے انساں کو جب محوِ خودی دیکھا
نگاہِ مست نے سجدوں کا نشہ بھر دیا سر میں
نہ ملتا درس دنیا کو اگر عرفانِ الٰہی کا
خدا رونما اک نیا ڈھلتا جہان شعبدہ گر میں
سلام اُس پر، صلوٰۃ اُس پر، درودِ کائنات اُس پر
خدا کی ترجمانی جس نے کی انساں کے پیکر میں
جنھیں سیماب ہے اُن کو ہے فکرِ جنت و دوزخ
ہماری کیا ہی بابا ہم نہ اِس گھر میں نہ اُس گھر میں
سیماب اکبر آبادی

شہنشاہ دو عالم کا فرمان

مقوقس شاہ مصر کے نام معہ مہر نبوت

نقل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی الْمُقَوْقِسِ عَظِیْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْقِبْطِ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

اللہ
رسول
محمد

ترجمہ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف۔

ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو! اما بعد میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تو نے اسلام قبول کرلیا۔ تو محفوظ ہو جائیگا اور خدا تجھے دگنا اجر دیگا۔ اور اگر تو نے اعراض کیا تو قوم قبط کا گناہ بھی تجھ پر لازم آئیگا۔ اے اہل کتاب! آؤ ہم ایک ایسی بات پر اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے (یعنی) یہ کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم سے کوئی کسی دوسرے کو اپنا کارساز سمجھے اگر وہ اعراض کریں تو کہدو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم تو اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔

اللہ
رسول
محمد

مدینہ منورہ میں سیدنا حضرت علیؓ کی مسجد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اوپر نبی ؐ کے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام

دُرُوۡدُ التَّاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ

اے اللہ رحمت کامل نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر کہ صاحب تاج اور معراج اور براق اور علم کے ہیں دفع کرنے والے بلا اور وبا

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط

اور قحط اور بیماری اور درد کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا۔ نقش کیا گیا لوح و قلم میں سردار ملک عرب و عجم کے

جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ

جسم ان کا نہایت پاکیزہ خوشبودار پاک اور روشن خانہ کعبہ و حرم میں آفتاب وقت چاشت ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور

الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ

راہ راست کے پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں کے مالک بخشوانے والے امتوں کے صاحب بخشش و کرم کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے

وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

ان کا اور جبرئیل خدمتگذار ان کا اور براق سواری ان کا اور معراج سفر ان کا اور سدرۃ المنتہیٰ مقام ان کا اور قاب قوسین کا اور مطلوب ان کا اور

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

مطلوب مقصود ان کا اور تمام مقصود موجود ان کے واسطے سردار رسولوں کے ختم کرنے والے انبیاء کے اور بخشنے والے گنہگاروں کے

اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ

غمخوار مسافروں کے کل رحمت انسانوں کے واسطے راحت دینے والے عاشقوں کے آفتاب خداشناسوں کے چراغ سالکین کے چراغ مقربوں

الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی

کے دوست رکھنے والے محتاج اور مساکینوں کے سردار جن و انس کے نبیؐ مکے مدینے کے امام بیت المقدس اور کعبے کے وسیلہ ہمارے

الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا

دنیا و آخرت کے جو مرتبہ قاب و قوسین پر فائز ہیں معشوق رب دو مشرق اور دو مغرب کے نانا امام حسنؓ و حسینؓ کے۔ آقا

وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یٰٓاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

اور مولا جن و انس کے والد ماجد حضرت قاسمؓ کے جو حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹے عبداللہ کے اللہ کے نوروں میں سے ہیں نور

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

اے عاشقانِ نورِ جمال آنحضرتؐ کے حضورؐ اور آلِ سرورؐ کے آل واصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے

فہرست مضامین

جنان السّیر فی احوال سیّد البشر صلّی اللہ علیہ وسلّم

دفترِ اوّل

مضامین	صفحہ
دیباچہ از منشی قلندر حسین اطہر بنگلوری	۱۷
دیباچہ ثانی از منشی محمد شہاب الدین سلیم ویلوری	۲۱
فضائل بسم اللہ	۲۳
چمنِ اوّل انوارِ نبوّت	
فضائل بسم اللہ ۲۵ حمد و نعت	۲۶
منقبت محبوب سبحانی رض	۲۷
مع قدوۃ العارفین حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری	۲۷
فضیلت ذکر نبوی صلعم	۲۷
فرضیت و فضیلت ذکر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم	۲۷
نور اول نور خلقت محمّدی صلعم کے بیان میں	۲۹
نور مقدس کے دس حصے ہونے اور لوح پر قلم پہلے بسم اللہ لکھنے کا بیان	۳۰
جواب سلام فرض ہونے اور آفتاب کی کیفیت اور	
بہشت کی آراستگی پانچ چیزوں سے ہونیکا بیان	۳۱
ذکر کرسی آیت الکرسی اور نور مقدس کا شغل تسبیح و	
تقدیس میں اور ظہور محمدی صلعم شکل طاؤس پر ہونیکا بیان	۳۲
چار خلیفوں کے چار نور اور شکل نبوی صلعم پر ارواح نظر آنا	
نور محمدی صلعم کے حجاب اور اس کے غواصی دس دریا میں	
اور بقا نور مقدس اور اس کا قیام عبادت میں، نماز	
پنجگانہ فرض ہونیکی بنا اور نور محمدی صلعم کا قیام طویل	۳۴
ارکان نماز اور قطرات نور کے حصے کا بیان	۳۵
حضرت صلعم کے جسم شریف کی بنائے لطیف کا بیان	۳۶
حضرت کی طینت مبارک کو جلوہ گر کرنا اللہ تعالیٰ	
حضرت آدم صلعم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کے	
نکالنے اور ان سے اپنی ربوبیت پر عہد لینے کا بیان	۳۷
ذریت کا ظہور اور ربوبیت کا اقرار	۳۸
ذریت کی صورتیں	۳۸

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ تمام انبیاء سے آنحضرت کی رسالت و	
نصرت اور بیعت پر عہد لینے کا بیان	۴۰
نور دوم آنحضرت صلعم کی خلقت جسم شریف وغیرہ کا بیان	۴۱
حضرت آدم کے جسد کو خاک سے اور جنات کو	
آگ سے پیدا کرنا اور فرمانِ الٰہی سے سب	
ملائک کا آدم کو سجدہ کرنے کا بیان	۴۲
ابلیس کی کثرت طاعت اور حضرت آدم صلعم کی	
پیدائش وغیرہ کا بیان	۴۳
فضیلت علم اور فرشتے حضرت آدم کو سجدہ کرنیکا بیان	۴۴
ابلیس لعنتی ہونے اور آدم کو جنت میں لیجانے	
اور آدم و حوّا کے نکاح ہونے کا بیان	۴۵
ابلیس مکر سے جنت میں جانے اور آدم و حوّا خوشہ	
گندم کھانے اور ابلیس فریب سے گندم کھلانے کا بیان	۴۶
آدم ہر شجر سے پتے مانگنا اور آدم و حوّا کو جنت	
سے جانے کے لئے حکم ہونے کا بیان	۴۷
آدم ہمارے حضرت صلعم کو وسیلہ لانے اور آدم کو	
جنت سے زمین پر روانہ کرنے کا بیان	۴۸
حضرت آدم کی گریہ و زاری اور توبہ قبول ہونے اور	
آدم کے لئے کعبۂ یاقوت نازل ہونے کا بیان	۴۹
حضرت حوا کے بیس حمل اور حضرت صلعم کا نور آدم سے	
حضرت شیث کی پیشانی پر جلوہ گر ہونے اور نور نبی صلعم	
پاک اصلاب سے پاک ارحام میں نقل کرتے آنے کا بیان	۵۰
نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم حضرت	
ابراہیم کے جبیں پر جلوہ گر ہونے وغیرہ کا بیان	۵۱
حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو کعبہ	
کے پاس لیجانے کا بیان۔	۵۲
حضرت اسمٰعیل کا تشنگی سے بیتاب ہونا	۵۲

مضامین	صفحہ
حضرت اسمٰعیل کے لئے آبِ زمزم ظاہر ہونا قوم جرہم	
کے مکے میں آکے بسنا لمعہ حکم ہونا اللہ تعالیٰ کا حضرت	
ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل کے ذبح پر	۵۳
حضرت ابراہیم کے جواب میں فرشتے آکے کہنے	
اور ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کیلئے لیجانے	
کا بیان حضرت اسمٰعیل باپ سے وداع ہونے	
وغیرہ کا بیان۔ ذبح اسمٰعیل کا قصہ	۵۴
دعائے ابراہیم اور حلق پر چاقو نہ چلنے کا بیان	۵۶
فدیہ اسمٰعیل کے لئے دنبہ جنت سے آنے اور ذبح عظیم	
سے امام حسین مراد ہونے اور نکاح ذبیح اللہ کا بیان	۵۷
قصہ کعبہ یاقوت جو آدم علیہ السلام کیلئے آیا تھا	
کعبہ یاقوت کیلئے پایہ کی بنا پانچ پہاڑوں کے پتھر	
سے اور کعبہ یاقوت آسمانی پر جانا۔ حج موسیٰ علیہ السلام	
ابراہیم کو تعمیر کعبہ کے لئے حکم آنے کا بیان	
مقدار کعبہ سے آگاہ کرنے اور ابراہیم اسمٰعیل	
کو کعبہ کی بنا کرنے کا بیان	۵۸
حضرت اسمٰعیل تین پہاڑ سے پتھر لانا و سنگ عظیم	
ایک وہ پتھر جو خود بخود بلند اور پست ہوتا تھا	۶۰
دعا حضرت ابراہیم کی ہمارے حضرت کو مبعوث کرنے کیلئے	
لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیم کا تمام	
خلق کو حج کے لئے اور لبیک کہنا ان کا	۶۱
وفات ابراہیم اور عہد لینا اسمٰعیل سے نور محمدی صلعم	
کی حفاظت کیلئے تابوت سکینہ و وصیت	
ابراہیم و اسمٰعیل کا بیان	۶۲
ایک ظالم چاہ زمزم کو پوشیدہ کر دینے اور عبدالمطلب کو	
چاہ زمزم کے اظہار کے لئے حکم ہونے کا بیان	۶۳
ذبح کا قرعہ حضرت عبداللہ کے نام پر پڑنا اور حضرت	
کے فدیہ میں سو اونٹ پر قرعہ پڑنے کا بیان	

حضرت عبداللہ کی حفاظت فرشتوں سے ۶۵
حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہؓ سے ہونیکا بیان ۶۵
نور چہارم حضرتؐ کے حمل شریف کے بیان میں ۶۶
عجائب حالات شب استقرار حمل شریف ۶۷
لمعہ اور ماہہائے حمل شریف کے بیان میں
خواب بی بی آمنہؓ کا ایام حمل میں واقعہ
فیل اور ابرہہ کلیسا بنانے کا بیان ۶۸
کلیسا جل جانا اور فوج ابابیل نازل ہونیکا بیان
فوج ابرہہ ابابیل سے ہلاک ہونے اور قرب ولادت کا بیان ۶۹

چمن دوم گلزار نبوت

حمد و نعت غنچہ جناب رسالت مآبؐ کا احوال صحیح پڑھنا اور
سننے کے آداب اور اسکی فضیلت و ثواب کے بیان میں ۷۱
پہلا گل آنحضرتؐ کے ولادت شریف کے بیان
میں ولادت باسعادت کی تاریخ ۷۲
شاخ دوم آنحضرتؐ کی رضاعت باکرامت کے بیان
میں ربیع الاول میں حضرتؐ کی ولادت شریف پہ خوشی
کرنے وغیرہ کے جواز اور استحباب کی دلیلیں ۷۷
عمل میلاد کی ابتدا چھٹویں صدی کے اخیر
سے ہونیکا بیان مولود شریف کی خوشی کرنے سے
حضرتؐ کے خوش ہونے کا بیان ۷۹
حکم میلاد شریف اور اس کے آداب ۸۱
ان ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرتؐ کے
ایام رضاعت میں ظاہر ہوئے ہیں ۸۲
حضرتؐ کا احوال فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان ۸۵
شق صدر پہلے بار ۸۶
دوسرا گل آنحضرتؐ کو حلیمہؓ آپکے والدہ ماجدہ کے
پاس پہنچانے اور حضرت آمنہ کی رحلت وغیرہ کا بیان ۸۷
وفات بی بی آمنہؓ اور وفات عبدالمطلب کا بیان ۸۸
دوسرے بار گیارھویں سال میں شق صدر ہونیکا بیان ۸۹
تیسرا گل سفر کرنا آنحضرتؐ کا شام کے اطراف اور ملاقات
کرنا ایک راہب کا اور اسکا ایمان لانے کا بیان ۹۰
قصہ راہب جو ایمان لایا اور تبھی رحلت کیا ۹۱
زمان نبوت کے قریب حضرتؐ کی خلوت اور عبادت
کا بیان تیسرے بار کے شق صدر کا بیان ۹۳
حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کے ایمان لانے کا بیان
زیدؓ بن حارثؓ اور ابوبکرؓ کے ایمان لانے کا بیان ۹۶
شاخ بہار حضرتؐ کی بعثت سے خبر دینے اور
عبدالرحمن بن عوف کے ایمان لانے کا بیان ۹۷
ولادت مبارک حضرت فاطمہ زہراؓ ۹۸
چوتھا گل نبوت کے چوتھے سال کے احوال وغیرہ میں ۹۸
آنحضرتؐ اپنے خویشوں کو بلا کر دعوت کرنا ۹۹
نزول سورۂ تبت ۱۰۰
عقوبت زن بولہب کا بیان ۱۰۱
انواع بے ادبی و ایذائے کفار بجناب رسول مختارؐ ۱۰۲
پانچواں گل نبوت کے پانچویں سال کے احوال میں ۱۰۵
بادشاہ حبش نجاشی اور صحابہؓ میں قیل و قال ۱۰۶
گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیارؓ علمائے
نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا ان کا ۱۰۷
چھٹا گل نبوت کے چھٹویں سال کے بیان میں ۱۰۸
گلدستہ چار فرشتوں کے نزول کے بیان میں
آنحضرتؐ کے حضور میں ہلاکت کفار کے لئے ۱۰۹
گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیقؓ کے اور ظاہر
کرنا توحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا صدیق اکبرؓ کو ۱۱۰
گلدستہ ایمان لانے میں حضرت فاروقؓ کے
کفار قتل نبیؐ کی تدبیروں میں رہنے کا بیان
عمر فاروقؓ کی تکریم کے لئے فرشتے آنیکا بیان ۱۱۱
ساتواں گل نبوت کے ساتویں سال کے احوال میں
قصہ ظلم کفار پر اہل غار
اللہ محمدؐ کے نام کو چھوڑ کر تمام عہدنامہ کو
کیڑا کھا لینے کا بیان
آنحضرتؐ مع صحابہؓ غار سے تشریف لانا
گلدستہ روم پر فارس کے غلبے سے کفار قریش فال لینا ۱۱۶
تب سورۂ روم نازل ہونے کا بیان
ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی وفات کا بیان ۱۱۹
دس خصائص بی بی خدیجہؓ کے ۱۱۹
ظلم کفار قریش کا اور تشریف لیجانا حضرتؐ
کا طائف کو اور ظاہر کرنا دعوت اسلام
عداسؓ کے ایمان لانے کا بیان ۱۲۱
چھ لاکھ جنات ایمان لائے اور ابلیس کا پوترا
ایمان لانے کا بیان
بشارت دینا جنات کا بعثت سے آنحضرتؐ کے سوالا
بیہودہ کرنا کفار قریش کا جناب رسالتمآب میں شرف
نزول آیت قرآن مذمت میں کافروں کے
آٹھواں گل نبوت کے گیارھواں سال کے
احوال میں بیعت عقبہ اولیٰ و خاتمہ ۱۲۴

چمن سوم بہار نبوت

حمد و نعت معراج شریف کا بیان ۱۳۱
حاضر ہونا جبرئیلؑ کا حضورؐ پر اور لیجانا
آپؐ کو مسجد اقصیٰ تک ۱۳۳
چوتھے بار شق صدر ہونے کا بیان ۱۳۴
احوال آسمان اوّل ۱۳۶
مومن کے قتل کی برائی ۱۳۹
نافرمان عورتوں کا عذاب منافقوں کے عذاب اور
ماں باپ کی نافرمانی کے گناہوں کا بیان ۱۴۰
احوال آسمان دوم و سوم اور چہارم ۱۴۱
عزرائیل اس امت پر زیادہ رحیم ہیں
احوال آسمان پنجم ۱۴۳
احوال آسمان ششم ۱۴۴
احوال آسمان ہفتم ۱۴۵
بیان تشہد کا ۱۴۹
سلام سنت اور جواب فرض ہونے کا بیان ۱۵۰
اللہ تعالیٰ امت کی شکایتیں کیا سو بیان ۱۵۲
شرک کے معنے اور شرک کے اقسام ۱۵۳
پانچ پیغام اللہ تعالیٰ کے جو بوساطت حضرتؐ
کے اس امت کو پہنچے اور خاتمہ کا احوال ۱۵۴

تکملۂ بہار نبوت

سوالات حضرت رسالتمآبؐ و جوابات و عطیات ۱۵۵ تا ۱۶۲
رب العزت کا بیان
سیر گلستان جنت کی ۱۶۲
صفت جنت و نعمات کی ۱۶۳
ہشت و بہشت خلفائے راشدین کا بیان ۱۶۴
بسم اللہ کے چار حرف سے چار نہریں نکلے سو بیان ۱۶۵
ملاقات ادریسؑ و جماعت کی فضیلت کا بیان ۱۶۶
درکات دوزخ ملاحظہ فرمانے کا بیان ۱۶۷
طبقات دوزخ کا بیان ۱۶۹

عنوان	صفحہ
ذکر حضور آنحضرتؐ از بارگاہ رب العزت تعالیٰ	۱۷۰
رسول مقبول صلعم کے شرف نزول کا بیان	
دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس آنحضرتؐ سے	۱۷۱
لقب صدیق رضی اللہ عنہ	۱۷۲
معراج کی حکمت	۱۷۳
رفع حجابات کی تحقیق	۱۷۴
ضمیمہ ان فضیلتوں کے بیان جو آنحضرتؐ	
کو آخرت میں ملیں گے	۱۷۵
بیان ان عطیات و کرامات کا جو قیامت میں	
حضرتؐ ہی کو عنایت ہوں گے	۱۷۸
مقام محمود و شفاعت محمدیؐ	
شفاعت کبریٰ اور دس قسم کی شفاعت و شفاعت	۱۷۹
صغریٰ و حوض کوثر کا بیان	۱۸۰
صراط اور میزان کا بیان	۱۸۱
چار سوال در حشر	۱۸۲
غالب ہونا پلہ میزان کا	
وسیلۂ مقام و دیدار الٰہی جل شانہٗ کا بیان	۱۸۳ تا
خاتمہ	۱۸۴

چمن چہارم اخبار نبوت

عنوان	صفحہ
حمد و نعت و نبوت سے بارھویں سال کا احوال	۱۸۵
ایمان انصار و عہد پیمان در میان آنحضرتؐ و انصارؓ	۱۸۷
حضرت عمرؓ کے ہجرت کرنے کا بیان	۱۸۸
مشورت کفار بر قتل آنحضرتؐ صلعم	۱۸۹
ہجرت شریف کا بیان	۱۹۰
احوال ہجرت شریف در آنحضرتؐ کے ساتھ رفاقت	
صدیقؓ کی غار میں صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو	
سانپ کا ڈسنا اور جبرئیل شربت لے آنیکا بیان	۱۹۲
ڈھونڈنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلینؐ کو گھر میں	
صدیقؓ کے اور غار ثور تک جانے وغیرہ کا بیان	
حضرتؐ مدینے کی طرف عازم ہونے کا بیان	۱۹۳
سراقہ بن مالک کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا سو معجزہ	۱۹۵
بریدہ اسلمی حضرتؐ سے ملنے اور ایمان سے مشرف ہونیکا بیان	۱۹۶
شرف نزول رسول مقبول کا قبا میں چودہ روز	
قبا میں اقامت فرمانے اور مسجد کے بنانے وغیرہ کا بیان	۱۹۷
مسجد نبویؐ کی بنا کرنے کا بیان	۱۹۹
عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا بیان	۱۹۹
سلمان فارسی کے ایمان لانے کا بیان	۲۰۰
حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان	۲۰۲
حضرت خاتون جنتؓ کے مہر کا بیان	۲۰۳
خاتون جنتؓ باندی کے عوض وظیفہ عنایت	
ہوا سو بیان	۲۰۵
تحویل قبلہ اور حکم جہاد کا بیان	۲۰۶
غزوہ بدر کا بیان	۲۰۸
ابوجہل کے مارے جانے کا بیان	۲۱۳
ابولہب خواری سے مرنے کا بیان	۲۱۴
غزوہ اُحد کا بیان	۲۱۷
حضرتؐ کے خواب کا بیان	۲۱۸
حنظلہ کی شہادت جس کو دو فرشتے غسل دیئے	
اور مصعبؓ کی شہادت کا بیان	۲۲۳
حضرت حمزہؓ کی شہادت کا بیان	۲۲۴
شہدائے احد کی فضیلت حمزہ اسد کے	
غزوے کا بیان	۲۲۹
عاصمؓ بن ثابت کے سریہ کا بیان	۲۳۰
احوال خبیبؓ کا	۲۳۱
شہادت خبیبؓ کی	۲۳۲
ہجرت سے چوتھے سال کا احوال و غزوہ کا بیان	۲۳۳
ستر قاریان قرآن کی شہادت، عامر بن فہیر	
کی لاش آسمان پر جانے کا بیان	۲۳۴
غزوہ بنی نضیر	۲۳۵
غزوہ بدر الموعد	
تاریخ تولد حسنینؓ کریمین کا بیان	
ہجرت سے پانچ سال کے احوال کا بیان	۲۳۶
غزوہ مریسیع	۲۳۷
افک و بہتان عظیم کے قصہ کا بیان	
اٹھارہ آیت تطہیر بی بی عائشہ صدیقہ کے شان	
میں نازل ہونے کا بیان	۲۳۹
غزوۂ خندق	۲۴۰
جابرؓ کے دو فرزند زندہ ہونیکا معجزہ	۲۴۳
غزوۂ بنو قریظہ	۲۴۵
ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال غزوۂ ذات الرقاع	
غزوہ بنو لحیان	
غزوۂ ذی قرد	۲۴۸
غزوۂ حدیبیہ	۲۴۹
بیعت الرضوان	۲۵۰
پروانجات آنحضرتؐ کے سلاطین کے طرف تشریف	
صدور پانے کا بیان	۲۵۱
نجاشی کے نام کا پروانہ اور نجاشی کی عرضی کا مضمون	۲۵۳
قیصر روم ہرقل کے نام	۲۵۳
ہرقل آنحضرتؐ کا حال پوچھنے اور آپؐ کی	
رسالت کی تصدیق کرتے جانے کا بیان	۲۵۳
حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ	۲۵۵
بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ	۲۵۶
حارث کے نام کا پروانہ جو سرحد شام میں تھا	۲۵۷
ہجرت سے ساتواں سال کا احوال و غزوۂ خیبر کا بیان	۲۵۸
فتح قلعۂ خیبر بدست علی کرم اللہ وجہہ	۲۵۹
قضا نماز کی اذان میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف	۲۶۰
حضرتؐ عمرۃ القضا کیلئے مکہ معظمہ تشریف لیجانیکا بیان	
ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال	۲۶۱
ان تینوں چیزوں کا بیان جن سے اگلے گناہ مٹیں	
محلم کو زمین قبول نہ کرنا	۲۶۳
جنگ موتہ کا بیان	۲۶۴
شہادت جعفر طیارؓ کی	۲۶۵
حضرت جعفرؓ طیار ہونے کا بیان	
ذات السلاسل کا غزوہ	۲۶۶
فتح مکہ کا بیان	۲۶۷
پانچ ہزار غازیاں حضورؐ کو گھیرے ہوئے لے	
چلنے کا بیان	۲۶۹
حضرت حمزہؓ کا انتقام جیسا حضورؐ فرمائے تھے	
حق تعالیٰ ستر قریشوں سے لیا	۲۷۰
حضرتؐ کے معجزہ سے بتاں ٹوٹ پڑنے کا بیان	
کعبے کے بتاں ٹوٹنے اور حضورؐ کا دست مبارک	
جس شے کو لگے اس پر آتش کا اثر نہ ہونے کا بیان	۲۷۱
کعبہ کی کنجی شیبہ برادر عثمان کو عنایت	
کرنے کا بیان	۲۷۲
بلالؓ کے لئے آیت نازل ہونا	
عورات سے بیعت لینے کا بیان	۲۷۳
عکرمہ بن ابوجہل کا ایمان لانا	۲۷۴

وحشی کے سوا آلاپر آیت نازل ہونیکا بیان ۲۷۶
وحشی کے ہاتھ سے مسیلمہ کذاب مارے جانیکا بیان ۲۷۶
ہندہ زوجۂ ابوسفیان کے ایمان لانیکا بیان ۲۷۷
عزادیوتن خالدؓ کے ہاتھ سے مارے جانیکا بیان ۲۷۸
نوح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتان طوفان
میں زیر زمین ہونے اور ابلیس لعین عربوں کو ان
کے نشان دینے کا بیان ۲۷۹
غزوۂ حنین کا بیان ۲۸۰
حضرتؐ کی جود و بخشش کا بیان ۲۸۲
مسجد نبویؐ میں منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پہ
خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا حضرتؐ اس پر سوار
ہوئے او ستون حنانہ بلند آواز سے رونے کا بیان ۲۸۳
حضرتؐ کے منبر کے طول و عرض کا بیان ۲۸۴
سنگ و شجر آب و آتش ہر چیز کو ایک روح ہے ۲۸۵
ہجرت سے نویں سال کا احوال ۲۸۶
حضرت صدیق اکبر اپنا سارا مال راہ خدا میں
خرچ کر کے فقیر ہونے اور حق تعالیٰ ان کو
سلام کہلا بھیجنے کا بیان ۲۸۷
ایک عاشقِ رسول صلعم عبداللہ ذو البجادین نوجوانی
میں محض اللہ کے لئے ترک دنیا کئے سو بیان ۲۹۰
تین صحابیؓ بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک میں حضرتؐ
کے ہمراہ رکابؐ نہ ہوئے اس لئے معرض عتابؐ
آنے کا بیان ۲۹۱
کعبؓ بن مالک کا قصہ ۲۹۲
صداقت کے سبب کعبؓ. مرارہؓ. ہلالؓ کا
توبہ قبول ہونے کا بیان ۲۹۴
ابولبابہؓ سے اقتضائے بشریت کے سبب خدا اور
رسولؐ کی ایک خیانت سرزد ہونے وغیرہ کا بیان ۲۹۵
حضرتؐ اپنے ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک
ایلاء کرنے کا بیان ۲۹۶
ازواج مطہراتؓ دنیا پر آخرت کو اختیار کرنیکا بیان ۲۹۷
حضرتؐ کی بی بیوں کی سخاوت اور زہد و
قناعت کا بیان ۲۹۸
ہجرت سے دسویں سال کا احوال ۲۹۹
حضرت علیؓ فاطمہؓ و حسنینؓ کو لے کر حضرتؐ
مباہلہ کے لئے نکلنے کا بیان ۳۰۱
حضرت علیؓ کو علم قضا حاصل ہونے کا بیان ۳۰۲
مضمون خطبۂ عمرؓ ۳۰۳
آنحضرتؐ کے ہاتھ سے ذبح ہونے کیلئے ہر اونٹ
دوڑ کر آنے کا بیان ۳۰۴
آثار شریف صحابہ کرامؓ پائے سو بیان ۳۰۵
حضرتؐ سے منسوب ایسی چیزوں کا بیان ۳۰۶
حضرت علیؓ کو مولا کا خطاب بخشنے کا بیان ۳۰۷
ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال ۳۰۷
آغاز ذکرِ وفات شریف ۳۰۸
ارسال رسل سے مقصود ۳۰۹
مغفرت سے مراد عصمت یا تنبیہ امت ہونیکا بیان ۳۱۱
حضرتؐ صحابہؓ کو نصیحت کرنے کا بیان ۳۱۲
حضرتؐ اخیر وصیت کرنے کا بیان ۳۱۳
حضرت صدیق اکبرؓ کو امام بنانے کا حکم فرمانیکا بیان ۳۱۴
حضرتؐ کے جود و کرم کا بیان ۳۱۵
اہل بیت کی محبت مقامات شفاعت ۳۱۶
خاتونِ جنت کو ارشاد ہونے کا بیان ۳۱۷
عزرائیلؑ حاضر حضور ہونے اور جبرئیلؑ بشارتیں
لے آنے کا بیان ۳۱۸
حضرتؐ اپنی وفات کے وقت تین مقصود اللہ تعالیٰ
سے اپنی امت کے لئے چاہنے کا بیان ۳۱۹
حضرتؐ حالت سکرات میں اپنی امت کی
سکرات کی آسانی کے لئے دعا فرمانے اور ندبۂ
خاتون جنت کا بیان ۳۲۰
ندبۂ عائشہ صدیقہؓ اور فرشتے تعزیت اہلِ
بیت سے ادا کرنے کا بیان ۳۲۱
صدیق اکبرؓ کی خلافت نص و اجماع سے
ثابت ہونے کا بیان ۳۲۳
حضرتؐ کے غسل و تکفین اور جنازے کی نماز کا بیان
دفن کے وقت لب مبارک سے امتی امتی صادر ۳۲۴
قبر شریف میں حضرتؐ حیات حقیقی سے زندہ
رہنے کا بیان ۳۲۵
زیارت شریف کی فضیلت ۳۲۹
تحفۂ صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض حال
حضرتؐ کے جناب میں
خاتمہ و تاریخ تکمیل تصنیف کتاب ۳۳۲

دفترِ دوم

چمن پنجم بشاراتِ محمدیؐ

حمد و نعت ۳۳۴
موسیٰؑ کی دعا امتِ محمدیؐ میں ہونے کی ۳۳۶
یہود کا عالم حضرتؐ کی رسالت پر گواہی دینا ۳۳۷
باوجود آج بھی تصحیف و تحریف نصاریٰ کے
ذکرِ محمدیؐ توریت میں ہونے کا بیان
فاران سے مراد مکہ معظمہ ہے ۳۳۸
یہود کا رد توریت سے
نصاریٰ کا رد توریت سے ۳۴۰
کافروں سے جہاد میں حکمت مضمر ہے ۳۴۲
بشاراتِ زبور ۳۴۳
بشارات انجیل
فارقلیط کا معنیٰ ۳۴۴
ہمارے حضرتؐ کے نام اگلے کتب میں آئے ہیں ۳۴۵
یحییٰ کی بشارت ۳۵۰
یہود و نصاریٰ کے علماء حضرتؐ کی رسالت کا اقرار
آپؐ کے بشارات کے اظہار کرنے کا بیان ۳۵۱
زمانۂ جاہلیت میں مدینے کا نام یثرب تھا ۳۵۲
روایت عمرؓ ۳۵۴
تمیم داری خبر دینا ۳۵۶
روایت صدیق اکبرؓ ۳۵۷
روایت کعب احبارؓ ۳۵۸
فضائل اسمائے محمدیؐ ۳۵۹
ماحی کے معنیٰ ۳۶۱
احمدؐ و محمدؐ کے معنیٰ اور حضرتؐ کے یہ ہر دو
نام ہونے کا سبب ۳۶۲
حضرتؐ کے اسماء کے عجائب بالائے آسمان ہیں ۳۶۳
حضرتؐ کے اسماء کے عجائب زمین کے چیزوں میں ۳۶۴
حکایت درخت عجیب ۳۶۴
خاتمہ ۳۶۷
فضیلت اسم محمدؐ و احمدؐ کے نام رکھنے کی ۳۶۸

چمن ششم شمائل محمدیؐ

عنوان	صفحہ
حضرتؐ کی شادمانی کی حالت	۳۷۰
جسم مبارک و بصارت شریف اور مژگان مبارک کا بیان	۳۷۰
سماعت مبارک و جبین مبارک و بینی شریف و لب و دندان مبارک و لعاب مبارک اور حضرتؐ کے ہنسنے اور رونے اور سر و موئے مبارک کا بیان	۳۷۱
سر میں بال چھوڑنے اور نکالنے کا حکم	۳۷۲
مہر نبوت کا بیان	۳۷۳
قامت مبارک اور رنگ مبارک کا بیان	۳۷۴
طہارت فضلہ مبارک و خون مبارک کا بیان	۳۷۵
وہ حدیث طویل جو سیرت کے بیان میں آتی ہے	۳۷۵
سکوت و نسق کا بیان	۳۷۶
مدخل شریف و مخرج شریف کا بیان	۳۷۷
افعال و اطوار شریف کا بیان	۳۷۸
صحابہؓ کے اوصاف و آداب	۳۷۹
خاتمہ	

چمن ہفتم عبادات محمدیؐ

عنوان	صفحہ
حمد و نعت	۳۸۲
وضو کے معنی اور فضیلت کا بیان	۳۸۳
مسواک کا بیان	
آب وضو کی مقدار	۳۸۴
مسح سر میں چار اماموں کا مذہب	۳۸۶
اذکار وضو کا بیان	۳۸۷
مسح خفین کا بیان	۳۸۸
تیمم کا بیان	۳۸۹
غسل کا بیان	۳۹۰
کتاب الصلوٰۃ	۳۹۱
فضیلت نماز وقت ظہر کا اختلاف	۳۹۲
وقت عصر و وقت ظہر وقت مغرب اور وقت عشا کا بیان	۳۹۳
حضرتؐ کا وظیفہ وقت استراحت و وقت صبح	۳۹۴
وقت صبح میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف	
اذان کا بیان	۳۹۶
مشروعیت اذان بعد ہجرت کا بیان	۳۹۷
حضرتؐ کے نماز کی صفت اور نیت کا بیان	۳۹۸
بسم اللہ آہستہ یا پکار کر بولنے کا اختلاف	۳۹۹
قرأت مسنون کا بیان	۴۰۰
رفع یدین رکوع و بعد رکوع مذہب شافعی و عدم رفع یدین قبل رکوع مذہب حنفیہ کا بیان	۴۰۱
اسناد رفع یدین سجود و تعدیل ارکان و جلسہ	
استراحت کا بیان	۴۰۲
کیفیت قعدۂ تشہد	۴۰۴
تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان	۴۰۵
درود بعد تشہد	۴۰۶
نماز میں آنکھ بند کرنے کا حکم	۴۰۷
وہ اذکار و دعوات جو حضرؐ بعد نماز پڑھتے تھے	۴۰۸
سجدۂ سہو	۴۰۹
سجدۂ تلاوت	۴۱۰
سجدۂ شکر	۴۱۱
فضیلت جمعہ و نماز جمعہ	۴۱۲
غسل جمعہ و روز جمعہ و زیارت قبور کا بیان	۴۱۳
خطبہ جمعہ کا بیان	۴۱۴
خطبہ میں عصا پکڑنے کا حکم	۴۱۵
نماز تہجد کا بیان	۴۱۶
کیفیت نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱۷
بیان قنوت	۴۱۸
وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان	۴۱۹
نماز اشراق و ضحی کا بیان	۴۲۰
شعبان کی پندرھویں رات کی فضیلت اور نماز کا بیان	
نماز خسوف و کسوف	۴۲۲
نماز قصر	۴۲۳
سفر میں دو نماز ایک وقت جمع کرنے کا بیان	۴۲۴
عیدین کی نماز کا بیان تکبیریں راہ میں کہنے کا بیان	۴۲۵
عیدگاہ میں منبر بنانے کا جواز	۴۲۷
عیادت بیمار و نماز جنازہ	۴۲۸
جنازے کے ساتھ پیدل چلنے کا بیان	۴۲۹
جنازے کے ساتھ جانے کا طور	۴۳۰
سنن روایت کا بیان	۴۳۱
زکوٰۃ کا بیان	۴۳۳
عشر کا بیان	۴۳۵
کتاب الصوم	۴۳۶
فضیلت روزہ رمضان شریف	۴۳۷
صیام نافلہ کا بیان	۴۳۸
بیس رکعت تراویح کی سند	۴۳۹
کتاب الحج	۴۴۰
مضمون خطبۂ حج الوداع	۴۴۳
فضیلت روز عرفہ	۴۴۴
حج نیابت کا بیان	۴۴۵
نصائح و وصایائے آنحضرت صلعم	۴۴۶
آداب زیارت مرقد آنحضرت صلعم	۴۴۸
خاتمہ	۴۵۱

چمن ہشتم معجزات محمدیؐ

عنوان	صفحہ
حمد و نعت	۴۵۲
منقبت پیر استاد تقدیس استاد قدس سرہٗ	۴۵۴
سبب تنظیم اس رسالہ	۴۵۵
تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادات	۴۵۷
آنحضرت صلعم کا بڑا معجزہ جو قرآن کریم ہے	۴۵۸
معجزۂ معراج شریف	۴۵۹
معجزۂ شق القمر	۴۶۰
معجزہ جو انگشت مبارک سے نہریں پانی کی جاری ہوئیں	۴۶۱
وہ معجزہ جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی	۴۶۲
وہ معجزہ جو حضرتؐ سے حیوانات کلام کئے	۴۶۴
وہ معجزہ جو نباتات حضرتؐ سے اطلاعاً کئے	۴۶۶
وہ معجزہ جو جمادات حضرتؐ سے کلام کئے	۴۶۷
بیماروں کو اچھا کرنے اور مردوں کو زندہ کرنیکے معجزے	۴۶۹
وہ معجزے جو آنحضرت علیہ التحیۃ والتسلیم نے لوگوں کو زندہ فرمایا	۴۷۰
وہ معجزے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں	۴۷۱

وہ معجزے جو اتصال جسم وجسمانیات سے آنحضرت صلعم کے واقع ہوئے ۴۷۳
بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دئے گئے ہیں ویسے ہی ہمارے حضرؐ کو دئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھ کر ۴۷۷
حضرتؐ کے ایسے معجزے جن کو خصائص کہتے ہیں کہ کوئی نبی کو ان میں شرکت نہیں ۴۷۸
وہ فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت ملیں گے ۴۸۲
خاتمہ وتضرع وابتہال بہ بارگاہِ ایزد ومتعال عز اسمہٗ ۴۸۳
تاریخ اختتام رسالہ معجزات ۴۸۴
قصیدہ نعتیہ ازجناب صوفی خلف الصدق حضرت مصنف ۴۸۵

چمن نہم آثار نبوّت

حمد و نعت ۴۸۶
معجزات عقلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۴۸۷
دلائل عقلیہ بر نبوت ۴۸۸
معجزات حسیّہ ۴۹۰

چمن دہم اطوارِ نبوتؐ

حمد و نعت
مقدمہ ۴۹۱
معنی خلق عظیم ۴۹۲
آنحضرت صلعم کی وصیت جو آپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو فرمائی ۴۹۳
آنحضرتؐ کے صبر و حلم کا بیان ۴۹۴
آنحضرتؐ کی تواضع کا بیان ۴۹۵
حضرتؐ کی خوش طبعی کا بیان ۴۹۹
آنحضرتؐ کی جود و سخا کا بیان ۵۰۰
آنحضرتؐ کی شجاعت کا بیان ۵۰۳
آنحضرت کی شفقت ورحمت کا بیان ۵۰۳
آنحضرت کی صدق وعدالت اورعفت کا بیان ۔ جھوٹ کی مذمت ۵۰۴
غیبت کی بُرائی
غیبت کا معنیٰ
غیبت کا علمی علاج
غیبت کا عملی علاج
غیبت کا کفّارہ ۵۰۷
آنحضرتؐ کے زہد وایثار کا بیان ۵۰۸
خوف وخشیت الٰہی کا بیان ۵۱۰
خاتمہ
قصیدہ ازطرف مصنف علیہ الرحمۃ ۵۱۲

فہرست مضامین
تمام شد

وہ اشعار جو منشی اطہر صاحب نے شرحِ صحیح بخاری کے دیباچہ میں نظم کیا تھا یہاں درج کئے جاتے ہیں

کرے کیا کوئی وصف طبع واعظ
عطا وہ فہم ہے اسکو خدا سے
دلِ اس کا مشرق خورشید عرفاں
صدف سا دہان ان کا اگر ہو
یہ اس کے وعظ میں شان علا ہے
مرے کہنے یہ جس کو شبہ آئے
گہے دوگاہ سہ گاہ چار یکسیاں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے
تو صد ہا آپ کے لینے کو آتے

دلِ توصیف میں ہے ربع واعظ
رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے
زباں گویا زبانِ شمع ایقاں
تو گوشِ سامعانِ کانِ گہر ہو
کہ گویا فیض روح القدس کا ہے
وہ چاہے جس طرح سے آزمائے
ہوئے ہیں وعظ میں انکے مسلماں
یہ ہمراہ رکاب انکے رہا ہے
بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے

کرے اخبار سے جو اخذ مضمون
نصائح میں زباں جب کھولتا ہے
یہ عالی وعظ میں ہے رتبہ اُن کا
وہ بہرِ وعظ جاں کرسی نشیں ہو
اگر روح القدس دنیا میں پیدا
جو ذکرِ شادی وغم لب یہ آیا
غرض اس طرح سے اہلِ ہدایت
باستدعائے سکانِ بلدہا
خداوندا یہی شوکت عطا کر

کہ وہ ہے خاص فیض رب بیچوں
فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے
فلک ہے منبرِ رتبہ درجہ ان کا
زمیں انکی سپہر ہفتمیں ہو
جو ہوتا آپکی صورت میں ہوتا
تماشا برق و باراں کا دکھایا
غنیمت ہے غنیمت ہے غنیمت
کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
جو ہے وہ فاضلِ یکتا مفخر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

تقریظ

از نتائجِ افکارِ فیض آثارِ زمرّد رقمِ گلدستہ ساز گلشنِ فصاحت گستر معنی یاب حقائق شناس نکتہ آرا سخن طراز

عالیجناب منشی قلندر حسین اطہر مرحوم و مغفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیابانِ سخن میرابی ثنا سے اس بہار پیرا کے شاداب ہے کہ گلستانِ کائن و من کان جس کے شمالِ مہب نوال سے نضارت یاب ہے۔ چنار اس کے سوزشِ غم سے شرر بار۔ شقائق اس کے آتشِ الم میں داغدار گل اس کے گنجینۂ عالم نواز سے زر در کنار اور بلبل اس کے کارگاہ برگ و ساز سے نغمہ در منقار، دہانِ غنچہ تسبیح نیایش میں اس کے گویا لبِ شگوفہ تہلیلِ ستایش میں اس کے وا

قطعہ

نوالِ مرغانِ چمن مضرابِ سازِ وصفِ او	دستکِ بال و پرِ طائر جلاجل می زند
در قعودش حجرہ آرا ہمچو مرتاضی حباب	در سجودش موجِ دریا سر بہ ساحل می زند

قطرۂ رنگیِ خامہ ثنا میں اس جوہر اول کے ہے جو سالار جمیع مرسل کے ہیں۔ ہادمِ ازمان اُن کی کتاب ہے ناسخ ادیان ان کا فصل الخطاب ہے۔ موردِ برق و علم کوئی ایسا نہیں مہبطِ اطلاقِ اعم کوئی اُن کے سوا نہیں اپنے نورِ شمعِ جمال سے ظلمتِ غوایت کو دور کیا، پل میں اس جہاں سے طرف لامکاں کے عبور کیا

غزل

سروِ بستانِ اصطفا ہے وہ
مومنو اُس کی ناؤ چلتی ہے

نازپروردۂ خدا ہے وہ
بحرِ رحمت میں ناخدا ہے وہ

مرسلِ خاصِ کبریا ہے وہ
سر کے بل چاہیئے وہاں جانا

بندہ ہے لیک باخدا ہے وہ
زائرو تم کو دیکھتا ہے وہ

بعد ازیں یہ گلزار ہمیشہ بہار سیر کہ جس میں چمن چمن گلہائے بوقلموں شگفتہ اور تر ہے شیفتگانِ گل باصنوبر کبھی گلزار نظر فریب بنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ پوچھے کہ گل باصنوبر چہ کرد۔ اور شیدائیانِ مجمع الاشعار کہیں اس حدیقۂ خوش اور روضۂ خرم و دلکش کا مشاہدہ کریں اور دیگر نہ سوچے کہ کجا رباعی اور کدام فرد غزل

جو ہیں اہلِ دل و دماغ سیر
عاشقینِ رسولِ یزداں کو
ظلمتِ جہل سے نکل باہر

وہ کریں آکے سیر باغ سیر
کبھی حاصل نہیں فراغ سیر
ہاتھ میں لیکے شب چراغ سیر
کر جنانِ سیر کی سیر اطہر

نورِ رحمت سے منتضی ہے وہ بزم
اسکی کیفیتوں کا اُن کو مذاق
شکر للہ جناب عبد الحی
بیٹھے بیٹھے ملی سراغ سیر

جس میں روشن ہو چراغ سیر
جو ہیں صہبا کشِ ایاغ سیر
مومنوں پر کیا بلاغ سیر

خہے کتابِ کامل النصاب کہ جس کی ہر بیت بابُ الرحمۃ ہے اور ہر باب بیت المکرمۃ۔ حروف نہیں اشجارِ وادی ایمن ہیں، نقطے نہیں ازہار و انوارِ ارم گلشن ہیں ہر صفحہ صفحۂ ماوا۔ بین السطور انہارِ نور، پیغمبرِ خدا کی داستان ہے، مقبولِ کبریا کا بیان ہے، ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں، ساقیِ کوثر کی صفت ہے شاہدِ قمر طلعت کی مدحت نہیں صاحبِ شق القمر کی معرفت ہے غزل

گل کا ہنسنا کہیں غنچے کا چٹکنا دیکھو
مگیں سرمۂ مازاغ سے آنکھیں جنکی
ہاں غزل اور قصائد جو پڑھو خوش الحان
خوب پڑھتے ہو میاں مثنویِ خاقانی
مثنویِ میر حسن کی اجی پڑھنے والے
خاک دکھلائے ہے کیا دو بدن کھلتے کی

بلبلو آکے یہ گلشن کا تماشا دیکھو
رونمائی کو لے آنرگسِ شہلا دیکھو
کیسا یہ نظم ہے حاجت نہیں نغمہ دیکھو
عرش اور زنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو
کسی محفل میں یہ پڑھکر تو ذرا سا دیکھو
اسمیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو
داستاں ہے یہ مگر اپنے رسول اللہ کی

والضحیٰ غازہ ہے جس چہرۂ نورانی کا
چمن و باغ کے وہ کبک خراماں کا ہر
پیچ طرہ کے ہیں جو کھولنے والے استاد
چمنستانِ مسرت میں تو سیر مارے ہو
بیٹھے اُٹھتے جو تھے سو تم شاہ مدار
شعلۂ طور میں تنویر سر کی بھی نہیں
تم بھی اطہر پڑھو یا اسکو سنو یا دیکھو

اُرکے اس رخِ گل درد کو صد دیکھو
چشمِ دل کھول کے گلزار سیر کا دیکھو
پڑھ کے اس بندِ تشِ مضمونکا نتیجہ دیکھو
آگے پرواز کرو طوبی و سدرہ دیکھو
کوئی دم اسکو کبھی سنائیں اجی مولا دیکھو
ذکرِ نورِ نبوی میں ہے یہ نسخہ دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزارِ عزت فرخار کہیں چکورِ روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار ہے، چاند کا کھیت کرنا اس چمن میں نمودار ہے بلبلِ خبر سے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی کی صدا آتی ہے اور صُلصُلِ اثر دَنٰی فَتَدَلّٰی کی ندا سناتی ہے۔ کہیں طوطی آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کی تفسیر معائنہ کرتی ہے۔ کہیں قمری حجت طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا کی تقریر سرآئینہ کرتی ہے۔ کہیں ارہاصاتِ رضاعت کا چمن پھولا ہے۔ معجزاتِ نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہے قطعہ

ہر شب ہشت اپنی بنا الیسیر انذر | آگاہ ہی پوچھے تو ہیں واعظ کو دکھا دوں
جاگے نہ کبھی صور سرافیل کے دم سے | یک پھول جو ہیں باغ سنی فتنہ کو سنگھا دوں

کہ جس کو واعظ مواعظ رموز حقانی۔ ناصح نصائح حدیث و قرآنی۔ ضرب المثل مثالان حقائق فقید المثال نکتہ شناسان دقائق۔ سوید سنت و بدعت شکن۔ مشید وحدت کثرت فگن۔ حسان بلاغت سحبان فطانت سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

پیر روشن ضمیر عبدالحی | ہادی دستگیر عبدالحی
اور رموز مفسرین ہمام | انکی ہے ذات پاک میں وہ تمام
جس کو فاروق دین پناہ لکھا | اظہر انکو پھر تو کیا سمجھا
محی دیں آنکہ آفتاب علا | قطب دوراں امام راہ ہدیٰ
آشنائے محیط رمز الٰہ | خاص درگاہ سر حق آگاہ
انکی صحبت میں ہر خدا ملتا | مجھ سے مت پوچھو کہ کیا ملتا
جو کہ انکا عدو ہے نا ہنجار | اس نے اللہ سے کیا پیکار

سب تفاسیر کا وہ مجمع ہے | اور احادیث کا وہ مرجع ہے
وعظ قرآں شروع اگر وہ کرے | ملاء اعلیٰ درود پڑھنے لگے
محی دیں سے ہی استفادہ کیا | ہاتھ پر انکے خرقہ تازہ کیا
شمع کاشانۂ مقام قدس | مہر قرب و مہ تمام قدس
عصر کا اپنے شیخ اکبر ہے | سیرت مصطفےٰ کا مظہر ہے
خاص اسرار حق جو ہے ملفوف | انکی ہے ذات پاک پر مکشوف

مہبط اسرار الٰہی، رموز انوار نامتناہی فخر واصلین شرف عارفین شہنشاہ حفاظ کرام۔ ملک الافاضل علام قافلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ مقدمۃ الجیش عساکر زوار روضہ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی المشرب ویلور مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب **سید عبد اللطیف** نام کہ اس ملک کرناٹک میں آپکا وہ جناب آسمان قباب ہے جیسا سند الاولیا والعلماء حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان مقصر ہے ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان متعذر الغرض

قطب دوراں کا یہ خلیفہ ہے | نائب خاص بوحنیفہؒ ہے
ہاتھ میں اس نے جب لیا قرآں | ہوا تفسیر غیبی کا ساماں
لیک دل کبھی حسد سے ہوئے پاک | ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک
لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں | نیک و بد ہیں تمیز رکھتے ہیں
اسکو اپنی نظر سے دیکھینگے | کیوں نہ در و گہر سے دیکھینگے
ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے | زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے

وعظ قرآن سنے تو انسے بھنے | اور حدیثیں سنے تو انسے سنے
کیسے کیسے ہیں خوبیاں ان میں | گر نہ باور ہو آئیں اور دیکھیں
کوئی لکھے جو زلف و خط میں غزل | جیسے سودا و میر متکمل
وصف کرتا ہوں ایک دیشانکا | فاضل و مولوی دوراں کا
ہاں خبردار کیا کہا اظہر | تو کہاں اور شیخ بحر و بر
ایسی خوبی سے اس نے کی تصنیف | حرز جاں کرتے ہیں وضیع و شریف

قبل ازیں کئی مطابع میں مطبوع ہوئی آفاق میں دل پسند و مطبوع ہوئی۔ الحال فرخندہ مآل مصنف مدظلہ العالی کی پیرایۂ تزائد و تصحیح سے یہ خریدہ رعنا متجلی ہوئی۔ از سر نو زیور تحقیق و تنقیح سے متحلی ہوئی **غزل**

شاہد حجلۂ خیال ہے یہ | گل گلزار حوریاں ہے یہ
ذر رخشان بحر و کاں ہے یہ | مہر تابان آسماں ہے یہ

اسمیں ہے ذکرِ پاک نوری | شمع بزمِ جنان وجاں ہے یہ | اسمیں ہے حالِ صاحبِ معراج | سُلّمِ اوجِ آسماں ہے یہ

اسمیں غزوات ہیں پیمبر کے | کہ مصافِ مجاہداں ہے یہ | اسی گلبانگ میں سرائر ہیں | مرغِ لاہوت آشیاں ہے یہ

اسکے پڑھنے میں حرزِ شیطاں ہے | مقرعۂ پشتِ دشمناں ہے یہ | اسمیں اعمال کے ہیں ترغیبات | ہادیٔ جادۂ جناں ہے یہ

مرآۃِ معجزات وارہاصات | عقل حیراں ہو وہ بیاں ہے یہ | اسمیں کذب وکجی کو راہ نہیں | ذکرِ اسرار داستاں ہے یہ

دفترِ اول منقسم بہ چہار چمن ہے غیرتِ ارم وعدن ہے چمنِ اول مسمّٰی بہ **انوارِ نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعیل اور وزن اس کا مخزنِ اسرارِ خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملّا جامی کا ہے۔ چمنِ دوم مشہور بہ **گلزارِ نبوت** کہ جس کا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلن سبحۃ الابرار مولانا جامیؒ کا ہے چمنِ سوم موسوم بہ **بہارِ نبوت** کہ مانندِ طریقۂ حکیم سنائی اور ہفت پیکر خواجۂ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہے چمنِ چہارم معروف بہ **اخبارِ نبوت** بہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کہ جس میں منطق الطیر شیخ فرید الدین عطارؒ ومثنویٔ مولانا رومؒ ہے **غزل**

ذکرِ خیرِ بشر جنانِ سیر | دافعِ اثم وشر جنانِ سیر | دُرِ کانِ سیر جنان سیر | کانِ لعل وگہر جنان سیر

ابرِ رحمت مطر جنانِ سیر | بحرِ رافت اثر جنانِ سیر | نگہِ یک نظر جنانِ سیر | ہست نور البصر جنانِ سیر

سالکانِ سبیلِ عقبیٰ را | زادِ راہِ سفر جنانِ سیر | معطیِ اہلِ قرأت وسامع | اجرِ بے عدّ ومر جنانِ سیر

ہوسِ روئے مصطفیٰ داری | چشم بکشا نگر جنانِ سیر | گر بجانِ تو آرزو دارد ان است | جاں نسیار وببر جنانِ سیر

اے مناجاتیانِ عرضِ بہشت | دارد از خلد اثر جنانِ سیر | والۂ یار مژدہ باد کہ ہست | شاہدِ عشوہ گر جنانِ سیر

ہاں جوانانِ باغ وبستاں سیر | ہست گلزارِ تر جنانِ سیر | یادگارِ جنابِ عبد الحیؒ | نامۂ مفتخر جنانِ سیر

از پئے عاشقِ رسول اللہ | وردِ شام وسحر جنانِ سیر | ہادیٔ جادۂ ہدیٰ اظہر | شد جنانِ سیر جنانِ سیر

سالِ طبعش چہ گفت ملہمِ غیب | قصۂ معنبر جنانِ سیر

ایضاً اظہر

کرے اخبار سے جو اخذ مضموں | کہ ہے وہ خاصِ فیضِ رب بیچوں | کرے کیا کوئی وصفِ طبع واعظ | دل توصیف میں ہے ربع واعظ

نصائح میں زباں جب کھولتا ہے | فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے | عطا وہ فہم ہے اس کو خدا نے | رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے

یہ تعالی وعظ میں ہے رتبہ انکا | فلک ہے منبرِ نُہ درجہ انکا | دل اس کا مشرقِ خورشیدِ عرفاں | زباں گویا زبانِ شمعِ ایقاں

وہ بہرِ وعظ جاکر سی نشیں ہو | زمیں تو انکی سپہرِ ہفتمیں ہو | صدف ساوا دہاں انکا اگر ہو | تو گوشِ سامعاں کانِ گہر ہو

اگر روح القدس دنیا میں پیدا | جو ہوتا آپ کی صورت میں ہوتا | یہ اس کو وعظ میں شان علا ہے | کہ گویا فیضِ روح القدس کا ہے

مرے کہنے یہ جس کو شبہ آئے | وہ جائے جسطرح سی آزمائے

جو ذکرِ شادی و غم لب پر آیا
تماشا برق و باراں کا دکھایا

غرض اس طرح کے اہلِ ہدایت
غنیمت ہی غنیمت ہی غنیمت

با سندِ علمائے سُکّانِ بلدہا
کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا

خداوندا یہی شوکت عطا کر
جو ہے وہ فاضلِ یکتا مُفتخر

حجتِ مشربِ مسلماناں
قدوۂ جمعِ مسلکِ عرفاں

ناقلے راوئے سیر رقمے
ہادئ رہبرے ملک شیمے

نیک فالے ہدایت آمائے
خوش خصالے درایت آرائے

لب جو تذکیر میں وہ کھولے ہے
تازے تازے شگوفہ پھولے ہے

گرچہ بر سرِ حدیث بیش کیا
حرفِ کم تک کبھی نہیں نکلا

بنگیا اس نے جبکہ دی آواز
پردۂ گوش تھا کہ پردۂ راز

قابَ قوسین کی کہی تفسیر
قلب ہی پار ہو گیا اک تیر

گہے دو گاہ سہ گہ چار یکساں
ہوئی ہیں وعظ میں انکے مسلماں

بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے
یہ ہمراہِ رکاب انکے رہا ہے

تو صد ہا آپ کے لینے کو آتے
بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے

ایضاً از اطہر

آئینہ خاطر آئینہ طلعت
جوہرِ کانِ فطرت و خبرت

ناظمے ناثرے زباندانے
فاضلے قارئے خوش الحانے

وعظ گوئے لطیفہ انگیزے
شعلۂ درد در جگر ریزے

کیا کہوں کیا وہ منہ سے بولے ہے
درِ مکنوں صدف ہی رولے ہے

انجمن میں وہ جبکہ در آیا
ایک دو لاکھ میں نظر آیا

صدر ہے یا خزینۂ اسرار
جس سے نکلے ہی لولوئے شہوار

دامِ طوطی دمِ شکر شکنش
نمکِ زخمِ دل بود سخنش

تقریظِ ریختۂ خامۂ سحر نگار اعجاز بیان جناب منشی محمد شہاب الدین صاحب سلیم مرحوم دہلوی

حمدِ باری بہارِ گلشنِ خیال و نعتِ نبیؐ زینتِ بوستانِ کمال ہے۔ مگر باغبانِ خرد و ہوش اپنے چمن کو اس بہار و زینت سے خنداں و مزین کر سکے کیا مجال ہے، وہ ایک ہمائے بلند پرواز ہے اور وسعتِ فکرِ بلند آسماں بپیوند تنگ، یہ ایک عرصۂ دراز ہے، اور گلگونِ بادپیمائے طبع عرش پیما لنگ

غزل

بیاں ہو مجھ سے کچھ حمدِ خدا کیا
بھلا میں کیا مری طبعِ رسا کیا

خدا اک عارفِ ذاتِ نبیؐ بس
نبیؐ سے اور مداحِ خدا کیا

محمدؐ کا خدا خود مدح خواں ہے
زباں کیا ہے قلم کیا مرتبہ کیا

اگر ہو معرفت سر اک کو انکی
خدا و مصطفیٰؐ پر پھر رہا کیا

ملک جن بحر میں بے دست و پا ہیں
سلیم اس میں تمہارے دست و پا کیا

اما بعد مشتاقانِ سیرِ جنانِ سیرِ محمدی کو نویدِ تازہ بہار و عاشقانِ نظارۂ گلِ شمائلِ احمدیؐ کو مژدۂ سیرِ گلزار ہو کہ وہ چمنِ رشکِ عدن کہ جسکا سایۂ دیوار موجبِ راحتِ دارین اور وہ گلستانِ غیرتِ جنان جسکی موج ہوا سلسلۂ نجاتِ کونین ہے

رباعی

گل گل ہیں رنگ بوئے رسالتمآب ہے
ہر باب اس کا گلشنِ جنت کا باب ہے

ہیں اس چمن پہ شمس و قمر رات دن نثار | رنگِ رخِ بہار میں وہ آب و تاب ہے

بصد انتظار دیدہ براہ طلبگار ہے کہ کسکا توسنِ خیال اس سیر گاہِ روح افزا میں سکتا ز اور کون اپنے نظارۂ جمالِ جہاں آرا سے ممتاز ہو **قطعہ**

حوروں کا خاک گلشنِ جنت میں دل لگے | باغِ جہاں سے کیوں نہ خفا عندلیب ہو
بامِ فلک سے سیر کو آئیں نہ کیوں ملک | اک باغ رشکِ خلدِ بریں جب نصیب ہو

واقعی جنان سیر میں عجیب سیرِ جنان ہے کیوں نہو مطلوب خدا کی داستان ہے جس نے اس گلزار ہمیشہ بہار کی سیر کی ہر شب اسکی شب برات ہر روز اسکا عید ہے جسکی نظر ایک دفعہ اس عروسِ زیبا نگار سے لڑی اس کا محو جلوہ اسی شاہد کا شہید ہے سبحان اللہ گلشن دہر میں بادِ بہاری آوان فرحت آقتران نے عجب گل کہلایا ہے جسکی شمیمِ روح پرور سے مشامِ جان عالم روح و روالی معطر ہے جسکی نکہتِ جاں بخش سے دماغ سلسلہ جنبانِ عشقِ گیسوئے حبیب خدا حقۂ مشک و عنبر۔ بارک اللہ گلشنِ گیتی میں نخلبندِ ایام فرحت انجام نے طرفہ شجرِ راحت مآل و درخت طوبیٰ مثال جمایا ہے اکہ جس کا بر و بار عدیم المثال لذت بخشِ مذاقِ طالبانِ حالاتِ خیر البشر[ص] اور ہر شاخ پر برگ و بہار ساحتِ امیدِ عاشقانِ مناقبِ نبی[ص] پر سایہ گستر **غزل**

رشکِ باغ جہاں جنانِ سیر
اس سے کہتے ہیں مشرک و بدیں
کیوں نہو نورِ ذکرِ حضرت[ص] سے

روکشِ بوستاں جنانِ سیر
غنچۂ جاں ستاں جنانِ سیر
رونقِ بزمِ جاں جنانِ سیر
سیر اسکی کریں سلیم کہ ہے

مردہ دل پڑھکے ہوتے ہیں زندہ
لاتی ہے ہر دلِ پریشاں میں
بھرے دامنِ طلب میں گہر
گلشنِ بے خزاں جنانِ سیر

روح بخشِ جہاں جنانِ سیر
فرحِ تاب و تواں جنانِ سیر
موجۂ دُر فشاں جنانِ سیر

کیوں کہ کثیر التصانیف والتوالیف فہّامۂ یگانہ علّامۂ زمانہ فاضلِ شہیر واعظِ پُر تاثیر شریعت پناہ فضیلت دستگاہ مولانا مولوی شاہ عبد الحی قادری نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصنیف سے ہے **غزل**

عالم ذی وقار عبد الحیؒ
تھے فدا انکے وعظ پر واعظ

فاضلِ ہوشیار عبد الحی
مہر انجم نثار عبد الحی
چھوڑ سوئے جناں گئے ہیں سلیم

کیا شگوفے کہلائے ہیں اسمیں
گلشنِ ملتِ محمدؐ میں
واہ کیا یادگار عبد الحیؒ

باغِ دیں کی بہار عبد الحی
نخل پُر برگ و بار عبد الحی

اس عروسِ رعنا و شاہدِ زیبا کو مشاطۂ طبع سلیم طبائعِ عام و خاص نے عجب زیب و زینت سے سنوارا ہے نہایت ہی دلکش زیورِ حسنِ قبول پہنایا ہے کہ

قطعہ

شرما رہا تھا ماہ تجمّل مہر بھی ہوا | دونا ہے حسن چہرۂ زیبا نگار سے

ہاں خوش نصیب زیرِ فلک ہیں وہی سلیم | جو شاد گھر میں بیٹھے ہیں دیدارِ یار سے

اس بار کے طبع میں اگلے اغلاط کی تلافی ہے گزشتہ طبع کے خطایا کی صحت شافی ہے خوب اہتمام ہے درستی ما لا کلام ہے **قطعہ**

اغلاطِ طبع داغ ہیں تصنیفِ خوب کو | جب پڑ گیا گہن نو رہا حسنِ ماہ کیا
صحت کی جیسی دولتِ بیحد نہیں سلیم | گر یہ نہیں تو کیا ہے فقیر اور شاہ کیا

واہ واہ عجب ماہِ عید ہے ہر سو اس کی دید واد ید ہے اب اس رشکِ ماہ کا حسن کامل ہے ہر ایک اس پر مائل ہے۔ ہر سو اس کی طلب کی ترجیح ہے، یہ اس کا قطعۂ تاریخ ہے **قطعہ**

جب نسیمِ طبع سے خنداں ہوا باغِ سیر | ہو گیا مطبوعِ عشاقِ حبیبِ ذوالجلال
ہے بہارِ جانفزا سے اسکی روشن یہ سلیم | خوب ہے گلزارِ جاں شمعِ شبِ افروز سال

فضائلِ بسم اللہ از حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب میں ہے یکتا یہ دُرِ بینظیر
تین یہ اسمائے مبارک ایسے ہیں
پہلے جو اسباب ہیں اس کام کے
دوسرا اسباب وہ باقی رہے
تیسرا ثمرات و نتائج بھی تب
اور جو ہے بسم اللہ کا اجر و ثواب
غرق کا تھا اسکے خطر انکو جب
حرمت و برکات سے اسکے خدا
نصف میں جب اسکے ملی ہو نجات

قلزمِ قرآن کا ہے دُرِّ یتیم
جیسے ستارہ و شمس ہے بدرِ منیر
اسلئے فرمائے ہیں جان اختیار
ان کو بلاشبہ فراہم کرے
انتہا تک کام کے آغاز سے
جو کہ ہیں اس کام کے ہاتھ آئیں سب
اور برکات اسکو نہیں ہے حساب
کشتی چلائے ہیں یہ پڑھ فقرہ تب
غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا
پس جو مسلمان عقیدت کے ساتھ

جتنے جواہر کہ ہیں قرآن میں
اس میں ہیں جو سہ اسمِ خدائے کریم
دنیا و عقبیٰ کے ہیں جتنے امور
اسمِ مبارک جو ہے اللہ کا
یہ تو ہے رحمٰن کا ہی مقتضا
یہ تو رحیمی کی صفت کی ہے شان
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام

جتنے ہیں روشن گہرِ آن کا نیں
آئے ہیں اللہ و رحمٰن رحیم
انکے لئے تین ہیں چیزیں ضرور
اسکے تصرف سے ہی یہ ہوویگا
اس سے ہے وابستہ بقا خلق کا
سعی نہ بندوں کی کرے رائگاں
جب ہوئے کشتی میں سوار اے ہمام

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰیھَا

دیکھئے بسم اللہ کے جب نصف میں
نیک ہر اک کام کے آغاز میں

رکھیں ہوں اللہ نے یہ برکتیں
بسم اللہ پورا جو تلاوت کریں

دیویگا البتہ انہیں حق نجات
صدق سے بسم اللہ جو مومن پڑھے
درجے لکھیں اسکے لئے چار لاکھ
نیکیوں میں نام اسکا لکھے باوفاق
اگلے گنہ بخشیگا اس کے خدا
حضرت عیسیٰ کا کہیں در سفر
حضرت عیسیٰ پس اسے دیکھکے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ شخص ای عجب
انکو کہا حق نے کہ جب یہ موا
پایا ہے طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد بھی اور باپ ماں
کہ کئے ارشاد وہ سالار دیں
ایک روایت ہے کہ بخشیں اے یار
قفر سے حق اسکو بچا دیگا جان
نقل ہے جب خواب میں دیکھی عیاں
پڑھتے بہت آپ اے شاہ کریم
دیکھے عذاب نہیں ہے وہ مبتلا
کہ پڑھو دس بار بلطف عمیم
ازپئی خدمت وہیں اسکے حضور
عرض کئے حور اے شہ کائنات
اور اسی بسم اللہ کے حرفوں سے ہیں چار

آتش دوزخ سے تو رحم کے سات
ذرہ گنہ اس کا نہ باقی رہے
اور گنہ اس کے مٹے چار لاکھ
دور کرے اس سے بھی کفر و نفاق
ایسے ثواب اسکے ہیں بے انتہا
قبر اپر ایک ہوا ہے گزر
کہتے ہیں اس جائے سے آگے چلے
داخل جنت ہے بفرمان رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا
پڑھنے لئے بھیجی ہے ماں اسکی تب
بخشے گئے یمن سے اسکے ہی جاں
بسم اللہ جب لڑکا پڑھیگا یقیں
طفل و معلم کی بھی بخشتیں جہاں
سختی سے فاقہ کے بھی بخشے اماں
بی بی خدیجہ رض کو شہ دو جہاں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
چاہیئے کریں اس کیلئے نادعا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
آئے کئی حور بحکم غفور
حشر ہیں کر غسل بہ بحر الحیات
بہشتی ہیں جنت میں جو نہر ہیں چار

ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر
اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور کبھی فرمائے ہیں خیر الانام
اور کہے بسم اللہ جو مومن لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے
دیکھے ہیں اس قبر میں بے از عذاب
بعد کئی سال کے عیسیٰ نبی
دیکھکے وہ عرض خدا سے کئے
ایک پسر اس سے ہی پیدا ہوا
درس معلم نے دیا اے سلیم
اور یہ حکایت ہے مؤکد صریح
اسکے تب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے ہیں خیر الانام
اور ہر لقمہ پڑھے جو ضرور
پوچھے کہ کیا تحفہ تمہارے لئے
مروی ہے یکبار رسول خدا
ایسے میں جبریل آ حاضر ہوئے
تب پڑھے دس بار وہ عالیجناب
پوچھے وہ حور سے شہ انس و جاں
لوگ جو جنت میں چلے جائینگے
نسخہ معراج میں ہے بسط سے

کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھیگا تمام
اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے
ہوتا ہے مردے کو نہایت عذاب
گزرے اسی قبر پہ پھر اے ذکی
داخل جنت یہ ہوا کس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہیگی یہ حضرت کی حدیث صحیح
چھوٹینگے دوزخ سے بلا ریب و مکیں
جو پڑھے بسم اللہ بوقت طعام
تن میں طعام اسکے وہ ہو جائے نور
لاؤں وہ تب عرض نبی سے کئے
قبر پہ یک مردے کے گزرے ہیں جا
عرض یہ سالار امم سے کئے
حق نے تبھی اس سے اٹھایا عذاب
کب تلک اے حور رہو گے یہاں
تب تلک ہم ساتھ ہیں اس شخص کے
کیسے فضائل ہیں یہ بسم اللہ کے

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجملِ قرآن ہے یہ لاکلام
یوں ہے حدیث اسکو پڑھے اکبار
چار ہزار اسکے مٹادیوے شمار
جانیں ملک ایک ہزار اسمِ پاک
تین سو تورات میں آئے ہیں پاک
آئے ہیں نود و نہ اسمائے رب
اور یہ سرنامۂ قرآن ہیں
گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نام
جمع ہیں وہ سب اسی قرآن میں
جتنے علوم آئے ہیں در فاتحہ
بسملہ کے باہیں جو اسرار ہیں

مطلعِ انوارِ کتابِ کریم
اسکی ہی تفصیل ہے قرآں تمام
صدق دلی سے جو صداقت شعار
واسطے ہر حرف کے اے باخبر
ایک ہزار اسم بھی پیغمبراں
تین سو انجیل کے ہیں درمیاں
خلق کے ہیں علم میں یہ نام سب
آئے جو سہ اسم اس عنوان میں
وہ جو ہیں سہ الف پڑھا دن تمام
ہیں وہ جواہر سب اسی کان میں
ہیں وہ بھی مندرجِ بسملہ
اس سے جو عارف ہیں خبردار ہیں

جان یہ دروازۂ قرآن ہے
جتنے مضامین ہیں قرآن میں
دفترِ اعمال میں حق بے گماں
جانئے اللہ تعالیٰ کے نام
اور ہیں سماوی جو کتابیں چہار
تین سو آئے بزبور اے امیں
اور ہے یک نام بہ علمِ خدا
یعنی ہے اللہ رحمان رحیم
اور روایت ہے کہ جتنے علوم
اور ہیں قرآن میں جتنے علوم
اور ہیں بسم اللہ میں جتنے علوم
اسلئے فرمائے علیؓ ولی

مژدہ دہِ رحمتِ رحمان ہے
درج ہیں وہ سب اسی عنوان میں
چار ہزار اُس کے لکھے نیکیاں
مروی ہیں اور ہیں ہزار اے سمام
آئے ہیں ان چاروں میں سب ایکہزار
اور بقرآنِ معظم یقیں
خلق سے وہ نام ہے پنہاں سدا
جو پڑھے یکبار اسے اے فہیم
آئے ہیں ان تینوں کتب میں عموم
سورۂ الحمد میں ہے انکی رسوم
حرف میں وہ باکے کئے ہیں ہجوم
گر لکھوں تفسیر میں بسم اللہ کی

ہو ویگا ہفتاد نشتر اس کا بار — رفع و نکات ہمیں ہیں یوں بلاشمار
اور کلمات اسکے سمجھ ہیں چہار — اور گنہ کے بھی ہیں انواع چار

یعنے گنہ ہوویں جو در روز و شب — ظاہر و باطن کے ہوئے چار سب
جو پڑھے اسکو بخلوص ایکبار — ہو دینگے مغفور یہ انواع چار

حرف جو انیس ہیں اس کے سبھی — ہیں ملک اتنے ہی جہنم کے بھی
ہمیں سے ہر حرف کے یوم الحساب — ہو نہ وہ انیس ملک کا عذاب

اور کہے ہیں کہ شب و روز ہیں — جانئے جو بیس ہیں جو ساعتیں
پانچ نمازوں کیلئے اے امیں — پانچ ہیں ساعات مقرر یقیں

ساعتیں انیس جو باقی رہے — حرف یہ انیس ہیں ان کیلئے
حمد ترا اسم سے ہو کیونکر ادا — شکر یہ نعمت کا بھی اے کبریا

مصحف اشرف جو تری ہے کتاب — بسملہ اسکا جو معظم ہے باب
دیتا ہے رحمت سے تری تو خبر — بس ہے یہ امید ہمیں بیشتر

گر تو ہمیں غایت رحمت کیساتھ — حشر میں ہوویگا سقر سے نجات
گرچہ نہ بخشش کے ہیں ہم سزاوار — پر تری رحمت کے ہیں امیدوار

ہم عدم محض تھے سب اے ودود — بس ہمیں رحمت سے دیا تو وجود
شکر ہمیں صورت انسان دیا — عقل دیا جسم دیا جان دیا

شکر مسلمان بنایا ہمیں — خلعت ایمان پہنایا ہمیں
اور کیا ہم کو خیر امم — نیز امم جو ہے امیر امم

اور ہمیں یک نعمت عظمیٰ دیا — سب سے بڑی دولت کبریٰ دیا
ایسی وہ نعمت ہے عظیم و جلیل — کہ نہیں نعمت کوئی اسکے عدیل

یعنے ہمیں ایسے کے تابع کیا — جسکے ہیں تابع رسل و انبیا
مالک دیں بہتر کل بہتراں — ختم رسل خاتم پیغمبراں

جنبش اول ز محیط قدم — سلسلہ جنبان وجود از عدم
رحمت عالم ہے یقیں جسکی ذات — جسکی ہے رحمت بہمہ کائنات

فضل سے قرآں میں اے رب کریم — نام لیا اس کا رؤف و رحیم
جسکی اطاعت ہے اطاعت تری — جسکی محبت ہے محبت تری

ذات تو ہے تری رؤف و رحیم — نیز ابھی پیمبر بھی رؤف و رحیم
جبکہ ملیں ہمکو یہ دو رحمتیں — ہمکو ہے امید نہو زحمتیں

جوں تری رحمت سے ہی اے کارساز — ہمکو اس امت سے کیا سرفراز
یونہی اس امت میں دے موت و حیات — حشر اس امت میں بھی کردے نجات

اور پیمبر سے ہمارے کبھی — ہمکو جدائی بھی نہ دیجے کبھی
آپکی الفت میں ہمیں کر فدا — پیروی میں آپکی ہی رکھ سدا

ذکر میں رکھ آپکے ہم کو مدام — برکتیں ان کی کرکے دے صبح و شام
کر ہمیں اس شہ کی زیارت نصیب — دونوں جہاں بیچ شفاعت نصیب

زیر لوا آپکے دے ہم کو جا — خلد میں ساتھ آپکے ہم کو لیجا
حمد میں ہم سب تری قاصر ہیں جیں — نعت پیمبر میں بھی قاصر ہیں دوں

ہم سے تحیات صلوٰۃ و سلام — بھیج لکوک اس تئیں پر مدام
آپکی سب عترت و اصحاب پر — اکمل اتباع و احباب پر

خاص جو ہیں انسے خلیفے چہار — ملت اسلام کے عنصر ہیں چار
حضرت بوبکر و عمر با فتوح — مورد تشبیہ براہیم و نوح

حضرت عثمان و علی جلیل — لوط کے ہارون کے سرو نبیل
بنت نبی خیر نسائے امم — لخت دل سید عرب و عجم

نور بصر جس کے حسین و حسن — ہر دو شہادت کے ضیائے چمن
پاک یہ سبطین کی اولاد سے — آل پیمبر کی وہی امجاد سے

ایسے ہوئے دیں کے رکن رکیں — جن سے کیا زیب یہ دین متیں
ایسے ائمہ کو اور افراد کو — اکمل اقطاب کو اوتاد کو

فضل سے حق نے انہیں ظاہر کیا
رشکِ ملائک ہیں بیقیں جنکی ذات
باقرؔ و جعفرؔ دو گرامی گُہر
قدوۂ ابرار تقیؔ و نقیؔ
عالمِ طفلی میں دیا تھا خدا
سارے یہ اقطاب ہیں اوتاد ہیں

جن کو ہدایت کا مظاہر کیا
اور دمِ عیسٰی ہے بیقیں جنکی بات
اوجِ امامت کے ہیں شمس و قمر
زبدۂ اخیار تقیؔ و نقیؔ
خوف سے خالق کے تھے لرزاں سدا
سیدِ شہدا کے سب اولاد ہیں

آلِ سرائیل کے نبیوں کے سات
سیدِ شہدا کا خلف باصفا
چشمۂ جود و کرم مرتضےٰ
منبعِ اسرار حسنؔ عسکری
اور ابوالقاسمِ والا نسب
اور یہ اولادِ امام حسنؔ

جنکو ہے تشبیہ زروئے صفات
نام علی حضرتِ زین العبا
قطبِ جہاں کاظمؔ و موسٰیؔ رضا
ملکِ ولایت ہیں جنہیں سروری
نام محمدؔ ہے وہ مہدی لقب
ایسے ہی افراد ہوئے پاک تن

منقبتِ غوث الثقلین غوث الاعظم محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ

خاص وہ محبوبِ خدائے کریم
مطلعِ انوارِ رموزِ خدا
خسروِ اربابِ ولایت ہے وہ

جسکو ولایت میں ہے شانِ عظیم
مجمعِ اسرارِ کنوزِ خدا
بادشہِ ملکِ کرامت ہے وہ

غوثِ جہاں فخرِ زمین و زماں
افسرِ زیبائے سرِ غوثیت
جسکا ہے ہر نائبِ ذی عز و شاں

سیدِ اقطاب سرِ سروراں
بلبلِ شیدائے گلِ قربیت
فخرِ جہاں شیخِ شیوخِ زماں

مدحِ قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین شیخی وسیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ والدین حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہ العالی المتعالی

خاص مرا شیخ ہے شیخ الشیوخ
ملتِ اسلام کا رکنِ رکیں
شیخِ محقق خلفِ بوالحسن
پدری حسینی حسنی مادری
پس ہے مرا شیخ مقدم وہی

قدوۂ اربابِ وثوق و رسوخ
صاحبِ دل حامی دین محی دیں
نیّرِ اوجِ شرفِ بوالحسن
مذہب و مشرب حنفی قادری
رہبرِ اوّل ہے معظم وہی
مسندِ ارشاد پہ لیل و نہار

اوجِ حقائق کا ہے بدرِ منیر
عالمِ فاضل ہے شریعت میں وہ
اسمِ شریف اسکا ہے عبد اللطیف
سلسلۂ قادریہ عالیہ
اسکی وساطت سے ہی مجھکو خدا
فیض رسان اسکو رکھے کردگار

ملکِ معارف کا امیرِ کبیر
عارفِ کامل ہے طریقت میں وہ
محی دیں عرف لقب اے سرِ لطف
مجھکو دیا وہ یم اجلالیہ
غوث کے خدام میں داخل کیا

فضیلتِ ذکرِ نبوی و سببِ مصطفوی اور سببِ تنظیم اس کتابِ واجب التعظیم کے بیان میں

دیکھئے آئی ہے حدیثِ صحیح
ذکر ہے محبوب کا پس ہر گھڑی
اور بھی فرمائے ہے شہِ بحر و بر
تو وہ مسلماں نہوا ہے ابھی

سرورِ عالم نے کہا ہے صریح
اسکی محبت کی علامت بڑی
گر نہ رکھے ہو کہ مجھے دوست تر
صاحبِ ایماں نہوا ہے ابھی

جو کہ رکھے دوست کسی کو بہت
تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر
بچوں سے اور باپ سے ماں سے زیاد
پس ہوا معلوم کہ حبِ رسولؐ

یاد کریگا وہ اُسی کو بہت
اصلِ محبت ہو تو ہی اُس قدر
جسم سے اور جاں سے بھی اپنے زیاد
شجرۂ ایماں کی ہے اصلِ اصول

اور محبت کی قوی منزلت — جان تو موقوف ہے بر معرفت
ہے سیرِ احوالِ شریف آپ کا — جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا
جانئے پس آپ کے حالات کچھ — اور فضائل و کمالات کچھ
حمل و ولادت میں بھی جو آپ کے — حق کیا ظاہر جو بہت معجزے
گرچہ عدو آپ کی تھی سب جہاں — لیک رکھا آپکو حق در اماں
مکہ میں دیں آپکا تھا جوں ہلال — بدر مدینہ میں کیا ذو الجلال
آپ کے اعدا کو خدا خوار کر — اُنپہ دیا آپ کو فتح و ظفر
آپ نے توحید کا برپا علم — کر کے کیا شرک کو سب منہدم
شہرۂ توحید کی دینے کو داد — راہ میں مولیٰ کی کئے ہیں جہاد
دین خدا جبکہ یہ کامل ہوا — اور یہ قرآن سبھی نازل ہوا
نور کے پس ذکر سے لے تا وفات — جاننا احوالِ شہِ کائنات
ذکر میں اس شاہ کے رہنا سدا — ہے وہ یقیں باعثِ قربِ خدا
ذکر میں اس شاہ کے پیغمبراں — رہتے تھے سب صبح و مسا تر زباں
ذکر سے اس شہ کے بدرگاہِ رب — لاتے تھے بے شبہ توسل وہ سب
شکرِ خدا ہم کو کرم سے خدا — آپکی امت میں ہے داخل کیا
ذکر کی کثرت تو بلا قال و قیل — کثرتِ اُنست پہ قوی ہے دلیل
ہووے جہاں تذکرۂ صالحین — اُترے وہاں رحمتِ حق بالیقیں
جن کے سیر اور شمائل کا ذکر — عادت و اخلاق و فضائل کا ذکر
در عربی فارسی اے باصواب — شہ کی سیر میں ہیں بہت سے کتاب
عالمِ علامہ و حیدِ زماں — باقرِ آگاہ فضیلت نشاں
ہشت بہشت اس کا سزاوار نام — دیوے جزا اُس کو خدائے انام
تین رسالوں میں لکھا مختصر — کیونکہ وہ علامہ نیکو سیر
اور محبت کا نبی کے بیاں — پانچ رسالوں میں لکھا ہے میاں

معرفتِ حضرتِ خیر البشر — جان ہے موقوف بر علمِ سیر
یعنی ز قرآن و حدیث و اثر — اور سماویہ کتب سے دگر
نور سے اس شاہِ امم کے ظہور — جو کہ کیا سارے جہاں کا ظہور
کر انہیں مبعوث بہ عرب و عجم — ختمِ رسالت سے کیا جو علم
درجۂ معراج دیا آپ کو — اشرفِ عالم ہی کیا آپ کو
عرصۂ دس سال میں جو اس کا نور — شرق سے تا غرب کیا ہے ظہور
اور سلاطین ہوئے تابعاں — جو ہوئے سرکش سو نہ پائے اماں
جور و جفا آپ بہت سے لئے — چو طرف اسلام کو پھیلائے
آپ کے اصحاب بھی اسی لئے — راہ میں مولیٰ کی بہت جہاد کئے
تب گئے دنیا سے شہِ دیں وفات — آپ پہ ہو حق سے سلام و صلوٰۃ
لابد و لازم ہے مسلماں تمام — شاہ و گدا مرد و زن و خاص و عام
فرض ہے امت پہ وہ سرور کا ذکر — سیدِ کونین پیمبر کا ذکر
کر کے وہ ابلاغِ رسالت ادا — آپکی دیتے تھے بشارت سدا
جبکہ ہوا اسطرح رسولوں کا حال — دوسرے کیا چیز ہیں کیجے خیال
کیوں نہ رہیں ذکرِ نبی میں سدا — ذکرِ نبی عین ہے ذکرِ خدا
پس ہوا امت کو ہے لازم سبھی — صبح و مسا کثرتِ ذکرِ نبی
ذکرِ شہنشاہِ رسل ہو جہاں — رحمتیں حق کیسے اتارے وہاں
افضلِ کل نفل و عبادات ہے — اعظمِ قربات و ثوابات ہے
لیک ہے ہندی میں بہت کم تو جاں — اسلئے کم جانے سیر سندیاں
در سیرِ شاہِ بشیر و نذیر — آٹھ رسالے ہے لکھا بے نظیر
لیک وہ احوالِ شہِ کائنات — نور کی تخلیق سے لے تا وفات
شہ کے بشارات بھی اور معجزات — اور خصائص بھی شمائل صفات
اسی لئے نور سے لے تا وفات — ذکر وہ اجمال کے لایا ہے سات

وجہ تصنیف و فضیلت ذکر آنحضرت ﷺ

جانئے اندیشۂ تطویل سے
ایک رسالہ میں لکھا در سیر
اس سے کبھی سیراب نہو تشنگی
کہ اسی اجمال کی تفصیل میں
چمن سے سالارِ اُمم کے خدا
از فنِ تفسیر و حدیث و سیر
اور سیر میں عربی لے بسیر
روضۂ احباب و معارج ہے جاں
باقرِ آگاہ فضیلت مآب
دُوسری کتابوں سے بھی انکے سوا
ہے مجھے مقصود کہ سمجھے عوام
دے مجھے ہر کام میں یارہ خلوص
ہر گل و غنچے کو بہ یُمنِ رسولؐ
اور اسے انوارِ نبوّت لقب
جلد دے انجام اسے باکمال
نورِ نبوّت کے لئے ای کریم
ذکر میں رکھ اپنے مجھے اے خدا

لایا وہ احوال نہ تفصیل سے
مستند و معتبر و مختصر
تشنۂ تفصیل ہیں از شوق جاں
شاہؐ کے احوال کی تطویل میں
جلد یہ برلائے مِرا مدّعا
ہیں وہ یہی یاد رکھ اے باخبر
ماثبت اوّل ہے مواہب دگر
اور شوارع و مدارج ہے جاں
خوب کہا ہے یہ سخن باصواب
میں نے لیا انکی سند لاؤنگا
شعر کی ہرگز نہ نزاکت سے کام
نظم میں اس چار چمن کے خصوص
اس کو عطا کیجئے رنگِ قبول
کیجے سزاوار تو لے پاک رب
بدر بنا دے یہ منوّر ہلال
کیجے روا سب کو بفضلِ عمیم
ورنہ ترے ذکرِ نبیؐ میں سدا
ختم دعا کرکے یہاں احقرا

اس ہی لئے بعض احبّا مرے
نور سے تا رحلتِ شاہِؐ امم
اسلئے یہ عزم کیا ہوں صمیم
چار چمن چار رسالے لکھوں
اسمیں کتابوں کی جو لاؤں سند
پہلی تفاسیر میں فتح العزیز
فارسی میں ہیں وہ کتابیں چہار
چار وہ بھی عمدہ ہیں گرچہ قوی
گرچہ یہ چاروں بھی ہیں بس معتبر
اب جو ہے اِس ملک میں ہندی زباں
پاوے اگر اسمیں تو سہو و خطا
جلد دے ہر ایک چمن کو بہار
مطلعِ انوارِ نبوّت کا تاب
ذکر سے اس نور کے اے کبریا
میری جو حاجات ہیں ستر و عیاں
بندۂ احقر کو تو اے کارساز
پیروی میں اسکے مجھے رکھ مدام
لکھ چمن نورِ نبیؐ الورٰی

جبکہ بہت شوق و تمنا کئے
ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم
کرکے توکّل بہ خدائے کریم
ذرّوں کو ہر اک کے جدا ہی کہوں
فارسی ہیں اور عربی معتمد
شرح بھی مشکوٰۃ کی اک باتمیز
آئینے ہیں گویا سیر کے جو چار
لیک ہے تحقیقِ مدارج بڑی
لیک مدارج کو ہے شانِ دگر
کرتا ہوں میں اسہی زباں پہ بیاں
کیجئے اصلاح بہ کلکِ عطا
شجرِ مناجات کو دے میرے بار
کیجے عطا پہلے چمن پر شتاب
دیجئے اس پہلے چمن کو ضیا
سب ہیں عیاں تجھ پہ نہیں کوئی نہاں
بخششِ عصیاں سے کر آب سرفراز
کیجے شہادت پہ مرا اختتام

نورِ اوّل خلقتِ نورِ محمّدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ مدارج میں حدیثِ صحیح
پہلے خدا چیز جو پیدا کیا
روضۂ احباب میں اے باخبر
حاصل اب ان سارے روایات کا

کہ کئے ارشاد پیمبرؐ صریح
نُور ہے بے شُبہ وہ جانو مِرا
ذکر ہے اس طرح کیا مختصر
ذکر یہاں کرتا ہوں دیکھو ذرا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِی

کیفیتِ خلقتِ نورِ نبیؐ
کہ ہوا پیدا جو پیمبرؐ کا نور
حضرتِ خلّاقِ جہاں ذو الجلال

مجملِ تشریحِ ظہورِ نبیؐ
اسمیں روایات ہیں آئے وفور
خلق کے سب آگے کئی الف سال

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسماں
اور نہ تھے حور و ملک انس و جاں
سجدہ میں رکھتا تھا کبھی اسکو حق
اور ہر اک پردے میں وہ ذوالجلال
جبکہ وہ پردوں کو سبھی طے کیا
صالح و صدیق و شہیدوں کے تب
اور کئی اس نور کے حصے کیا
شمس و قمر اور نجوم آشکار
اور ہر اک طبقے میں ربُّ العلا
حق نے اُسی نور سے اے یارِ نیک
پانی رواں تھا وہ برس ایک ہزار
حصۂ دوم سے بنایا قلم
ہر دو کنارے جو ہیں اس لوح کے
حکم کیا پس وہ قلم کے تئیں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور کئی سال تلک سر بسر
جمع ہوے ہر دو بہ حکمِ صمد
اس ہی لئے حق نے کہا از کرم
گر پڑھے یک بار بہ قلبِ سلیم
سات سو برسوں میں غرض بے اہتمام

اور نہ پیدا تھے زمین و زماں
حق کے سوا تھا نہ کسی کا نشاں
اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق
رکھا ہے وہ نور کئی الف سال
نورِ مقدس وہ کئی دم لیا
روح مسلمانوں فرشتوں کی سب
اس سے یہ چیزوں کو بنایا خدا
کوہ و بیاباں و ریاح و بحار
خلق کی اک ایک جماعت رکھا
جوہرِ پاکیزہ بنایا ہے ایک
لمحہ بھی یک جا نہیں پایا قرار
تیسرے سے لوح بنایا بہم
سرخ قرینیا ہیں وہ یاقوت سے
لوح پہ لکھ عرض کیا وہ وہیں
یہ کیا آغاز قلم اے فہیم
تھا وہ پڑا لوح پہ ہے ڈال سر
گزرے برس اس کیلئے نعتِ صمد
عزت و اجلال کی میرے قسم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جبکہ یہ بسم اللہ ہوے تمام

لوح و قلم کرسی و عرشِ بریں
نورِ مقدس کو نبی کے خدا
اور بنایا ہے خدائے قدیر
نورِ شریفِ نبوی شاد شاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا
سب ہیں اُسی نور سے پیدا ہوئے
عرشِ بریں کرسی و لوح و قلم
ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا
اور مدارج میں سُن اے باصفا
اُسپہ وہ قدرت کی نظر یک کیا
حصے پھر اس پانی کے حق دس کیا
درِ سفید ایک سے ربُّ العُلا
عرض کو اس لوح کے وہ ذوالجلال
کیا میں لکھوں لوح پہ اے دادگر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا
پہلا وہ شق لکھنے کو رحمٰن کے
ایک روایت ہے برس ایک ہزار
مرہ ہو یا زن مرے بندوں سے جو
سات سو برسوں کی عبادات کا
حضرتِ مولیٰ کی طرف سے قلم

جنت و دوزخ بھی نہیں تھی یقیں
فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
واسطے اس نور کے پردے کثیر
کرتا تھا تسبیح سی تب حق کو یاد
اکمل ارواح ہمہ انبیا
عالمِ ہستی میں ہویدا ہوئے
ارض و سما جنت و دوزخ بہم
سات طبق بعد ہر اک کے کیا
نقل کیا از شرفِ مصطفےٰ
جلد وہ جوہر وہیں پانی ہوا
عرش بریں ایک سے پیدا کیا
چاندنے اس لوح کو پیدا کیا
پیدا کیا ارض و سما کے مثال
بولا یہ عنوان سے آغاز کر
ہیبتِ مولیٰ سے قلم شق ہوا
دوسرا شق لکھنے رحیم آن کے
لکھنے کو بسم اللہ میں گزرے ایام
اُمتی وہ احمدِ مرسل کا ہو
اجر وہ بندے کو کرونگا عطا
لوح پہ جانو یہ کیا ہے رقم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهٗ صِدِّيْقًا وَّبَعَثْتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِيْ فَلْيَتَّخِذْ اِلٰهًا سِوَائِيْ

یعنے میں کرتا ہوں یہاں ابتدا — نام خدا سے جو ہے رب العلا
کہتا ہے حق ہو نہیں الہ خلق کا — کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا
امر پہ جو کوئی مرے گردن رکھا — اور بلا پہ مرے صابر ہوا
اسکو میں صدیق کہوں لطف سے — ساتھ انہونکے بھی اٹھاؤں اسے
اور نہ بلا پر مرے صابر رہے — اور مری نعمت پہ نہ شاکر رہے
چاہئے کر لیوے وہ بس اختیار — میرے سوا دوسرا پروردگار
بعد قلم لوح پہ لکھا انتساب — سارے یہ اشیائے جہاں کا حساب
اور عدد اشجار کے اوراق کا — اور عدد خلق کے ارزاق کا
اور جب اس لوح کے اوپر قلم — نام محمد کا کیا ہے رقم
بعد یہ مدت کے قلم سر اٹھا — لیکے وہی نام شہ انبیا
شاہ کی جانب سے کہا اے انام — بولا جواب اس کا علیک السلام
حصۂ چہارم سے بنا ماہتاب — حصۂ پنجم سے ہوا آفتاب
حق نے وہ دریا کے تئیں در ہوا — اپنی ہی قدرت سے معلق رکھا
شمس و قمر کے تئیں رب العلا — جانو وہ دریا میں ہے جاری کیا
جانو وہ دریا کا مقرر حجاب — گر نہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب
اور وہ دریا کا نقاب و ستر — گر نہ رکھا ہوتا بروئے قمر
لطف سے ہر جس کو بچاتا خدا — بچتا وہی بندہ نہیں دوسرا
ہووے جو فرسنگ سمجھ چار لک — اس سے بھی زائد ہے وہ تو یاد رکھ
اور اسے ہر روز بھی اے باصفا — دیتے ہیں اک تازہ حرارت جدا
حشر کے دن اسکے وہ انوار سب — نقل کریں عرش میں اے با ادب
دھر کے پھر جرم میں لائیں اسے — دھر کی تا اور حرارت بڑھے
تھوڑا یہاں کیجئے بس تم خیال — گرمی سے کیا اسکی ہو لوگو نکال
الغرض اس نور کے حصے رب نے — پانچ وہ چیزوں کو بنایا ہے جب

ہے وہی اللہ رحمن رحیم — خلق پہ سب جسکی ہے رحمت عمیم
اور محمد جو ہے میرا رسول — خلق پہ سب اسکو کیا میں قبول
اور میرے انعام پہ شاکر رہے — اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اور جو بندہ کہ قضا پر مرے — اپنی اطاعت کی نہ گردن رکھے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پر — ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر
حالانکہ معبود کوئی اس کے سوا — نہیں ہے وہی رب ہے سبھی خلق کا
مینہ کے قطروں کا عدد لا کلام — ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام
حشر تلک ہو دینگے جو آشکار — کر دیا اس لوح پہ سب کا شمار
جلد ہوا ساجد پروردگار — گزرے وہ سجدہ میں برس یکہزار
شوق سے بھیجا ہے تحیات نیک — یعنے کہا شہ نے پہ سلام علیک
اس لئے سنت ہے خطاب سلام — اور ہوا فرض جواب سلام
یک بڑی دریا جو ہے زیر سما — اسکا عمق تین ہے فرسنگ کا
یونہی وہ محفوظ و معلق وہیں — قطرہ بھی یک اس سے ٹپکتا نہیں
بولے نبی ہے قسم اللہ کی — ہاتھ میں ہے جسکے یقین جاں مری
کوہ و شجر جتنے زمیں پر ہیں جاں — سارے وہ جل جاتے بغیر گماں
لوگ ہو مفتوں دل و جاں سے — جان کے معبود اسے پوجتے
اور یہ لایا بہ ریاض اے میاں — دھر کی چوڑائی ہے اتنی یہاں
عرش کے انوار سے بس ایک نور — ڈھانکے ہے ہر روز اسے با شعور
دوسرے دن پھر وہ حرارت نکال — اس سے جہنم میں وہ دیتے ہیں ڈال
اور وہ حرارات بھی خورشید کے — جتنے جہنم میں فراہم ہوئے
خلق کے لائیں اسے بالائے سر — ہووے جہل گز کے وہ مقدار پر
دیوے پینہ اس سے ہمیں کردگار — بہر نبی شافع روز شمار
حصۂ ششم سے بنایا بہشت — سونے پہ پالے کے ہیں لگے جسکو خشت

اور وہ جنت کو سنوارا ہے جناب
تیسری سخاوت ہے بلا ارتیاب

حصۂ ہفتم سے ہوا روزِ جناب
کرسی وہ ایسی ہے بڑی آسیاں

اور وہ کرسی کے یمین و یسار
امتِ احمد میں سدا مومناں

کرسی کے اطراف پہ اے باصفا
وزن پہ کرسی کے بروزِ حساب

حصۂ دہم سے وہ ربِّ الورا
روحِ نبیؐ کو تھا یہی اشتغال

نور وہ سرورؐ کا اے نیکو نہاد
ہر دم و ہر آں بدرگاہِ رب

بولینگے تسبیح اے پروردگار
عاصیاں امت کی جو ہیں اے خدا

صاحبِ تفسیرِ کبیر اے امیں
کہ بہ ازل حضرتِ ربّ العلا

نورِ مقدس کو نبیؐ کے خدا
اور وہ طاؤس کو ربُّ العلا

آئینہ اک شرم کا پیدا کیا
شکل کو دیکھ اپنی کیا وہ حیا

فرض کیا اپنے نبیؐ پر مدام
ہیبتِ حق سے وہ کیا پھر حیا

لوح و قلم کرسی عرشِ عظیم
پانچ یہ چیزیں ونسے خدائے جہاں

چوتھی کبائر سے سدا اجتناب
حصۂ ہشتم سے ملائک یہاں

ساتوں سمٰوٰت کو گھیری جناب
کرسیاں ہیں دوسرے دس دس ہزار

پڑھتے ہیں جو آیتِ کرسی یہاں
آیت کرسی کو وہ ربّ العلا

کفۂ حسنات میں اس کے ثواب
روح کو اس شاہ کے پیدا کیا

گزرے ہیں اس طرح سے چار الف سال
کرتا تھا تسبیح سے مولیٰ کو یاد

کرتا تھا اللہ سے بخشش طلب
میں نے کیا تھا جو برس چار ہزار

انکو وہ بخشش طلبی دے چکا
رازیٔ علامۂ دیں فخرِ دیں

ایک بنایا ہے شجر خوشنما
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا

اپنی ہی تسبیح میں صبح و مسا
حق نے وہ طاؤس کے آگے رکھا

حق کو وہیں پانچ ہیں سجدے کیا
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام

جلد سراپا ہی پسینہ کیا
شمس و قمر اور نجوم اسے تسلیم

امر بمعروف ہے اول یقیں
پانچویں حدودِ خدا کے مدام

حصۂ نہم سے ہے کرسی اے نیک
حلقے کی نسبت ہے بیاباں سے جوں

کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کے
انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب

اپنے ہی قدرت کے قلم سے لکھا
غائت الطاف سے حق دیوے گا

سیدھے طرف عرش کے رکھا اسے
دوسری روایت ہے کہ چار الف سال

بائیں طرف عرش کے چار الف سال
حشر کے دن حضرتِ خیرالبشرؐ

بخش دیا میں نے یقیں اسکو اب
اپنے کرم سے اسے خدائے مجیب

اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
شجرِ یقیں نام رکھا اسکو جاں

اور درِ روشن و شفاف کے
رکھا یقیں سال ہے ستر ہزار

دیکھا اس آئینے میں جب اے بشر
پس اسی سجدوں کے بدل کردگار

نورِ مقدس کے وہ طاؤس پہ
سر کے پسینے سے ہے اسکے خدا

اسکی پیشانی کے پسینے سے جناب
نہی ز منکر ہے دوم اے امیں

اپنے دل و جان سے کرنا قیام
دانۂ لولو سے بنایا ہے ایک

نسبتِ افلاک ہے کرسی سے وہ یوں
آیت کرسی کو تلاوت کرے

سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
پس جو مسلماں اسے پڑھتا رہے

اس سے وہ سرور بہت خوش ہوگا
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے

سیدھے طرف عرش کے بے قیل و قال
نورِ مقدس وہ پھر آیا کمال

باندھیں شفاعت کیلئے جب کمر
نیکو نکے نیکیں اپنی ہی امت کی سب

کرہمیں سرورؐ کی شفاعت نصیب
نام دقائق ہے جسے مشتہر

چار تھے اس جھاڑ کے نیچ ڈالیاں
نور کے پتے میں رکھا پھر اسے

کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار
آئی ہے یک شکل پیاری نظر

پانچ یہ وقتوں کی نماز آشکار
خالق مشغول کیا ایک نظر

سارے فرشتوں کو ہے پیدا کیا
پیدا کیا خالق کون و مکاں

اور ہوئے جتنے ہیں پیغمبراں
جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ تمام
اور نصاریٰ کے بھی ارواح کو
اور جو کچھ اس میں ہے اے باصفا
نور پیمبر کو وہ دیکھا ہے تب
چاروں خلیفوں کے تھے وہ نور جاں
اور رہا سال وہ ستّر ہزار
بعد رسولوں کے اُن انوار پر
کلمۂ طیب وہ کہے ہیں تمام
ایسی وہ شفّاف تھی اے باشہود
اور کیا قندیل میں قائم اُسے
شغل میں تہلیل کے تسبیح کے
اس سرِ اشرف پہ کیا جو نگاہ
چشمِ مبارک پہ نظر جو کیا
اور جو دیکھا ہے مبارک بھواں
بینیٔ اقدس کو جو دیکھا سلیم
مُنھ کو جو دیکھا سو وہ صائم ہی جاں
دیکھا ہے جو ریشِ نبی کو وہاں
دونوں جو مونڈھوں تئیں کیا ہے نظر
اس کے کفِ راست کو دیکھا ہے جو
دیکھا جو کوئی ظاہرِ دست میں
جو کوئی دیکھا ہے وہاں انگلیاں
سینۂ اشرف پہ نظر جو کیا

اور شہیداں صلحا عالماں
اُس سے اِس امت کو بنایا تمام
اور جو ہوں ویسی ہی اے نیکخو
حق نے اسی عرق سے پیدا کیا
اپنے وہیں روبرو از حکمِ رب
حضرتِ صدیقؓ و عمرؓ اے میاں
حق کی ہی تسبیح میں باانکسار
حضرتِ خلّاق نے کی اک نظر
اُنپہ ہو سب حق سے صلوٰۃ و سلام
جسکا بطوں ہوئے زطاہر نمود
جو کہ نمازوں میں ہی رہتے کھڑے
مدت لکھ سال وہ مشغول تھے
جان وہ دنیا میں ہوا بادشاہ
وہ یہ جہاں حافظِ قرآں ہوا
جان وہ نقاش ہوا در جہاں
ہووے وہ عطّار و طبیب و حکیم
دانت کو دیکھا سو سفیرِ شہاں
ہووے وہی شخص مجاہد یہاں
صاحبِ شمشیر ہوا وہ بشر
ہو یہاں صرّاف وہ اے نیکخو
ہووے وہ رنگریز جہاں میں یقیں
راقم و کاتب وہ ہوا در جہاں
مجتہد و عالمِ دیں وہ ہوا

سینے کے ہی عرق سے اسکے اے پاک
عرق سے کانوں کے کیا سے نمود
پاؤں کے بھی عرق سے اُسکے یقیں
پھر کہا اللہ نے طاؤس کو
اور پس و پیش و یمین و یسار
حضرتِ عثمانؓ و علیؓ و لی
بعد یہ مدت کے رسولوں کے نور
پس اسی انوار سے ارواح سب
بعد بنایا وہ خدائے مجیب
صورتِ اصلی کو پیمبر کے رب
اور بلا شبہ وہ روحیں تمام
پس یہ ہوا حکم اُن ارواح پہ
اور پیشانی کو جو دیکھا خبیر
کان جو دیکھا سو سنے نیک بات
جس نے دو رخسار کو دیکھا وہاں
اور لبِ اطہر کو جو دیکھا خبیر
حلق مبارک پہ نظر جو کیا
گردنِ اطہر پہ نظر جس نے کی
سیدھے جو مونڈھے کو ہی دیکھا وہاں
دیکھا دونوں ہاتھ کو جس نے سلیم
پشتِ یدِ چپ کو جو دیکھا ذلیل
بیلچۂ چپ و راست کی انگلیاں کی جو
پشتِ مبارک پہ نظر جو کیا

پیدا کیا حضرتِ پروردگار
جاننے ارواحِ مجوس اور یہود
شرق تئیں تا غرب ہوئی ہے زمیں
دیکھئے کیا ہے یہ ترے روبرو
نور نظر آئے ہیں اس کو چہار
اُن پہ ہو رضوان بہ بہتر و جلی
نورِ محمدؐ سے لئیے سب ظہور
ہوگئے مخلوق بہ فرمانِ رب
سرخ ہے قندیلِ عقیق اک عجب
جیسی تھی دنیا میں بنایا ہے رب
گرد وہ صورت کے تھی پھرنے تمام
صورتِ نبوی پہ کرو اب نظر
ہووے جہاں بیچ وہ عادل امیر
اور قبول اُس کو کرے صدق سے
عاقل و محسن وہ ہوا در جہاں
ہووے وہ مردِ دل سے حسین و زیر
وہ یہاں واعظ یا مؤذن ہوا
پیشہ تجارت کا کرے ہے وہی
ہاں وہ لگاتا ہے یہاں سنگیاں
ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم
ہووے وہ دنیا میں لئیم اور بخیل
دیکھا سو وہ درزی و لوہار ہو
شرع کی تعظیم وہ ادا بجا

اور وہ محکوم ہے شرع کا — پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا
جو کہ دو زانو کو ہے دیکھا وہاں — راکع و ساجد ہوا وہ در جہاں
دیکھئے جو پھیر لئے منھ وہاں — وہ تو یہود او نصارا ہیں جہاں
تھی جو دقائق کی حدیث اے میاں — ترجمہ اسکا ہوا آخر یہاں
اور جو تفسیر ہے بحر العلوم — جس میں اشارات کا آیا ہے قدوم
رازی کی تھی مرصاد میں اے باصفا — نقل ہی دیکھ روایت کیا
واسطے اس نور کے بارہ حجاب — حق نے بنایا ہی اے باصواب
منت و رحمت و سعادت کا بھی — پردہ ششم تھا کرامت کا بھی
اور نبوت کا تھا پردہ نہم — پردہ تھا رفعت کا مقرر دہم
اور ہر اک پردہ میں بار اے تار — سال تلک نور نبی کو اے یار
جب یہ حجابوں سے وہ نور شریف — آیا ہے باہر بظہور لطیف
بحر سمجھ پہلی شفاعت کی تھی — بحر نصیحت کی بھی تھی دوسری
اور تھی دریائے یقیں ساتویں — حلم کی دریا تھی سمجھ آٹھویں
بحر شفاعت میں برس ایک ہزار — نور وہ تھا ذاکر پروردگار
یونہی وہ ہر بحر میں مولا کی یاد — کرتا تھا اک الف برس تک زیاد
ذکر تھا ہر بحر میں اس کا جدا — ہر جگہ اک اسم تھا اللہ کا
سات زمیں اور سات آسماں — جتنا بڑا انکا ہے مقدار جہاں
اور بنایا ہے خدا نے انام — نور کے اس فرش پہ ہفت مقام
تیسرا ایمان کا تھا اے میاں — اور تھا اسلام کا جو تھا تو جاں
ایسے ہی تھے اور مقام اے خبیر — اور تھا محبت کا مقام اخیر
گزرا مقام سے وہ جب باصواب — درگہ مولی سے یہ آیا خطاب
تو ہے مرا خالق و پروردگار — تو مرا رزاق ہے بہتر جہاں
خوب نہیں بھیجا تا مجھے لا کلام — اب تو عبادت میں مری کر قیام

اور جو دیکھا ہے مبارک شکم — زہد و قناعت میں کھا وہ قدم
پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا — تلوے کو دیکھا سو وہ ماشی ہوا
اور جو نظر اسپہ کیا ہی نہیں — دعوی خدائی کا کیا وہ لعین

روایت

عالم علامہ دین متیں — اس میں روایت یہ لکھا نجم دیں
آگے کئی لاکھ برس کے خدا — نور پیمبر کو جو پیدا کیا
پہلا جو پردہ تھا وہ قدرت کا تھا — پردۂ عظمت تھا سمجھ دوسرا
منزلت پاک کا تھا ساتواں — اور ہدایت کا تھا بس آٹھواں
پردہ تھا ہیبت کا سمجھ گیارہواں — پردہ شفاعت کا بھی تھا بارہواں
اپنی ہی تسبیح میں حق نے رکھا — ہر جگہ تسبیح تھی اس کی جدا
اس کو یہ دس بحر میں رب کریم — بخشا ہے غواصی بلطف عمیم
شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی — اور یم ششم تھی انابت کی بھی
اور قناعت کی تھی دریا نہم — اور محبت کی تھی دریا دہم
بحر نصیحت میں بھی دو الف سال — ذکر خدا کا تھا اسے اشتغال
تاکہ یہ دریائے محبت اے یار — ذکر کیا حق کا برس دس ہزار
گوشہ دریائے دہم پر خدا — فرش ہی اک نور کا بچھوا دیا
ان کے تھا نقیاد برابر عیاں — نور کے اس فرش کا انداز جاں
پہلا مقام اس میں تھا توحید کا — معرفت حق کا بھی تھا دوسرا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام — شکر کا اور صبر کا اے نیکنام
نور شریف نبوی نے قیام — الف برس تک ہی کیا ہر مقام
کہ اے مرے نور حبیب کریم — کون ہو نہیں تب وہ کہا اے رحیم
تو ہی جلاوے تو ہی مارے مجھے — حکم یہ تب حق سے ہے آیا اسے
کیونکہ پچھانت کی نشانی عظیم — شغل عبادت ہے بوجہ صمیم

نور محمدی کے بارہ حجاب

نور محمدی کے دس دریا

مقامات نور مقدس

نور محمدی کی عبادت

سنتے ہی یہ حکم وہ نورِ نبیؐ
جلد عبادت میں کھڑا ہے تبھی

نور کا اک اپنے ہے پرتو خدا
ڈالا ہے اس نور پہ اے باصفا

حق کی وہ سجدے پہ ہوئی نظرِ خاص
قرب سے پایا ہے وہ تب اختصاص

بر شہِ کونین محمد نبیؐ
آپکی سب امتِ اکرم پہ بھی

نور سے ایک دوسری خلعت خدا
فضل سے پھر اسکو عنایت کیا

پس اسی سجدے کے بدل با نیاز
فرض ہوئی ظہر کی بیشک نماز

خلعت نور اس کو دیا پھر خدا
شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا

ملتی تھی اک خلعتِ نور انکی ہیں
کرتا تھا ایک سجدہ وہ حق کے تئیں

پھر وہ کیا پنج سجودِ نیاز
فرض ہوئیں اس پہ یہ پانچوں نماز

بس وہ پڑھا ایک دوگانہ نماز
اسمیں اسے گزری ہے مدت دراز

اور برس ایک ہزار اے ہمام
گزرے ہیں بے شبہ اسے در قیام

اور برس ایک ہزار اے میاں
قومہ کے اندر وہ گزارا ہے جاں

رکعتِ دوم بھی وہ بہرِ خدا
جانئے ایسا ہی کیا ہے ادا

اور یقیں اس کو بہر دو سلام
گزرے ہیں دو الف برس اے ہمام

کہ توفیق اے مرے نورِ نبیؐ
اچھی عبادت یہ کیا ہے مری

علم جو یہ مجھکو دیا اے خدا
کہ مجھے دنیا میں کرے مقتدا

اور اس ارکان ہیں نو اے کارساز
فرض کیے پانچ جو اُن پر نماز

یعنی جو آداب و سنن اس کے ہو
گر نہ ادا اچھی طرح اُن سے ہو

تب یہ خطاب آیا ز درگاہِ رب
بات یہ بہتر ہی کیا تو طلب

نورِ نبیؐ نے یہ عنایات رب
دیکھکے کی فرحت و وجد و طرب

اس سے وہ اک قطرے پہ کر کے نظر
اس کے ہی دس قسم کیا دادگر

کافلِ ارزاق کو دوسرے سے جاں
اور سرافیلؑ کو تیسرے سے جاں

عرشِ معلا کے جو ہیں حاملاں
پانچویں حصہ سے کیا ان کو جاں

پیشِ خدا تھا بہ قیام آشکار
سال اسے گزرے ہیں ستر ہزار

نورِ محمدؐ نے بہ شکرِ خدا
سجدہ تحیت کا کیا اک ادا

پس اسی سجدے کے بدل کارساز
فرض کیا صبح کی بیشک نماز

پھر اسی مدت تلک اے نیکنام
نورِ معظم وہ کیا ہے قیام

شکر میں پھر اس کے خدا کے تئیں
دوسرا سجدہ وہ کیا ہے وہیں

اور کیا ہے وہ قیامِ دگر
مدت ہفتاد ہزار اے پسر

کرتا تھا ہر بار وہ یونہی قیام
مدتِ مذکور تلک لاکلام

خلعت نور ایسے ہی پروردگار
اسکو عنایت ہے کیا پانچ بار

لطف سے اس نورِ معظم کو تب
ایک دوگانے کا کیا حکم رب

پہلی ہی تکبیر میں اے کامگار
اسکے تئیں گزرے برس یکہزار

اور ہزار ایک برس در رکوع
ہے وہ گزارا بہ خضوع و خشوع

جلسے میں ہر سجدے میں ایک یکہزار
سال اسے گزرے ہیں تب در شمار

اور تشہد میں بھی اک الف سال
گزرے ہیں اس نور کو بے قیل و قال

جب وہ فراغت سے ہوا کامیاب
درگہِ مولیٰ سے یہ آیا خطاب

چاہ جو چاہتا ہے تو میرے سے اب
نورِ پیمبرؐ یہ کیا عرض تب

اور تو یک قوم کو سرّ و علن
تابعاں میرے بھی کریگا وطن

از رہِ بشریت اے ربِ غفور
ان سے اگر اس میں ہو سہو و قصور

میں نے عوض اس کا یہ کہے کے نماز
چہتا ہوں بخشش کا انہیں برگ و ساز

میں نے پسند اسکو کیا اے رسولؐ
اور کیا عرض کو تیری قبول

اس سے وہیں نور کے قطرات پاک
ٹپکے ہیں از حکمِ خدا ایک لاک

پس اسی اک قسم سے ربّ العلا
حضرتِ جبرئیلؑ کو پیدا کیا

اور ملک الموت کو ربِّ ودود
قسمِ چہارم سے دیا ہے وجود

حصۂ ششم سے ہے رضوان کو
ساتویں سے عرش کے سکان کو

آٹھویں سے دررِ دل اے نیک نام
اس کے بھی دس قسم کیا ہے یقیں
حصۂ پنجم سے بہشت اے میاں
حصۂ نہم سے بنایا ہے رب
حصۂ دہم سے وہ بروجِ نیک
اسکی بھی چوڑائی بھی آہی قدر
ملتفت جب اس سے ہوئی دریا بھی
پھر وہیں پارے میں ہو آیا قرار
بعد اسی کف سے خلائے ہیں
اور پھر اکم ہوئیں امواج جب
سنگ میں آہن کا ہوا اختلاط کاک
سات طبق پھر یہ زمیں کے کیا
اور تصرف ہیں ہی جنوں کے تب
جو ہے زمیں ساتویں اے باخبر
نورِ پیمبر کو ہوا حکمِ رب
کرتا تھا تسبیح خدا شاد و شاد
کرسی پہ بس آنکے پنج الف سال
آیا ہے فرمان یہ جبریل کو
یعنے مدینے میں بغیر گماں
حکم ملائک کو ہوا ہے یہ جب
شکر بجا لائی بہت خوش ہوئی
حضرتِ جبریل پس اس خاک سے
لیجئے کافور زدارِ جناں

نویں سے ہے راس ہدیٰ لاکلام
ایک سے بنوایا ہے عرشِ بریں
ششم و ہفتم سے مہر و ماہ جہاں
آٹھ خلیفوں کو بھی رضواں کے تب
جوہرِ رخشندہ بنایا ہے ایک
بعد وہ جوہر یہ کیا ایک نظر
پھر وہ لگے مارنے امواج بھی
آب پر آتش ہوئی غالب اے یار
جانئے موجود کیا یہ زمیں
اس سے بنائے ہیں پہاڑونکو سب
اس سے فروزاں ہوئی بے شبہ آگ
خلق ہر اک طبقے میں رکھا جدا
دی ہے خدا نے یہ زمین ہماں سب
نیچے بنایا ہے اُسی کے سقر
ساق تیا عرش کے وہ آدے اب
اور اُسے تہلیل سے کرتا تھا یاد
پھر وہ درخشاں تھا بنورِ جلال
کافلِ ارزاق و سر افیل کو
قبرِ پیمبر کی بنیگی جہاں
آئے ہیں وہ جلد مدینے کو تب
شوق تمنا سے وہیں پھٹ گئی
لیگیا مقدار یہ مثقال کے
مشک بھی جنت کا لے اور زعفراں

حصۂ دہم کے اُپر پھر خدا
دوسرے سے کرسی کو اے محترم
آٹھویں حصے سے سمجھ لاکلام
اور خلیفے کے ہر اک تا بعدار
اسکی درازی کی مسافت بھی جاں
جلد وہ جوہر کو ہوا اضطراب
اور اُس امواج کی حرکات سے
آب وہ پھر جوش ہی کرنے لگا
کف سے بخار ایک چڑھا بعد ازاں
برق درخشاں ہوئی عزت کی ایک
مادہ دوزخ کا اُسی سے بنا
اور اسی آگ کے شعلات سے
چرخ یہ بھی ساتویں اے باصفا
شمس و قمر اور ستارے بھی سب
عرش کے اس ساق پہ ہفت الف سال
لوح پہ پھر آن کے وہ آشکار
کرتا تھا تسبیح خدا بار بار
چرخ سے دنیا میں کرو تم نزول
لا کے اسی جائے سے خاکِ شریف
حکم یہ پہنچا ہے زمیں کے تئیں
اب کی ہے کچھ خاک وہاں اُمید
حکم یہ جبریلِ امیں کو ہوا
ما معیں لیجئے اور سلسبیل

اپنی ہی قدرت کی نظر اک کیا
تیسرے حصے سے ہی لوح و قلم
حق نے بنایا ہے ستارے تمام
پیدا فرشتے ہوئے اسّی ہزار
راہ برس چار ہزار اے میاں
آدھے سے آتش ہوئے آدھے سے آب
لگے بالے بہت زور سے بہنے
ایک کف اس پانی پہ ظاہر ہوا
اس سے ہی پیدا ہوا یہ آسماں
اس سے معادن ہوئے پیدا اے نیک
پھیلا دیا پھر یہ زمیں کو خدا
پیدا کیا فوجوں کو جنات کے
جنتِ ماوی کو بنایا خدا
اور کیا پیدا خدا روز و شب
پس وہ چمکتا رہا بے قیل و قال
اس پہ چمکتا تھا برس پنچ ہزار
بعد ازیں از درگہ پروردگار
جائیو پر موضعِ قبرِ رسولؐ
جسمِ نبیؐ اس سے بنا دیں لطیف
جبکہ بشارت یہ سنی تئیں
اور تھی وہ کافور کے مانند سفید
جلد تو اب جنتِ ماوی میں جا
سنبل و تسنیم کا آبِ جلیل

خاک معظم سے یہ جبریل ملا / دیکھئے ترتیب اسے باصفا
عرض کیا حق سے وہیں جبرئیل / اسمیں ہے کیا حکمت اے رب الجلیل

حق نے کہا اس کو اے روح الامیں / لوح زر کا نور بہشت بریں
پیدا کرونگا میں بغیر گماں / جسم پیمبر کے لئے استخواں

اور مبارک رگ و پے اس کے ہاں / جان بناؤنگا میں از زعفراں
مشک سے بناؤنگا خون شریف / اور زر سنبل بنے موئے لطیف

اور بناؤنگا میں از سلسبیل / احمد مرسل کے سبھی یال و فیل
اور بناؤں رو تکریم سے / اسکی عبارت کو میں تسنیم سے

خلق کا سب اسکو بناؤں شفیع / دونگا اسے عزت و شان رفیع
حضرت جبریل بہ فرمان رب / ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب

مادہ ذر وجود شریف / جب ہوا تیار لطیف و نظیف
حکم ہوا خلد کے انہار میں / اس کو کئی سال تلک غوطہ دیں

جونکہ ہوا حکم خدائے جلیل / غوطہ دیا یونہی اسے جبرئیل
اور یہ فرمان ہے آیا وہیں / اس دُرِ روشن کو اے روح الامیں

پھیر تیے اطباق سموات پر / اور ملائک پہ بھی کر جلوہ گر
بحر و بر ارض و فلک پر بھی اب / کیجئے ظاہر اسے عالم پہ سب

اور ندا کر کہ ہے یہ باصفا / طینت فرخندہ حبیب خدا
حشر میں ہوویگا ہی بالیقیں / شافع افواج ہمہ مذنبیں

اور وہی مشہور ہے فی الاولیں / اور وہی مذکور ہے فی الآخریں
پس دُرِ روشن کو وہ ربّ الورا / نور کی قندیل میں تب اک رکھا

عرش بریں سے اسے لٹکا دیا / اس کو منور نور نبی کا کیا
خلقت آدم تلک اے باشعور / یونہی تھی آویزاں وہ قندیل نور

حق نے جب آدم کو ہے پیدا کیا / ایک گڑھا اسکی پیشانی پہ تھا
اس دُرِ روشن کو رکھا اسمیں ہیں / اس سے کیا اسکی منور جبیں

مختلف ایسے ہی روایات نور / آئی ہیں بے شبہ کتب میں وفور
لیک روایات یہ سب اے میاں / متفق اس بات پہ ہیں بیگماں

کہ شہ کونین محمد رسول / خلقت عالم کا ہے اصل اصول
ہے ابوالارواح بلاشک وہی / جوں ابوالاجساد ہے آدم صفی

ہے وہی اشیائے جہاں کا سبب / ہستی این کون و مکاں کا سبب
جو کہ ہوئے عالم ہژدہ ہزار / اور جو ہوئے نوع بشر آشکار

انسے ہی مقصود وہی شاہ دیں / سب یہ طفیلی ہیں انہی کے یقیں
ذکر یہ ترتیب سے تفصیل وار / گرچہ ہے دشوار برائے ہوشیار

سلسلہ خلقت اکوان پر / جب تو تامل سے کریگا نظر
ہوویگا مکشوف یہ راز نہاں / لیکن اب اس فن کے ہیں شائق کہاں

آہ کسے علم سیر کا ہے شوق / کون یہ باتوں سے اٹھاتا ہے ذوق
طالب احوال پیمبر کہاں / عاشق ایں عشق مطہر کہاں

اللہ تعالیٰ کا حضرت آدم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور انسے اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ (اعراف)

دیتا ہے حق اپنے نبی کو خبر / اے مرے محبوب تو وہ یاد کر
پشتوں سے سارے بنی آدم کے رب / ذریتیں انکی نکالا ہے جب

انکے سب اولاد کو بے اشتباہ / انکو کیا جانوں پر انکے گواہ
پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب / کہ وہ اب اس بات کا دیں جواب

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

ذریت کا ظہور اور ربوبیت کا اقرار

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار — لفظِ بلیٰ سارے کہے آشکار
یعنی کہے ہاں تو ہمارا ہے رب — ہم ترے بندے ہیں بلاشبہ سب

حضرتِ آدمؑ کو خدائے کریم — پیدا کیا جبکہ بلطفِ عمیم
آیا ہے تب درگہِ حق سے خطاب — پیدا کیا کون تجھے کہہ شتاب

حضرتِ آدمؑ نے کہا تو نے رب — پوچھا ترا کون ہے رب بول اب
بولے مرا رب ہے تو اے دادگر — حق نے کہا پس تو مجھے سجدہ کر

حضرتِ آدمؑ وہیں سجدہ کئے — عجز و نیاز اپنا ہویدا کئے
اور جو ذریتِ آدمؑ سے رب — عہد لیا اس کا بیاں سن تو اب

کہ بنِ عباسؓ سے آیا ہے جا — اور سُدی کی بھی روایت ہے یاں
حضرتِ آدمؑ کو زِ خلدِ بریں — بھیجا ہے جب حق نے بروئے زمیں

ہر برس یکبار بہ حکمِ خدا — کعبے کا حج کرتے تھے آکر ادا
ایسا ہی اکبار وہ کر حج ادا — وادیٔ نعمان میں لیٹے ہیں آ

تھے وہ ضعیفی خواب کی حالت میں جب — بُشت پہ حق انکے رکھا ہاتھ تب
لگتے ہی اللہ کی قدرت کا ہاتھ — ہوگئے پیدا وہیں سب ذریات

یعنی سب اولاد بھی اُن کی یقیں — ہووے گی دنیا میں جو تا یومِ دیں
مورچۂ خُرد کے مانند تب — ہوگئے ظاہر وہ بلاشبہ سب

داہنے بازو کے تھے اُجلے تمام — اور سیہ بائیں طرف کے تمام
حق نے دیا نطق و حواس و شعور — پھر ہوا ترتیب سے انکا ظہور

پیدا ہوں دنیا میں وہ جس طرح پر — جد سے پدر اور پدر سے پسر
یعنی خطاب انکو ہے ایسا کیا — پس ہے لیا عہد انہوں سے خدا

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار — لفظِ بلیٰ سارے کہے اک بار
عہد کیا نیکوں نے فرحت کے ساتھ — اور بدوں نے بھی کراہت کے ساتھ

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

جیسا کہ فرمایا ہے ربِّ کریم — آیتِ قرآں میں یہ اے فہیم
صاحبِ تفسیرِ معالم سُن اب — لایا روایت کہ کہا اُن کو رب

ایک تمہارا ہوں میں پروردگار — رب نہیں دوسرا تمہیں ستو جہار
جانیو اے بندو کہ میرے سوا — اور کوئی معبود نہیں دوسرا

شرک کرے شخص جو کوئی میرے ساتھ — اور نہ ایماں پہ کریگا ثبات
پس نہ مرے ساتھ کسی کو شریک — تم کرو توحید پہ ہی رہیو ٹھیک

اور رسولوں کو مرے با شرف — بھیجونگا دنیا میں تمہارے طرف
دونگا میں سخت اسکو عذابِ الیم — ڈالونگا مشرک کو بہ نارِ جحیم

تم پہ کتابیں مری یا دیں نزول — پس کرو تم دولتِ ایماں حصول
عہد مرا اور مرے پیغمبرا — یاد دلاوینگے تمہیں جا و دا

جب وہ سنے حکمِ خدائے انام — ایسی شہادت وہ دئے ہیں تمام

شَهِدْنَا اَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ

پس لیا اِسبات پہ پروردگار — سب بنی آدم سے ہے عہد و قرار
تاکہیں انکار اس اقرار کا — وہ نہ کریں آہ بروزِ جزا

حکمِ فرشتوں کو کیا اپنے رب — تم رہو بے شبہ گواہ اسپہ اب
پس انہیں قائم کیا دو قسم کر — حضرتِ آدمؑ کے جو پیدا بشر

حضرتِ آدمؑ ہوئے بیدار جب — دیکھے ہیں پس سیدھے طرف اپنے تب
لوگ تھے نورانی بہت باشرف — اور تھے جبریل کھڑے اس طرف

پوچھے ہیں یہ کون اے روح الامیں — بولے یہ اصحابِ یمیں ہیں یقیں
سارے مقرب ہیں یہ اللہ کے — سارے یہ مقبول ہیں درگاہ کے

ہوویں گے پیدا یہ تری نسل سے — شاخ اُگیں گے یہ تری اصل سے
ایسے میں آئی یہ ندا غیب سے — حق کے وہیں درگہِ لاریب سے

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي

یعنے بہشتی ہیں یہ بندے یقیں — کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں
پوچھے ہیں جبریل سنکے انکا حال — اسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال
بائیں طرف دیکھا ہے آدم نے جب — لوگ تھے ظلمانی بری شکل سب
دور ہیں یہ رحمت حق سے سدا — ایسے ہیں درگاہ سے آئی ندا

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي

یعنے یہ ہیں اہل سقر بے گماں — کچھ مجھے پروا نہیں سر و عیاں
ہمارے رسولوں سے مقدم مگر — احمد مرسل تھے شہ بحر و بر
کس نے کیا بولتے پیدا تجھے — بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے
حق نے کہا ہیں تو مجھے کر سجود — سجدہ کئے پھر کہا رب الودود
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا — خلد سے وہ سنگ لے آویں اٹھا
حکم ہوا ہاتھ رکھ اس سنگ پر — ہاتھ تب اس پر رکھے خیر البشر
نقل ہے آدم کی یقیں پشت سے — پہلے جو نکلے وہ رسولاں ہی تھے
کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب — آیا ہے حضرت کو وہیں باصواب
پوچھا ہے پھر کون ہے کہہ رب ترا — عرض کئے تو ہی ہے بس رب مرا
لیتا ہوں میں تیرے سے عہد و قرار — پہلے بلیٰ آپ کہے آشکار
کہ جو ہے اب کعبہ کی دیوار میں — اور حجر اسود اسی کو کہیں
سو اسی میثاق سے اللہ نے — دی خبر اس آیت قرآن سے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یعنے یہ فرماتا ہے حضرت کو رب — ہم نے لیا عہد رسولوں سے سب
کہ کریں اللہ کی وہ بندگی — خلق کو بلوائیں اسی پر سبھی
جب ہیں اولو العزم وہ پیغمبراں — اسلئے تخصیص یہ انکی ہے جاں
اور کیا انکو بھی مسلم سجود — سجدہ کئے سارے بحکم ودود
ان میں نظر آتے تھے پیغمبراں — مثل مصابیح و چراغ اے میاں
دوسرے پیغامبران کرام — ماہ و ستاروں سے تھے روشن تمام
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومنیں — چہرے سفید انکے تھے روشن یقیں
حق کہا نیکوں کو یہ ہیں جنتی — بولا بدوں کو یہ ہیں سب دوزخی
خلد سے جب لائے حجر کو وہاں — اسکے تھے اس روز دو چشم و دہاں
اسکی وہاں ہیں وہی حجت رکھے — اور اسے حکم تب ایسا کئے
آئی صحیح یک حدیث اے پسر — حشر کے میداں میں یقیں وہ حجر
حق میں انھوں کے بحضور خدا — شاہد بے شبہ وہ آویگا
تیرے سے اور نوح و براہیم سے — موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم لے چکے
ایک نبی دوسرے نبی کی مدام — دیوے بشارت کرے تصدیق تام
پہلے لیا عہد وہ حضرت سے سب — بعد لیا عہد رسولوں سے سب
اور وہ ذریت آدم کو رب — پشت سے سب انکے نکالا ہے جب
دوسری روایت ہے یہ اے باصواب — نور تھا حضرت کا ہی جوں آفتاب
شمع کے مانند علما تھے عیاں — زاہد و عابد تھے چراغوں سے جاں
اور جو ہیں کفار ضلیل و تباہ — تھے وہ بری شکل کے سب رو سیاہ
نقل ہے ذریت آدم سے سب — عہد ہے اس روز لیا جبکہ رب
حکم ہوا اس کو کہ منہ کھول اب — کھولا ہے منہ جلد حجر اپنا تب
عہد یہ دنیا میں وفا جو کرے — حشر کے دن اسکی گواہی تو دے
دیکھکے پہچانیگا ان کے تئیں — آپ کو بوسہ دئے جو مومنیں
اپنے کرم سے وہ خدائے مجیب — کیجیے ہمیں حج و زیارت نصیب

چارۂ ما سازکہ بے یاوریم ۔۔۔ گرتو برانی بکہ رو آوریم
پیش توگر بے سروپا آمدیم ۔۔۔ ہم بہ اُمیدِ توخدا آمدیم

لمعۂ عہد ومیثاقِ خلّاقِ علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سیّدِ انفس وآفاق کی رسالت ونصرت وتبعیّت پر

لکھتا ہے اسطرح مواہب میں دیکھ ۔۔۔ اور مدارج میں بھی بروجہ نیک
آیا ہے اخبار میں اے باصفا ۔۔۔ نورِ نبی جبکہ ہے پیدا ہوا

اور سب اربابِ رسالت کے نور ۔۔۔ نور سے اس شاہ کے پائے ظہور
حکم ہوا شاہ کے تب نور پر ۔۔۔ تاکرے انوارِ رُسل پر نظر

نورِ نبی ایک نظر کرتے ہی ۔۔۔ ڈھپ گئے انوارِ رسل وہ سبھی
عرض کئے سب کہ اے ربّ الغفور ۔۔۔ ڈھانپ لیا ہمکو یہ کس کا ہے نور

حق نے جواب اُن کے تئیں یہ دیا ۔۔۔ نور ہے یہ سیّدِ کونین کا
جانیو تم اس کا محمد ہے نام ۔۔۔ ہے وہی محبوب مرا لاکلام

اس پہ تم ایمان اگر لائیں گے ۔۔۔ درجہ نبوت کا یقیں پائینگے
بولے وہ سب لائے ہم ایماں اے رب ۔۔۔ اس پہ بھی اور اسکی رسالت پہ اب

جیساکہ اس آیتِ قرآں میں ۔۔۔ حق وہی ارشاد کیا دیکھ لیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

یعنی کہا اے مرے پیغامبر ۔۔۔ اے مرے محبوب اے خیر البشر
کہتے ہیں جب عہد رسولوں سے لیں ۔۔۔ اسمیں شریک اُنکی ہیں سب اُمتیں

جبکہ خدا نے زہمہ انبیا ۔۔۔ عہد یہ ہی باب میں تیرے کیا
عہد کا مضمون یہی تھا وہ جاں ۔۔۔ کرتا ہے اللہ خود اس کا بیاں

لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ

جوکہ اُتارونگا میں تم پر کتاب ۔۔۔ کھولونگا پھر تم پہ میں حکمت کا باب
یعنی کتابیں جو تمہیں دیونگا ۔۔۔ فہم بھی اس کا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

آویگا پھر ایک رسولِ کریم ۔۔۔ تم پہ بصد عزت وشانِ عظیم
یعنی وہ بیشک ہے محمد رسول ۔۔۔ جسکو کئے خلق سے ہم سب قبول

اور وہ پیغمبرِ آخر زماں ۔۔۔ شاہِ رسل خاتمِ پیغمبراں
سچ انہیں بتلائیگا بس بے ہراس ۔۔۔ جوکہ بلاشبہ تمہارے ہو پاس

انکو وہ سچ کر سبھی بتلائیگا ۔۔۔ راستی اُن سب کی وہ دکھلائیگا
اسکا جو انکار کریں کافراں ۔۔۔ رد انہیں کردیویگا وہ بیگماں

جونکہ علانیہ یہودانِ خام ۔۔۔ حضرتِ عیسیٰ کے ہو دشمن تمام
اسکی نبوت کے وہ منکر ہوے ۔۔۔ اور وہ انجیل کو جھٹلا دیئے

جب ہوا مبعوث وہ شاہِ خیار ۔۔۔ رد وہ یہودوں کا کیا آشکار
اسکی نبوت بھی وہ ثابت کیا ۔۔۔ اور مصدّق ہوا انجیل کا

اور نصاریٰ ویہودِ لعیں ۔۔۔ ہوگئے جب منکر آں شاہِ دیں
دیکھئے انجیل وتورات سے ۔۔۔ موسیٰ وعیسیٰ کی بشارات سے

آپنی رسالت کا کیا ہے ثبوت ۔۔۔ اُن سے نہ بن آیا بغیرِ ثبوت
بولا غرض حق نے رسولوں سے سب ۔۔۔ پاس تمہارے وہ نبی آئے جب

لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

لائیو ایمان تم اُس پر ضرور — اُسکی نہ نصرت میں بھی لاؤ قصور
ورنہ صفات اسکی بیاں کیجیو — اس سے اُمم کو بھی نشاں دیجیو

آئے زمانے میں تمہارے اگر — تن سے کرو اُس کی مدد بیشتر
تاکہ محمدؐ پہ وہ ایمان لائیں — اسکی اعانت سے سعادت پائیں

قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

بعد یہ میثاق کے ربُّ الورا — سارے وہ پیغامبروں سے کہا
کہ کریں اس عہد کو میرے وفا — اسکو دل و جان سے لائیں بجا

کیا کئے اس بات پہ تم سب قرار — عہد کئے میرے سے کیا استوار
عرض کئے ہاں ہیں سارے رسولؑ — کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول

اور کئے ہم سبھی عہد و قرار — اور یہ پیماں کئے اُستوار

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ　(آلِ عمران)

حق نے فرشتوں کو کیا حکم تب — جا بیقیں شاہد رہو تم اسپہ سب
اور میں ہوں عین خالقِ کُل کائنات — میں بھی گواہوں سے تمہاری ہوں سات
صاحبِ تفسیرِ معالم یقیں — نقل کیا ہے تو سمجھ لے امیں
اور نہیں لایا ہے ذکرِ اُمم — وجہ یہی اسکا ہے اے محترم
جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں — ہمیں شریک اُنکی ہوئیں اُمتیں
احمدِ مرسل کی بشارت دیئے — اور یہ اقرار بھی اُن سے لیے
آپ ہیں پس سرورِ کُل سروراں — سرورِ پیغمبرِ پیغمبراں
اور شبِ معراج بھی ظاہر ہوا — کہ وہ رسولوںؑ کی امامت کیا
نوحؑ و براہیمؑ کے یا وقت پر — موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بھی وقت اگر
لاویں وہ حضرت پہ ہی ایمان سب — اور مدد آپ کو دیں روز و شب
ہر دو جہاں پرتوِ نورِ ویست — کون و مکاں بہرِ ظہورِ ویست

یا وہ رسلؑ پر ہوا حکمِ اِلٰہ — ایک گر پر رہو تم سب گواہ
حضرتِ عبد اللہ بن عباس سے — یعنی بن اُمم تشبہ ناس سے
باب میں اِس عہد کے ربُّ العُلا — ذکرِ رُسل پر ہی کیا اکتفا
عہد جو منوع سے لیں پس یقیں — مشترک اس عہد میں ہوں تابعیں
اور اسی تفسیر میں ہے اے ہمام — اپنے اُمم کو بھی رسولاںؑ تمام
کہ کریں تصدیق وہ حضرتؐ کی سب — آپکی تائید کریں روز و شب
ہووے عیاں امر یہ روزِ جزا — زیرِ لوا انکے ہوں سب انبیا
لاتے تو تشریف وہ خیر البشر — حضرتِ آدمؑ کے زمانے میں گر
فرض رسولوں پہ یہ ہوتا تمام — انکی اُمم پر بھی یقیں لا کلام
چشم کشا نورِ محمدؐ ببیں — قاعدۂ دولتِ سرمد ببیں
نورِ نبیؐ لمعۂ نورِ خدا است — لمعۂ ہر نور از و کے جدا است

نورِ خدا ظاہر ازیں نور شد — ماتمِ ہر طالب ازیں سور شد

نورِ دوم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقتِ جسمِ شریف و عنصرِ لطیف کے بیان میں

جسم کی تخلیق کا شہؐ کے بیاں — روضۂ احباب میں لایا جہاں
مرقدِ اشرف سے لی تھوڑی خاک — اور ملا اُس کو بہ آبِ نورِ پاک
نہروں میں جنت کے اسے غوطہ دے — کر دیا سب خلق پہ ظاہر اسے

دیکھ تو اس طرح لکھا ہے ذہیں — حکم سے جب حق کے وہ روح الامیں
آب سے تسنیم کے تخمیر کی — شکل وہ تب اک دُرِ بیضا کی لی
خلق بھی تا اسے پہچان لیں — آگے ہی آدم کے اُسے جان لیں

خلق کو سب اسکی پہچان ہوئی ارض و سموات میں شہرت ہوئی
اور لکھا بر سر عرش اُس کا نام نام کے ساتھ اپنے خدائے انام
پھر کے ہوا حکمِ خدائے متیں سونپے امانت یہ کسی کے تئیں
سنکے فرشتوں نے یہ سب خلق پر کر دیا اس نور کو بس جلوہ گر
تا اسے اس امانت کے اٹھانے لئے خلق میں سب گر کوئی قابل رہے
رکھے یہ میدانِ طلب وہ قدم لیوے امانت یہ وہی محترم
علوی و سفلی میں و لیکن سبھی قابلیت اس کی کسی کو نہ تھی
ارض و سموات کے عالم تمام عجز کا سر اپنے جھکا لاکلام
اسکے اٹھانے سے کئے ہیں ابا (انکار) کہ نہیں طاقت وہ ہمیں اے خدا
عالمِ اعیان (یعنی اعیان ثابتہ) میں مگر اے امیں صورتِ علمیۂ آدم وہیں
آپ اٹھانے کو یہ بارِ گراں کھولی اجابت میں سے اپنی زباں
اہلِ اشارات (یعنی مفسرین ۱۲) ان آیات سے ہیں اسی معنی پہ اشارہ کئے

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ترجمہ ہم نے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان

ف حضرت آدمؑ کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا اور فرمانِ الٰہی سے سب ملائکِ کرام آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس لعین کا سجدہ نہ کرنے سے اسکو لعنتی کر دینا اور آدم علیہ السلام کو بعزت و احترام جنت میں داخل کرنا پھر جنت سے دنیا میں واپس فرمانا

قالبِ آدمؑ کے بھی آگے خدا آگ سے جب جان کو پیدا کیا
کنیت اسکی ہے ابو الجن پہچان اسکی ہی اولاد ہیں سب جنیاں
جنیان اس جان کی اولاد سے جبکہ زمیں پر ہیں زیادہ ہوئے (جنات ۱۲)
اُن کو کیا حکمِ عبادت خدا ایک شریعت سے مکلف کیا
ایک وہ مدت تلک اے نیکنام تابعِ فرمان رہے صبح و شام
بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد خون بھی کرنے کو لگے بد نہاد
خلقتِ جنات سے تب تک اے یار گزرے تو ثابت ہے تھے دورے چہار
سال ہر اک دورے کی اے باصواب لکھتے ہیں چھتیس ہزار از حساب
دورۂ چارم وہ ہوا جب تمام چاہا سزا اُن کی خدائے انام
ایک جماعت کو ملک کی خدا پہلے سما سے ہی روانہ کیا
بس وہ فرشتے ہیں سزا آ دیے قتل وہ جنوں کو بہت سے کئے
بھاگ گئے اُن سے جو بعضے بچے تھوڑے سے پہاڑوں میں پناہ جا لئے
بعضے تو دریا کے جزائر میں جا رہنے لگے لیکے وہیں آسرا
اور انہیں جنات سے ابلیس تھا علم و عبادت میں تھا سب سے بڑا
ظلم و جفا میں شریک اُنکا نہ تھا بلکہ جماعت سے ہو اُنکے جدا
غار میں اک کوہ کے رہتا تھا جا ذکر و عبادت میں ہی مشغول تھا
اسلئے چھوٹے ہیں وہ اس سے لاکلام اسکا تھا اس وقت عزازیل نام
نام خبیث اسکے ہے تھا باپ کا کہتے ہیں وہ شیر کی صورت پہ تھا
بھیڑیئے کی شکل تھی اسکی ماں نام تھا بلیث اسی کا یہاں
الغرض اشرار سے جنوں کے سب روئے زمیں پاک ہوئی ہے یہ جب
اور جو ملک آئے تھے از آسماں حکم یہیں رہنے ہوا انکو جاں
ساتھ ہوا ابلیس بھی اُن کے سدا کرنے لگا طاعت و ذکرِ خدا

یعنی آدم کی وہ صورت جو علم الٰہی میں تھی ۱۲

ابلیس کی کثرتِ طاعات

کثرتِ طاعت پہ نظر اسکی کر
چاہے ملک حق سے کہ اے دادگر

کرکے قبول انکی دعا کو خدا
پہلے سما تک ہے ترقی دیا

ایسی وہ عبادت کیا سالہا
شہرہ ہوا اسکا ملک میں بڑا

انکی بھی مقبول ہوئی جب دعا
چرخِ دوم پہ ہے ملی اُس کو جا

کرتا تھا طاعت وہ کبھی زیر میں
گہ بہ فلک گاہ بہ خلدِ بریں

کہ کوئی اب میرے برابر نہیں
علم و عمل میں مرا ہمسر نہیں

امرِ خلافت کیلئے سازوار
اپنے سوا کوئی نہیں ذی وقار

کثرتِ طاعات بھی اسکے تمام
تھی وہ سب اس طمع پہ ہی لاکلام

ہمکو پنہ دیوے کرم سے خدا
حرمتِ سالارِ امم سے سدا

ایسا عبادت میں جو مشغول رہے
چاہئے املاک میں داخل رہے

پہلے سما پر وہ گیا جلد تر
باندھا عبادت میں خدا کی کمر

تا کہ ملک چرخِ دوم کے جو تھے
بار گہِ حق میں سفارش کئے

یونہی سنو ساتوں سمٰوات پر
خلد تلک بھی ہوا اس کو گذر

آخر اسے اپنی عبادات پر
غرّہ یہ پیدا ہوا ابس زشت تر

اور یہ سمجھا کہ زمیں پر تمام
اپنا تصرف ہی رہے بالدّوام

وہ نہیں سوچا کہ یہ کبر و غرور
اسکو کرے درگہِ مولا سے دور

ایسی بُری طمع کے طاعات سے
اور بُرے خطرات سے نیات سے

الغرض آدمؑ کو بنانے کا جب
لایا ارادہ ہے دو عالم کا رب

اپنے ملائکہ ہی ظاہر کیا
جیساکہ قرآن میں سبق یہ دیا

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ

یعنے بناؤں میں زمیں کے اوپر
ایک خلیفہ کو زِ نوعِ بشر

کہ وہ کریں روئے زمیں پر فساد
اور کریں خون اے ربِّ العباد

وہ نہیں ایراد کے تھا راہ پر
بلکہ یہ مقصود تھا اُن کا مگر

بولے فرشتے کہ زمیں پر اے رب
ابلیسوں کو کیا پیدا انکو کرتا ہے اب

یہ جو فرشتے کہے اے حق شناس
وہ کئے جنات کے اوپر قیاس

حکمتِ حق ہمیں ہر کیا جان لیں
وجہ خلافت کی بھی پہچان لیں

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ)

حضرت آدمؑ کی پیدائش اور اسماء کی تعلیم

ہم تجھے تسبیح کرتے ہیں یاد
ساتھ تری حمد کے با انقیاد

جانتا ہوں میں جو تم جانتے
اس کی جو حکمت ہے نہ پہچانتے

اور گلابہ سمجھ اس خاک کا
کعبۂ اقدس کی جگہ میں ہوا

اور سب اعضا میں بحکمِ خدا
نورِ مقدس وہ سرایت کیا

اور تری کرتے ہیں پاکی بیاں
تب کیا ارشاد خدائے جہاں

پس یدِ قدرت سے وہ ربُّ العلا
خاک سے آدمؑ کو ہے پیدا کیا

اور تبھی اُن کی جبیں کو خدا
نورِ محمدؐ سے درخشاں کیا

اسکی ہی برکت سے خدائے انام
اسکو سکھایا ہے سب اشیا کے نام

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

جیساکہ اس آیتِ قرآن میں
حق نے خبر اس سے دیا جالیں

یعنے ہے سکھلا دیا آدمؑ کو رب
نام بلاشبہ وہ چیزوں کے سب

جتنی کہ چیزیں ہیں ارض و سما
جانے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (بقرہ)

بعد وہ سب چیزوں کو ربُّ العلا
سارے ملائک پہ ہے ظاہر کیا

پس کہا مولا نے فرشتوں سے تب
دو خبر اِن چیزوں کی ناموں سے اب

دعوے میں تم اپنے ہو سچے اگر — طعن کئے جو کہ خلیفے اوپر
طمع خلافت ہے گر اپنے لئے — علم خلیفے کو تو بس چاہئے
جبکہ ملائک کو نہیں تھی خبر — ناموں سے ان چیزوں کے اکز دو القدر

قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (بقرہ)

عرض کئے سارے فرشتے اے رب — پاک ہے ثابت تجھی عیبوں سے سب
علم نہیں ہم کو مگر اے خدا — علم کرم سے جو ہمیں تو دیا
تو ہی ہے تحقیق علیم و حکیم — حکمت و قدرت ہے تری بس عظیم

قَالَ يَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ٥ (بقرہ)

حکم کیا حضرت آدم کو رب — ناموں سے دے انکے خبر انکو سب
دی خبر آدم نے ملائک کو جب — نام سے ان چیزوں کے بے شبہ سب
حق نے کہا پس وہ فرشتوں کے تئیں — کیا نہیں بولا تھا تمہارے تئیں
ارض و سماوات کے جو ہیں غیوب — جانوں میں ان سبکو بلا شبہ خوب
تم جو علانیہ و ظاہر کریں — اپنے دلوں میں بھی جو مخفی رکھیں
وہ بھی میں جانتا ہوں خوب تر — مجھکو ہے ہر چیز کی بیشک خبر
جبکہ خلیفہ کا یہ رتبہ بڑا — علم سے تم سب پہ ہی ثابت ہوا
حق میں تمہارے وہ خلیفہ ٹھہرا — مرشد و استاد کی جا پر ہوا
اسکا بس اکرام بجا لاؤ تم — سجدہ تحیت کا کرو اس کو تم
دیکھئے اب غور سے اے حق شناس — رتبہ ہے کیا علم کا مولا کے پاس
عزت و حرمت ہے بڑی علم کی — شان فضیلت ہے بڑی علم کی
ایک شرف علم کے باعث و دود — انسے ہے آدم کو کرایا سجود
اسلئے عالم کی فضیلت بڑی — ایسی ہے عابد پہ کہے ہیں نبی
چاہئے طاعات بھی ساتھ علم کے — ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے
الغرض آدم شرف علم سے — جبکہ ہیں مسجود ملائک ہوے
جبکہ غرض حکم کیا ہے ودود — کہ کریں آدم کو فرشتے سجود
لیک مواہب میں کیا نقل ہے — جعفر صادق سے اے فرخندہ
کا فل ارزاق و سرافیل بھی — پھر ملک الموت کیا اے زکی
پر نہیں ابلیس شقی نے کیا — اس لئے وہ کافر و ملعوں ہوا
رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا بس — فضل بڑا پاتھ وہ لایا تھا بس
گاہ عبادت کیلئے بر فلک — جاتا کبھی جنت ماویٰ تلک

ف

چیز کوئی علم سے برتر نہیں — کوئی شرف اس کے برابر نہیں
ذکر و عبادت سے خدا کے ملک — خالی نہیں مارے تلک یک پلک
کثرت طاعت سے پس اے باد داد — علم کی بیشک ہے فضیلت زیاد
جیسی فضیلت مری اے مومنو — ایک مرے امتی ادنیٰ پہ ہو
علم کے ہمراہ جو ہووے عمل — اجر فراواں کا وہ دیویگا پھل
علم کا رتبہ ہے بڑا جانیو — فضل و شرف علم کا پہچانیو
سارے ملک ارض و سموات کے — حضرت آدم کو ہیں سجدہ کئے
پہلے جو آدم کو ہے سجدہ کیا — حضرت جبرئیل ہے اے باصفا
بعد مقرب جو ملک تھے تمام — بعد کئے سجدہ فرشتے تمام
اصل میں تھا گرچہ وہ از جنیاں — علم و عبادت کے مگر درمیاں
اسکو نہ تھا املاک زمیں سے نہاں — بلکہ نہ تھا ان سے بھی زیادہ ایار
جو ہیں ملک پہلے سما کے اگر — حکم انہیں ہوتا کسی کام پر

فضیلت علم

فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا

دوڑتا تھا جلد تر آگے وہی
کرتا تھا سبقت بھی سبھوں سے وہی

جبکہ فرشتوں کا وہ کرتا تھا کام
رہتا فرشتوں میں زمیں کے مدام

جبکہ نہ وہ تابعِ فرماں ہوا
غرہ کیا اور تکبّر کیا

فضل کا تب کھینچے ہیں اس سے لباس
لعنتِ نفرین کا پنائے پلاس

ہانک دئے ساتوں سمٰوات سے
سارے فضیلت کے مکانات سے

چرخ سے یک بجر میں وہ آگرا
مدتِ صد سال وہاں غرق تھا

آگے بڑا حسن میں تھا مشتہر
اور دُرو یاقوت کے اکثر تھے پر

نفخ تلک صور کے عمرِ طویل
عجز سے چاہا ہے ز ربّ الجلیل

جب بنی آدم سے یہ سترو عیاں
حق کو تھا منظور سمجھ امتحاں

لیک ہدایت کا بھی ساماں خدا
خلق کے خاطر ہے مہیا کیا

اور وجود علماء صالحیں
درس مواعظ کتبِ علمِ دیں

الغرض ابلیس کو ربِّ جلیل
جب کیا اس طرح سے خوار و ذلیل

حُلّہ جنّت دے بہ حکمِ خدا
لائے ہیں ہمعناد عدد پُر ضیا

پٹکا بھی ایک باندھ کمر پر دے
تھا وہ مرصّع دُرِ یاقوت سے

تخت پہ بٹھلا کے ملک باشرف
لیکے چلے جنّتِ ماوا طرف

ایسے تجمّل سے غرض لائے ہیں
خلدِ بریں میں اُنہیں پہنچائے ہیں

حور و ملک جو تھے بدار السلام
کرتے تھے آدمؑ کا بہت احترام

پر کوئی ہمجنس نہ تھا اُنکا جب
دل یہ تھا اس بات کا انکے تعب

سوتے تھے یک روز وہ اے باصفا
انکے وہیں پہلوئے چپ سے خدا

پوچھے کہ تو کون ہے جب انکے تئیں
حوّا کہے آپ کی زوجہ ہوں نہیں

جبکہ سنے حضرتِ آدمؑ یہ راز
اُن پہ کئے ہاتھ کو اپنے دراز

پوچھے کہ کیا مہر ہے کہا یہ جو درود
بولے محمدؐ پہ پڑھو دس درود

خطبہ پڑھا آپ ہی ربّ العلا
پاک کلام اپنے سے اے باصفا

طمعِ خلافت سے وہ کرتا تھا کام
طمع دریا کی تھی وہ طاعت تمام

سجدے کا جب حکم ملک کو ہوا
وہ بھی پس اس حکم میں داخل رہا

کافر و ملعون کہا اس کو حق
لعنتِ ابدی کا ہوا مستحق

دُور کئے بارگہِ قرب سے
دور اسے دائرِ خیال سے کئے

سنگ سی لعنت کے اُسے سنگسار
کرکے ملک پھینکدئے جب یار

بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر
شکل ہوئی اس کی سیہ زشت تر

بعد ہوئی شکل ہے ایسی بری
دیکھے جو مر جائیگا ڈر سے تبھی

تا بنی آدم سے کرے دشمنی
انکی رہِ دیں میں کرے رہزنی

کرکے خدا اس کی اجابت دعا
ڈھیل دی دنیا میں ہے اُسکو دیا

یعنے اُتارا کتب باشرف
بھیجا رسولوں کو خلائق طرف

سب ہدایت کا ہی ساماں ہے
حشر تلک باقی یہ فیضان ہے

حکم کیا اپنے ملائک کو رب
داخلِ جنت کرو آدمؑ کو اب

حضرتِ آدمؑ کو وہ پہنا دئے
تاجِ مکلّل بھی ہیں سر پر رکھے

حُلّہ جنت و کمر بند پر
کلمہ طیب کا تھا نقش ایسے سر

او ز پس و پیش یمین و یسار
ہر طرف املاک تھے صف صد ہزار

جبکہ ہوئے داخلِ جنت بخیر
کرنے لگے سیر خوشی سے وہ سیر

نعمتیں جنت کے جو ہیں بے حساب
اُنسے تھے ہر آن زماں کامیاب

چاہتے تھے یک خلد میں ہمجنس کو
ذکر میں تا حق کے انہیں چین ہو

پیدا کیا حضرتِ حوّا کو جاں
بسکہ جمیلہ و شکیلہ جواں

لینے کو سات آپکے مجھکو خدا
آپکے پہلو سے ہے پیدا کیا

بولے ملائک کہ خبردار ہاں
مہر و نکاح پہلے ہے لازم یہاں

بس وہ درود انبیہ پڑھے بافلاح
جشنے وہ دونوں کا ہی بلند ہانکاح

پھر کہا دونوں کو خدا نے جہاں
کھاؤ پیو خوش رہو ہر دو یہاں

جو کہ ہے جنّت میں گیہوں کا شجر
اُسپہ حسد آہ وہ ملعون کیا
عرصہ ستّی صد برس وہ نابکار
بعد اس عرصہ کے نزِ خلدِ بریں
چھپتا ہوں آب وُں میں جناب میں
خلد میں گر مجھکو تو لیجائے ساتھ
پوچھا وہ طاؤس کہ یہ پیچ ہی کیا
ہاں مگر اب جاکے کہہ سانپ سے
سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا
اور بھی رضوان ہے حاضر سدا
سانپ لے جنت میں گیا اسکو تب
ہاتھ رکھو اس سے کہ اہل امر میں
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے
موت سے تم دونو بھی مر جائینگے
پھر کہا آکے وہ یارِ دگر
حق کی قسم کھاکے کہا وہ لعین
تب وہ لعین جھاڑ کے نزدیک جا
کہنے لگا تب وہ لعیں کرکے آہ
کھانے لگا تب وہ قسم زار زار
پانچ دیئے خوشے ہیں آدمؑ کو لا
اور تمنا دل کیے اُس کو تبھی
حضرت آدمؑ کو کہا تب خدا
دھوکا ہوا بات پہ حوّا کے ہی

جاؤ نہ نزدیک تم اس کے مگر
چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا
کھینچتا اس جا پہ رہا انتظار
آیا ہے طاؤس یک اہلِ دیں
دیکھوں جو میں حق کی وہاں نعمتیں
تجھکو سکھا دونگا میں اب تین بات
کھایا قسم تب وہ لعیں بر خدا
اسکی وہ تدبیر بھلا کچھ کرے
دام میں وسواس کے اپنے لیا
سنکے یہ ابلیس نے اُس کو کہا
پہنچی خبر خضر نہ جنت کو جب
درج ہماری ہیں کئی حکمتیں
رونا یہ بس حیلۂ تلبیس ہے
تم سے یہ سب نعمتیں چھٹ جائینگے
تمکو دکھاتا ہوں یہاں ایک شجر
بولا بھلائی کو تمہاری یقیں
بسکہ خوش آواز ہو گانے لگا
کہ میں تمہارا ہوں یقیں خیر خواہ
کھایا قسم حق کی وہ ہفتاد بار
اور بیاں لذت کا کیئے ہیں بڑا
وہ نہیں معدے میں گیا تھا ابھی
کیا میں تجھے منع نہیں تھا کیا
اور بھی سوگند وہ کھایا تری

بس لگے رہنے کو بہ فرح و طرب
بس وہ زمیں سے وہیں پرواز کر
تا کوئی باہر نکل آئے وہاں
بولا لعیں اس سے کہ میں تھا ملک
دیکھنے سے تا کہ وہ نعمات سے
جس سے نہ بوڑھا ہو نہ بیمار ہو
بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں
سانپ کو طاؤس بشارت یہ دے
سانپ کہا کیوں تجھے لیجاؤں نہیں
کھول تو منھ اپنا وہ کھولا دہاں
چاہیے کہ دور اسکو کریں خلد سے
رونے لگا جاکے وہ آدمؑ کے پاس
بولا تمہارے لئے روتا ہوں میں
بول کے اس طرح چلا وہ گیا
کھاؤگے گر اس کو تم اے نیکنام
روبرو اس شجرۂ گندم کے ہاں
سننے کی رغبت ہوئی حوّا کو جب
گر یہ گیہوں نوش کریں غیر شک
دھوکا قسم پر وہ تبھی پائے میں
منع جو فرمایا تھا آدمؑ کو رب
کپڑے جو جنت کے انہیں تن پہ تھے
حضرتِ آدمؑ کئے یوں عرض تب
میں یہی سمجھا کہ ترے نام پہ

آدمؑ و حوّا وہاں از حکمِ رب
پہنچا ہے جا جلد درِ خلد پر
کرتا ہوا سیر زِ دارِ جناں
ذوقِ عبادت سے نہ تھا آن یک
رغبتِ طاعت ہو زیادہ مجھے
خلد سے باہر کبھی نہ ہو تو کبھو
تا تجھے لیجاؤں بہ خلدِ بریں
لاکے ملایا ہے پس ابلیس سے
خلد کے املاک نگہبان ہیں
بیٹھا وہ ملعون تب اسمیں نہاں
حکم کیا اُن کو تب اللہ نے
پوچھا کہ کیوں روتا ہے کہہ سے سرّ
تخمِ الم دل میں یہ بوتا ہوں میں
بات کا یہ اُن کو خلش یک رہا
جیتے رہیں مثلِ ملائک مدام
جاتی تھیں حوّا جو کہیں نا گہاں
جھاڑ کے نزدیک گئیں آہ تب
تم ہوں زن و مرد مقررِ ملک
توڑ کے دو خوشے وہیں کھائیں
بھول گئے حضرتِ آدمؑ وہ تب
آپ سے ہی آپ وہ گرنے لگے
اے مرے خلّاق مجھے آہ اب
جھوٹی قسم کھائے نہ کوئی بشر

سر پہ صفیؑ اللہ کے جو تاج تھا
مثل پرندے کے وہیں اُڑھ گیا

جلد تر آپہنچ کے روح الامینؑ
انکی کمربند کو کھولے وہیں

جبکہ نظر آدمؑ و حوّا کیے
آپ کو پائے ہیں برہنہ ہوئے

بس ہیں لگے دوڑنے غیرت سے آہ
لیتے تھے جس جھاڑ کی جا کر پناہ

ہوتا تھا دور انسے وہیں وہ شجر
ایک شجر سے لگے جب موئے سر

بولے تب آدمؑ کہ مجھے چھوڑ دے
جھاڑ کہا چھوڑوں اگر میں تجھے

ہوونگا عاصی میں ترے سایہ پال
تب کہا آدمؑ نے اماں الاماں

آہ برہنہ ہوں اے ربِّ قدیر
شاخ شجر میں ہی ہوا ہوں اسیر

حق نے کہا ہیچ و کدورت یہ سب
شامتِ عصیاں سے ہے تیری ہی اب

حضرتِ مولا سے یہ سنکر جواب
آہ کئے رونے لگے ہیں شتاب

اور وہ جنت میں زہے ہر شجر
مانگتے تھے برگ کریں تا ستر

برگ نہیں کوئی شجر بھی دیا
جھاڑ سے انجیر کے آخر ملا

حق نے کہا اُس کو کہ تو کیوں دیا
تب وہ شجر عرض خدا سے کیا

گرچہ ہے آدمؑ سے ہوا اب گناہ
پر تو دیا پہلے اُسے عزّ و جاہ

اُسپہ نظر ہے مری اے کردگار
اسکو تو ضائع نہ کرے زینہار

حق کہا اس جھاڑ کو تب کر پسند
بخشونگا میں تجھکو کرامات چند

پہلے یہ ہے سارے شجر بے گماں
لاتے ہیں اوّل ہی یقیں کلیاں

میوہ تو پہلے ہی مگر لائے گا
پھل ہی ترا پہلے نظر آئیگا

اور کرامات و خواص دگر
یمنی کی تفسیر سے معلوم کر

بعضے روایات میں وارد ہوا
برگ دیا ان کو شجر عود کا

عود کے تب جھاڑ کو حق نے کہا
برگ تو جب سے صفیؑ کو دیا

خلق کو خوشبوئی سے تیری ہی تمام
جان معطّر میں رکھونگا مدام

پر تو بلا حکم دیا جب مرے
آگ میں جبتک کہ نہ تجھکو رکھے

تیرے سے خوشبوئی نہ ہووے عیاں
آگ میں جلنا ہے سزا تیری جاں

بعد ازیں حضرتِ ربُّ العلا
حکم یہ جبریلؑ امیں کو کیا

جبکہ کئے آدمؑ و حوّا گناہ
انکو نہ جنت میں ہوا ہے پناہ

انکو اور اعدا کو بھی ہیں انکے سب
خلد سے دنیا میں لیجا جلد اب

حکم فرشتوں کو کیا ذو الجلال
جھاڑ سے آدمؑ کے چھڑا دیجو بال

ہوکے صفیؑ لطف کے اُمیدوار
کہنے لگے اے مرے پروردگار

تو ید قدرت سے بنایا مجھے
سجدہ فرشتوں سے کرایا مجھے

مجھسے ہوئی سہو سے زلّت صدور
مجھکو نہ کر جنتِ ماویٰ سے دور

اور یہ درگاہ سے آیا خطاب
کہ مرے بندے کو لیجاؤ شتاب

کھینچا فرشتوں نے پکڑ ہاتھیں
تب وہ پکڑ دوسرے شجر کے تئیں

عرض لگے کرنے کو پھر زار زار
تیری جدائی سے ہوں میں بیقرار

مجھپہ تو کر رحم اے ربِّ رحیم
دور نہ کر مجھکو ز دارِ نعیم

پھر یہ ہوا حکم ز ربِّ ودود
کہ مرے بندے کو لیجاؤ زود

پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر
آہ پکڑ پھر بھی وہ دوسرا شجر

رونے لگے زار کہے اے خدا
مجھسے تو یہ وعدہ کیا کیا نہ تھا

نسل سے ہو وینگے ترے انبیا
انہیں کئی ہونگے رسلؑ باصفا

دونگا میں ادریسؑ کو عالی مکاں
نوحؑ کو طوفان سے دونگا اماں

انکی تو برکت سے اے ربُّ الورا
بخشش مجھے اور نہ یہاں سے لیجا

پھر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سے
جلد یہ بندے کو لیجاؤ مرے

پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر
عرض کئے تب وہ پکڑ یک شجر

کیا تو نہیں مجھسے یہ وعدہ کیا
نسل سے ایک تیرے نبی لاؤنگا

اپنا میں ٹھیراؤنگا اس کو خلیلؑ
اسکا پسر میرا ذبیحِ جلیل

اور ہو تری نسل سے موسیٰؑ کلیم
اس سے کروں بات بشانِ عظیم

انکی تو برکت سے پس اے کارساز
رحمت و بخشش سے مجھے اب نواز

کھینچے ملک اور انہیں آن کر
آہ پکڑ دوسرا پھر اک شجر

کہ میں کروں نسل سے تیری عیاں
شاہِ رسل خاتمِ پیغمبراں

اسم شریف اس کا محمدؐ رسول
خلق سے سب اسکو کیا ہو قبول

تب کیا یہ حکم ملائک کو رب
نرمی کرو تم مرے بندے پہ اب

حضرتِ آدمؑ کو ہوا حکم تب
جائے مرے بندے زمیں پر تو اب

اور بسے تیر بسیے روئے زمیں
قصر و عمارات بنے ہر کہیں

حق نے کہا ہاں کہ تجھے لاؤنگا
لطف و کرم تجھ پہ میں فرماؤنگا

پوچھے ہیں جبریلؑ سے آدمؑ صفی
مجھکو لیجاتا ہے کہاں اے اخی

پوچھا ابد کیلئے یا چند روز
بولا یہ معلوم نہیں ہے ہنوز

حضرتِ آدمؑ کو ہوا پھر الم
درد پہ درد اور ہوا غم پہ غم

بولے یہ عصیاں سے ہیں اے باصفا
سارے سمٰوات میں رسوا ہوا

روحِ امیںؑ نے کہا تب آہ آہ
جان اے آدم تری بوئے گناہ

آہ سنے حضرتِ آدمؑ یہ جب
رونے لگے درد سے اسقدر تب

پس کہا آدمؑ نے کہ اے جبرئیلؑ
چھوڑ مجھے اور ذری دے تو ڈھیل

پس وہ مخاطب ہوئے ملک سے تمام
بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام

عاصیٔ عامدؑ نہ کہو میرے تئیں
آہ یقیں عاصیٔ ناسی ہوں میں

یعنے یہ جنت سے اتار دو ابھی
آدمؑ و حواؑ کو وہ تینوں کو بھی

کرکے جدا ان کو سب اترے یکدگر
بھیجیو دنیا میں تم اب جلد تر

ہند میں آدمؑ نے کیا ہے نزول
کوہِ سر اندیب پہ زار و ملول

اور وہ طاؤس حبش میں گرا
کوئی کہے کابل میں گرا ہے وہ جا

حق کہا اب تم سبھی بایکدگر
ایک ہیں دوسرے کے عدو سر بسر

حضرتِ آدمؑ کو وہاں چھوڑ تب
قصد کئے جانے کا جبرئیلؑ جب

پھر یہ ہوا حکم ز درگاہِ رب
جلد لیجاؤ مرے بندے کو اب

عرض لگے کرنے کو رو رو کے تب
کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا اے رب

بس وہی ذیشان ہے میرا حبیب
صاحبِ قرآن ہے میرا حبیب

یمن سے اب اسکے بہ فضلِ عمیم
رحم تو کر مجھ پہ اے ربِّ کریم

لایا مرے پاس وہ اس کو شفیع
جسکو دو عالم میں ہے شانِ رفیع

اس ہی لئے میں تجھے پیدا کیا
کہ تو زمیں پر ہو خلیفہ مرا

عرض کئے تب کہ میں جاتا ہوں اب
کیا تو مجھے پھر یہاں لاوے اے رب

خلد سے باہر ہوئے آدمؑ ہیں جب
روحِ امیںؑ بھی ہوئے ہمراہ تب

بولے لیجاتا ہوں وہاں میں تجھے
کہ ہوا مخلوق تو جس جا سے

پوچھے کہ پھر کون ہے ہمرہ مرے
بولے گیہوں جو کہ کھلایا تجھے

ایک تو وہ دوست سے فرقت ہوئی
دوسرے دشمن سے بھی قربت ہوئی

بارے زمیں پر بھی فضیحت نہ کر
دے نہ کسی کو یہ گنہ سے خبر

ارض و سما کیا ہے زعرشِ بریں
پھیل گئی تحت ثریٰ تک یقیں

جسکا بیان آوے نہ تحریر میں
عرصۂ تحریر نہ تقریر میں

تا میں فرشتوں کو وداع اب کروں
کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں

آہ کہ ہوتا ہوں میں تم سے جدا
خیر کرے خیر کرے اب خدا

پھر ہوا از بارگہِ کبریا
اِهْبِطُوا مِنْهَا بھی جَمِیْعًا ندا

یعنی کہ اس سانپ کو طاؤس کو
اور وہ ابلیس کو مایوس کو

حکم بجا لائے ملائک تبھی
جلد وہ دنیا میں گرے ہیں سبھی

حضرتِ حواؑ از بہشتِ بریں
آن کے جدے میں گری ہیں حزیں

ایلہ میں ابلیس گرا اے میاں
سانپ گرا آن کے در اصفہاں

سانپ میں انساں میں شیطاں میں
اس ہی لئے دشمنی ہے جانلیں

عالمِ تنہائی پر اپنے وہیں
حضرتِ آدمؑ ہو بہت ہی حزیں

بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب
آہ چلا جاتا ہے پھر آئے کب
تب وہ کہے ہم ہیں خدا کے ملک
بندۂ عاصی ہے تو بے شبہ و شک

جان لے تو ہم وہی کرتے ہیں کام
حکم کرے جو کہ خدائے انام
بول کے اسطرح گئے بر سما
درد و غم آدم کا زیادہ ہوا

رونے لگے کہنے لگے اے خدا
میری کنہ جبریل نے پروا کیا
چھوڑ دیا مجھ کو وہ تنہا یہاں
تو ہوئے حال سے اب تھرہاں

خاک اٹھا سر پہ وہ تب ڈال کر
گریاں و لرزاں تھے بہ خوف و خطر
اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو
خوف سے قہار کے بیجان ہو

آہ وہ سہ صد برس اے اہلِ راز
عذر کار کہہ سر بزمینِ نیاز
خوف سے روتے تھے بہت بیکراں
اور نہ نظر کرتے تھے بر آسماں

مسعودی اسطرح کہا اے ہمام
خلق کے گر جمع ہوں آنسو تمام
حضرتِ آدمؑ کے ہوں آنسو زیاد
آیا ہے اخبار میں رکھ اسکو یاد

پیدا ہوئے اشک سے آدمؑ کے جاں
عود و رطب صندل و سونٹ اے میاں
اور بھی انواع کی خوشبوئیاں
پیدا ہوئیں روئے زمیں پر عیاں

حضرتِ حواؑ کے مگر اشک سے
لونگ بھی اور گرم مصالح ہوئے
گذرے ہیں جب یونہی برس تین سے
بعد ازاں آدمؑ نے بہت عجز سے

نورِ محمدؐ کا وسیلہ کیا
توبہ کیا عفو کی مانگی دعا
توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال
یہ کلمات انکے دیا دل میں ڈال

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ — سورۂ اعراف

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے خراب کی اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور رحم نہ کرے ہم پر تو ہم ہوویں ٹوٹے والوں ۱۲

اس کو پڑھا حضرتِ آدمؑ نے جب
بخشدیا حرمتِ احمدؐ سے رب
فکر کرو غور کرو بھائیو
حق سے ڈرو خوفِ خدا لائیو

ایک ہی آدمؑ سے وہ زلّت ہوئی
باعثِ ایں کربت و زحمت ہوئی
سہو سے جب یک ہوئی زلّت صدور
انکو کیا حق نے ہے جنت سے دور

تم تو ہزاروں سے گناہاں کریں
آرزو جنّت کی بھی دل میں دھریں
توبہ کرو اپنے گناہوں سے اب
رو رو کرو عجز بدرگاہ رب

لمعہ کعبۂ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدمؑ ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

حضرت آدمؑ کو غرض کارساز
خلعتِ بخشش سے کیا سرفراز
حکم یہ فرمایا پھر اُن کو خدا
کعبے کو جا کر تو طواف اب ادا

عرش کے اطراف ملک جس طرح
کرتے ہیں کر تو بھی طواف اسطرح
اور وہاں کر تو نماز و دعا
تاکہ ہو مقبول تری التجا

اور وہ زلّت تری مغفور ہو
حج ترا مقبول ہو مبرور ہو
بھیجا ہے تب ایک ملک کو خدا
تا انہیں کعبے کو بتائے لےجا

ہند سے تب انکو ملک باشرف
لیکے چلا کعبۂ اشرف طرف
راہ میں جس جا وہ اترتے کہیں
ہوتی تھی سرسبز وہاں کی زمیں

ان کے میانِ دو قدم راہ بھی
ہوتی تھی طے ایک شب و روز کی
پہنچے ہیں کعبے کی زمیں پر وہ جب
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہ پہ تب

دانۂ یاقوت سے ہے ایک گھر
بھیجا ہے جنت سے خدا نو بنر
خانۂ کعبہ کے ہی مقدار ہے
اس میں قنادیل پُر انوار ہے

اور ہیں دو در اس کو لگے خوب تر
ایک درِ شرقی ہے غربی دگر
ہے وہی کعبہ سنو اے اہلِ دیں
پہلے نمودار ہوا بر زمیں

قصۂ آں کعبہ عجیب و غریب
آئیگا گر چاہے خدا عنقریب
روح امیں آن کے آدمؑ کو تب
حج کے مناسک جو ہیں سکھلا کر سب

کوہ پہ عرفات کے جب وہ چڑھا
حضرتِ حواؑ بھی ملیں اس سے آ
برسوں سے آدمؑ کو جو تھی ڈھونڈتیں
جا تیو اس روز ہے آکر ملیں

انکی جدائی سے تنہا آدمؑ کو غم — خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں بہم
مغفرتِ حق سے ہوئے شادماں — حکم سے پھر آئے یہ ہندوستاں
بولا مجاہد نے کہ کوئی دَوَاب — انکی سواری کی نہ رکھتا تھا تاب
کعبۂ اقدس کے سوائے میاں — جنتِ ماویٰ سے جو آیا تھا جاں
ہوگئی اولاد انہوں کو کثیر — ہمن سے بسی ہے یہ جہاں اے خبیر
جنتی تھیں ہر حمل میں وہ یک پسر — اور بھی یک دخترِ روشن گہر
باندھنے آدمؑ تھے نکاح اے میاں — یونہی ہوئے دُو دُو ولد انکو جاں
حضرتِ آدمؑ سے محمدؐ کا نور — شیثؑ پیمبر میں کیا ہے ظہور
حضرتِ آدمؑ غرض اس طرح سے — شیثؑ پیمبر کو وصیت کئے
منتقل اب تیرے میں وہ ہو چکا — کر تو بہت اس کی حفاظت سدا
اور وہ ممتاز رہیں از نکاح — کہ نہ لگی ان کو ہوئے سِفاح
یونہی وصیت تھی وہ جاری سدا — در ہمہ اجدادِ رسولِ خدا
کرتا رہا نقل بہ فضلِ خدا — حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا
آئی روایت ز علیؓ ولی — کہ کئے ارشاد پیمبرؐ جلی
حضرتِ آدمؑ کے زمانہ سے لے — عصر تلک بھی مرے ماں باپ کے

حدیث

ہوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب — شعبۂ بہتر میں میں رہتا تھا تب
اور دلائل میں یقیں بو نعیم — لایا روایت یہ صحیح اے سلیم
مجھ سے کہا روح امیں نے بخیر — شرق سے تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سی بھی بہتر کہیں — کسکی بھی اولاد کو پایا نہیں
آیتِ قرآں کی یہ تفسیر میں — لایا ہے اس معنی کو تحریر میں
ایک نبیؐ سے بہ نبیؐ دگر — لایا ہے حضرتؐ کو خدا نقل کر
یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا — تا بہ اسمٰعیلؑ ذبیحِ خدا

دونو بجا لائے ہیں شکرِ خدا — اور دونو مل کے کئے حج ادا
ہند سے آدمؑ نے پیادہ ہی جا — کہتے ہیں چالیسؓ کئے حج ادا
کہتے ہیں اس وقت بروئے زمیں — شہر و عمارات نہیں تھے کہیں
آدمؑ و حوا بہ سرور و طرب — جو کہ سراندیپ میں رہتے تھے تب
نقل ہے اسطرح سے سن اے خبیر — حمل ہوئے حضرتِ حوا کو بیس
لڑکے سے یک حمل کے اے باخبر — جانئے یا دخترِ حملِ دگر
شیثؑ کو واحد ہی جنی وہ مگر — کہ ہے وہی جدِّ شہِ بحر و بر
اس ہی سبب پائے تولد وہ ایک — نور وہ تا دو میں نہ ہو مشترک
نورِ شہنشاہِ رسلؐ اے پسر — جو تھا پیشانی میں مرے جلوہ گر
پاک ہی عورات میں اسکو رکھیں — یعنے وہ عورات موحد رہیں
شیثؑ بھی ایسا ہی وصیت کئے — اپنے پسر کے تئیں تاکید سے
پاک ہی اصلاب سے وہ نورِ جاں — پاک ہی ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا میرا ظہور از نکاح — دور رکھا میرے سے ہوئے سِفاح
پاک کہا مجھکو مرا رب یقیں — اور ہے یہ دُسری خبر آئیں
لایا مجھے قادرِ علام پاک — پاک ہی صلبوں سے بہ ارحامِ پاک

حدیث

کہتی ہیں یوں عائشہؓ پاکذات — کہ کئے ارشاد شہِ کائنات
بیس میں محمدؐ سے تو فاضل بڑا — پایا کسی کو بھی نہیں کوئی جا
اور بن العم وہ شہِ ناس کا — یعنے پسر حضرتِ عباسؓ کا

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ

نبیوں کے اصلاب سے کرتے عبور — وہ کئے ماں باپ سے اپنے ظہور
بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو — سرورِ عالم کے تھے اجداد جو

تھے وہ سبھی حسب و نسب میں نفیس
رہتے تھے وہ عصر میں اپنے رئیس
صاحب توحید و مسلمان تھے
دینِ براہیمؑ میں ذی شان تھے

یونہی سبھی شاہ کے تا والدین
صاحب توحید تھے بے ریب و مین
ہے مگر اس مسئلہ میں اختلاف
تین ہیں مذہب یہاں جان صاف

نفی کئے بعضے بھی بعضے ثبوت
اور کیا بعضوں نے اسپہ سکوت
عالمِ علامہ عبد العزیز
عارفِ فہامہ عبد العزیز

لکھکے وہ دو فرقونکی نفی و ثبوت
کہتا ہے اصل ہی یہاں ہے سکوت
حافظ و علامہ سیوطی نے بھی
لاکے بہت سی سندیں بس قوی

سر بسر اس بات میں اس امر کے
لکھے رسالے کئی تحقیق سے
اور سوا ان کے بہت عالماں
لائے دلائل بہ ثبوت ایمیاں

شارحِ مشکوٰۃ جو ہے دہلوی
کرکے وہی نقل دلائل قوی
بو لا احادیثِ ثبوت اے امیں
گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمیں

لیک اسے پائے ہیں متاخرین
حصہ یہ انکا ہی تھا بیشک یقین
پاکے دلائل کو لکھے وہ بجا
خیر جزا دیوے انہوں کو خدا

میں نے بہ اثباتِ ہمیں مدعا
دیکھ رسالہ ہی جدا ایک لکھا
نظم ہے تنویرِ عقول اس کا نام
اسمیں ہیں اسناد ثبوت بے تمام

معترضین کے بھی ہیں اسمیں جواب
دیکھ کہ تا رفع گماں ہو شتاب
جب وہ اقاویل میں ہے اختلاف
بس تو نہ کر نفی کا ہی اعتراف

قوت اگر رکھے نہ وجہِ ثبوت
بارے یہاں کر تو لب سے سکوت
حدِ ادب سے نہ بڑھا تو قدم
حال ترا نا ہو خموشی سے کم

رکھ قلم اس بحث سے تو احقرا
بس سرِ مطلب پہ ہی اب آ ذرا

نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبینِ ابراہیمؑ پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمٰعیلؑ کے پھر ابراہیمؑ ہاجرہ اور اسماعیل کو مکے میں لاکر چھوڑنا اور زمزم ظاہر ہونا

نقل ہے وہ نورِ رسولِ خدا
نقل جو کرتا رہا در انبیاؑ
جبکہ براہیمؑ کی پیشانی پر
نورِ مقدس وہ ہوا جلوہ گر

یُمن سے اُسکے ہی انہیں کارساز
منصبِ خلت سے کیا سرفراز
آہ انہیں کافرِ نمرود نے
ڈالا ہے جب آگ میں مردود نے

یُمن سے اُس نورِ مقدس کے سبب
نار وہ گلزار کیا اُن پہ تب
بعد براہیمؑ خلیلِ کریم
شام میں جب آکے ہوئے ہیں مقیم

اہلیہ دو آپ کی تھیں باصفا
ایک تو سارہؑ تھیں دگر ہاجرہؑ
ہاجرہؑ خاتوں کے شکم سے خدا
جبکہ اسمٰعیلؑ کو پیدا کیا

اُن کی پیشانی پہ محمدؐ کا نور
فضل سے مولا کے کیا ہے ظہور
سارہؑ جو تھیں لاولد اور انکو تب
تھی نہ امید اسکی بھی بس اس سبب

رشک بہت لائی وہ بر ہاجرہؑ
دیکھ سکی ہی نہیں اسکو ذرا
بولے براہیمؑ کو اس طرح تب
ہاجرہؑ اور اُس کے پسر کو بھی اب

ایسی جگہ بیچ لیجا چھوڑ دو
جس میں عمارت و زراعت نہو
اور نہو پانی کا بھی نام و نشاں
تا کہ اکیلی ہی رہے وہ وہاں

پیتا تھا تب دودھ ذبیحِ خدا
سُن وہ براہیمؑ تامل کیا
وحی براہیمؑ پہ کی تب نزول
جو کہی سارہؑ تو اسے کر قبول

تب ہو براہیمؑ سوارِ براق
ساتھ لے دونوکو وہ آیا وفاق
جلد نکل شام سے پہنچے بہم
آبہ زمینِ حرمِ محترم

کعبہ یاقوت زردارِ جناں
واسطے آدمؑ کے جو آیا تھا جا
نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا
ساتویں پھر چرخ پہ جاتا رہا

باقی تھی یک ٹیک ہی اس جائے پر
ہاجرہ خاتوں کو یہ توشہ دئے
ہاجرہ تب ہو کے بہت بیقرار
آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے
اور نہیں پانی کا بھی نام و نشاں
کچھ نہیں فرماتے تھے اسکا جواب
تب کہے بی بی کو براہیم ہاں
کچھ نہ کہیں لوٹ گئیں بے ہراس

چھوڑ وہاں دونوں کو وہ نامور
دونوں کو بس حق کے حوالے کئے
پیچھے لگے چلنے ہو بس زار زار
اور نہ یہاں مسکنِ انسان ہے
کیوں میں رہوں آہ اکیلی یہاں
جاتے تھے خاموش وہ عالیجناب
حکم ہے ایسا ہی مجھے حق کا جاں
بیٹھ گئیں آ کے وہیں طفل پاس
کر کے وہ منھ کعبۂ اشرف طرف

بستہ کھجوروں کا بھی یک مشک آب
مکے کے اُس دشت و بیابان سے
کہنے لگے مجھ کو اکیلی یہاں
اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں
اور مرا طفل ہے یہ شیر خوار
پوچھے ہیں پھر ہاجرہ باصفا
حکمِ خدا کر کے سُنے ہیں وہ جب
دودھ پلانے ہیں لگے اسکو تب
پس یہ دعا کرنے لگے باشرف

ساتھ جو لائے تھے وہ عالیجناب
آپ نکل شام طرف چل دئے
چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں
آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں
کیوں میں اسے سنبھالوں اسی اکیلی باوقار
حکمِ خدا آپ کو ایسا ہے کیا
دل کو دئے اپنے تسلّی وہ تب
غیب ہوئے اُنسے براہیم جب

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ (سورۂ ابراہیم)

ہاجرۂ پاک کو حق کے طفیل
پانی بھی خرما ہوا آخر وہ جب
رونے لگے لڑنے لگے ہیں بخاک
ہر طرف وہ کرنے لگی ہیں نظر
کوہ سے اُتری ہیں وہ بس بیقرار
کوہ سے غمگیں ہو آئیں اُتر
اتری ہیں پس کوہِ صفا سے وہ جب
بطن میں وادی کے اسی خوف سے
یونہی صفا مروہ پہ وہ دل فگار
اور وہ ہر بار بھی آ طفل پاس
دیکھ کے پیار کر کے وہیں بہ چشمِ تر
دیکھنے گیا ہیں کہ وہ روح الامیں

آہ وہ توشہ جو دئے تھے قلیل
تشنگی غالب ہوئی دونوں پہ تب
دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک
تا نظر آئے انہیں کوئی بشر
اور ہوئیں مروہ کے اوپر سوار
اور چڑھیں کوہِ صفا کے اُوپر
دل میں انہیں خطرہ یہ آیا ہے تب
ہاجرہ خاتون لگیں دوڑنے
اترے بھی اس روز چڑھے سات بار
دیکھ بہت ہوتے تھے اسکو اداس
ساتویں بار آئیں جو وہ مروہ کو
بچے کے پاس اپنے کھڑی ہیں وہیں

پانی بھی اور خرما وہ اے دلفروز
آہ ذبیح اللہ ہوئے تاب ہو
دیکھ کے یوں طفل کو بیخود ہوئے
تا کہیں پانی کا وہ پائیں نشاں
اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں
چڑھتی تھیں کوہ پہ اس ہی قدر
دور رہونگی میں اگر طفل سے
جبکہ پسر پر انہیں پڑتی نظر
بینِ صفا مروہ یقیں جا بجا
بارِ اخیر آئے وہ جب سینہ چاک
ایک منادی سے سنے تب ندا
مارتے ہیں ایڑی زمیں کے اوپر

آیا انہیں کام وہاں چند روز
مضطر و بےچین ہوئے بے خواب ہو
جلدی سے جا کوہِ صفا پر چڑھے
پر نہ کچھ اُن کو نظر آیا وہاں
پانی کا پائی نہیں ہرگز نشاں
اپنا جگر بند تا آئے نظر
اسکو درندے کہیں لیجائینگے
کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر
دوڑتے ہیں سبھی لئے اسے میاں
پائے پسر کو ہیں قریبُ الہلاک
تھا یقیں آواز وہ جبریل کا
دوڑتے تب آئے وہ نزدِ پسر

زیرِ قدم انکے وہ دیکھے وہاں / پانی کا اک چشمہ ہے نکلا وہاں
اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر / خیر البشر اور بھی اس کا پدر
حشر تلک خلق ہزاروں ہزار / اسکا طواف آکے کریں بار بار
ختمِ رُسل جس کا محمد ہے نام / سارے رسولوں کا وہی ہوا امام
بھر لئے یک مشک وہ پانی تبھی / کرنے لگا جوش وہ بس اور بھی
مثل چبوترے کے وہ جب ہو چکا / پانی اُسی جا پہ ٹھہر ہی گیا
قصہ یہ کرتے تھے نبی جب بیاں / کہتے تھے اس طرح سی بس شادماں
باندھ نہ اطراف چبوترہ شتاب / چھوٹتی اس طرح سی ہر گروہ آب
توشہ نہ کچھ رکھتی تھیں جب ہاجرہ / حق نے وہ پانی میں اثر یہ دیا
اصل میں وہ پانی بھی اے اہلِ دیں / رکھے مزہ شیرِ شتر کا یقیں
اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں / بس یہی دونوں وہیں رہتی تھی جاں
پائے مصیبت کوئی آوارہ ہو / آئے یمن سے وہ بیابان کو
کہنے لگے دیکھ کے بایکدگر / ہووے پرندوں کا یہی جاگذر
ہم تو گئے بارہا اس جاگذر / آدمی پانی نہیں آیا نظر
غیب سے یک چشمہ ہوا ہے عیاں / عورت و یک طفل ہیں بیٹھے یہاں
چاہیے اجازت کہ رہیں وہ وہاں / دی ہے اجازت وہ انہیں شادماں
شرط کو یہ کر وہ جماعت قبول / سب گئے فرحت سے وہاں آ نزول
انسے ہی بس کہ بسا ہے تو جہاں / باندھے عمارات کئی تب وہاں

روحِ امیں آنکھ سے غائب ہوئے / ہاجرہ ہاتف سے ندا یہ سنے
کعبۂ اقدس کی کرینگے بنا / حشر تلک اس کو رکھیگا خدا
نسل سے اس تیرے پسر کے اے جاں / ہوویگا پیغمبرِ آخر زماں
جب یہ بشارت کو سنیں ہاجرہ / پھول مسرت کی چنیں ہاجرہ
مٹی و پتھر بھی اٹھا جلد تر / باندھ دیے پانی کے اطراف پر
پانی کا یک چشمہ بنا وہ وہیں / چشمۂ زمزم ہے وہی بالیقیں
مادرِ مذبوحِ خدا پر مدام / لطف سے رحمت کرے ربِّ انام
چشمۂ زمزم وہ یقیں لاکلام / نہر رواں ہوتی زمیں پر تمام
بھوک بھی اور پیاس کی دفع زود / خاصیتیں ہر دو رکھے مثلِ دود
کرتے تھے بس نوش وہ پانی سدا / ہاجرہ خاتوں بھی ذبیحِ خدا
بعد کئی روز کے اے باشکوہ / قوم سے جرہم کے نکل اک گروہ
روبرو کعبہ کے نظر جب کئے / دیکھے پرندوں کے تئیں اڑتے ہوئے
جسمیں ہو آبادی زِ نوعِ بشر / اور بھی پانی رہے اس جائے پر
بھیجے تب یک شخص کو لانے خبر / بس وہ کہا آکے تبھی دیکھ کر
پہنچی ہے ان لوگ کو جیسے خبر / ہاجرہ خاتون سے ملے آن کر
لیک وہ پانی کا یقیں اختیار / آپ ہی رکھے نہ وگر زینہار
اور اہالی و موالی کو سب / رہنے لگے اپنے وہیں کر طلب
قوم سے جرہم کے خدا کے ذبیح / سیکھے زبانِ عربی بس فصیح
فہم و فراست میں ہوئے بے عدیل / پائے فضائل یہیں ہیں شانِ جلیل

حضرت اسمٰعیل ع کے لئے آبِ زمزم ظاہر ہونا

قوم جرہم کا مکہ میں آکر بسنا

لمعہ حکم ہونا حضرت ربُّ الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے پر اسمٰعیل کے علیہما السلام

سال میں یکبار خلیلِ خدا / یا کہ وہ ہر ماہ میں اے باصفا
چاشت کا کھاتے تھے یہاں ہی طعام / شام کو جاتے تھے وہ پھر سوئے شام
تھی مہِ ذوالحج کی وہ شب آٹھویں / خواب میں یوں دیکھے ہیں اپنے تئیں

شام سے خود ہوکے سوارِ براق / آتے تھے مکہ کے تئیں باوفاق
سیزدہ سالہ ہوئے فرزند جب / آئے تھے مکہ کو براہیم تب
سوتے ہیں خود اپنے سرہانے پہ آ / ایک فرشتہ ہے معظم کھڑا

حضرت ابراہیمؑ کے خواب میں فرشتہ آکے کہنا

سوتے ہیں پھر گود میں اپنے ذبیح
کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صبیح
کہ یہ پسر کو اے خلیلِ خدا
کیجئے قرباں بہ سبیلِ خدا
کیا یہ یقیں واقعۂ رحمان ہے
یا کہ دغا بازیٔ شیطان ہے
باقیٔ شب کو بہ دعا و نماز
ہیں وہ گزارے بہ خضوع و نیاز
تیسری شب کو بھی یہ لایا پیام
کہ کہا اللہ نے تجھکو سلام
خواب میں پس انکو خدا کے خلیل
ذبح کیئے در رہِ ربِّ جلیل
بیٹے کی قربانی پہ جازم ہوئے
ذبح پہ دلبند کے عازم ہوئے
جلد یہ فرزند کا تو دھو کے سر
بال کر آراستہ اور شانہ کر
پوچھی لیجاتے ہو کہاں اب اسے
بولے ملانے مرے اک دوست سے
حکم سے وہ چاقو رسن کو لئے
پوچھے یہ کس واسطے تب وہ کہے
راہ میں وہ پوچھے اے میرے پدر
مجھکو لیجاتے ہو کہاں دو خبر

حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ ذبح کیلئے لیجانا

بولے مرا دوست وہ ایسا ہے جاں
کہ ہے مُبرّا ز جہات و مکاں
پوچھے کہ وہ دوست تونگر ہے کیا
بولے کہ ہاں ہے وہ تونگر بڑا
پوچھے کہ وہ دوست اکرم الانعام
کھائیگا کیا ساتھ ہمارے طعام
نقل ہے ابلیس سرِ اشقیا
جاکے لگا کہنے کو با ہاجرہ
بولیں ملانے کو ہے اک دوست کے
بولا نہیں لے گیا اس واسطے
باپ تو فرزند پہ ہے مہرباں
بیٹے کو کیوں قتل کریگا عیاں
سنتے ہی یہ اس سے کہیں ہاجرہ
ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا
سن کے یہ مایوس ہوا وہ لعیں
پدر و پسر پاس گیا ہے یقیں
بولے ذبیح اللہ جہاں ہیں کہیں
ذبح پسر باپ سے ہوتا نہیں
بولے وہ گر ہووے یہ حکمِ خدا
میرا دل و جان ہے اُس پر فدا
سمجھے ہوئے شیخ کہ شاید یہ اب
ذبحِ پسر پر ہے تمہیں حکمِ رب
سمجھا براہیمؑ نے بے شک و ریب
آیا ہے ابلیس یہ دینے فریب

میں ہوں ملک حق کا یقیں لا کلام
لایا ہوں یہ حق کی طرف سے پیام
خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب
فکر و تردد میں پڑے ہیں عجب
پس وہ اسی فکر میں حیران رہے
اور بہت مضطر و ترسان رہے
دوسری شب کو بھی وہی آ ملک
وہ ہی کہا خواب میں بے شبہ و شک
اور کہا اٹھ کے یہ فرزند کو
کیجئے قربان یہ دلبند کو
دسویں تھی ذیحج کی شب وہ آئی ہیں
پایا براہیمؑ نے پورا یقیں
صبح کو دسویں کے ہے وہ روزِ عید
ہاجرہ خاتون سے کہے وہ سعید
اور لباس اس کو پنہا فاخرہ
حکم بجا لائی وہ سب ہاجرہ
اور کہے فرزند کو اے من جہن
ساتھ لے اک چاقو بھی اور اک رسن
مند یکے نزدیک بیابان میں
چل تو اے فرزند کہ قرباں کریں
دوست کی مہمانی کو بولے اجاں
پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہاں
چرخ کا ایواں ہے بنایا وہی
فرش زمیں کا ہے بچھایا وہی
مُلک بھی ملکوت کے سرّ و عیاں
سارے خزانے ہیں اُسی کے یہاں
بولے کہ کھاتا نہیں کھاتا ہے وہ
سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ
کہ ترے فرزند کو اے باخبر
بول کہاں لیگیا اسکا پدر
ذبح اُسے کرنے مگر لے گیا
بولی ہیں یہ سُن کے اُسے ہاجرہ
بولا یہ سُن کہتا ہے اسکا پدر
حق سے ہوں مامور میں اس ذبح پر
ہم تو دل و جاں سے کرینگے قبول
ایک سرِ مو نہ کرینگے عدول
بولا پسر سے کہ یہ تیرا پدر
قصد کیا ہے ترے اب ذبح پر
کہنے لگا سُن کے وہ ملعون تب
زعم ہے اس کو کہ ہے یہ حکمِ رب
اسنے بھی مایوس ہوا وہ ذلیل
کہنے لگا جاکے بہ نزدِ خلیلؑ
آپ کو بولا سو فرشتہ نہیں
بلکہ وہ بولا سو ہے شیطاں یقیں
بس وہیں یک اُس پہ وہ نعرہ کئے
رفع وہ ملعوں کے تئیں کر دیئے

جبکہ براہیمؑ چڑھے کوہ پر / ذبح کرے تاکہ انہیں جلد تر
کہنے لگے دیکھو یہ حکم ربی / ذبح کرے ایک نبی کو نبیؑ
عالم رویا میں آج دیکھا ہوں میں / ذبح کیا بہر خدا میرے تئیں
بولے سماعیلؑ ہے گر حکم رب / اسکو قبول امین دل و جاں سے اب
یس کہے اے باپ جو حکم خدا / آپکو ہے جلد کرو اب ادا
صبر کرو ذبح پہ میرے یقیں / مجھکو بھی لیں پاؤ گے از صابریں
چھوڑکے دنیا کی سبھی لذتیں / پاؤنگا جنت کی بہت نعمتیں
ہوئی اگر اس سے مجھے اطلاع / کرنا تھا ماں اور کو میں اپنی وداع
بولے پھر میری طرف سے سلام / اور انہیں پہنچائیو یہ میرا پیام
اور کہے باپ کو اے باصفا / باندھیو اب جلد مرے دست و پا
تا نہ محبت مری غلبہ کرے / ذبح بھی تب کر نہ سکو گے مجھے
حق کی طرف لائے وہ روئے نیاز / جلد پڑھے ایک دوگانہ نماز
میں ہوں گنہگار مجھے دے پناہ / اور یہ لڑکا ہے یقیں بے گناہ
فضل سے اپنے اے رب العلا / دے تو مجھے صبر دریں ابتلا
دیکھے سب کھولے ہیں باب فلک / دیکھتے ہیں ہو متحیر ملک
اور بدرگاہ خدائے ودود / کرتے پرندے ہیں ہوا میں سجود
کہتے ہیں اس طرح ملائک اے رب / سر بزمیں ایک پیمبر ہے اب
رحم وہ دونوں پہ تو کر اے خدا / رنج و مشقت سے انہوں کو بچا
سنکے ہوئے بہت بیخود و بے اختیار / روئے یہاں تک ہیں وہ تب زار زار
جن و ملک اور وحوش و طیور / روئے لگے دیکھ کے اے باشعور
آپکو جو حکم کیا ہے خدا / جلد تر اب کیجئے اس کو ادا
آہ پسر کو وہ سلائے ہیں تب / حلق پہ ہاتھ انکے پھرائے ہیں تب
ذبح تری راہ میں کرنے اسے / خواب میں جو حکم کیا تو مجھے

حضرت اسماعیلؑ کا باپ سے وداع ہونا

آئے ہیں لرزے میں زمین و فلک / روئے لگے ساتوں سما کے ملک
بولے براہیمؑ خلیل اے پسر / نور بصر اے مرے لخت جگر
حکم ہوا مجھکو یہی خواب میں / کہہ تری کیا رائے ہے اس باب میں
کہتے ہیں مسرور ہوئے اس قدر / دیکھ لگے کرنے تعجب پدر
آگ میں ڈالا انہیں نمرود جب / صبر کئے تب ہوا خوشنود رب
ہوتا ہوں ماں باپ سے گرچہ جدا / جاتا ہوں لیکن بہ حضور خدا
آہ وہ پھر کہنے لگے باپ سے / آئے ہو جب گھر سے لے باہر مجھے
خیر مرا خون بھرا اے پسر من / دیکھو لجا اس کو تم اے پدر من
میری جدائی پہ نہ غم کیجیو / راضی رضا پر ہی خدا کے رہو
اور مرے ذبح کے بھی وقت پر / کیجئے چہرے پہ نہ میرے نظر
سن یہ براہیمؑ ہوئے اشکبار / آپ کو باقی نہ رہا اختیار
کرنے لگے عرض زرب کریم / بخش بڑھاپے پہ مرے اے رحیم

قصہ ذبح اسماعیلؑ ذبیح اللہ کا بیان

بخش مجھے اور اسے اے خدا / بعد ذبیح اللہ نے کی یہ دعا
بعد لگے کہنے اے میرے پدر / کیا نہ کیجئے چرخ کی جانب نظر
دیکھ تعجب سے ہیں بیقرار / کرتے ہیں تسبیح خدا بار بار
آئے ہیں لرزے میں پہاڑاں تمام / ہم سے ہیں اقرب کریں وہ کلام
ذبح اسے کرنے ترے نام پر / سر پہ کھڑا اس کے ہے پیمبر دگر
جبکہ براہیمؑ سنے یہ کلام / ان کو گلے اپنے لگا وہ ہمام
ارض و سما اور پہاڑاں بہم / عرش بریں کرسی و لوح و قلم
پھر وہ لگے کہنے اے حق کے خلیل / وقت نہیں ڈھیل کا کیجے نہ ڈھیل
چاقو کو یوں تیز کئے تب خلیل / شعلۂ آتش کے ہوئی وہ مثیل
اور کئے عرض کہ یہ اے خدا / لخت جگر نور بصر ہے مرا
نیت صادق سے یقیں اسکے تئیں / ذبح تری راہ میں کرتا ہوں میں

ذبح میں اب اس کے اے ربِ الجلیل	مجھکو عطا کیجے صبرِ جمیل	چاقو کو پھر حلق پسر پہ رکھے	اور یہ اس وقت دعا بھی پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاَجْرِنِیْ وَعْدِیْ فِیْہِ یَوْمَ لِقَائِكَ ترجمہ یعنے ذبح کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالٰی کے اور کمک سے اس کے اے پروردگار قبول کر میرے سے اور کر وعدے کو میرے جو اس میں ہے روزِ قیامت میں پورا.

منھ کو لگا منھ سے وہ دلبند کے	اور پیشانی پہ وہ بوسہ دئے	اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک	بولے اے فرزند سلامٌ علیک
تجھکو وداع آہ میں کرتا ہوں اب	روزِ قیامت میں ملاویگا رب	بولکے یہ ابر سا روئے ہیں وہ	اشک سے منھ اپنا بھی دھوئے ہیں وہ
عرض کئے باپ سے وہ ذوالوفا	کیجئے اب صبر اے میرے پدر	کیجئے تعجیل بہ فرمانِ رب	اور نہ کرو اسمیں ذری ڈھیل اب
کیونکہ مجھے خوف ہے اس بات کا	ہوؤں عقوبت میں کہیں مبتلا	بعد ازیں پھر عرض کئے اے خدا	نفس کو اپنے میں کیا ہوں فدا
راضی قضا پہ ہوں تری کر قبول	ذبح مرا میں نہیں ہرگز ملول	بعضے روایات میں آیا ہے حال	بولے وہ اے باپ مرے مہربان
کھولدو اس وقت مرے دست و پا	تا یہ اطاعت مری دیکھے خدا	پدر نے تب اس بند کو کھولے وہیں	منھ کئے دلبند کا سوئے زمیں
آنکھوں پہ یک اپنے پٹی باندھ کے	حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے	بول کے تکبیر خلیلؑ اے امیں	حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں
حلق پہ پس وہ نہ چلی تھی ابھی	حکم ہوا روحؑ امیں کو تبھی	جلد براہیمؑ کے تو پاس جا	چاقو کا منھ پھیر دے اے باصفا
آئے شتابی سے وہیں جبرئیلؑ	پھیر دئے اس کو زِ دستِ خلیلؑ	زور بہت گرچہ کئے وہ ادا	پر نہ کٹا ایک سرِ مو گلا
پدر سے پھر عرض کئے با ادب	اور یہ چاقو کو کرو تیز اب	تیز کئے خوب اسے وہ وہیں	شعلۂ آتش سے بنی وہ یقیں
حلق پہ پس انکے چلائے خلیلؑ	پھیر دئے چاقو کو پھر جبرئیلؑ	بولے ذبیح اللہ براہیمؑ سے	حلق میں نوک اسکی دھنسا دیجئے
وونہی براہیمؑ کئے بار بار	تب بھی وہ چاقو نہ دھنسی زینہار	زانو کو پھر قبضہ پہ اسکے رکھے	اور اُسے ڈالے ہیں بہت زور سے
خم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں	غصے سی پھینکے ہیں اسے بر زمیں	چاقو کو اللہ نے دی تب زباں	صاف وہ یوں کہنے لگی اس زماں
کرتے ہو یوں مجھپہ غضب کسلئے	کیا مری تقصیر ہے فرمائیے	آپ کو جب آگ میں ڈالے یقیں	کسلئے وہ آگ جلائی نہیں
بولے اُسے حکم نہ حق کا ہوا	بولی وہ چاقو اے خلیلِؑ خدا	حکم ہوا مجھکو بھی ہفتاد بار	تا نہ رواں ہوؤں میں اب زینہار
سنکے یہ حیراں ہوئے وہ باصفا	کیا ہے درین باب رضائے خدا	ایک روایت ہے کہ پروردگار	تانبے کا اک حلقہ بہت استوار
کر دیا ظاہر بہ گلوئے ذبیحؑ	اس لئے چاقو نہ چلی اے فصیح	دوسری روایت ہے کہ کتنا بھی تھا	لیک اسی وقت وہ ملتا بھی تھا
تب یہ ندا آئی ز درگاہِ رب	راست کیا خواب کو تو نے اب	صاحبِ تفسیرِ حسینی یہاں	نقل کیا ہے ز وسیط اے میاں
خواب میں دیکھے تھے خلیل اس نمط	ذبح پسر کو وہ کئے ہیں فقط	پر نہ بہا خون وہ دلبند کا	بس وہی بیداری میں ظاہر ہوا
اس ہی لئے حق سے یہ آئی ندا	خواب کو تو راست ہے اپنے کیا	حق نے کہا ہیں نَجْزِی الْمُحْسِنِیْن	بعد کہا اس کے بَلَاءٌ مُّبِیْن

دعا کرنا ابراہیم علیہ السلام ... وداع

چاقو کا حلق اسمٰعیلؑ پر نہیں چلنا

یعنے کہا حضرتِ ربّ الورا ۔ نیکوں کو ہم دیتے ہیں یونہی جزا
جبکہ براہیمؑ دریں ابتلا ۔ راست ہی نکلے ہیں بشانِ علا
یعنے وہ فرزند کے بدلے خدا ۔ دنبۂ جنّت کو روانہ کیا
کہتے ہیں جنّت کا جو ہے مرغزار ۔ اس میں چہل سال چرا تھا اے یار
پاس براہیمؑ کے وہ آ کھڑا ۔ اُس کو براہیمؑ نے قرباں کیا
اور کہا چاہے جو تو کر دعا ۔ جلد وہ مقبول کرونگا خدا
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومناں ۔ بخشش اے رب سب کو یہ سرِّ عیاں

لطیفہ شریفہ

ذبحِ عظیم اس کو کہا ہے جو رب ۔ لکھتے ہیں علما کئی اس کے سبب
بحرِ امامت کا دُرِ بے بہا ۔ جعفرِ صادقؑ سے روایت کیا
بولے کیا اس کا ہے مجھکو سبب ۔ بولا براہیمؑ کو اس طرح رب
تیرے پسر میں ہے یقیں جسکا نور ۔ نسل سے وہ اس کے کریگا ظہور
سُن یہ براہیمؑ نے چاہا ہے تب ۔ دیکھے وہ تا احمدِ مرسلؐ کو اب
دیکھے ہیں تب سیّدِ عالمؐ کو وہ ۔ آپ کے درجاتِ معظم کو وہ
آپکے احفاد میں ہے شبہ و مین ۔ آئے نظر اُن کو امامِ حسینؑ
بولے محمدؐ کا نواسا ہے یہ ۔ حیدرؑ و زہراؑ کا دلاسا ہے یہ
میرے پسر سے بھی ہے زائد عزیز ۔ حق نے کہا اسکو تب اے باتمیز
بس یہ فَدَیناہُ بِذِبحٍ عظیم ۔ بوجہ عبارت ہے حسینؑ کریم
رہ کے براہیمؑ غرض چند روز ۔ بعد ہوئے شام کو رونق فروز
قوم کا سردار جو تھا با فلاح ۔ ابنِ براہیمؑ کا عقدِ نکاح
عمرِ شریف ابنِ براہیمؑ کی ۔ نقل ہے جب چاردہ سالہ ہوئی
کعبے کی تعمیرِ مقدس کو تب ۔ آیا براہیمؑ کے تئیں حکمِ رب
نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا ۔ ساتویں وہ چرخ پہ جاتا رہا

اور براہیمؑ سے سرِّ عیاں ۔ تھا یہ بڑا حق کا یقیں امتحاں
فضل سے تب اپنے خدائے کریم ۔ بولا فَدَیناہُ بِذِبحٍ عظیم
نقل ہے ہابیل جو قرباں کیا ۔ ہے وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا
لائے ہیں ایک پل میں اسے جبرئیلؑ ۔ فدیہ کے خاطر بجنابِ خلیلؑ
روحِ امیں جلد تب اے ارجمند ۔ ابنِ براہیمؑ کے کھولا ہے بند
انکا سرِ پاک زمیں پر ہی تھا ۔ ہاتھ اٹھا اپنے کئے یہ دعا
حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول ۔ تیری دعا جو ہے سعادت شمول
آپ کے فدیہ کو خدائے کریم ۔ بولا فَدَیناہُ بِذِبحٍ عظیم
سارے وجوہات میں وجہِ شریف ۔ ہے یہی تو بوجھ یہ رمزِ لطیف
پوچھا براہیمؑ نے اے رب مرے ۔ منع کیا ذبحِ پسر جو مجھے
ہوئے جو پیغمبرِ آخر زماں ۔ ختمِ رسل سرورِ کل سروراں
اسلئے میں اس کا نگہباں ہوا ۔ اس کے بدل فدیہ روانہ کیا
حکم سے تب حق کے ہوا ہے شتاب ۔ چشمِ براہیمؑ سے رفعِ حجاب
آلؑ و صحابہؓ کو بھی سرورؐ کے سب ۔ دیکھے براہیمؑ بلا شبہ جب
اُن کے مدارج کو بھی وہ دیکھکر ۔ پوچھے یہ ہے کون گرامی گہر
بولے براہیمؑ کہ اے کردگار ۔ مجھکو یہ فرزند ہے بہتر ہزار
فدیئے میں فرزند کے تیرے نہ بھول ۔ میں نے بس اسکو ہی کیا ہے قبول
ذبحِ عظیم آیا جو قرآن میں ۔ حق نے کہے کیش کی ایک شان میں
شہر میں مکّے کے تب اے باصفا ۔ قوم وہ جرہم کی بسی تھی جو آ
دخترِ اطہر سے ہے اپنی کیا ۔ ایسے میں رحلت بھی کئے ہاجرا
حضرتِ سارہ کے شکم سے خدا ۔ شام میں اسحاقؑ کو پیدا کیا
عصر میں آدمؑ کے زدارِ جہاں ۔ کعبۂ یاقوت جو آیا تھا جاں
اُس کا نشاں باقی جو تھا بر زمیں ۔ کرتے تھے خلق اس کی زیارت یقیں

فدیہ اسماعیلؑ کے لئے دنبہ جنت کا آنا
ذبحِ عظیم سے مراد امام حسینؑ
نکاح ذبیح اللہ

عصر براہیمؑ تلک جاوداں
حضرت آدمؑ کو خدا نے متیں
انکو تھی وحشت سو کئے یوں دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا
خانۂ معمور کا اور عرش کا
اور زمیں پر نہیں کوئی یک مکاں
ذکر و تسبیح کریں یاں سے مری
خانۂ معمور سا اور عرش سا
عرض کئے آدمؑ اے ربِ جہاں
اور وہ مٹی بھی سمجھ اے امیں
عرض کی آدمؑ نے کہ اے رب مرے
مار کے پس اپنے وہ پر سے وہاں
ساتویں طبقے سے زمیں کی دیا
ایسا تھا ہر سنگ بڑا اے امیں
پہلا ہے کوہ طور فضیلت نشاں
معدنیات اور نباتات سے
اس کے سوا رتبہ ہے ایک اور بڑا
بعد بھی موسیٰ بہ تمنائے جاں
طاعت و اسرارِ کلیمی کا نور
دوسرا ہے زیتون کا جبل با شرف
حشر کے دن لوگ اُسی جائے سے
مسجد اقصیٰ ہے پاس اس سے اے باوقار
تیسرا ہے وہ کوہِ فضیلت اساس

تھا یہی معمول سمجھ اے میاں
خلد سے جب بھیجا گیا روئے زمیں
کہ میں اکیلا ہوں یہاں اے خدا
چرخ پہ املاک سے میں سنتا تھا
کرتے فرشتے ہیں طواف اے خدا
انکو کہا خالقِ ہر دو جہاں
اور عمارات بناویں گے بھی
جائے طواف اور اُسے قبلہ بنا
تیرے لئے گھر میں بناؤں کہاں
بسکہ چہل سال پڑی تھی وہیں
کیجئے اُس جائے سے آگاہ مجھے
ساتوں زمیں تک بھی دئے ہیں نشاں
باندھتے آئے ہیں وہ پایہ یقیں
کہ نہ اٹھا جسکو سکے شخص تیس
مصر و مدین کے بیچ ہے درمیاں
قسم سے حیوان کے بھی جا بجا
موسیٰ پہ حق اسپہ تجلی کیا
جا کے دعا کرتے تھے اکثر وہاں
الغرض اس پر ہی کیا ہے ظہور
بیتِ مقدس کے ہے مشرق طرف
جنت و دوزخ کی طرف جائینگے
اور ہے اس کوہ کے پاس ایک غار
کوہِ حرا جو کہ ہے مکہ کے پاس

اسکا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تھی تنہائی انہیں اے میاں
کوئی نہیں طاعت میں ہے میرا شریک
پر یہاں آواز وہ سنتا نہیں
دیکھتا ہوں میں کہ زمیں پر کہیں
تھوڑے ہی عرصے میں تری نسل سے
لیک تو اوّل ہی مرے نام سے
بعد مکاں باندھ تو اپنے لئے
بولا کہ ہم خاکِ بدن کو ترے
اور یہ زمیں کو بھی سب ملکے باصفا
روحِ امیں کو کیا بس حکم رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جبکہ زمیں پر وہ ہوا ہے نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑوں کے تھے
سینا و سینین اور فلسطین بھی
جن میں عجائب ہیں [illegible] کثیر
رتبہ کلیمی کا وہیں پائے ہیں
کھینچے ہیں وہ چلّے بہت اسمیں جا
جامعیت ایسی فضائل کی جب
رکھتا ہے یک عزت و شان یہ پہاڑ
عیسیٰ اسی پہ سے گئے چرخ پر
اسکی زیارت لئے خلقِ کثیر
اسمیں ہے اک غار وہاں مصطفیٰ

ارزقی بھی وہب سے ہی نقل کی
اور نہ زمیں پر بھی تھا کوئی یک مکاں
تا کریں طاعت تری سب ملکے ٹھیک
اس لئے رہتا ہوں ملول و حزیں
جائے طواف ایسی کسی جا نہیں
لوگ یقیں پیدا بہت ہوویں گے
خانۂ پاک ایک بنا کیجئے
اپنے سب اولاد کے بھی واسطے
لطف سے جس جا گِلا بہ کئے
ہم نے اسی جا سے ہی پھیلا دیا
کہ وہ جگہ انکو دکھا دیجے اب
کہ وہ کریں پایہ وہیں سے بنا
لائے ہیں ایسے بڑے پتھر وہ زود
عزت و شاں جسکو دی اللہ نے
کہتے ہیں در عرفِ لغت اسکو ہی
جسکا نہیں دوسری جا عشر عشیر
تختیاں تورات کی ہاتھ آئی ہیں
اسمیں کئے طاعت و ذکرِ خدا
اسکو ملی کھایا قسم اسکی رب
اسپہ ہے خرنوب کا بس ایک جھاڑ
مصعدِ عیسیٰ ہے وہی اے بشیر
جاتے ہیں اکثر ز امیر و فقیر
جا کے کیا کرتے تھے ذکرِ خدا

ہوگئی وہ بس آپکی خلوت کی جا
وحی وہیں پہلے ہے بھیجا خدا

جو تھا ہے جودی کا پہاڑ اے میاں
نوحؑ کی کشتی کا ہے جائے اماں

جائے نجات ایسے ہمسر کی جو
ہووے سو کیا اسکو فضیلت نہو

وہ بھی معظم ہے کہ اکثر وہاں
اولیا کھینچے ہیں ریاضتِ جاں

کعبے کے پائے کو بروئے زمیں
محکم و مضبوط کئے اے امیں

رکھے اسی پایہ پہ اس کو لے آ
حکم پس آدم کو کیا یوں خدا

اور حجرِ اسود لے نیکو سرشت
رکھے وہ کعبے میں لے آ از بہشت

وقت میں طوفاں کے ملائک اسے
بر فلکِ ہفتم اٹھا لے گئے

مکے میں اس کعبے کی جگہ پہ لیک
رہ گئی اس پائے کی یک سرخ ٹیک

کرتے طواف اسکا اور اس جائے میں
کرتے دعا اور طلب حاجتیں

نزدِ حرم آتے وہ جب بالضرور
پاؤں سے نعلین کو کرتے تھے دور

موسیٰ کلیم آئے وہاں ایکبار
سُرخ ہے ایک اونٹ پہ ہوکر سوار

کرکے وہ پائے کا طواف اے میاں
دوڑے صفا مروہ کے بیچ درمیاں

لَبَّیْکَ عَبْدِیْ اَنَا مَعَکَ

حضرتِ عیسیٰؑ کے بھی حواریاں
حج و زیارت لئے آئے وہاں

الغرض اس پایہ کا جو تھا نشاں
کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جاوداں

تا یہ شرف باقی رہے در جہاں
حشر تلک انکے ہی در خانداں

مکۂ اشرف کو چلے شام سے
اور ذبیح اللہ کو وہاں ساتھ لے

ہوکے براہیمؑ بہت شادماں
مکے کو ساتھ انکے ہوئے ہیں رواں

کعبے کی مقدار سے ہونے خبیر
ابر کو یک بھیجا ہے ربِّ قدیر

کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک سر
مثلِ سرِ شیر بھی منہ تھا دگر

ابر وہ درگاہ میں آیا پسند
حق نے کہا اسکو تب اے ارجمند

صاحبِ لولاک شفیعِ امم
ختم کریں اسپہ نبوت کو ہم

آئے ہیں اس غار میں روح الامیںؑ
پائی ہے حضرت نے رسالت وہیں

مدتِ ششماہ جو طوفاں میں تھی
آخر اسی کوہ سے ہے جا لگی

پانچواں لبناں کا پہاڑ اے ہمام
کہتے ہیں واقع ہے وہ در ملکِ شام

الغرض ان پانچ پہاڑوں سے ہی
لائے فرشتے بڑے پتھر تبھی

خانۂ معمور جو تھا چرخ پر [کعبۂ یاقوت ۱۲]
جائے طوافِ ملک اے باخبر

کہ تو طواف اس کا کیا کر مدام
اور نماز اسکے طرف ہی دوام

نوحؑ کے طوفاں تلک اے باصفا
کعبۂ یاقوت وہ اسی جا پہ تھا

رکھدی کعبے کے مقابل ہر صاف
کرتے رہیں تا ملک اسکا طواف

آتے تھے لوگ اسکے ہی پاس اے امیں
نذر و ہدایا بھی لے جاتے وہیں

آگے کے پیغامبرانِ کرام
آتے تھے حج کیلئے اُس ہی مقام

اپنی سواری سے اتر کر بہم
بہرِ ادب ہوتے برہنہ قدم

تب دو گلیم آپ تھے باندھے ہوئے
روحا میں احرام تھے باندھے ہوئے

کہتے تھے لبیک بہ صدق و صفا
حق سے یہ تب آئی ہے انکو ندا

اسکی ہو لذت سے وہ مضطر وہیں
کرتے ہوئے سجدہ گرے بر زمیں

آلِ اسرائیل سے مردانِ پاک
آتے تھے واں حج کیلئے لاک لاک

جاہا ہے بس حضرتِ ربِّ جلیل
کعبے کی تجدید ز دستِ خلیلؑ

حکم ہوا حق سے یہ جبریلؑ پر
ساتھ براہیمؑ کے تا جلد تر

کعبۂ اقدس کو بنائے وہیں
لائے ہیں جب حکم یہ روح الامیںؑ

مل کے پیمبر سے یہ بشارت دئے
سنکے ذبیحؑ اس کو بہت خوش ہوئے

ابر وہ تب آکے ہوا سایہ یاں
کعبے کی مقدار یہی اے میاں

بات وہ کرتا تھا براہیمؑ سے
کعبے کی مقدار کی تعلیم سے

شہر تو مکے میں ہی تا عنقریب
ہووے گا مکے میں مرا ایک حبیب

ابر وہ مرفوع غرض جب ہوا
مکے کے سرحد میں ہی ٹھہرا رہا

آگے نبوت کے وہی ابر تھا
اس شہِ عالم پہ جو سایہ کیا

ایک روایت ہے کہ روح الامیں
کعبے کے مقدار پہ ہی بر زمیں

ایسا ہی لکھا ہے بہ فتح العزیز
عارفِ علامۂ عبد العزیز

آئی ہے اور ایک روایت ای نیک
کہ اسی میدان میں مکڑی نے ایک

اسکو کہا حضرتِ ربّ الجلیل
قبلۂ پاکاں کی ہوئی جب دلیل

غار میں پس ثور کے تھے جب نبی
آکے وہی مکڑی تھی جالا تنی

ساری روایات یہ اے باشعور
ہوسکے تب پائے رہیں گے ظہور

پس اُسی پائے پہ بفضلِ خدا
کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا

حکمِ براہیم پسر کو گئے
سنگ پہاڑوں سے لے آیا کرے

بوقبیس و ورقان و کوہِ حرا
مکے میں ہیں کوہ یہہ اے باصفا

کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند
جب قدِ آدم سے بھی اے ارجمند

ڈالوں یہ دیوار میں پڑھ اسپہ
بوقبیس اوپر وہ گئے لانے تب

آ مرے ساتھ لے جاؤں تمہیں
سنگِ معظم دو دکھاؤں تمہیں

خوف سے طوفان کے سرافیل نے
دفن اُسے اِس کوہ میں ہے کیا

بوسہ دیں تا پہلے اُسے حاجیاں
پھر طواف آغاز کریں بعد ازاں

کہ اے خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ
اس کو لگا دیجو سرِ بیتِ الٰہ

دوسرے پہ چڑھ کے خلیلِ خدا
کرتے تھے دیوار بلند اے فتا

چاہتے گر نیچے اترنا خلیل
پست وہیں ہوتا وہ سنگِ جلیل

خوب نظر آتا تھا اس سنگ پر
موم میں جسطرح سے آوے نظر

اور حجرِ اسود اے نیکو سیر
اس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر

حدِ حرم باندھے وہاں تک خلیل
دو ہی تھا رخشندہ وہ عکسِ جلیل

مروی ہے اس سنگ کشی بیچ ٹھیک
حکم سے تھے حق کے ملک بھی شریک

بیست و پنجم کو اسی ماہ کے
پورا ہوا افضل سے اللہ کے

نقل معارج میں یہ مذکور ہے
دوسری کتابوں میں بھی مسطور ہے

کھینچتے ہیں ایک اپنے وہ پر سے لکیر
اُسپہ بنا بیتِ خدائے کبیر

روایت

آن کے یکجا لا تنی جلد تر
کعبۂ اقدس کے ہی مقدار پر

تو ہی یقیں ہوگی بصد افتخار
غار میں اسرار کے یک پردہ دار

یہ بھی معارج میں لکھا اے میاں
اور کتابوں میں بھی آیا ہے جہاں

کعبے کے مقدار سے بیقال وقیل
جبکہ تیار ہوئے ہیں خلیل

کام میں کعبے کے ذبیح اللہ بھی
باپ کے تھے ساتھ بصدقِ دلی

جبکہ ذبیح اللہ وہیں بیدرنگ
تین پہاڑوں سے لے آتے تھے سنگ

لاتے سمٰعیل تھے کیچڑ پتھر
اور اُسے باندھتے تھے پدر

حکم براہیم نے ان کو کیا
پتھر اک ایسا بڑا لے آؤ جا

رہ میں ملے روحِ امیں اُنسے آ
اور لگے کہنے اے ذبیحِ خدا

لائے تھے جنت سے جو آدم صفی
اُن میں بلاشبہ ہے برکت بڑی

ایک ہے وہ سنگ کہ اُسپر جڑا ہیں
دُسر الگانے کو ہے دیوار میں

لائے وہ دو سنگ پس ابنِ خلیل
انکے ہی ساتھ آکے کہے جبرئیل

پس رکھے دیوار میں کعبے کے جاں
وہ حجرِ اسودِ دارِ جناں

ہوتی تھی دیوار وہ جیسا بلند
ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند

اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش
ایڑیوں کا انکے اور انگلیوں کا نقش

چھپنے لگے لوگ وہ پتھر کو جب
خوب نمایاں نہیں وہ نقش اب

چار طرف کعبے کی تاباں ہوا
اور جہاں تک وہ درخشاں ہوا

آہ گنہگاروں کے چھونے سے ہی
ہونے لگی نور میں اُس کے کمی

غرۂ ذیقعدہ کو اے باصفا
کعبے کی آغاز ہوئی تھی بنا

کعبہ سبھی جبکہ مرتب ہوا
پدر و پسر دو کئے یہ دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵

خلاصۂ ترجمہ

کیجئے مقبول تو اے ربنا — ہم نے جو اس گھر کی ترے کی بنا
نیت و یہ عرض یقیں اے کریم — جاننے سے تو ہی سمیع و علیم
اور تو کر ہمکو اے ربِّ قدیر — اپنے سب احکام کے فرماں پذیر
اور تو ہم دونوں کی اولاد سے — ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے
کہ وہ مطیع تیرے رہے اے خدا — کرتے رہے حج یہ حرم کا ادا
ہم کو مناسک تو دکھا اے کریم — تو ہی ہے تواب تو ہی ہے رحیم
اور تو اس عرض کو فرما قبول — انمیں ہی بھیج انہیں ایک ایسا رسول
کہ وہ نبی تیرا تری آیتیں — کرکے تلاوت وہ سنائے انہیں
اور تری انکو سکھاوے کتاب — کھولے یقیں انپہ وہ حکمت کا باب
پاک کرے انکو ز خلقِ ذمیم — ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم
پس یہ دعا حق نے کیا ہی قبول — مکے میں مبعوث کیا ایک رسول
یعنی وہ ہے سرورِ ہر دو جہاں — حضرتِ پیغمبرِ آخر زماں
نسلِ سماعیل میں ان کے سوا — کوئی نبی دُسرا انہیں پیدا ہوا
اسلئے فرمائے وہ شاہِ جلیل — ہیں ہوں بلا شبہہ دعائے خلیلؑ
اور مناسک کے دکھانے لئے — والد و فرزند دعا جو کئے
بھیجا ہے حق روحِ امیں کو تبھی — ۳کے مناسک وہ سکھائے سبھی
یعنے کہ احرام سے تا حلق سر — حج کے مناسک جو ہیں آیا خبر
سب ز براہیمؑ کرائے ادا — باپ کے تھے ساتھ ذبیحِ خدا

لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیمؑ کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبیک کہنا انکا اور وفات پانا جنابِ سارہؑ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسمٰعیل کے علیہما السلام

نقل ہے جب کعبہ مرتب ہوا — والد و فرزند بہ حکمِ خدا
کرکے طواف اس کا بہت با ادب — حج کے مناسک بھی بجا لائے سب
چڑھکے براہیمؑ ہیں عرفات پر — مکے کے وادی پہ کئے ہیں نظر
خشک بھی پُرسنگ تھی جو زمیں — حالِ پسر پر ہوئے اندوہگیں
حق میں کئے اپنے پسر کے دعا — حق نے قبول انکی کیا یہ دعا
اور سماعیلؑ کو حق کے خلیلؑ — کعبے پہ متولی کئے ہیں جلیل
قصد کئے شام کے جانے کا جب — انپہ خدا وحی یہ بھیجا ہے تب
دعوتِ حج خلق کو سب کے تو اب — عرض براہیمؑ کئے ہیں اے رب
کر مری آواز وہ کیونکر سنیں — حق نے کہا ہم ہی سنا دیں انہیں
پس وہ ندا یوں کئے سب لوگ کو — کعبۂ اقدس کا طواف آکر دو
خلق جو موجود تھے تب در جہاں — بولے ہیں لبیک وہ سب اس زماں
صلب میں باپوں کے بھی جو تھے یقیں — ماؤں کے ارحام میں بھی جو ہیں
سارے وہ آواز سنے ہیں شتاب — لبیک جو لبیک دئے ہیں جواب
حج سے وہی لوگ ہی آکے نیاز — ہوتے ہیں دنیا میں یقیں سرفراز
بعد براہیمؑ نے اے باصفا — مکے میں بیٹے کو خلیفہ کیا
آپ روانہ ہوئے پھر سوئے شام — دوسرے پھر سال میں اے نیکنام

ساره و اسحٰق کو بھی ساتھ لے — آئے براہیم جو حج کیلئے
دیکھ کے ساره یہ بہت خوش ہوے — شام کو تشریف وه پس لیگئے

پس کہ ذبیح اللہ بہت فرح سے — انکی تکلف سے ضیافت کئے
آتے تھے اسحاق نبی ہر برس — حج کیلئے مکۂ اقدس کو پس

یکصد و سی سال ہوئی عمر جب — حضرت ساره کئے رحلت ہیں تب

وفات حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اور عہد لینا حضرت اسمٰعیل سے آنحضرتؐ کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ وعلیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں رحلت کا جام — پائے براہیم علیہ السلام
وقتِ وفات اپنے وه منگوائے ہیں — روبرو اپنے اُسے کھلوائے ہیں
خانۂ آخر میں تھی مرقوم جاں — صورتِ پیغمبرِ آخر زماں
اور تھے اطراف میں اے نیکنام — صورتِ انصار و مہاجر تمام
دیکھکے معلوم کئے ہیں وه تب — نسل سے اسحاق کی ہونگے سب
دیکھ براہیمؑ یہ اے باادب — بولے ذبیح اللہ کو اسطرح تب
کہ تری اولاد سے ہی بیگماں — ہووے یہ پیغمبرِ آخر زماں
پاک ہی عورات سے کیجے نکاح — دور رہیں دور زعیبِ سفاح
بعد یہ میثاق کے وه باشرف — نقل کئے جنتِ ماویٰ طرف
ابنِ براہیمؑ سن اے بافلاح — نقل ہے ہالہ سے کئے جب نکاح
اس سے ہوا ایک پسر اے ہمام — جسکا بلاشبہ ہے قیذار نام
اس کو سمٰعیل ذبیحِ خدا — مثلِ براہیمؑ وصیت کیا
وه بھی کیا اس کو وصیت وہی — یونہی وصیت ہی وه جاری رہی
اس کا پسر جو کہ تھا عبد اللہؓ نام — والدِ ذی شانِ رسولِ انام

نقل ہے تابوتِ سکینہ جلیل — پائے تھے آدمؑ سے جو حق کے خلیل
جس میں تھی تصویر ہمہ انبیاؑ — سبز زبرجد کے گھروں میں بجا
چاروں خلیفوں کی تصاویر چار — اسکے تھے منقوش عجب نوربار
حکم کئے اپنی سب اولاد پر — کہ یہ تصاویر پہ کیجو نظر
ایک مگر خاتمِ کل انبیاؑ — ہووے ز اولادِ ذبیحؑ خدا
حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں — عہد قوی لیوں یہ تیرے سے میں
نور کو تو اس کے حفاظت کرے — پاک ہی عورات میں اسکو دھرے
عہد یہ فرزند سے وه جب لئے — انکو وه تابوتِ سکینہ دئے
اُنپہ نبیؐ پر بھی ہمارے مدام — ہووے سدا حق سے صلوٰۃ و سلام
دخترِ حارث تھی وه قدسی مآب — اکملِ عوراتِ زماں باالصواب
نورِ شہنشاهِ رسلؐ پاک تر — اُن کی پیشانی پہ ہوا جلوه گر
نور وه قیذار سے اے نیک پے — بیٹے میں جب اس کے گیا نقل ہے
تاکہ ہوا نورِ نبیؐ جلوه گر — عبد مطلب کی ہے پیشانی پر
حضرتِ سالارِ دو عالم کا نور — اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور

اسکو بھی کہتے ہیں ذبیح خدا — وجہ یہ اسکی ہے سن اے باصفا

چشمۂ زمزم کو جو ایک ظالم نے بےنشان کر دیا اور عبد المطلب کو اس کے کھودنے پر حکم ہونا اور حضرت عبد اللہؓ کا ذبح

جبکہ ذبیح اللہ بھی اے نیکذات — عالمِ دنیا سے کئے ہیں وفات
بعد کئی سال کے بھر اے خبیر — آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر
قوم وه جرہم کی جو مکے میں تھی — اُنپہ ہی مکہ کی حکومت رہی

کعبۂ اقدس کی ولایت خدا — انکی ہی اولاد میں جاری کیا
بعد وه مکے سے نکل سربسر — ہوگئے اطراف میں سب منتشر
بعد کئی روز کے اے باوفا — بیٹا جو حارث کا عمر نام تھا

کہتے ہیں مکّے میں وہ حاکم ہوا
آتے تھے کعبہ کے ہدایا جو تب
قوم سے جرہم کے کئی ہیں جدال
سونے سے تصویرِ ہرن دو بنا
اور جو اسباب تھا کعبہ میں تب
چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشاں
بعضے ہلاک اس ہی بلا میں ہوئے
آن کے اولادِ ذبیحِ خدا
رہتا تھا سردار وہی اہلِ صدر
چاہ تھی زمزم کی مگر بے نشاں
چشمۂ زمزم کے پس اظہار پر
اسکی علامات کے تئیں ڈھونڈ کر
منع کئے انکو قریش کے تب
باپ کی تائید وہ کرنے لگا
اور اگر ہو ویں مجھے دس پسر
نذر یہ مقبول کیا ہے خدا
اور بھی کھودے ہیں وہ جب باصفا
جبکہ خدا دس پسر اُن کو دیا
بھولے تھے اس نذر کو اپنی مگر
حکم ہوا اس سے بڑا ذبح کر
نحر کئے ایک شتر جلد تر
پوچھے کہ وہ کون ہے اس سے بڑا
دیکھ کے یہ خواب وہ حیران ہوئے

اور بڑا فاسق و ظالم ہوا
کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب
بھاگے وہ آخر کو نہ پا کر مجال
اور بہت اُس میں جواہر لگا
سونے روپے اور جواہر کا سب
کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ ہے کہاں
بعضے نکل مکّے سے جاتے رہے
مکّے کے حکام ہوئی پھر سدا
کرتے تھے شاہانِ زماں اسکی قدر
اسپہ بٹھائے تھے بنان مشرکاں
حق کا ارادہ جو ہوا سربسر
کھودنے پر اس کے ہیں باندھے کمر
کرنے لگے اُن سے جدال آہ سب
دیکھ اسے باپ کا دل خوش ہوا
ذبح کروں ایک ترے نام پر
غلبہ قریشوں پہ پس انکو دیا
چشمۂ زمزم وہیں ظاہر ہوا
کعبے کے نزدیک وہ یک رات جا
ذبح کئے ایک غنم جلد تر
پس وہ اٹھے ذبح کئے یک بقر
پھر ہوا حکم اس سے بڑا ذبح کر
حکم ہوا نذر جو تو نے کیا
مضطر و غمگیں بدل و جاں ہوئے

کرنے لگا خلق پہ جور و ستم
چند قبائل زِ عرب ذی وفاق
آ۔ وہ ظالم نے تب اے باخبر
ہدیۂ کعبہ کیلئے آشکار
چاہ میں زمزم کی یہ ڈالا سبھی
شامتِ این ظلم سے تب یک بلا
قوم سمیت اسکی وہ ظالم کو جب
انہیں سی پس جسکی ہے پیشانی پر
یونہی حکومت ہی وہ جاری رہی
عبدِ مطلب غرض اے باصفا
حکم ہوا عبدِ مطلب کو تب
کہتے ہیں اس چاہ پہ تھی دو بتاں
عبدِ مطلب کا پسر اے ہمام
نذر کئے حق سے اے ربِ خلیل
جونکہ براہیم یقیں جدِ مرا
تھوڑی زمیں کہتے ہیں کھودے وہ جب
عبدِ مطلب ہوئے پس اس سے شاد
سوتے تھے تب خواب میں کوئی آ کہا
اور مساکین کو کھلائے طعام
اور انہیں حکم ہوا ہے بخواب
نحر کئے دس شتر اے باخبر
ایک پسر کیجئے قربان اب
جمع کر اولاد کو پس اپنی سب

آہ کیا ظلم کا برپا علَم
کر کے بلاشبہ سبھی اتفاق
رُکن سے کعبہ کے نکالا حجر
بھیجا تھا فارس سے جو اسفندیار
چاہِ مبارک کو وہ ڈھانپا تبھی
آئی وہ سب اسمیں ہوئے مبتلا
دور کیا شہر سے مکّے کے رب
رہتا تھا وہ نورِ نبیؐ جلوہ گر
ایک کے بعد ایک کی باری رہی
مکّے کا جس وقت کہ حاکم ہوا
خواب میں تا کھودے وہ زمزم کو آب
چاہ وہ دونو کے ہی تھی درمیاں
ایک تھا اس وقت کہ حارث تھا نام
نکلے اگر چشمۂ زمزم جلیل
بیٹے کو تجھ نام پہ قرباں کیا
نکلے ہرن اور وہ اسباب سب
خلق میں انکی ہوئی عزت زیاد
نذر تری بہرِ خدا کر وفا
دیکھے ہیں پھر بارِ دگر در منام
اس سے بڑا کیجئے قرباں شتاب
پھر کہا اس سے بھی بڑا ذبح کر
نذر وفا کر بہ دل و جان اب
صورتِ احوال کہے ان سے جب

سن کے یہ سب عرض کئے اے پدر
راضی ہیں ہم دل سے سب اس حکم پر

سبکو بھی گر ذبح کروگے بہم
ہونگے فدا نام پہ اللہ کے ہم

عبدِ مطلب نے یہ دیکھ انقیاد
اپنے دل و جان سے ہوئے اتنے شاد

ڈالے ہیں تب قرعہ وہ با صفا
نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا

حسن میں بے مثل تھے سب سے وہی
باپ کے تھے سب سے پیارے وہی

اور پیشانی پہ انہیں کے وہ نور
سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور

عبدِ مطلب نے پکڑ ان کا ہاتھ
چاہا کو بھی لے جائیں وہ نیک ذات

لائے ہیں جب ذبح کی جا آشکار
دیکھکے سب خلق ہوئی بیقرار

منع لگے کرنے کو سب مکیاں
خاص جو عبداللہ کے تھے ماموں

کیونکہ وہ سب خوف کئے دل میں آج
ہووے بنا گر یہ عمل کا رواج

لوگ پہ دشوار بہت ہو دیگا
ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا

کاہنہ یک تھی تب در حجاز
عقل و فراست میں بہت سر فراز

بولے کہ چلا پاس اس عورت کے اب
صورتِ احوال کہیں ہم یہ سب

کہتی ہے اس بات میں کیا بھلا
بولے غرض پاس اس عورت کے جا

بولی کہ کل پاس مرے آؤ سب
جن مرا کیا کہتا ہے دیکھوں یہ شب

چرخ پہ تب جاتے تھے جنات سبھی
منع نہ تھا انکو وہ جانا ابھی

دوسرے دن پاس گئے اسکے جب
پوچھی وہ تب اے سبھی جمعِ عرب

تم میں ہے کیا خون بہا یک شخص کا
بولے کہ دس اونٹ ہے وہ خون بہا

بولی وہ دس اونٹ کہیں یکطرف
انکے مقابل وہ پسر با شرف

ڈالئے تب قرعہ بغیرِ خطر
گر پڑے گا قرعہ وہ دس اونٹ پر

اونٹوں کو تب عوضِ آں پسر
نحر بلا شبہ کرو جلدتر

قرعہ وہ فرزند پہ ہی گر پڑے
اور بھی دس اونٹ زیادہ کرے

اس ہی طرح قرعہ وہ ڈالے با وقار
ڈالتے ہی جائیے بس بار بار

اونٹ زیادہ کرے ہر بار دس
قرعہ پڑے اونٹوں پہ ہی تا کہ بس

عبدِ مطلب نے یہ سن بے ہراس
آگئے تب کعبۂ اقدس کے پاس

در عوضِ آں پسرِ با وقار
رکھکے وہ دس اونٹ کو بس آشکار

ڈالا ہے وہ قرعہ جبکہ با صفا
نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا

اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا
نام پہ پھر اس کے ہی قرعہ پڑا

یونہی وہ دس اونٹ بڑھاتے گئے
تاکہ وہ سو پورے برابر ہوئے

قرعہ پڑا تب وہی سو اونٹ پر
دلکو ہوئی انکے نہ تسکیں مگر

ڈالے ہیں پھر قرعہ وہ دو تین بار
دل کو ہوتا اپنے سکون و قرار

اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب
عبدِ مطلب ہوئے دلشاد تب

حمد و ثنا شکر و سپاسِ خدا
اپنے دل و جاں سے کئے ہیں ادا

اور وہ سو اونٹ کو قرباں کئے
سارے قبائل کو بھی مہماں کئے

تب سے ہی اک شخص کا یہ خون بہا
ٹھہرا ہے سو اونٹ عرب میں بجا

اور بھی اسلام میں بے قیل و قال
اسکو ہی شارع نے رکھا ہے بحال

پدرِ پیمبر کو خدا اے جہاں
ابنِ براہیم کے مانند جاں

ذبح سے اسطرح کرم سے بچا
فدئے میں سو اونٹ مقرر کیا

پس ہیں حقیقت میں وہ ہر دو ذبیح
اسلئے فرمائے پیمبر صریح

کہ میں ذبیحین کا فرزند ہوں
اور میں جلیلین کا دلبند ہوں

ذبح کا قرعہ حضرت عبداللہ کے نام پر پڑنا

حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں پر قرعہ پڑنا

حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والدِ سرورِ کونین ذو الجلال
بکشا تھا بس غایتِ حسن و جمال

عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی
ہر کہیں شہرت تھی بڑی حسن کی

ذبح کے اس قصۂ نادر سے بھی
اور بھی شہرت ہے زیادہ ہوئی

اسلئے عورات بہت نامدار
عشق میں تھیں انکے بس جاں نثار

پر انہیں محفوظ رکھا ہے خدا — پردۂ عفت میں صباح و مسا
کیونکہ پیشانی پہ تھا بس جلوہ گر — نورِ محمد شہِ جنّ و بشر
آپکی چاہتے تھے ہلاکت وہ سب — تا نہ ہو پیدا وہ رسولِ عرب
شام سے تب ایک جماعت بڑی — آئی اُنہی دشت و بیاباں میں تھی
قصد کئے آہ وہ سب بدسیر — تاکہ انہیں قتل کریں جلد تر
دیکھا وہ تب غیب سے آئے سوار — دور کئے ہیں وہ جماعت کو مار
جبکہ اس حالت کو ہی دیکھا وہب — شام کو گھر اپنے جو آیا وہب
کہ مری دختر کو بفوز و فلاح — دیو تمہیں عبد اللہ کو کرکے نکاح
عبدِ مطلب کو بھی تھی جستجو — کہ ہو کوئی دخترِ فرخندہ خو
بنتِ وہب آمنۂ پاکذات — جب تھی یقیں متصفِ ایں صفات
عبدِ مطلب نے سنا اس سے جب — آمنہ خاتون کے اوصاف سب
حبر بھی یک انکو دیا تھا خبر — جبکہ یمن کا وہ کئے تھے سفر
نورِ نبیؐ اس سے کریگا ظہور — یاد تھی اُن کو یہ خبر پُر سرور
محفلِ تزویج طرف جب چلا — ساتھ لے عبد اللہ کو اے باصفا
جو ہیں سماوی کتب اے نیکنام — بھائی سے اپنے وہ پڑھتی تھی تمام
ملکے ز عبد اللہ کہی عجز سے — بیجئے تزویج میں اپنی مجھے
سنکے جواب اس نے دیا ہے یہ جب — دیکھئے والد کے ہوں ہمراہ اب
پہنچا وہ جب جا کے بصد ابتہاج — اسکا وہ مجلس میں ہوا ازدواج
نورِ نبیؐ سیدِ عالی تبار — آکے وہ خاتون میں پایا قرار
بولی ہے عبد اللہ کو ام القتال — آہ ترا نور کیا انتقال

حکایتِ عورتِ شامیہ

فنِ کہانت میں بڑی عاقلہ — علم و فراست میں بڑی کاملہ
شان و تجمل سے بہت آئی میاں — وادیِ مکہ میں بھی اُتری عیاں

اور جو اُس وقت تھے اہلِ کتاب — دشمنِ جاں آپکے تھے بےحساب
سمجھے تھے وہ ہوئے یہی بےگماں — والدِ پیغمبرِ آخر زماں
نقل ہے اک روز وہ عالی تبار — آئے تھے اک دشت میں بہرِ شکار
سارے کتابی تھے وہ اہلِ ستم — ہاتھوں میں تلوار تھے آنکے علم
کہتے ہیں اس روز وہب بن مناف — آیا تھا اُس دشت میں اسپہ مصاف
آئے تھے تب وہ جو سوارانِ غیب — سب وہ ملائک تھے بلاشک و ریب
دی خبر اس بات کی عورت کئیں — اور کہا دل سے یہ چھپتا نہیں
عبدِ مطلب کے وہ پاس اے ہمام — جلد یہ بھیجا ہے مبارک پیام
اور عفیفہ ہو شریف النسب — اور جمیلہ ہو منیف الحسب
ہالہ جو تھی عبدِ مطلب کی زن — آمنہ خاتوں کی چچیری بہن
پاک یہ پیغام اجابت کیا — اور بہت فرح و بشاشت کیا
کہ وہ کرے اپنے پسر کا نکاح — بنتِ وہب سے یقیں با فلاح
عبدِ مطلب نے غرض اے خبیر — ساتھ لے یک اپنی جماعت کثیر
خواہرِ ورقہ جو تھی ام القتال — رکھتی تھی ہر وصف میں از بس کمال
جانی تھی اس بات کو وہ باخبر — کہ ہے وہی والدِ پیغامبر
فدیہ تھا سو اونٹ ترا جو یقیں — دیتی ہوں سو اونٹ وہ میں امیں
اسکا جواب آکے کہوں بعد ازاں — بول کے اس طرح ہوا وہ رواں
اور اسی شب میں ہوا ہے زفاف — آمنۂ پاک سے بے اختلاف
نقل ہے پس روزِ دوم بے ہراس — جب وہ گیا خواہرِ ورقہ کے پاس
تھا مرا مقصود وہی بالیقیں — اب مجھے تزویج کی حاجت نہیں
شام میں تھی ایک زنِ نامور — اشتہر و ذی حشمت و ذی مال و زر
وہ بھی یقیں کرکے تمنا یہی — شام سے ہے وارد مکہ ہوئی
اونٹ تھے اور گھوڑے بہت اسکے ساتھ — لائی بہت باندی غلام اپنے ساتھ

حضرت عبداللہ کی احتیاط و طہارت و شرافت سے

حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

کرتی تھی عبداللہ کی وہ جستجو
ایسے میں یک روز وہ پاکیزہ خو

آئے اہی دشت میں بہرِ شکار
دور سے جب دیکھی وہ عفت شعار

انکی پیشانی پہ چمکتا ہے نور
نورِ نبی شافعِ یومِ نشور

آگے گئی آپ کے اقدام کر
لائی بہت عزت و اکرام کر

اور سرِ مسند پہ بٹھا کر وہیں
کہنے لگی عجز سے یوں آمیں

کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے
کرتی ہوں میں نذر یہ حشمت تجھے

سنکے کہے اسکو وہ عالیجناب
پدر سے میں پوچھکے دونگا جواب

دوسرے دن انکا ہوا ہے نکاح
آمنہ خاتون سے اہی با فلاح

نقل ہے پس بعدِ نکاح و وصال
پدر سے اس ان کا کیے عرضِ حال

کرکے بہت عجز اجازت لئے
اور تبھی خیمے کو اس کے گئے

دیکھی نہیں آہ جبیں پر وہ نور
آہ نہیں سلبِ چرخ بریں پر وہ سور

پوچھی اے عبداللہ کہاں ہے وہ نور
چہرہ پہ جو تیرے کیا تھا ظہور

بولے مرا کل ہی ہوا ہے نکاح
آمنہ اس نور سے پائی فلاح

بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے
آہ میں غافل رہی کل رات سے

بولی نکاح کل ہی ہوا میں چاہی تھی
نور ہی مقصود میرا تھا وہی

نور وہ تا مجھکو ملے سر بسر
ہووے یقیں تیرے سے مجھکو پسر

اسکو خدا دیویگا شانِ جمیل
جسکا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل

سرچہ زبیگانہ بخیل تو اند
جملہ دریں خانہ طفیلِ تو اند

خطِ فلک خطۂ ایوانِ ہشت
گوئے زمیں در خمِ چوگانِ نشت

اب مجھے عقد کی حاجت رہی
تا بہ لبِ گور یہ حسرت رہی

بولکے اسطرح گئی سوئے شام
آہی تاسف میں رہی صبح و شام

نقل ہے جب شب میں ہوا ہی زفاف
آمنہ خاتون کا اے سینہ صاف

رشک سے لاریب دو صد حور عین
درد سے بس مر گئیں اس رات میں

نورِ چہارم حضرت ؐ کے حملِ شریف کے بیان میں

حملِ نبی سیدِ الابرار
لیلِ رغائب میں ہے پایا قرار

اولِ شبِ جمعہ کی ماہِ رجب
لیلِ رغائب ہے یہی جان اب

نورِ نبی سیدِ والا نسب
آمنہ خاتون میں کیا نقل جب

ملک میں ملکوت میں اس شب ندا
یوں دی ملائک نے بحکمِ خدا

کہ سبھی عالم کو منور کریں
اور بشارت سے مبشر کریں

علوی و سفلی کے تھے جتنے ملک
کرنے لگے فرح بارض و فلک

حکم ہوا خازنِ جنت کو تب
کھولدیں جنات کے ابواب سب

اور وہ جنات سنوارے تمام
خلق کو عالم کو سنگارے تمام

خلد کے باغات کی خوشبو سے
سارے عوالم کو معطر کرے

سائرِ اطباقِ سماوات میں
ساتوں زمیں کی بھی یہ طبقات میں

مرکزِ این خاک سے تا عرشِ پاک
عرشِ معلی سے بھی تا فرشِ خاک

شرق سے تا غرب کئے یہ ندا
نورِ نبی سیدِ کل انبیا

صلبِ آدم سے کئی سال سے
آتا تھا کر نقل جو اجلال سے

صلبِ عبداللہ سے اب باوقار
در شکمِ آمنہ پایا قرار

ہے وہ بلاشبہ خدا کا حبیب
اب ہے بہت اس کا زمانہ قریب

جانوراں مکہ کے جو تھے تمام
یوں لگے آپس میں وہ کرنے کلام

آجکی شب آمنہ فاضلہ
سرورِ عالم سے ہوئیں حاملہ

ہوئے زمیں کا وہ امیں بیگماں
اور بلاشبہ سراجِ زماں

کہتے کہ رب کی ہے قسم لاکلام
ہے وہ نبی ساری جہاں کا امام

اور چراغ اہلِ زمیں کا ہے سب
ختم کیا اسپہ نبوت کو رب

ایک روایت ہی کئے یہ کلام — جانوراں روئے زمیں کے تمام
آتی تھی یہ ارض و سما سے ندا — ہو نہیں یہ مژدہ اے خلق خدا
کیوں نہو یہ بات کہ سرور کی ذات — سید لولاک پیمبر کی ذات
اور وہی مطلع انوار ہے — اور وہی منبع اسرار ہے
درگہ خلاق کا ایسا حبیب — ہوتا ہے اب جلوہ فزا عنقریب
نقل ہے جس شب میں یہ عز و وقار — حمل شریف آپ کا پایا قرار
اُلٹا ہے ابلیس کا تخت اس ہی شب — تخت سلاطیں کے بھی اُلٹے ہیں سب
اور بہت وجد میں تھے جبرئیل — فرح و مسرت سے بشان جلیل
اور کئی سال سے قحط عظیم — ملک عرب میں تھا بہت اے فہیم
فضل سے اللہ کے بارش ہوئی — خلق سے وہ تنگی و عسرت گئی
ہر شجرستاں میں شجر لایا بار — ہر چمنستاں میں آئی بہار
منبر ہر گل پہ ہر اک عندلیب — فرح و بشاشت کا ہوا تھا خطیب
ارزاں ہوا پہلے سے زیادہ اناج — خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
یمن ہے اس شاہ کے یہ کیا عجب — جب ہے وہ ایجاد جہاں کا سبب
جب تلک اس نسخہ کو نہیں تھا وجود — عالم اکواں کو کہاں تھا نمود
چوں ز وجودش علم آوازہ یافت — نسخۂ ہستی رقم تازہ یافت
تا بعدم داشت وجودش درنگ — بود جہاں بر ہمہ تاریک و تنگ

اور وہ بی بی سے ہے منقول ہاں — حمل کے ہر ماہ میں بھی بیگماں
حضرت بوالقاسم والاحشم — لاتا ہے دنیا میں قریب اب قدم
مصدر خیرات و کرامات ہے — چشمۂ فیض ہمہ برکات ہے
مبدء پیدائش عالم وہی — اصل اصول بنی آدم وہی
کیوں نہ ہو مسرور زمین و زماں — کیوں نہ کریں فخر مکین و مکاں
صبح کو اس شب کے بتاں سب یقیں — اوندھے گرے سارے بروئے زمیں
جتنے زمیں پر بھی مکانات تھے — نور سے وہ سارے درخشاں ہوئے
ایک علم سبز بھی لا اس ہی شب — کعبۂ اقدس پہ کئے تھے نصب
شہر و بیاباں میں تھے سوکھے شجر — ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور
ہوگئے سرسبز بیاباں تمام — اور ضیا بخش گلستاں تمام
ہر گل گلزار بھی خنداں ہوا — فرح سے بس چاک گریباں ہوا
فرح سے اس سال کے سارے عرب — نام رکھے تھے سن فرح و طرب
جو تھے مساکین تو نگر ہوئے — صاحب اموال وہ اکثر ہوئے
عرصۂ ہستی میں رکھا جب قدم — قحط عدم اس سے ہوا منعدم
نقش وجود از ہمہ بیگانہ بود — ہستئ او تا بہ عدم خانہ بود
سایۂ رحمش کہ ز گردوں گذشت — رزق رساں ہمہ آفاق گشت
نور وجودش بہ جہاں نور داد — ماہیاں را خبر از سور داد

لمعہ ارہاصات حمل شریف کے بیان میں

آمنہ کہتی ہیں ز حمل نبی — مجھکو نہ چھ ماہ تلک خبر تھی
حمل کی بے ذوقی مجھے کچھ نہ تھی — اور نہ کچھ مجھکو ہوا درد بھی
میں نہیں بولی وہ کہا سر بسر — تو ہے یقیں حامل پیغامبر
آکے وہی شخص کہا ہی کو اب — ایک پسر اب تو جنیگی شتاب
خواب ہے بیدار ہوئی ہوں میں جب — بولی ہوں عورات سے یہ حال سب

ہاں کہ نہیں مجھکو تھا عذر زناں — اس کے سوا اور نہ تھا کچھ نشاں
خواب میں یک شخص کہا مجھکو آ — حمل کو تیرے ہی جانی تو کیا
حمل تو آیا ہے مجھے تب یقیں — پھر بھی تولد کے قریب آئیں
حقگی پیٹ میں دے اسے لے نام — اور محمد بھی تو رکھ اسکا نام
سنتے ہی دو دلتے دولائے تبھی — ڈالے مرے کانیں گر زنہیں بھی

خواب بی بی آمنہ کا ایام حمل میں

غیب سے پھر شخص وہی جلد آ
حلقے وہ دود دور کر گیا

جان تو اس رمز کو اے اہل دل
رسم وہ بھی جاہلیت کی یقیں

زشت رسوم ایسے جہاں سے ضرر
جسکے پسر سے سبھی ہوئینگے دور

دیکھیو اب غور و تامل سے تم
اُمتی ہو ایسے پیمبر کے تم

مروی ہے از آمنہ اے باصواب
حمل کے آغاز میں دیکھی ہو خواب

چار مہینے کا ہوا حمل جب
والد ماجد شہِ عالم کے تب

مکۂ اشرف کو پھرے وہاں سے جب
راہ میں بیمار ہوئے آہ تب

آ گئے تک وہ شتابی کی سات
پدرِ پیمبر نے کیا تھا وفات

حضرتِ عباس کا ہے جو خلف
اس سے ہے منقول یہ اے باشرف

انکو کہا حضرت رب الجلیل
میں ہوں سدا اسکا نصیر و کفیل

تنبیہ

مادر سرور سے وہ اے ارجمند
حق نے نہ زنہار کیا ہے پسند

حکم کیا ایک ملک کو خدا
حلقے وہ تا دور کرے جلد جا

تم نکرو ایسے رسوم اے جہول
جسکے اٹھانیکو ہیں آئے رسول

ایک در رخشاں ہوا اس سے نور
آئے نظر بصرہ کے محل قصور

کہتے ہیں مکے سے مدینہ گئے
اور وہاں نو شنبہ نہیں کچھ دن رہے

عبد مطلب یہ سنے جب خبر
بھیجے وہاں اپنے پسر کو دگر

عمر تھی عبداللہ کی تب تیئیس سال
اور کہا بعضوں نے تھی پچیس سال

بولے ملک درد سے تب اے کریم
تیر الٰہی آہ ہوا تب یتیم

بھیجیو تم اسپہ سدا صبح و شام
تحفۂ برکاتِ صلوٰۃ و سلام

واقعۂ فیل

ابرہہ کا کلیسا بنانا

حمل سے اس شاہ کے اے باصفا
آٹھویں جب ماہ کی تھی ابتدا

ابرہہ ملعون شقی بے حیا
کہ جو وہ محکوم نجاشی کا تھا

حج کے وہ ایام میں دیکھا اے یار
خلق چلے کعبے کو ہیں بیشمار

بولے کہ کعبہ کی زیارت لیئے
جاتے ہیں اور اکِ سعادت لیئے

حکم کیا شہر میں اپنے تبھی
ویسا ہی یک خانہ بناویں ابھی

اور در و دیوار کو وہ بے حیا
سونے جواہر سے مرصع کیا

چند مکاناتِ مزین سرا
گرد کلیسے کے ہے بنوا دیا

دل میں بہت اس سے عقیدہ دھریں
آکے یہ ز اطراف زیارت کریں

مکے میں یک شخص تھا بس ہوشیار
قوم کنانہ سے تھا وہ نامدار

خدمت جاروب کشی اک امیں
پایا کلیسے کی ہے وہ بیشن میں

جلد ہوا شب کو وہاں سے فرار
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار

ایسے میں پھر ایک علاوہ ہوا
طرفہ عجب اور بھی یک گل کھلا

واقعۂ فیل تبھی رو دیا
قصہ یہ ہے اسکا سن اے باوفا

والی ہوا ملکت یمن کا وہ جب
بلدۂ صنعا میں رہا آکے تب

نذر و ہدایا بھی لیجانے وہاں
پوچھا کہ جاتے ہیں یہ عالم کہاں

سنتے ہی اس بات کو وہ ذی شعور
لایا بہت نخوت و کبر و غرور

حکم ہے بس اسکے ز سنگِ رخام
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام

اور بتاں اس میں بٹھایا ہے وہ
انکو جواہر بھی پنایا ہے وہ

اسپہ بھی چھڑکا کے وہ عطر و گلاب
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب

بات یہ بس شاق ہوئی بر قریش
اس سے بہت تلخ ہوا انپہ عیش

جلد نکل ملکِ یمن کو گیا
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا

قابو وہ پایا ہے یقیں ایک شب
کرکے وہ پاخانہ کلیسے میں تب

ابرہہ سن کے چڑھا ہے بہت
دل میں وہ شرمندہ ہوا ہے بہت

مکہ سے آ ایک وہاں کارواں
اترا تھا اس شہر کے باہر عیاں

آگ جو سلگائی تھے وہ رات ایک
زیور و پوشاک جواہر وہی خام
جو در و دیوار تھے بازیبِ زین
قصد کیا مکے کو جائیں شتاب
کوہ نما فیل بھی تھے چار ہزار
کرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جدھر
نکلیاں وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ
ابرہہ ملعوں سے ملے ہیں وہ جا
عبدِ مطلب نے تب اس سے کہا
چاہیے تڑانا تو تڑا دیگا وہ
کرتا نہ تھا سجدہ وہ ملعون کو
جلد وہ پھر کعبے کے نزدیک آ
آہ یہ آئی ہے جو فوجِ عظیم
گریہ و عاجزی سے اور عجز سے
کعبہ طرف انکو چلاؤ ابھی
بیٹھ گیا جلد زمیں کے اُپر
گرچہ بہت مارے اسے وہ لعیں
ابرہہ یہ دیکھ کے حیراں ہوا
عبدِ مطلب بھی ادہر دل فگار
عبدِ مطلب نے کہا اس کو دیکھ
کہتے ہیں وہ آنے لگے جوق جوق
جان وہ کنکر تھا بقدرِ نخود
ڈالتے کنکر تھے جب اک بر سوار

اس سے ہوئی شہر پہ وہ گھات ایک
جو کہ بنائے تھے بتوں کو تمام
سارے سیاہ ہو گئے بے ریب و بین
کعبۂ اشرف کو گرائیں شتاب
اونٹو نکا گھوڑو نکا نہیں تھا شمار
جانتے وہ فتح و ظفر ہی ادہر
پائے نہ زنہار وہ امکانِ جنگ
عبدِ مطلب کی وہ عزت کیا
کعبہ کا مالک ہے بلا شک خدا
چاہے تو بچانا تو بچا دیگا وہ
دوسرے فیلوں کی طرح پر کبھو
کعبہ پہ رکھ ہاتھ کئے یہ دعا
ہمکو نہیں طاقتِ جنگ اے کریم
وہاں سے نکل ایک جبل پر گئے
اور اسے جلد ڈھلاؤ ابھی
کعبہ طرف ڈالدیا اپنا سر
تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہیں
کشف میں اس بھید کے داں ہوا
نصرتِ غیبی کے تھے امیدوار
فتح کی اب ہمکو ہے اُمید نیک
آڑنے لگے سارے وہ لشکر کے فوق
زہر کی تاثیر تھی اسمیں نمود
پیٹ سے ہاتھی کے وہ ہوتا تھا پار

بارے سے اس آگ کی چنگاریاں
سب کو جلایا ہیں وہ اک آگ کی
ابرہہ اس بات کو سنکر شتاب
ساتھ لیا لشکر سے صد ہزار
نہیں تھا اک فیل جو محمود نام
اترا وہ جب کعبہ کے نزدیک آ
چھوڑ کے وہ مکہ بیاباں گئے
بولا کہ ہم تم سے نہ چاہتے ہیں جنگ
کوئی بشر کا نہیں خانہ ہے وہ
فیل سفید اس کا جو محمود تھا
ابرہہ پس چڑھ گیا یہ دیکھ کے
گھر ہے یہ بے شبہ ترا اے خدا
ہم تو اب اس امر میں لاچار ہیں
ابرہہ یہ حکم کیا ہے تبھی
فیل جو محمود تھا اے باادب
اسکو سر ملتے تھے بہت فیلباں
بیٹھ گیا ہاتھی یہ جیت یوں وہاں
بسکہ اُدھر فوج کا وہ حال تھا
ایسے میں اک نور ہوا جلوہ گر
بس اسی اثنا میں خدائے قدیر
اپنے دو پنجوں میں دو کنکر لئے
سارے وہ آئے تھے زور یا شور
آئی ہے پس قہر کی یہ فوج جب

پہنچے کلیسے کے ہی وہ درمیاں
اور وہ کفار کے دل چاک کی
ہو گیا جل بھون کے مثلِ کباب
نہیں بہت اسکے تھے جنگی سوار
پیش رو فوج تھا وہ لاکلام
مکہ دو فرسنگ وہاں سے رہا
عبدِ مطلب ہی مگر یک رہے
توڑینگے کعبے کو مگر بیدرنگ
صاحبِ ایں خانہ یگانہ ہے وہ
عبدِ مطلب کو آ سجدہ کیا
عبدِ مطلب وہیں رخصت لئے
تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا
گھر ہے ترا تو ہی بچا سکے نہیں
جلد وہ فیلوں کو سنوارو سبھی
فوج کے آگے ہیں کئے اسکو تب
لیک جگہ سے نہ ہلا اے میاں
بند رہے پیچھے سبھی ہاتھیاں
سارے اُن اشرار پہ جنجال تھا
گھیر لیا کعبے کو سب سر بسر
بھیجا ابابیل کی فوجیں کثیر
چونچ میں کنکر بھی تھا اک جانیے
حق نے عجب انکو دیا ایسا زور
پل میں وہ نابود ہوئی فوج سب

فوجِ ابرہہ کا ابابیل سے ہلاک ہونا

فیل جو محمود تھا اے باصفا / فضل سے مولا کے وہی یک بچا
پیٹھ لگا اسکی پرندہ بھی ایک / بھاگتا تھا اور یہی اسکو دیکھ
اور وہ ابھی گھوڑے سے اترا نہ تھا / سر پہ پرندہ وہ تھرکتا ہی تھا
ایک پرندہ کہ جو تھا اسکے ساتھ / اُسکو بتایا یہ اٹھا اپنا ہاتھ
جبکہ ہوئی فوج یہ سب پائمال / پائے قریش انکا سبھی نقد و مال
الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی / مکے میں مُردونکی ہر بد بو اٹھی
لاش وہ ناپاک سبھی بہہ گئے / سارے عرب شکرِ الٰہی کئے
کرنے سلاطین لگے انکا پاس / دلمیں بہت رکھتے تھے انسے ہراس
اور وہ کنکر جو تھے مثلِ نخود / مکے میں موجود تھے ای اہلِ سود
قصہ یہ ہے جو کہ عجیب و غریب / شہ کی ولادت کے ہوا ہے قریب

قربِ ولادتِ شریف

فیل کی سورہ میں خدائے جہاں / قصہ یہ قرآن میں کیا ہے بیاں
انکو تو یوں خوار کئے ہم قریب / جبکہ معظم ہے ہمارا حبیب
واقعہ کے بعد یہ اے دل فروز / گذرے تھے پنجاہ یہ بس پانچ روز
سرورِ عالم کی ولادت ہوئی / سارے خلائق کو بشاشت ہوئی
یونہی اُسی وقت میں سب انبیا / پائے ولادت ہیں بہ حکمِ خدا
اکثرِ اوقات شہِ نامدار / رہتے تھے دو شنبہ کے دن روزہ دار
کہ میں اسی روز میں پیدا ہوا / وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا
شہ کی ولادت کا مقدس بیاں / قصہ معراج تلک اک میاں

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مثالِ ہلال / بدر بنایا ہے اسے ذوالجلال
چار چمن سے ہے یہ پہلا چمن / بس اسے شاداب رکھے ذوالمنن
اسمیں ہوئی ہووے کہ جو سہو و خطا / عفو کرے اسکو بلطف و عطا
اپنے پیمبر پہ سدا صبح و شام / بھیجے اس احقر سے صلوٰۃ و سلام

یعنی دفتر اول کے چار چمن سے یہ پہلا چمن ۱۲

ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے / طرف حبش کے ہے لگا بھاگنے
پہنچا ہے جب جا کے حبش کو وہ خر / اور نجاشی کو دیا یہ خبر
سن کے نجاشی متحیر ہوا / بولا پرندہ وہ کہاں ہے دکھا
ڈالا پرندہ نے ہے کنکر وہیں / مر گیا سر پھوٹ وہیں وہ لعیں
تھے جو قریشوں میں بہت مالدار / اسکا سبب ہے یہی اے ہوشیار
عبدِ مطلب تبھی کعبے میں آ / مانگے دعا مینہ پڑا تب ہوا
حادثہ یہ جبکہ ہوا در زماں / پائے قریش اس سے بہت عز و شاں
کعبے کی عزت بھی ہوئی ہے زیاد / خلق کو سب اس سے ہوا اعتقاد
بعثتِ سالار تلک بھی یقیں / دیکھے ہیں اصحاب بہت اے امیں
حمل کے برکات ہیں اسکے جاں / داخلِ ارہاص ہے یہ اے میاں
اسمیں اشارہ ہے یہ اے اہلِ دیں / کعبے کی چاہے ہیں ہتک جو لعیں
اسکے بھی جو ہو ویں عدو نابکار / انکو بھی کر دیونگے ہم خوار و زار
پیر کے دن صبح کو اے اہلِ دیں / تھی یہ مولود کی جو بارہویں
آگے طلوع ہونیکے بس آفتاب / پائے ولادت شہِ عالیجناب
پیر کا جو روز ہے پاکیزہ تر / اسکو فضیلت ہے سب ایام پر
پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب / انکو یہ ارشاد کئے شاہ تب
اس ہی لئے جان تو اے باادب / پیر کا روزہ ہے ہمیں مستحب
دوسرے نسخہ میں اگر چاہے رب / لاؤنگا تفصیل سے میں باادب
شکر ہے از فضلِ خدائے انام / پایا رسالہ ہے یہ اب اختتام
در شبِ آدینہ یہ بدرِ منیر / کاملِ انوار ہوا بے نظیر
اسکو کرے فضل سے اپنے قبول / اور کرے مقبولِ جنابِ رسول
نور مہ و مہر رہے جب تلک / نور پہ نسخے کا رہے تب تلک

تمت

گلزارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرادا احمدِ خدا نعتِ رسولؐ
پہلے نسخے میں کیا میں اتمام
اور نبوت سے لے تا گیارہ سال

لکھوں احوالِ رسولِ مقبول
جسکا انوارِ نبوت ہے نام
بھی لکھوں کچھ وہ مبارک احوال
مومنو اسکو دل و جاں سے سنو

خلقتِ نورِ نبیؐ کا مذکور
اب یہ لکھتا ہوں ولادت کا بیاں
اس رسالے کا یہ اکرام تمام
گل یہ گلزار سے ایماں کے چنو

اور ارہاصِ حمل بھی پُر نور
آپکی وحی و رسالت کا بیاں
جانو گلزارِ نبوت ہے نام

غنچہ جنابِ رسالتمآبؐ کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کے آداب اور آپکی فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفلِ ذکرِ نبیؐ کے آداب
ذکرِ میلاد کی ہے جو محفل
صالحین کا ہو یقیں ذکر جہاں
ہو جہاں ذکرِ حدیثِ میلاد
جو محدث و محقق تھا بڑا
کہ میں جب مکہ میں تھا اے اکمل
ذکرِ میلادِ رسول اللہ کا
کہ وہ مجلس سے عجائب انوار
کہ وہ انوار ملائک کے تھے
یہ سچ مجلس ہے ملائک مانس

اور کچھ اُس کی فضیلت و ثواب
اسمیں ہوتے ہیں فرشتے نازل
رحمتیں حق کی اُترتی ہیں وہاں
کیوں نہ ہو رحمتِ حق حد سے زیاد
وقت میں اپنے شہیر و یکتا
در مہِ پاکِ ربیع الاوّل
تب وہ محفل میں پڑھا جاتا تھا
لگے ہونے کو بلند اے ہشیار
ویسی مجلس میں جو حاضر ہوتے
سب ہیں حسنِ ادب سے جالس

پہلے لکھتا ہوں بطورِ مجمل
ہے صحیح ایک خبر میں آیا
صالحیں کی ہو یہ حب ذکر کی بات
شیخِ دیں قطبِ زماں علامہ
یوں لکھا ہے بہ فیوض الحرمین
موضعِ مولدِ اشرف ہے جہاں
میں بھی اُس محفلِ اقدس میں گیا
دیکھیں اسمیں تامل جو کیا
اور تھے رحمتِ حق کے انوار
یعنی سب لوگ مؤدب بیٹھیں

تا کریں پیر و جواں اُسپہ عمل
کہ شہِ کون و مکاں فرمایا
کیا نہ ہو ذکرِ نبیؐ کے برکات
شہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ
اپنا مکشوف وہ بے شبہ و مین
منعقد محفلِ مولد تھی وہاں
حق تعالےٰ نے مجھے بتلایا
حق تعالیٰ نے مرے پر کھولا
جو اُترتے تھے وہ مجلس پہ آئے
دل لگا خوب سنیں اور سمجھیں

بے لوث ہو کر یہ آئیں یہ بات ‖ اور نہ بیہودہ کریں کچھ حرکات
روشنی بھی کبھی ایسی نہ کرے ‖ کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے
فسق و بدعت سے بھی مجلس ہے دور ‖ شرع و سنت سے رہے فائضِ نور
اور جو پڑھتے ہیں صحیح ہو حالات ‖ نہ ہووے اصل غلط کوئی بات
مولوی باقرِ آگاہ اے نیک ‖ نسخۂ ہشت بہشت اندر دیک
کئی ہے اصل غلط نسخوں کا ‖ نام لے صاف ہی اس طرح لکھا
کہ بلا اصل و غلط جو ہے کلام ‖ پڑھنا اور سننا بھی اسکا ہے حرام
خاص در ذکرِ رسولؐ والا ‖ متفق اس پہ ہیں سارے علما
بس میں لکھتا ہوں وہ احوالِ رسولؐ ‖ معتبر جو ہے کتب میں منقول
اور وہ مشہور کتابوں کے نام ‖ جا بجا آگے کرونگا ارقام
جسکو اس باب میں کچھ شک ہووے ‖ ان کتابوں میں بلا شک دیکھے
ذکرِ میلادِ پیمبرؐ یارب ‖ کروں آغاز یہاں سے میں اب
پڑھنے اور سننے بھی والے انکو تمام ‖ اور مجھے بخشدے اے ربِّ انام
بھی ہے امید کہ رحمت کا نزول ‖ ہووے از برکتِ ذکرِ رسولؐ

پہلا گل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے بیان میں

آمنہ سے ہے روایت سن اب ‖ کہ پیمبرؐ کی ولادت کی شب
میں جو تھی اپنے مکاں میں تنہا ‖ سنی ناگاہ یک آواز بڑا
بس وہ آوازِ مہیب ایسا تھا ‖ کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
دیکھی تب ایک پرندہ اُجلا ‖ آکے پر اپنا مرے دل پہ ملا
اسکے ملنے سے وہ سب خوف گیا ‖ یک پیالہ وہاں شربت تھا دھرا
تھا وہ اُجلا میں کی نوش اسکو ہیں ‖ پائی تب اس سے قرار و تسکیں
اور میں دیکھی تب ایک نورِ بلند ‖ اور عورات بھی بیٹھی تھیں چند
قد بلند انکے تھے با حسن و جمال ‖ دیکھ حیراں میں ہوئی ہوں حلال
وہ کہے خوف نہ ہم سے کیجو ‖ مریمؑ و آسیہ ہیں ہم ہر دو
اور حوراں ہیں یہ جنت کی تمام ‖ آئیں از حکمِ خداوندِ انام
بس لگی سننے کو میں آوازیں ‖ ایک سے ایک بڑی تھی انہیں
تھان ایک دیبا کا دیکھی اُجلا ‖ درمیاں ارض و سما کے لٹکا
اور ہوا میں تھے بہت سے مرداں ‖ آسماں اور زمیں کے درمیاں
چھاگلیں روپے کے تھے انکی ہاتھ ‖ اور مرے حجرے میں دیکھی اس رات
غیب سے آئے پرندے بسیار ‖ تھے زمرد سے سب انکے منقار
اور یاقوت سے تھے ان کے پر ‖ یعنے وہ حق کے ملک تھے یکسر
کہ جناح انکے یقیں یعنے پر ‖ دیکھ قرآں سے ہیں ثابت اشہر
پس پرندوں کو جو دیکھی بی بی ‖ وہ بلا شبہ فرشتے تھے سبھی
اور کہی مشرق و مغرب کو تمام ‖ مجھکو دکھلایا خداوندِ انام
اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر ‖ ایک مشرق میں تھا مغرب میں دگر
بامِ کعبہ کے اوپر تھا تیسرا ‖ شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
پس ہوا سیدِ عالم پیدا ‖ اشرفِ عالم و آدم پیدا
انبیاؑ کا ہوا سرور پیدا ‖ اصفیا کا ہوا افسر پیدا
باعثِ خلقتِ اکواں پیدا ‖ ابرِ احساں یمِ فیضاں پیدا
حق کا مطلوبِ معلّا پیدا ‖ خلق کا مقصدِ اقصیٰ پیدا
فاتحِ بابِ صفوت پیدا ‖ خاتمِ ملکِ رسالت پیدا
مطلعِ مہرِ ہدایت پیدا ‖ منبعِ چشمۂ رحمت پیدا
سب رسولوں کا مبشّر پیدا ‖ دورِ آخر کا پیمبرؐ پیدا
ہوا پیدا گلِ گلزارِ خلیلؑ ‖ دُرِ یکتائے یمِ اسماعیلؑ
فاتحِ بابِ شفاعت پیدا ‖ قاسمِ کوثر و جنت پیدا

حق کا محبوبِ مُمثّل پیدا
ہر دو انگشتِ شہادت اشرف
ایسا چمکا ہے مرے سے یک نور
نیم شب جبکہ ہے گزری کعبہ
شکر ہے پاک کیا مجھکو ربّ نے
اور بتاں جتنے تھے کعبہ میں کھڑے
کہ ہوئے شاہِ زماں پیدا جب
شمع کا نور نہ آتا تھا نظر
کہ یہ محنت نہ اٹھا تو اس دم
اور کی پشتِ مبارک پہ نظر
اور عثمان بن العاص کی ماں
دیکھی میں نور ہوا ایک تاباں
تب یہاں تک ہے گماں مجھکو ہوا
والدہ اسکی صحابیہ رضہ تھی
اور میں آواز سنی ایک بڑا
دیکھ اس حال کو میں گھبرائی
کہا میں لیگیا مغرب کی طرف
لیگیا تھا اسے اب بول کہاں
اسکو بتلایا براہیمؑ کو میں
اور اس طرح سے کہتی ہے شفاؓ
حضرتِ آمنہ اس طرح کہی
انگلی کلمہ کی اٹھایا تھا وہ
اور کعبہ کی طرف سے آگہہ

حضرتِ احمدِ مرسل پیدا
وہ اٹھایا تھا یقیں چرخ طرف
شام کے جسمیں نظر آئے قصور
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
بت پرستی کی نجاست سے آب
اوندھے وہ سارے زمیں پر ہیں گرے
آمنہ کے میں مکاں آئی تب
نور سے انکے ہی تھا روشن گھر
غسل دیکر اسے لائے ہیں ہم
نقش تھا مہرِ نبوت انور
نقل اسطرح سے کی ہے اک جا
ہوگیا جس سے ہے روشن وہ مکاں
کہ وہ گر جائینگے اب مجھ پر آ
نام تھا اسکا شفا وہ بولی
کہ کوئی یرحمک اللہ کہا
نور پھر سیدھے طرف یک دیکھی
ان مکانات میں جو ہیں اشرف
کہا مشرق کی طرف لے دنیا
خوش ہوا دیکھکے وہ اسکے تئیں
کہ مرے دلمیں تھی یہ بات سدا
جب ولادت شہِ عالم کی ہوئی
انگلیاں دوسری کھینچا تھا وہ
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ

کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا
اور کہا لا الٰہ الا اللہ
نقل ہے عبدِ مطلب سے یہ بات
بول تکبیر وہ اس طرح کہا
ایک آواز ہوئی غیب سے تب
اور صفیہ جو پھپھی تھی شہ کی
دیکھی میں نور شہِ عالم کا
چاہی نہلاؤں اسے با اکرام
اور وہ تھے ناف بریدہ از غیب
(نال کٹی ہوتی)
کلمہ طیبہ تھا اس میں لکھا
جب ہوئے پیدا رسولِ فاخر
اور دیکھی ہوں نظر سے میں ٹھیک
عبدِ رحمان بن العوف جو تھا
کہ ہوئے سرورِ دیں پیدا جب
شرق سے غرب تلک تھا پُر نور
پوچھا اس نور کو یوں کوئی تب
بعد یک نور ہوا پھر پیدا
سب مکاناتِ معظم اوپر
اور کیا اپنے وہ سینہ سے لگا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہِ جہاں
دستِ پاک اپنا زمیں پر رکھا
یہ جو سنتا تھا لے انگوٹھا وہاں
اور ہوا پیدا وہ جب جانِ جہاں

حق تعالیٰ کو تبھی سجدہ کیا
بھی کہا اِنّی رسُول اللہ وہ شہ
تھا میں کعبہ میں تولّد کی رات
کہ محمدؐ کا ہے معبود بڑا
کہ محمدؐ کو جنی آمنہ اب
اس طرح سے ہے روایت لائی
نور پر شمع کے بس غالب تھا
کوئی کہا غیب سے لے میرا امام
اور پیدا ہوئے مختوں بے ریب
پانچ آثار میں دیکھی اس جا
آمنہ کے تھی میں گھر میں حاضر
کہ ہوئے تارے زمیں کے نزدیک
اپنی مادر سے روایت یہ کیا
اپنے ہاتھوں میں لی آپکو تب
شام کے اسمیں نظر آئے قصور
لیگیا تھا تو کہاں اسکو اب
بائیں جانب کوئی اسمیں پوچھا
لیکے گذرا ہوں اسے میں خوشتر
خیر و برکات و طہارت کی دعا
میں تبھی صدق سے لائی ایماں
اور سر اپنا کیا سوئے سماں
دودھ آتا تھا انگوٹھی سے جاں
نور میرے سے ہوا ایک تاباں

اُسمیں دیکھی میں عماراتِ شام
فتح سے بے کی ہے دُسرا البصرا
اور یک غیب سے تب آئی ندا
اور پنا ملّتِ حنفی کا لباس
بحریوں میں سبھی اس شاہ کا نام
اور یک لحظہ گیا جبکہ گذر
کنلیاں ہاتھ میں تھیں اسکے تین
مخزنِ باد کی تسری کنلی
اس سے مردونکی سنی میں باتیں
اسکو اطرافِ زمیں لیجاؤ
اتو لا ابر وہ اُجلا آکے
بعد اس شاہ کو پھر لائے ہیں
قطرۂ آبِ زلال بہتر
حکم سے حق کی یقیں ساری جہاں
ایک چھاگل تھا لیا روپے کی
گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ پر
طشت میں ہاتھ رکھا شاہِ ہدا
تیسرا آیا تھا جو مردِ خبیر
طشت لایا تھا نفر جو دوسرا
سات بار اس کے تئیں غسل دیئے
اور جو لایا تھا حریر اس کو اٹھا
بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخرہ
بوسہ دے اسکی پیشانی پہ بھی

اور بُصریٰ کے مکانات تمام
کہ ہوئی وقتِ عمرؓ اسکی بنا
کہ اسے مشرق و مغرب میں لیجا
اسکو لیجاؤ براہیمؑ کے پاس
بسکہ مشہور ہو ماحی اسے ہمام
لائے پھر میں نے نظر کی اسپر
کوئی یوں کہنے لگا ہی اس ﷺ
کنلیاں تینوں لیا ہے یہ نبی
طیر اور گھوڑونکی بھی آوازیں
اور سب روحوں پہ ظاہر کیجو
شہ کو غائب جو کیا تھا مجھ سے
پاس میرے اُسے دکھلائے ہیں
تھے ٹپکتے میں نظر کی اس پر
آوے اس شاہ کے زیرِ فرماں
بوئے مشک اس سے بہت آتی تھی
تھا لگا دُرِّ سفید یک خوشتر
غیب سے میں نے سنی تب یہ ندا
ہاتھ میں اس کے لپیٹا تھا حریر
شہ کو اس طشت میں وہ بٹھلایا
اور دیئے بوسہ سر و پایہ اُسے
ایک گھڑی اپنے پروں میں رکھا
لایا ہے اپنے پروں سے باہر
کہتا ہو تجھکو بشارت ای نبی

ضم سر ہے بے کی یہ بُصرا اے حبیب
بعد یک ابرِ سفید آکے وہیں
ہر نبیؑ کی جو ولادت کی ہے جا
کرو دریاؤں پہ اسکو ظاہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا
صوف پہنائے تھے اسکو اُجلا
ایک کنلی یہ نبوّت کی ہے
ابر ایک ایسے میں آیا دیگر
لیگیا شاہ کو یہ ابر بھی آ
بحرِ اخلاقِ رسلؑ میں بھی سب
اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا
ایک پیچیدہ حریری پارہ
پھر وہ بولے یہ شہِ موجودات
بعد ازاں آئے ہیں شہ شخص جمیل
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دوسرا
بولے دنیا کی یہ حدّیں ہیں چار
کہ مقرر یہ ہے کعبے کو لیا
ایک خاتم جو تھی اس میں پُر نور
اور وہ روپے کی چھاگل سی تشتاب
غسل کے بعد بغیر تاخیر
یوں کہا حضرتِ عباسؓ کے جا
اور کیا کان میں اسکے باتیں
کہ یقیں علم رسولوںؑ کا تمام

شہر شام سے ہی جان قریب
لیگیا اس شہِ عالم کے تئیں
اُسپہ اب پہنچاؤ با شانِ علا
بحریاں تاکہ ہوں اس سے ماہر
سارے عالم سے بتائیدِ خدا
اور بچھائے تھی حریر ایک سرا
دوسری کنلی یہ نصرت کی ہے
ابرِ اوّل سے بڑا تھا انور
اور اس طرح کوئی کہتا تھا
غوطہ دیکر اسے لے آؤ اب
دوسرا اعرشتہ تھا اس سے بڑا
دستِ اطہر میں وہ سرورکی تھا
لایا ہے ساری جہاں اپنے ہاتھ
مہر سے نور فشاں تھی بے قیل
خوشنما طشت زمرد کا سرا
لیجئے چاہے جو اے پاک شعار
ہم کئے قبلہ اسی کو اس کا
وہ نکالا از حریرِ خند کوز
ڈالنے اسپہ لگے ہیں تب آب
اس شہ دیں کو لپیٹے بہ حریر
تھا وہ داروغۂ جنت رضواں
کچھ مجھے وہ نہیں معلوم ہوئیں
ہیں عطا تجھکو کئے با اکرام

اب ترے علم و شجاعت کا علم — کیئے عزت سے نصب اے اکرم
ذکر تیرا جو سنیگا اے رسول — دلمیں تب اسکے ہو ہیبت کا نزول
پی پی کہتی ہیں کہ کوئی دوسرا اب — شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب
کہ کوئی شئی وہ اسے دیتا تھا — شاہ رغبت سے اسے لیتا تھا
وہ کہا تجھکو بشارت ہو اب — نیک اخلاق دیئے تجھکو سب
پھر اٹھا لے اسے غائب وہ ہوا — درد و غم اس کا بہت مجھکو ہوا
تھی اسی درد و الم میں ہراس — لائے ویسے میں اسے پھر مجھ پاس
لیگیا تھا جو اسے تب وہ کہا — سینہ میں پر اسے ظاہر میں کیا
اور دعا اسکو وہ برکت کی کر — بولا ہو تجھکو بشارت اے پسر
آمنہ کہتی تھیں پھر شہ کو میں — دے میرے گود میں بولا وہ امیں
جو کوئی پکڑیگا تیرا داماں — اور بجا لاویگا تیرا فرماں
ایسے میں عبد مطلب یہ خبر — سنکے خوش ہو کر مرے آئے گھر
کہ میں کعبے میں ہی تھا کل کی شب — دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب
حالت اصلی پہ پھر باز آیا — بول تکبیر وہ یوں کہنے لگا
اور ہبل جو ہے صنم ایک بڑا — دیکھا میں جلد زمیں پر ہے گرا
ابر رحمت کو بھی باعز و قبول — لطف و رحمت سے کیئے اسپہ نزول
خلق کو حق کی مدد سے وہ نبی — کنج غفلت سے نکالیگا سبھی
اور سب خلق طرف بانکیں — یہ نبی ہوویگا مبعوث یقیں
تم گواہ ہو اے فرشتو میرے — ہم کلید اسکو خزانوں کی دیئے
جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا — اس سے بطحا کی طرف میں آیا
اضطراب اور تھا مرد وہ کو بڑا — دیکھ میں اسکو ترے گھر آیا
اور مکے کے پہاڑاں بھی سب — نور سے اسکے درخشاں تھے سب
تیرے گھر آنے مجھے منع کیا — کچھ نہیں تاب تواں مجھمیں رہا

کیلیاں بھی تجھے نصرت کی دیئے — اور دلوں میں تری ہیبت ڈالے
گرچہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی — خوف تیرا کرے غیبت میں بھی
جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے — پھر والفت سے کھلائے دانے
کرتا انگلی سے اشارہ بھی تب — یعنی کرتا تھا زیادہ وہ طلب
روغن اس کے سر و چہرے پہ ملا — اور اسے سرمہ لگا شانہ کیا
میں کہی آہ اکیلی ہوں یہاں — اب گئے آہ مرے لوگ کہاں
چاندسی اسکے تھی چہرے میں چمک — مشک کی اس سے تب آتی تھی مہک
لیگیا تھا اسے نزد آدم — اپنے سینے سے لگایا وہ بہم
میری اولاد کا سرور ہے تو — انبیا کا سبھی افسر ہے تو
مژدہ ہو تجھکو اے مقبول خدا — عروۂ وثقی کو اب تو پکڑا (استوار دامن)
وہ ترے ساتھ ہی ہوگا محشور — اور جاویگا بہ جنت سرور
واقعہ ایک وہ جو دیکھے تھے — یوں بیاں اسکا کیئے ہیں ایسے
ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا — کعبۃ اللہ وہاں سجدہ کیا
کہ کیا پاک محمد کا رب — رجس سے وثن و صنم کے مجھے اب
غیب سے ایک ندا میں نے سنی — آمنہ ایک پسر کو ہے جنی
طشت بھی قدس کا اب یک لاکے — اسکو اس طشت میں ہیں غسل دیئے
اور ہدایت میں انہیں لاویگا — راہ مولا انہیں بتلاویگا
وہ زمیں کا ہے سراج ایک منیر — تا صبح و دائمی بشیر اور نذیر
میں یہ سنکر ہوا حیران بسیار — کہ ہوں میں خواب میں یا ہوں بیدار
ناگہاں کوہ صفا کو دیکھا — کہ ہوا میں ہے اترتا پڑھتا
ایک پرندہ بھی سپید آیا نظر — کہ ترے گھر پہ بچھایا تھا پر
اور معلق مجھے آیا ہے نظر — ایک سپید ابر ترے گھر اوپر
پھر میں بیٹھا ہوں یہیں یک ساعت — بعد آیا ہوں یہاں کر جرأت

کی ہے پھر عبد مطلب نے نظر
بولی اے پدر مجھے حمل جو تھا
سنکے بولا کہ تو لد کا اثر
طیر اجلا جو تمہیں آیا نظر
تب کہا عبد مطلب نے اسے
کہا سہ روز تلک رہ ہشیار
کہا کیا آہ تجھے قتل کروں
ہے فلاں حجرے میں وہ نور بصر
زجر کر عبد مطلب کو کہا
پائے امکان نہ یہ کوئی بشر
آیا باہر وہیں کچھ دیر نہ کر
تین دن تک نہ زباں اسکی کھلی
دوسرے ملکوں میں نزدیک اور دور
زلزلہ قصر میں کسریٰ کے پڑا
چشمہ ساوہ کا وہیں سوکھ گیا
اور رہا اس سے عجائب اکثر
اور بعثت سے نبی کے اشہر
دن بدن ایسے عجائب حالات
ہوئے پیدا جو نبی اے فیروز
واقعہ فیل سے فرحت اندوز
وقت اسکندر رومی سے بس
وقت موسیٰ سے مقرر دو ہزار
وقت سے نوح نبی کے یکصد

آمنہ بی بی کی پیشانی پر
ایک فرزند ہوا ہے پیدا
کچھ نہیں تیرے سے آتا ہے نظر
ہے جھگڑتا وہی مجھ سے آکر
کہ وہ فرزند کو تہلا تو مجھے
نہ دکھا اس کو کسی کو زنہار
یا ہلاک آپ کو ہی اب کرلوں
پس اگر چاہیں تو جا کیجے نظر
اے فلاں جلد یہاں سے پھر جا
کہ کرے اس شہ عالم پہ نظر
تا قریشوں کو سنائے یہ خبر
ساتوں دن تک کہے بعضے ایسے کی
ایسے ہی پائے عجائب ہیں ظہور
گر پڑے اس سے کنگورے چودا
کا فرونکی وہ پرستش کی تھی جا
ایسے ہی خلق کو آئے ہیں نظر
وہ عجائب سبھی دیتے ہیں خبر
نظر آتے تھے تواتر کے ساتھ
صبح صادق تھی بھی تھا پیر کا روز
جاننے گذری تھے تب پچپن روز
گذرے تھے ہشت صد و بیس برس
تین سو سال تھے گذری بشمار
گذرے تھے چار ہزار و نود

نہیں وہ نور نبی تھا رخشاں
ہیں بہت اس سے عجائب دیکھی
کیوں نہیں باور کرو تیری بات
شیر اب اسکو بلانے میں آمیر
کہی یک شخص اسے غیب سے آ
جب سنا عبد مطلب یہ بات
دیکھی جب آمنہ یہ جوش غضب
در پہ حجرے کے وہ جا کر دیکھا
جب تلک حق کی ملائک اے ہمام
ہو گیا عبد مطلب لرزاں
ہو گئی بند وہیں اسکی زباں
آئے ایسے ہی عجائب ہیں کثیر
تھے بتاں جتنے کہ بر روئے زمیں
آگ گبر و نکی بجھی ہے کبھی تبھی
سب سلاطیں کی زباں بند ہوئی
دال وہ کفر کی تحقیر یہ ہیں
بلکہ از حمل و ولادت خوشحال
سب وہ بعثت سے خبر دیتے تھے
بارہویں تھی ربیع الاول
اور زمانے سے سمجھ عیسیٰ کے
وقت داؤد نبی سے اے یار
اور از وقت براہیم خلیل
وقت آدم سے سمجھ اے خوشحال

پوچھا اے آمنہ وہ نور کہاں
پھر بیان اسکا ہے تفصیل سے کی
کہی واللہ یہ سچی ہے بلند
چہتا ہے آپ ہی پلوا دے شیر
غسل ہے طشت بھر دین دیلہ
تیغ کو کھینچا ہے غصے کی سے بات
ہوکے ناچار کہی ہے یوں تب
تیغ لی ہاتھ میں ہے کوئی کھڑا
دید سے اسکے نہ فارغ ہوں تمام
ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہاں
بات کرنے کا نہیں تھا امکاں
ہوئے مکہ میں جو ظاہر اے خبیر
سب گرے اوندھے زمیں پر ہی یقیں
نہ بجھی الف برس سے تھی کبھی
تین دن تک وہ رہے گنگ سبھی
اور اسلام کی توقیر یہ ہیں
تا چہل سال بلا قیل و مقال
ذکر کچھ آئیگا انکا آگے
دوسری بعض کہے اکمل
ششصد و بیس برس گذرے تھے
گذرے تھے ہشت صد و یکہزار
سات سو تین ہزار ہیں بے قیل
چھ ہزار و ہفت صد و پنجاہ سال

اور

اور اُترنے سے صفیٔ جنت سے
چھ ہزار ایک صد و ترسٹھ تھے
ابن عباس سے کر نقل صحیح
یونہی لایا ہے معارج میں صریح

ہے روایت کئے اخبار یہود
شہر مکے میں جو تھے تب موجود
شاہِ عالم کی تولد کی شب
خبر اسطرح دئے ہیں وہ سب

یہ پیمبر کے تولد کی ہے رات
یونہی ہیں پائے ہیں ہم از تورات
عصرِ آخر کا پیمبر ہے وہی
انبیا کا سبھی افسر ہے وہی

نقل ہے عبد مطلب لے جا
بعد سہ روز کے آیا جو لال
اور درخواست کیا خاتوں سے
کہ وہ سالارِ جہاں کو دیکھے

آمنہ اسکو دکھائی ہے لیجا
دیکھ ازبسکہ وہ خوشحال ہوا
گود میں اپنے لیا جلد اٹھا
اور مسرت سے بہت پیار کیا

بعد ازاں اپنے سُلا ہاتھوں سے
کعبۃ اللہ میں لے آیا خوشتر
حمد اور شکر و ثنائے حق میں
فرح و بہجت سے پڑھا ہے بینیں

آمنہ پاس ہے پھر لے آیا
اور اس طرح اُسے فرمایا
کہ بہت اسکی حفاظت کیجیے
اور بہت اس سے بشاشت کیجے

اس پسر سے ہے یقیں ربِ کریم
دیویگا ہم کو سبھی شانِ عظیم
کل اشرافِ صنادیدِ عرب
تہنیت اسکی بجا لائے سب

نحر ایک اونٹ کو کیا فرحت
وہ تکلف سے کیا ہے دعوت
پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمام
وہ کہا اس کا محمد ہے نام

بولے ابا میں ترے اے مخدوم
کوئی محمد سے نہیں تھا موسوم
کیا سبب اسکا رکھا تو یہ نام
یوں جواب انکو دیا تب وہ ہمام

میں نے چاہا کہ ہے یہ مولود
بالیقیں ارض و فلک میں محمود
آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب
کہ وہی نام رکھے وہ بے ریب

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہِ عالم کو پلائی ہے دود
آمنہ سات ہی دن اے مسعود
سات دن بعد ثوبیہ دلشاد
بولہب کی وہ کنیز آزاد

چار دہ روز کے بعد اے بھائی
تھی پیمبر کی حلیمہ دائی
ہوئے جس شب کو پیمبر پیدا
بولہب پاس ثوبیہ نے جا

یوں کہی آمنہ خاتوں کے گھر
ہوا فرزند تولد خوشتر
بولہب اس سے بہت ہو دلشاد
کر دیا اس کو اسی دم آزاد

حکم آزادی کا جب اُسکو دیا
انگلیوں سے ہے اشارہ دکھایا
یوں روایت ہے ز عباس اے جاں
بولہب جبکہ موا بے ایماں

اسکو میں خواب میں دیکھا اک شب
پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب
وہ کہا آتشِ دوزخ میں سدا
مجھکو رکھا ہے عذابوں نے خدا

حال مگر پیر کی شب جب آوے
ہووے تخفیف عذابوں میں مجھے
اس سبب سے کہ پیمبر حق کا
پیر کی شب کو ہوا جب پیدا

دی ثوبیہ نے مجھے آ کے خبر
اسکو آزاد کیا میں خوشتر
اور آزاد کیا جب میں نے
کیا انگلیوں سے اشارہ اپنے

اس مسرت کے عوض ربِّ غفور
پیر کی شب کو کرے ہے مسرور
یعنے دو انگلیوں سے اے گیانی
مجھکو ہوتا ہے میسر پانی

مجھکو کرتا ہے وہ پانی سیراب
دور ہوتا ہے مرے سے تپ و تاب

ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات وخیرات سے شکر الٰہی بجا لانے اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کے جواز و استحباب کی دلیلیں جو محدثین کبار

و ائمۂ نامدار از صحیح حدیثوں سے قیاس کرکے ثابت کیے ہیں

صاحبِ حصنِ حصیں شمس الدیں
آئی ہے جسکی بدی در قرآں
جو موحد ہے مسلماں دیندار
کیا جزا اسکی نہ دیویگا کریم
اور ایسا ہی بہت اہلِ کمال
خاص در ماہِ ربیع الاوّل
صاحبِ شرحِ بخاری اے ہیر
کہ مدینے کی طرف جب آئے شریف
سبب اس روزے کا اُنسے پوچھے
اور موسیٰ کو کیا پار ہے ہم
پس وہیں آپ نے روزہ رکھا
نہیں ہر سال میں آتا ہے اے ہیر
اس سے معلوم ہوا یہ اے فہیم
جبکہ اُس روز کا آویگا نظیر
پس اُسی دن کرے وہ کام ادا
اور پروا نہیں یہ بھی سمجھو
خیر و برکات جو اسمیں ہونگے
جیسے سجدہ ہے نماز اور صیام
اور ابن الحاج امامِ والا
شاہِ عالم نے جواب اسکو دیا
جو فضیلت کے دگر ماہوں میں
اچھے ہے مسلم میں کہ از شاہِ عرب

کہ ہے جزری سے جو مشہور تریں
یعنی در سورۂ تبت اے جاں
اُمتی سرورِ عالم کا اے یار
پس جزا اُسکی ہے جناتِ نعیم
اس خبر سے ہیں کئے استدلال
بالتعیّن ہے روا اے اکمل
عسقلانی جو محدث ہے شہیر
لائے ہیں سرورِ عالم تشریف
تب یہود آپ سے یوں عرض کئے
پس رکھے شکر کا روزہ یہ ہم
اور امت کو بھی سب حکم کیا
بلکہ اُس روز کا آتا ہے نظیر
کہ کسی روز خداوندِ کریم
تو وہی شکر کرے عود اے ہیر
جس سے ہوتا ہے ادا شکرِ خدا
کہ کسی روز مہینے میں ہو
چاہئے حسنِ عمل سے پائے
اور صدقات بھی اطعامِ طعام
دیکھئے نسخۂ مدخل میں لکھا
کہ میں اُس روز ہوا ہوں پیدا
کثرتِ طاعت و خیرات کریں
پیر کے روزے کا پوچھے ہیں سبب

عرفِ تعریف میں لکھا اے یار
شاہِ عالم کی ولادت کی خوشی
جب کیے اسکی ولادت کا سرور
ناصر الدین دمشقی بھی لکھا
اور حضرت کی ولادت کی خوشی
کر احادیثِ صحیحہ سے قیاس
اس تعیّن کے روا ہونے پر
تب یہود انکو مدینے میں جو تھے
آج فرعونِ شقی کو مولیٰ
شہ کیے ساتھ کلیم اللہ کے
عسقلانی یہاں کہتا ہے یہ بات
جبکہ در روزِ نظیر اے دلبر
کسی بندے کے تئیں یک نعمت
ہوا جس روز ظہورِ حضرت
تا کہ وہ قصۂ موسیٰ کے ساتھ
بلکہ وسعت ہے برس میں یکروز
سمجھ یہ بات بھی اب شکرِ خدا
اور پڑھنا بھی درود و قرآں
کہ کوئی شخص ز سالارِ ہدا
پس شرف روزِ ولادت کا ہاں
اس مہینے میں بھی پس صبح و مسا
شہ کہے میں ہوا اس دن پیدا

بولہب ایسا تھا کافر بدکار
ویسے کافر کو بھی جب فائدہ دی
مال بھی خرچے بحسبِ مقدور
دعوتِ صبائی میں اپنے ایسا
گرچہ لازم ہے سمجھ ہر دم بھی
کیے ثابت علمائے وسواس
یہ صحیحین کی لایا ہے خبر
دیکھے عاشورہ کا روزہ رکھتے
قہر سے نیل میں ہے غرق کیا
ہم زیادہ تر احق ہیں تم سے
کہ ہے موسیٰ کا جو وہ روز نجات
شکریہ روزہ رکھے ہیں سرور
دیوے یا دفع کرے یک آفت
کونسی اس سے بڑی ہو نعمت
ہو بلا شبہ برابر یہ بات
کرے مولد کی خوشی اے فیروز
ہووے انواعِ عبادت سے ادا
اور احادیث و سیر کا تبیاں
پیر کے دن کی فضیلت پوچھا
شاملِ ماہِ ولادت بھی ہے جا
ویسے ہی نیک عمل لاوے بجا
وحی حق مجھپہ اسی دن بھیجا

امام جزری کا استدلال افتتاحِ حدیث
شیخ ابن حجر عسقلانی کا فتویٰ صحیحین کی حدیث سے
امام عبداللہ بن الحاج کا فتویٰ مسلم کی حدیث سے

اور حدیث آئی شہؐ باجلال
دیکھئے پیر کے دن شاہِ عباد
نہیں ہر ہفتے میں آتا اے خبیر
کئے ثابت بھی لکھے ہیں فتویٰ
حُسنِ مقصد میں تو دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبیؐ کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو بیداعق نے
پس ہوا ہم کو بھی مندوب آخر
کہا مندوب جو وہ عالیشاں
فرحِ میلاد کی بزمِ عالی
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور استادِ امام نووی
مالکیہ سے سمجھ بو الخطاب
اجتہادِ جزئی کا رتبہ
اور احناف سے شیخ عبدالحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلک عصر سے انکے اشہر
عسقلانی کا قیاسِ مذکور
بس قیاس انکا یقیں جان لئے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد اے باانصاف
نہیں حالانکہ سوا ایسا بھی

حکم اسطرح کئے ہیں بہ بلال
رکھتے تھے روزہ بہ شکرِ میلاد
بلکہ اس روز کا آنا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہلِ وفا
بیہقی سے یہ خبر نقل کیا
بس ولادت سے یقیں ساتویں روز
نہیں کرنے کی ہی حاجت اے یار
رحمتِ خلق و کرم سے اپنے
شکرِ مولد کریں شہؐ کا ظاہر
سو وہ مندوبِ قیاسی ہے جان
منکرِ شرعی سے جب ہو خالی
شیخ ابنِ حجر علامۂ دیں
کہ ابو شامہ ہے کنیت جسکی
دوسرے اور کئے فضل نصاب
سب وہ رکھتے تھے سمجھے آگے
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آئیگا انکا بیاں کچھ آگے
علما سے کوئی انکا ہمسر
اور بن الحاج کا اے اہلِ شعور
اپنے نسخوں میں اسے نقل کئے
اور قیاس اسکا بھی ابوابِ کمال
نہ کیا ہے اُن ائمہ کا خلاف
لا یجوز ہو وے وہ کیونکر اے زکی

روزہ مت چھوڑ تو دو شنبے کا
اور صحابہؓ کو بھی یہ حکم کئے
کر قیاس اس ہی خبر سے علما
نویں صدی کا مجدد امام
کہ نبیؐ بعد نبوت کے ادا
اسکا جد عبدِ مطلب سنئے
دوسرے بار جو کئے شہؐ نے کیا
چونکہ وہ ختمِ رسلؐ اے مسعود
نیک اعمال سے اے نیک انجام
اور وہی شیخ سیوطی والا
بدعتِ حسنہ مندوب ہے وہ
نعمۂ کبریٰ میں ایسا ہے لکھا
اور ابو ذرعہ امامِ اشہر
حنبلیہ سے بھی شیخ ابنِ رجب
مجتہد انسے کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبدِ رحیم
اور ائمہ وی حدیثوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
قسطلانی و سیوطی اے ذکی
اور جزری کا بھی بیشک وہ کلام
کئے تسلیم نہ انکار کئے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہاں وہ مجلس میں کئے زشت تمام

کیونکہ اس دن ہے تولد میرا
اصل میلاد کا دن تو گا ہے
وہ تعیّن بھی مہِ مولد کا
شیخ و علامہ سیوطی اے ہمام
کئے بے شبہ عقیقہ اپنا
شہرِ مکے میں کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہارِ سپاسِ مولا
ذاتِ پاک اپنی پہ پڑھتے تھے درود
اب ہوا قولِ سیوطی کا تمام
دیکھ مصباحِ زجاجہ میں لکھا
فعلِ مشروع و مرغوب ہے وہ
قسطلانی بھی مواہب میں کہا
شافعی تھے یہ ائمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہہ سب
فی المسائل تھا کوئی با منصب
اور اخلاف بھی انکے اے فہیم
کئے ہیں جو صحیح ہے وسواس
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اور شیخ ابنِ حجر مکی بھی
یونہی وہ مان لئے تینوں امام
مستند اسکی بھی ہیں لیتے آئے
معتزلہ نے یہ خلافی ہوتا
فسق و بدعات کئے ہیں ایجاد

علما انکی برائی کا بیاں / کرتے آئے ہیں بلاشک و گماں
فاکہانی بھی وہ بدعات کو دیکھ / اصلِ مولد کو کیا منع اے نیک
ہے سیوطی نے لکھا اس کا جواب / اصلِ مولد کیا ثابت بہ صواب
فرحِ میلادِ نبیؐ میں داور / خیر و برکات رکھا ہے اکثر
قسطلانی نے مواہب اندر / نعمتِ کبریٰ میں شیخ ابنِ حجر
کھانا کھلواوے بھی خیرات کرے / اور احوالِ ولادت کا پڑھے
فضل سے حق کے بشارت ہو اسے / جلد برآویں مقاصد اُس کے
صاحبِ سیرتِ شامی آگاہ / نقل لایا ز ابو عبد اللہ
عالمِ خواب میں میں نے ایکبار / پایا ہوں ختمِ رسلؐ کا دیدار
کہے حضرت جو خوشی ہم سے کرے / ہم بھی خوش ہوتے ہیں جانو اس سے
کہ مرا پدر ولی اللہ نے / بعضے تصنیف میں لکھا اپنے
ماہِ مولد میں رکھا تھا معمول / کہ پس از ذکرِ رسولؐ مقبول
ماحضر گھر سے منگایا اپنے / تب کئی سیر بھنے آئے چنے
اور اسی شب میں وہ در عالمِ خواب / دیکھا ہے احمدِ مرسلؐ کا جناب
اپنے دو دستِ مبارک میں رسولؐ / وہ چنے لیکے طبق سے مقبول
قال اب شاہ رفیع الدیں کا / ہوا آخر اسے حق دیوے جزا
اولیاؤں کے تو سچے ہیں منام / خواب انکے رکھے حکمِ الہام
وہ جو ہے حضرتِ عباسؓ کا خواب / مستند ہے وہ بلاشک بصواب
خاصگوں کے جو صحیح ہونگے خواب / اعتبار انکو بڑا ہے درباب
عاتکہ جو تھی پھپھی حضرتؐ کی / خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
جو تھے لشکر میں اگر چاہے خدا / انکے خوابوں کا بیاں آئیگا
آگے بعثت کے بھی چھ مہینے / دیکھے حضرتؐ نے منامات ایسے
اور احادیث بہت آئے صحیح / حق میں رؤیائے صحیحہ کے صریح

جو بن الحاج وہ سب منع کیا / اصلِ مولد کی فضیلت لکھا
پر وہ بدعات سے جب اے عاقل / اصلِ مولد نہیں ہوتا باطل
چاہیے منع وہ بدعات کریں / فرحِ مولد سے نہ انکار دھریں
تجربہ جو کہ بزرگوں نے کیا / دیکھیے اپنی کتابوں میں لکھا
لکھا ہے فرحتِ میلادِ نبیؐ / پاک نیت سے کرے گر کوئی
پاوے برکات وہ بے شبہ و گماں / اسکو اُس سال میں حق دیوے اماں
اور مولد کی خوشی میں اے جاں / مصطفےٰؐ کی بھی خوشی ہے پنہاں
اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے / ابو موسیٰ نے کہا یوں سنیے
جو کرے فرحتِ مولد ہر سال / کیا اس باب میں تب میں نے سوال
اور مولانا رفیع الدیں نے / ایک فتویٰ میں لکھا ہے اپنے
کہ مرا والدِ ماجد اے فہیم / شیخ علامۂ دیں عبدِ رحیم
کھانا لوگوں کے تئیں کھلواتا / ایک سال ان کو میسر نہوا
پس مقرر بہ جمیعِ حضار / کیا تقسیم انہی کو ناچار
کہ ہیں تشریف رکھے وہ شہِ دیں / اور حاضر ہے چنونکی وہ سیں
زیر و بالا اسے کرتے تھے تب / اس سے ظاہر تھا عجب نورِ طرب
چند خوابوں کا ہوا یہ جو بیاں / سرسری انکو تو ہرگز مت جاں
اور جو ہیں سرورِ دیں کے اصحاب / معتمد کیسے نہوں انکے خواب
دیکھیے کیسے ائمہ ذی شاں / مستند اسکو کئے ہیں اے جاں
آگے ہجرت کے وہ خوابِ صدیقؓ / ہوا کیسا ہے مستبشر تحقیق
بعض اصحابِ اُحد کے آگے / کیسے رؤیائے صحیح دیکھے
دیکھیے خوابِ براہیمؑ خلیل / اور یوسفؑ کا بھی رؤیا بتعبیل
عالمِ خواب میں دیکھے جیسا / ہونا بیداری میں ظاہر دیکھا
یہ حدیث آئی انہیں سے درباب / کہ جو ہے مومنِ صالح کا خواب

چہل و شش جزوِ نبوت سے یقیں
ایک حصہ ہے شبہ اس میں نہیں

کیونکہ اس شاہ نے یوں فرمایا
کہ مجھے خواب میں جس نے دیکھا

کیونکہ شیطاں کو نہیں یہ طاقت
کہ مری ہووے مثالی صورت

اور جنوں کو وہ رسولِ والا
جو کئے ہاتھوں سے زیر و بالا

جونکہ بر جنگِ تبوک اے ذیشاں
جب کئے قصد وہ سالارِ جہاں

خاص عثمانِ غنی اے فاخر
جلد تر لاکے کیا ہے حاضر

دس ہزار اور بھی دینار وہ لا
سامنے سرورِ دیں کے ڈالا

منقلب اسکو وہیں کرنے لگے
اور اسطرح دعا حق سے کئے

اور در سیرتِ شامی اے فتا
اور کئی خواب ہیں ویسے ہی لکھا

لیک ہے شرط وہ مجلس میں آ یار
کام بے شرع نہووے زنہار

اور بے شرع ہیں اس میں پائیں
نام اس شعر کا مولد رکھیں

اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں عوام
راگ گاتے ہیں وہ گویا اے ہمام

یہ تو ہے کفر نہیں اسمیں شبہ
اس سے مومن کو خدا دیوے پناہ

اور الفاظ نہ ہوتے معلوم
غیرِ آواز نہ ہو کچھ مفہوم

پڑھنے سننے میں کہاں ایسے ثواب
بلکہ ہے جرم و گناہ انکا نصاب

پڑھنا سننا نہیں اس کا ہے روا
گرچہ قرآں میں ہو پھر شعر ہو کیا

اور مجلس نہ سنوارے ایسا
کہ ہو لوگوں کو تماشے کی جا

اصلِ مقصود یہی ہے ہر حال
کہ ہو معلوم نبیؐ کا احوال

صدقہ و طاعت و اطعامِ طعام
وعظ و تذکیر درود اور سلام

ہادیِ پیر و جواں عبدِ عزیز
عارف و قطبِ زماں عبدِ عزیز

ایک سائل کو لکھا جو بجواب
اسمیں اسطرح لکھا ہے در باب

فسق و بدعت سے رہیگی جب پاک
ہے بلا ریب وہ جائز بے باک

یعنے ہر سال بڑے دو محفل
ہوتے تھے میرے یہاں اے کامل

اور حضرت کو جو دیکھیگا بخواب
سچ ہے حضرت کا ہی دیکھا وہ جناب

جانیو مجھکو ہی دیکھا وہ یقیں
اسمیں کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں

جب حدیث ایسی صحیح یہ آئی
پھر ہے کیا شبہ کی جائے بھائی

یہ نشانی ہے سمجھ فرحت کی
اور علامت ہے قبولیت کی

جو مجاہد تھے مساکین و فقیر
مدد انکی کئے اہلِ تیسیر

مع سامان شتر ایک ہزار
اور ہفتاد تر نگِ رہوار

شاہ خوش ہوکے بہت وہ دینار
اپنے دو دستِ مبارک سے ای یار

اے خدا راضی تو رہ عثماںؓ سے
میں بھی راضی ہوں تو نیک عنواں سے

اس سے معلوم یہ ہوتا ہے نہ بھول
فرحِ مولد ہے نبیؐ کی مقبول

کئی بے علم جو شعرا ہیں آہ
لکھے اشعار غلط خاطر خواہ

نہ تو ہے مولدِ سرور کا بیاں
نہ تو اخلاقِ مطہر کا بیاں

کھینچے اس طرح سے اللہ کا نام
جسکا معنی ہو یقیں استفہام

کرتے ہیں نامِ نبیؐ میں ٹھہرے
اور کئی ہوتے ہیں اس کے ٹھرے

راگ کا شوق ہے کرا اسمیں ادا
لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا

گر صحیح شعر بھی اس طرح پڑھے
کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے

ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہے جواز
پھر نہو راگ کا اسمیں انداز

زیب و زینت میں ہی شاغل ہوکے
اصلِ مقصود نہ کھو دیں گا ہے

اور اکرام مہِ مولد کا
نیک اعمال سے ہی لائے بجا

مخزنِ علمِ حدیث و تفسیر
فردِ علامہ و فیاضِ کبیر

ایک مکتوب ہدایت اسلوب
اندریں باب بہ وجہِ مرغوب

مجلسِ اقدس میں میلادِ نبیؐ
خواجۂ خلق محمدِ عربی

کچھ نہیں اسمیں قباحات و خلل
اور ہے میرا بھی اسی پر ہے عمل

در مہِ پاکِ ربیع الاوّل
بزمِ میلادِ رسولِ اکمل

تسبیں تذکیرِ احادیث و سیر
معجزات اور شمائل خوشتر
اور اخلاق و فضائل کا بیاں
ہووے سالارِ دو عالم کا عیاں

اور محرم میں بروزِ عاشور
دوسری بزم ہے اسمیں مذکور
ہووے اخبارِ شہادت بے مین
کہ جو وارد ہے بشانِ حسنینؓ

اور مناجاتِ کدورت اندوز
جو کہ دیکھے ہیں صحابہؓ اُس روز
درد و غم روحِ نبیؐ کا وافر
بالیقیں جس سے کہ ہووے ظاہر

آتے ہیں شرح و بیاں اندر جب
ہوئی حضار کو ہر رقّت تب
لا یجوز ہوتے اگر ایسے کام
میں کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام

اب ہوا حاصلِ مکتوب آخر
اور لکھے یونہی بہت آ فاخر
اور یہ مطلب کے دلائل ہیں کثیر
طول ہو نسخہ کروں گر تحریر

آپؐ ہی شہ کی رضاعت کا بیاں
جو تھا آغاز میں لکھتا ہوں یہاں
وہ ثوبیہ کہ رسول اللہ کو
سات دن دودھ پلائی تھی جو

جب خدیجہؓ کے مکاں آتی تھی
عزّ و انعام بہت پاتی تھی
کرکے خاتون بہت عزّ و وقار
مال و زر دیتی تھی اسکو بسیار

اور حضرتؐ بھی شفقّت کی نظر
اُسپہ رکھتے تھے بہت شام و سحر
جنگِ خیبر سے پھرے جب سرور
تب سُنے موتِ ثوبیہ کی خبر

پوچھے لوگوں سے ہو غمگیں زیاد
اسکے کیا باقی ہیں کوئی اولاد
تا کرے لطف و کرم اسپہ وہی
بولے اب کوئی نہیں ہے باقی

اور بہ اسلامِ ثوبیہ ہے جال
مختلف آئیں روایات بحال
الغرض اس نے یہ بختِ فیروز
دودھ اس شاہ کو دی سات ہی روز

بعد مکے کو حلیمہ آئی
شاہِ عالم کی ہوئی ہے دائی
دودھ اس شہ کو پلانے کا بیاں
دیکھ آغاز میں کرتا ہوں یہاں

اُن ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرتؐ کے ایامِ رضاعت میں ظاہر ہوئے

شہرِ مکے میں ہوا گرم تھی جب
مکے والوں کی یہ عادت تھی تب
کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے
دائیوں کے تھے حوالے کرتے

گرد طائف کی تھے قریے اکثر
معتدل انکی ہوا تھی خوشتر
دائیاں پس انہیں قریوں سے اے یار
سال میں آتے تھے مکے کو دو بار

اس ہی عادت پہ حلیمہ اس سال
آئی مکے کی طرف ہے خوشحال
ہے وہ بی بی سے روایت منقول
قبلِ میلادِ رسولِ مقبول

قحط تھا ملکِ عرب میں ہر جا
تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا
پتا جنگل کا ہی میں کھاتی تھی
شکر مولا کا بجالاتی تھی

آہ یکبار مرے پر یہ الم
تین دن رات تھا فاقہ پیہم
حمل تھا مجھکو میں جنگل میں تھی
ہوئی بیہوش مجھے نیند آئی

دیکھی یک شخص کو آیا در خواب
اور دیا مجھکو وہ غوطہ در آب
پانی وہ دودھ سے بھی تھا اُجلا
مجھکو اُس شخص نے اس طرح کہا

نوش اُس پانی کو تو اب کیجے
تا ترا دودھ زیادہ ہووے
دیوے حق عزتِ دارین تجھے
اور ملے دولتِ کونین تجھے

پانی پیتی تھی میں وہ خوش ہو کے
جہد سے اور پلاتا تھا مجھے
پوچھا وہ مجکو تو کیا پہچانی
میں کہی تجھکو نہیں میں جانی

وہ کہا شکر ہوں بیشک میں وہی
تو جو محنت میں بجالائی تھی
جب تو مکے کو یہاں سے جاوے
رزق کی اپنے کشائش پاوے

نور یک ہووے وہاں ہیں رخشاں
اسنے کچھ ساتھ ترے آوے یہاں
اور یوں مجھکو کہا وہ آگہ
واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ

اور سینے پہ مرے مارا ہاتھ
ہوئی بیدار میں فرحت کی ساتھ
بھوک اور پیاس گئی ہے میری
اور بہت دودھ مجھے آیا تھی

اس عجب خواب کی تعبیر کا نور
چہرۂ خوش پہ ترا آتا ہے نظر
دائیاں ایسی میں قریہ سے مرے
ساتھ تھے میرے دو مرکب لاغر
قافلے ساتھ میں ملنا تھی
اے حلیمہؓ یہ بشارت ہو تجھے
مادۂ خر وہ جو تھی میرے ساتھ
اور کیا حکم مجھے وہ دادار
سبز یک خواب میں دیکھی میں شجر
عورتیں جتنی بنی سعد کی تھیں
اور بہت سے تھے لگے اسکو رطب
تھی حلاوت مجھے اسکی تبتک
دائیاں میرے سے آگے جا کر
جب یتیمی تھی نبیؐ پر اے فہیم
ہیں بھی تلاش بہت کی ہو جلا
پہلے جا اس سے ملی میں اے ہمام
دیکھی اس بی بی کو تھی شانِ کبیر
کہی سہ روز کی آگے کو لی آ
بست میں سن کے کہی شکرِ خدا
لائی اس گھر میں جہاں تھا سرور
خواب میں تھا وہ شہِ موجودات
نور وہ جبکہ ہوا ہے تاباں
شہؐ کو لے گود میں جب دودھ دی

دمبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور
ہے کسی شاہ کی گویا دختر
حسبِ معمول جو مکے کو چلے
اونٹنی یک دگر مادۂ خر
لیک عاجز تھی نہ مل سکتی تھی
خیر و برکت ہو بشاشت ہو تجھے
اسکے مارا ہے شکم پر وہ ہاتھ
ہانکوں زیر کہ سے شیاطیں کو مار
ڈالیاں تھے وہ شجر کے اکثر
سب کھڑی تھیں وہ مجھے گھیری ہوئیں
یک گرا خرما مری گود میں تب
سرورِ دیں تھا مرے گھر جبتک
لئے اطفالِ عرب کو یکسر
نا سمجھ رتبہ آن دُرِ یتیم
کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا
اور اکرام سے کی اسکو سلام
چہرۂ پاک تھا جوں بدرِ منیر
غیب سے مجھکو یہ تاکید کیا
ہے وہی قوم و قبیلہ میرا
صوف اجلا تھا اڑائے اس پر
اسکے سینہ پہ رکھی ہو میں ہاتھ
جلوہ گر اس سے ہوا ہے وہ مکاں
وہ پیا داہنے جانب سے ہی

بولتے لوگ مجھے تھے دُبلی
جبکہ تھا منع کیا وہ فاخر
تب نکل میں بھی چلی انکے ساتھ
چل نہ سکتے تھے وہ دونوں بھی راہ
چلی ہر حال سے افتاں خیزاں
کوہ سے آیا تب یک مردِ جلیل
اور بولا اے حلیمہؓ سن اب
اتری پھر آگے منزل میں جا
وہ کیا سایہ مرے سر اوپر
اور وہ کہتی تھیں مجھکو خوشتر
اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں
واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی
حمل جب چار مہینوں کا تھا
دائیوں نے نہ لیا تھا اس کو
اور سنی عبدِ مطلب کو مگر
دیکھکر وہ مجھے مسرور ہوا
عاقلہ اور خلیقہ تھی وہ
قوم سے سعد کے از آلِ زہیب
مرحبا کہتی ہوئی خوش ہو اٹھی
اور ایک سبز بچھائے تھے حریر
کھول آنکھیں وہ تبسم ہی کیا
دودھ جو مجھکو نہایت کم تھا
بائیں جانب سے میں دی وہ نہ پیا

یکبیک آج ہی اس طرح کھلی
خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر
تھا مرا مرد بھی تب میرے ساتھ
تھی ہمیں فاقہ کشی شام و پگاہ
سنی یک غیب سے آواز وہاں
قد و قامت میں بلند اور جمیل
کہ بشاشت تجھے بھیجا ہے رب
مکہ اس جا سے دو فرسنگ پہ تھا
اور خرمے کا بھی تھا ایک شجر
ملکہ تو ہے ہماری یکسر
شہد سے شیریں اسے پائی میں
پیر کے روز بمکہ پہنچی
تھا پدر شاہ کا تب نقل کیا
بے نصیب انکو کہی طمع کی خو
کسی دایہ کی ہے تلاش اکثر
آمنہؓ سے وہ ملایا لیجا
پاک خو پاک سلیقہ تھی وہ
دائی اس طفل کی ٹھہرا لے ریب
اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی
بوئے مشک اس سے مہکتی تھی کہ فقیر
نور یک اس سے بڑا اٹھ چمکا
غیب سے جوش وہیں کرنے لگا
میرے بچے کیلئے چھوڑ دیا

بس یہی اسکا تھا معمول سدا
عدل پہ اسکو سکھایا تھا خدا

عالمِ حمل و ولادت میں بھی
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی

آمنہ سے بس اجازت پائی
اپنی منزل کی طرف میں آئی

فربہ ہونے بھی لگی مادۂ خر
برکتیں آئیں بہت میرے گھر

حملِ مولد کے عجائب فیروز
مجھسے کرتی تھیں بیاں وہ ہر روز

سبز پوشاک تھی پہنا خوشحال
اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال

ہوکے بیدار میں دیکھی یہ جب
مرد کو اپنے جگائی ہوں تب

ہوئیں اس طفل سے برکات و نور
مفلسی ہوگی ہمارے سے دور

باب میں اس شۂ دیں کے بی بی
عبدلی چند وصیت بھی کی

گود میں لیکے نبیؐ کو بہ وقار
اپنے مرکب پہ ہوئی جبکہ سوار

ہمرہاں میرے لگے کرنے عجب
اور اسطرح لگے کہنے تب

تب خدا اس کو کیا ہے گویا
یوں فصاحت سے وہ مرکب بولا

کون ہے دیکھئے اب مجھپہ سوار
شاہِ لولاک رسولِ مختار

جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جاکر
ہوی گھر میرے ترقی اکثر

اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
اس سے کرتا تھا سخن ماہِ فلک

شست و شوئی بھی تھی اسکو ضرور
غیب سے پاک ہی رہتا پرنور

نور یک عمر کے مانند اکثر
بس اترتا تھا ہمیشہ اس پر

اور دو اجلے پرندے فیروز
غیب سے آتے تھے اسپر ہر روز

ایک دن گود میں میری وہ تھا
راہ سے بکروں کا مندا گزرا

اور ترقی بھی شۂ عالم کی
دوسرے بچوں کے مانند نہ تھی

ہوا دو مہ کا جب وہ پاک صفات
رینگنے کو ہے لگا چوں سانہ

اسپہ جب گذرے مہینے ہی چار
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار

ہوا چھٹے ماہ کا جب شاہِ جہاں
ہر طرف ہوتا تھا تب جلد رواں

مین ہو خوش اس سے اجازت چاہی
تاکہ منزل میں مری جاؤں ابھی

آمنہ نے کہے تھوڑے لیسے
کبھی آئندہ کہونگی دوسرے

اونٹنی کو جو نہ تھا سیری شیر
دودھ اس روز سے ہی دی کثیر

تین دن کے میں تھی میں مسرور
جاتی ہر روز تھی خانوں کے حضور

ماجرا اس سے ہی ہے شب کا نادر
غیب سے شخص ہوا ایک ظاہر

بیٹھ اس شۂ کے سرہانے اوپر
بوسہ دیتا تھا اسے ہو خوشتر

وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
اور کہا یہ نہ کسی سے کہہ تو

تین دن بعد غرض میں جاکے
بولی خانوں سے اجازت دیجے

اور وہ مجھکو بہت دی انعام
کی ہے رخصت بھی مجھے با اکرام

کرکے سہ بار طوافِ کعبہ
کیا کعبہ کو وہ مرکب سجدہ

کہ یہ مرکب تو وہی ہے دبلا
جو قدم ایک نہ چل سکتا تھا

کہ دیا آج خداوندِ کریم
لطف سے اپنے مجھے شانِ عظیم

مین جہاں میں اترتی تھی کہیں
سبز و شاداب وہ ہوتی تھی زمیں

دیکھتی تھی میں عجائب ہر روز
اور حالاتِ غرائب فیروز

اور نہ کرتا تھا کبھی بول و براز
فرش میں اپنے شۂ پاک انداز

کپڑا زانو سے سرکتا تھا گر
جلد آتا تھا غضب میں سرور

اور اس شاہ کو بوسہ دیکر
ہوتا تھا پھر متجلی یکسر

اور گریباں میں نبیؐ کے جاتے
غیب ہوتے نہ نظر پھر آتے

شۂ کو آ سجدہ کیا ایک بکرا
بعد ازاں مندے کے ہمراہ چلا

وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی

ہوا سہ ماہ کا جب وہ شۂ دیں
تب کھڑے رہنے لگا ہی وہ زمیں

جبکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
تب لگا چلنے کو دیوار ہوا

اور ہوا سات مہینے کا جب
ہر طرف ہو وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب
جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ
اور جب چلنے لگا وہ مقبول
اور کہتا تھا یقیں ہمکو خدا
شیخ ابوالقاسم تیمی کی کتاب
کہ روایت ہے نبی کے آپاس
تھے جب گہوارے میں آپ سرور
قصد کرتا تھا میں جب رونے کا
اور ہے مروی کہ کہے شاہِ عرب
جتنی سبزی کہ زمیں پر ہے اب
یا نبی چشمِ مبارک سے ترے
کرکے امت پہ میں شفقت فی الفور
عمر حالانکہ چہل روز کی تھی
جو کہ لکھتا تھا میں اسکی آواز
سنکے عباس ہوئے ہیں حیراں
شہ کہے اسکی قسم میری جاں
کوئی طفلی میں نبوت اپنی
کیا کہوں اس سے عجب اور زیاد
کردیا سات پہاڑوں کو خدا
حشر تک ہو کہ کریں وہ تسبیح

تب کلام اسکا سمجھنے تھے سب
تب کہا لا الٰہ الا اللہ
کھیل بازی میں نہ ہوتا مشغول
کھیل خاطر نہ کیا ہے پیدا
نام ہے جسکا وہ لائل درباب
ایک دن کہنے لگے یوں عباس
چاند آتا تھا بلاتے تھے جدھر
چاند آ منع مجھے کرتا تھا
قصد رونے کا کیا میں نے جب
جائیگی نیچے زمیں کے وہ سب
ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے
قصد رونے کا نہ لایا میں اوس
کہے عباس سے اس طرح نبی
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز
اور ارشاد کئے شاہِ جہاں
دستِ قدرت میں ہے جسکے سر آں
غیرِ عیسیٰ نہیں جانا ہے نبی
وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد
سات اطباقِ سما میں پیدا
انکی تسبیح کا سب اجرِ صحیح
بھیجیگا صدق سے مجھ پر درود

ہوا نو ماہ کا جب پاک صفات
اور الحمد سے کھولا ہے زباں
اور جو کھیلتے رہتے طفلاں
ہیں بہت ایسے عجائب مسطور
اس سے لایا ہے معارج میں مگر
آپکے جو ہیں نبوت کے نشاں
شاہِ عالم نے کہا تب اے عم
نزدِ گہوارہ وہ کرتا تھا سجود
ماہ بولا کہ ترے اشک سے گر
دو سرے بار میں رونا چاہا
اور کوئی سبزی بھی تا روزِ شمار
کہے عباس تعجب کے ساتھ
ہے قسم حق کی بلاشک اے عم
عرش کے پاس جو کرتے تھے سجود
کیا کہوں اس سے عجب تر اے عم
کہ وہ پیدا جو کیا ہے دادار
دوسرا اتنیرا برادر زادہ
کہ میں پیدا جو ہوا ہیر کی شب
ان پہاڑوں پہ ملک ہیں اتنے
دیوے اس بندۂ مومن کو رب
رحمتِ حق کا وہ پاوے مقصود

تب فصاحت سے لگا کرنے بات
کہتا بسم اللہ بھی ہر کام پہ جاں
انسے لیتا تھا کنارہ ہر آں
پائے جو شہ سے رضاعت میں ظہور
ذمہ صحت کا ہے بس راوی کے
انسے ہے ایک نشاں یہ بھی عیاں
ہم دو تو کرتے تھے باتیں باہم
اسکی آواز میں سنتا تھا زود
گرے یک قطرہ زمیں کے اوپر
چاند تب مہر سے یوں کہنے لگا
اس زمیں سے نہ اگیگی زنہار
آپکو کیوں ہوئی معلوم یہ بات
لوحِ محفوظ پہ اس وقت قلم
مہر و مہ حق کو وہ سنتا تھا زود
کہے فرمائے اے بحرِ کرم
انبیا ایک لک و چوبیس ہزار
یعنے میں جانا ہوں از فضلِ الٰہ
جانے بیشک و ریب اس ہی شب
غیرِ حق جانے نہ کوئی ہیں کتنے
کہ مجھے یاد کریگا وہ جب

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت سیّدِ انام کا احوالِ فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ احوال فطام   یعنے وہ دودھ چھڑائی اے ہمام
چار سالہ سا وہ آتا تھا نظر   دودھ اس عمر میں چھڑوا دیکر
جو عجائب کہ میں دیکھی اس سے   اور برکات مرے گھر میں ہوئے
میں وہ برکات کو رکھ پیش نظر   تھی جدائی سے جو اسکے مضطر
مصلحت جانی نہیں سو سو اس   چند روز اور رہے میرے پاس
الغرض اس سے میں رخصت لیکر   لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کیا لکھوں حال ترقی اپنی   کردیا ہم کو غنی رب غنی
چاروین سال فرشتے آکر   شق کئے شاہ کا صدر انور (سینۂ مبارک)
وہ سدا دشت کو اپنے گھر سے   جایا کرتے تھے چرانے بکرے
ایسے میں آئے پرندے دو وہاں   شکل کرگس سے ملک تھے وہ جاں
کوہ پر ایک لیجائے ہر دو   اور سرور کو لٹائے ہر دو
چاک پھر اسکو کئے واہر دو   اسمیں تھا خون سیہ بستہ جو
کہ یہ خون حصہ شیطانی ہے جاں   رہتے ہر دل میں وہ انساں کے نہاں
پس ملک ایک وہ دوسرے سے کہا   کہ تو اب برف کا پانی لے آ
آب ژالہ سے بھی دل کو دھوئے   پھر فرشتے وہ سکینہ لائے
پھر کہا ایک نے دوسرے سے تب   اس دل پاک کو تو سی دے اب
شکم اطہر کو جو وہ چیرے تھے   کر دئے جلد برابر بھی اسے
سینۂ پاک پہ حضرت کے عیاں   نظر آتا تھا وہ سیون کا نشاں
اور وہاں سینہ بھی چیرے جو بہم   دودھ بھایوں نے یہ دیکھا جسدم
جسکو سنتے ہی وہ چھوٹی سی بیہوش   ساتھ لے مرد کو دوڑی پرجوش
دیکھ رقت سی بہت رونے لگی   ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگی
میں قدم پر ترے قربان ہوئی   میں تصدق بدل و جان ہوئی
سنکے یہ قصہ وہ حیران ہوئی   پس اٹھا لیکے وہ حضرت کو گئی

اور حلیمہؓ سے ہے سن یوں منقول   ہوئی دو سال کی جب عمر رسولؐ
آمنہؓ پاس اسے لائی ہیں   اس سے انعام بہت پائی ہیں
کی ہیں تفصیل سے سب انکا بیاں   آمنہؓ سنکے ہوئی بس شاداں
کی ہوں تب ایک بہانہ ایسا   کہ ہے مکہ کی بڑی گرم ہوا
عرض اس طرح سے جب میں نے کی   آمنہؓ پاس وہ مقبول ہوئی
پھر عجائب و غرائب بسیار   نظر آتے تھے ہمیں لیل و نہار
نقل ہے عمر نبیؐ سے خوشحال   فضل سے حق کے ہیں گذرے سہ سال
یعنے بچے جو حلیمہؓ کے تھے   دودھ بھائی و بہن حضرتؐ کے
شاہ دیںؐ انکے ہی ہمرہ بیرون   ہوئے جنگل کی طرف جلوہ فروز
ایک دوسرے سے وہ پوچھا میاں   کیا یہی شخص ہے وہ بولا ہاں
بیچ سے شکم مبارک چیرے   دل نکالے ہیں وہیں سینے سے
پس نکال اسکو تبھی پھینک دئے   اور یوں عرض پیمبر سے کئے
آپکے دل سے نکالا ہم نے   تا نہ وسواس کو جا ہو اسکے
لایا ہے برف کا پانی وہ بھی   دھوئے اس پانی سے وہ شکم نبیؐ
تھا وہ مانند سفوف اطہر   چھڑکے ہیں اسکو نبیؐ کے دل پر
سیکے پھر مہر نبوت سے ہی   مہر اس پر وہیں دوسرے نے کی
خادم خاص انسؓ بن مالک   سبکو دیتا تھا خبر وہ سالک
الغرض جب وہ فرشتے آکر   لیکے حضرتؐ کو گئے کوہ اوپر
روتے اور دوڑتے آئے مضطر   اور دئے بی بی حلیمہؓ کو خبر
دیکھی حیراں ہیں کھڑے شاہ ہدیٰ   رنگ بھی آپکا ہے سبز ہوا
اے مرے لخت جگر میں صدقے   اے مرے نور بصر میں صدقے
حال سے اپنے مجھے دیکھو خبر   ماجرا سارا کہے ہیں سرورؐ
اور حفاظت میں لگی سب اوقات   مثل سایہ کے رہی شاہؐ کے ساتھ

چار بار عمر میں آنحضرت کے　شق کئے صدر فرشتے آ کے
آگے آئیگا وہ ہر ہر کا بیاں　ایک حکمت تھی ہر یکبار میں جاں
بارِ اوّل میں جو حکمت تھی خفی　یونہی تفسیرِ عزیزی میں لکھی
یعنے عمر میں سمجھ اطفال کے سبب　بالیقیں چار برس کی ہوں جب
دلمیں ہوتا ہی تب انکے پیدا　کھیل بازی کا ہی بس شوق بڑا
اسلئے دھوئے مبارک دل کو　کھیل کی تا کہ نہ رغبت ہو کبھو
بس اسی واسطے وہ شاہِ خیار　طفلگی میں بھی نہ کھیلے زنہار
الغرض ایسے عجائب حالات　جبکہ دیکھی ہے حلیمہ دن رات
خوف تب دل میں بہت کچھ لائی　شہ کو لے جلد یہ مکہ آئی
آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر　شہ کا احوال سبھی کی ظاہر
دئے خاتون اُسے مال وفور　لے حلیمہ وہ گئی ہے مسرور

گلدستہ

نقل ہے بعدِ نبوت یک بار　آ کے مکے کو حلیمہ ناچار
فقر و فاقے کی شکایت اپنے　کی ہے اظہار جب آنحضرت سے
تب دے اسکو خدیجہ مکرم　یک شتر نقد بھی چالیس درم
اور یہ ایمانِ حلیمہ اے میاں　مختلف آئے روایات ہیں جاں
اسکو اور مرد کو اسکے اے یار　کیا اصحاب سے بعضوں نے شمار
اور عبد اللہ حلیمہ کا پسر　جو تھا ہمشیر نبی کا اشہر
وہ نہ پایا ہے زمانِ بعثت　کر چکا قبلِ نبوت رحلت
اور اس شہ کی رضاعی خواہر　نام شیما ہے جسے اے ماہر
بہن تھی ایک حلیمہ کی جو　پائے ایمان سے شرف یہ ہر دو

دوسرا گل بیان میں پہنچا دینے حلیمہ کے اس سید الناس کو آپکے والدۂ ماجدہ کے پاس اور رحلت حضرت آمنہ کی اور عبد المطلب کی کفالت اور عبد المطلب کی رحلت اور ابو طالب کی کفالت بموجبِ وصیت عبد المطلب کے

جب غرض شہ کو حلیمہ دائی　آمنہ پاس جو لا پہنچائی
شاہ کے والدِ ماجد کی کنیز　آمنہ پاس تھی یک باتمیز
اُمِ ایمن تھا سمجھ اُس کا نام　شہ کی خدمت وہی کرتی تھی مدام
یوں وہ کرتی ہے روایت اے یار　شہ کی خدمت میں تھی یہ لیل و نہار
بھوک اور پیاس کا شکوہ زنہار　نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار
صبح کو پیتے تھے زمزم وہ مدام　اسپہ کرتے تھے قناعت تا شام
دیتے ہم کھانے کی جب لام رغبت　بولتے مجھکو نہیں ہے حاجت
آمنہ شاہ کو لے چھٹویں سال　جب گئیں سوئے مدینہ خوشحال
یک مہینہ تھے مدینے میں بہم　تیرنا سیکھے وہیں وہ اکرم
بعد مکے کے طرف جبکہ پھرے　اور آمنہ منزلِ ابوا پہنچے
آہ بیمار ہوئی ہے خاتون　شاہ بیٹھا تھا سرہانے محزون
یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی　بعد پھر ہوش میں آکر دیکھی
کہ وہ بیٹھا ہے سرہانے غمگیں　دیکھکر اسکو لگی رونے وہیں
پس کئی بیت پڑھی وہ پُر غم　مشعرِ بعثتِ سالارِ امم
حق کی توحید سے تھی وہ مشغول　بت پرستی کی بدی سے متقول
خوبی دینِ براہیم خلیل　تھی وہ بینوں میں صریحا بعقیل
پس وہ خاتون کی تقریرِ جلیل　اسکے ایمان پہ ہے بے شبہ دلیل
اور والد بھی نبی کا یہ تھی　سارے جدات اور اجدادِ نبی

وفاتِ بی بی آمنہ

تھے مسلمان موحد اس شہر
مجتہد شرع کے علمائے فحول
ابن شاہین و سیوطی اے سیر
وہ بہت لائے دلائل مقبول
لائے ہیں اس میں احادیثِ صحیح
اندریں باب رسالہ میں ایک
الغرض حضرتِ خاتون ہیہات
یوں تھا مذکور اُن ابیات اندر

ساتواں سال

اُمِ ایمن جو تھی ہمراہِ رکاب
اسکو جب عبدِ مطلب دیکھا
شاہ جب سات برس کا ہے ہوا
بو قبیس ایک جو ہے کوہ بڑا

آٹھواں سال

یُمن سے سرورِ عالم کے خدا
شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر
عمر ہے میری صد و بست برس
اب میں چپتا ہوں کہ جانوں ہے قلیل
آہ حق دیوے تجھے عمرِ طویل
یوں کہا عبدِ مطلب در حال

وفاتِ عبدالمطلب

یونہی سب شہ کے چچا یاں چاہے
باب میں سرورِ دیں کے اے یار
ابو طالب سے کہا بس وہ ملول
بس پکڑ ہاتھ نبی کا ہیہات
دئے سر دار و پہ نبی کے بوسے

تھے وہ سب دینِ براہیم اوپر
اور حفاظِ احادیثِ رسول
قرطبی ابنِ حجر شیخ کبیر
کہ مسلماں تھے سب آبائے رسول
رد کئے قولِ مخالف کو صریح
لکھا تنویرِ عقول اسکو دیکھ
کی ہے ابوا میں اُنھی روز وفات
کہ ہوئی والدۂ پیغمبر
دیتی تھی شہ کو تسلی در باب
لگا رونے کو گلے اپنے لگا
شہرِ مکے میں بڑا قحط پڑا
اُسپہ تب عبدِ مطلب نے پڑھا
تب ہی برسات بہت برسایا
آہ رویا ہے بہت ہو مضطر
دلمیں کچھ صبر کے باقی ہے نہ ہوش
کون ہوا اسکا مرے بعد کفیل
دیکھئے تا شاہ کی تو شانِ جلیل
گرچہ ہے تجھکو بہت مال و منال
کہ ہمیں اسکی کفالت دیجے
لطف سے کر کے وصیت بسیار
کہ وصایا کو مرے کر تو قبول
ابو طالب کے دیا ہاتھ میں ہاتھ
ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے

گرچہ ہیں مختلف اس میں اقوال
حق دیا جنکو مدارجِ عالی
شیخ حفاظ محدث سبکی
مستقل اسمیں رسائل مبسوط
اور مواہب و معارج میں بھی
کہ دلائل جو ہیں اس مطلب کے
کہتے ہیں آہ بہت سے جنات
تھا بہت سرورِ عالم دلگیر
بس حفاظت سے بمکہ لائی
اُسپہ الطاف بہت وہ کرتا تھا
لوگ سب عبدِ مطلب سے کہے
شاہ کو اپنے بٹھا کندھے پر
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب
خویش و اولاد ہوئے جمع تمام
شوق دلمیں تھا یہی شام و سحر
بولہب پسرِ کلاں اسکا تب
کیجئے اب اسے میرے تحویل
سخت بے رحم ہے پر تیرا دل
ابو طالب کے سوا وہ دانا
اُسکو ہے شہ کی کفالت بخشا
وہ کہا ہاں کہ قبول اے پدر
اور لگا کہنے کو ہو کر شاداں
شہ کی ہی مدح تھی جاری بزباں

پر صحیح قول یہی ہے بے قال
اوّلاً قدوۂ دیں غزالی
اور سوا انکے بہت علما بھی
بھی لکھے ہیں وہ مطول مضبوط
اور مدارج میں بھی لائے یونہی
تجھپہ بے شبہ وہ ظاہر ہووے
اُس کے نوحہ میں تھے سب ابیات
کہ ہوا آہ یتیم اور اسیر
اُسکے جد پاس اُسے پہنچائی
اُسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
کہ دعا مینہ کے خاطر کیجے
حق سے مانگی ہے دعا وہ بہتر
ہوئی موت عبدِ مطلب کی قریب
یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام
کہ میں کچھ دیکھوں عروجِ سرور
یوں کیا عرض کہ اے میرِ عرب
تا دل و جاں سے رہوں اسکا کفیل
کیوں یتیموں کا تو ہووے کافل
نہ کسی کو ہے مناسب جانا
مایۂ گنجِ سعادت بخشا
ہے گواہ خالقِ یکتا اے میر
کہ ہے اب موت مری پر آساں
دارِ دنیا سے سدھارا وہ جاں

اُمّ ایمن کہی سرورِ گریاں — پیچھے تھا اُسکے خیال رکھے رواں
پس چچا شہ کا سگا بوطالب — دل دیا اُس سے لگا بوطالب
دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز — خرقِ عادات نبی سے فیروز
ابن حبان بھی حاکم ایسیر — یوں روایت سے یہ دیتے ہیں خبر
شاہ فرمائے مثال انکی کہیں — خوبرو میں کسے دیکھا ہی نہیں
یعنی یک اُنسے ملک تھا جبریل — اور تھا دوسرا ملک میکائیل
بعد ازاں چیرے ہیں وہ میرا شکم — خون نکلا نہ ہوا کچھ بھی الم
ایک دوسرے سے کہا دل کو چیر — دور کر غل و حسد کو اے خبیر
چیر کر دل کو مرے پس وہ ملک — جوں وہ بولا تھا کیا بے شک
پس پکڑ تیر انگوٹھا وہ کہے — جا تو اب فرح و سلامت سے رہے
حکمت اس شرحِ صدر کی یہ ہے — یوں ہے تفسیرِ عزیزی اندر
اقتضا کی ہے خدا کی حکمت — کہ جو ہے زنگِ غضب اور شہوت

بارہویں سال کا احوال

قافلے ساتھ تجارت کیلئے — عازمِ شام ہوا مکے سے
اُسمیں رہتا تھا بحیرا راہب — جو کہ مدت سے تھا شہ کا طالب
کر سفر آوے یہاں تک یکبار — پس اسی واسطے وہ نیک اطوار
دیکھا جب قافلہ بوطالب — جلد آ شہ سے ملا وہ راہب
ہوویگی ختمِ نبوت اس پر — سب رسولوں کا یہی ہے سرور
اور کہا شاہد دیتا ہوں بحق — کہ ہے تو حق کا رسولِ برحق
اس پیمبر کی نبوت بلاشک — پھیلے گی شرق سے لے غرب تلک
پس کیا شہ کے چچا سے اظہار — شام تک اسکو نہ لیجا زنہار
جو میں جانا ہوں وہ جانینگے اگر — چاہینگے اسکی ہلاکت یکسر
پھیر بحیرا سے وہ لیکر رخصت — کیا مکے کو وہیں سے رجعت

دفن حجون میں کئے اسکو لجا — مقبرہ تب وہی مکے کا تھا
دل سے اس شہ کو بہت چاہتا تھا — خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا
جب پیمبر کو ہوے گیارہ سال — شقِ صدر اسکو ہوا خوش منوال
شاہ یکروز تھے جنگل میں کہیں — آئے اس جا پہ دو مردِ حسیں
عطر سے انمیں تھی زائد خوشبو باس — تھا بہت پاک و نفیس اُن کا لباس
مجھکو وہ دونوں لٹائے ایسا — کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا
طشتِ زریں میں تھا یک لاتا آب — دوسرا دھوتا تھا ساماں شتاب
خونِ بستہ کو تو کر دل سے دور — مہر و شفقت سے بھی کر اسکو پر
خشک تھا ایک سفوف اُنکے پاس — دل میں چھڑکے مرے وہ پاک اساس
شہ کہے تب سے ہی شفقت اکثر — خلق پر پاتا ہوں دل کے اندر
کہ جب ایام بلوغیت کے — شاہِ کونین کے نزدیک ہوے
جو جوانی کے لوازم ہیں وے — تا کہ ہو دور نبی کے دل سے
بارہویں سال میں اے نیک صفات — شاہ کو لیکے ابوطالب سات
کوفہ اور بصرہ کے درمیاں یکجا — صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر — دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر
ہوکے اس شاہ کا مشتاقِ لقا — آکے اس صومعہ میں رہتا تھا
کرکے آثار یہ سرور کے نظر — بولا یہ ہوویگا سچ پیغمبر
اور جب مہرِ نبوت دیکھا — اُسپہ رو رو کے بہت بوسے دیا
پس یہ اقدامِ شریفِ سرور — بوسے دے کہنے لگا ہو خوشتر
اور اس سرورِ عالم کا دیں — ہوویگا ناسخِ ادیاں یقیں
کیونکہ سب قومِ یہودِ مردود — دشمنِ سخت ہیں اسکے یہود
ابوطالب نے یہ سن خوف کیا — مال بصرے میں ہے اپنا بیچا
چودہویں سال میں اے اہلِ ادب — حربِ فجار ہوا تھا بہ عرب

جاہلیت میں ہوا تھا وہ جدال
ہفدہ[۱۷] سالہ ہوئے وہ جبکہ بخیر
یمن و برکت سے نبیؐ کے کرتار
ہوئے انیس[۱۹] برس کے وہ جب
تھا ابوبکرؓ بھی شہؐ کے ہمراہ
ایک راہب جو وہاں رہتا تھا
کہا راہب نے قسم کھا حق پر
نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھے گا
تھا وہی صدق ترقی میں سدا

ہے معارج میں مفصل یہ حال
تب چچا اس شہؐ عالم کا زبیرؓ
منفعت اسکو دیا ہے بسیار
عازم شام ہوئے شاہِ عرب
عمر تب اسکی تھی ہجدہ[۱۸] سالہ
وہ ابوبکرؓ سے مِل کر پوچھا
کہ وہ اِس عصر کا ہے پیغمبر
اے ابوبکرؓ ہمیشہ کے سوا
تا وہ ایمان کی دولت پایا
اور رسالت سے نبیؐ کی اکثر

طول ہے وہ نہ ضرور التحریر فہیم
جب تجارت کو یمن کی نکلا
اس سفر میں بھی کرامات وقو
پر مواہب میں کہا ہے یہ سفر
بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا
بولے کون محمدؐ ہے وہ
کیونکہ پہنچی ہے خبر مجھکو صحیح
بس یہ سنتے ہی وہ صدیقؓ رفیق
اور اسی سال میں اس سرورؐ کو
وہ ملک دیتے تھے آپسمیں خبر

اسلئے میں نہ لکھا ہوں اے فہیم
سرورِ دیں کو بھی ہمراہ لیا
پائے ہیں سرورِ عالم نے ظہور
بلیسویں سال کئے ہیں سرور
رہ میں تشریف رکھے شاہِ ہدیٰ
کہا بوبکرؓ محمدؐ ہے وہ
کہ یقیں کوئی بشر بعدِ مسیح
شاہِ دیں کی کیا دلمیں تصدیق
نظر آتے تھے فرشتے خوش رو

تیسرا گل سفر کرنا سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک راہب کا اور ایمان لانا اُس کا حضرت پر اور تزویج آنحضرت صلعم کی اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کے جو ہوئے
ذی نسب پاک حسب خوب خصال
قافلے اپنی تجارت کے مدام
آسمانی تھی کتب سے آگاہ
خواب میں دیکھی تھی اپنے چندر
ایک راہب یہ کہا تھا تعبیر
سارے عالم میں کرے بعد ظہور
جبکہ تھا شاہ کو پچیسواں سال
یعنی تن کا نہیں پڑتا سایہ
ابر اس شہ کے مبارک سر پہ

تب خدیجہؓ سے نکاح اپنا کئے
صاحبِ مال و جمال و اجلال
بھیجتی تھی وہ بہت جانبِ شام
پڑھتی تورات کو تھی شام و پگاہ
آیا تھا اُسکے اُتر گود اندر
جو ہو پیغمبرِ ایں عصرِ اخیر
سُن یہ تعبیر ہوئی وہ مسرور
وہ لگی سننے بہت اُسکے کمال
جسم ہے نور کا ہی سرمایہ
دھوپ لگے وقت ہی سایہ گستر

مختصر قصہ وہ سُن لکھتا ہوں
کوئی تونگر نہ تھا اُس کا ہمسر
مرد بی بی کا کیا تھا رحلت
اور انجیلِ مقدس بھی تمام
گھر ہوا نور سے اسکے معمور
وہ تجھے عقد میں اپنے لاوے
اور تھی مشتاق دل و جاں سے سدا
جو علاماتِ رسالت اکثر
اور اس شہ کے مبارک تن پر
اور سدا بول و برازِ شہِ دیں

کہ تھی مکہ میں خدیجہؓ خاتوں
ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر
کرتی تھی خفگی بہت وہ طاعت
خوب جانی تھی کبھی پڑھتی تھی مدام
پس کیا ساری جہاں کو پر نور
پہلے دیں اُس کا ترے گھر آوے
تا اِس امید کو بر لاوے خدا
ذاتِ اقدس میں تھے شہ کے اشہر
نہ ہے مکھی کا مچھر کا گذر
غیب ہوتا نظر آتا نہ کہیں

جب اوصاف وہ سننے لگیں　پھول تسکین کے چننے لگیں
اندنوں لکھتے ہیں یوں اہلِ سیر　بہت افلاس تھا بوطالب پر
اندنوں ہی میں خدیجہؓ ایجاں　چہتی تھی ایک امینِ ذی شاں
تھی بہت شہؐ میں امانتداری　تھی سزاوار انہیں سرداری
جب خدیجہؓ نے سنی یہ حالات　اور بھی آپ کے پاکیزہ صفات
نفع میں حصہ وہ اپنا لیوے　اور مجھکو بھی جو چاہے دیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے تمام　ہوتے آئے ہیں رئیسانِ کرام
دیکھ سرورؐ نے چچا کا افلاس　چاہا کرنا یہ سفر بے وسواس
عزم بالجزم یہ دیکھ آخرِ کار　ابوطالب بھی قبولا ناچار
کرکے آراستہ وہ اپنا مکاں　فرش یک عمدہ بھی بچھوائیں وہاں
اور مسند پہ انہیں بٹھلا کر　لگی تورات میں کرنے کو نظر
قافلے کی دے حکومت فی الحال　بھیجی ہے شام کو وہ نیک خصال
دی ہے دونو نکو وہ کر تابعدار　تا رہیں شاہؐ کے فرماں بردار
اور کی حکم کہ کر شہؐ کو سوار　میسرہ لیکے چلے ہاتھ مہار
الغرض مکّے سے جب شاہِ انام　رونق افروز ہوئے جانبِ شام
صومعے پاس ہی اسکے جاکر　قافلہ جبکہ ہے اترا یکسر
دیکھ یہ دور کے راہب آیا　کر سلام آپ کو یوں عرض کیا
مجھکو عیسٰیؑ ہی دیا تھا یہ خبر　کہ محمدؐ ہے رسلؑ کا سرور
سو کبھے یک جھاڑ تلے بیٹھیگا　جھاڑ اُس وقت ہرا ہو دیگا
یہاں یک آوے گروہِ تجار　انکا بلاشک وہ رہیگا سردار
اور تب کیجو ضیافت اسکی　اور بجالائیے خدمت اسکی
وہ جنازیکے پڑھے تیرے نماز　کفن اور دفن سی دیویگا نواز
شہؐ نے کی عرض قبول اسکی جب　قافلے کو وہ کیا مہماں سب
کہ جو ہے خواب کی اپنے تعبیر　سو ظہور اسکا ہے اب بے تاخیر
فکرِ تزویج میں سرورؐ کے مدام　تھا شب و روز بہت بے آرام
تا اسے ساری حکومت دیکے　قافلہ شام کو اپنا بھیجے
آپکو ملکِ عرب بیچ یقیں　کہتے تھے آگے نبوت کے امیں
پاس اس شہؐ کے یہ بھیجی پیغام　کارواں ساتھ لیجاوے تا شام
ابوطالب کو سنائے شہِؐ دیں　سن یہ پیغام ہوا وہ غمگیں
کیوں کرے شاہؐ کو پس تابعِ غیر　جسکے تابع ہیں دو عالم بالخیر
تا وہ افلاس چچا سے ہو دور　تھا یہی سرورِ دیں کو منظور
جب خدیجہؓ نے سنی ہے یہ خبر　شہؐ کو بلوائیں بہت ہو خوشتر
لائے تشریف وہ جب با اجلال　باادب آئی ہیں خود استقبال
جو کہ تھی ختمِ نبوت کی نشاں　پائی وہ شاہ میں بے ریب و گماں
میسرہ ایک غلام اسکا جو تھا　بھی خزیمہ تھا سگا یک اسکا (قرابتدار)
دیکے یک عمدہ لباس انکے پاس　کبھی پہنائیو شہؐ کو یہ لباس
خرقِ عادات جو دیکھیں رہ میں　وہ بیاں آکے سب اپنے سے کریں
راہب یک راہ میں تھا اہلِ کمال　سن زیادہ اسکی تھی از ششصد سال
سو کبھے یک جھاڑ تلے بیٹھے نبیؐ　جھاڑ سرسبز ہوا ہے وہ بھی
آپ ہو ختمِ رسل عالی شاں　منتظر آپکا ہی تھا میں یہاں
گذرے چھ سو سے زیادہ کئی سال　آوے پیارا یہاں وہ خوشحال
ابر کا سایہ ہو سر پر اس کے　سایہ اسکا نہ زمیں پر بھی پڑے
ذات میں جسکے تو پاوے یہ نشاں　جلد لا اسپہ تو دل سے ایماں
تو پڑھے کلمہ شہادت جس آں　کرے پرواز ترے جسم سے جاں
خدمتِ عالی میں تو اسکے سلام　پہنچا جانب سے مرے با اکرام
جبکہ فارغ ہوے کھانے سی تمام　روبرو شاہؐ کے آکر وہ ہمام

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند
قصر پر اپنے خدیجہؓ خورسند
دو ملک اُڑتے ہوئے آتے تھے
الغرض آن کے بی بی کے حضور
دستِ پاک اپنا رکھے اُنپہ نبیؐ
قصہ راہب کا بھی بولے یکسر
چاہی تزویج میں شہؐ کی آؤں
مال و زر کچھ نہ تھی اور جود و کرم
کئی اُمرا و سلاطین ذی نام
دیکھی جب شہؐ میں نبوت کے نشاں
میں کہی نزدِ نبیؐ جاؤں ابھی
ابوطالب اُدھر اس شہؐ کا چچا
ہوگئے تزویجِ خدیجہؓ کے ولی
تین جامے تھے نفیس اے ہشیار
تھا دیا آپ کی تزویج لئے
اور خدیجہؓ بھی روانہ کی تب
قیمتی تھان بہت اے دمساز
شاہؐ تشریف بہا جب لائے
رونق افروز ہوئے جب سالارؐ
مہرِ خاتون کا باصد اجلال
اور خدیجہؓ بھی تکلف سے تمام

مرغِ جاں جسم سے پرواز کیا
یمن سے شہؐ کے بہت نفع ملا
پائے مکہ میں ہوئے سب خورسند
بیٹھی تھی ساتھ لئے عورات کو چند
سایہ سرورؐ کے اوپر ڈالے ہوئے
میسرہ اور خزیمہ مسرور
جلد اُٹھ چلنے لگے راہ بھی
سُن وہ خاتون ہوئی بس مضطر
میں ہی اول یہ سعادت پاؤں
عقل و علم و ادب و نیک شیم
کئے تزویج کا اُس کے پیغام
آپ سے چاہی نکاح اے ذیشاں
اسکو اسباب پہ لے آؤں ابھی
ہوا داعیٔ نکاح والا
شہؐ کو بلوائے ہیں باعیشِ دلی
مول ہر اک کا تھا پانصد دینار
شاہؐ پہنے وہ لباس اُس سے لے
بادشاہانہ لباس ایک عجب
کردی حضرتؐ کیلئے پا انداز
وارئے اسکو قدم پر اُن کے
کئے خدام وہ طبقوں کو نثار
چار سو زر کے ہیں باندھے مثقال
اہلِ مکہ کو ہے کی دعوتِ عام

پڑھ جنازے کی نماز اسکو وہیں
پس مع الخیر بہ مکہ آئے
ہے روایت کہ شتر پہ ہو سوار
شاہِ عالمؐ پہ پڑی اسکی نظر
دیکھ خاتون یہ ہوئی بہر دلشاد
بولے دو اونٹ بہت سست ہوئے
اور کرامات جو اس سرورؐ سے
اور کی جزم و یقیں دل اندر
نقل کرتی ہے نفیسہ بے مین
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال
پر وہ خاتون نہ قبولی حاشا
عزمِ دل پھیر کے تب بولی وہ
پس وہیں شاہ کی خدمت میں گئی
اور خاتون کا چچا جو تھا عمر
تب ابوبکرؓ گیا ہے حاضر
الف دینار بھی لایا خوشحال
مال بوبکرؓ کا ہی وہ سب تھا
بادشاہانہ لوازم سے بھی
اور جواہر سے طبق بھر کے گئے
غرض اس عزت و شوکت کیساتھ
خطبۂ عقد پڑھا عمِ رسولؐ
سب قبائل کے رئیس و اُمرا
مال خیرات کی اس روز زیاد

دے کفن دفن کئے سرورِ دیں
جنس کچھ شام سے بھی تھے لائے
واردِ مکہ ہوئے جب سالارؐ
سایۂ ابر سے دیکھی سر پر
معتقد شہؐ کی ہوئی اور زیاد
راہ میں یک جگہ بیٹھ گئے
دیکھے تھے رہ میں بیاں سب وہ کئے
اِس زماں کا ہے یہی پیغمبرؐ
کہ خدیجہؓ تھی نجیب الطرفین
زن نہ تھی عصر میں کوئی اسکی مثال
دل نہ تھا بیاہ پہ ہرگز اُس کا
مجھ سے یہ رازِ نہاں کھولی وہ
اور ترغیبِ نکاح اسکو دی
ابنِ عم ورقہ بھی نوفل کا پسر
واسطے شہؐ کے لباسِ فاخر
بولا یہ عبدِ مطلب کا ہے مال
دفعِ منت کیلئے یوں وہ کہا
گھر کو آراستہ وہ کروائی
بولی ہاں اپنی کنیزوں کو مجھے
خویش اور یاروں کو لے اپنے ساتھ
بعد ورقہ بھی پڑھا ہے مقبول
تہنیت ہر دو طرف لائے بجا
سارے بے گھر دوں کو بھی کی ہے ازلد

اور وہ مال و متاع اپنا سب　نذر حضرت کے ہی کر دی بہ طرب
تا نہو شاہ پہ اپنا احساں　آپ ممنون ہے سر و عیاں
پر تھا کب مال سے اُس شاہ کو کام　دو جہاں جس کے دل و جاں سے غلام
ذات میں جسکی تھی استغنائی　مالِ دنیا سے تھی بے پروائی
اور جب عمرِ شہِ عالم کی　تنیس پر پانچ برس کی ہے ہوی
تب نئے سر سے عرب بے تاخیر　کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر
کام میں اسکے تھے حضرت بھی دخیل　مثل جد اپنے براہیم خلیل
حجرِ اسود کے لگانے کو اُٹھا　کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا
سب قبائل میں عرب کے ور حال　تب بہت آیا خلاف اور جدال
تا کہ آپس میں انہوں کے بسیا　پہنچی ہے نوبتِ جنگ و پیکار
ہر قبیلے کا یہی تھا دعویٰ　سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا
متفق اسپہ ہوئے سب باہم　کہ محمد ہوں ہمارے میں حکم
جو کرے حکم کریں سب وہ قبول　بس کئے حکم یہ اُن سکو رسول
کہ بڑی ایک بچھا دیں چادر　اور رکھیں اسمیں مبارک وہ حجر
شخص ہر ایک قبیلے سے یک　لے کے چادر کو وہ پکڑے بیشک
پاس دیوار کے وہ لائیں اُٹھا　سب قبائل بھی وہ لائے گویا
کریں سب مل کے وکیل اپنا مجھے　میں ہی دیوار میں رکھدونگا اُسے
حکم حضرت کا کئے سب وہ قبول　سنگ میں آپ لگائے ہیں رسول
غایتِ عقل پہ شہ کی ہے دلیل　علما بولے یہ قصہ ہے دلیل
عمر پچیس برس سے اے عفیف　سال چالیس تلک عمر شریف
غیب کی سنتے تھے آواز نبی　پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی
تنیس پر تین سے نے تا چالیس　شاہ کو دکھتے تھے انوار نفیس
گیارہویں سال سے تھا تا تینتیس　ساتھ اس شاہ کے جبرئیل امیں
اور ز تینتیس چہل تک نقیل　تھا رفیق آپکا بس اسرافیل
کہا حضرت نے کہ خلاقِ صمد　کی مری چار وزیروں سے مدد
آسماں کے دو وزیران جلیل　ایک جبریل و دگر اسرافیل
دو وزیرانِ زمیں نیک سیر　ایک ابوبکر و عمر ہے دیگر
چھے مہینے ز نبوت آگے　خواب ہوتے تھے نبی کو سچے
دیکھتے خواب میں یعنے جیسا　پاتے بیداری میں اسکو ویسا

زمانِ نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

جب نبوت کے مبارک ایام　ہوئے نزدیک آں شاہِ انام
خلق سے خوش نہیں آتی صحبت　خلوتِ حق سے ہی پائی اُنست
غار میں کوہِ حرا کے شہ دیں　جا کے تب ہونے لگے گوشہ نشیں
ذکر اور فکر میں رہتے شاغل　ذکر لب گاہ کبھو فکر بدل
تھے کبھی ذاکرِ سبحان اللہ　اور کبھی لا الٰہ الا اللہ
رہتی عزلت کبھی یک ماہ تمام　کم بھی کرتے تھے کبھی چند ایام
ہوئے پھر مکے میں رونق افروز　خانۂ پاک میں رہ یک دو روز
توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ　پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہ
اسی خلوت کے دنوں میں یکروز　تھے لبِ آب پہ جلوہ افروز
یکبیک ایسے میں اے اہلِ نیاز　یا محمد سے ہوی ایک آواز
دیکھے سر اپنا اُٹھا تب سرور　کچھ بلندی میں نہ آیا ہے نظر
یونہی آواز دو بار اور ہوے　چو طرف جلد نظر کرنے لگے
تھی بہت شاہ کو تب حیرانی　شخص یک ایسے میں بس نورانی
تاج یک نور کا تھا سر پہ دھرا　سبز پوشاک بھی وہ پہنا تھا

مثلِ خورشید کے بشکلِ بشر
میں ہوں جبریلِ امیں آئے ور
یک روایت ہے کہ جبریل تبھی
اور کیا عرض کہ پڑھ اے شہِ دیں
صورتِ حرف نہیں ہے معلوم
کہ بہت شہ کو ہوئی ہے تکلیف
دیتے ہی اثر یک شہ پلٹے
عائشہ سے ہے روایت آئی
طشتِ زریں میں زآبِ زمزم
دلکو پھر اسکے ہی جگہ میں رکھے
جیسے برتن میں کسی چیز کو رکھ
حکمت اس شقِ صدر کی یونہی
وحی کا بار اٹھانے کیلئے
ہے روایت کہ تبھی روحِ امیں
شہ کو جبریلِ امیں بتلائے
پیر کا روز تھا وہ اے اکمل
الغرض شام تلک شہ کو وہی
اور خدیجہ کو کہے اے باہوش
پوچھی بی بی نے کہ کیا ہے احوال
عرض کی بی بی نے اے سالار
جو ضعیفوں پہ ترحم سر آں
اور ایسے ہی صفاتِ اقدس
ہیں امیدِ قوی مجھکو ہے اب

آگھرا جلد بہ پیشِ سرور
آپ اس عصر کے ہو پیغمبر
نامہ یک لاکے دکھا پیشِ نبی
شہ کہے اسکو کہ اے روحِ امیں
اور نہ نامے میں بھی ہے کچھ مرقوم
اور بہت غرق کیا جسمِ شریف
پانچوں آیت بھی فصاحت سے پڑھے
کہ خبر مجھکو پیمبر نے دی
دھوئے ہیں دل کو مرے وہ اسدم
اور سینے کو مرے وصل کئے
منقلب کرتے ہیں اسکو بیشک
ہے یہ تفسیرِ عزیزی لکھی
تتقیہ سرورِ دیں کا ہووے
مارا ہے اپنے قدم کو بہ زمیں
سورہ الحمد کا بھی سکھلائے
دوسری تھی ز ربیع الاول
شکلِ جبریل نظر آتی تھی
کہ اڑھا جلد مجھے بالاپوش
شاہ تفصیل سے بولے سب حال
خوف و اندیشہ نہ کیجے زنہار
اور خویشوں سے سلوک و احسان
ذات میں آپکی ظاہر ہیں سب
کہ کرے خیر ہی بس آپکا رب

شہ نے تو کون ہے اسکو پوچھا
لایا پانچ آیتِ اقرأ وہ ہیں
تھا وہ نامہ زحریرِ جنت
لکھنے پڑھنے سی نہیں مجھکو خبر
شہ کو جبریل نے سینہ سے لگا
یونہی دابا وہ نبی کو سہ بار
نقل ہے شہ کو تبھی اے ہوشیار
آکے جبریل بھی اور میکائیل
دل سے کچھ پھر کے نکالے باہر
دست و پا پھر کے پکڑ کر بہ ادب
پس گئے پھر مری پشت اوپر
کہ نبوت کا گرامی منصب
قوتِ تازہ کبھی پاوے سرور
چشمہ پانی کا ہوا ایک ظاہر
اور دو رکعت بھی پڑھائیں نماز
یک روایت ہے کہ تھی وہ سوم
اور لرزاں تھا بہت جسمِ شریف
پس لحاف یک اڑھالی وہ لا
اور کہا خوف ہے اب پھر کے نہیں
کیونکہ رحمت کی صفات اپنی خدا
اور مہمانوں کی مہمانی بھی
رحم جو خلقِ خدا پر لائے
اپنے ہمراہ وہ بس شاہ کو لی

عرض خدمت میں وہ اس طرح کیا
اور کیا عرض کہ پڑھ اے شہِ دیں
دُر دیا قوت سے اسکی تھی بنت
میں تو امی ہوں پڑھوں پس کیونکر
زور و قوت سے تب ایسا دابا
پس کیا عرض کہ پڑھئے سالار
شق ہوا صدر کا بھی تیسرے بار
شق کئے سینہ کو میرے بے قیل
کچھ نہ پہچانا میں اسکو آخر
ہر دو گردش میں دئے مجھکو تب
قلب میں جسکا میں پاتا ہوں اثر
جب دیا شہ کو خدا چاہا تب
تا گراں بار اٹھاوے سرور
غسل و استنجا و ضوئے طاہر
ہوکے جبریل امام اے دسیار
اور بعضوں نے لکھا تھی وہ دہم
گھر کو پس اپنے لے آئے تشریف
لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا
تا ہلاکت ہو یہ صدمے سے کہیں
ذاتِ والا میں کیا ہے پیدا
اور تائید بھی مختار جو تھی
رحمت اس پر بھی خدا فرمائے
پاس ورقہ بنِ نوفل کے گئی

جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی / علما میں تھی اسے یکتائی
دینِ عیسیٰ پہ تھا وہ اہلِ کمال / اُس سے خاتون یہ کہی سب احوال
وہ کہا حق کی قسم اے شہِ دیں / وہ جو آیا تھا ہے جبریلِ امیں
آپ مرسل ہو خدا کے تحقیق / میں دل و جاں سے کیا ہوں تصدیق
کاش تب تک میں رہوں گر جیتا / آپکو نصرت و یاری دونگا
نقل ہے تھوڑی ہی گزری مدت / کیا دنیا سے بھی ورقہ رحلت
پہنکر سبز لباسِ جنت / تھا وہ جنت میں بہت با فرحت
جلد ورقہ کی ہوئی جو رحلت / کہتے ہیں حق کی یہی تھی حکمت
راہباں یونہی بہت اور احبار / شہ کی بعثت کا کیے ہیں اقرار

خوب تورات سے انجیل سے بھی / آگہی اور خبر اسکو تھی
پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نے تب / آپ تفصیل سے فرمائے وہ سب
سب رسولوں پہ وہی آتا تھا / وحی مولیٰ سے وہی لاتا تھا
مشرکاں آپکے ہونگے دشمن / پس اسی واسطے چھوڑوگے وطن
دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے / رخصت اس شاہ کو دی ورقہ نے
علما اس کو گنے در اصحاب / اسکو دیکھے ہیں پیمبر در خواب
گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زماں / پر وہ لایا ہے بلا شک ایماں
کہ نہ لاوے کہیں کفار گماں / کہ وہ سکھلاتا ہے شہ کو قرآں
جو کہ اس فن میں کتابیں ہیں طویل / انمیں مذکور ہے انکی تفصیل

مختصر اب میں وہ لکھتا ہوں بیاں / لائے جو شہ پہ صحابہؓ ایماں

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی پہنا کر خلعت / شہ کو پہنایا خدا با عزت
کیا شرف اسکو دیا ہے داور / کوئی نہ اس امر میں اسکا ہمسر
کیا لکھوں اسکے مقاماتِ جلیل / کیا کہوں اس کے کراماتِ جلیل
مومنہ پہلی وہ بیبی ہے وہ / اور ہے پہلی صحابیہ وہ
ایک دن شاہ سے جبریل ہمام / آ کہا حق سے ہے خاتون کو سلام

گر خدیجہ نے ہی سب سے تقدیم / پائی ایمان کی اوّل تکریم
سابقہ سارے وہ سباق کی ہے / سیدہ انفس و آفاق کی ہے
پہلی زوجہ ہے وہی اُس شہ کی / پہلی محبوبہ حبیب اللہ کی
جس سے پیدا ہوئی زہرا جمیل / بس یہی اُسکی فضیلت پہ دلیل
مرتبہ بی بی کا بس عند اللہ / ہووے کس درجہ میں سبحان اللہ

تا ابد اُسپہ سلام و رضواں / حق تعالیٰ سے ہو ہر آن و زماں

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا شبہ علی / لائے ایمان بہ تصدیقِ دلی
ہے روایت کہ وہ تھے سنِ صغیر / ابو طالب کو علائق تھے کثیر
ابو طالب کو عیال و اطفال / ہیں بہت وہ نہیں رکھتے ہیں مال
مانگے ایک ایک پسر کو لیوے / خرچ اطفال کا تا کم ہووے
ابو طالب نے کہا بے وسواس / کہ عقیل ایک کو چھوڑو مجھ پاس

شاہ مبعوث ہوئے پیر کے روز / لائے منگل کو وہ ایماں فیروز
قحط مکے میں پڑا تھا یکبار / کہے عباسؓ کو یوں تب سالار
قحط سالی ہے بڑی اے عم / چاہیے اُنکی مدد کرنا ہم
حکم سرور کا قبولے عباسؓ / پس کہے جاکے ابو طالب پاس
باقی چہیتے ہو سو لیجاو اب / کیا عباسؓ نے جعفرؓ کو طلب

اور حضرتؐ نے علیؓ کو ہے لیا
زینت کرنے لگے صبح و مسا

دیکھے یک روز کہ پڑھتے ہیں نماز
مصطفیٰؐ اور خدیجہؓ بہ نیاز

اے علیؓ تجھکو بھی اس دین طرف
میں بلاتا ہوں تو لے اس سے شرف

پس علیؓ نے شہؐ کے بجائے فرزند
تھے دل و جاں سے نہایت خورسند

پوچھے سرورؐ سے یہ کیا ہے فرما
کہا حضرتؐ نے یہ ہے دینِ خدا

ہے خدا ایک نہیں اسکو شریک
مجھکو اسکا ہی نبیؐ جان تو ٹھیک

پس یہ سنتے ہی نبیؐ سے کرآز
ہوئے ایماں سے مشرف اے یار

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد ازاں زید نے لایا ایماں
متبنّیٰ پسرِ شاہِ جہاں

جب تجارت کو گیا تھا وہ بہ شام
شام سے لایا تھا وہ چند غلام

وہ خدیجہؓ سے کہا ہو خورسند
لے غلاموں سے جو ہو تجھکو پسند

کرکے آزاد دہیں اسکو رسولؐ
کئے فرزندی میں اپنے مقبول

جب خبر پہنچی ہے اسکو آخر
کہ ہے نزدیکِ رسولِؐ فاخر

اسکو سینے سے لگا کر اپنے
بوسے دے دیکے لگا ہے رونے

کہ اگر چاہے یہیں رہ جاوے
ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے

باپ کے ساتھ کی ہی دولت سے
پس نہ ہونگا جدا حضرتؐ سے

وحی جب شاہؐ پہ کی شرفِ نزول
دینِ اسلام کیا جلد قبول

اسکا قصہ ہے یہی سن اے فہیم
تھا بھتیجا جو خدیجہؓ کا حکیم

تہنیت واسطے خاتوں کے تشریف
لے گئی اُس کے مکاں کو تشریف

زیدؓ کو حضرتِ خاتوں لیکر
نذر کی ہے بہ جنابِ سرورؐ

اور حارث جو پدر زید کا تھا
ڈھونڈھتا اس کو بہت پھرتا تھا

جلد خدمت میں نبیؐ کی آیا
اور فرزند کو اپنے پایا

دیکھکر شاہؐ نے یہ درد و ملال
اختیار اسکو دیا ہے فی الحال

عرض کی زیدؓ نے اے خیرِ بشرؐ
آپکی مجھکو غلامی بہتر

عذر کر باپ کو پس بھیجدیا
قصہ یہ آگے نبوت کے تھا

زید ہی مومنِ سوم ہے جان
رکھکے ایمان یہ تینوں پنہاں

وادیٔ مکہ میں با شاہِؐ ہدا
خفیہ کرتے تھے نمازوں کو ادا

جناب امیر المومنین افضل الخلائق بعد المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زیدؓ کے بعد ہی صدیقِ عتیق
ہوئے ایماں سے مشرف تحقیق

دیکھے بوبکرِ مکرمؓ یہ خواب
کہ گرا کعبے کے اوپر مہتاب

یونہی اس کا یک مبارک ٹکڑا
گھر میں صدیقِؓ معظم کے گرا

ٹکڑا اک گھر میں جو صدیقؓ کے تھا
انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا

پھر کئی روز کے بعد از وہ ہمام
جب تجارت کو گئے جانبِ شام

شہرِ مکے میں قریب آ ماہر
ہو ویگا ایک پیمبر ظاہر

تم وزیر اسکے رہیں حینِ حیات
اور خلیفہ ہوں یقیں بعدِ ممات

آگے بعثت کے سمجھ اے بھائی
عمر تھی بیس برس جب اُسکی

ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پھر اسکے تبھی
منتشر ہو گئے مکے میں سبھی

بعد ازاں ٹکڑے وہ پھر جمع ہو سب
مثلِ اول کے گئے چرخ پہ تب

ایک روایت ہے وہ ٹکڑا دیکھکر
جمع ہو آئے ہیں صدیقؓ کے گھر

مل بحیرا سے کہے اپنا خواب
یوں کہا اسکی وہ تعبیر شتاب

بالیقیں اسکی ہدایت کا نور
سارے مکے میں کرے شرفِ ظہور

یوں ابوبکرؓ کہے ہیں پیچاں
کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا نہاں

جب سنا شہ کی رسالت کی خبر
آپکے پاس گیا میں خوشتر

شہ کہے خواب کی میرے تعبیر
کہ بحیرا جو کیا تھا تقریر

آپکو کس نے خبر دی یہ یقیں
شہ نے فرمایا کہ جبریلِ امیں

بس پڑھے کلمہ شہادت کا وہیں
لائے ایمان بصد صدق و یقیں

بے تامل تبھی لائے ایماں
کچھ نہ چاہے ہیں دلیل و برہاں

نیچے یک جھاڑ کے میں بیٹھا تھا
شاخ اُس جھاڑ کی یک جھکتی آ

اُسپہ ایمان تو لا با اکرام
میں کہا کیا وہ نبی کا ہے نام

جبکہ حضرت نے نبوت پائی
پھر اُسی جھاڑ سے آواز آئی

جاہلیت میں کبھی تھے نیک اندیش
تھے ابوبکرؓ ز اعیانِ قریش

فرد ایسا ہو مسلماں اوّل
جب ہوا دیں کا معاون اکمل

اسکی ترغیب مدد ہی سے شتاب
لائے ایمان بہت سے اصحاب

سب صحابہؓ پہ فضیلت اسکی
ہو گئی شرع میں ثابت ازکی

بنتِ صدیقِ معظم اسما
رضی اللہ تعالےٰ عنہا

گھر کو آئے ہیں بہت با فرحت
دین کی ہمکو کئے ہیں دعوت

انکی ترغیب سے اُسدن ہی شتاب
لائے ایمان بہی پانچ اصحاب

بعد ازاں اور بہت سے یاراں
اسکی ترغیب سے لائے ایماں

نسخۂ ذکر صحابہ میں اے جاں
گر خدا چاہے لکھونگا وہ بیاں

جب کئے مجھکو وہ دعوت تقبیل
میں کہا کیا ہے رسالت کی دلیل

کیا تجھے وہ نہیں کافی ہے دلیل
میں کیا عرض کہ اے شاہِ جلیل

میں کہا کوئی دلیل اسکے سوا
آپ سے اور نہ چاہوں اصلا

یک روایت ہے کہ وہ با عزت
سنتے ہی سرورِ دیں سے دعوت

اور دیتے ہیں خبر وہ فیروز
جاہلیت کے دنوں میں یک روز

کہی میرے سے کہ یک حق کا نبی
بالیقیں ہوویگا مکے میں ہی

کی وہ پس نام سے مجھکو آگاہ
کہ محمدؐ ہے بنِ عبد اللہ

کہ محمدؐ ہوا مبعوث عیاں
جلد جا اُسپہ تو اب لا ایماں

مرجعِ خلق تھے ہر کام میں وہ
معتمد خاص میں اور عام میں وہ

جان اور مال سے بر وجہِ سدید
جب لگا دین کی کرنے تائید

جبکہ سابق میں انہی سے اشہر
نفع اسلام کو پہنچا اکثر

روایت

اس طرح بولتی ہیں اے فیروز
لائے بوبکرؓ ہیں ایماں جس روز

لائے ایمان نہ ہم سب جبتک
وہ نہ مجلس سے اٹھے ہیں تب تک

سعدؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عثمانؓ
اور پسر عوف کا عبدالرحمنؓ

وجہ ایمان کی اُن کے تفصیل
یک بڑی جہتی ہے طورِ طویل

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

اپنے ایماں کا سبب اے ذیشاں
اس طرح کہتا ہے عبدالرحمن

عسکلاں نام تھا یک حبرِ کبیر
کہ یمن بیچ تھا وہ پیرِ شہیر

ہر ملاقات میں وہ نیک شعار
مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار

یا مخالف ہو تمہارے دیں کا
کہتا تھا میں نہ ہوا کوئی ایسا

جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب
قوم اور خویش و احفاد کو سب

کہ بہ تقریبِ تجارت بہ یمن
میں گیا قبلِ نبوت ز وطن

جب یمن کا میں سفر کرتا تھا
اوّل اس سے ہی میں ملتا تھا جا

کہ تمہارے ہیں ہوا کوئی پیدا
جسکو ہو شہرت و اکرام بڑا

جب گیا تھا میں یمن کو اُس بار
ضعف تھا اسکو ز اوّل بسیار

مجھکو پوچھا کہ نسب کیا ہے ترا
میں تمام اپنا نسب اُس سے کہا

سب سنا پس وہ کہا بیکسے ۔۔۔ ایک خوشخبری میں دیتا ہوں تجھے
گئے مہینے میں ہوئے رسول ۔۔۔ سارے عالم سے کیا اُسکو قبول
بُت پرستی کو وہ رد کرتا ہے ۔۔۔ دینِ حق ایک نیا لایا ہے
میں کہا اسکو کہ وہ پیغمبر ۔۔۔ کس قبیلے سے ہوا ہے مہتر
اسکو تو مخبرِ صادق ہے جان ۔۔۔ اُسکا ہونا صرف تابع ہے آن
تین ابیات مقرر اُن سے ۔۔۔ ہیں شواہد و معارج میں لکھے
اے محمدؐ تو نبی ہے خلق کا ۔۔۔ کہ خبر جسکی دیا تھا موسیٰؑ
تو دکھا خلق کو راہِ اسلام ۔۔۔ کر شفاعت میری در روزِ قیام
جبکہ میں مکے کو آ کر پہنچا ۔۔۔ پہلے بوبکرؓ سے یہ حال کہا
جلد جا پہنچ تو اب اُس کے حضور ۔۔۔ اُسنے لا صدق سے ایماں بہ ضرور
اور بولے کہ ترے سے فی الحال ۔۔۔ خیر کی پاتا ہوں امید کمال
شعر و پیغام کو سب سنوایا ۔۔۔ تب ہی حضرتؐ پہ میں ایماں لایا
بعد ازاں تین برس تک اے جاں ۔۔۔ فترتِ وحی ہوئی ہے پہچاں
شاہ پس غارِ حرا میں جا کر ۔۔۔ ہوتے تھے گوشہ نشیں شام و سحر
کیونکہ وہ وحی سے پائے تھے ذوق ۔۔۔ غلبہ جب کرتا تھا بس اسکا شوق
آتے اُس حال میں جبریلِ امیں ۔۔۔ اور دیتے یہ قرار و تسکیں
ہوا ایسا ہی کئی بار اے یار ۔۔۔ دی ہے جبریلؑ نے تسکیں ہر بار
اور سہ سال تلک دعوتِ دیں ۔۔۔ علی الاعلان کئے شاہ نہیں
اور بروقتِ نبوت بے قیل ۔۔۔ جو پڑھائے تھے دو رکعت جبریلؑ
اور پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا ۔۔۔ مصطفیٰ اور صحابہؓ بھی سدا

کہ تری قوم سے حق اے ماہر ۔۔۔ یک پیمبر کو کیا ہے ظاہر
اُسپہ بھیجا ہے خدا ایک کتاب ۔۔۔ سب کتب کی ہے وہ ناسخ در باب
پڑھ سناتا ہے وہ یک خوش کلام ۔۔۔ کرتا ہے دعوتِ دینِ اسلام
وہ کہا ہے وہ بنی ہاشم سے ۔۔۔ جلد جا دیکھ قدم تو اُس کے
یہ کئی بیت مرے اب تو لجا ۔۔۔ خدمتِ عالی میں اُس کے پہنچا
انکا حاصل ہی یہی سن اے جاں ۔۔۔ کہ خدا ایک ہے بے شبہ و گماں
اب میں لایا ہوں ترے پر ایماں ۔۔۔ تیری تصدیق کیا سر و عیاں
جب یہ بیتیں وہ مرے ہاتھ دیا ۔۔۔ لیکے میں جلد وہاں سے نکلا
وہ کہا ہاں کہ خداوندِ جہاں ۔۔۔ کیا مبعوث محمدؐ کو یہاں
شاہ تب گھر میں خدیجہؓ کے تھے ۔۔۔ میں گیا دیکھ کے وہ مجھکو ہنسے
وہ کہا کیا وہ کہے شاہِ انام ۔۔۔ کس کا لایا ہے تو یہ پیغام
اور اُسی سال ہوئی ہیں پیدا ۔۔۔ فاطمہؓ بنتِ نبی خیرِ نساء
یعنی اللہ کی طرف سے بتقلیل ۔۔۔ وحی حضرتؐ پہ نہ لائے جبریلؑ
منتظرِ وحی کے رہتے ہر حال ۔۔۔ اور اِس بات کا رہتا تھا ملال
کوہ پر جاتے تھے وہ شاہِ ہدا ۔۔۔ تا ہلاک آپ کو کر دیوے گرا
آپ بے شبہ خدا کے ہو رسولؐ ۔۔۔ پس نہ ہو وحی نہ آنے سے ملول
بعد سہ سال کے خلاقِ ورا ۔۔۔ لطف سے سورۂ مدثر بھیجا
بلکہ تھی دعوتِ خفیہ جاری ۔۔۔ شہؐ کو ایسا ہی تھا حکمِ باری
پس یہی فرض تھے دو رکعت جاں ۔۔۔ صبح اور شام کو بے شبہ و گماں
شبِ معراج میں یہ پنج نماز ۔۔۔ فرض مولا نے کیا اے دمساز

یہ چوتھا گل نبوت ہے چوتھے سال کے احوال میں اظہارِ دعوت آنحضرتؐ کی آیاتِ بینات سے قرآن مجید کی

سالِ چہارم میں بلا شک رسولؐ ۔۔۔ آیتیں پائے ہیں یہ شرفِ نزول
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔۔۔ یعنی اظہار کرائے پیغمبرؐ ۔۔۔ حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر

مبعث ہ

ولادت مبارک فاطمۃ الزہراؑ

تین سال تک دعوت سے اعلان

اور منھ پھیر لے اے میرے نبی / مشرکوں سے تو بلا شبہ سبھی
کہتے ہیں آن کے مسجد میں نبی / دعوتِ دیں کئے ظاہر تب ہی

بعد ازاں کوہِ صفا پر آئے / سب قریشوں کو وہاں بلوائے
جب ہوئے جمع قبائل یکسر / تب یہ فرمانے لگے ہیں سرور

کیا کبھی جھوٹ سُنے ہو مجھ سے / بولے واللہ کبھی ہم نہ سُنے
شاہ فرمائے کہ اب میرا رب / دے رسالت کا مجھے یک منصب

تمہیں سمجھا ہے کرو دل سے قبول / پس لگے پڑھنے اس آیت کو رسول

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

یعنی کہدے میں خدا کا ہوں رسول / لوگو تم سب کی طرف کیجو قبول
وہ خدا جسکی حکومت یدوام / آسماں اور زمیں پر ہے تمام

کوئی نہ معبود سوا ہے اُس کے / وہی بے شبہ جلاوے مارے
لاؤ ایمان پس اے مردم / حق پر اور اُس کے پیمبر پہ تم

وہ پیمبر ہے نبیِ اُمّی / غیب سے پایا فیوضِ عِلمی
لاتا ایماں ہے خدا پر وہ رسول / اور کلام اُسکا بھی کرتا ہے قبول

اسکے تابع بدل و جان ہوؤ / شاید اُس وقت میں تم رہ پاؤ
بولہب کافرِ ملعون بدکار / جب اس آیت کو سُنا ہے بار

یوں لگا کہنے وہ بے شرم و حیا / کہ بھتیجا مرا دیوانہ ہوا
مت کرو بات کوئی اسکی قبول / بات یہ سن کے ہوئے شاہ ملول

اور جب آیتِ اَنذِر کامل / شاہِ عالم پہ ہوئی ہے نازل

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

شاہ تب کوہِ صفا پر آئے / سب اقارب کو وہیں بلوائے
جمع کر خویش و اقارب کو تمام / شہ کئے دعوتِ دینِ اسلام

حق کی توحید سنائے اُن کو / اور دوزخ سے ڈرائے اُن کو
اور فرمانے لگے اُن کو نبی / میں کہوں تم سے اگر بات ایسی

عقل میں وہ نہ تمہارے آوے / عقل اُسکو نہ تمہاری پاوے
جیسے گر تمکو کہوں گا ایسا / ایک لشکر یہاں آیا ہے بڑا

اور اس کوہ کے پیچھے ہے کھڑا / چاہتا ہے وہ تمہیں لوٹے آ
تم یقیں اسکو کروگے کہ نہیں / سب کہے ہم اُسے جانینگے یقیں

کیونکہ یکبات بھی جھوٹی گاہے / آپ سے ہم نہ سنے ہیں آرے
سُن یہ حضرت نے انہیں فرمایا / کہ ہے اب حکم خدا کا آیا

کہیں دوزخ سے ڈراؤں تمکو / تم جہنم کے عذابوں سے ڈرو
لاؤ اللہ پہ ایماں اب ٹھیک / ایک ہے کوئی نہیں اُسکا شریک

اور مجھے جانیو تم اُس کا رسول / اور اطاعت بھی کرو میری قبول
اور قرآن پہ لاؤ ایماں / اور عمل اُس پہ کرو از دل و جاں

ورنہ آئیگا یقیں تم پہ عذاب / پاؤگے اپنا کیا تم یہ شتاب
غرض اس روز یہاں تک حضرت / عام اور خاص کئے ہیں دعوت

حقِ اَنذِر جو نبھالائے بجا / یوں روایت ہے کہ مسلم نے کہا
شہ کے اجداد قریب اور بعید / جو قریشوں سے تھے مشہور رشید

نام ہر ایک قبیلے کا لے / شہ پکار اُن کو یہ فرماتے تھے
کعب و مرّہ کے سبھی اے اولاد / عبد الشمس کے بھی اے اولاد

اے بنی عبدِ مناف و ہاشم / اے بنی عبدِ مطلب سالم
اپنی جانوں کو بچالیجو تم / نارِ دوزخ سے اے سارے مردم

اللہ اللہ وہ بشیر اور نذیر / کئے اس روز یہاں تک تنذیر

یونہی عمات اور اعمام کو سب / اور اولاد کو بھی اُن کے نسب

(پھوپھیاں، چچایاں)

بلکہ انذار کئے حق کے نبی / اپنے اولاد مطہر کو بھی

انکو بھی بولے اے میری دختر / جان کو اپنی بچالے ز سقر

یعنے بے اذن خدا سترِ عیاں / نہ تصرف کا ہے مجھکو امکاں

کہ کروں تم سے میں نرمی و رافت / صلہ رحمی بھی کروں میں تم سات

کیونکہ دیکھ حق کی جلال و عظمت / ہوئے نیکوں کو بھی خوف و دہشت

الغرض آئی ہے جب وہ آیت / اور تنذیر کئے ہیں حضرت

بھڑکی ہے اُسکی وہیں نارِ غضب / اور بولی ہے حماقت کی لہب

یعنے اس طرح کہا ہو بے باک / اے محمد کہ تو ہو جائے ہلاک

شہ کا دل سنکے یہ آزردہ ہوا / حق نے پس سورۂ تبت بھیجا

الغرض بولہب اور اُسکی زن / ابو سفیان کی تھی جو کہ بہن

بولہب شہ کو ستاتا ہی رہا / رنج پر رنج دیا کرتا تھا

پر خدا آپ کا حافظ تھا دوام / شر سے محفوظ رکھا اُسکے مدام

اسکی زن جبکہ سنی ہے یہ خبر / آئی ہے لیکے بڑا ایک پتھر

عرض حضرت سے کئے دیکھ اُسے / کہ یہ آتی ہے بہت غصے سے

ہے مناسب کہ نہاں ہوں اس سے / بے ادب آپ سے تا نا ہووے

آنکر ایسے میں وہ پہنچی ہے / اور ابوبکرؓ سے یوں پوچھی ہے

یہ خبر پہنچی ہے اب میرے تئیں / کہ مری ہجو کیا ہے وہ یقیں

جانئے ہجو کسی کی زنہار / نہیں پیغمبر حق کا ہے شعار

وہ نہیں آپکو دیکھی ہے مگر / کہا حضرت نے کہ ہاں اب داور

اور حضرت کی جو تھیں دو دختر / اُم کلثوم بھی رقیہ دیگر

انکا عتبہ اور عتیبہ تھا نام / وہ ملاعین بھی نہ لائے اسلام

آپ کے جو تھے چچا اور پھپھی / یعنے عباسؓ و صفیہ کو بھی

نار دوزخ سے ڈرائے ہیں بہت / حق کی تعذیب سنائے ہیں بہت

فاطمہؓ دخترِ آں شاہِ انام / حق کیا نارِ سقر جن پہ حرام

کہ میں اللہ کے عذابوں سے سنو / نہیں مالک ہوں تمہارا جانو

ہاں مگر رحم و قرابت کا حق / مجھپہ ثابت ہو تمہارا الحق

جانئے غایتِ انذار ہے یہ / خوف میں حق کے سزاوار ہے یہ

لا اُبالی یہ ہی کہ حق کے نظر / خاصگاں بھی ہیں رہیں در خوف و خطر

بولہب کافرِ ملعون اشقا (بدبخت) / کہ جو حضرت کا تھا بیاد چچا

پس بہت غصہ میں آ وہ مردک / حق میں حضرت کے کہا تبًّا لک

کیا کیا جمع ہمیں اس ہی لیے / پس تجھے جلد ہلاکت ہووے

حق نے لفظ اسکا اُسی پر پھیرا / اور خبر اُس کی ہلاکت سے دیا

باندھے حضرت کی عداوت میں کمر / آپکو دینے لگے رنج اکثر

قتل حضرت کا بھی چہتا تھا وہ / اسکے قابو میں ہی رہتا تھا وہ

جب وہ دونوں کی مذمت میں خدا / کہتے ہیں سورۂ تبت بھیجا

کہتے ہیں نزدِ رسولِ فاخر / تھے ابوبکرؓ بھی اُس دم حاضر

ہے یہ گستاخ بڑی بد اطوار / اور ہے کلہ دراز و بدکار

کہا حضرت نے یہ سن اے صدیق / کہ نہ دیکھیگی وہ مجھکو تحقیق

کہ اے صدیق ترا یار کہاں / دیکھئے اب تو مجھے اسکا نشاں

کہا صدیق نہ شاعر ہے نبی / شعر کہتا نہیں ہرگز وہ کبھی

سن یہ خاموش گئی وہ ابتر / عرض صدیق نے کی اے سرور

یک فرشتے کو یہاں بھیجا تھا / پر سے وہ اپنے مجھے ڈھانپا تھا

آگے لعنت کے وہ دونوں کے تئیں / (ابولہب) اُس کے بیٹوں کو دئے تھے شہ دیں

بولہب کافر ملعون ناداں / جب ہوا دشمن سالار جہاں

نزول سورۂ تبت

اپنے بیٹوں کو تب اسطرح کہا
ورنہ جبتک میں ہونگا جیتا
پور جو تھا وہ لعیں کا چھوٹا
بے ادب ہوکے کیا زشت کلام
ایک کُتے کو ترے کتوں سے
اُنہیں ایام میں وہ زشت انجام
بد دعا شنہ جو کئے تھے اُس نے
اسکے اطراف بھی سوئے ہیں سب
اُس شقی پاس وہ پیس آیا ہے
یونہی ما نباپ کو بھی اسکے خدا
جیسا حق سورۂ تبت اندر
مال اسکا نہ اُسے کام آیا
اور زن اُسکی بھی ہوا اسکی رفیق
یہ عذاب اُسکا ہے بدلہ بے ریب
خار تا دامنِ اشرف میں لگیں
اور اُس پشتہ کی لمبی رسی
یک فرشتے کو کیا حکم خدا
اور باقی ہے عذابِ محشر
خوار کر ڈالا انھوں کو مولا
الغرض بولہب اور اُس کی زن
کافراں دیکھے کہ دعوت دیں کی
ابوطالب کی حمایت سے ہے مگر
عتبہ و شیبہ و بوجہلِ لعیں

کہ اگر جیتے ہو تم میری رضا
منھ تمہارا نہ کبھی دیکھونگا
وہ تبھی شرم و حیا چھوڑ اُٹھا
ہوئے رنجیدہ بہت شاہِ انام
اس شقی پر تو مسلط کر دے
قافلے ساتھ گیا جانبِ شام
حق میں جو تھا اُسکے بڑا اسکو خطر
ناگہاں آیا ہے اِک شیر بہ شب
اور اُسے پھاڑ کر ہیں کھایا ہے
دو جہاں میں ہے ہلاکی بخشا
دیتا ہے انکی ہلاکی سے خبر
اور جو کچھ کہ کسب اُس نے کیا
آویگی حشر میں در نارِ حریق
کہ یہ دنیا میں سدا وہ پُر عیب
آپکے پائے مبارک میں چبھیں
اپنی گردن میں وہ لپیٹی تھی
پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا
آہنی سلسلۂ نارِ سقر
دو جہاں میں بھی ہلاکی بخشا
ایسا حضرت کو دے رنج و محن
کیا کرتے ہیں علانیہ نبی
کچھ نہ کر سکتے تھے وہ زشت سیر
مشرکاں اور بہت سے بیدیں

جلد یہ رشتۂ وصلت توڑ دو
وہ جو عتبہ تھا بڑا اُس کا پسر
آیا ہے نزدِ حبیبِ خلاق
حق کی درگاہ میں اُٹھا دستِ دعا
ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا
ایک جنگل میں وہ پہنچے ہیں جب
جمع کر سب کا وہ ساماں یکسر
سو نگئا سب یہ کیا ہے وہ گذر
الغرض حق نے ہلاک اسکو کیا
کہ وہ حضرت کے ہوئے تھے دشمن
کہ ابولہب لعین و ناپاک
پس وہ مرتے ہی اُسے بے تاخیر
ہے وہ ہیزم کی اُٹھانیوالی
جمع کر کانٹے جو لے آتی تھی
پشتہ ہیزم کا وہ یک روز بڑا
سنگ پر ایک اُتاری ہے اسے
پڑ گئی سخت گلے میں پھانسی
یونہی جو کافر و مشرک بدفن
اور دیا غلبہ نبی کو اپنے
لیک حضرت نہیں دعوت چھوڑے
آپکے ہوگئے دشمن وہ تمام
کہتے ہیں جمع ہو سب بداندیش
متفق ہوکے سبھی پُر وسواس

سرِ دو دختر کو نبی کے چھوڑ دو
بسکہ خاموش رہا یہ سُنکر
اور دیا آپ کی دختر کو طلاق
بد دعا ایسی کئے ہیں اے خدا
حق تعالیٰ اُسے مقہور کیا
اُترے سب خیمہ وہاں کر کے نصب
پس عتیبہ کو سُلائے اُس پر
اور کسی کو نہ دیا رنج و ضرر
کہ دیا تھا وہ نبی کو ایذا
اور دیئے آپکو تھے رنج و محن
ہوگیا آپ تباہ اور ہلاک
خوار کر ڈالینگے در نارِ سعیر
رنج دوزخ میں ہے پانیوالی
رہ میں حضرت کے بچھا دیتی تھی
سر پہ رکھ اپنے لے آتی تھی اُٹھا
تا کچھ آرام و تسلی پاوے
اسی حالت میں وہ دوزخ میں گئی
آہ حضرت کے ہوئے تھے دشمن
دن بدن چمکا یا دین کو اسکے
بلکہ اظہار میں ہی تھے اس کے
اور ہوئے دشمنِ اصحابِ کرام
یک جماعت زر ئیسانِ قریش
آئے غصہ سے ابوطالب پاس

عقوبتِ زنِ ابی لہب

انواعِ بے ادبی و ایذائے کفار بہ جناب رسولِ مختار

یوں لگے کہنے تو ہی میر عرب / عمر و دانائی میں ہے پیر عرب
کہ بھتیجے نے ترے اے آگاہ / یہ محمد پسر عبد اللہ
پر نیا دین وہ یک لایا ہے / قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے
کفر اور شرک ہی رکھا ہے نام / اور بتوں کو بھی ہے دیتا دشنام
تین سو ساٹھ خدا کے چھوڑو / سر بسر اُن سے عقیدہ توڑو
ابو طالب نے سنا جب اے یار / انکی بیہودہ سرائی ناچار
انکی فریاد کو پر وہ ہشیار / نہیں حضرت کے کیا گوش گزار
ابو طالب کے مکاں پھر آئے / شاہِ عالم کی شکایت لائے
ابو طالب نے مگر اے اکرم / نہیں چھوڑی ہے اعانت کی دم
باندھے حضرت کی عداوت کی کمر / آپکو دینے لگے رنج اکثر
کہتے کوئی آپکو شاعر ہے یہ / کہتے کوئی کاہن و ساحر ہے یہ
کوئی بولے کہ نہیں حق کے نبی / اور نہیں وحی کلام اللہ بھی
اور کوئی مٹی اڑاتا سر پر / آپ پر پھینکتا کوئی پتھر
شہ کے ہمسائے میں تھے جو کفار / دیتے اقسام کے رنج و آزار
کہتے ہیں جب وہ شہِ خلق نواز / جاتے مسجد کی طرف بہرِ نماز
کیسی ہمسائگی ہے یہ ہیہات / کہ ادا کرتے ہیں جو سب کے سات
ایک دن شاہِ ہدا سر افراز / رو برو کعبے کے پڑھتے تھے نماز
اونٹ کاٹے ہیں قبیلہ میں فلاں / کون ہے تم میں کہ اب جاوے وہاں
عقبہ یک کافرِ بدبخت جو تھا / جاکے وہ اوجھا اٹھا لے آیا
کافراں دیکھکے یہ ہنستے تھے / ہنستے اور ایک پہ یک گرتے تھے
فاطمہ ایسے میں اس جا آئیں / دور اس بوجھے کو حضرت سے کیں

اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْش

ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا / انکو سب بدر میں حق نے مارا

ہم ہیں ہر کام میں تیرے منقاد / اب بھی لائے ہیں ہم سب فریاد
عقل و اخلاق میں ہے گرچہ طاق / سب فضائل میں شہیرِ آفاق
باپ دادوں کے ہمارے دیں کو / سب ہمارے یہ قدیم آئیں کو
کہتا ہے ایک جہاں کا ہے خدا / طاعت اسکی ہی کرو دل سے ادا
ہم کو اس بات کا ہے رنج و الم / کر نصیحت تو اسے اے اکرم
آتشِ فتنہ بجھانے کو مگر / انکو بھیجا ہے تشفی دیکر
دیکھا کفار نے پھر آنحضرت / ترک کرتے نہیں ہرگز دعوت
جد و کد گرچہ کئے وہ بیحد / تا کرے ترک وہ سرور کی مدد
ابو طالب سے ہوئے جب نومید / ہوگئے ناچار وہ کفارِ عنید
بہت اس شہ کو ستانے کو لگے / آپکے دل کو دکھانے کو لگے
کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے / اور کلام آپ کا افسانہ ہے
رب کو کوئی آپکے دیتا گالی / جبرئیل اور فرشتوں کو بھی
راہ میں کانٹے بھی دروازے پر / ڈالتے خون و نجاست لاکر
رات کو شاہ گزرنے کی جا / ڈالتے لاکے بہت سا کچرا
راہ سے وہ خار و خسک سرکاتے / اور نرمی سے تھے یوں فرماتے
ظلمِ کفار میں ایک قصہ عجیب / کی بخاری نے روایت اے لبیب
وہاں بیٹھی تھی جو یک جمعِ قریش / انہیں کہنے کو لگا ایک بدکیش
اونٹ کا اوجھا اٹھا لے آوے / اور محمد کے اوپر رکھ دیوے
جب گئے سجدے میں وہ شاہِ ہدا / آپکی پشت پہ وہ رکھ ہی دیا
شہ کے تھا پیٹھ پہ ہی وہ اوجھا / سر سجدے سے اٹھائے اپنا
کر نماز اپنی تمام آنحضرت / یہ دعا انپہ کئے بار ثلث
خاص اور چند جنہیں پر بھی کئے / کہ ابو جہل بھی ہیگا ان سے
دیتے تھے ایسی ہی ایذا کفار / صبر کرتے تھے رسولِ مختار

لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے — حق تبلیغ بجا لاتے تھے
طارقی اس طرح کہتا ہے پرسوز — میں تھا بازارِ عرب میں یکروز
ایہا الناس نہ ہو تم گمراہ — بولیو لا الٰہ الا اللہ
پاؤں کو شہ کے تھے لگتے پتھر — اور کہتا تھا یہی وہ ابتر
شاہ اِس بات پہ ہوتے تھے ملول — اور دعوت میں ہی تھے بس مشغول
تھے شکایت میں ہی حضرت کی تمام — آئے ایسے میں وہ سالارِ انام
تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے — ناسزا شاہ کو کچھ کہنے لگے
دوسرے تیسرے طواف اندر بھی — ناسزا انکی یہی سن کے نبی
گر قبولوگے نہ تم میرا دیں — ذبح بکروں سا کروں تمکو یقیں

روایت

کہتا ہے روز جب آیا دوسرا — کعبۃ اللہ میں میں بیٹھا تھا
کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم — آئے ایسے میں محمد جس دم
وہ خدایوں کو ہمارے دشنام — دیکھو دیتا ہے علانیہ مدام
لائے ہیں ایسے میں تشریف وہ شہ — اور لگے کرنے طوافِ کعبہ
کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد — سب خدایوں کو ہمارے بیحد
گرچہ کفار رہے سب خاموش — ایک کتے نے کیا لیکن جوش
کرکے غصہ بہت اُس ملعون پر — شہ سے دور اسکو کیا وہ رہبر
تم پہ لایا ہے وہ حق سے قرآں — ایک کہتا ہے خداوندِ جہاں
لیک صدیق کو وہ سب بد ذات — دیئے تکلیف بہت کچھ ہیہات
سنکے زن آئے وہ تدبیر نہیں — آ کہی روتی ہوی از شہِ دیں
کافراں قتل کے جو تھے خواہاں — دیکھ حضرت کو ہوے بے امکاں

شاہت الوجوہ

الغرض شہ کی ترقی فیروز — دیکھی کفار نے جب روز بروز

روایت

شاہ تمکین سے چلے جاتے تھے — اور لوگوں کو یہ فرماتے تھے
بولہب شاہ کے پیچھے تھا رواں — پھینکتا جاتا تھا پتھر ناداں
کہ محمد کی نہ کیجو تصدیق — بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق
اور کفارِ صنادیدِ قریش — جمع کعبے میں تھے یکدن بدکیش
رکن کا کرکے ادا اس وہ شہ — جب لگے کرنے طوافِ کعبہ
شہ کی پیشانی پہ تب اے ماہ — ہوئے آثار کراہت ظاہر
یوں کہے کہ انکو اے جمع قریش — کفر کا ترک کرو یہ بدکیش
پس یہ سنتے ہی وہ لرزاں ہوئے تمام — لگے کرنے کو تملق سے کلام
عمر بن عاص کا بیٹا آگاہ — نام تھا جس کا یقیں عبداللہ
جمع کفار وہی ہو یکسر — اس طرح کہتے تھے بایک دیگر
بند ناگہ ہوئی ہم سب کی زباں — بات کرنے کا نہیں تھا امکاں
آج بے شبہ اگر وہ آئے — ہم سے ہاں کل کا وہ بدلہ پائے
آہ کفار وہ سب جمع ہوے — سب کے سب آپکو آگھیر لیئے
شہ کہے ہاں کہ میں کہتا ہوں بجا — اور کہتا ہی رہوں یونہی سدا
ڈالا اُس شاہ کی چادر پر ہاتھ — تھا ابوبکر جو تب شاہ کے ساتھ
یوں کہا اور وہ سب گرد سے — بے ادب مت ہو رسول اللہ سے
سنکے بوبکر سے اس بات کو سب — وہ مزاحم ہوے شاہ کے تب
نقل ہے جمع ہو یکدن وہ لئام (لئیماں ۱۲) — قتلِ سرور کی کئے فکر تمام
شاہ بس سنتے ہی یہ بات اُٹھے — اور طرف کعبہ اقدس کے چلے
خاک ایک مٹھی پیمبر نے اٹھا — پھینک کر اُنپہ پڑھی ہے یہ دعا
جتنے کفار پہ پہنچی وہ خاک — وہ ہوے بدر کے غزوے میں ہلاک
ہے تزاید (زیادتی ۱۲) میں جماعت اُسکی — عزت و حرمت و شوکت اُسکی

مشورت ایسی کرے سب اشرار | کہ کوئی شخص بڑا ہو ہوشیار
اور تقریر میں ہووے مشہور | بھیجیں ایسے کو پیمبر کے حضور
متفق ہو کے کہے سب گمراہ | شخص ایسا ہے مقرر عتبہ
بھیجے پس اس کو حضور سرور | شہ سے وہ کہنے لگا یوں آکر
اختیار ایسا کیا تم نے کام | جس سے گمراہی کا آوے الزام
لوگ کرتے ہیں ملامت یہ مجھے | کہ میں سمجھاؤں تمہیں اب جا کے
تو ز اشراف قریش اے اکرم | میں کرا دیتا ہوں ترویج بہم
سلطنت آپکو گر ہے مقصود | بادشہ اپنا بنادیں ہم زود
شاہ دیں بات یہ جب اس سے سنے | سورۂ فصلت آغاز کرے
شاہ عالم نے شروع سورت | پہنچے جس وقت کہ تا این آیت
یعنی منہ پھیریں یہ کفار اگر | بول انکو اے مرے پیغمبر
مثل اس سخت عذاب اے لوگو | آیا تھا عاد وثمود اوپر جو
یوں ہوا ہے اثر قرآنی | کہ اسے ہوگئی یک حیرانی
قوم سے اپنے کہا جا کے تمام | میں محمد سے سنا ایسا کلام
اب اسی میں ہے صلاح اے لوگو | اسکی ایذا میں نہ زنہار پڑو
اسپہ تم ہو دینگے غالب گر زود | پائیں بے رنج تم اپنا مقصود
اسکی عزت سو تمہاری عزت | اسکی حرمت سو تمہاری حرمت
غلبۂ آخر اسی کو ہوگا | دین چمکیگا جہاں میں اس کا
کہا عتبہ نے کہ مختار ہو تم | رائے میری یہ کہا اے مردم
پائے امکاں نہیں کفار یکسر | کہ رسول اللہ کو پہنچاویں ضرر
رنج و تصدیع ندے سکتے تھے | دشمنی دل میں بہت رکھتے تھے
ایک کافر کا امیہ تھا نام | تھا بلال حبشی اس کا غلام
جب امیہ کو ہے پہنچی یہ خبر | باندھا ہے اسکی عداوت میں کمر

شعر اور سحر میں ہووے یکتا | اور کہانت میں بھی ہووے یکتا
تا کسی وجہ سے وہ باز آ نہ | شہ کو اس کام سے اب لاوے باز
تھا عرب میں وہ بڑا ہی عاقل | تھا ہر ایک فن میں بڑا ہی کامل
اے بھتیجے مری سن عرض یہ اب | تیرا عالی ہے حسب اور نسب
باپ دادوں پہ ہمارے بے ریب | کب روا انکو لگانا یہ عیب
گر کریں کام یہ شہوت کے سبب | ہووے عورت جو پسند آپکو اب
زر ہے مطلوب تو دوں اپنا مال | آپ ہو جائیں تو نگر فی الحال
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق | تو میں لاتا ہوں طبیب حاذق
پیٹھ پر باندھ کے وہ ہاتھ اپنے | غور سے اسکو لگا ہے سننے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ

کہ ڈراتا ہوں تمہیں میں عذاب | سخت بیہوش جو کر دیوے شتاب
عتبہ یہ سنتے ہی مبہوت (حیران) ہوا | حسبک حسبک ہی کہنے لگا
بات کرنے کی نہ پایا طاقت | ہو کے خاموش پھرا با حیرت
جسکی عظمت ہی مجھے یاد ابھی | میں کسی سے نہ سنا تھا یہ کبھی
حال پر اس کے اسے تم چھوڑ دو | رشتۂ خویشی کا نہ اس سے توڑو
تم پہ گر ہووے وہ غالب بیشک | ملک اسکا بھی تمہارا ہے یک
یوں مجھے دکھتے ہیں آثار اسکے | دن بدن اسکو ترقی دیوے
کافران سن کے کہے عتبہ کو | کہ محمد نے کیا ہے جادو
کہتے ہیں جیتا تھا جبتک اے یار | ابو طالب بصد اعزاز و وقار
اور اشراف صحابہ کو بھی سب | قوم و خویشوں کی حمایت کے سبب
مفلساں جو تھے صحابہ میں مگر | باندھے تھے انکی اذیت میں کمر
جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا | بت پرستی سے بدل باز آیا
کہا اسلام سے تو اب پھر جا | وہ کہا میں نہ پھرونگا حاشا

تب وہ ملعون بہت ہو برہم
ہے لگا کرنے بہت ظلم و ستم

نہیں تفصیل کا اس کے امکاں
اس سے تھوڑا بیاں کرتا ہوں بیاں

تھے وہ ملعون کے یار ابو غلام
حکم یہ کرتا تھا وہ امیہ تمام

کہ اسے مچھیوں سے ماریں سب
ایک کے بعد ہی اک ساری شب

ایک لمحہ نہ ہو موقوف آواز
رہے مظلوم وہ در سوز و گداز

دن کو پھر دھوپ بہت گرم ہو جب
ہاتھ اور پاؤں کو باندھ اسکے تب

گرم کنکروں پہ ہی بس سلواتا
آگ بھی ہر دو طرف سلگاتا

اور سینہ پہ بڑا ایک پتھر
لا کے رکھواتا وہ ملعون ابتر

ایسی حالت میں بلالؓ آگاہ
بولتے ایک ہے اللہ اللہ

اور ایسا ہی بہت سخت عذاب
ایکدن دیتا تھا وہ زشت صفات

ناگہاں ایسے میں اس جگہ پر
ہوا صدیقِ معظمؓ کا گذر

دیکھ یہ حال امیہ سے کہے
اسقدر ظلم نہ اس پر کیجیے

اور کیا جرم و گنہ اس کا ہے
اس قدر ظلم جو تو کرتا ہے

وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے
یہ تو سچ ہے نہیں اس میں شک ہے

تب لگا کہنے کو وہ زشت انجام
اے ابوبکرؓ یہ میرا ہے غلام

رحم گر اس پہ تجھے کچھ آوے
مول لے اس کو کہ دیتا ہوں تجھے

تب ابوبکرؓ نے خوش ہو کے کہا
بول اب اسکی تو قیمت ہے کیا

مول جو اس کا وہ ملعون بولا
دیکے صدیقؓ نے تب اسکو لیا

اور خدمت میں نبیؐ کے لائے
ماجرا اس کا سبھی عرض کیے

اور کیے عرض کہ اسکو دلشاد
یا رسول اللہؐ کیا میں آزاد

خوش بہت ہو کے کئی شاہِ ہدیٰ
حق میں صدیقؓ معظم کے دعا

مدح میں حضرتِ صدیقؓ کی رب
بھیجا ہے سورۂ واللیل کو تب

اپنے رضواں کی بشارت ہے دیا
اور امیہ کی مذمت بھی کیا

فضل سے حق کے بلالؓ ناظر
پایا یہ رتبۂ اعلیٰ آخر

کہ نبیؐ دیکھے ہیں در عالمِ خواب
خلد میں اپنے ہی ہمراہِ رکاب

اور عمار کے ماں باپ کو آہ
جب بہت رنج دیے وہ گمراہ

آسر آ کے وہ کعبہ کا لیے
آہ کفار وہیں قتل کیے

ہیں اس امت میں وہی پہلے شہید
دیوے حق ان کو جزائے جاوید

اور اسی سال میں از پیغمبرؐ
ہو چکا معجزۂ شقِ قمر

معجزہ شق قمر کا پر نور
شمسِ تاباں سے ہے زائد مشہور

پانچواں گل نبوت سے پانچویں سال کے احوال میں ہجرت صحابۂ کرام کی طرف حبش کے

پانچویں سال میں کفارِ عرب
رنج دینے کو لگے بے حد جب

اپنے یاروں کو حبش بھیجے نبیؐ
تھے اٹھارہ وہ زن و مرد سبھی

اولاً سب سے ہوا ہے عثمانؓ
ساتھ لے حضرت رقیہؓ کو رواں

شہ کہے لوط کے بعد عثمانؓ ہی
کیا ہجرت ہے لیے ہمرہ بی بی

تھا نجاشی جو حبش کا سلطاں
انکی تعظیم کیا ستر و عیاں

پائے آرام وہاں خاطر خواہ
سنے ایسے میں خبر یہ ناگاہ

کہ کیے صلح نبیؐ سے کفار
آئے مکے کو یہ سنکر یلغار

صلح کی یہ جو سنے تھے وہ خبر
تھی حقیقت میں غلط وہ یکسر

پس بفرمانِ رسولِ مختارؐ
پھر کئے دوسری ہجرت ناچار

نکلے سات انکے بہت سے اصحابؓ
وہ سبھی اسی پہ دو تھے بہ حساب

سب کو بھیجے یہ حبش سیدِ ابرار
رہے بوبکرؓ و علیؓ حضرت پاس

ان مہاجر کا تھا جعفرؓ سردار
ابوطالب کا پسر نیک شعار

کہا ہم جا کے حبش جب پہنچے
عیش و راحت سے وہاں رہتے تھے

کافراں مکے کے جسدم یہ سنے
غم کی آتش میں جلے دل انکے

پس بہت تحفے نجاشی کیلئے　اور امیروں کیلئے بھی اس کے
طارقہ نام جو تھا ایک امیر　جلد جا اُس سے ملے بے تاخیر
تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے　اور احوال سب اظہار کئے
دل میں سمجھا ہے وہیں وہ آگاہ　کہ یہی ختمِ رسُل ہے واللہ
تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا　کونسا دین ہے اِن لوگوں کا
تب نجاشی نے کہا اُسکے تئیں　جنکا معلوم نہ ہو مذہب دیں
غیر دریافت میں کیوں انکو دوں　بلکہ اُنکو بھی بلا کر پوچھوں
لیکے ہمراہ صحابہ کو سبھی　آئے ہیں جعفرِ طیّار رضی بھی
غیرِ حق کو نہ کریں ہم سجدہ　یوں پیمبر نے ہمیں حکم کیا
اور فی الفور اٹھا کر تقدیم　اسکے علما بھی کئے سب تعظیم
بولیو کیا ہے تمہارا احوال　تب کہے جعفرِ فرخندہ خصال
بت پرستی میں ہی تھے خاص و عام　اور مُردار بھی کھاتے تھے تمام
اپنے افضال و عنایت سے خدا　یک پیمبر کو کیا ہے پیدا
بہ امانت و دیانت موصوف　سب کمالوں میں نہایت معروف
حکم کرتا ہے نمازوں کو پڑھو　صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو
اسلئے لوگ ہو سارے دشمن　ہمکو پس دینے لگے رنج و محن
جب نجاشی نے سنا یہ احوال　بولا جعفر رض سے کہ اے با اجلال
تب لگے پڑھنے کو جعفر اُس جا　سورہ مریم کا ز قرآں میں

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا

اتنا روئے علما بھی اُس کے　کہ کتب بھیگ گئے ہیں انکے
پایا سیوطی نے جو مشکوٰۃ سے نور　یہ بھی پایا ہے وہ مشکوٰۃ سے نور
کر دیا تحفے سب انکے واپس　ہو کے شرمندہ اٹھے وہ ناکس
ام سلمہ رض نے روایت یوں کی　کہ مہاجر میں تھی داخل میں بھی

عمرو بن عاص و عمارہ کیساتھ　دیکے بھیجے ہیں حبش کو بدذات
اور رسالت سے آسی کے وہ سب　بس نجاشی سے ملے جا کر تب
پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل　سنتے ہی نام محمدؐ بیقیل
الغرض بول وہ احوال کو سب　اہلِ ہجرت کو کئے اُس سے طلب
پسرِ عاص عمرو بولا تب　کہ نہیں انکو مقررِ مذہب
ویسے لوگ آ کے میرے ملک اندر　جب پناہ میری لئی ہوں یکسر
علما کو سبھی کر اپنے طلب　اور صحابہ رض کو بھی بلوایا سب
نہ نجاشی کے تئیں سجدہ کئے　پوچھا جب اس کا سبب یوں بولے
بس یہ سنتے ہی نجاشی اے یار　رعب و ہیبت میں پڑا ہے بسیار
سب مہاجر کو بہ اکرام بٹھا　اس طرح حضرتِ جعفر سے کہا
اے ملک قوم ہماری یکسر　جاہلیت میں پڑی تھی اکثر
ہم تھے سب کھیلتے بادشاہ جوا بسیار　اور بہت ایسے ہی تھے بد اطوار
پس کہ ممتاز ہے وہ قوم میں سب　از رہِ شرفِ نسب اور حسب
حق کے ہی طاعت و توحید اوپر　وہ بلاتا ہے سبھوں کو اکثر
لائے ہم اُسپہ بلاشک ایماں　انکے محکوم ہوئے از دل و جاں
ظلم ہم اُن کا نہ سہکر واللہ　لئے اس ملک میں آپکے پناہ
کہ پیمبر پہ تمہارے جو کتاب　آئی ہے پڑھ کے سنا مجکو شتاب
جب اس آیت پہ وہ پہنچے اے یار　لگا رونے کو نجاشی بسیار
اشک سے ریش ہوئی اسکی تر　شوقِ احمد سے ہوا بس مضطر
پس لگا کہنے نجاشی اُس دم　ہے وہ واللہ رسولِ اکرم
پس عمرو اور عمارہ سے کہا　جائیو تم نہ میں انکو دونگا
بولا جعفر رض کو نجاشی بہ طرب　رہو خوش حال تم اس ملک میں اب
جب بنِ عاص عمر اٹھ کے چلا　راہ میں غصے سے یوں کہنے لگا

کہ نجاشی سے کہونگا یکبات
باب میں حضرت عیسیٰ کے بھی
جس سے اُن لوگ یہ سب اوے گھات
ہیں تمہارے بھی مخالف یہ سبھی
پس بہت زور سے جا دسر روز
پوچھا بلوا کے نجاشی اُس حین
یوں نجاشی سے کہا ہے پر سوز
پڑھا جعفر نے اس آیت کو تبیں

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

یعنی عیسیٰ جو ہے مریم کا پسر
سن نجاشی نے کہا تب واللہ
میں یہ دیتا ہوں گواہی وہ نبی
وہ خدا کا ہے یقیں پیغمبر
راست یہ بات ہے نے شک و شبہ
ہے بشارت دیا عیسیٰ جسکی
اور وہ ایک کلمہ ہے اُس کا
آفریں تم یہ ہوئے جمع عرب
بولا جعفر کو رہو تم خوش حال
جس کو مریم کی طرف ڈالدیا
اور ہمیں یہ تمہارے خوش سبب
ملک میں میرے نہیں تمکو ملال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمائے نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا اُن کا

علما جمع ہوا اُس کے یکبار
جمع احبار کو کروا کے سبھی
آنجاشی سے کئے یوں گفتار
اور بلا جعفر طیار کو بھی
تھوڑے عرصے کے ہی آگے رسول
بحث کروا تو ہمیں جعفر سے
بحث کروایا نجاشی اُس دم
آیتیں پائی تعین شرف نزول
جھوٹ سچ تا سبھی ظاہر ہووے
اُن کو جعفر نے کیا سب ملزم

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ کہو اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراویں اسکا کسی چیز کو اور نہ کریں آپس میں ایک ایک رب سوائے اللہ کے پھر اگر وہ قبول نہ رکھیں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر اور توریت و انجیل تو اتریں اُن کے بعد کیا تم کو عقل نہیں سنتے ہو لوگ جھگڑ چکے جس باب میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تم کو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

آیتیں بھیجے تھے یہ خیر الناس
بہ حبش جعفر و اصحاب کے پاس
سارے احبار ہوئے ہیں خاموش
بحث میں جعفر فرخندہ صفات
پھر اس آیت کو پڑھا وہ با ہوش
جب فصاحت سے پڑھے یہ آیات

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

نہ تھا ابراھیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہے بتفصیل
کہ بلا شبہ براہیم خلیل
نہ نصاریٰ تھے یقیں اور نہ یہود
سچ یہ فرماتا ہے وہ رب ودود

جب یہ اقرار نجاشی نے کیا / وہیں جعفرؓ نے اس آیت کو پڑھا

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیمؑ سے اُن کو تھی جو اُسکے تابع تھے اور اِس نبیؐ کو اور ایمان والونکو اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا

نجاشی کا ایمان لانا

جب نجاشی نے اس آیت کو سنا / صدق و اخلاص سے یوں کہنے لگا
کیا ظاہر وہیں اپنا اسلام / اور بھیجا ہے نبیؐ کو پیغام
آئے در خدمت سالار جہاں / انکو حضرت نے سنایا قرآں
اے خداوند کریم بے چوں / مستحق اب میں براہیمؑ کا ہوں
بعد ازاں جلد حبش سے اے میر / علما بیش نصاریٰ کے شہیر
روئے اسقدر وہ قرآں سنکر / داڑھیاں ہو گئیں انکے تر
لائے ایمان بھی سیکھے قرآں / جا نجاشی سے کئے سب وہ بیاں

چھٹا گل نبوت سے چھٹویں سال کے احوال ہیں اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہؓ کا

حضرت حمزہؓ کو لونڈی نے ترغیب دی

سال ششم میں بصد عزت و شاں / حضرت حمزہؓ نے لایا ایماں
کہ ابوجہل لعین بد کار / ایک دن شہؐ کو دیا تھا آزار
کہتے ہیں حضرت حمزہؓ اے یار / گیا اس روز تھا از بہر شکار
پھر کے حمزہؓ کی طرف وہ آہو / یوں فصاحت سے کہا ہے اسکو
کاش گر اسپہ چلاتا تو تیر / پاتا دو جگ میں سعادت اے خبیر
سن کے حیران ہوا وہ فی الحال / جلد آ مکے کو پوچھا احوال
جا ابوجہل کو ایسا مارا / سانٹ جا سر پہ اُسے زخم لگا
وہ سلام آکے کیا دو سہ بار / ملتفت شہ نہ ہوئے ہیں زنہار
شاہ تب یوں سے فرمائے ہیں / چھوڑ دے مجھکو کہ بیکس ہوں نہیں
آہ زندہ نہ رہا میرا جد / کرے اس حال میں تا میری مدد
تب قسم کھا کے ہے حمزہؓ نے کہا / بدلہ میں آپکے دشمن سے لیا
کہ نہ ایمان کا پاکر منصب / گرچہ کفار کو تو مارے سب
وہ کہا میں نے سنا ہو اے رسولؐ / آپ پڑھتے ہو کلام مقبول
کہا حضرت نے وہ ہے حق کا کلام / وہ کہا اس سے سنا کچھ اے امام
اُسکے ایمان کا سبب اے دلبر / لکھے اس طرح سب ارباب سیر
آکے تب گوشہ مسجد میں رسولؐ / آہ بیٹھے تھے ہوکے بہت ملول
ایک آہو یہ چلایا وہ تبر / حق دیا اس کو زباں تا خبر
کرتے ہیں قتل نبیؐ کی تدبیر / آہ اب مکے میں کفار شریر
مجھسے بے جرم کو گر تو مارے / نفع کیا تجھکو ملیگا بارے
ظلم بوجہل کا ہے جب وہ سنا / تب حمیت سے غضب میں آیا
آیا پس نزد رسول مقبول / شاہ تب بیٹھے تھے مسجد میں ملول
پس لگا کہنے کو یا ابن اخی / کہہ جو چھپتا ہے نہ رکھ اب مخفی
آہ میرے نہیں پدر و مادر / ہے یتیمی و بیسیری مجھ پر
نہ چچا ہے نہ برادر میرا / حق سوا کون ہے یاور میرا
شاہ عالم نے کہا تب اے عم / خالق ارض و سما کی ہے قسم
نفع کچھ تجھکو نہ دیوے وہ جدال / شرط ایمان ہے اول نہ قتال
صید کرتے ہو دلوں کو اُس سے / کیا ہے وہ اور لئے وہ کس سے
پڑھکے بسم اللہ رسول اکرم / پڑھے یہ آیت قرآں اُسدم

حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ

ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار گنہ بخشنے والا
اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب کسی کی بندگی نہیں سوائے اسکے اسی کی طرف پھر جانا ہے

سن اس آیت کو کہے حمزہ تب
شاہ تب آپکو کہے ہاں اچھا
نہ پڑھے جو کہ تصدیق شتاب

اس سے معلوم ہوا آپکا رب
وہی توبہ بھی قبولے اُن کا
دیویگا اسکو خدا سخت عذاب
کر شروع سورۂ طٰہٰ کو نبی

بخشنے والا نہیں کا ہے گناہ
عرض کی حمزہؓ نے یوں اے شاہ
شاہِ عالم نے کہا ہاں اچھا
پڑھ سنائیں یہ آیات تبھی

جو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
وہ کہا اور بھی کچھ پڑھکے سنا

طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی
اس واسطے نہیں اوتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کیواسطے جسکو ڈر ہے اوتارا ہے اس شخص کا جس نے بنائی زمین اور آسمان اونچی بڑے مہر والا ہے عرش پر غالب ہوا اسیکا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اور ان دونوں کے بیچ اور نیچے سیلی زمین کے

عرض کی حمزہؓ نے پھر اے سالار
آپ کہتے ہو کہ در ارض و سما
تب ہی حمزہ کے ہوا دل کو اثر

کہیں ملتے ہیں تناں ڈیڑھ ہزار
ہے جو کچھ سب ہے وہ میرے رب کا
عرض یوں کرنے لگا اے سرور

تین سو ساٹھ ہیں کعبے میں کھڑے
کہے حضرت کہ ہے ایسا ہی ہاں
فکر میں آج کروں بادل و جاں

ایک بالشت نہ حکم انکا چلے
بلکہ ہے اس سے زیادہ پہچاں
اور کل آپ یہ لاؤں ایماں

گلدستہ بیان میں نزول چار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے ہلاک کفار کے

شاہ کے پاس آئے روز خدا
حکم اب آپکا گر میں پاؤں
دوسرا عرض کیا اے سرور
تیسرا عرض کیا اے سرور
تاکہ سر پھوٹ ہی جاوے انکے
حکم گر ہو تو پہاڑ اک لاؤں
سنکے فرمائے ہیں یوں شاہِ ہدیٰ
قوم کو میری ہدایت دیجے
حسبِ فرمانِ ملائک وہ یقیں

نقل ہے چار فرشتے بھیجا
تو ابھی نوحؑ کا طوفاں لاؤں
میں موکل ہوں یقیں بار پر
کہ موکل ہوں میں سورج اوپر
مغز ٹکڑے ہو گریگا نیچے
سر کفار کے اسکو ڈالوں
بولو آمین میں کرتا ہوں دعا
نہ انھیں آفت و زحمت دیجے
عجز سے کہتے تھے آمین آمین

عرض کی ایک نے اے پیغمبر
منکر ان آپکے جو دشمن ہیں
حق میں اعدا کے اگر ہو ارشاد
حکم گر ہو اُسے اے حق کی حبیب
عرض کی چوتھے نے اے شاہِ انام
حکم یہ ہمکو کیا ہے وہ رب
پس دعا کرنے لگے اے وہاب
ہیں رسالت سے مری وہ انجان
پس لگے کہنے کو یا شاہِ امم

کہ موکل ہوں میں دریاؤں پر
سبکو یک پل میں ڈبا ہی دوں میں
قوم سا عاد کی کر دوں برباد
سر کفار کے لے آؤں قریب
میں موکل ہوں پہاڑ دنیہ تمام
آپ کا حکم بجا لاویں سب
دور کر خلق سے تو قہر و عذاب
اسلئے لائے نہیں وہ ایماں
مرحبا مرحبا اے بحرِ کرم

انبیا جبکہ ہوئے تھے مضطر ہمکو بھیجا تھا خدا نے اُن پر
آپنے قوم کی یوں بخشی خطا چاہیے پھر اُنکی ہدایت ز خدا
الغرض جبکہ وہ گذرا ہے روز شب فیروز ہوئی جلوہ فروز
شب گزارے ہیں تمامی بہ نماز اور کرتے تھے دعا بھی بہ نیاز
در پہ سرور کے بہ حبِّ وافر آجہل بار ہوا ہے حاضر
آئے حمزہ بہ حضورِ سرور یوں کہے اُن کو رسولِ رہبر
اُسنے کی عرض کہ اے شاہِ جہاں آج بھی اور سنا کچھ قرآں

قوم پہ اپنی وہ جب چاہے عذاب قوم مقہور ہوئی اُن کی شتاب
شہ کہے خلق کی رحمت کیلئے آیا ہوں میں نہیں زحمت کیلئے
جب دلِ پاک شہِ عالم کا متعلق تھا بہ ایمانِ چچا
ابن مسعودؓ کہا ہے یہ بات کہ یقیں حضرتِ حمزہؓ اُس رات
پھر سے جب ہوئی روشن یہ جہاں پھر ایماں سے ہو روشن جوں جاں
اے چچا تم نے کیا تھا اقرار کہ میں کل پاؤنگا ایماں سے وقار
شاہِ دیں سورۂ الرحمٰن سے تب یہ آیات پڑھے قرآں سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّ النَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اس کو بات، سورج اور چاند کو ایک حساب ہی ہیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدے میں

لگے کہنے کو کہ جیسی جیسی یعنے بس مجھکو یہ حقّ کے نبی
غیرِ حق کو نہ کریں سجدہ کبھی بس پڑھے کلمہ شہادت کا تبھی
عقل کرتی ہے دلالت اُس سے کہ یقیں نجم و شجر یہ سارے
دین کو اُنسے ہوئی نسبت زیں ہو گیا روز وہ کفار پہ رین

گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحیدِ ربُّ الوحید کا اور رنج دینا کفارِ عنید کا اُس صدیقِ رشید کو

نقل ہے اُسکے ہی یکدن آگے عرض صدیقؓ نے کی حضرت سے
کہے بوبکرؓ سے تب یوں حضرت ہمکو پورا نہ ابھی ہے قوت
اور پڑھے خطبۂ غرّا و فصیح اُسمیں تھی دعوتِ اسلامِ صریح
چہرۂ پاک پہ وہ ناکارے آہ اُس روز یہاں تک مارے
سُنکے اِس صدمے کو ابنائے تمیم آ چھڑا اُن کو ز اعدائے لئیم
شام تک یونہی پڑے تھے بیہوش آخرِ روز میں جب پائے ہوش
ہاتھ رکھ حاضراں منھ پر اپنے یوں لگے اُن کو ملامت کرنے
اُنکی ماں آئی ہے لیکر کھانا تا کھلاوے تو کہے وہ دانا
بس وہ دریافت بہت کی جا کر بولی بوبکرؓ سے پھر یوں آکر

کہ مسلماں ہیں قریب چالیس ہم کریں دین کو ظاہر اے رئیس
پر بصد جِدّ و کِدّ اُس شاہ کو لے کعبۃ اللہ میں صدیق آئے
کافراں سنتے ہی ہو مثلِ کباب سب گرے آکے بصدیق شتاب
چہرہ بینی سے لئے تا پیشانی سو جگر بکبیاں ہوا اے گیانی
لے گئے اُنکو اُٹھا کر اسدم تھے وہ مرنے کے قریب اے اکرم
تھی وہ اوّل جو کہے بات یہی بولو مجھ سے کہ ہے کیا حالِ نبی
جس کے خاطر تو اٹھایا یہ الم مارتا ہے تو ابھی اُس کا دم
جب تلک شہ کا نہ معلوم ہو حال نکروں کھانیکا سرِ مو بھی خیال
دارِ ارقم میں شہنشاہِ عرب خیریت سے ہیں تو کھانا کھا اب

اپنی مادر سے کہنے جب صدیقؓ کہ میں نے نذر کیا ہوں تحقیق
دیکھوں جب تک نہ نبیؐ کے اقدام نہ کروں نوش میں کچھ آب و طعام
دن گزر جاکے جب آئی ہی شب انکو کھانا دنیہ اٹھا لیکر تب
لائے در خدمتِ سالارِ اُمم شاہ دیکھ انکو کئے چشم کو نم
بعد ازاں انکو لگا اپنے گلے جوشِ الطاف سے بوسہ بھی دئے
اقتداءِ شہ کا صحابہ بھی کر بوسہ اُنکے دئے سب اعضا پر
درد و رقت سے لگے رونے کو اشک سے منہ کو لگے دھونے کو
شہ سے صدیقؓ نے پھر عرض کیا دید سے آپکے سب رنج گیا
اب یہی عرض ہے اے شاہِ ہدا ماں میری آئی ہے بس کیجے دعا
تاکہ حق اُس کو مسلمانی سے بہرہ دے خلعتِ ایمانی سے
شہ دعا حق میں کئے تب اُس کے اور اُسے دعوتِ اسلام کئے
بس وہیں جلد وہ ایمان لائی دو جہاں کی ہے سعادت پائی
ہے روایت کہ اُسی روز عیاں لائے ہیں حضرتِ حمزہؓ ایماں
مومناں جو تھے ملول و رنجور ہوگئے اُس سے زیادہ مسرور

گلدستہ ایمان لانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعدِ سہ روز عمرؓ بن خطاب ہوئے ایماں سے مشرف بہ صواب
وجہ ایماں ہیں عمرؓ کے اے میر ہیں روایات و حکایاتِ کثیر
مختصر ایک روایت کا بیاں نقل کرتا ہوں معارج سے یہاں
ہے روایت کہ وہ سالارِ ہُدا حق تعالیٰ سے کئے تھے یہ دعا
یا الٰہی بہ عمرؓ بن خطاب یا عمر ابنِ ہشام اب تو شتاب
دینِ اسلام کو بس غالب کر کیونکہ وہ دونو قوی تھے اشہر
ہے ابوجہلِ لعین ابنِ ہشام تھا شقی وہ تو ازل کا ناکام
حق میں کیونکر ہو دعا اُسکی قبول ہوگئی حق میں عمرؓ کے مقبول
جاہلیت میں بھی سرگروہ کبھو رنج و ایذا نہ دیا تھا شہ کو
بہن و بہنوئی عمرؓ کے پنہاں لائے تھے سرورِ دیں پر ایماں
فاطمہ اس کی سمجھ بہن کا نام تھی بڑی عابدۂ نیک انجام
اُسکا بہنوئی جو تھا سعد ابرار جسکو ہے عشرۂ مبشر میں شمار
جبکہ اسلام سُنے اُن کا عمرؓ جلد تر آن کے وہ بہن کے گھر
پوچھے اسطرح سنا ہوں میں یقیں باپ و داداؤں کا تو چھوڑی ہے دیں
ہوئی خاموش نہ کی وہ انکار تب کئی بہن کے سر پر ایک وار
آہ سر پھوٹ کے تب اُسکا وہیں منہ ہوا خون سے اُس کے رنگیں
تب وہ کہنے کو لگی باتوفیق میں مسلماں ہوئی ہوں تحقیق
تو جو چاہتا ہے سو کر مجکو قبول ہے خدا ایک محمدؐ ہے رسول
بہن کی جب یہ دلیری دیکھے ہوکے ناچار اُسے چھوڑ دئے
کہتے ہیں سو رہے وہ رات کو جب بہن بہنوئی ہو بیدار بہ شب
کئے قرآں کی تلاوت آغاز پڑھتے تھے سورۂ طٰہٰ با نیاز
سنے جب اُسکو عمرؓ ہو بیدار ہوگئے سنتے ہی بے صبر و قرار
بہن کے پاس کہے آکے شتاب دے مجھے دیکھوں یہ کیسی ہے کتاب
وہ کہی ہاں یہ کتابُ اللہ ہے جو منزل برسولُ اللہ ہے
بے وضو اسکو نہ چھونا ہے روا وصف میں اِس کے ہے فرمایا خدا

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

شرک کی تو ہے نجاست میں بھرا دوں میں کس طرح ترے ہاتھ بھلا
بس وہیں جلد عمرؓ غسل کئے آکے پھر بہن سے اپنی مانگے
وہ کہی ہے یہ کتابِ مولیٰ بے ادب اِس سے کہیں تو ہوگا
تب عمرؓ عہد کئے کھاکے قسم ہاتھ میں اُنکے وہ دی تب اُسدم

پس وظیفہ سے لگے ہیں پڑھنے
جب اس آیت پہ ہیں کر پہنچے

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

اور اگر بات کہے پکار کر تو اس کو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپی کی اللہ ہے جسکے سوا نہیں اسکے ہیں سب نام خاصے

پس لگے کہنے کو رورو وہ تمام
کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام
پس تھے کلمہ شہادت کا یقیں
اور پوچھے کہ کہاں ہیں شہ دیں

ہے روایت کہ رسول یار ان
دار ارقم میں ہی تھے تب پنہاں
کیونکہ سب جمع ہو کفار عرب
قتل سرور کی ہی تھی فکر میں تب

ڈھونڈتے بھی تھے صحابہ کو تمام
تا ہلاک انکو کریں وہ ناکام
اسلئے سارے صحابہ ذی شاں
تھے حفاظت میں نبی کی ہر آن

اور پوشیدہ ہی پڑھتے تھے نماز
ظلم کفار سے سب اے دمساز
یونہی اصحاب ہیں مظلوم ادھر
اور کفار کا ہے دھوم ادھر

یعنی سب جمع ہو کعبہ میں شریر
کرتے ہیں قتل نبی کی تدبیر
اور بجاتے تھے طبل وہ بے پیر
قتل پر خلق کو کرتے تھے دلیر

یہ فقیران شکستہ خاطر
یہ انیسان رسول فاخر
جب لگے سننے وہ آواز طبل
سب کے سب ہو گئے مضطر بیکل

جاں فدا کرنے پہ حضرت کیلئے
ہوئے تیار شہادت کیلئے
عرض یوں کرنے لگے ہیں آکے
یارسول اللہ اجازت دیجئے

تاکہ اس گوشہ سے اب جا باہر
دین اسلام کریں اب ظاہر
اور علانیہ زباں سے یکبار
یوں پڑھیں کلمہ طیب کو پکار

پہنچے آواز ہماری یکساں
تابہ ملکوت معلی اس آں
پڑھکے یوں کلمہ طیب یکبار
جان و تن اپنے کریں بعد نثار

روبرو اپنے شہادت پاویں
مایۂ فخر سعادت پاویں
شاہ تب انکو دے یوں تسکیں
اے فقیران و مساکین غمگیں

مطمئن دل کو کرو صبر کرو
اور امید قوی حق سے دھرو
جس نے موسیٰ کو کیا نیل سے پار
اور براہیم پہ آتش گلزار

اور حلقوم ذبیح اسمٰعیل
ذبح سے جس نے بچایا بقبیل
وہی قادر ہے یقیں سنو جہاں
کہ رکھے تمکو نگاہ از اشرار

یک روایت ہے کہ جب پیغمبر
دیکھے یوں یاروں کو اپنے مضطر
سر سے عمامہ اتار اپنے وہیں
ڈال چادر کو گلے میں شہ دیں

روایت

حق کی درگہ میں دعا کرنے لیئے
عجز و زاری سے بہت جلد اٹھے
بندگاں تیرے یہی انتالیس
اہل توحید ہیں اور میرے انیس

یوں لگے کہنے اٹھا عجز کے ہات
اے خداوند مجیب الدعوات
جب وہ کرتے ہیں عبادت تیری
دل سے رکھتے ہیں محبت تیری

سارے بیکس ہیں مساکین درویش
سربسر سارے ہیں غمگیں دل ریش
اشک غم آنکھوں سے انکے ہیں رواں
سوزش دل سے ہیں بیتاب و تواں

کوئی سوا تیرے انہیں یار نہیں
کوئی معاون و مددگار نہیں
ان ضعیفوں کی مددگاری کو
انکی غمخواری و دلداری کو

اپنے ایک فضل کی کر اب یہ نگاہ
شر سے کفار کے دے ہمکو پناہ
تھے اسی عرض میں وہ شاہ ہدیٰ
آئے ہیں ایسے میں وہ پیک خدا

کوئی جوانمرد کو بھیج ایسے رب
دین کو جس سے ہو قوت یارب
یوں کئے عرض کہ اے حق کے رسول
کی دعا آپ کی مولا نے قبول

یعنی جبریل معظم آئے
شہ کی خدمت میں بشارت لائے

دین اسلام کی اب کرنے کمک
کہ کھڑے ہو دیں وہ ازبیت حرم
آسمانوں کے فرشتوں کو تمام
اپنے محبوب مکرم کے پاس
لے ملک پہر کرم اب عرش سے
یا نبیؐ دیکھے آتا ہے عمرؓ جلدی
تھے اسی بات میں جبریلؑ ابھی
دالے اس زور سے خوش ہو لیا
شاہ خوش ہو کے کہے تب تکبیر
تھے جو اصحاب نبیؐ انتالیس ۳۹
پھر عمرؓ عرض کئے اے سالار
ساتھ حضرت کو لے بس اس ہی روز
اور عمرؓ پیچھے تھے آگے کرار
حضرت حمزہؓ علیؓ اور عمرؓ
انکا سردار جو تھا ایک لعیں
دیدے حد تے وسی گرے جب باہر
لے صحابہ کی جماعت کو سب
بس عمرؓ عرض کئے ہیں اے شہ
کعبۃ اللہ میں تب جو بھی بتاں
گر پڑے جلد بتاں اوندھے سب
اے نبی کافی ہے اللہ تجھے
لائے جب حضرت فاروقؓ ایماں
دین اسلام کی عزت شوکت

آپ جو مانگے جوانمرد کو یک
صف بصف تا بہ سرائے ارقم
اس طرح حکم کیا ربِ انام
سیدِ عالم و آدمؑ کے پاس
طرّ قوا طرقوا سب کہتے ہوئے
شرف ایمان کا پاتا ہے عمرؓ
آئے ایسے میں عمرؓ در پہ تبھی
کہ گری دست عمرؓ سے تلوار
اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر
ہوئے فاروقؓ سے پورے چالیس
لات و عزیٰ کی پرستش کفار
سب چلے کعبے کو فرحت اندوز
سبکے ہاتھوں میں علم تھے تلوار
کر کے حملات وہ کفار اوپر
اسکو فاروقؓ گرائے بہ زمیں
تب کیا شور بہت وہ کافر
ظہر مسجد میں گزارے شہ تب
چاہیں کیا جانا درونِ کعبہ
یوں عمرؓ کہنے لگے ان کو عیاں
تبھی بھیجا ہے اس آیت کو رب
اور جو تابع ہیں مسلمانوں سے
دین اسلام کیا عزت و شاں
دن بدن پانے لگی ہی شہرت

حق نے اس عرض کو مقبول کیا
لیویں ہاتھوں میں متین پر انوار
دیکھو تم اے ملائک بڑے
تا کریں دینِ متیں کی یاری
اس جوانمرد کو اب رہ دیکھو
ہمنے بھیجا ہے اُسے ہو خوشحال
آن کے سر وردیں استقبال
سر جھکا اپنا عمرؓ با آواز
سب لگے کرنے سرور و شادی
بولے جبریلؑ ز ایمانِ عمرؓ
کیا کرتے ہیں بلا شبہ عیاں
شاہ کے سید طرف تھے صدیق
آئے کعبے کو بصد عزت و شاں
منتشر انکی جماعت کو کئے
چڑھ گئے سینہ پہ بصد خشمِ دلی
جلد آ اسکو چھڑائے کفار
ہے وہی اول روز لے پر نور
کہے ہاں بس پکڑ اس شاہ کا ہاتھ
اے بتاں آیا ہے یہ حق کا نبی

حکم اس طرح فرشتوں کو دیا
تا بہ تکریم کریں اسکو نثار
ہم جوانمرد کو یک بھیجیں گے
دیویں دلربیوں کو وہ دلداری
پاس احمدؐ کے اسے لیجاؤ
تو بلا اسکو کر اب استقبال
ہاتوں کو ان کے کمر اندر ڈال
بس پڑھے کلمہ شہادت پہ ایماں
اور لگے دینے مبارکبادی
خوش ہوئے اہلِ سما اے سرور
خلقی طاعت کریں کیوں ہم پنہاں
ڈالویں جانب میں تھے حمزہؓ تحقیق
دیکھ کفار ہوئے سب حیراں
داد مردی و شجاعت کی دئیے
اُسکی آنکھوں میں ہیں ڈالے انگلی
چھوڑ کعبے کو ہوئے سارے فرار
جو ہوا دینِ مقدس کا ظہور
لیگئے کعبے میں وہ اپنے ساتھ
جلد تم سجدہ کرو اسکو ابھی

یا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْن

اہلِ تفسیر کہے ہیں رکھ یاد
کافراں ہو گئے سارے عاجز
کافروں اور مسلمانوں کے

تا بعد اروا ہی ہے فاروق مراد
قوت ظلم نہ پائے ہرگز
درمیاں فرق جو آیا ان سے

ہوا فاروق لقب جانو تم | رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ساتواں گل نبوت سے ساتویں سال کے احوال میں قطعِ رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرورِ عالم اور حضرتؐ کے صحابۂ کرامؓ سے اور حضرتؐ مع صحابہؓ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفارِ اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہاں آنا اور کھا جانا اُس مضمونِ بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرتؐ کا

ساتویں سال میں کفار تمام — دیکھے جب رونقِ دینِ اسلام
دن بدن سرورِ دیں کی رفعت — اور صحابہؓ کی ہمیشہ کثرت
اور جلیں انکو ہے ہجرت کی جگہ — راحت و عشرت و فرحت کی جگہ
ابوطالبؓ کی حمایت سے ادھر — بنی ہاشم کی اعانت سے ادھر
دو جوانمرد دلیرانِ عرب — یعنی حمزہؓ و عمرؓ پاک نسب
بھی مسلمان ہوئے از دل و جاں — جن سے اسلام کو ہے رفعت و شاں
اور حضرتؐ کی نبوت کی خبر — چو طرف پائی ہے شہرت اکثر
ہر قبیلے میں عرب کے سرِ جا — دینِ اسلام نے پایا چرچا
سارے کفار لگے جلنے کو — ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو
باندھکر سارے عداوت میں کمر — ابوطالب سے کہے یوں آکر
کہ یہ دو کام سے کر تو ایک کام — یہی مقصود ہمارا ہے تمام
کہ بھتیجے کو ترے ہم کو دے — قتل کر دیوینگے بے شبہ اُسے
یا تو کر منع اُسے جلد ابھی — تا خدایوں کو ہمارے وہ کبھی
بد نہ بولے کبھی اہانت نہ کرے — بت پرستوں کی شناعت نہ کرے
یہ سخن گر نہ کریگا وہ قبول — ہوگا ہاتھوں سے ہمارے مقتول
بس یہ بولے سو اوٹھے سب وہ شتاب — تاکہ کل دیوے خبر اسکا جواب
ابوطالب جو سُنا قتل کی بات — فکر اور غم میں پڑا کر ہیہات
شاہ عالم کو وہیں بلوائے — بات کفار کی وہ سنوائے
پر لگا کہنے کو اے نور العین — تیری دعوت سے یقیں حق لیکن
پر ہیں کفار شقاوت معمور — پر جہالت سے ہیں ہدایت سے دور
دشمنِ جان ہوئے ہیں تیرے — فکر بس اِسکی ہے دل میں میرے
رحم کر اپنے تو جاں پر اسدم — اور اس بوڑھے پہ کر لطف و کرم
انکے معبودوں کی مت کر توہین — فتنہ برپا نہ کریں تا وہ کہیں
یوں جواب اسکا دیئے شاہ انام — اے چچا میں یہ جو کرتا ہوں کام
حکم سے حق کے یہی بس کرتا ہوں — لوم لائم سے نہیں ڈرتا ہوں
قوم و خویشوں کی رضا کے سبب — کافروں کی یہ عداوت کے سبب
کسطرح ترک کروں حکمِ خدا — حکم پر اسکے مری جان ہے فدا
تو بھی ابلاغ رسالت میں مرے — گر مدد اپنے دل و جان سے کرے
ہے یقیں اسمیں سعادت تیری — گر نہ ہوویگی اعانت تیری
مجھکو تائیدِ خدا کافی ہے — اُسکی نصرت ہی مجھے وافی ہے
بحث یہ ارشاد کئے سرورِ دیں — جلد مجلس سے اٹھے سرورِ دیں
جبکہ یہ بات سُنا بوطالب — درد و رقت ہوئی اُسپر غالب
شاہ عالم کو وہ پھر بہلا کر — اسطرح کہنے لگا مدرو گر
ہے دل و جان مری تجھپہ فدا — کر ادا تجھکو جو ہے حکمِ خدا

بسکہ تک جاں مرے تن میں رہے
دشمناں کر نہ سکینگے کچھ گھات
بنی ہاشم کا قبیلہ ظاہر
متفق ہو سبھی کفارِ قریش
قطع کر دیویں سلام اور کلام
اُنسے کوئی شئی نہ خریدیں ہرگز
عہد نامہ اسی مضموں کا لکھے
اسکو لٹکائے ہیں پھر کعبے پر
ابو طالب یہ سُن اے اکرم
بولہب کافرِ ملعون اصلا
غار سے گر کوئی آتا باہر
ملکیوں سے تو یقیں بیع و شرا
گرچہ بس آتے نہیں تھے وہ مگر
تاجروں کو بھی ڈرانے کو لگے
آہ گر دیکھتے کفار کنحصن
آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
انکے اطفال جو تھے بیخور و خواب
ہے روایت کہ حکیم خوشخو
دیکھ بوجہل اسے تنگ کیا
بولا بوجہل کو وہ اے ابتر
اور ایک رات ہشام ابن عمر
بولا اب کیجے یہ تقصیر معاف
پھر گئے تنگ اسے مردود اں

تیری الفت بھی مرے تن میں رہے
مثل سایہ کے رہوں تیرے ساتھ
اور بنی عبد مطلب بھی دگر
اسطرح عہد کئے بد اندیش
نرکھیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کام
اُنکو کوئی بھی نہ بیچیں ہرگز
شخص چالیس بھی مہر اسپہ کئے
ہے روایت کہ جو ملعون ابتر
جمع کر دونوں قبیلوں کو بہم
نہیں وہ ہر دو قبیلوں میں ملا
رنج دے اسکو ستاتے کافر
بسبب عہد کے موقوف ہی تھا
سال بھر آسمیں ہی کرتی وہ گذر
تا نہ کوئی چیز اُنھوں کو بیچے
کہ خریدیں ہی کوئی مومن
یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
اسقدر روتے تھے ہو کر بے تاب
کہ خدیجہؓ کا بھتیجا تھا جو
بلکہ وہ اُس سے بہت جنگ کیا
صلۂ رحمی کو تو اب منع نکر
تین مزدور پہ ساماں لیکر
اور آئندہ کرونگا نہ خلاف
دیکھ تب اُنکو کہا بوسفیاں

میں مددگار رہونگا تیرا
آہ جب دیکھے ہیں کفارِ قریش
ابو طالب بھی تابع ہو تمام
کہ بنی عبدِ مطلب کے ساتھ
صلۂ رحمی کا شیشہ پھوڑیں
بیٹا بیٹی بھی نہ دیویں لیویں
اور لپیٹ اسکو حریر اندر تب
عہد نامہ وہ لکھا تھا اجہل
شہؐ کو اور یاروں کو اُسکے لیکر
کہتے ہیں غار بھی جا کفار
حج کے موسم کے سوا کوئی ایجاں
حج کو تجار جو آیا کرتے
دیکھ یہ حال ابوجہلِ لعیں
اُنکو دیوینگے اگر تم سودا
جمع کفار وہاں ہو دو چار
رنج کیا اُنکا لکھوں میں اے یار
شور اور غل سے ہی بس اُنکے سب
سر پہ مزدور کی دے کچھ اسباب
دیکھ اس حال کو تب ابنِ ہشام
تب بھی مانا نہیں وہ ناکارا
جانب غار چلا جاتا تھا
دوسری شب کو بھی لے دو مزدور
صلۂ رحمی وہ بجا لاتا ہے

یارِ غمخوار رہونگا تیرا
ابو طالب کی مدد بیش از بیش
شہ کی تائید میں رہتے ہیں مدام
بنی ہاشم بھی دے اُنکے صفات
سب رہ و رسمِ قرابت چھوڑیں
چھوڑ تا مکہ وہ جنگل میں بسیں
سوم سے اسکو کئے محکم تب
حق تبھی ہاتھ کیا اسکا شل
جا لگا رہنے کو یک غار اندر
ہو گئے آہ محاصر اشرار
باہر آنے کا نہ پاتے ار مکاں
چیزیں کچھ اُنسے لیا کرتے تھے
اور کہی دوسرے مشرک بدیں
لوٹے جاوینگے تم اب یکے دغا
اسکی قیمت کو بڑھاتے بسیار
تھی اُنھیں فاقہ کشی لیل و نہار
مکے والونکو نہ تھی نیند نہ شب
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جناب
گرچہ تھا وہ بھی عدو بد انجام
پس ابوجہل کو آ وہ مارا
مشرکاں دیکھ گئے ہیں بلوا
جانب غار وہ کرتا تھا عبور
اور بھلے کام طرف جاتا ہے

ہے بھلا اس پہ یہ سختی نہ کرو
اسقدر اس سے کرختی نہ کرو

پس حکیم اور دگر ابن ہشام
جو کئے رحم یہ اصحاب کرامؓ

بالیقیں موجب ارحم ترحم
پائے اسلام کا وہ ملک و حشم

خیر خواہی جو کیا بوسفیاں
اسقدر پایا وہ شرف ایماں

اور ابو العاص نبیؐ کا داماد
مرد زینبؓ کا جو تھا نیک نہاد

کئی شتر بھر کے گیہوں اور کھجور
گاہ گہ لاتا بشب شہ کے حضور

ہو کے مسرور بہت شاہ ہدا
حق میں بو العاص کے کرتے تھے دعا

الغرض آہ بصد رنج و ملال
غار میں گذرے ہیں یونہی تین سال

ایک دن حضرت سالار امم
یوں لگے کہنے چچا سے اے عم

عہد نامہ وہ جو لکھوائے قریش
اور اسے کعبہ پہ لٹکائے قریش

گھن نے کیڑے کو وہاں یک بھیجا
عہد نامے کو وہ سب کھا ہی لیا

نام اللہ کا اور میرا نام
چھوڑ مضموں کو کھایا ہے تمام

ابو طالب نے کہا ہو حیراں
یہ خبر کون دیا تجھکو یہاں

بولے جبریل معظم آیا
وحی یہ حق کی طرف سے لایا

ابو طالب سے کہا اے شہ دیں
تو بھی سچا ہے ترا رب بھی یقیں

پس جماعت کو لئے اپنے ہمراہ
آیا وہ کعبے کو با عزت و جاہ

ابو طالب کو جو دیکھے ہیں قریش
سمجھے ناوانی سے یوں وہ بد کیش

غار میں رنج بہت پایا ہے
پس محمدؐ سے وہ باز آیا ہے

اسکو تکریم سے بٹھلائے لجا
ابو طالب نے یہ تب انسے کہا

عہد نامہ وہ تمہارا لاؤ
وہ تبھی لائے بہت ہی خوش ہو

پوچھے تم ہی کئے تھے جیسا
کیا ہے ویسا ہی کہے ہاں ویسا

پس وہ کفار سے اسطرح کہا
دیا آگاہی محمدؐ کو خدا

غیب سے کیڑے کو یک بھیجا رب
کھایا مضمون وہ نامے کا سب

کچھ بھی اس نامے میں باقی نہ رہا
نام حق نام محمدؐ کے سوا

گر نہ سچا ہو سخن یہ بے قیل
شہ کو کرتا ہوں تمہارے تحویل

اور اگر ہووے گی یہ سچی بات
عہد سے تم اب اٹھا دیجو ہات

بات یہ سن کے کہے سب کفار
کہ ہے انصاف یہی بے تکرار

کھول نامے کو کئے جبکہ نظر
پائے سچ مخبر صادق کی خبر

سارے کفار وہ شرمندہ ہوئے
قطع رحمی کو تبھی قطع کئے

پر ابو جہل و توابع اس کے
توڑنے عہد کو راضی نہ ہوئے

الغرض اٹھکے ابو طالب تب
ساتھ لے اپنے رفیقوں کو سب

آ کے کعبے میں اٹھا دست دعا
یہ دعا کر کے سوئے غار گیا

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا يُحَرَّمُ عَلَيْنَا

یعنے بار خدایا نصرت دے ہمکو انپر جو ظلم کئے ہمارے پر اور کاٹے ہمارے ارحام کو اور حلال کئے وہ چیز کو جو حرام تھی ہمارے پر

پس دو فرقے ہوئے کفار قریش
ایک ابو جہل و توابع بد کیش

عہد شکنی یہ نہیں چاہے کبھی
لیک چاہی ہے جماعت دوسری

توڑنے عہد جو چاہی ہے گروہ
وہی غالب ہوئی باشان و شکوہ

پس وہی لوگ ہو سب باہتیار
آئے ہیں جلد وہیں جانب غار

معذرت کر کے بہت کچھ ظاہر
لائے ہیں غار سے سب کو باہر

سال دسواں ہے ہوا جبکہ شروع
واقعہ جان یہ پایا ہے وقوع

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قریش فال لینا تب نازل ہونا سورۂ روم کا کہ بضع سنین میں رومیاں غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانوں کا اس خبر سے

نام اللہ و نام محمدؐ کے سوا عہد نامہ کو دیمک کا کھا لینا

حضرت صلعم مع صحابہ غار سے مکہ تشریف لانا

اور اسی سال میں در فارس و روم
جب ہوئی جنگ جدل کی یک ہوم

فارس والے ہوئے غالب آخر
یہ خبر سن کے عرب کے کافر

یوں لگے کہنے بہت ہو خوشحال
مومنوں سے کہ لئے ہم یک فال

فارس والے تو نہیں اہلِ کتاب
ہوگئے جنگ میں غالب وہ شتاب

روم کے لوگ ہیں سب اہل کتاب
اور تم سب بھی ہیں جب اہلِ کتاب

اور کتابی تو نہیں ہم یکسر
ہم بھی ہوجائینگے غالب تم پر

اہل اسلام ہوئے سن یہ ملول
پائی آیت یہ تبھی شرفِ نزول

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ (سورۂ روم)

دب گئے روم لگتے ملک میں اور وہ اس دبنے پیچھے اب غالب ہونگے کئی برس میں

یعنی فرمایا خدائے وہاب
فارسی گرچہ ہوئے اب غالب

آگے دس سال کے در بضع سنین
طاق بر مومنیں ہی یعنی یہ یقین

رومیاں ہوویںگے غالب تحقیق
سنکے اس وعدۂ حق کو صدیق

بولے کفار کو تب یوں جاکے
دیدیئے تا ہوویں تمہارے [illegible]

آگے دس سال کے بیشک واللہ
روم کو فارس پہ ہووے غلبہ

سنکے اس بات کو مردود ابی
جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہے

اس سے اقرار کئے تب صدیق
کہ اگر بات نہ ہو یہ تحقیق

سو شتر آپ ابی کو دیوے
ورنہ سو اونٹ ابی سے لیوے

تب ہوئے سر دو طرف دو ضامن
پس حدیبیہ کے جب صلح کے دن

روم کی فتح سنے جب تحقیق
لئے سو اونٹ جنابِ صدیق

جب ابی جنگ احد میں آکے مار
ہو کے مقتول گیا تھا فی النار

وارثاں اس کے وہ سو اونٹ دئیے
انکو تب سرورِ دیں فرمائے

کہ ان اونٹوں کو تو کر دی خیرات
وہ تصدق کئے تب فرح کیسا

جانِ صدیق کا تو وہ اقرار
پہلے تھا بعد ہے تحریم قمار

اور در دار حرب بے وسواس
بو حنیفہ و محمد کے پاس

عقد فاسد ہیں روافقہ میں دیکھ
یونہی لایا بہ مدارج اے نیک

(شرح بخاری)

ابوطالب کی رحلت

اور دسویں برس آیا عزت
ابوطالب کی ہوئی ہے رحلت

غار سے نکلے کے بعد از وہ رئیس
آٹھ مہینے ہی رہا دن اکیس

موت کے وقت میں سب اسکے خویش
اور حاضر تھے صنادیدِ قریش

وہ بنی عبدِ مطلب کو تمام
بنی ہاشم کو بھی اے نیک انجام

شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے
اور امداد و اعانت کیلئے

کیا تاکید و وصیت بسیار
اور قریشوں کو بھی سب وہ ہشیار

اسطرح کہنے لگا اے مردم
بات یہ یاد رکھو میری تم

کہ محمد کو یقیں ربِ کریم
دیویگا جانیو تم شانِ عظیم

علما اور سلاطینِ فحول
اسکی دعوت کو کریں دلسے قبول

شرق سے غرب تلک [illegible]
ہوویگا اسکی رسالت کو ظہور

ہو سعادت سے دو جگ کے ہمدوش
یک جہاں اسکی رہے حلقہ بگوش

سرکشی اس سے کرے جو پر کین
ہوویگا خوار و ذلیلِ دارین

تم کو کرتا ہوں وصیت یہ صاف
مت کرو اس سے بدی اور خلاف

پاوینگے اسکی اطاعت سے امن
دیکھینگے اسکی عداوت سے محن

گویا آنکھوں سے یقیں اپنے ابھی
دیکھتا ہوں میں یہ حالات سبھی

تم بھی دیکھوگے وہ سب حالات جب
تب مری یاد کروگے یہ بات

ہے روایت کہ رسولِ اکرم
بیٹھ کر اسکے سرانے اس دم

اسطرح کہنے لگے ہیں آپ چچا — کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
کیا بچپن میں کفالت میری — اور جوانی میں حمایت میری
شاد کر اب مجھے از ایک کلمہ — لا الہ کہو اور الا اللہ
تا کروں تیری شفاعت اے عم — حشر میں نزدِ خدائے اکرم
ابوطالب نے کہا اے سالار — خیر خواہ ہے تو مرا سرورِ جہاں
کیا کروں خوف یہی اب ہے مجھے — سرزنش خلق کرینگے یہ سمجھے
موت سے ڈر کے چچا نے تیرا — آخری وقت میں ایمان لایا
خوف گر یہ نہیں رکھتا واللہ — کہہ کے البتہ وہ کلمہ اے شاہ
چشم کو تیرے خنک کرتا میں — کر کے خوش دل کو ترے مرتا میں
شاہ اس بات سے غمگین ہوا اٹھے — اور اسطرح سے تب فرمائے
مغفرت تیری خدا سے چاہوں — جب تلک منع کئے نا جاؤں
ابنِ اسحاق ہی سن اے بھائی — اسطرح ایک روایت آئی
دیکھا جسوقت جنابِ عباس — ابوطالب کی طرف بے وسواس
دمِ آخر وہ ہلاتا تھا لب — سن کے عباس کہے شاہ سے تب
اے نبی بھائی مرا یہ واللہ — آپ بولے سو پڑھا ہے کلمہ
اہلِ سنت کی یہاں پر آئیں — یہ روایت ہوئی ثابت ہی نہیں
کہ معارض ہیں روایات دگر — اور مخالف ہیں دلائل اکثر
ہے ازانجملہ علی فرمایا — جا کے حضرت سے یہ میں عرض کیا
یا نبی یہ جو چچا آپ کا تھا — آہ دنیا سے ہی گمراہ گیا
سن کے یہ رونے لگے پیغمبر — اور یہ حکم کئے اے حیدر
غسل دے کفن بھی اسکو پہنا — اور کر دفن اسے جلد تو جا
پھر میں اس شاہ سے یہ عرض کیا — یا رسول اللہ وہ مشرک سے مرا
پھر مجھے حکم کئے پیغمبر — یا علی جا کے اسے دفن تو کر
اور کہا اسکو خدا بخشے اب — اور رحمت بھی کرے اس پر رب
ہے روایت کہ نبی ہو گریاں — پیچھے تھے اسکے جنازے کے رواں
اور کہتے تھے کہ اے میرے چچا — صلہ رحمی کو تو لایا ہے بجا
حق میں میرے نہ کیا کچھ تقصیر — دیوے حق خیر جزا تجھکو کثیر
اور چچا سے جو کئے تھے اقرار — کہ کروں تیرے لئے استغفار
کئی دن آئے نہ باہر سرور — مغفرت خواہی میں تھے شام و سحر
کئی اصحاب بھی یہ دیکھ اے یار — آپ بھی کرنے لگے استغفار
اپنے ماں باپ کے حق میں یکسر — موت تھی جنکی ہوئی کفر اوپر
مغفرت باپ کی اپنے جو خلیل — چاہے تھے نزدِ خداوندِ جلیل
اس سند سے ہی ابوطالب کی — مغفرت خواہی کئے تھے نبی
تب ان آیات کو حق بھیجدیا — شہ کو اور یاروں کو وہ منع کیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ الآية

نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی اگرچہ وہ ناتے والے ہوں، جب کھل چکا ان پر کہ وہ دوزخ والے ہیں اور بخشش مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے واسطے سو نہ تھا مگر وعدہ کے سبب وعدہ کر چکا تھا اس سے

علما لکھتے ہیں یہ آیت بھی — اسی قصے میں نبی پر اتری

؎ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

آیتیں جبکہ یہ آئیں آیار — شاہ موقوف کئے استغفار
کہ خدا اُنکی نہ بخشش چاہا — اُنکی بخشش طلبی منع کیا

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جب کہ یہ شرک سے با ایمان ہو — اُسکے مغفور سبھی عصیاں ہو
ہے روایت کہ جناب عباسؓ — ایکدن عرض کیا اے شہ ناس
دی ہی کچھ نفع اسے کیا ملک — شہ نے کہی نفع دی ہاں وہ بیشک
آگ ٹخنوں ہی تلک ہی اُسکے — جوش کرتا ہے دماغ اب اس سے
بھی روایت ہے کہ یہ پیغمبر — کہ قیامت میں عذاب کمتر
مغز سر جوش کریگا اُسکا — اور اسطرح سے وہ سمجھیگا
واسطے تیرے نبی کے یارب — نار دوزخ سے بچا ہمکو سب
پر بہت شہ کی کیا وہ خدمت — اور رکھتا تھا دل وہ اُلفت
اسکا لازم ہے ہمیں حفظ ادب — باعث حب شہنشاہ عرب
اور کیا نفع ہے ہمیں آیار — کام عقبیٰ کا تو بس اپنے سنوار

یاں مسلماں کو بشارت ہے لطیف — اہل ایماں کو اشارت ہے لطیف
مغفرت چہئے مسلمانوں کی — جبکہ مامور ہوئے حق کے نبیؐ
پس ہے اسید قوی رب انام — بخشیگا اُنکے گناہوں کو تمام
دیوے یا اسکو ندیوے یہ عذاب — ہے مشیت میں خدا کے در باب
ابو طالب نے جو ہر امر میں ہاں — اُنکی کی ہے مدد از دل و جاں
تھا وہ درکات سقر میں نیچے — لایا باہر میں اُسے آتش سے
یک روایت ہے کہ دماغ اسکا جاں — ہے طرف پاؤں کے کرتا سیلاں
ابو طالب کو رہیگا بے مین — کہ رہیں آگ کے اُس کو نعلین
کہ بڑا سخت اُسیکو ہے عذاب — اور کسیکو بھی نہ ہوگا یہ عذاب
ابو طالب کا اگرچہ ایماں — ہیں ثابت بدلیل و برہاں
مال و جاں اپنا کیا شہ پہ نثار — اور کیا دین کی تائید آیار
کفر و ایماں کی یہاں لاتکرار — بے ادب اُس سے نہ ہو تو زنہار
یونہی آگاہ لکھا ہے ذہنشاں — نسخہ تحفہ احباب میں جاں

ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات اور فضائل و مناقب اُس زوجہ سید کائنات کے

اور اُسی سال میں آئے نیک صفات — ہو چکا بی بی خدیجہؓ کا وفات
پس تو دونوں کا بہت آئے اکرم — شاہ عالم کو ہوا درد و الم
گھر میں خاتون بچا تھے باہر — مطمئن اُنسے تھی شہ کی خاطر
بو امامہ سے ہے مروی یہ بات — کہ وہ خاتون نے وقت وفات
سنکے روئے ہیں بہت شاہ ہدا — اور بی بی کے کیے حق میں دعا
تیری مشتاق ہے فردوس بریں — اور خاتونوں سے تو جنت کی یقیں
خواہراں تیرے ملینگے دو سو — مریم و آسیہ ہیں وہ خوشخو
خوف و ہیبت سے کبھی وہ کوئی دم — حق تعالیٰ نہیں کہائے قسم
نقل ہے جبکہ خدیجہؓ یہ سنی — گرچہ سکرات میں تھی لیک ہنسی

تیسرے دن بعد ابو طالب کے — گئیں فردوس کو وہ دنیا سے
کیونکہ تھے دونوں مددگار و معین — دینے ہر امر میں شہ کو تسکین
اسلیئے آپ بہت تھے مغموم — سال غم سے وہ برس تھا موسوم
موت کی کربت و سختی کا بیاں — عرض کی جبکہ زِ سالار جہاں
بعد حضرت نے اُنہیں فرمایا — اے خدیجہ تو ہے سردار نسا
بہن اور ماں سے ملے اپنے جا — بہن اشارہ ہے تری ماں حوّا
خلق میں مثل نہ تھے جن کے تئیں — پاک تھے عذر نسا سے وہ یقیں
حق بہت اُنکو دیا تھا عزت — سوکناں ہیں وہ ترے در جنت
اور یوں عرض وہ کی اے امجد — کہ ترا ہو مبارک باشد

بہر ورا سے حق اُن کو کرے
رشک سوکن کی نہوگی آن سے

پس کیا روحِ مقدس رحلت
اور اولاد یہ بھی اُس کے سدا
طول نسخہ ہو اگر تھوڑے لکھوں
تھی بہت اُسکی نبیؐ کو خاطر
بکر تھا جب کیے عقد اس کو نبیؐ
اور چوتھا یہ خصیصہ ہے جلیل
پانچواں یہ کہ جیے تک وہ کبھی
دختراں چار پسر دو دلخواہ
ساتواں شہ کی ہیں جتنے اولاد
آٹھواں اُسکو دیا ربِ انام
حشر تک جتنے ہوں اعمال اُس کے
اجر اُمت کا سبھی پس جتنا
بہرِ خوشنودیٔ خلاق و نبیؐ
دیکھکر اُنکو نبیؐ تھے مغموم
اور ڈلوائی بڑی یک انبار
شخص تھا اسکے جو یک جانب کو
جو کہ چاہے سو کرے ہے مختار
حق میں کرتے تھے بہت اُسکے دعا
آئی سوکن کی مجھے بس غیرت
اُس سے ازواج جو ان بہتر
دیکھ وہ غصہ ہوئی بس لرزاں

خوش رہیں آپ بھی اُن ہر دو سے
اور ملالت بھی نہووینگی مجھے

دارِ دنیا سے بسوئے جنت
ہووے رضوان و تحیاتِ خدا
اکتفا دس یہ خصائص پہ کروں
اس سے رکھتے تھے محبت کا فزوں
یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی
بو سالت شہِ دیں کے جبریلؑ
ایک دم شہ کو نہ آزردہ کی
ایک قاسمؑ ہے دوم عبدؑ اللہ
سلسلہ اُنکے نسب کا رکھ یاد
دولتِ سبقتِ دینِ اسلام
جسقدر اُنکو جزا حق سے ملے
ہووے بی بی کو ملے گا اُتنا
خرچ کرتی تھی بہت وہ بی بی
بات خاتوں کو ہوئی یہ معلوم
تھے زرِ سرخ کے سب دینار
دوسرے جانب میں آتا تھا نظر
شہ تصدق کیئے وہ سب دینار
ذکرِ خیر اُس کا بھی کرتے تھے سدا
عرض کی شاہ سے میں کر جرأت
آپکو اب تو دیا ہے داور
اور بیخود ہو گری ہوش اُس آں

اور کی عرض وہ کر حمدِ الٰہ
خوہراں سیر وہ بلکہ دو ہیں
حقتعالیٰ سے تحیات و سلام
بے نہایت ہیں فضائل اُس کے
پہلا جبتک کہ تھے زندہ بی بی
ہے خصیصہ یہ دوم ابھائی
تیسرا اُس کو کہے ہیں سرورؐ
حقتعالیٰ کی طرف سے اے ہمام
چھٹواں یہ ہے کہ نبیؐ کو اولاد
دختراں آپکی زینبؓ رقیہؓ
منتہی ہے اُنہی خاتوں سے جہاں
ہے خبر نیک چلن اے وسناں
اُسقدر اجر و ثواب اے دلبر
جان نواں یہ خصیصہ اے یار
قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
تب قریشوں کو بُلائی ہے وہ
کہا صدیقؓ نے تھا میں بھی وہاں
بولی تم لوگ گواہ ہو سبھی
دسواں یہ ہے کہ نبیؐ حینِ حیات
عائشہ بولی کہ وہ شاہِ عباد
یا نبیؐ وہ تو ضعیفہ ہوگی
آہ جب مجھسے ہوئی یہ جرأت
یوں دعا کرنے لگی میں اے رب

سوکناں سیر کہ نہیں وہ اے شاہ
اُنسے خوشنود رہونگی بس میں
روضۂ پاکؐ ہو اُس کے مدام
اور کمالات و شمائل اُس کے
دوسری نہ کیئے عقد نبیؐ
شہؐ کے وہ پہلے نکاح میں آئی
ساری اُمت کی زناں سے بہتر
بولا ہے حضرتِ خاتوںؓ کو سلام
بطن سے اسکو ہوئے ہیں رکھ یاد
اُمِ کلثومؓ و جنابِ زہراؓ
بسکہ عظمیٰ یہ خصیصہ کو کہاں
اوّلا ہو کہ کریگا آغاز
اُسکے بانی کو ملے در محشر
مال و زر رکھتی تھی خاتوں بسیار
خلق تھے رنج و الم میں بسیار
اور خزانے کو کھلائی ہے وہ
ایسی انبار بڑی تھی وہ عیاں
ہے یہ سب مالِ خدا ملکِ نبیؐ
اُس کے اور یار رہا من بعدِ وفا
جب بہت کرتے خدیجہؓ کو یاد
یاد فرماتے ہو بس اُسکو ابھی
آئے غصے میں بہت ہی حضرت
جاوے گر تیرے نبیؐ سے یہ غضب

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی / ناکروں ذکرِ خدیجہؓ بہ بدی — پس کہے حق کی قسم شاہِ زمن / اس سے بہتر نہیں پایا میں زن

لائی اوّل وہ مرے پر ایماں / کافراں جبکہ تھے سب لوگ عیاں — اور کی اس نے ہے میری تصدیق / لوگ تکذیب کئے جب تحقیق

اور دی مال مجھے وہ اکثر / لوگ محروم کئے جب یکسر — اور دیا مجھکو اسی سے اولاد / کر بہت فضل و کرم ربِّ عباد

عائشہ کہتی ہیں از شاہِ عرب / میں سنی اس کے فضائل یہ جب — عزّت و قدر و بزرگی اس کی / بالیقیں جائے مرے دل میں کی

پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم / نام بھی اس کا نہ لی بے تکریم

ظلم کفارِ قریش کا اور تشریف فرمانا حضرتؐ کا طرف طائف کے اور ظاہر کرنا دعوتِ اسلام کا اور ظلم طائف کے کفارِ بدانجام کا

نقل ہے جبکہ مُوا ابوطالب / بولہب شہ کی طرف ہو راغب — بولا سرورؐ سے کہ تم مت ہو ملول / کام میں ہی رہو اپنے مشغول

ابوطالب کے ہی مانند یقیں / آپکا ہوں میں مددگار و معیں — جب لگا کرنے وہ سرورؐ کی مدد / کافراں کر کے بہت مکر و حسد

اسکو بولے کہ کہے پیغمبرؐ / ہے مقر عبدِ مطلبؐ کا سقر — بس یہ سنتے ہی نبیؐ سے بدلا / ساتھ کفار کے ہی جا کے ملا

متفق ہو کے تمامی کفار / پھر لگے شاہ کو دینے آزار — اِسقدر جور و جفا آہ کئے / کہ نبیؐ مکہ میں ٹک نہ سکے

گئے طائف کی طرف مکے سے / دعوتِ دین وہاں کرنے لگے — اِک مہینا تھے بدعوت مشغول / پر نہ کفار کئے کوئی قبول

جمع ہو واں کے بھی سارے کفار / دئے حضرتؐ کو بہت کچھ آزار — تھے چلے راہ سے یک دن سرورؐ / آنچی بیٹھ لگے وہ ابتر

مثل کتوں کے وہ کرتے غوغا / پھینکتے تھے وہ بہت سنگِ جفا — پائے اشرف ہوے جب خون آلود / پونچھتے خون کو اپنے وہ زود

نہ گرے خونِ نبیؐ تا بہ زمیں / صدمۂ قہر و عذاب آوے کہیں — زیدؓ متبنّٰی پسر حضرتؐ کا / جبکہ تھا ہمرہِ آں شاہِ ہدا

ہوتا اس حال میں حضرتؐ کا سپر / لیتا تھا آپ یہ ہی وہ پتھر — زیدؓ کے سر کو بہت زخم لگے / اور بہت خون بہا ہی اس سے

اس مصیبت میں رسولؐ والا / درگہِ حق میں گئے مانگے دعا — یک دعا یہ بھی ہی اس سے تلقیں / ہے اُس اَنت کے ضعیفوں کی نصیر

اَللّٰھُمَّ اَشْکُوْ اِلَیْکَ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَرَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ بَعِیْدٍ یَّتَحَصَّنِیْ وَمَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَکَ بِیْ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنْ عَافِیَتُکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُکَ وَیَحِلَّ عَلَیَّ سَخَطُکَ لَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ۔ یا اللہ شکایت کرتا ہوں میں درگہ میں تیرے اپنی قوت کے ضعف اور حیلے کی کمی اور ذلیل و خوار ہونے کی اپنے لوگوں کے پاس تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور تو پروردگار ہر ضعیف کا اور میرا ہے

اور مجھکو کس پر چھوڑتا ہے ایسے دشمن دور طرف کہ جو مجھے دیکھتے ترش رو ہوتے اور تو اُسے میرے کام کا مالک گردانا ہو اگر غضب تیرا
مجھپر نہو تو کچھ خوف نہیں کرتا ہوں میں لیکن عافیت تیری وسیع ہی پناہ لیتا ہوں نور وجہ تیری جس سے روشن ہوئی اندھارے اور درست ہوا کام دنیا
اور آخرت کا اُترنے سی تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھپر تجھکو پہنچتا ہے عتاب کرنا آپ خوش ہوتے تک اور حول و قوت نہیں مگر تجھ ہی سے

عداس کا ایمان لانا

یہ دعا آہ کئے جب وہ رسولؐ
اور کیا عرض کہ اے خیرؐ ورا
اُنکو ٹکرادوں ابھی میں لاکر
اُنکے اصلاب سے شاید کہ خدا
الغرض شاہؐ بصد رنج و الم
آہ آثار پریشانی کے
ایک نصرانی جو تھا اُنکا غلام
جب کہے خوشۂ انگور یہ ہاتھ
نہ کسی سے بھی سُنا تھا واللہ
بولا ہے دین مرا نصرانی
کہے ہاں ہے وہ برادر میرا
کہا توریت و انجیل میں صاف
اِسلئے آپ کرینگے ہجرت
ہاتھ اور پاؤں پہ شہؐ کے اُسکی
وہ کہا حق کا ہے وہ پیغمبرؐ
ایک منزل ہے وہاں سے مکہ
ناگہاں پہنچے ہیں جنّات وہاں
شہ کا ذکیا ہیں ہوا جبکہ ظہور
مشورت یوں کئی جِنّاں کثیر
اسلئے نکلے وہ جِنّاں اے یار

ہوگئی درگہِ حق میں مقبول
آپکا تابع ہوں از حکم خدا
ہوں ہلاک آپکے دشمن یکسر
ایسی اولاد کریگا پیدا
چلے طائف سی بمکہ جس دم
اور علامات بھی حیرانی کے
تھا جو عدّاس یقیں اسکا نام
کہے بسم اللہ شہِ موجودات
کیا عجب ہی یہ کلامِ دلخواہ
نینوا میرا بلد اے گیانی
ہے میرے مانند پیمبر حق کا
آپکے دیکھے ہیں میں نے اوصاف
آپکو اُنپہ ہے آخر نصرت
جلد بوسہ دے وہ لایا ایماں
لایا ایمان بدل میں اُس پر
جب ہوی رات وہاں آکے اگر
نو نفر تھے وہ سبھی نیک عنوان
جن ہوے چرخ کے جانے سی دلگیر
کچھ نیا حادثہ ہے جگ میں مگر
ہر جگہ کرتے ہوے استفسار

بھیجا تب ایک ملک کو داور
حکم گر آپکا ہوے اکمل
شہ کہے یہ نہیں چہتا ہوں میں
وہ عبادت کریں مولا کی ٹھیک
رہ میں یک باغ میں پہنچے ہیں آ
دیکھکر چہرۂ اقدس یہ مگر
ہاتھ دے اسکے طبق یک انگور
شہ کا منہ دیکھ کہا تب وہ غلام
پوچھے شہ کونسا ہے شہر ترا
شہ کہے قریۂ یونسؑ سے ہے تو
پوچھا کیا آپکا ہے نامِ ہمام
آپکو مکے میں بھیجیگا خدا
آپکا دینِ مقدّس پُر نور
بس گیا عتبہ و شیبہ سر دو
الغرض آگے روانہ ہو رسولؐ
ہوکے تب شاہؐ نے مشغولِ نماز
آئے تھے شہرِ نصیبین سے وے
جانے اوپر ہے وہ جب جہتی تھے
شرق سی غرب تلک دیکھو جا
آئے اُس وقت میں اِسدن ناگاہ

جو موکل ہے پہاڑوں اوپر
دو طرف مکے کے جو دو ہیں جبل
بلکہ اُمید یہ رکھتا ہوں میں
نہ کریں اُس سے کسی کو وہ شریک
باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا
لائے کچھ رحم قرابت شہ پر
جلد بھیجے ہیں وہ حضرت کے حضور
اس بلد میں میں کبھی ایسا کلام
بولا اور دین بھی لکھتا ہی کیا
پوچھا کیا جانتے ہو یونسؑ کو
شہ کہے سید احمدؐ ہی نام
مکیاں آپکے ہونگے اعدا
سارے آفاق میں پاویگا ظہور
پوچھے کیوں بوسہ دیا تو اُسکو
بطنِ نخلہ میں کئے شرفِ نزول
جبکہ کی قرأتِ قرآں آغاز
سبب آنیکا یہی ہے اُن کے
رہتے تھے شعلۂ آتش تہ چھے
وجہ کیا اِسکا ہے تم پاؤ بھلا
اور سُنے شہؐ سے کلامِ اللہ

یوں لگے کہنے کو آپس میں تمام
ہم کبھی ایسا سنتے تھے نہ کلام
کہ یہ قرآں ہے کلام رحماں
میں بھی اسکا ہوں لاؤ ایماں
اور جنات فلک پہ جانا
جو کہ موقوف ہوا اے دانا
کہ جہاں بیچ جو ہو دینگے کام
یک برس آگے وہ ہونے کی تمام
ذکر رہتا ہے ملک میں اس کا
شہرۂ عام فلک میں اس کا
اقتضا حق کی یہ کی ہے حکمت
کہ نہ ایات میں ہووے سرقت
الغرض آئے تھے جو نو جنات
لاکے حضرت پہ وہ ایماں اس رات
ہے یہی حادثہ دنیا میں نیا
شہ سے پوچھے وہ انہیں فرمایا
وہ تبھی دل سے مسلمان ہوئے
شہ پہ قربان بدل و جان ہوئے
اپنی تفسیر میں اے با تمیز
یوں لکھا قطب زماں عبد عزیز
جو ملائک ہیں مدبر یہ فلک
انسے وہ سنتے ہیں آگاہ بیشک
یونہی از بیش نزول قرآں
ذکر تھا اسکا فلک پر ہر آں
اسلئے چرخ پہ چڑھنے سے خدا
منع جنات کو سب کر ہی دیا
قوم سے اپنے کہے ہیں جا کر
چونکہ قرآں میں آئی یہ خبر

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا

ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اُس پر ہم ایمان لائے اور ہرگز شریک نہ ٹھہرائینگے اپنے رب کا کسی کو

پس وہ جنات کی یک فوج بڑی
شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی
انکے آنے سے خبر شہ کو دیا
آئے مکہ سے بروں شاہ ہدیٰ
دائرہ کھینچ کے تب یک اس جا
ابن مسعود کو اس میں بٹھلا
ابن مسعود یہ دیتا ہے خبر
کہ وہ جنات پہ تھی میری نظر
پس پیمبر ہوئے مشغول نماز
اور کئے سورۂ طٰہٰ آغاز
جبکہ حضرت ہوئے فارغ ز نماز
لائے ایمان وہ سب نیک طراز
نقل ہے چاہے وہ تب آگہ
شاہ عالم کی رسالت پہ گواہ
بھی روایت ہے کہ وہ حضرت سے
توشہ برطور تبرک مانگے
کرئے آپ مقرر یہ تب
استخواں انکے لئے زاد عجب
اسپہ قدرت سے خدائے قادر
گوشت کرتا ہے ہویدا وافر
تا کہ سرگین پہ ہو دانے پیدا
ذائقہ لیوے دواب اس سے سدا
دیا سرور نے انھیں ایسا زاد
کام آتا ہے جو تا یوم تناد
یونہی جنات بہت سے آئے
سرور دیں پہ ایماں لائے
اور فاروق معظم ذی شاں
اس روایت کا کیا یوں تبیاں
آگے حجون میں اترے یکسر
تب حرم بیچ جو تھا ایک شجر
ابن مسعود بھی تھا انکے ہمراہ
جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ
بولے دیکھ انکو تو کچھ خوف کر
دائرے سے بھی نہ باہر ہو مگر
ایک اک شخص تو ہی کل تھا
اور سیاہ رنگ بہت تھا انکا
وہ بہت شوق سے ہی سننے لگے
اور سعادت کے ہی گل چننے لگے
ہے روایت کہ وہ تھے سب چھے تک
الف بارا تھے روایت ہے اک
یک شجر ہو کے وہاں تب گویا
شاہدی شہ کی رسالت پہ دیا
واسطے اپنے وہ سب آ باہر
اپنے بھی جانوروں کے خاطر
ہے حدیث آئی کہ جس ہاڑ اوپر
ہووے بولا گیا بسم اللہ اگر
چارپایونکے لئے انکے یقیں
بھی ہوا زاد مقرر سرگیں
یمن سے شہ کے دعا کی کرتار
لذت ہر دو میں رکھا ہی بسیار
پس اسی واسطے اے اہل صفا
منع ان چیزوں کا ہے استنجا

ابلیس کا پوتا ہامہ ایمان لانے کا بیان

کہ تھے ہم ہمرہ سالار بشر
ایک دن کوہ تہامہ اوپر

یک بیک ایسے میں تب یک بوڑھا
چلد یا ہاتھ میں لے اپنے عصا
آکے حضرت کو کیا جلد سلام
دے جواب اسکا کہے شاہِ انام

اسکا آواز ہے جن کا آواز
پوچھے نام اسکا شہِ خلق نواز
وہ کیا عرض مرا ہامہ نام
ہیم ہے باپ مرا عیزِ کلام

ہیم کا باپ ہے بیشک لاقیس
باپ لاقیس کا ہوگا ابلیس
شہ کہے نیری اور ابلیس کے بین
پشت گزرے ہیں یہی دو بے مین

عمر گذری ہے تری کس مقدار
وہ کیا عرض اے سالارِ خیار
جیونگا آخرِ دنیا تک میں
طفلگی میری سنو اے شہِ دیں

مارا ہابیل کو قابیل نے جب
بچپنا مجھکو تھا اے سرورِ رب
بات لوگونکی سمجھتا تھا ہاں
اور پھرتا تھا پہاڑوں میں دواں

اور لوگوں کا طعام اور اناج
میں چراتا تھا بہت اے سرتاج
ڈالتا لوگوں کے دلمیں وسواس
بدسلوکی تھی مری خلق کے پاس

شہ کہے تیری جوانی پیری
اور طفلی بھی بدی میں گزری
عرض یوں کرنے لگا حضرت سے
کہ مجھے اب نہ ملامت کیجے

توبہ کرنے کیلئے میں آیا
اور خدمت سے سعادت پایا
نوحؑ سے بھی ہیں ملاقات کیا
اُنکی مسجد میں بھی ساتھ انکے رہا

ہاتھ پر اُن کے کرا اوّل توبہ
تا بیک سال رہا در سجدہ
صحبتِ یوسفؑ و یعقوبؑ و ہودؑ
بھی کیا مجھکو میسر معبود

اور موسیٰؑ سے ملاقات کیا
اور توریت کو اُنسے سیکھا
اور تحیات و سلام موسیٰؑ
میں کہا ہوں بجنابِ عیسیٰؑ

اور عیسیٰؑ بھی تحیات و سلام
خدمتِ عالی میں بولے ہیں پیام
آپ سے عرض یہی کرتا ہوں
اور امید یہی دھرتا ہوں

یارسول اللہ ز قرآن کریم
مجھکو اب کیجئے کچھ یک تعلیم
اُسکو سکھلائیے رسولِ اکرم
سورۂ واقعہ اور سورۂ عم

کہے حاجت تجھے گر کچھ ہووے
آتو نزدیک بلا شک میرے

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سیدِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگوں سے
شہ کی بعثت سے بشارات دئے
ہے ازانجملہ سعید ابن عمرؓ
یوں روایت سے یہ دیتا ہے خبر

جاہلیت میں یقیں باپ مرا
نذر یک بت کی کیا تھا بکرا
پاس اُس بت کے اُسے ذبح کیا
پیٹ سے اُس کے یہ آواز ہوا

کہ بنی عبدِ مطلب سے خدا
یک پیمبر کو کیا ہے پیدا
کردیا منع و حرام اُس نے ٹھیک
نذر اور ذبح بتوں کے نزدیک

اور ممنوع ہوا اُس سے زنا
اور جنات فلک پر جانا
جب سُنا باپ مرا یہ آواز
فکر و حیرت سے ہوا ہے دمساز

آیا مکے کو یہ کرنے تحقیق
جاکے پہنچا بہ جنابِ صدیقؓ
کہے صدیقؓ بلا شبہ و گماں
ہوئے مبعوث محمدؐ ہیں یہاں

آپ پر بھیجا ہے حق نے قرآں
لاؤ اب جلد تم اُس پر ایماں

روایت

نقل کرتا ہے زباب اے اکرم
کہ مرے پاس بھی تھا ایک صنم
اسکا کرتا تھا میں پوجا ہر دن
اور یک دوست بھی تھا میرا جن

روز و شب ملکِ عرب کی اخبار
مجھکو پہنچاتا تھا اے ابرار
بت کے نزدیک میں سویا یکدن
یک بیک مجھکو پکارا وہ جن

لے مرا نام کیا مجھکو خطاب
کہ ہے نکلا بعرب ایک نجاب
یعنے نکلا ہے محمدؐ مرسل
اُس کو قرآن دیا عز و جل

شہر مکے میں ہے دعوت اسکی | بسکہ سچی ہے نبوت اسکی
جب یہ آواز سنا میں ظاہر | قوم کو اپنی دیا اس سے خبر
بت کو پس اپنے وہیں پھوڑا میں | رشتہ کفر وہیں توڑا میں
سرگزشت اپنی کیا عرض تمام | اور اسی دم میں لایا اسلام
یہ روایات ہوئیں جو مذکور | ہیں یہ تفسیر عزیزی مسطور
اور اسی سال میں با فوز و فلاح | عائشہ سے بھی کئے اپنا نکاح
اور اسی سال طفیل ابن عمر | دوس کی قوم کا جو تھا بہتر
کہ نہ مل شہ سے نہ سن اسکا کلام | اسکے جادو کا پڑے تجھپہ نہ دام
نقل کرتا ہے طفیل فیروز | گیا مسجد میں میں ناگہ یک روز
یک بڑی اس سے ملاقات پایا | جلد پس شاہ پہ ایمان لایا
معجزہ سات مرے یک ہو نشاں | دیکھتا قوم بھی لاوے ایماں
درمیاں میرے دو ابرو کی عیاں | ہو گیا نور عجب یک رخشاں
التجا حق سے تبھی میں لایا | نور وہ قمچی میں میرے آیا
جب پدر گھر میں ملا میرے پہلے | میں کہا دور تو ہو میرے سے
تو ہے کافر بھی ترا دیں باطل | دین سچا ہے مرا اور کامل
غسل کر پاک وہ پہنا کپڑے | ہوا ایماں سے مشرف پہلے
اور قبیلے کو گیا جب دعوت | تھوڑے ایماں کی پائے دولت
قوم میں میرے ہوئے دو فرقے | نہیں ایمان قبولے بعضے
کر دعا انکی ہدایت خاطر | یوں کئے حکم مجھے وہ فاخر
جب ہوا جا کے میں خیبر کو روز | شہ کی خدمت میں سعادت اندوز
مجھکو یک قوم پہ بھیجے شہ نب | نور ڈالا میں تباں انکے سب

جو رسالت کا ہے اس کو منکر | جائے دوزخ میں یقین وہ کافر
ایسے میں مکہ سے کوئی آیا | کیفیت سرور عالم کی کہا
اونٹ پر اپنے ہوا جا کر سوار | آ کے پہنچا یہ حضور سالار
ایسے ہی آئے ہیں قصے بسیار | ہیں تفاسیر و سیر میں آئے
اور اسی سال سودہ اے جاں | اپنی تزویج کئے شاہ جہاں

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

آیا جب مکے کو جا استقبال | یوں کہے اسکو قریش بد حال
اسکو جب ہوتا تھا مسجد پہ گزر | اسلئے رکھتا تھا روئی کان اندر
شاہ تب پڑھتے تھے قرآں یہ نماز | کان میں میرے پڑا کچھ آواز
پس کیا عرض وہیں اے سرور | میں قبیلے کا ہوں اپنے بہتر
دی دعا شاہ نے کی ہر رخصت | جب چلا سوئے وطن با عزت
میں ڈرا قوم مری دیکھ اسے | کہیں آتش کا گماں نالاوے
مثل قندیل کے تھا اس رخشاں | لوگ وہ دیکھ کے ہوتے حیراں
باپ حیراں ہو سبب کیا پوچھا | میں کہا کہ میں مسلمان ہوا
تب کہا باپ ترا دیں ہے میرا | میں بھی اب دل سے قبول اسکو کیا
پھر کہا زن کو وہ لائی ایماں | پھر مسلمان ہوئے سب خویشاں
بعد چندروز کے جا پھر شہ پاس | یوں کیا عرض کہ اے خیر الناس
کیجئے انکی ہلاکت کی دعا | بد دعا پر نہ کئے شاہ ہدیٰ
جا تو کر نرمی سے دعوت اب واں | میں کیا دو نہی وہ لائے ایماں
تب مرے ساتھ تھے اسی گھر بار | مرد و زن لائے تھے ایمان بسیار
آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا | فتح و نصرت سے مدینے کو گیا

سوالات بیہودہ کرنا کفار قریش کا جناب رسالتمآب میں اور شرف نزول آیات قرآن کا مذمت میں کافروں کے

اور اسی سال صنادید قریش | جمع ہو کعبے میں سارے بد کیش
یوں کئے عرض کہ اے شاہ انام | تم جو دیتے ہو بتوں کو دشنام

کفر سے کرتے ہو ہم کو منسوب　　بولو کیا اس سے ہے اپنا مطلوب

شاہی گر چاہتے ہو با عزت و جاہ　　مشفق ہو کریں ہم آپ کو شاہ

تم بہر حال ہمارے دین کو　　مت کہو بد یہ قدیم آئین کو

میں ہوں بے شبہ رسولِ دوراں　　ہے بھلا لاؤ اگر تم ایماں

سنکے یہ کہنے لگے وہ ابتر　　کہ اگر حق کے ہو تم پیغمبر

یا ملک ایک فلک سے اترے　　اور رسالت یہ گواہی دیوے

یا خزانے اور زمیں تم کو ملیں　　تم ہی سب لوگ میں ممتاز بنیں

ایسے بیہودہ کئے جب وہ کلام　　یوں جواب انکو دئے شاہِ انام

صد ہزار ایسے اگر وہ چاہے　　کہ عیاں پل میں ہی یک تبلاوے

ہے یہی حکم کہ احکامِ خدا　　تمکو پہنچاؤں دکھا راہِ ہدا

کیجیو حق سے طلب ہم یہ عذاب　　تب دیا شاہ نے یوں انکو جواب

سنکے یہ بات بھی وہ بد انجام　　پھر کئے ویسے ہی بیہودہ کلام

مال و زر کی ہے طلب گر فی الحال　　لیجے حاضر ہے ہمارا زر و مال

اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق　　ہم لے آتے ہیں طبیبِ حاذق

شہ نے کہے مال تمہارا زنہار　　میں نہ چہتا ہوں نہ شاہی درکار

ورنہ میں صبر کرونگا آخر　　حق جو چاہا سو کریگا ظاہر

چشمے پانی کے رواں کیجو آپ　　تا کریں باغ و زراعت ہم سب

یا تمھیں دیوے خدا اگر کے پسند　　مال باغات و عماراتِ بلند

آپکو ایسی ہو جب شوکت و شاں　　آپ پر لاوینگے ہم تب ایماں

تم جو چاہے سو ہیں سب ادنی کام　　حقکی قدرت میں ہیں بیشک وہ تمام

پر مجھے حکم نہیں ہے از رب　　ایسی چیزیں تمکو کروں اُس سے طلب

بولے یہ چیزیں نہ گر تبلاویں　　آپ پر ہم بھی نہ ایماں لاویں

حق ہے مختار وہی چاہے جب　　جانو بے شبہ عذاب آوے تب

شاہِ عالم اٹھے تب ہوکے ملول　　تب یہ آیات کئے شرفِ نزول

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا یعنے اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جبتک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کھجور اور انگور کا پھر بہاوے بیچ اسکے نہریں چلا کر یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے ایک گھر ستھرا یا چڑھ جا تو آسمان میں اور ہم یقین نکرینگے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو پڑھ لیویں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا

ابولہب بعث کا منکر تھا عیاں　　کہتا تھا جسم سے جب جاوے گی جاں

ماسوا اُس کے وہ اور اُسکی زن　　دیتے حضرت کو جو کچھ رنج و محن

اور ہلاکی وہ جو دونوں پائے　　گزرا ذکر اسکا بہ تفصیل آگے

اُسکا منہ ہوگیا وونہی ٹیڑھا　　حق نے بھی سورۂ ہمزہ بھیجا

پھر کے وہ جسم میں کیونکر آئے　　جسم کو خاک تو سب کھا جاوے

اور مذمت میں وہ دونوں کے خدا　　بالیقیں سورۂ تبت بھیجا

شہ کو اور ایک چڑاتا تھا لعیں　　چشم و ابرو کو ملا اپنے یقیں

عاص مغرور مقروض خباب کا تھا　　قرض خباب جو اُس سے مانگا

عاص بولا کہ تمہارا تو نبی
وعدہ جنت کا دیا تم کو سبھی
چاہے جو چیز ملے وہاں ہر ایک
بولا خباب کہ ہاں ہے بیشک

بولا وہ تجھکو ملے جب جنت
مجھکو تیری سے نہیں کم ثروت
میں بھی جنت میں کہ جب آؤنگا
قرض تیرا وہیں پہنچاؤنگا

مسخری ایسی کیا جب وہ لعیں
حق نے بھیجا ہے دراس آیت کو وہیں

اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا
بھلا تو نے دیکھا جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجکو ملتا ہے مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لے رکھا ہے رحمن کے یہاں اقرار

بحث یکروز کیا شہ سے نضر
اور کفار تھے حاضر اکثر
شاہِ عالم نے دلائل سے بہم
کر دیا اُس کو اُسی دم ملزم

کافراں ہو گئے شرمندہ تمام
تب اس آیت کو پڑھے شاہِ انام

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ

یعنی اے کافرو تم روزِ جزا
اور تم پوجیں جسے حق کے سوا
یہ سبھی جائینگے در نارِ سقر
اور دوزخ میں تمہارا ہو گزر

جا زبعری سے کہے تب کفار
وہ کیا شاہ سے یوں تکرار
کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا
کہ ملک اور عزیر و عیسیٰ

جائینگے آتشِ دوزخ اندر
کہ اُنھیں پوجتے ہیں لوگ اکثر
شہ کہے اپنی پرستش اوپر
جو ہے راضی سو وہ جاوے بہ سقر

انبیا اور ملائک تو سبھی
اپنے پوجے سے نہ راضی ہیں کبھی
بعدِ موت انکے وہ شیطانِ شریر
ایک ٹہرا کے خیالی تصویر

نام رکھ انکا عزیر و عیسیٰ
آپ کفار سے یوں ہے پوجا
حشر میں بس اُسی شیطانکے ساتھ
جاوے دوزخ میں وہ کرتے ہیہات

اور بے شبہ عزیر و عیسیٰ
صدرِ جنت میں رہیں زیب افزا
یہ بیاں شہ سے سُنے جب کفار
پائے ہرگز نہ مجالِ انکار

حسبِ تقریرِ رسولِ مقبول
تب اس آیت کا ہوا شرفِ نزول

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ

اور نضر جبکہ تجارت خاطر
ملکِ فارس کو گیا تھا فاجر
قصہ رستم و اسفند شہیر
لایا مکے کو وہ ملعونِ شریر

شاہ جب پڑھکے سناتے قرآں
لوگ سنتے تھے وہ سنکر قرباں
بعد ملعون وہ کر یک محفل
بس سُناتا تھا وہ قصہ جاہل

چند اوباش ہو عاشق اس کے
فخر اس طرح کیا کرتے تھے
کہ نبی گر قصصِ عاد و ثمود
اور سلیمان و شعیب و داؤد

پڑھ سنائے تو سنو اب ہم
پڑھتے ہیں قصہ شاہانِ عجم
تب ان آیات کو جبریلِ امیں
لایا ہے حق سے برآں سرورِ دیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ
اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بچلاویں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراویں اسکو ہنسی وہ جو ہیں انکو ذلت کی مار ہے اور جب سنائے اسکو ہماری باتیں پیٹھ دیجاوے غرور سے گویا انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دو کان بہرے ہیں سو تو خوشخبری دے اسکو دکھ والی مار کی (سورہ لقمان)

اور ولید ابنِ مغیرہ بدکار
اسطرح کہتا تھا اکثر اے یار
کہ ہے مکے میں مرے سا مہتر
اور طائف میں ہے مسعود شہیر

یہ تعجب ہی بہت پر وسواس کہ نہ جبرئیل ہے آیا ہم پاس
جبکہ قرآں کو وہ مردودِ لئیم یوں کیا ہی دو بلد پر تقسیم
ابو طالب کا جو ہے ایک یتیم آئے کیوں اسپہ یہ حیرت کی عظیم
پس مذمت میں وہ ملعوں کی خدا آیتِ پاک یہ نازل ہے کیا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور لگے کہنے کیوں نہ اترا قرآن کسی بڑے مرد پر ان بستیوں کیطرف کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر ہم بانٹتے ہیں انمیں روزی انکے دنیا کی ہمنے اور اونچے کئے ہمنے درجے ایک کے ایک سے (سورۂ زخرف)

اور اُبی ابن خلف کافرِ دُوں ہاڑ بوسیدہ اٹھا کے ملعوں
تم جو کہتے ہو کہ مُردوں کو خدا حشر کے روز اٹھاویگا جلا
جمع کر کیونکے وہ سارے اجزا اُسمیں پھر لاوینگے اُس جاں کو کیا
جمع کر جان پھر انجھکو اٹھا نارِ دوزخ میں یقیں بھیجیگا
پھونک کر دیتا تھا رگڑ کر بہ ہوا اور حضرت سے وہ یوں کہتا تھا
جبکہ اجزائے بدن گرد ہو یوں جان اُس گرد میں پھر آوے کیوں
شہ کہے ہاں کہ ترے سب اجزا جبکہ گل جاویں تو اُن سبکو خدا
حسبِ فرمانِ رسولِ اصدق تب ان آیات کو بھیجا ہے حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہمنے اس کو بنایا بوند سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا اور بٹھایا کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہاڑوں کو جب گھر کرے ہو گئے تو کہہ ان کو جلاوے جس نے بنایا ان کو پہلے بار اور وہ سب بنانے جانتا ہے (سورۂ یٰسین)

آگے عقبہ نے سفر سے یکبار کیا اسبابِ ضیافت تیار
کلمہ جبتک نہ پڑھے تو یکبار میں ترے گھر کو نہ آؤں زنہار
جب اُبی ابنِ خلف ناہنجار دوست عقبہ کا بڑا تھا اک یار
وہ لعین عقبہ سے پھر یوں پوچھا دینِ آبائی کو تو کیوں چھوڑا
میری مجلس میں نہ آنا اُس کا مجھکو زنہار گوارا نہ ہوا
یونہی عقبہ نے سنایا بسیار پر نہ مانتا ہے وہ ملعون نہار
یعنے بولا وہ لعین عقبہ کو دوستی گر مری چہتا ہے تو
آہ عقبہ نے کیا اس کو قبول اور گیا جلد وہیں نزدِ رسول
جنت [illegible] کیا ہائے دلی عقبہ کافرِ ملعونِ شقی
دو نورِ رخسار جلائے اُس کے منہ تلک اسکو وہ دو داغ رہے
جبکہ سرور کو کبھی وہ بلوایا شہ نے اسطرح اُسے فرمایا
تب پڑھا کلمہ وہ کر حکم قبول اپنے گھر تا کہ قدم لاوے رسول
یہ خبر سن کے وہیں منہ موڑا رشتۂ الفتِ عقبہ توڑا
وہ کہا میں نہیں چھوڑا ہوں اُسے پر ہے ہمسایہ محمد سے مجھے
اسلئے کلمہ کہا ہوں مجبور مجکو اس بات میں کر کچھ تو معذور
بے ادب ہو کے بہت وہ احمق بولا ایک بات بڑی نالائق
روبرو جا کے محمد کے اے یا تھوک کر آ تو ضرور اب اکیا
سن وہ کافر کا کہا یہ کافر آہ تھوکا ہے رکھ اسکی خاطر
وہیں از حکمِ خدائے قہار تھوک ہو جاکے وہ دو شعلۂ نار
غزوۂ بدر کے دن پس کرار مار کر اسکو کیا داخلِ نار

تھوک ناپاک سا ہو دو چگار یا — منھ کو جب اسکے جلائیں ہیں عیاں
پس وہیں اسکی مذمت میں خدا — شہ پہ یہ آیت قرآں بھیجا

یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (سورۂ فرقان)

جسدن کاٹ کاٹ کھاویگا ظالم اپنے ہاتھ کہے گا کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسول کی راہ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی اُسنے بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہنچی پیچھے اور ہے شیطان آدمی کو قوت پر دغا دینے والا۔

اور صنادید قریش ابتر — ایکدن شہ سے کہیں یوں آکر
پوجینگے آپ کے معبود کو ہم — شرط ہے آپ بھی اے شاہِ امم

سب خداؤں کو ہمارے پوجیں — نزع طرفین میں پھر کچھ نہ رہے
وہ ملاعین کہیں جب ایسا — سورۂ کافروں تب حق بھیجا

یونہی تصدیق ہیں سرور کے یقیں — اور در ذمِ ضلیلانِ لعیں
بیشتر سورۃ و آیاتِ جلیل — بارہا پائے پیاپے تنزیل

دیکھ آیات کے اسبابِ نزول — کہ تفاسیر میں جو ہیں منقول
تا وہ احوال ہو تجھ پر مکشوف — کہ تفاسیر یہ ہے وہ موقوف

الغرض دین کے خاطر حضرت — پائے کفار سے کیا کیا زحمت

غنچہ

کوئی نبیٔ حق کا مصائب ایسی — نہیں پایا کہ جو حضرت پائے
یاں تلک انکا ستم بڑھنے لگا — ظلم سے اُن کے شہ ہر دوسرا

مکے میں رہ نہ سکے تب ز خدا — حکم ہجرت کا مدینے کو ہوا
تیرہویں سال میں پس آنحضرت — شہرِ مکے سے کئے ہیں ہجرت

بعد ہجرت کے خدائے اکبر — جانئے عرصہ دس سال اندر
سارے کفار پہ غلبہ بخشا — شرق سے غرب تلک دین چمکا

اُسکی تمہید ہی وہ ربِ علا — گیارہویں سال سے کرتا ہے بنا
یعنے لوگ آکے مدینے کے یہاں — تھوڑے تھوڑے لگے لانے ایماں

آٹھواں گل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں اور ابتدائے ایمانِ انصارِ کرام رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال کے آخر اے یار — لائے ایمان چھ شخص از انصار
سبب ایماں کا یہی ہے انکے — حج کے ایام جب آیا کرتے

قافلے حج و زیارت کیلئے — چو طرف سے جو وہاں آتے تھے
اُنکے تب جا کے نبی استقبال — دعوت اسلام کی کرتے ہر حال

پس دریں سال اُسی عادت پر — چڑھ کے اک ٹیلے کے اوپر سرور
دعوتِ دین میں بس شاغل تھے — آئے چھ شخص مدینے والے

رافع و اسعد و عوف و عقبہ — قطبہ جابر پسرِ عبد اللہ
پائے جب رویتِ سالارِ جہاں — اور سُنے آپ سے اُس دم قرآں

یوں لگے کہنے وہ آپسمیں زود — کہ مدینے میں جو احبارِ یہود
برملا دیتے تھے اکثر یہ خبر — دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر

جانو او لادِ لوی غالب سے — تھوڑے ایام میں ظاہر ہووے
لاوے یک حق کیطرف سے وہ کتاب — بُت پرستی بھی کرے منع شتاب

یہی واللہ وہی پیغمبر — اور وہی ہے یہ کتابِ داور
واقعی یہ نہیں انساں کا کلام — ہے بلاشبہ یہ رحمٰن کا کلام

چاہیے لاویں ہم اِس پہ ایمان — اِسپہ قربان کریں ہم دل و جاں
تا مدینے کے سبھی لوگوں میں — ہم ہی سب سابق الاسلام رہیں

بیعتِ عقبۂ اولیٰ

پس وہیں جلد وہ ایمان لائے — دولتِ سبقتِ ایمان پائے
ہوئے یہ چھ ہی ز انصارِ کرام — سابقِ دولتِ دینِ اسلام
سیکھ کر شاہ سے دین کے احکام — جب مدینے کو گئے ہیں وہ کرام
ہوئے انوارِ نبوت روشن — پھولا ازہارِ نبوت کا چمن
پس یہ حرمین کے اگلے اصحاب — جو ہیں انصار و مہاجر بصواب
ہیں اسی بیعت کے مبشر یکسر — کہ ہوا راضی انہوں سے داور
اور خلود انکا ہے در دارِ نعیم — انکو ہے حق سے یہ بس فوزِ عظیم
یعنی اس ٹیلے پہ ہی اے دمساز — ہوئے بیعت سے نبیؐ کے ممتاز
بیعتِ عقبۂ اولیٰ اے امین — لوٹتے ہیں اسی بیعت کو یقین
چو طرف ڈالے ہیں اسلام کا غل — جوں گلستاں میں گلوں پر بلبل
سابقیں جیسے مہاجریں تھے — سابقین یہ بھی ز انصار ہوئے
تابعیں انکے بھی تا یومِ قیام — جو کہ ہوویں گے ز اہلِ اسلام
اور کیا انکے لئے حق تیار — نعمتیں دارِ جناں میں بسیار

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۂ توبہ) اور جو لوگ قدیم ہیں. پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اُن کے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ اُس سے اور رکھے ہیں انکے واسطے باغ نیچے آبہتے ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی.

خاتمہ

شکر للہ یہ گلزار باہتمام — اب لیا رنگِ بہارِ انجام
مغزِ ایماں کو معطر ہے کرے — اور دل و جان کو معنبر ہے کرے
ہے ولادت سے یقیں تا معراج — جسمیں ہے کشورِ بعثت کا راج
شہ کی ہجرت سے برس بارہ سے — ساٹھ پر پانچ برس تھے گزرے [۱۳۶۵]
ذکرِ معراج کا انشاء اللہ — اب لکھوں تیسرے چمن میں دلخواہ
تیرا ایک بندۂ ادنیٰ ہوں میں — تیرے بندوں میں کمینہ ہوں میں
میرے اعمال پہ مت کر تو نظر — کر نظر اپنی کریمی کے اوپر
اپنے الطاف و کرم سے یارب — میرے حاجات روا کیجے اب
تو مرا ہو کبھی مجھے تیرا کر — خاتمہ خیر پہ ہی میرا کر
تیرے محبوبِ مکرم کے لئے — محیِ دین غوثِ معظم کیلئے
جس سے گلزارِ نبوت کی نسیم — اور ازہارِ رسالت کی شمیم
جس ہے احوالِ رسولِ اکرم — سیدِ عرب و عجم شاہِ امم
حسنِ انجام کی پائی ہے ضیا — رنگ و بو ختم کی حق اسکو دیا
اسکے ابیات تمامی اے انیس — ایک ہزار اور ہوئے نو سو بیس [۱۹۲۰]
اے خداوندِ کریم کرتار — بحرِ رحمت کو نہیں تیرے شمار
عمر میری ہوئی گرچہ ستی سال — نہ ہوئے میرے سے کچھ نیک اعمال
بخشدے میرے گنہ سر و عیاں — نام تیرا ہے رحیم و رحمان
جب تلک ارض و فلک ہیں قائم — فیض تیرے سے یہ پہنچا دائم
مصطفیؐ واسطے اے رب نام — واسطے آل و صحابہؓ کے تمام
ہے یہی عرضِ دعائے احقر — اب تو برلا یہ رجائے احقر
بھیج میرے سے صلوٰۃ اور سلام — روح پر سرورِ عالم کے مدام

تمت

چمنِ سوم

در بیانِ

بہارِ نبوت

الموسوم بہ

معراجِ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور نعت کرا دا اوّل
یہ بڑا معجزہ تھا حضرتؐ کا
بارہواں سال تھا نبوت سے
اور یہ رتبہ دلیل و برہاں سے

لکھوں معراجِ احمدِ مرسلؐ
اور خصایص سے اس جناب کے تھا
بست و ہفتم رجب کی شب تھی یہ
ہوا ثابت حدیث و قرآں سے

رتبہ معراج کا کرم سے خدا
یہ خصیصہ وہ شاہِ دیں کے سوا
قول اکثر ہے عالموں کا یہی
حق تعالیٰ بہ سورۂ اسرا

جو کیا شاہؐ انبیا کو عطا
انبیا سے نہیں کسی کو ملا
اور سارے محدثوں کا یہی
دیکھئے اس طرح سے فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؀ (سورۂ بنی اسرائیل)

تفسیر:- پاکی سزاوار ہے اُس ذاتِ پاک کیلئے جو سیر کروایا اپنے بندۂ اکرم یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شب مسجدِ حرام سے طرف مسجدِ اقصےٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہمنے اُسکے اطراف میں جو زمین شام ہے برکتِ دینی جو اُسکو ہم نزولِ وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السّلام کی عبادت گاہ ٹھہرائی اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دار اور معیشت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسولِ مقبول کو وہاں لیگئے تا دکھلادیں ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیائے عظام سے ملاقات ہوی پھر وہاں سے آسمانوں پر لیگئے اور عالم بالا کے عجائبات و غرائب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا۔ اور دیکھنے والا سُنایا اپنے حبیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کے نشان

ازحرم تا بہ مسجدِ اقصےٰ
اور سمٰوات کا جو سیر کئے

سیر سرور کو حق جو کروایا
ہوا ثابت وہ سب حدیثوں سے

نصِ قرآں یہ ہے گواہ اُسپر
وہ احادیثِ پاک ہیں مشہور

اسکا منکر ہے کافرِ اکفر
جیسے کتب میں حدیث کے مسطور

اس کا منکر ہے بدعتی گمراہ ہمکو اللہ اس سے دیوے پناہ
اور حضرت بہ عالم بالا دیکھے جو جو عجائبات علا
ہوا خبر احاد سے معلوم اس کا منکر ہے جاہل محروم
اور یہ معراج روح و تن کیساتھ حال بیداری میں ہوئی اس رات
یہی قول صحیح ہے مشہور اور اسی پر ہیں متفق جمہور
اور معراج کی حدیث کے بھی تیس صحب کرام ہیں راوی
یعنے بوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ چاروں مرتضیٰ علیؓ ہیں جان
ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ پاک سیر
ابن ادنیؓ و ابن عامرؓ ہے بوہریرہؓ ہے اور جابرؓ ہے
اور ابوذرؓ ز قوم غفاری ابوایوبؓ جو ہے انصاری
اور حذیفہؓ جو ہے یمانی ہے جسکو حضرت کی رازدانی ہے
اور عباسؓ عم مصطفوی اور انسؓ خاص خادم نبوی
مالکؓ و بوسعیدؓ اور بلالؓ اور عمرانؓ بن حصین و ہلالؓ
ابودرداؓ و بوامامہؓ ہے ام سلمہؓ ہے اور اسامہؓ ہے
ام کلثومؓ بنت پیغمبر اور ابی بن کعب انکو حضر
عائشہؓ زوجہ شہ دوران ام ہانیؓ علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیلؑ کا حضور پرنور میں سید المرسلینؐ کے اور لیجانا آپؐ کو مسجد اقصےٰ تک

ہے روایت کہ پیر کی تھی شب بست و ہفتم تھی وہ زماہ رجب
کئے آرام پڑھ عشا سرورؐ ام ہانیؓ علیؓ کی بہن کے گھر
جلد از بارگاہ رب جلیل حکم ایسا ہوا ہے بر جبرئیلؑ
چھوڑ کر صومعہ عبادت کا اب کمر بند باندھ خدمت کا
اور اطاعت کا رکھ تو سر پہ تاج آج کی شب ہی لیلۃ المعراج
اور دیکھ خبر بہ میکائیلؑ کہ وہ تیار ہووے با تعجیل
کیل رزاق سے ذرا ہو باز خدمت احمدیؐ سے ہو ممتاز
اور اسرافیلؑ کو یہ کہدیجے ایکدم ہاتھ صور سے رکھے
ملک الموت کو بھی کہہ یہ بات قبض ارواح سے ذرا رکھ ہاتھ
اور رضوان کو یہ کہدے اب تاسنوارے وہ جنتوں کو سب
اور مالک کو بولدے یہ بات بند دوزخ کے تا کرے درکات
شعلہ زن جو ہے آگ دوزخ کی بس بجھا دیوے جلد اسکو بھی
اور دریا کو بول بافرحت موجزن تا نہووے یکساعت
اور کہدے ہوا کو تا نہ چلے تھوڑا چلنے سے آج باز رہے
آسمانوں کو بول دیجیے اب باز گردش ہی تا رہیں وہ سب
اور حوروں کو بول جنت کے پہن لیں تا لباس عزت کے
اور زیور سے انکو دے سنوار صف بصف سب کھڑے رہیں بقطار
عرش کے حاملوں کو لے جبرئیل بولدے جاکے اب تو با تعجیل
چرخ اطلس کو خوب زینت سے تا مقدس لباس پہناوے
اور کرسی کو حکم یہ کیجے زیب دیں سر کو تاج اقدس سے
آدمؑ و نوحؑ اور خلیلؑ کو اب موسیٰؑ و عیسیٰؑ جلیل کو اب
اور سب انبیاے اکرم کو اس بشارت سے کر مبشر تو
اور ارواح سے قدس کے یکسر انکی ارواح کو معطر کر
ساتھ ستر ہزار لیکے ملک اب تو جنت کو جا طرف بیشک
اور اس مرغزار جنت سے برق رفتار یک براق کو لے
پاس میرے حبیب کے اب جا اور کر عرض یا رسول خدا
حقنے تجھ کو سلام فرمایا اور درگہ میں اپنے بلوایا
ہے تجھے آج یہ شب معراج ہو مبارک کہ یہ منصب معراج

الغرض حکم سُن یہ روح امیں
اور اُنکی پشانیوں میں تمام
پوچھے جبرّیل کیا ہے غم کا سبب
آپکے شوق دید سے ہی لقیں
پس اُسکے تئیں وہ اے فاخر
کر ادا کرکے میں نمازِ عشا
دیکھا بستر سے اُٹھ کے با تعجیل
اور بولا کرامتیں ایسی
میں اُٹھا اور وضو بھی جلد کیا
مجھ کو جبرّیل بیک ربّانی
سرخ یاقوت کا بھی ایک تھا
چار سو دانہائے مروارید
آبِ زمزم سے کر وضو مطاف
لائے تھے وہ بہ کوزۂ جوہر
اور وہ دستارِ پاک پراز نور
سطرِ اول میں یعنی اے آگاہ
اور حبیب اللہ اور خلیل اللہ
خلقِ ارض و سما کے آگے سے
لیا رضوان وہ عمامہ تب
پس مشرف تو کیجے آج کی شب
پس جو لائے تھے سلسبیل کا آب
اور اس نے دیا بہ عزرائیل
حکم حق نے کیا بہ حور العین

جبکہ پہنچے ہیں آ بہ خلدِ بریں
دیکھے مرقوم ہے محمّد نام
اس طرح کہنے وہ لگی ہیں تب
تب سے ایسی کھڑی ہوئیں غمگیں
شہ کی درگاہ میں کہی حاضر
اُمِ ہانی کے گھر میں خواب کیا
پاس میرے کھڑا ہے آ جبریلؑ
پاؤ گے اور نعمتیں ایسی
اور دو رکعت کیا نماز ادا
ایک چادر اڑھائے نورانی
اُسنے میرے کمر میں باندھ دیا
تھے منوّر لگے اُسے اے رشید
آکے کعبہ کا میں کیا ہوں طواف
طشتِ یاقوت بھی تھا ایک احمر
چار سطریں تھیں باصفا مسطور
تھا محمّد لکھا رسول اللہ
تسری چوتھی میں تھا لکھا دلخواہ
وہ ملایک درود پڑھتے تھے
عرض حق سے کئے ملک وہ سب
اُسکی دیدار سے ہمیں یارب
اُس سے حضرت وضو کئے ہیں شتاب
اسنے پہنچا دیا بہ اسرافیل
تر کریں اُس سے اپنے منھ کتنیں

دیکھے اُس مرغزار میں مشتاق
پر بہت اُنمیں ایک براقِ حزیں
کہ ہیں گزرے چہل ہزار برس
داغِ عشقِ محمّدی بے قیل
ابنِ عباسؓ سے روایت ہے
قلب بیدار خواب میں آنکھیں
مجکو پہنچا طرف سے حق کے سلام
کوئی پایا نہ آپ سے آگے
میں جو فارغ نماز سے ہو کے
اور زمرّد کے سبز لا نعلین
تازیانہ ھرا زمرّد کا ،
پس پکڑ جبرّیل ہاتھ مرا
یک روایت ہے سلسبیل کا آب
اور سندس کا حلّہ و دستار
تھا ہر ایک سطر میں محمّد نام
دوسری سطر میں گرامی جاہ
لایا رضوان اُسنے اے پاک صفات
حکمِ حق سے بہ صاحبِ دستار
یا الٰہی بہ صاحبِ دستار
حق نے مقبول کرکے اُنکی دعا
پھر وہ پانی بحکمِ حق جبریلؑ
اور کیا وہ حوالۂ رضواں
تا زیادہ اِس آب سے ہووے

چر رہے ہیں چہل ہزار براق
سر جھکا اپنا ہی کھڑی غمگیں
سُنکے نامِ محمّدِ اقدس
دیکھے ہیں دلبر اُسکے جب جبریلؑ
کہ کہے سرورِ رسالت ہے
آئی آوازِ روح ایسے میں
بعد معراج کا کیا پیغام
نہ کوئی بعد آپکے پاوے
آیا باہر جب اپنے حجرے سے
میرے پہنائے پاؤں میں بازین
ہاتھ میرے ایک اُس نے دیا
گھر سے بیت الحرام میں لایا
لائے جنت سے تھے ملک دریاب
لائے تھے سبز رنگ پُر انوار
یک لقب بھی تھا اُسکے ساتھ ارقام
تھا محمّد لکھا نبی اللہ
اور ملایک چہل ہزار تھے ساتھ
پس وہ آئی جو رات جب ای یار
پڑھ رہے تھے درود ہم بسیار
پاس حضرت کو اُنکو سب بھیجا
لیکے پہنچا دیا بہ میکائیل
اور رضوان لے گیا بہ جناں
حسن اور انکو منھ کا نور دل کے

چوتھی بار شقِ صدر ہونا حضرتؐ کا

یوں ہی زہر الریاض میں مذکور
تب یہ پیر دو فرشتگانِ جلیل
میرے دل کو نکال کر باہر
جو ہوا شقِ صدر یہ اے یار
سیرِ ملکوت اب تو کرنا ہے
اور ملا ایک بڑے قوی ہیکل
اور ایک قوتِ عظیم و فخیم
وہاں دیکھا کھڑے ہیں میکائیلؑ
وہ مجھے دیکھ سب سلام کیے
پس دیا یا رکاب کو جبریلؑ
منتظر آپکے ہیں اہلِ فلک
یعنے اسی ہزار سیدھے طرف
حکم حق کا ہوا بروحِ امینؑ
ایک پردے کو وہ اٹھائے تب
میں کہا یوں کہ آگے گرامی جاہ
کہ یہ میری بڑی سعادت ہے
پس کمالِ کرم سے اپنے رب
کودنے ہے لگی براق وہیں
پر حبیبِ خدا محمدؐ ہے
جلد اس قدر ہو گئی ہے خم
بالیقین از چہل ہزار برس
بھی سواری ہے اپنے روزِ جزا
پھر رواں یوں ہوئی براق اے یار

روضِ افکار میں بھی ہے مسطور
یعنے جبریلؑ اور میکائیلؑ
طشت میں زر کے دھوئے وہ ماہ
اس شہِ انبیا کو جو تھے بار
عرش کے بھی پرے گزرنا ہے
اور عظیم و مہیب اے اکمل
قلب میں پاوے وہ رسولِ کریم
اور ہیں ساتھ انکے اسرافیلؑ
اور بہت سی بشارتیں بھی دئے
باگ پکڑا ہے اسکی میکائیلؑ
حور و غلماں مقربینِ ملک
اور اسی ہزار چپ کے طرف
کہ جو نورِ محمدی کو یقیں
ہوویں لے نور مشعلیں وہ سب
تم ہو بیشک مقربِ درگاہ
ایسی خدمت سے مجھکو عزت ہے
وہ عنایت کیا ہے آجکی شب
بولے یوں اسکو جبرئیلِ امینؑ
سرورِ انبیا محمدؐ ہے
کہ لگا اسکا جانے میں سے شکم
میں تھی مشتاق آپکی ہی بس
کیجئے عز و شان مجھ کو عطا
مثلِ بجلی کے اسکی تھی رفتار

الغرض مصطفےٰؐ نے فرمایا
حکمِ حق سے مجھے سُلا بہ زمین
پھر رکھے دل کو اسکی جا میں جب
اسکی حکمت بھی کیجئے معلوم
اور انواع کے تجلیات
شاہِ عالمؐ کو جبکہ آوے نظر
الغرض شاہِ دینؐ نے فرمایا
ساتھ ہر یک کے تھے ملک اے یار
اور میں دیکھا براق ہے حاضر
اور اس طرح وہ مرے سے کہے
میں ہوا ہوں براق پر اسوار
انکے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں تب
ہم رکھے ہیں ہزار پر دو نمیں
ہاتھ رکھے رکاب پر جبریلؑ
پس نہ میرے ہو غاشیہ بردار
حق سے چاہتا تھا میں کہ یکساعت
ایک روایت ہے وہ شہِ اکرمؐ
ہاں خبردار باادب ہشیار
ہو گئی سن براق یہ لرزاں
یک روایت ہے آپ سے اے یار
شکر ہے آج فضلِ باری سے
الغرض عرض اسکی کرکے قبول
پکڑے اسدم رکاب تھے جبریلؑ

جب میں بیت الحرام کو آیا
میرے سینے کو شق کئے ہیں وہیں
وصل سینے کا کر دئے ہیں تب
یوں ہی فتح العزیز میں مرقوم
اور انوار دیکھنا اس رات
خوف و دہشت نہ آئے تا دلبر
بعد باہر حرم سے میں آیا
آئے ستر ہزار تک بہ شمار
لائے مجھ پاس اسکو وہ فاخر
ہو کے اسپر سوار اب چلئے
تھے ملایک مرے یمین و یسار
نور سے عرش کی درخشاں سب
ایک پردے کو اب اٹھا دیویں
غاشیہ کو اٹھائے اسرافیلؑ
تب وہ میرے سے یوں کئے اظہار
تا بجا لاؤں آپ کی خدمت
رکھے جب در رکاب پا قدم
کون ہوتے ہیں دیکھ تجھ پہ سوار
عرق اسکے ہوا بدن سے رواں
کی وہ یوں عرض اے شہِ ابرار
لی شرف آپکی سواری سے
ہاتھ میں جب لئے ہیں باگ رسولؐ
باگ پکڑے تھی اسکی میکائیلؑ

جب مدینے کے پاس جا پہنچے
پس دو رکعت اُتر نماز پڑھے
پڑھ سو دو رکعتیں یہاں بھی اُتر
پوچھے یہ کون ہے اے روح امیں
پوچھے یہ کون ہے کہے جبریل
یوں کئی ہیں سلام اے اکمل
کہے جبریل دو جواب سلام
سب جوانی گذر گئی اُسکی
ہے بھلا جو نہیں جواب دئے
اور مکر و فریب سے ابلیس
بھی روایت ہے شہ کہی ہیں گذر
کہے اس شاہِ دین پہ کرکے نگاہ
الغرض بعد ازاں نبی حقکے
پھر وہاں سے چلے رسولِ خدا
اب بھی باب محمدؐ اسکے تئیں
اور ملا ایک بہت سے باجلال
اور اُس شاہِ دوسرا پہ تمام
پھر ہوئی ہے اذان بخوش آواز
یوں دئے ہیں خبر وہ خیر بشر
سرخ یاقوت سے تھا اُسکا پر
دو پراں سبز تھے زمرد کے
ہر مقام ایسا تھا بڑا اچھو
اور ہر اک ملک کے تابعدار

عرض کی جبرئیلؑ نے شہ سے
اور مدین کو جبکہ آ پہنچے
پڑھے دو رکعتیں وہاں سرورؐ
بولے وہ آگے چلئے اے شہ دیں
چلئے آگے یہاں نہ کریئے ڈھیل
السّلامُ علیک اے اوّل
تب دئے ہیں جواب شاہِ انام
عمر اتنی ہی اُسکی ہے باقی
آپ اُسکا جواب گر دیتے
کرتا گمراہ اُن کو پُر تلبیس
راہ میں جبکہ قبر موسیٰؑ پر
اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہ
نیک و بد قوم پر کئے گزرے
پہنچے آکر بہ مسجدِ اقصےٰ
اِسلئے ہی سمجھ تو کہتے ہیں
وہاں آئے تھے شہ کے استقبال
بھیجے ہیں صدق صلوٰۃ و سلام
اور اقامت ہوی برائے نماز
کر مین فارغ نماز سے ہو کر
اور زمرد کا سبز تھا دیگر
آسمان و زمین تھے جیں چھپے
راہ ستر ہزار سال کی ہو
بھی تھے ستر ہزار اے ہشیار

آپکی ہووے گی یہاں ہجرت
کہے جبریلؑ اے رسولِ خدا
بعد اثنائے راہ اے بھائی
اور آگے بھی رہ میں آپ اشرف
آگے گذرے جب اک جماعت پر
السّلامُ علیک اے آخر
کہا جبریلؑ نے کہ وہ بڈھیا
جو پکارا ہے آپکو اے رئیس
اُمّتی سارے آپکے اے رسولؐ
جو کئے وہ سلام آپ کو آ
قبر میں وہ نماز پڑھتے تھے
پہلے آکر کئے سلام وہ جو
اپنے اعمال کی جزا و سزا
بابِ مسجد کا ایک تھا حلقہ
آکے مسجد میں سرورِ اُمّت
اور پیغمبراں بھی سب آئے
فضل کا آپ کے کئے اقرار
کئے اُس شاہِ انبیا کو امام
دیکھا مسجد سے جبکہ باہر آ
ایک پایہ تھا اس کا روپے کا
جان معراج ہے اُسی کا نام
اور ہر یک مقام پر بیشک
میری جانب بشارتیں کر کے

پڑھو اسجا نماز دو رکعت
ہے یہ بیت اللحم مولدِ عیسےٰؑ
اک طرف بوڑھی اک نظر آئی
کوئی پکارا نبیؐ کو ایک طرف
روبرو آپ کے وہ تب آکر
السّلامُ علیک یا حاشر
جو نظر آئی ہے وہی دنیا
تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس
کرتے دنیا کو آخرت پہ قبول
ہیں براہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ
پس وہ فارغ نماز سے ہوکے
روح آئی مگر مجسّم ہو
اپنے برزخ میں پاتے تھے اُسجا
باندھے اسکو براق اے آگہ
تب تحیت کے دو پڑھے رکعت
حق کی حمد و ثنا بجا لائے
اور بشارات بھی دئے بسیار
مقتدی تھے رسل ملک بھی تمام
کہ کھڑی اک سڑھی ہے تا بہ سما
پایہ سونے کا اُسکا تھا دُسرا
کہتے ہیں اُسکے تھے پچاس مقام
تھا معیّن یقیں ملک یک یک
وہ بشارات سارے دیتے تھے

پس سواری ہی اُس براق کے جان　　جبکہ اُسپر ہوا میں آگے رواں
سر پہ معراج کے نظر میں کیا　　یک معظم بڑا ملک ایسا
سات یہ آسمان بھی سات زمین　　ہاتھ میں پنجہ وہ لیا تھا یقین
اُسنے آکر مجھے سلام کیا　　اور اِس طرح سے کلام کیا
بیس پر پانچ ہزار سال آگے　　میں مقرر یہاں ہوں آدم سے
منتظر آپ کا تھا تب سے مدام　　بھیجتا آپ پر درود و سلام
شکر ہے فضل ہی خدا کے آج　　کشور آرزو پہ پایا راج
اور میں اُس سے آگے جبکہ بڑھا　　ایک دریائے قاصیہ دیکھا
وہ معلق وہاں ہوا میں تھی　　اُسکی دو سو برس کی گہرائی
جانور خشکی اور تری کے کثیر　　پیرتے تھے وہ بحر میں اخبیر
نیلگوں رنگ تھا وہ دریا کا　　آسماں یہ اُسی سے رنگ لیا
اور بھی اُس سے آگے جب میں بڑھا　　خازنِ باد پر وہیں پہنچا
اُسکو ستر ہزار زنجیریں ،　　تھے لگے بند تھا وہ باد اُسمیں
اور ستر ہزار حق کے ملک　　اُسکی زنجیر پکڑے تھے ہر یک
رکھ کر اُس باد اوپر اپنا قدم　　اُس فلک پر چڑھا ہوں میں اُس دم
مثل پردے کی تھا وہ دریا　　آسماں پر فلک وہ پہنچا تھا
اور دامن زمیں کو اُسکا لگا　　ہر سما کو فلک سے یک ایسا
اور وہ بحر فلک میں میں دیکھا　　پیرتے تھے ستارگان سما
حکم حق کا ہوا اُسے یوں تب　　اے فلک جلد ہو تو ساکن اب
وہ کھڑا اُسپہ میں قدم کو رکھا　　جلد تر پہلے آسماں پہ گیا

احوال آسمانِ اوّل

حال بس آسمانِ اوّل کا　　جو کہے ہیں بیان رسولِ خدا
اُسکو لکھتا ہوں مجملاً قبل　　بر معراج میں اُسکی ہے تفصیل
شاہ فرماتے ہیں کہ جب میں جا　　پہلے اُس آسماں تک پہنچا
اُس کا دربان جو تھا اسمٰعیل　　کون ہی پوچھا بس کہا جبریل
میں ہوں جبریل اے گرامی ذات　　اور محمد نبی ہیں میرے ساتھ
پوچھا وہ کیا انہیں بلایا رب　　بولے ہاں حکم حق سے آئے ہیں اب
جبریل امیں یہ جب بولا　　در کو وہ آسماں کے تب کھولا
دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک　　تابعان اُس ملک کے تھے بیشک
اور ہر یک ملک کے تابعدار　　تھے ملائک بھی اُتنے ہی بیشمار
حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے　　اور وہاں میں ملا ہوں آدم سے
ہر دو جانب میں اُنکے تھے دو در　　گاہ دیکھے اِدھر بھی گاہ اُدھر
ہوتے مسرور دیکھ سوئے یمیں　　ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ حزیں
پوچھا یہ دیکھ میں نے اُسکا سبب　　مجھکو جبریل نے کہا یوں تب
ہی بہشت اُنکے سیدھے جانب پر　　اور بائیں طرف سے اُنکے سقر
دیکھ جنت میں پنجہ وہ اولاد　　خوش ہوں دوزخ میں دیکھ ناشاد
اور عجب ملک کی یک دیکھا　　کہ صفیں باندھی ہیں کھڑے اُسجا
مجھکو جبریل نے بشارت کی　　یہی طاعت سے اِن فرشتوں کی
مجھکو خوش آیا حق سے میں چاہا　　فرض اُمت پہ تب قیام ہوا
پھر جماعت پہ گزرا ایک آگے　　کہ تھے تخم کو وہ بوتے تھے
ہوتے اُس تخم کے تھے جھاڑ تبھی　　تبھی خوشے وہ کاٹتے تھے تبھی
یعنے بدلے میں یک دانے کے　　سات سو دانے اُنکو حاصل تھے
پوچھا جبریل سے میں اُنکا حال　　کہے اِن بندگوں کی ہے یہ مثال
صدقہ للہ جو یک درم دیویں　　سات سو ایک کے عوض لیویں
یہ جو دیکھے وہ سیدھا کوواں　　دیکھ اُسپر گواہ ہے قرآں

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے مثال اُن لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنا مال کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ بو دیویں اور اُس سے ایک جھاڑ اُگے اور اُسمیں سات شاخیں نکلیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں سات سو دانے رہیں پس ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہو دیں (سورۂ بقر)

میں کیا اور اک گروہ پہ نظر　کہ ملک اُنکے تھے کچلتے سر　کہے جبریل یہ کہالت سے　سست تھے جمعہ اور جماعت سے

کر رکوع و سجود میں جلدی　نہیں تعدیل کرتے ارکان کی　اور کرتے تھے سستی و تاخیر　یعنے پڑھتے نماز وقتِ اخیر

اب تو قرآں حدیث سے دریاب　ثابت ایسوں کا ہے عذاب و عقاب　حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں　دیکھئے ایسے لوگ کی شانیں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ　ویل ہے اُن نمازیوں کے تئیں　جو نمازوں سے اپنے غافل ہیں

کہے حضرت مراد ساہوں سے　ہیں وہی لوگ بایقیں سنئے　کر ادائے نماز میں تاخیر　کرکے سستی پڑھیں بوقتِ اخیر

ویل سے ہے مراد سخت عذاب　ایسے لوگوں کو ہو جو روزِ حساب　کہا بعضوں نے اسطرح سن لو　ویل کہتے ہیں جان وادی کو

کوہ دنیا کے اسمیں گر ڈالیں　اسکی گرمی سے سارے گلجاویں　ویسے لوگونکو خالق اکوان　ڈالے اُس وادیٔ عذاب میں جان

اور رسولِ خدا نے فرمایا　کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا　اور یک قوم پر کیا میں گزر　بھوک اور پیاس سے تھے وہ مضطر

ہانکتے تھے ملائکِ جبار　اور لیجاتے تھے اُنکو جانبِ نار　کہا روح الامیں نے میرے ساتھ　کہ ہیں یہ سب نہ دینے والے زکوٰۃ

دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے　مفلسوں پر نہ رحم کرتے تھے　کہا قرآں میں سب موجودات　شانیں انکے جو نہ دیویں زکات

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورہ آلِ عمران)

یعنے کہتا ہے قادرِ متعال　جنکو ہم فضل سے دئے ہیں مال　بخل کرتے ہیں اُسمیں وہ ذرات　یعنے دیتے نہیں ہیں اُسکی زکات

سو نہ سمجھیں وہ لوگ یہ اصلا　بخل یہ اُنکے واسطے ہے بھلا　بلکہ یہ اُنکے واسطے ہے بُرا　کیونکہ نزدیک ہے کہ روزِ جزا

ہوگا اک طوق مال وہ زر اُنکا　اور گلے میں لپیٹ لیوے گا　اور آیا حدیث میں اے یار　مال و زر انکا لیکے صورتِ مارِ زہ[illegible]

جب گلے کو لپیٹ لیوے گا　کاٹے گا اور عذاب دیوے گا　اور بولیگا میں ہوں تیرا مال　اور ترا کنز ہوں اے زشت خصال

آئیں ایسی کئی حدیث اے یار　غرض ارشاد کرتے ہیں سالار　کہ میں گذرا ہوں یکجماعت پر　نعمتیں اُنکے پاس تھیں بہتر

نعمتیں ایسی وہ نہیں کھاکے　گوشت مردار آہ کھاتے تھے　کہا جبرئیل یہ ہیں وہ بدحال　چھوڑ کر اپنی عورتانِ حلال

یونہی مردونکو چھوڑ کر عورات　آہ فعلِ زنا میں تھے دن رات　رکھ کے مالِ حلال بدانجام　کھایا کرتے تھے آہ مالِ حرام

حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں　　پس نہ ناکار لوگ کی شان میں
یعنے نزدیکی مت زنا کی کرو　　کہ بہ تحقیق فاحشہ ہے وہ
اور جماعت پہ یک کیا میں گذر　　تھے وہ آتش کے سولیوں اوپر
کہ وہ لوگوں کے پھاڑ دیں کپڑے　　کہا روح الامیں نے میرے سے
اور کنایہ بھی طعن کرتے تھے　　اور اشارے سے گالیاں دیتے
ویل یعنے کمالِ خواری ہے　　اور خرابی عذابِ ناری ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۵ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور بلاشبہ وہ بری ہے راہ　　دیوے حق اُس سے مومنوں کو پناہ
سولیاں آتشیں تھیں وہ ایسے　　رہ میں کانٹوں کے ہوں شجر جیسے
بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا　　آہ دیتے تھے خلق کو ایذا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (سورۂ ہمزہ)

واسطے اُسکے جو کہ طعن کرے　　اور لوگوں کا عیب چیں ہووے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ (سورۂ اعراف)

اور فرمائے ہیں وہ خیرِ وریٰ　　کہ وہاں سے میں آگے جب گذرا
باوجود اسکے بولتا تھا پکار　　ادمیکر یہ لا جڑ باؤ بار
خلق کے رکھ حقوق اپنے سر

یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو　　کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو
ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا　　بار تھا اُسپہ ہل نہ سکتا تھا
مجھکو روح الامیں نے دی ہے خبر　　یہ امانت میں تھا خیانت گر
پھر کبھی کرتا تھا ظلم لوگوں پہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ (سورۂ انفال)

یعنے اللہ نے کہا ہے سنو　　مت خیانت کرو مسلمانو
اور فرمائے سرورِ والا　　میں وہاں ایک قوم کو دیکھا
کاٹتے تھے درست ہوتے تھے　　یوں عذابوں میں عمر کٹتے تھے
کرتے تھے اُنکے فعلِ بد پہ نظر　　منع کرتے نہ تھے انہیں ڈر کر
یعنے وہ ہیں مشائخ و علماء　　اور قضات طالبِ دنیا
آہ وہ ایک قوم کا تراش کے گوشت　　تھے کھلاتے ملک انہیں اے دوست
دیکھو تشبیہ زشت غیبت کی　　لحم مردار ساتھ حق نے دی
کیا تمہارے سے یہ رکھے کوئی دوست　　کہ مرے بعد اپنے بھائی کا گوشت
یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا　　وہ نور کھتا ہے حکم مردے گا
تو جو مردار گوشت اسکا ہے　　کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے
تیری سب نیکیاں اُسے جاوے　　اور گنہ اُسکے سب تجھے آوے
ہونٹ اوپر کے تھے لگے بر سر　　ہونٹ نیچے کے انکے پاؤں پہ

حق تعالیٰ کی اور نبی کی کبھی　　اور امانت میں ایک دوسرے کی
کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب　　پس انہوں کے لب و زبان کو سب
کہا روح الامیں نے میرے سے　　یہ امیروں کے پاس جاتے تھے
بات بے شرع وہ جو کرتے تھے　　اس کو سنتے تھے یہ خوشامد سے
جو امیروں کے تھے خوشامدگر　　حق نہ کہتے تھے آہ اُن سے ڈر
دیا روح الامیں مجھے یہ خبر　　کہ یہ غیبت گراں ہیں زشت سیر

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

نعش سے اسکے کاٹ کر کھاوے　　تم ہی مکروہ بس رکھو گے اُسے
بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے　　پس بدی سے جو اُسکو یاد کرے
کئے ارشاد یوں خدا کے نبی　　کہ تو غیبت کبھی کرے جس کی
اور فرمائے قوم یک دیکھا　　چشم ازرق تھے منہ سیہ اُنکا
ریم اور خون رواں تھا ہونٹوں سے　　اہلِ دوزخ کا خوں وہ پیتے تھے

	شور کرتے تھے وہ گدھوں سا تب	بولے جبریل یہ شرابی ہیں سب	

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ مائدہ)

یعنے اللہ نے یہ فرمایا	کہ مقرر شراب اور جوا	اور کٹھرا کرکے پوجے جو چیزیں	اور ایسا ہی فال کے تیریں
ہے پلید اور عمل ہی شیطاں کے	کرو پرہیز ایسی چیزوں سے	اِن سے جب آپکو بچاؤ گے	دو جہاں میں فلاح پاؤ گے
چار چیزیں جو یہ ہوئیں مذکور	کرتے ہیں درگہِ خدا سے دُور	ایک کا بھی جو مرتکب ہوگا	سخت پاویگا وہ عذاب اُسکا
الغرض وہ رسولِ جن و بشر	اور اس طرح سے دئے ہیں خبر	کہ ہیں دیکھا گروہ یک بدحال	کہ تھے سب انکی خو کے اتگال
کہا جبریل نے یہ ناکارے	دیتے تھے جھوٹی شاہدی سارے	شاہدی جھوٹی جانے دینا	شاہدی راست کبھی چھپا لینا
ہیں کبیرہ گناہ یہ ہر دو	سخت اسکا عذاب ہے سمجھو	اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (سورۂ زخرف)	
اور ہے ایک گروہ میں دیکھا	زرد تھا رنگ اُنکے چہروں کا	شکم انکے پکھال سے تھے پھلے	سانپ اور بچھو اُنہیں بھرے تھے
طوق گردنمیں ہاتھ میں تھے کڑے	اُٹھتے اوندھے بھی منہ پہ گرتے تھے	نیچے اوپر عذاب میں تھے ذلیل	سود خواراں ہیں یہ کہا جبریل

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (سورۂ بقر)

یعنے جو لوگ کھاویں مالِ ربا	نہ کھڑے رہ سکینگے وہ سیدھا	مگر اسطرح وہ رہینگے کھڑے	خبط ہو جس کو مسِ شیطاں سے
یعنے آسیب جبکہ شیطاں کا	ہو کسی کو بہ عالمِ دنیا	کھڑے رہنے نہیں وہ سکتا ہے	جبکہ اُٹھتا ہے گر ہی جاتا ہے
حشر کے روز اے نکو منوال	سود خواروں کا سب یہی ہو حال	شب معراج میں بھی سرورِ دیں	اِسی حالت سے دیکھے اُنکے تئیں
ہے خبر سُود خوارِ زشت خصال	جانو بت پرست کے ہے مثال	سُود کے مال سے ہو بدن جس کا	جو کہ دنیا میں پرورش پایا
وہ نجاوے کبھی بہشت اندر	جبتک اس کو نہ کھاوے نارِ سقر	ایسی ہی آئی ہیں حدیث کثیر	الغرض یوں کہے رسولِ بشیر
آور جماعت کو میں نے دیکھا ایک	نشترِ آگ سے اُنہوں کو ملک	مارتے خون سیہ نکلتا تھا	پھر جلاتا تھی اُنہوں کو خدا
	بولے جبریل یہ سب اہلِ جفا	خونِ ناحق کئے مسلماں کا	

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (سورۂ نسا)

یعنے قصداً کسی مسلماں کو	قتلِ ناحق کرے کوئی بدخو	پس جہنم ہے جانو اسکی جزا	پاویگا وہ عذاب اُس میں سدا
یعنے مومن کا قتل جان حلال	گر کرے قتل کوئی زشت خصال	تو ہمیشہ وہ کافروں کیساتھ	پاوے دوزخ میں رنج سب اوقات
گر کرے قتل پر نجانے حلال	ہے حرام و کبیرہ در ہر حال	تب خلودِ سقر ہے اے دلشاد	ہووے گی مدتِ طویل مُراد
اہلِ سنت کا ہے یہی مذہب	معتبر ہے کتب میں یہ مطلب	آور کہے یک جماعتِ عورات	کی نظر میں نے اِس بُرائی کیتا

منہ تھے کالے بہت ہی انکے سبھی / اور آنکھیں تھیں گارے اُن کی
خوک و سگ کے مثال زشت طراز / سربسر روتے تھے ربلند آواز

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (سورۂ نسا)

کہیے حضرت کہیں کیا ہوں نظر / کہ تھی دوزخ میں عورتیں اکثر
کہ وہ مردوں کو دیتی ہیں گالی / اور کرتی ہیں اُنکی ناشکری
اور کہیں قوم اِک نظر آئی / دنیا عقبیٰ کے درمیاں قیدی
دو ملک انکو حکم سے حق کے / مارتے تھے عمود آتش کے
اور ہر ایک شاخ ایسی تھی / راکھ کر دے گئے پہاڑ کو بھی
یعنے کہلائے مومنِ ظاہر / اور باطن میں تھے یہ سب کافر
یعنے جگہ منافقوں کی یقیں / ہے جہنم میں طبقہ پائیں
دیکھا اور آگ میں جماعت یک / تھے جلاتے جلاتے انکو ملک

انکو پہنا کے آتشی کپڑے / مارتے تھے بھی گرزِ آہن سے
بولے جبریل یہ ہیں وہ عورات / دُئے مردوں کو رنج جو ہیہات
چاہیے عورتوں کو سب و عیاں / رہیں مردوں کے تابعِ فرماں
پوچھا یاروں نے یا رسولِ خدا / کیا سبب اسکا ہے تو فرمایا
اس سبب سے ہی عورتیں اکثر / سخت پاویں عذابِ نارِ سقر
تھی معلق ہوا میں آویزاں / چشم و بینی سے جھڑتی آگ عیاں
اس کے ہر ایک عمود کو رکھ یاد / میں نے دیکھا کہ شاخ تھے ہفتاد
میں کہا کون ہیں کہے جبریل / ہیں یہ سارے منافقانِ ضلیل

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

کہ ہے اس طبقے کا عذاب بڑا / الغرض شاہِ دیں نے فرمایا
کہا جبریل نے کہ یہ ناداں / اپنے ماں باپ کے ہیں نافرماں

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (سورۂ بنی اسرائیل)

یعنے مولا نے تیرے حکم کیا / کہ کریں بندگی اسی کی سدا
دیکھ طاعت کے ساتھ اپنے خدا / اُنکی نیکی کا حکم فرمایا
اور فرمائے ہیں رسولِ خدا / رنج ماں باپ کو جو دیوے گا
اور جب موت اسکی آوے یقین / اور مدفوں کرے اُسے بہ زمین
الغرض مصطفےٰ نے فرمایا / اور آگے وہاں سے جب میں چلا
ضرب کرتے تھے گرزِ آہن سے / سخت تر سے عذاب پاتے تھے
ہے روایت انس سے یہ کہ یاد / کہ رسولِ خدا کئے ارشاد
اُس کے کانوں میں حشر میں مولا / شیشہ ڈلوا دیگا یقیں پگھلا
کہ خدا سے ہوا ہوں میں مامور / طبل و مزمار توڑ دوں میں ضرور
ایک دیکھا بہت بڑا دریا / پانی اُسکا تھا دودھ سے اُجلا
پانی اسکا ہی حق نے برسا کر / مردگوں کو اٹھا دیگا یکسر

طاعتِ غیرِ حق کریں نہ کبھی / اور ماں باپ سے کریں نیکی
پدر و مادر کی پس حقوق کی شان / دیکھ کیسی بلند ہے ایجان
تو گنہگار وہ ہوا حق کا / اور اُس کے رسولِ برحق کا
قبر ایسا کریگی تنگ اُس کو / اُسکے ملجائیں پسلیاں ہر دو
پاس جماعت کے دیکھا سینے پہ / رکھ فرشتے طبق زنار سقر
بولے روح الامیں [illegible] / کہ یہ گانے بجانے والے ہیں
جو کہ نزدیک گانیوالے کے / جا کے بیٹھے کہ راگ اُس سے سنے
ابن عباس سے روایت ہے / کہ کہے سرورِ رسالت ہے
اور شہِ انبیاء نے فرمایا / کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
بولے اسطرح جبرئیلِ امین / بحرِ حیواں یہی ہے اے شہِ دیں
الغرض ہاں وہ بحر سے گذرا / دوسرے آسمان پر پہنچا

نافرمان عورت کا عذاب

منافقوں کا عذاب

ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ

باجے گاجے کی برائی

احوال آسمان دوم

آسمان دوم تھا یوں نور — کہ نہیں اس پہ ٹھیرتی تھی نظر
مثل اول کے جبرئیل امین — اسکا دروازہ بھی کھلا کے یقین
وہ بھی اور اسکے تابعان بھی تمام — جلد آکر کئے ہیں مجھکو سلام
کہ ملک جب سے یہ ہوئے پیدا — تب سے یونہی رکوع میں ہیں سدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰ و یحییٰ — اور عجائب وہاں بہت دیکھا
تیسرے آسمان کا احوال — کئے حضرت بیاں برین منوال
ہے بنایا اُسے وہ رب مجید — جانئے از سفید مروارید
اسکے دربان کے تابعان املاک — تھے بلا حد و عد یقیں کئی لاکھ
اور جانب سے حق تعالیٰ کے — مجھکو اکثر بشارتیں بھی دئے
بولے اسطرح مجھ سے روح امین — کہ یہی ہے عبادت انکی یقین
فرض ہیں دو سجود جو بہ نماز — وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز
سر اٹھا وہ دئے جواب سلام — پھر وہ سجدے میں سر رکھے ہیں تمام
اور ملے مجھ سے یوسف و داؤد — جب وہاں سے چلا ہو آگے زود
کہ تھے ستر ہزار اسکو سر — اور تھے ستر ہزار اسکو پر
جانئے راہ دو لک و نود — الف سالہ کی انکے تھے سب قد
ٹکڑے ٹکڑے ہی ہوتے تھے وہ بھی — پھر جلاتے ملک تھے انکو تبھی
حشر تک انکو یونہی ہووے عذاب — ایک دریا پہ پھر گیا میں شتاب
یعنے از شرق تا بہ غرب یقین — اور ساتوں یہ آسمان و زمین
اسی دریا کا ایک ذرہ سا آب — حق نے بھیجا تھا اس جہاں میں شتاب
چاروین آسمان کا احوال — کئے حضرت بیاں برین منوال
اس کو تھا نور کا ہی دروازہ — قفل تھا نور کا ہی اسکو لگا
در کو روح الامین نے کھلوایا — پس میں چڑھ کر اُس آسمان پہ گیا

حال یہ آسمان دوم کا — سرور انبیاء نے فرمایا
اس کا دروازہ ایک موتی کا — قفل یک نور کا تھا اسکو لگا
اُس کا دربان یک بڑا تھا ملک — تابعان اسکے تھے ملک دو لک (۲۰۰۰۰۰)
یک جماعت رکوع میں تھی وہاں — مجھکو دی جبرئیل نے یہ نشاں
میں بھی طاعت وہ حق سے تب چاہا — فرض امت پہ یہ رکوع ہوا

فرضیت رکوع

احوال آسمان سوم

چرخ سوم پہ جبکہ میں آیا — در کو روح الامین نے کھلوایا
نور کا قفل اور نور کا در — نام زیلون اسکا ہے اشہر
میں کیا ہوں سلام میں اقدام — سب دئے وہ جواب با اکرام
یک گروہ ملک بھی دیکھا تب — کہ صفیں باندھے ہیں سجود میں سب
وہ بھی جب میں طلب کیا حق سے — فرض امت پہ دو ہوئے سجدے
تھے جو سجدے میں وہ ملائک سب — کئے حضرت سلام انکو جب
جب انہوں کے ہوئے ہیں دو سجدے — فرض امت پہ دو سجود ہوئے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا — ایسی کرسی پہ ایک بیٹھا تھا
شرق سے غرب تک تھا ہر یک پر — اور ملک اسکے پاس تھے اکثر
ایک جماعت کو مارتے تھے تب — لیکے آتش کی ہی عمود وہ سب
کہا روح الامین نے یہ بدکار — منکر حشر اور ہیں جبار
تھا وہ ایسا یقیں بڑا دریا — ساتواں حصہ ہو یہ سب اُس کا
کہا جبرئیل نوح کا طوفاں — یا رسول اللہ جو ہوا بجہاں

دو سجدے فرض ہونیکا سبب

احوال آسمان چہارم

جبکہ میں چوتھے آسمان پہ گیا — دیکھا وہ آسمان تھا روپے کا
اور اُس قفل پر بھی تھا مسطور — کلمۂ طیبہ بہت پُر نور
اسکے خازن کا نام موضائیل — وہ ملا مجھ سے با تعجیل

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تھے جو تابع فرشتگاں اُسکے　　چار لکھ تھے وہ سب ملے مجھ سے
دے بشارت مجھکو بولے تب　　یا محمدؐ حضور کی ہے یہ شب
درگہ حق سے آپ کو جو ملے　　حصہ اُمت کا بھی طلب کیجے
پھر میں آگے وہاں سے جبکہ چلا　　اور ملائک کی اک گروہ دیکھا
پوچھا جبریل سے تو بولا تب　　کہ عبادت یہی ہے اُنکی سب
بعد ازاں آئے میرے استقبال　　مریم و آسیہ بہت خوشحال
سیدھے بازو ملک تھے نورانی　　اور بائیں پہ اُسکے ظلمانی
تھکی تسبیح سب وہ کرتے تھے　　آگ جھڑتی تھی اُنکے منھ سے
اُسکے ہاتھوں میں ایک تختی تھی　　پس نظر اُسکی سب اُسی پر تھی
گاہ دیتا ملک کو سیدھے طرف　　کبھی دیتا تھا اپنے چپ کے طرف
کہ یہ آیا ہے احمد مرسلؐ　　جلد اُٹھا مسکرا کے وہ اکمل
مرحبا مرحبا اے خیر بشرؐ　　اپنی اُمت امم سے ہے بہتر
میں کہا اُنکو تب اے عزرائیل　　خوش کیا تم نے اب مجھے بے قیل
ہے اجل نامہ تختی اظہر　　اور ہے روزنامہ یہ دفتر
سیدھے جانب ملک ہیں رحمت کے　　بائیں جانب عذاب و زحمت کے
دوسرے جانب لکھی سعادت ہے (نیک بختی)　　یا لکھی اُنکی سب شقاوت ہے
موت آوے تو ٹوٹتا ہے وہیں (تختی)　　اور گرتا ہے لوح پر یہ یقیں
اُنکے ارواح کو میں لیتا ہوں　　سیدھے جانب ملک کو دیتا ہوں
علم اتنا مجھے دیا ہے خدا　　قبض جاں کرنے ایک بندے کا
یُونہی ہر اک کو آتے ہیں تازے　　یوں ہی تا روز حشر آویں گے
وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے　　نہ یہاں سے مجھے اُٹھایا ہے
اور سر ملک کے تابعدار　　بھی ہیں ستر ہزار اے سالارؐ
ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ　　مینے بولا کہ ہو مری یکبات

اور موسیٰؑ وہاں مرے سے ملے　　اور ملنے سے میرے رشک کئے
اپنی اُمت کے ناتوانوں کو　　آج لطف و کرم سے مت بھولو
اور تخفیف ہونے در اعمال　　بارگاہ خدا سے کیجے سوال
کہ دو زانو ادب سے بیٹھے تھے　　اور تسبیح حق کی کرتے تھے
آپ بھی چاہو حق سے میں چاہا　　فرض تب قعدۂ اخیر ہوا
ملک الموت کو بھی میں دیکھا　　کہ وہ کرسی پہ اپنے بیٹھا تھا
سیدھے بازو پہ تھے ملک خوشخو　　رُوسیہ زشت جانب چپ کو
ملک الموت کے بھی پیش نظر　　طشت تھا یکنہر ابھی یک دفتر
اسکے آگے تھا ایک جھاڑ بڑا　　چیز کچھ طشت سے اُٹھاتا تھا
ڈر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا　　اُسکو روح الامین جاکے کہا
مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار　　کہا آپ انبیا کے ہو سردار
اُنکے مانند سے بھی شام و سحر　　میں زیادہ رحیم ہوں اُن پر
اب خبر دیجئے یہ کیا ہے حال　　وہ کہا طشت ہی جہانکے مثال
اور نشاں زندگی کا ہے یہ شجر　　اور ملک جو ہیں سیدھے بائیں پہ
اور پتوں پہ جھاڑ کے یہ تمام　　ایک جانب لکھے ہیں خلق کے نام
جبکہ بیمار کوئی ہووے فرد　　نام کا اسکے برگ ہووے زرد
یہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب　　قبض کرتا ہوں اُسکی روح کو تب
میں نے پوچھا کہ کیا ملک کا عدد　　وہ کہا حق ہی جانے اُن کا عدد
جاتے رحمت کے ہیں ملک کچھ لک　　اور رحمہ لک عذاب کے بھی ملک
میں کہا قبض تو کرے ہے سبھی　　یا کہ ہے دخل دوسروں کو بھی
ہیں ملک میرے تابعاں بسیار　　کہ ہے ستر ہزار اُن کا شمار
کھینچ ارواح کو وہ لاویں جب　　قبض کرتا ہوں ہاتھ سے میں تب
وہ کہا مجھکو جاں و دل سے قبول　　کہا ہی فرمائے اے خدا کے رسولؐ

اور تعداد کے فرض پڑھنا ساس

ملک الموت سے حضرتؐ کا استفسار

میں کہا قبض جب کریں تم جان
میری اُمت کے کیجیے آسان

خلعتِ ختمیت پنہایا ہے
اپنی درگہ میں اب بلایا ہے

کہ محمدؐ کی خاص اُمت پر
رحم و آسانی اور شفقت کر

بیتِ معمور میں وہاں دیکھا
کہ وہ کعبہ ہے سب ملائک کا

اور تھے آویزاں اک ہزار اسمیں
لعل و یاقوت کے بھی قندیلیں

اور طولِ منار اے آگاہ
تھی یقین پانسو برس کی راہ

اُس کے ہر در سے اُٹھا ہر روز
عابدانِ ملائکِ فیروز

کہا روح الامین نے میرے سے
یاں امامت ملک کی اب کیجے

اس جماعت کو میں نے دیکھا جب
آرزو دل میں یہ ہوئی ہے تب

تیری اُمت میں بھی جہاں میں ضرور
ہووے ایسی جماعتوں کا ظہور

اور اُس آسمانِ چارم پر
دیکھے ہیں آفتاب کو سرور

کہ ہے اُس آفتاب کا مقدار
راہِ اسّی ہزار سال اے یار

تختِ یاقوتِ سرخ ایک بنوا
تین سو ساٹھ پائے اسکو لگا

بیچ زورق کے پھر کو رکھا
پھر وہ زورق کو تخت پہ دھرا

اسکو بحرِ فلک میں لیجا دیں
اور ہر صبح شرق میں لادیں

پھر اُسی آسمان پر وہ سب
رہتے ہیں شاغلِ عبادتِ رب

کرتے اس کام پر ہیں آکے قیام
رہیے تا حشر بس یہ جاری کام

اسکی تفسیر میں اے نیک انجام
لکھتے بعضے مفسرینِ کرام

عرش کے نیچے لاکے بعدِ غروب
اسکو سجدے میں ڈالتے ہیں خوب

صاف ایسی حدیث بھی آئی
جو مدارک کے درمیاں لکھی

پانچویں آسماں کا حال یقیں
یوں کہی ہیں بیاں وہ سرورِ دیں

در کھلایا ہے اُسکا پس جبرئیل
اُسکے دربان کا نام سقطائیل

اُس فرشتے کو جب کیا میں سلام
وہ دیا ہے جواب با اکرام

کہا کیجے نہ فکر اُن کی کبھی
ہے قسم اسکی جو تمہیں اے نبیؐ

حکم کرتا ہے روز و شب میں سدا
مجھ کو ستّر ہزار بار خدا

اسلئے اُنپہ ہوں زیادہ شفیق
اُنکے ماں باپ سے بھی بالتحقیق

دو زمرّد کے سبز دروازے
خانۂ پاک کو تھے اُسکے لگے

اور زرِ سرخ کا تھا یک منبر
بھی روپہلی منار تھا انور

اور جس روز وہ خدائے خبیر
کی وہ کعبہ کی اُس جگہ تعمیر

جانو ستّر ہزار جاتے ہیں
حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں

پس دو رکعت پڑھا ہوں میں ہو امام
مقتدی تھے مرے ملک وہ تمام

کہ ہو امت میں میرے ایسا ہی
حق نے ارشاد یوں کیا ہے تبھی

ان فرشتوں کی طاعتوں کا ثواب
پاوے اُمت تری بجمعہ شتاب

ابنِ عباس کی روایت سے
لائے علما کتب میں ہیں اپنے

جبکہ پیدا کیا اُسے جبّار
زورقِ زرّیں یک کیا تیار

اور اُٹھانے کو پائے کے ہر یک
ہے مقرر کیا ہزار ملک

بھی کیا حکم اُن فرشتوں کو
تین سو اور ساٹھ ہزار ہیں جو

یونہی ہر شام لاکے مغرب میں
غرق اِس آفتاب کو کر دیں

دوسرے دن پھر نئے ملک اے یار
تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار

اور والشمس تجری اے ذیشان
جو کہ آئی ہے آیتِ قرآن

کہ مقر آفتاب کا اے فہیم
ہے بلا شبہ زیرِ عرشِ عظیم

صبح کے وقت شرق میں لادیں
غرب میں شام کو ڈبا دیویں

احوالِ آسمانِ پنجم

پانچویں آسماں پہ جبکہ گیا
سرخ یاقوت کا تھا وہ دیکھا

اسکے محکوم پانچ لاکھ ملک
اور ہر سر کے تابع پنج لک

اور مجھ کو بشارتیں وہ دیا
پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

ملے مجھسے خلیلؑ و اسمٰعیلؑ
کر مصافحہ مرے سے ابراہیمؑ
اور آگے مِرا ہوا ہے گذر
ہیں نے روح الامیں سے پوچھا تب
جیسے قرآنِ پاک ہیں مولا

لوطؑ و یعقوبؑ و اسرائیلؑ
ہے جیسا کہے تھی آگے کلیمؑ
پھر فرشتوں کی یک جماعت پر
کہا طاعت یہی ہے انکی سب
اَفلحَ المؤمنُون فرمایا

ایک جگہ تھی سب کیا میں سلام
اب تو جاتے ہو در حضورِ شریف
تھے وہ تسبیح میں کھڑے تکبیر
آپ بھی جا ہو حق سے میں چاہا

سب دئیے ہیں جواب با اکرام
جا ہو اُمت کے واسطے تخفیف
پاؤنکی انگلیوں پہ کرکے نظر
کی خشوع نماز حق نے عطا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (سورۂ مومنون)

یعنے وے مومنان بخیر و صلاح
یعنے خوفِ خدا رکھے در دل
کہ جیب و راست کون ہیں اپنے
اور فرمائے ہیں وہاں دیکھا
سر تو انکے لگے تھے عرش کو جا
انکو اُلٹے وہاں تھے لٹکائے
ٹکڑے ٹکڑے بہت وہ ہوتے تھے
اس جماعت سے جبکہ میں گذرا

پائے ہر دو جہاں میں فوز و فلاح
تا کہ ہووے حضورِ دل حاصل
نہ وہ حالِ نماز میں جانے
ایک عظیم و بڑا ملک ایسا
اور قدم انکے تھے بہ تحتِ ثرٰی
جامۂ آتشیں بھی پہنائے
باہر آتی تھی آگ بھی اُن سے
ایک دریائے آتشیں دیکھا

خوبیاں دو جہاں کے وہ پاویں
اور معنے خشوع کے اے یار
اور ہو ساکن حواس و اعضا
سب جہاں کو وہ اِک نوالہ کرے
انکے ہاتھوں میں آگ کے تھے عمود
مارتے تھے عمودِ آتش سے
بولے جبرئیل یہ نصاریٰ ہیں
صاعقہ اور برق اے ماہر

کہ نماز و نمیں جو خشوع کریں
یہ بھی لکھے مفسّرینِ کبار
دلمیں خطرات کو نہووے جا
پاس اسکے فرشتے ایسے تھے
قوم قیدی تھی یک وہاں موجود
انکو بیحد عذاب دے دیکھے
سخت ہے یہ عذاب انکی تئیں
اُسی دریا سے ہوتے ہیں ظاہر

احوالِ آسمانِ ششم

ذکر ہیں آسمانِ ششم کا
نام عادوس اس کا ہے بقیل
اُسکے درباں کو میں سلام کیا
اور بھی آگے جب میں اُسکے گیا
اور آگے چلا تو میں دیکھا
آسمان و زمین کے مقدار
جبرئیل امیں نے مجھ سے کہا
اور جو گنہگار ہیں زادِ سفر
تب کمالِ کرم سے وہ رحمٰن

یوں کہے ہیں بیاں رسولِ خدا
اسکے درباں کا نام روعائیل
تب وہ اکرام سے جواب دیا
عابدوں کی گروہ یک دیکھا
ایک کافور کا تھا در اُجلا
قفل اسکو لگا تھا اے ہشیار
بابِ ایماں ہے نام اُس در کا
آہ گرنے لگے ہیں جب اکثر
دوزخ کو کائنات کے درمیان

چھٹویں جب آسمان پر میں گیا
در کو اسکے کھلایا روحِ امیں
تابعاں اسکے تھے ملک چھ لاک
با خضوع و خشوع تھے بہ قیام
آستانہ بڑا تھا اُس در کا
دیکھ اسکو کیا ہوں میں نے عجب
حق نے دوزخ کو کرکے جب پیدا
آسمان و زمین کے املاک
دریہ کافور کا کیا حائل

اسکو دیکھا کہ تھا وہ موتی کا
بس ہیں اور گیا ہو جڑھکے وہیں
اور ہر ہر کو انتنے ہی املاک
طاعتِ حق میں شیفتہ تھے تمام
عرشِ اعظم سے تا بہ تحتِ ثرا
جبرئیل امیں سے پوچھا تب
اسمیں انواع کے عذاب کہا
چاہے حق سے پناہ سب املاک
تا پنہ اُن سبھوں کو ہو حاصل

میں کہا تب کہ تو کھلا در
دارِ دوزخ پہ تا کروں میں نظر
کہا جبرئیل نے اے شاہِ انام
دارِ دوزخ سے آپ کو کیا کام

یہ ہی شب آپکی کرامت کی
آپکی جاہ و عز و حرمت کی
اسکو بھر دیکھنا ہی میں چاہا
درگہِ حق سے تب یہ حکم ہوا

تیری انگشت کے اشارے سے
اے مرے دوست در یہ کھل جائے
پس اشارہ کیا ہو میں نے جب
جلد دروازہ کھل گیا وہ تب

یک فرشتہ مہیب میں دیکھا
نہیں کوئی فرشتہ اُس سے بڑا
اُس ملک کا تھا منہ بہت ہی بڑا
یعنے مقدارِ ہفت ارض و سما

ایک لوہے کا تھا دھرا منبر
پائے اسکے ہزار تھے اُس پر
اُس پہ بیٹھا ہوا تھا غصے سے
اُسکے آگے کئے فرشتے تھے

تھے سیہ پوش سب وہ خشم آلود
اُنکے ہاتھوں میں آتشی تھے عمود
حق کی تسبیح میں تھے وہ یکسر
اور جھڑتے تھے منہ سے اُنکے شرر

کوہ کے مانند تھے شرر اُس کے
اور نکلتی تھی آگ بینی سے
شعلہ زن اُسکی چشم ایسی دراز
مثل دنیا کے جس کا تھا انداز

آیا حیرت میں دیکھ اسکو وہیں
میں نے پوچھا زِ جبرئیل امیں
کہا جبرئیل یا رسولِ خدا
نام مالک ہے اِس فرشتہ کا

یہی داروغہ سقر ہے یقیں
جب سے پیدا ہوا ہنسا ہی نہیں
اس فرشتے کو میں سلام کیا
کام میں ہی وہ اپنے شاغل تھا

بولے جبرئیل اُس کو میرا نام
سر اُٹھا تب مجھے کیا وہ سلام
جلد اُٹھ ہاتھ وہ مرا پکڑا
دے بشارات مجھکو کہنے لگا

گوشت اور پوست آپکا اے نبی
آپکے سارے تابعوں کا بھی
نارِ دوزخ پہ حق کیا ہے حرام
حکم مجھ کو کیا ہے ربِّ انام

نہ ہوئے آپکے جو تابعدار
دوں میں اُنکو عذاب سخت ہزار
اور دوارِ سقر کے سب درکات
سر بسر میں نظر کیا اُس رات

دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا
اُس سے فارغ ہو جبکہ آگے چلا
نوحؑ و ادریسؑ آملے مجھ سے
مجھ سے ملنے کا بس وہ شکر کئے

اور وہاں آ ملے ہیں میکائیل
یک ترازو تھا اُنکے پاس طویل
اُس ترازو کا بس ہر یک پلڑا
تھا بلا شبہ مثلِ ارض و سما

اُس ترازو کی جو کہ تھی ڈنڈی
شرق سے تا بہ غرب تھی لنبی
اور وہاں یک حساب کا طومار
روبرو اُن کے تھا دھرا ایار

اُس ملک کو میں جب سلام کیا
اُٹھکے اس نے مجھے جواب دیا
ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا
مرحبا مرحبا اے خیرِ ورا

دیا اُمت کو آپ کی جو خدا
برکتیں وہ نہیں کسی کو دیا
اور گراں تر ہے اُنکا میزاں بھی
آپکے تابعوں کو ہووے خوشی

اور دریائے سبز نورانی
دوسرا بحر ایک ظلمانی
جاکے آگے کیا ہوں میں جو نظر
اُن میں موجود تھے ملک اکثر

احوالِ آسمانِ ہفتم

ساتویں آسمان کا مذکور
یوں کئے ہیں شفیعِ روزِ نشور
ساتویں آسمان کا دروازہ
جبرئیل امیں نے کھلوایا

اوپر اُسکے گیا میں اور دیکھا
وہ سما جوہرِ سفید کا تھا
اُسکے خازن کا نام روحائیل
وہ کیا ہی بہت مری تبجیل

میں نے اسکو کیا سلام شتاب
بس خوشی سے دیا وہ مجھکو جواب
دیکھ مجھکو وہ خوش ہوا بیحد
اور بشارات بھی دیا بیحد

اسکے تابع ملک تھے ستر لک
اتنے ہی تابعان ہر یک کے ملک
ایک ایسا بڑا ملک دیکھا
عرش کے ساق کو سر اُسکا لگا

تھا زمیں ساتویں میں اُس کا قدم / ایک لقمہ ہو اُس کا سب عالم
اور ہر ایک سر میں بھی اس کے / جان ستّر ہزار تھے چہرے
اور ہر یک دہن کے بھی درمیاں / بھی تھے ستّر ہزار اُس کے زباں
اور ہر آں ہر لغت سے سدا / حق کی تسبیح بس وہ کرتا تھا
خلد کے نہرِ نور میں سو بار / ڈوب کر وہ ملک بصد تکرار
جو ٹپکتے ہیں اس سے تب قطرے / یک ملک ہووے ایک قطرے سے
اور میں یک ملک کو واں دیکھا / چار منہ اُسکے تئیں دیا تھا خدا
حق کی تسبیح چار سے بھی تب / کرتا اور رزق مانگتا تھا ز رب
اور ملک جنابِ ابراہیمؑ / یوں کہے مجھ سے اے رسولِ کریم
پاک و سادہ زمیں ہے جنت کی / اور لائق ہے وہ زراعت کی
شجرِ تحمید[1] و شجرۂ تکبیر[2] / اُسمیں بو دیں بہ اہتمامِ کثیر
شیخِ عارف محققِ جامیؒ / قدّس اللہ سرّہٗ السامی
عرضِ فانی ہیں گرچہ یہ کلمات / کہ نہیں ہے انہیں بقا و ثبات
لیویں جنت میں صورتِ اشجار / اور ہر ایک شجر بھی لاوے بار
مجھکو جبریل نے وہاں سے لجا / سدرۃ المنتہیٰ کو پہونچایا
بعض شاخ اسکے تھی زمرد وارید / سرخ یاقوت کے تھے بعض سدید
تھی مقرر پچاس سال کی راہ / جو تھے اسپر فرشتگانِ الٰہ
تھے ستاروں سے بھی وہ روشن تر / سب یہ پڑھتے تھے آیتِ انور
آ زیارت کئے وہ میری تمام / اور ادب سے کئے ہیں مجھ کو سلام
حشر تک اپنی طاعتوں کا ثواب / میری اُمّت کو دیدئے بصواب
راہ تھی لاکھ سال کی اظہر / برگ یک اُس کے ایسا تھا سر پر
سرخ یاقوت کا بھی یک محراب / اسپہ ایسا بلند تھا پُرتاب
اور وہیں تھا مقامِ روح امیںؑ / اور کرسی بھی یک دھری تھی وہیں

اور ملک پر کیا ہوں ایک نظر / کہ تھے ستّر ہزار اُسکو سر
اور ہر چہرے بیچ اسکے عیاں / جان ستّر ہزار بھی تھے دہاں
اور ہر یک زباں میں تھی صفت یہ / کہ وہ ستّر ہزار جانے لغت (منہ ۱۲)
اور ستّر ہزار پر بھی خدا / اُس فرشتے کو جانو بخشا تھا
اور ہر بار وہ ملک خوشحال / جب جھٹکتا ہے اپنے سب پر و بال
جو ملک ہوویں یونہی تا محشر / حق کی تسبیح میں رہیں یکسر
آدمی کا بھی گائے کا دوسرا / اور درندے کا مرغ کا چوتھا
اُسکے ہی برکت و دعا سے خدا / رزق اِن چار کو کرے ہے عطا
اپنی اُمت کے تئیں بعدِ سلام / کہو میرے طرف سے یہ پیغام
شجرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ / اور تسبیح کے شجر دلخواہ

فائدہ

یوں لکھا اپنی مثنوی اندر / سلسلہ جو ذہب کا ہے اشہر
پر خدا از کمالِ خلّاقی / کرے اِن کو جواہرِ باقی
الغرض اس طرح کئے ارشاد / سرورِ انبیا شہِ افراد
وہ شجر ایک ہے عظیم الشان / سرخ سونے سے اسکے تھے شاخاں
اور کیتاک سبز تھے زمرد سے / جڑ سے لے شاخ تک سمجھ اُس کے
اُن فرشتوں کا کوئی حساب و شمار / حق سوا جانتا نہیں زنہار

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی (سورۃ النجم ع)

اور دئے ہیں بشارتیں بسیار / کئے طاعات اپنی مجھ پہ نثار
یک زمرد کے سبز دانے کی / یک بڑی شاخ اُس کو ایسی تھی
اُسکی چوڑائی مثلِ ہفت سما / فرش یک نور کا تھا اسپہ بچھا
کہ اٹھارہ ہزار سال کی راہ / تھی درازی میں اسکے اے آگاہ
نام پر وہ دھری تھی میرے ہی / اس پہ بیٹھا نہ تھا کبھی کوئی

ابیاتِ جامیؒ
عرضِ فانی است گرچہ این کلمات / نیست شان [illegible] بقا و ثبات
لیکن از کمالِ خلاقی / سازد از [illegible] باقی
ہر یکی را بصورتِ شجری / بخشد اندر بہشت بارورے
[illegible]

[1] الحمد للہ کہنا ۱۲
[2] اللہ اکبر کہنا ۱۲

اُس پہ بٹھلائے مجھ کو روح امین — از رہ شان و عزت و تمکین
یک طرف اسکے تھے زمرد ابد — کرسیاں دوسرے دس ہزار سفید
اُن پہ توریت تھی تمام لکھی — اُسکے دوسرے طرف بھی اُتنے ہی
کرسیاں سبز تھیں زمرد کی — اُن پہ انجیلِ پاک لکھی تھی
کرسیاں تیسرے طرف میں بھی — تھے زبرجد کے سبز اُتنے ہی
تھی لکھی اُنپہ سب کتابِ نور — دو تھے جانب میں اُسکے بس پُرنور
سرخ یاقوت کے بہت رخشاں — بھی تھی چودہ ہزار کرسی جاں
اُنپہ لکھا ہوا تھا سب قرآں — کرسیاں تھیں وہ بس عظیم الشاں
گرد کرسی کے جانئے ہر یک — پس ہو دو چہل ہزار ملک
تھے تلاوت میں مشتغل بے قیل — بولے تب اسطرح مجھے جبریلؑ
کہ دو رکعت یہاں دا کیجو — تا کہ میرے مکاں میں برکت ہو
میں دو رکعت وہاں گذارا تب — مقتدی سدرہ کے تھے سب
اور دیکھا بھی چار نہر وہاں — دو عیاں اور دو نہاں تھے رواں
میں نے پوچھا تو بولے روح امیں — ہیں رواں دو نہاں خلدِ بریں
اور دنیا میں دو رواں ہیں عیاں — یعنے وہ نیل اور فرات ہی جاں
اور یک نہر مجھکو آئی نظر — سبز بیٹھے پرندے تھے اُس پر
اُس پہ یاقوت اور زبرجد کے — اور موتی کے تھے ظروف ہرے
کہا جبریلؑ نے یہ ہے کوثر — جو عطا آپ کو کیا داور
آب تھا اس کا دودھ سے اجلا — اور لذت میں شہد سے میٹھا
اسکی خوشبوئی مشک سے تھی زیاد — یک پیالہ پیا میں ہو کر شاد
دو جماعت وہاں بھی آئے نظر — منہ سفید ایک اور سیاہ تھی دگر
روسیہ نہر میں وہ غسل کئے — منہ تھے اُنکے سب سفید ہوئے
بولے جبریل ہے یہ اُنکی مثال — اپنی امت میں گر جو بد اعمال
کرتے ہیں پھر وہ لوگ جب توبہ — پاک ہوتے ہیں یوں ز جرم و گنہ
تین کاسے وہاں رکھے مجھ پاس — شہد و شیر و شراب کی خوش باس
چھوڑ دونوں کو میں نے دودھ پیا — دیکھ جبرئیل نے میرے سے کہا
دودھ اسلام ہے یہ بس آ نور — نوش فرمائے آپ ہی بہتر
اُمتِ پاک آپ کی بدوام — رہے قائم بجادۂ اسلام
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا — قد و قامت میں تھا بہت ہی بڑا
اسکو ستر ہزار گیسو تھے — موتی ہر ایک میں بھی اُتنے تھے
اور ہر موتی میں بحکمِ کریم — یک رواں نور کا تھا بحرِ عظیم
تیرتے اسمیں تھے کئی ماہی — سال دو سو کی اُنکی لمبائی
پُشت پر اُنکے تھا لکھا دلخواہ — کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
مجھکو جبریل نے یہ دی ہے خبر — اِس فرشتے کو خالقِ اکبر
آگے آدم کے دس ہزار برس — کیا پیدا بقدرتِ اقدس
اب سلام اس کو اے نبی کیجے — میں نے جاکر کیا سلام اُسے
یوں تھا مشغول وہ بہ طاعتِ رب — کہ بنایا خبر مری مطلق
اُس کو جبرئیل جاکے تب بولا — میری تعظیم کو وہ پر کھولا
آسمان و زمین کو ڈھانپ لیا — پھر مجھے لے بغل میں وہ چوما
اور کہا آپ کو بشارت ہو — اور اپنی تمام اُمت کو
کہ دیا آپ کو خدائے جہاں — خیر و برکاتِ روزۂ رمضاں
میں ہوا شاد اُس بشارت سے — دو تھے صندوق اُسکے پاس دھرے
نور کے قفل لاکھ سر بسر — تھے مجلا لگے ہوئے انور
پوچھا جبرئیل سے یہ کیا ہے تب — وہ کہے پوچھو اِسی سے اب
میں نے پوچھا تو وہ مجھ سے کہا — جو ہیں اُمت کے آپ کے صُلحا
اُنکی سب آتشِ سقر سے نجات — یہ دو صندوق میں ہے یا برکات

یہ بشارت ہو آپ کو خوشتر
اور امت کو آپ کے یکسر

اور جو دیکھے عجائبات وہاں
ہے بہت اسکا طول شرح و بیاں

الغرض یوں کہے ہیں سرور دیں
کہ پکڑ میرا ہاتھ روح امیں

بڑھ کے اپنے مقام والا سے
آخر سدرہ تک ہیں لے آئے

اور رخصت کئی میرے سے طلب
میں نے اس طرح ان کو بولا تب

کہ اے میرے رفیق اہل وفا
کیا مجھے چھوڑتے ہو آپ تنہا

بولے میرے سے جبرئیل وہاں
آگے بڑھنے مجھے نہیں امکاں

ہاتھ اُنکا پکڑ لے میں اُس دم
جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم

حق کی ہیبت سے وہ ہوئے لرزاں
اور یوں بولنے لگے گریاں

یا رسول اللہ جلد تر مجھ کو
میری اُس جا پہ ہی پہنچا دو

یک قدم آگے اور گر آؤں
ہیبت حق سے اب ہی جلجاؤں

کہا میں سنکے بات یہ اُن کی
پیچھے گر یک قدم ہٹوں میں ابھی

تو جلا دیگا مجھکو شوقِ وصال
پس اشارہ کیا میں یک دنبال

راہ پانصد برس کی از سدرہ
یک قدم میں ہی میں جو آیا تھا

قطع کر جبرئیل اُس کو تمام
جلد پہنچے ہیں جا کے اپنے مقام

پھر چلا ہوں جو آگے میں تنہا
جلد ستر حجاب قطع کیا

یک سے دوسرے حجاب تک مقدار
پانسو سال کی تھی رہ بشمار

پس اُسی جا پہ رہ گئی ہے براق
بھیجا رفرف کو تب وہاں خلاق

مثلِ خورشید وہ منور تھا
ہو سوار اس پہ عرش تک پہنچا

یک روایت ہے جس جگہ جبرئیل
رہ گئے تب ہی جلد میکائیل

آگے اس طرح ہی مرے سے کہا
کہ ہے اب وقت میری خدمت کا

میں نے اُس پر قدم کو اپنے رکھا
پس وہ آگے ہی جلد چلنے لگا

آب و آتش کے پھر بہت دریا
اور بہت سے حجاب قطع کیا

ایک پردے سے دوسرے تک بہ نگاہ
تھی مقرر ہزار سال کی راہ

رہ گئے تب وہاں ہی میکائیل
جلد حاضر ہوئے ہیں اسرافیل

شرطِ تعظیم وہ بجا لائے
اپنے بازو پہ مجھکو بٹھلائے

کئی پردوں کو اور قطع کیا
سات دریا سے اور آگے گیا

پاٹ ہر بحر کا وہ اے ہشیار
درجے ستر ہزار بے تکرار

ارض و افلاک سے زیادہ تھا
الغرض اُنسے جبکہ آگے گیا

وہاں تسبیح کی سنی آواز
اور تہلیل کی اے اہل نیاز

تھا وہ آواز با صفا ایسا
کوئی ملک سے نہیں سنا ویسا

اور میں اُس مقام میں لاریب
اس طرح خلق سے ہوا ہوں غیب

عظمتِ حق میں دو جہاں گویا
مضمحل ہو گئے ہیں کچھ نہ رہا

ایسے پردوں پہ اور میں گذرا
اور عجائب بھی ایسے میں دیکھا

عمرِ دنیا تلک بھی وصف کرے
حرف اک اُس سے نا ادا ہووے

غرض اپنے پروں پہ اسرافیل
مجھ کو بٹھلا بعزو شانِ جلیل

وہ حجاباں جو اٹھے تھے آگے
جلد گذرے ہیں مجھکو لے اُنسے

پھر ملا ہے حجاب قدرت کا
بعد اُسکے حجاب عظمت کا

جب کیا قطع دونوں با تعجیل
رہ گئے عذر کر کے اسرافیل

بھیجا رفرف کو جلد پھر یزداں
حلۂ نور سے تھا وہ رخشاں

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
اور سبحان اللہ اے آگاہ

وہ جو کہتا تھا اُسکی صوت سے تب
وہاں ملکوت گونجتا تھا سب

اپنے اوپر وہ مجھ کو بٹھلایا
ساق تک عرش کے ہے پہنچایا

ایک حرکت میں عرش تک پہنچا
کئی پردے ہوئے وہاں پیدا

ان حجابوں سے مجکو اے اشرف
لیکے گذرا ہے جلد تر رفرف

مجھکو ذرکے وہاں ملے جو حجاب
تھے وہ ستر ہزار تک بحساب

اور

اور ستر ہزار نیلم کے　اور موتی کے بھی ملے اتنے
اور ضخامت ہر ایک پردے کی　راہ ستر ہزار سال کی تھی
جانو ستر ہزار تھے وہ حجاب　اور اتنے ہی تھے ہر ایک کو طناب
انسے ہر ایک بڑا تھا ایسا ملک　ایک شانے سے اُسکے دوسرے تک
بعضے پردے تھے وہ نو مروارید　رنگ انکا بہت تھا خوب سفید
اور ملازم حجاب پر ہر یک　جان ستر ہزار بھی تھے ملک
جبکہ رفرف یہ سارے پردوں سے　جلد ترپار کر دیا ہے مجھے
میرے زیر قدم سے تب رفرف　ہوا ناگاہ غیب اے اشرف
یاد کرتا تھا حق کو پاکی سے　نور گرتا تھا منہ سے تب اُسکے
عرش کے ساق پر گیا ہو شتاب　کبریائی کا اک رہا ہے حجاب
حق کی درگاہ سے ہوا خطاب　کر گذر اس حجاب سے بھی شتاب
جب کیا قطع تھے وہ بھی حجاب　پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب
جبکہ ایسا خطاب آتا تھا　میں قدم ایک ایک اُٹھاتا تھا
اس زمیں سو وہاں تلک سن تو　میں کیا تھا جو طے مسافت کو
پھر پہنچا دنیٰ کے رتبے کو　فتدلیٰ کے پایا درجے کو
ہوا اوحیٰ کا پھر میں محرم راز　راز و اسرار سے ہوا دمساز
اور تشہد کا جو ہوا الہام　کروں اسکا بیان کچھ ارقام
وہیں پیچھے رہے تھے جو جبرئیل　اور ہمراہ ہوئے تھے اسرافیل
راہ ہفتاد سال کی بہ شمار　اور دو پردوں میں تھی اُسی مقدار
اور کئی انسے تھے زمرد کے　سیم کے اور زر کے تھے بعضے
اور فرشتوں کی فوج پاک صفات　بھی تھے ستر ہزار اسکے ساتھ
کون ہے پردہ دار نے پوچھا　تب سرافیل اپنا نام لیا
کھول کر پردہ آگے ہاتھ بڑھا　بس خوشی سے ہے گیا اندر

اُتنے ہی نور اور اندھیرے کے　آب و آتش کے اور بالے کے
ان حجابوں سے جبکہ میں گذرا　پردہ داروں پہ خوش کے پہنچا
اپنی گردن پہ وہ طناب ہر یک　لیے ستر ہزار بھی تھے ملک
راہ ستر ہزار سال کی تھی　انکے اجسام تھے بلند و قوی
سرخ یاقوت کے بھی تھے بعضے　اور کئی انہیں تھی جواہر کے
اور ہر اک ملک کے بھی تابع　تھے وہ ستر ہزار اے سامع
باقی پردہ ہی یک رہا ہے وہاں　میرے اور عرش پاک کے درمیاں
جلد بھیجا ہے تب وہ رب وحید　خوشنما ایک اسپ مروارید
بیٹھ پر اپنے مجھ کو کرکے سوار　کر دیا اس حجاب سے بھی پار
ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار　تب وہاں رہ گیا میں بے اسوار
میں وہاں جبکہ یک نگاہ کیا　یک لحظہ میں گذری اس سے گیا
اُدنُ مِنّی اے میرے محبوب　یعنے نزدیک ہو میرے سے خوب
آئے ایسے خطاب ایک ہزار　طے کیا میں مسافت بسیار
اسقدر ہی مسافت اے اکرم　قطع کرتا تھا میں بہ ایک قدم
قابَ قوسین کی جو تھی خلوت　اُس میں داخل ہوا میں باعزت

بیان تشہد

نقل ہے شاہ دیں نے فرمایا　جب میں اسوار عرش کو پہنچا
پردے ستر ہزار میں دیکھا　دل تھا انسے ہر ایک پردے کا
بعضے یاقوت کے تھے وہ پردے　اور بعضے بھی تھے جواہر کے
اور ہر پردے پر بحکم خدا　یک معظم ملک موکل تھا
پہلے پردے پہ پہنچا جب جا کے　اور سرافیل نے ہلایا اُسے
اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ　وہ محمد کہا ہے میرے ساتھ
اور بولے مرے سے اسرافیل　تھا مرا عہدہ گاہ ہی جبرئیل

پس وہیں سے پھر سے رخصت لے — پہلے پردے سے بازگشت کئے
اور بلایا ہے جبکہ وہ پردا — کون ہے پردہ دار نے پوچھا
وہ کہا ہے محمدؐ مرسل — کھولا دروازہ جلد وہ کمل
یونہی ستر ہزار پردوں سے — گذرا میں فضل سے ہی مولا کے
اور فرشتہ جو تھا وہ پردہ کا — لے گیا وہ پکڑ کے ہاتھ مرا
اور جو پائے لگے تھے کرسی کے — سرخ یاقوت کے مزین تھے
ہوا بیہوش مارے دہشت کے — کہ تھا گرنا قریب کرسی سے
پس وہ قطرے کو میں نے نوش کیا — پس وہ ایسا لذیذ و شیریں تھا
اس سے کھولا ہے مجھ پہ ربّ نام — اوّلیں آخریں کا علم تمام
اور درگاہ سے یہ حکم ہوا — کہ بجا لاؤں اب ثنائے خدا
یک روایت ہی حق نے یوں پوچھا — کیا تو تحفہ مرے لئے لایا
حق تعالیٰ نے تب کہا آ نیک — اے نبیؐ میرے السلام علیک
تب کہے وہ رسولِ عالیجاہ — السلام علینا یا اللہ
لفظ مفرد نہیں کہے تحقیق — یہ لطیفہ ہے اسمیں با تدقیق
بعد اسکے کہے ہیں پیغمبر — حق کے سب بندگانِ صالح پر
ہوئے مبہوت اور بہت حیران — اور مدہوش ہو گئے اس آن
صوت سے کلمۂ شہادت کے — صدقِ توحید اور رسالت کے
نقل اس طرح آئی ہے کہ خدا — جبکہ لوح و قلم کیا پیدا
لوح اور قلم لکھائے یار — گذرے اسکو برس چہار ہزار
پس لکھا نامِ احمدِ مختار — گذرے اسکو بھی سال چار ہزار
بولا میرے حبیب کا یہ نام — سرورِ انبیا ہے خیر انام
کر نیابت نبی کی ربّ نام — تب قلم کو دیا جوابِ سلام
شبِ معراج میں کرم سے خدا — یہ امانت نبیؐ کو پہونچایا

وہ فرشتہ ہی میرے ساتھ ہوا — دوسرے پردہ پہ لاکے پہنچایا
کہا نام اپنا وہ گرامی ذات — اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ
آکے پکڑا ہے ہاتھ کو میرے — لے چلا ہے وہاں سے پھر آگے
جبکہ پہنچا اخیر پردے پر — نور کا تھا وہ پردۂ انور
ایک کرسی پہ مجھ کو بٹھلایا — تھی وہ کرسی ز لولوئی بیضا
اور وہ پردے کے پشت سے اُس جا — یا محمدؐ کی آئی ایک ندا
قطرہ تب ایک آبِ رحمت کا — عرشِ اعظم سے ناگہاں ٹپکا
اس سے شیریں تر اور شئی کوئی — نہیں واللہ میں چکھا ہوں کبھی
اور وہ دہشت وہیں ہوئی زائل — اور ہوئی ہے طمانیت حاصل
پس بہ الہامِ ربِّ موجودات — تب تحیات کے پڑھا کلمات
سرورِ دیں کمالِ عجز کے ساتھ — التحیات کے پڑھے کلمات
اور رحمت خدا کی اور برکات — اے نبیؐ ہووے تجھ پہ سب دقات
یعنی تیرا اسلام ہو ہم پر — جو کہے لفظِ جمع وہ سرورؐ
اپنی امتؐ کے خاص و عام کو سب — ہمیں داخل کئے ہیں لطف سے تب
ملاءِ اعلیٰ کے جب ملک وہ تمام — ہوئے آگاہ از ہیں جوابِ سلام
غلغلہ یک پڑا ہے در ملکوت — ولولہ یک مچا ہے در جبروت
کہ مقرب یہ حق کا ہے ایسا — کوئی محبوب پھر نہ ایسا ہوا
تب بہ فرمانِ بارگاہِ الٰہ — کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
پھر ہوا حکم حق کا اے آگاہ — کہ محمدؐ ہے لکھ رسولؐ اللہ
پس وہ پوچھا اے ربِّ ارض و سما — نامِ نامی یہ کس کا ہے فرما
کہا مشتاق ہو قلم بے حد — السلام علیک یا احمدؐ
اس سلام و جواب کو کرتار — جو امانت رکھا تھا اے ہشیار
اِس لئے ہی سلام ہے سنت — فرض اسکا جواب باعزت

اور بھی اسمیں یک اشارت ہے
پس ہی ہمکو بھی یہ قوی اُمید
پس ہمارے بھی سب درود و سلام
تو درود و سلام لا معدود
نقل ہے حق کہا ز پیغمبرؐ
کہیے حضرت جو کچھ عنایت ہو
اپنی اُمت کو دے انیک انداز
الغرض مصطفےٰ شہِ والا
چشم سے سر کے پائے ہیں دیدار
لب کشائی کا یاں نہیں امکان
اس لئے عالمانِ نیک اطوار
ہیں مقفّل یہ باب راز نہاں
کئے انسے لطائف و نکات
ہے از انجملہ جو کہے سالارؐ
ہیں کیا عرض تو ہے دانا تر
تب تر آ ئی لطف و رحمت کا
پوچھا پھر مجکو ربِّ ارض و فلک
کہ وہ طاعات کونسے ہونگے
میں کیا عرض حق ہی کفّارات
شوقِ دل سے بموسمِ سرما
اور فارغ ہوں یک نماز سے جب
پاک ہو یوں گناہ سے گویا
بس کیا حکم یوں ملائک کو
ساری اُمّت کو یہ بشارت ہے
کہ کرم سے ہی اپنے ربِّ وحید
شہ کو پہونچائیگا بروزِ قیام
دمبدم صبح و شام لا محدود
جبکہ کوئی مراجعت ز سفر
میں لیجاؤنگا اپنی اُمّت کو
تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز
جب معزّز ہوئے بہ قربِ خدا
اور سُنے گوشِ سر سے بھی اسرار
عقل حیراں ہے بے زباں ہے زبان
احتیاط اسمیں کرتے ہیں بسیار
کیوں کھُلے آہ از کلیدِ بیاں
لائے ہیں شرح اور بیاں کے ساتھ
کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار
دستِ بے کیف اپنا تب دادار
اپنے سینے میں میں بہت پایا
کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک
آدمی کے گناہ جن سے مٹے
ہیں بلا شبہ تین وہ طاعات
تا ہو سختی بہ نفس صبح و مسا
منتظر دوسرے کے رہنا تب
کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا
پوچھو احمدؐ ہی تم جو چھتے ہو
کہ یقیں جبکہ وہ فدائے امام
ہم جو اُمّت کے خاکسار ہیں
یا الٰہی ز بندۂ احقر
بھیج اس بادشاہِ عالم پر
تحفہ کچھ دوستوں کو لیجائے
حق کہا جو کہ آج میں نے کہا
یہ تشہّد تجھی سے اے رب
آپ کا حق کیا بہت اکرام
شرح میں جسکی ہے زباں قاصر
آئے ہیں اس بیاں میں جو آیات
مجملاً اس کی کرتے ہیں تفسیر
لیک بعض عالموں نے بالتصریح
کئے اقوال انسے لاؤں بیاں
پوچھا اس طرح حق نے میرے تئیں
دونو شانوں کے درمیاں میرے
اور مجھے ہو گئے ہیں کشفِ غیوب
میں کیا عرض ہاں سو جانا ہیں
حکم پس یوں کیا رب مجھکو
پہلے آبِ وضو جو ہے اپنا
اور جماعت کیساتھ پڑھنے نماز
کرے اِن تین چیز پر جو قیام
کہا اللہ نے سُن کے میرے سے
کہ یہ میرا حبیبِ ذی اجلال
نہیں ضائع کیا قلم کا سلام
اُمتی سب شکے جاں نثار ہیں
خاکِ نعلینِ اُمتِ سرورؐ
خاص اپنے حبیبِ اکرمؐ پر
کیا لیجاوے قوی حبیبؐ مرے
اور ملک جو کہے بھی تو جو کہا
ہو گیا ہے نماز میں واجب
اور بلا واسطہ کیا ہے کلام
حدِ بشری سہی ہے یقیں باہر
وہ بھی مبہم ہیں سب اسکے نیک صفات
اور معیّن ہے لفظ بھی تحریر
جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح
جو ہیں ثابت حدیث سے اجمال
کس بحث میں ملک جھگڑتی ہیں
رکھا اپنے کمالِ رحمت سے
جو تھے ارض و سما کے درمیاں خوب
وہ کفارت میں بحث کرتے ہیں
کیا عبادات ہیں وہ بول اب تو
سب مقاموں پہ اُسکو پہنچانا
چل کے مسجد کو جاوے ہی بہ نیاز
دو جہاں میں وہ ہووے نیک انجام
سچ کہا ہی تو اے حبیب مرے
ہے یقیں مشکلات کا حلّال

پس سرافیل آکے یوں پوچھا
کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما

اے محمدؐ تو سچ کہا بے قیل
تب سوال آکیا ہے میکائیل

میں نبی بولا کہلانا ہے طعام
اور ایک دوسرے کو کرنا سلام

حق کہا سچ کہا تو یہ بھی یقین
تب کیا آسوال روح امین

میں کہا اسکو ہر زماں ہر آں
حق سے ڈر رکھنا ہے خوف سر و عیاں

اور خوشی اور غضب کے حال اندر
آتی رکھنا اپنے پیش نظر

اے نبی ہلکات کیا ہیں یقین
میں کہا اس کو ہلکات ہیں تین

چلنا خواہش پہ نفس کے دوم
نیک اپنے کو جاننا سوم

نقل کرتے ہیں پس یہ چار ملک
چار ملک سال سے یقیں بیشک

شب معراج میں سن کے اکمل
شاہِ عالم سے ہوگیا ہے حل

ہے روایت زحضرتِ زہرا
کہ میں پوچھی ہوں از رسولِ خدا

کہے حضرت کہ حق نے میرے سے
کیے شکوے کیا اس امت کے

بس یہی ہے شکایتِ اول
کہ کہا یوں خدائے عز وجل

تیری امت مری ضمانت پر
اعتمادِ دلی نہ کی ہے مگر

اور ارشاد یوں کیا ہے خدا
کیا ہم نے بہشت کو پیدا

بر ملا شبہ یہ تری امت
نہیں کرتی ہے خواہشِ جنت

اور دوزخ کو ہم کئے پیدا
اسمیں داخل ہوتا ترے اعدا

یعنے ہوتے ہیں میرے نافرمان
خوف رکھتے نہیں سقر کا جان

شرم میرے سے کچھ نہیں کرتی
خوف خلوت میں کچھ نہیں دہرتی

پروہ میرے سے رزق برسوں کا
مانگتے ہیں بحرص صبح و مسا

پر مرے غیر کو مری طاعت
دیویگی گمراہی سے یہ امت

تنبیہ

شرک سر ہے تمام عصیاں کا
شرک ضد ہے نشانِ ایماں کا

میں نے اس سے کہا تو ہی سب چیز
تب کہا ہے مجھے وہ ربِ عزیز

یا نبی کون سے ہیں وہ اعمال
جن سے درجے بلند ہوں ہر حال

اور ادائے نماز کرنا تب
سوئے ہوویں لوگ شب کو تب

کون سے ہیں عمل وہ نیک صفات
کہ عذابوں سے حق کے دیوے نجات

سبھی حالت میں ہو میانہ روی
فقر ہویا فراغت اے بھائی

کہا حق نے تو سچ کہا بے قیل
تب سوال آکیا ہے عزرائیل

بخل کی انقیاد ہے اول
کہ کریں اسکے ہی کہے پہ عمل

بولا یہ بات سن کے ربِ انام
اے محمدؐ کہا تو سچ یہ کلام

بحث کرتے تھے اسکا وہ بہ صواب
پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب

شہ کی معراج میں یقین کر تار
حکمتیں ایسی رکھا تھا بسیار

شب معراج میں اے بابا جان
باتیں کیا آپ سے کیا رحمن

اللہ تعالیٰ امت کی شکایتیں کیا سو بیان

اے پیمبر تمام بندوں کا
ضامن رزق میں ہوں صبح و مسا

رزق کی فکر میں ہے وہ بسیار
رہتے ہیں بھول مجکو لیل و نہار

واسطے تیرے اے حبیب مرے
واسطے اور تیری امت کے

یعنے کرتی نہیں عمل ایسے
جن کے باعث بہشت میں جاوے

تیری امت یقین شام و سحر
دل سے رکھتی ہے شوقِ دار سفر

اور فرمایا یہ تری امت
کرتی ہے بس گناہ در خلوت

اور کہا میں نے تیری امت سے
آج چھتا نہیں عمل کل کے

اور کہا جو کہ انکی ہے روزی
غیر کو انکے میں نہ دیوں کبھی

غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک
دینِ اسلام پر نہ رہتے ہیں یک

شرک سارے گناہ سے ہے خراب
او وہ سخت ہے شرکوں کو عذاب

شرک سے جاوے دولتِ اسلام
دارِ دوزخ ہے شرک کا انجام

نہیں

نہیں مشرک کو رستگاری ہے | اُس کو دائم عذاب و خواری ہے

مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

گروہ چاہے تو بخش دیویگا | پر کبھی شرک کو نہ بخشے گا
حق تعالیٰ کے جو ہیں خاص صفات | شرک ہے انکا غیر میں اثبات
درد و غم رنج و مرض اور رحمت | صحت و فرح و بہجت و راحت
خاص ہیں ایسے کام حق کو ہی ہیک | کوئی ہمیں نہیں ہے اسکا شریک
کرے آگاہ بعضے غیبوں پر | دیا کرتے ہیں تب وہ اُن سے خبر
یہ نہ عادت ہو خرق عادت ہے | نہیں غیب انکو وہ شہادت ہے
غیر حق سے اُسے بجا لانا | بوجہ شرک جلی ہے اے دانا
ہے وہ ہر اک عبادت ایک جدا | ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا
جب ہے آداب سے زیارت کے | اور نہیں راہ سے عبادت کے

شرک کے انواع

شرک فی الذات و فی الصفات ہو جہان | شرک فی الفعل تیسرا ہے پہچان
اور شرک جلی و شرک خفی | اور آیا ہے شرک اخفی بھی
حکم ہر شرک کا جدا ہے مگر | کوئی اکبر ہے اور کوئی اصغر
شرک اکبر تو کفر ہے بے مین | شرک اصغر کبیرہ ہے پُر شین
اس کے اقسام نام اور احکام | ڈہونڈئے معتبر کتب سے تمام
سارے اقسام شرک سے یارب | مومنوں کو پناہ دیجے سب
رہ گئیں جو شکایتیں باقی | اُس شراب بیاں کا ہو ساقی
سب کو دیتے ہیں ہم بقیں عزت | جانے ہے غیر سے تری اُمت
پھر کہا حق گنہ وہ کرتے ہیں | نہیں کرتا شکایت اُنکی میں
مومنو اب تو غور و فکر کرو | ان شکایات کو نظر میں دھرو

نو شرطیں

کہیں نو شرطیں ای نبی ذیشان | تیری اُمت کے اور مرے درمیان
اُنکی طاعت نہ رد کرونگا تب | حسب طاعت کرونگا انکی طلب

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ

حق نہ زنہار شرک کو بخشے | اور گنہ جو کہ شرک سے ہیں ورے

شرک کے معنے

جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر | مال و اولاد و رزق و روزی زر
مینھ کا آسمان سے برسانا | اور اُگانا زمین سے دانہ
ہاں پروردگار چاہے جب | انبیا و اولیا کو اپنے تب
وحی الہام اور کرامت سے | راہِ اعجاز اور فراست سے
اور اپنے لئے ہی ربِ انام | خاص فرما دیا ہے جو جو کام
جیسے سجدہ قیام اور رکوع | نذر و منت خضوع اور خشوع
پر زیارت میں مصطفیٰ کے قیام | دست بستہ خضوع با اکرام
ہے روا بلکہ مستحب اے میاں | پاس جا بردل امام کے بھی جاں
شرک کے جان چند ہیں اقسام | رکھئے ان سب سے احتراز مدام
شرک فی العلم شرک فی الطاعات | شرک فی القسم شرک فی العادات
اور ایسے ہی شرک کے ہیں نام | کتب اعتقاد میں ارقام
شرک اخفی ارہا ہے جانئے ٹھیک | ہے وہ چیونٹی کے پاؤں سے باریک
شرک کوئی قسم کا ہو وہ خراب | کہ ہو مستوجب عذاب و عقاب
سر بسر وضع اس رسالے کا | بالیقیں اس بیان سے ہے جدا
احقر اب عنان اسپ قلم | پہلے میدان میں پھیر جلد بہم
الغرض شہ کہے کہ رب متیں | بہ شکایت کیا ہے پھر جھوٹوں
بعضے کہتے ہیں رزق و مال و منال | بادشہ ہی دیا ہمیں فی الحال
اور اگر اُن پہ کچھ بلا آئے | ہیں وہ میری شکائیتیں کرتے
دلمیں خوف خدا رکھو بیحد | ان شکایات کے نہ ہو ہورد
اور حضرت کئی ہیں یوں ارشاد | کہ کیا وحی مجھ پہ رب عباد
شرط اول جو امتی تیرا | جب عبادت مری کریگا ادا
اور جز انکی سب عبادت کا | قدر طاعت یہ ہی نہیں دونگا

بلکہ اُس کو مرے بہ قدرِ کرم
اور وہ اس گنہ سے ہو نادم
کہ گناہ ہی نہیں کیا گویا،
مبتلا گر وہ سب گنہ میں ہیں
شرطِ چوتھی یہی ہے اے آگاہ
اسکے عصیاں یہ میں تبھی بہ کرم
دونگا بیماری اور رنج اُسے
سردی گرمی کے یعنے موسم میں
حشر میں پھر انہیں نہ ہو آفات
فضل سے ہی معاملہ میں کروں
گر عبادت زیادہ ہو اُن کی
آٹھویں اُنپہ مہ کئے فاضل
شرطِ نویں حساب بھی اُن کا

دونگا بیشک جزا بہ فضلِ اعم
اس سے بچنے کا ہووے گر عازم
پاک ایسا میں اسکو کر دونگا
اور نیک انسے ہو عبادت میں
دل پہ بندے کے میں کرونگا نگاہ
عفو بخشش کا کھینچدونگا قلم
تا وہ کفارہ گنہ ہووے
تاکہ دنیا کے ہی یہ عالم میں
ان دونوں کے عذاب سے ہو نجات
گر کرم اُن پہ عدل سے گزروں
دونگا اُنکو جزا بھی زائد ہی
نیک راتیں کرونگا میں نازل
میں بہ آساں ہی فضل سے لونگا

شرطِ دوم جو کوئی با ایماں
اسکے توبہ کو میں کرونگا قبول
شرطِ سوم ہی میں کرونگا نظر
تو بدل یک کے چھے کو بخشونگا
گر گنہ کرکے وہ پشیماں ہو
پانچویں گر گناہ پر بندہ
چھٹویں دو بار ہر برس اندر
دوزخ و زمہریر کی تاثیر
ساتویں یہ کہ تیری اُمت سے
گر کروں فضل اُنکو ہووے نجات
اور گناہاں زیادہ ہوویں اگر
تا زیادہ اُنکے نیکیاں ہو کر
فضل سے اُنکے جرم کو بخشوں

گر ترا اُمتی کرے عصیاں
پاک اس طرح سے کروں اے رسولؐ
اے نبیؐ اسکے شامتِ عصیاں پر
تا دوزخ سے بھی بچاؤنگا
اور ندامت سے سر گریباں ہو
نا مُصر ہو رہے گا شرمندہ
ہاویہ کا کھلاؤنگا میں در
پہنچے اُمت کو نہ کر یا تسیر
حشر کے روز تیری حُرمت سے
ور کروں عدل پاوینگے آفات
تو رکھوں اُسکو اُنکی گردن پر
ہوویں غالب اُنہوں کے عصیاں پر
اُن کو رحمت سے خُلد میں پاؤں

پانچ پیغام حضرت ربّ العلّام کے جو بہ وساطت حضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے اس اُمّت کو پہونچے

اور ایسا کہا ہے ربِ انام
کہ تم احسان کے سبب سے اگر
دوسرا یہ کہ گر کسی سے ڈریں
تیسرا اُمید گر کسی سے رکھیں
اور مانگو سدا مرے سے دُعا
رات دن اس سے ہوویں شرمندے
پانچواں گر کسی کی تم خدمت
جسم و جاں سے نہ اپنے ہو قاصر
شکر لِلّٰہ یہ نسخہ والا
ذکرِ سیرِ جناں سے تا آخر
بھیج احقر سے اب درود و سلام

یا محمدؐ یہ پانچ ہیں پیغام
دوست رکھتے کسی کو ہیں اکثر
تا کہیں اسکے نا غضب میں پڑیں
تاکہ اپنی مراد کو پہنچیں
حاجتیں میں کروں تمہاری روا
تو رکھو شرم مجھ سے اے بندے
مال و جاں سے کرینگے با خدمت

اپنی اُمت کو تو لیجا پہونچا
تو رکھو دوست مجھکو سرّ و عیاں
تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر
تو ہے لائق رکھیں مرے سے آب
اور پیغام ہے یہی چوتھا
ہو تم بھی بہت جفا کاری
تو کرو صرف میری راہ میں مال

انسے پیغام ہے یہی پہلا
کہ کیا تم پہ میں بہت احساں
کہ بہت تم پہ میں ہی ہوں قادر
میں ہی پہونچاؤنگا مرادیں سب
حق میں تم گر کسی کے کرتے جفا
ہوی تم سے بہت وفاداری
صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤ ملال
میری خدمت میں ہی ہو حاضر
ختم اِس ذکر پہ ہی اِس کو کیا
اس رسالے کو کیجیے مقبول
بہ محمدؐ و آلؓ و صحبِ کرام

خاتمہ

جبکہ سیرِ جناں تلک پہنچا
تکملہ میں لکھونگا اے فاخر

میں یہاں خامۂ بیاں کو رکھا
یا الٰہی بہ یُمنِ جاہِ رسولؐ

تمت

تکملۂ بہارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات حضرت رسالت وجوابات وعطیات رب العزت وسیر گلستانِ جنت و ملاحظہ درکاتِ دوزخ ودیگر حالاتِ معراج مبارک کے بیان میں تا شرفِ نزولِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دین کے سب دُرّ وجواہر خدا
کنگرۂ قرب پہ کرنے عروج
اور بلاشبہ یہی نردباں
اور شبِ معراج میں اُنکے تئیں
شکر ہے یارب بہ طفیلِ نبیؐ
درج ہیں ہر حرف میں اسکے یقین
جو تو پیمبرؐ کو ہمارے دیا
کر اُسے برہانِ نبوت مُدام
نعمتیں ایسی ہیں تری بیکراں

قصۂ معراجِ رسولِ خدا
دیکھے ہیں اُس شب جو شہِ انبیا

سُلّمِ معراجِ رسولِ کریم
قلزمِ قرآں سے نبیؐ کو دیا
واسطۂ نیک یہ سُلّم ہے بوج
راہ نما موصل و منزل رساں
دیکھے ہیں بے شبہ وگماں شاہِ دیں
تو نے ہمیں نعمتِ قرآن دی
جنکے کرامات کو غایت نہیں
اور ہمیں آپکے تابع کیا
آپکی اُمت میں رکھا لا کلام
اسکے ہمیں شکر کا یارا کہاں
بھیجئے ہم سب سے درود وسلام
تیسرے چمن بیچ جو میں نے لکھا
ہمیں وہ تفصیل سے ہے آچکا

قربِ الٰہی کے جو ہیں نعمتیں،
بسملہ یہ پایۂ قرآن ہے
اور اِسی مفتاح سے بے ارتیاب
نہریں بھی وہ چار ہیں جو خلد میں
جانو اگر چاہے خدائے مجیب
نعمتیں سب دین کے ایمان کے
ایسی کتاب اپنی جو ہے بیگماں
اور وہ قرآن کا بھی جاودان
اور اِس آیت کو سدا بالصواب
شکر وثنا میں ترے عاجز ہیں ہم
آپ پر اور آل و صحب پر تمام
ساتوں سما کے وہ عجائب کثیر
جنت و دوزخ کی مگر حالتیں

درج ہے وہ سب اسی عنوان میں
اور یہ سرمایۂ فرقان ہے
دین کے ہر امر کا ہو فتح باب
حرف سے چار اسکے ہی جاری ہوئیں
آگے بیاں آئیگا اُس کا قریب
منزلتیں قربِ مُعرفان کے
جامعِ کلِ کتبِ آسماں
معجزہ باقی تو رکھا در جہاں
سرو علیاں اُس سے رکھا فیض یاب
نعتِ نبیؐ میں بھی ترے دمبدم

سدرہ کے اور عرش کے بھی اے ضبیر
آپ جو دیکھے ہیں وہ باقی رہیں

اور سوالاتِ رسولِ کریم — اور جواباتِ خدائے علیم
اور جو درگاہِ خدا سے رسول — عالم دنیا میں کئے ہیں نزول

لکھتا ہوں اس نسخۂ ثانی میں ہاں — تکملہ یہ تیسرے چمن کا ہے جہاں
کر اسے مقبول تو اے میرے رب — اور روا کر مرے حاجات سب

از پئی قرآن و جنابِ رسولؐ
وز پئی اولاد و صحابِ رسولؐ — آمین

فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ

معنے میں اس آیتِ قرآن کے — بعض مفسر نے لکھا بسط سے
کہ کئے ارشاد رسولِ خدا — ختمِ رسل شافعِ روزِ جزا

کہ شبِ معراج میں از فضلِ رب — پہنچا ہوں درگاہِ مقدس میں جب
میں جو کیا عجز سے کتنے سوال — مجھکو جواب اُسکے دیا ذوالجلال

پہلے کیا عرض کہ اے دادگر — تو دیا جبرئیلؑ کو چھ لاکھ پر
اسکے مقابل تو مجھے کیا دیا — تب مجھے ارشاد خدا نے کیا

پاس مرے ایک ترا موئے سر — اُس پہ کشش لک سے بھی ہے دو ستّر
کھولے اگر اپنے پراں جبرئیلؑ — شرق سے ہو غرب تلک اے خلیل

حشر کے دن کرنے شفاعت طلب — گیسوئے پاک اپنے تو کھولیگا جب
شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیاں — بخشونگا میں اُن کو بہ سِرّ و عیاں

پس مرے نزدیک عزیز و جلیل — گیسو ترے یا ہیں پرِ جبرئیل
احقرِ حیراں کو بھی اے مجیب — کیجئے حضرت کی شفاعت نصیب

اور میں کیا عرض ز ربِّ ودود — جو کئے آدم کو ملائک سجود
اسکے عوض مجھکو عطا کیا کیا — خالقِ متعال نے تب یوں کہا

نورِ مقدس ہی ترا جلوہ گر — تھا الیقیں آدمؑ کی پیشانی اوپر
اصل میں بیشک تو ہی مسجود تھا — وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا

نورِ محمدؐ کے بدل اے غفور — دیجئے مرے چشمِ بصیرت کو نور
تا کہ تری ذات ہی مشہود ہو — غیر نظر سے مرے مفقود ہو

اور میں کیا عرض ز ربُّ الوریٰ — خلد میں آدمؑ کو تو داخل کیا
حق نے تب ارشاد کیا ہے مجھے — لے گیا باہر بھی لے آیا اُسے

تجھکو بھی اُمت کو ترے اے رسولؐ — ہوویگا جنت میں سمجھ جب دخول
پھر نہیں باہر اُنہیں لاؤں کبھی — بلکہ رکھوں تا بہ ابد اس میں ہی

احقرِ عاصی کو بھی اے پاک ذات — خلد میں بھیجئے سرور کے ساتھ
اور خلفِ حضرتِ عباسؓ کا — دیکھئے اسطرح روایت کیا

کہ کئے ارشاد شفیع الوریٰ — میں نے مرے رب سے کیا التجا
تو پدر قدرت سے بنایا اُسے — سجدہ فرشتوں سے کرایا اُسے

حق نے کہا اُس سے بھی بہتر کہیں — نعمتیں میں تجھکو دیا ہوں یقیں
نام و نشاں بھی نہ تھا آدم کا جب — تجھکو فرشتوں نے پہچانا ہے تب

سارے سمٰوات کے ابواب پر — جنتِ ماویٰ کے ہر اک باب پر
اور سرادق و حجب پر تمام — قصر پہ ہر ایک لکھا تیرا نام

نام پیمبرؐ کا ترے اے خدا — جوں نہ کیا نام سے اپنے جدا
یونہی مرے دل سے وہ دو نام کو — کلمۂ طیبہ کے سر انجام کو

تا بہ ابد کر نہ جدا اے قدیر — اُس پہ مرا کیجئے کلام اخیر
اور کہا میں ز خدائے جہاں — تو دیا ادریسؑ کو عالی مکاں

حق نے کہا اُس سے بلند تر مقام — میں نے عطا تجھکو کیا لا کلام
یعنے عطا میں نے کیا تجھکو بوج — وحدتِ ذاتی تلک اپنی عروج

قربتِ قوسین اے مرے حبیب — خاص ہوئی ہے یہ تجھی کو نصیب
حاجتیں تیری میں کیا ہوں روا — اور تری اُمت کی بہ لطف و عطا

اور کیا دور بہت آفتیں
میں تری امت سے بڑی زحمتیں

ذکر کو پھر تیرے میں رفعت دیا
دیکھ ورفعنا لک ذکرک کہا

اور سدا ذکر نبی ہیں تیرے
دل کو مرے ذکر سے ہی انس دے

صدمۂ طوفاں سے بچایا ہی تو
لطف سے پانی پہ چلایا ہی تو

عرش سے تا فرش تو لمحے میں ایک
شرق سے تا غرب تو گذرا ہے دیکھ

جب ہو سقر حشر میں شعلہ فگن
قلزمِ آتش ہو بہت موجزن

اور مساجد کے تئیں انکے سب
نوح کی کشتی کے ہی مانند تب

صدمۂ طوفانِ عذاب و بلا
شعلۂ امواجِ یمِ ابتلا

کیا یہ بڑی یا ہے بڑی وہ نجات
یہ ہے کہاں اور کہاں ہے وہ بات

مسجدِ نبوی میں مجھے دخل دے
حشر میں کر پار وہ پل ہی مجھے

سرد تو گلزار کیا بے مثیل
اور کیا اسکو تو اپنا خلیل

گرچہ کیا اسکو میں اپنا خلیل
تجھکو کیا اپنا حبیبِ جمیل

اور براہیم کو اے مصطفےٰ
بعد عبادت کے میں خلت دیا

یعنے کریں بعد گنہ توبہ جب
دوست یقیں انکو میں کہتا ہوں تب

بندۂ احقر کو یہ تو اے خدا
جو ہے گناہوں میں سراپا بھرا

توبہ یہ کر اسکا کرم سے قبول
اپنے محبوں میں کر اسکا شمول

فدیہ بھی بھیجا تو اسے کر پسند
جنتِ فردوس سے یک گوسفند

گرچہ دیا فدیہ اسے گوسفند
روزِ قیامت میں بہ لطفِ دو چند

امتی یک یک کا ترے فدیہ کر
بھیجونگا در آتشِ دارِ سقر

احقرِ تشنہ کو بھی اے بے نیاز
زمزم و کوثر سے تو کر سرفراز

اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا

اور کیا مالِ غنیمت حلال
حب تری امت کے دیا دل میں ڈال

موت مجھے اسکے مدینے میں دے
چین و سکوں اسکے سکینے میں دے

گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام
جسم سے میں اس کے دیا لا کلام

یمن سے ہی اس ذکر کے اے میرے رب
ذکر میں رکھ اپنے مجھے روز و شب

اور کیا عرض مرے رب سے میں
نوح پیمبر کی وہ کشتی کے تئیں

حق نے کہا تجھکو دیا میں براق
طے کیا جس سے یہ نیلی رواق

اور مساجد تری امت کے تئیں
عالمِ دنیا میں دیا ہوں جو میں

تب تری امت کو اے میر رسول
انکی مساجد میں ہی دیوں دخول

قلزمِ دوزخ پہ کرونگا رواں
برق سے زائد وہ رہینگے دواں

انکو نہ پہونچیگا سمجھ کچھ وہاں
انکو یہ طوفاں سے دونگا اماں

احمدِ مرسل کے بدل اے کریم
شرع کے کر کھ پل یہ مجھے مستقیم

اور میں کیا عرض کہ اے دادگر
آتشِ نمرود براہیم پر

حق نے کہا میں تری امت اوپر
آتشِ دوزخ کو کیا سرد تر

کیا وہ براہیم کی خلت بڑی
یا یہ محبت کی فضیلت بڑی

دونگا یقیں پر تری امت کے تئیں
بعد گنہ درجہ محبت کا میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ۃ

تیرے پیمبر کے جو ہیں نائباں
توبہ کیا ہاتھ پر انکے بجاں

اور کہے عرض میں حق سے کہا
تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا

حق نے کہا اسکو میں زمزم دیا
تجھکو عطا کوثرِ اطہر کیا

ایک یہودی کو بلا شبہ و شک
ایسا ہی نصرانی کو بے شبہ شک

امتی کو تیرے یہ دارِ النعیم
بھیجونگا رحمت سے بہ فضلِ عمیم

صاحبِ آں زمزم و کوثر بدل
دے اسے جنت میں مقام و محل

حق نے کہا تجھکو مدینہ دیا
نقدِ سعادت کا خزینہ دیا

یمن سے اس تیرے نبی کے اے رب
کر تو اجابت یہ مری عرض اب

اور میں کیا عرض وہ دربار میں
لوط پیمبر کو شبِ تار میں

لہ الحمد کہ حضرت کی دعا قبول ہوئی ۲ رجب ۱۳۰۰ھ کو عازم حرمین شریفین ہوئے اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہو کر ۲۳ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ کو وفات ہوگئی۔

اُمتِ حاسد سے دیا ہے نجات
احقرِ عاجز کو بھی اے کردگار
اور میں کیا عرض یہ معبود سے
حق نے کہا روزِ قیامت میں جب
کافرِ گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اُس ہی سرِ طورؑ پہ
اور میں کیا رب سے مرے التجا
اور میں کہا جر سے اس کے تئیں
اُمتِ اطہر کا ترے بس گذر
احقرِ عاصی کو اے ربِ کریم
اور رحم دنیا سے چلاؤں اُسے
حق نے جواب اُس کا دیا یہ مجھے
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
مجھکو کہا حق نے کہ در روزِ حشر
اور ملے اُنکو جنت شتاب
رحمتِ نبوتؐ سے اے ربُّ العلا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اسکو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھکو بصد مرحمت
اور میں کیا عرض اے ربِ الورا
حق نے کہا تجھکو بدوشِ ملک
سیرِ سلیماںؑ کو یہ سرعت کہاں

مجھکو کہا خالقِ کُل کائینات
پہنچا تو اُس غار تلک ایک بار
باد کو تابع تو کیا ہودؑ کے
بر سرِ پلِ خلق سب آویں میں تب
پار سلماں کو کریگا اُڑا
بات کیا تجھ سے سرِ لور پر
اسکو توریت عنایت کیا
قوم سمیت اُس کے انا رالیقین
حشر کے دن ہو ویگا جب بر سفر
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آب سے اسکے بھگے
درجۂ شفاعت کا دیا میں تجھے
موسٰیؑ کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنہگار چھٹینگے ز قبر
شیر و شہد آب و خمر بے حساب
حشر کے دن مجھکو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں تجھے
ہونگے خلیفے تری اُمت میں بھی
دل کو مرے ڈر سے ترے نرم کر
میں تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو اُن کا مسخر کیا
میں نے بٹھا مارے تلک یک ملک
اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں

تجھکو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں کبھی تب کے بس ہر زماں
سارے ہلاک اس سے ہوئے کافراں
قعرِ جہنم ہی چلاؤں گا باد
اور میں کہا تو کیا موسٰیؑ سے بات
تھی جبلِ طور پہ وہ بات جان
حق نے جواب اُس کا مجھے یوں دیا
انکے قدم کو نہ لگا اس کا آب
دامنِ تر انکا تب اے مصطفےٰؐ
آیتِ کرسی کے بھی برکات سے
اور میں کہا اسکو دیا تو عصا
جس سے قیامت میں ہزاروں گناہ
بار اجھر ہوتے تھے جس سے رواں
اور وہ بیتاب رہیں تشنہ لب
کیا یہ مشاربہیں معظم بڑے
اور میں کیا عرض ز ربُّ الغفور
زم کیا ہاتھ میں اس کے کہا
حرمتِ انعام سے اے دادگر
اور میں کیا عرض. دیا اے کریم
دیکھ سلیماںؑ کی وہ دولت کہاں
ایک شب و روز میں بے اشتباہ
راہ کئے لاکھ برس کی بخیر
احقرِ ناداں کو بھی اے خدا

شر سے شریروں کے شبِ تار میں
تنگی و تعذیب سے دیجو اماں
راحت و آرام لئے مومناں
باد سے برباد ہو سب بدنہاد
حق نے کہا مجھ سے تو لطف کیساتھ
بات یہ تیر سے ہے در لامکاں
کہ میں تجھے آیتِ کرسی دیا
حق نے دیا مجھکو تب ایسا جواب
خشک نہو اس سے تو خوش ہو ویگا
اسکو بچا شر کے آفات سے
ساحروں کا سحر ہے جس سے گیا
ہوں تری اُمت کے فنا اور تباہ
بار اقبیلوں کیلئے بے گماں
کوثرِ پاک اُنکو پلاوے تو سب
یا ہیں بڑے سنگ کے بار اجھرے[۱۲]
تو دیا داؤدؑ نبیؐ کو زبور
زمزم بھی اُمت پہ ترا دل کیا
مجھ پہ تری نعمتیں اکرام کر
تو نے سلیماںؑ کو ملکِ عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طے ایک مہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کرایا ہوں سیر
یمن سے اس سیرِ نبیؐ کے سدا

ؔ ایک پہاڑ کا نام جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تھا ۱۲

یم

سیر اِلَی اللہ وفی اللہ دے
سیرِ فنا سیرِ بقا دیجئے

حق نے کہا تری اُمت کے تئیں
قبر کی اور حشر کی آفت سے میں

بندۂ احقر کو بھی ربِّ اجل
ماہی گناہونکی گئی ہے نگل

اور میں کیا عرض اے ربِّ الورا
خضر کو تو چشمۂ حیواں دیا

چشمۂ حیواں کہاں یہ کہاں
یہ ہے حیاتِ ابدی بے گماں

ذکر میں بھی اپنے اسے زندہ رکھ
نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ

حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
سورۂ اخلاص دیا ہوں تجھے

طاعت و اخلاق میں اعمال میں
اور سب افعال میں ہر حال میں

مجھکو کہا حضرتِ پروردگار
صبح و مسا نام ترا پنج بار

اے نبی اسباب سے رہ فرحمند
ذکر کو ہم تیرے کئے ہیں بلند

یُمن سے ان پانچ اذانوں کے رب
پانچ جو ہیں احقرِ عاصی کے اب

اور میں کہا مائدہ ان کو دیا
حق نے ارشاد مجھے تب کیا

حشر لئے اس کو ذخیرہ کیا
نعمتیں ایسی نہ کسی کو دیا

مائدہ احقر کو تو عرفان کا
دے اے خدا قوت ہو ناجان کا

سر پہ یقیں ابر کا سایہ دیا
اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا

نعمتِ دارین دیا ہوں بہت
فضل و عنایات کیا ہوں بہت

احقرِ عاصی کو بھی اے ذوالجلال
رزق بلا واسطہ دیجے حلال

اور کہا آلِ اسرائیل میں
مسخ کیا لوگ کی ہیں صورتیں

اور تری اُمت سے گنہ ہو اگر
شامتِ عصیاں سے انہوں کے مگر

دل کو بھی احقر کے یہ اوصافِ بد
بہرِ نبی مسخ نہ کر اے صمد

کہ نہیں جسکی ہے کتب میں مثال
اسکو پڑھے جو بہ خلوصِ کمال

باپ سے اور مال سے بھی اسکے شتاب
لطف سے تخفیف کرونگا عذاب

اسکو بھی ماں باپ کے اسکے نجات
دیکھے جہنم سے تو رحمت کے ساتھ

میں کہا یونسؑ کو بچایا ہے تو
پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو

پُل کے بھی آفات سے دیوں بچا
داخلِ جنت کروں روزِ جزا

بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال
دودہ اسے عفو کا دے اپنی پال

حق کہا جنت میں تجھے اے خلیل
دونگا میں وہ چشمۂ خوش سلسبیل

قلب کو احقر کے بھی اے پاک ذات
فضل کا دے اپنی تو آبِ حیات

اور میں کیا عرضِ جنابِ خدا
عیسیٰ کو انجیلِ مقدس دیا

یُمن سے اس سورۂ اخلاص کے
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے

اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند
لے گیا عیسیٰ کو یہ چرخِ بلند

ساتھ مرے نام کے بس در اذاں
لیوے بآوازِ بلند در جہاں

جسم کی پایا ہے بلندی مسیح
اسم کی ہے یہ تو بلندی صریح

اپنی عبادت میں ہی مصروف رکھ
خیر کے کاموں سے ہی مالوف رکھ

مائدۂ فضل اے میرے حبیبؐ
دونگا میں اُمت کو ترے عنقریب

مائدہ وہ عالمِ دنیا کا ہے
مائدۂ فضل یہ عقبیٰ کا ہے

میں نے کہا آلِ اسرائیل کو
فضل سے اپنے ہی بیایا نمیں تو

حق نے کہا تجھکو اے میرے حبیبؐ
اور تری اُمت کو بھی کر خوش نصیب

حشر میں بھی دونگا میں انکی تئیں
سایۂ ممدود بہ خلدِ بریں

بہرِ نبی فضل کا سایہ ترے
رکھ دو جہاں بیچ تو سر پر مرے

یعنی کئے جب وہ گنہ بیکراں
خوک و بندر کے بنے صورتاں

مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب
حشر میں ہی اُن سے میں لونگا حساب

اور یہ ارشاد کیا حق نے مجھے
سورۂ الحمد دیا ہوں تجھے

فضل سے ہیں اسکے بدن کو تمام
آتشِ دوزخ پہ کرونگا حرام

تن بھی احقر کے اے ربّ الانام
فضل سے کر آتشِ دوزخ حمام

جنتِ ماویٰ میں عطا کر دخول
بہرِ رسولؐ اور علیؓ و بتولؓ

روایت

خلد میں جب تک کرے تو خرام — سارے رسولوں پہ ہی جانا حرام
اور یہ ارشاد خدا نے کیا — میں تیری اُمت کو بہشت میں دیا
عمرِ دراز ان کو میں بخشا نہیں — دل نہ ہو دنیا پہ تا محکم کہیں

روایت

میں نے کیا بخششِ اُمت طلب — حق کہا یک ثلث میں بخشا ہوں اب
پوچھا خدا اور تم کیا چاہیے اب — میں نے کہا بخششِ اُمت اے رب
اور کہا مانگ تو جو چاہیے اب — میں نے کیا بخششِ اُمت طلب
راوی کہا آپ کو درگاہ سے — ایسے خطاب آئے ہیں تب سات سے
حق نے تب ارشاد مجھے یہ کیا — کب تلک ایسا ہی تو مانگے بھلا
مجھکو تب اسطرح سے فرمایا رب — بخشوں اگر آج ہی اُمت کو سب
بخشونگا کر تیری شفاعت قبول — روزِ قیامت میں اے میرے رسول
اور یہ فرمائے نبی ﷺ الورا — عرض کیا میں بہ حضورِ خدا
کہ میں تری عرض قبولا ہوں اب — اور میں کیا عرض کہ اے میرے رب
لطف سے یوں لونگا حساب اُنسے ہاں — کہ نہ خبر تجھکو بھی ہووے وہاں
حق سے جو باتیں ہوئیں معراج میں — کیجئے ارشاد کچھ اُن سے ہمیں
کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا — اور عبادت مری جلوت میں آ
پوچھے علی آکے نبی ﷺ کے حضور — کہ شبِ معراج میں ربّ الغفور
تب کئے ارشاد شہِ انبیا — غایتِ رحمت سے خدا نے کہا
شامتِ عصیاں سے انہوں کے تئیں — میں نے دھسایا ہے بہ قعرِ زمیں
پر تری اُمت کے گناہوں کے تئیں — قعرِ زمیں بیچ دھسانا نہیں
اے نبی اُمت کی ترے بدعمل — کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل
پر تری اُمت پہ اے میرے رسول — بعدِ گنہ ہوتی ہے رحمت نزول
اور شبِ معراج میں ربّ الورا — وحی وہ سالارِ امم پر کیا
جاوے نہ جبتک تری اُمت تمام — سارے امم پر بھی ہے جانا حرام
تا نہ قیامت میں ہو زائد حساب — دیونگا جنت میں بہت کچھ شتاب
اور کیا اُن کو میں خیرِ امم — قبر میں تا مکث رہے ان کا کم
کہتی ہیں یوں حضرتِ زہرا بتول — کہ مجھے ارشاد کئے یوں رسول
بخشونگا دو ثلث بروزِ قیام — اور یہ فرمائے رسولِ انام
مجھکو کہا لطف سے پروردگار — بخشا ترے واسطے ستر ہزار
فضل سے پھر مجھکو کہا کردگار — اور دیا بخشش میں ستر ہزار
آپنے ہر بار کیا ہے طلب — بخششِ اُمت ہی ز درگاہِ رب
میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں — بخشنے والا ہی تو ہی اُنکے تئیں
ہو نہ عیاں بخشش و رحمت مری — خلق پہ سب عزت و حرمت تری

روایت

حشر میں اُمت کا حساب و کتاب — ہو مرے تحویل ہوا یہ خطاب
حشر میں اُمت کو فضیحت نہ کر — حق مجھے اسطرح دیا تب خبر
حضرتِ فاروق رضہ نے دی ہے خبر — کہ میں کیا عرض اے خیر البشر ﷺ
تب کئے ارشاد رسولِ خدا — حق نے اِس اُمت کی شکایت کیا
ڈھانکتا ہوں اُنکے گناہوں کتئیں — اور نہیں رسوا انہیں کرتا ہوں میں
لطف سے جو باتیں کیا آپ سے — اُس سے کچھ ارشاد ہمیں کیجیے
اُمتیاں اگلے گنہ جب کئے — قہر و عذاب اُنپہ تب ہی آگئے
قوم کو جوں عاد کے میں نے کمال — قعرِ زمیں بیچ دھسایا ہو جال
صورتیں ہیں اُمتِ داؤد کے — مسخ کیا شومیِ اعمال سے
فعلِ گنہ جب کئے اگلے امم — برسے ہیں پتھر تب انہوں پر بہم
یعنے وہ جب جرم سے توبہ کریں — برسے وہیں اُنپہ مری رحمتیں

روایت

کہ شب معراج کے اسرار سے   اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے
ہووے اگر لائقِ نارِ سقر   تو وہ مرے پاس اے پیغامبر
حق میں اس امت کے بفضلِ کریم   آئے بشارات ہیں ایسے عظیم
خوف رکھیں حق کا بسترِ وجہار   اور رہیں فضل کے اُمّیدوار
اصل میں اُمّت کے خواص امیاں   ایسے بشارات کے مورد ہیں جاں
حال یہ خاصوں کے کریں کچھ نظر   خوفِ خدا رکھتے تھے وہ کس قدر
باپ مرے حضرتِ صدّیق جب   پڑھتے تھے قرآن بکمالِ ادب
کہتے تھے جب دیکھیں پرند گستیں   کہ نہیں کیسا ہوا آہ میں
ہوتے تھے بیمار کبھی ایسے وہ تب   آتے عیادت کیلئے لوگ سب
اور تھے اک روز شتر پر سوار   سُنکے اس آیت کو ہوئے بیقرار
اونٹ سے اترے ہیں عمرؓ جلد تر   جا کے گرے ایک وہ دیوار پر
روتے تھے عثمانِ غنیؓ اس قدر   ریشِ شریف ہوتی تھی بس انکی تر
نفس سے دو بس لیتے تھے اپنے حساب   درد سے روتے تھے بخوفِ عذاب
ایسا ہی اصحابؓ شہِ انبیا   ایسا ہی پُرخوف تھے سب اولیاءؒ
اور وہ چالیس برس کے امیاں   آہ نہ دیکھے ہیں ہوئے آسماں
اور سر اک اُٹھیں وہ پاکذات   دیکھتے چہرے پہ پھرا اپنا ہاتھ
خلق میں جب قحط پڑے یا بلا   لوٹتے اس طرح سے وہ برملا
موت مری آتی اگر آگے ہی   خلق ان آفات سے بچتے سبھی
اس طرح فرمائے رسولِ جلیل   آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیل
پیدا کیا جبکہ جہنم کو رب   رونے لگے خوف سے املاک سب
کیونکہ وہ سمجھے کہ انہیں کیلئے   ہے یہ جہنم نہ ہمارے لئے
دلکو وہیں تھے جو ہوتا تھا خوش   کوس تک سنتے تھے انکا خروش

حضرتِ صدیقۂ قدسی مآب   آن کے کی آپ سے عرضِ جناب
آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا   کر کے گنہ اُمتی کوئی ترا
اُمتِ سابق کے بہشتی سے بھی   افضل و بہتر ہے کہاں جنتی
ایک نظر اس پہ کرے باشعور   لاوے نہ زنہار عمل میں قصور
جانیو ایمان بغیرِ گماں   خوف و رجا کے ہے یقیں درمیاں
اور طفیلی ہیں انہوں کے عوام   داخلِ ایں اُمتِ خیر الانامؐ
آئی بخاری میں حدیثِ صحیح   عائشہؓ دیتی ہیں خبر یوں صریح
روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار   چشم نہیں رہتے تھے در اختیار
سنتے تھے قرآن کی گر آیت عمرؓ   گرتے تھے بیہوش ہیں پُرخطر
اور رونے کے سبب سے کثیر   چہرے پہ تھے اُنکے سیہ دو لکیر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ (سورۂ طور)

لوگ اٹھا لائے ہیں اُنکے مکان   ایک مہینہ رہے بیمار جان
رات کو محراب میں جا کر علیؓ   ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی
یونہی امامین حسینؓ و حسنؓ   حق سے تھے یوں خائف سرّ و علن
شیخ عطا حق سے تھے خائف بڑے   وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے
چرخ پہ اکبار نظر جب کئے   بس وہ ہیں دہشت سے زمیں پر گرے
شامتِ عصیاں سے بحکمِ خدا   چہرہ کہیں مسخ ہوا ہو دیگا
میرے گناہوں کے جو ہیں شامتیں   اسکے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں
ایسے ہی پُرخوف تھے سب اولیا   بلکہ مقرب ملک و انبیا
انکے بدن میں مگر از خوفِ رب   لرزہ بہت رہتا تھا بے شبہ تب
اور جب انسان کو پیدا کیا   چین و سکوں سارے ملک کو ہوا
اور براہیمِ خلیلِ کریم   کرتے جب آغاز نماز اے فہیم
خُردگی تھی حضرت یحییٰ کو جب   بیتِ مقدس میں وہ آروز و شب

حق کی عبادت میں ہی رہتے مدام / انکو نہ تھی خواہشِ آب و طعام
کھیلنے گر اُن کو بلاتے شتاب / لڑکوں کو اس طرح سے دیتے جواب
کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے / پیدا کئے بلکہ عبادت لئے
آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوئے / خلق سے دنیا کے کنارہ لئے
رہنے لگے دشت و بیابان میں / ذکر میں طاعات میں ہر آن میں
اور وہ از خوفِ عذابِ خدا / روتے تھے اسطرح صباح و مسا
اشک کی کثرت سے انکو سیر / گوشت نہ باقی تھا دو رخسار پر
دانت نظر آتے زسوراخ جاں / بھرتی تھیں رو رو کے آہیں وہیں انکی ماں
جب ہو یہ حالِ ملک و انبیا / کیسا ہمیں چاہیئے خوفِ خدا
خوفِ خدا چاہیئے لیل و نہار / اور رہیں رحمت کے بھی امیدوار
کہتے تھے اس طرح عمرؓ باصفا / حشر کے دن گر یہ کرینگے ندا
آجکے دن جنتِ ماوی میں جا / ایک مسلماں ہی یقیں پائے گا
کر کے نظر فضلِ خدا پر وہیں / سمجھونگا وہ جنتی میں ہوں یقیں
اور منادی یہ کرے گر ندا / ایک ہی عاصی بہ سقر جائے گا
خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں / دوزخی میں ہی ہوں گنہگار ہوں
جنت و دوزخ کے نعیم و عذاب / رحمتیں اور زحمتیں ہیں بے حساب
جو نظر اس شب کئے حضرت وہاں / دیکھے کرتا ہوں میں اسکا بیاں

سیرِ گلستانِ جنت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکمِ رب / تیرے پہ بھی اور تیری اُمت پہ سب
فرض ہیں پنجاہ نمازیں دوام / سال میں چھ ماہ کے رکھنا صیام
میں نے کمی کیلئے تب عرض کی، / فرض نمازیں ہوئیں پچیس ہی
تین مہینے کے مقرر صیام / پوچھا ہے پس میرے سے ربِ انام
کیا تو کیا اسکو قبول اے رسول / میں نے کہا ہاں کہ کیا ہوں قبول
حق نے کہا جو مجھے جانیگا ایک / شرک سے اپنے کو بچاوے وہ نیک
اسکے لئے جنتِ ماوی ہے گھر / جو کہ کرے شرک ہے اسکو سقر
اور غضب پر مرے رحمت مری / جانئے سبقت کی اے میرے نبیؐ
پاس مرے تو ہے گرامی زیاد / خلق سے سب اور تجھے یوم التناد
ایسی کرونگا میں عطا نعمتیں / خلق اُنہیں دیکھ تعجب کریں
تیرے لئے اور تیری اُمت لئے / نعمتیں جو ہم نے مہیا کئے
کیا تو اُسے دیکھنا چاہتا ہے اب / عرض کیا میں کہ ہاں اے میرے رب
حکم کیا حق نے سرافیل کو / حکم یہ پہنچائیے جبریل کو
احمدِ مرسل کو بجنت لیجا / اسکے عجائب و غرائب دکھا
پس مجھے آ روحِ امیںؑ لے گیا / جاکے میں جنت میں تماشا کیا
پانسو برسوں کی مسافت کا در / اسکو زرِ سرخ کا تھا خوب تر
اسکی درازی تھی رہِ الف سال / خانۂ بالا کبھی تھا اک بے مثال
سال ہو پنجاہ ہزار اسکی راہ / قبر سے اُٹھ کر کرے مومن نگاہ
دیکھے گا بے شبہ اُسے بالضرور / اور نظر آویں گے حور و قصور
میخ زمرد کے بھی موتی کے جان / چار صد اس در کو لگے تھے عیاں
حلقۂ یاقوت بھی تھا اسمیں ایک / قصر تھے چالیس ہزار اسمیں نیک
اور ہر اک قصر میں بے ریب و مین / کنگرے چالیس تھے بازیب و زین
اور ہر اک کنگرے میں باصفا / ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا
نور کے حلے کے عجب دو طبق / ہاتھ میں ہر اک کے تھے حکمِ رب
پوچھا میں حال انکا کہے جبریل / کہ یہ فرشتوں کو نشانِ جلیل
آگے ہی آدم کے برس یک ہزار / پیدا کیا حضرتِ پروردگار

بیان صفت جنت

اور اسی خدمت پہ مقرر کیا　　آپکی امت کو بروزِ جزا
تا کہ کریں اپنے طبق پہ نثار　　عزت و شاں انکی ہو تب آشکار
روحِ امیں اسکو کہا میرا نام　　سنتے ہی رضوان ہوا شاد کام
اور کیا مجکو خوشی سے سلام　　اور بشارت یہ دیا وہ ہمام
آٹھ خلیفے ہیں جو رضوان کے　　آٹھ وہ دروازوں پہ جنت کے تھے
سیر مجھے جنت کا کرانے لگا　　اور بشارات سنانے لگا
جنتِ ماوی کے جو دیوار ہیں　　نور فسزا مطلعِ انوار ہیں
لولوئے بیضا کی بھی اک خشت تھی　　سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
اسکی جو چوڑائی ہے وہ وشمار　　راہ برس کی وہ ہے ستّی ہزار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں　　سرخ تھا یاقوت کا کوئی مکاں
بعضے محل روپے کے اُجلے بھی تھے　　سرخ تھے سونے کے اُسے کنگرے
بعض محل انکے تھے جوں آفتاب　　کنگرے گویا تھے اُسے ماہتاب
اور ہر اک قصر میں ستّر ہزار　　بھی تھے سرا جانو ز روی شمار
اور ہر اک خانے میں اک تخت تھا　　زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا
فرش ہر اک تخت پہ ستھرا اچھا　　اور ہر اک فرش نئی طرح کا
رنگ وہ حلے کا ہر اک تھا جدا　　پوست بھی شفاف تھا یوں حور کا
مغز بھی آتا تھا نظر جسم سے　　تاجِ مرصع بھی تھے سر پہ دھرے
اور ہر اک قصر میں ستّر ہزار　　نہریں مصفا تھیں رواں آشکار
مشک سے خوشبو میں زیادہ تھی سب　　اور یہ چشمے بھی ہیں دیکھا ہوں تب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار　　سائے میں اک جھاڑ کے گر کوئی سوار
پیڑ تھا زر سرخ سے اشجار کے　　ڈالیاں یاقوت و زبرجد کے تھے
ایک ہی پتے سے یہ سارا جہاں　　ہوویگا پوشیدہ بغیر گماں
اور ہر اک میوے کی دانے کی جا　　بیٹھی تھی اک حور جہاں باصفا

بھیجیگا جب خلد میں از رحمت　　کرکے ادا تب یہ ملک تہنیت
روح نے پس در کو ہلایا ہے جب　　پوچھا ہے رضوان کہ ہے کون تب
روح ہی نے تحمید بھی بولا ہے وہ　　پس درِ جنت وہیں کھولا ہے وہ
آپ کی اور آپ کی امت لئے　　اکثرِ جنت ہی خوشی کیجئے
تابع تھے ہر اک کے ملک سات لاکھ　　پس مجھے تکریم سے رضوانِ پاک
نعمتیں جنت کی جو ہیں بیکراں　　گرکروں تا عمر نہوئے بیاں
سونے کی اک اینٹ تھی روپے کی ایک　　سرخ ہی یاقوت کی اک خشتِ نیک
مشک بھی کافور کے گچ سے ہی　　اُسکے ہی دیواریں بنائے سبھی
اور اُسے شفاف ہیں ایسے بنائے　　ارض و سما عرش نظر جس سے آئے
کنگرے اُس قصر کے سب خوشنما　　لولوئے بیضا کے عجب خوشنما
بعض محل کا سرخ جواہر کے تھے　　سبز زمرد کے جسے کنگرے
بعضے مکانات تھے مثلِ قمر　　کنگرے تھے ہر سے بس خوبتر
حجرے تھے اتنے ہی یہ ہر اک سرا　　خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا
اور کہیں موتی کے ہر اک تخت پر　　خیمۂ زربفت کھڑا پاک تر
حور ہر اک فرش پہ زینت شعار　　پہنی ہوئی حلے تھی ستّر ہزار
گوشت تمام آوے نظر پوست سے　　جسم بھی سب آوے نظر گوشت سے

انہار جنت

نہریں بھی جنت میں ہیں دیکھا یہاں　　شیر و شہد آب و خمر خوشگوار
رنگ میں کافور سے زائد سفید　　شہد سے شیریں ہے بہت آب سعید
ایک رحیق اور دوم سلسبیل　　تیسری تسنیم ہے اور زنجبیل
تیز رواں ہوویگا ہفتاد سال　　پہنچے نہ آخر کو بلا قیل و قال
برگ تھی سب سندس و دیباج کے　　اور وہ پتے بھی تھے ایسے بڑے
اور ہر اک میوے میں اس خلد کے　　حق رکھا ہفتاد طعم ذائقے
جنتی جب خواہش میوہ کرے　　شاخِ شجر منہ تلک اُسکے جھکے

گو کہ شجر ایسا ہو بے قیل و قال
شتر کے مقدار طیورِ جناں
پاس بہشتی کے تبھی آئے گا
تیسری ہے جنتِ ماوی عظیم
ساتویں جنت ہے وہ دار القرار
روح کہا ہے یہ فلاں کا محل
بولے اے بوبکرؓ ہیں تیرا مکاں
صاحبِ آں قصر بھی اور قصر بھی
اسمیں بہت حوریں تھیں با صفا
اور کہے عثمانؓ ہے میں تیرا نام
اور علیؓ سے کہے خیر الوریٰ
اے نبیؐ دیدارِ علیؓ کے ملک
تا کہ ملک اُس کی زیارت کریں
اور ترے قصر میں داخل ہوا
چہرے پہ وہ کھینچی تھی اپنے نقاب
کہ ہیں علیؓ آپ کے جو ابنِ عم
شیر و شہد آب و خمر ہر چہار
اسکے کنارے تھے زبرجد سے ہی
ظرف زرِ پہلی تھی دہرے خوبتر
دارِ جناں میں نہیں کوئی بوستاں
روحِ امیں مجکو دئے یہ نشان

اسکی درازی ہو رہِ الف سال
شاخوں پہ تھیں بولتی خوش بولیاں
کھاتے ہی پھر جھاڑ یہ اُڑ جائیگا
اور چہارم ہے بہشتِ نعیم
آٹھویں ہے خلد ہمیشہ بہار
اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
تھا زرِ احمر کا میں دیکھا وہاں
آپ پہ ہر دم ہو فدا اے نبیؐ
میں تری غیرت سے نہ اُس میں گیا
دیکھا سموات پہ لکھا تمام
کہ تری تصویر کو اے مرتضیٰؓ
جبکہ ہیں مشتاق ہوئے بر فلک
فرح و طرب اسکی زیارت سے لیں
پھل وہاں توڑا ہو میں اک جھاڑ کا
اسکو ہیں اس طرح کیا ہوں خطاب
زوجہ ہو مومنیں اُنکی اے شاہِ امم
جاری تھے از قدرتِ پروردگار
اور تھے سنگریزے جواہر سبھی
جیسے ستارے ہیں لگے چرخ پر
نہر پہ تھے اس سے ہی اُسمیں لعل
آپ کے ازواجؓ کے ہیں یہ مکان

ہوئے ہر اک میوہ میں لذت عجب
چاہیگا جب کوئی بہشتی شتاب
جنتیں وہ آٹھ ہیں جانو یہی
پانچویں ہی جنتِ دار السلام
دارِ عدن میں ہی بہت حوریاں
چاروں خلیفوں کے بھی اپنے مکاں
اسکے لطائف بھی ہیں دیکھا ہوں سب
اور کہے فاروقؓ سے میں درِ جناں
سنکے عمرؓ رونے لگے اور کہے
اور ترا قصر بھی اک اے امیں
چرخِ چہارم پہ نظر میں کیا
ایک فرشتے کو خدائے جہاں
اور میں جنت میں بھی اے مرتضیٰؓ
سونگھا میں اسکو وہ ہو اشتق وہیں
کسکے ہے تو مجکو یہ کہہ دیجئے
اور عجب نہر بھی اک در جناں
بہتے تھے وہ چاروں بھی یکجائے پیر
مٹی بھی عنبر سے تھی اُسکی وہاں
روحِ امیں بولے ہے کوثر یہی
اور کنارے پہ بھی اُس نہر کے
اور میں انہار بھی دیکھا ہوں تب

کھانے سے دیں جسکے ملے رب سے لب
ہو کے وہیں مرغ ہوا پر کباب
ایک ہے فردوس عدن دوسری
چھٹویں جو ہے دارِ جلال اسکا نام
میرے صحابہ کے میں دیکھا عیاں
دیکھے بترتیب شہِ انس و جاں
حضرتِ صدیقؓ نے کی عرض تب
دیکھا ہوں یاقوت کا تیرا مکاں
سب سے بھی غیرت ہے سو آپ کے
دیکھا ہے میں نے بہ بہشتِ بریں
میرے سے جبریلِ امیں نے کہا
پیدا کیا شکلِ علیؓ پر یہاں
دیکھا ہوں اک قصر ترے نام کا
نکلی ہے حور اُس سے بس اک نازنیں
بولی ہے وہ حور تب اس طرح سے
دیکھا جو تھی عرشِ بریں سے رواں
اور نہیں ملتے تھے باہم دگر
اور گیاہ اُسکا تھا از زعفراں
جو کہ دیا آپ کو حق اے نبیؐ
خیمے کھڑے تھے دُرِ یاقوت کے
ذکر اس آیت میں کیا جنکا رب

فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ
وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (سورۂ محمدؐ ۱۲)

شیر و شہد آب و خمر پاک تر
پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
کیجئے درگاہِ خدا سے سوال
اور بہت اسکو تھے پر لا کلام
میں نے رکھا اسکے پروں پر قدم
مجکو نظر آیا شجر اک بڑا
آویگا اس طرح سے جانو نظر
پس اسی قبہ سے وہ نہریں جہاں
چلکے یہ قبہ میں نظر کیجئے
کونجی بھی ہے اسکی تو پاس آپ کے
میں نے پڑھا قفل وہیں کھل گیا
قصد میں رجعت کا وہاں سے کیا
کونے پہ اک میں نے کیا جب نظر
میم سے اُس بسم کی بے ارتیاب
اور تھی رواں اک شہد کی نہرِ عظیم
جو کہ ترا اُمتی اخلاص سے
اور کہے جنت میں کیا میں نظر
کھولے اسکو بھی گیا میں اندر
حق کے سر اثر سے اٹھکے حبیب
حلے میں پیچیدہ عجب خرقہ ایک
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب
دوست میں جس بندے کو میرا کہوں

اور تھی ہر ایک بڑی اسقدر
آئیں کہاں سے یہ چلے ہیں کدھر
عرض میں کرنے کا کیا تب خیال
بولا یہی یوں کر کے وہ مجکو سلام
پس وہ فرشتے لے اڑا ہے بہم
قبۂ دُر زیرِ شجر ایک تھا
بیضۂ اک مرغ ہو جوں کوہ پر
ہیتی تھیں از قدرتِ پروردگار
آپ یہ تا اِنکی حقیقت کھلے
پوچھا میں کیا ہے وہ کہا تب مجھے
اُسکے اندر جاکے نظر میں کیا
پھر وہ فرشتے نے مرے سے کہا
"بسم" تھا مرقوم وہاں خوب تر
حکمِ خدا سے تھی رواں جوئے آب
حکم سے خالق کے ز میمِ رحیم
یاد یہ کلمہ سے کرے گا مجھے
قصر تھا یاقوت کا اک سرخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاکتر
اک ہی یہ صندوق میں سرِ عجیب
داخلِ صندوق تھا بر وجہ نیک
حکم ہوا مجکو ز درگاہِ رب
فقر اسی کو میں عنایت کروں

روبرو اک نہر کے یہ سب جہاں
بولے وہ کوثر کی طرف ہیں چلے
ایسے میں اک آیا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ اُسکے دھرے
جبکہ گیا ایک ہی لمحہ گذر
قبہ وہ ایسا تھا بڑا لا کلام
سبز زبرجد کا تھا اک اسکو باب
قصد میں پھرنے کا وہاں سے کیا
میں نے کہا قفل ہے اسکو لگا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کونے سے اس قبہ کے چاروں وہاں
غور سے کچھ اور یہاں دیکھئے
دوسرے پہ "اللہ" لکھا اے سلیم
ہا سے وہ اللہ کے رواں جوئے شیر
قدرتِ حق کو میں یہ دیکھا ہوں جب
چار یہ نہروں سے بھی روزِ جزا
کھولے دروازہ میں اندر گیا
پوچھا میں جبرئیل سے ہے اِس میں کیا
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا
مجکو ہوا درگہِ حق سے خطاب
اے نبی یہ خرقہ ہے تیرے لئے
پاس مرے اے مرے پیغامبر
ابھی لئے وہ شہِ عالی مکان

اک سرِ سوزن کے ہیں مانند عیاں
آئے کہاں سے نہ خبر ہے مجھے
جسکی جسامت کو نہیں انتہا
چشم بھی اب بند ذرا کیجئے
کھولے یہ آنکھیں میں کیا ہوں نظر
اسپہ دیکھیں گر یہ جہاں کو تمام
قفل زرِ سرخ کا با آب و تاب
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
اِسکی ہے بے شبہ کلیدِ عظیم
چار طرف چار ہیں نہریں رواں
اور تأمل سے نظر کیجئے
تیسرے پہ "رحمٰن" یہ چہارم "رحیم"
میم سے رحمٰن کے خمر اے ضمیر
مجکو ہوا حکم ز درگاہِ رب
بس اُسی سیراب میں کر دیوں گا
خانہ تھا اک اسکے اندر دوسرا
مجکو خبر روحِ امیں یوں دیا
خود ہی وہ صندوق وہیں کھل گیا
خرقہ ہے یہ فقر کا بے ارتیاب
اور تری اُمت سے ہی اُسکے لئے
اس سے کوئی چیز نہیں دوست تر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جان

تنبیہ

فقر کی تفصیل میں بس اے خبیر　دیکھئے آئیں ہیں حدیثیں کثیر
فقر کی ہے ایسی فضیلت بڑی　دیکھئے ثابت ہوئی قرآن ہی بھی

زمرۂ اصحاب سے عالی وقار　جو کہ تھے فقرائے مہاجر اے یار
صاف و صریح انکے سبھی شان میں　آیتیں آئیں کئی قرآن میں

فقر کو جب دوست رکھے ہے خدا　اپنے رسولوں کو کیا ہے عطا
صرف غنا اسکا ہے مبغوض جب　زمرۂ اعدا کو دیا اپنے سب

کافرِ فرعون کو. نمرود کو　اور بہت ایسے ہی مردود کو
ہاں جسے اللہ دیا ہووے مال　خیر میں وہ صرف کرے بے ملال

مال کی اُلفت میں نہیں ہے اسیر　تو ہے حقیقت میں وہ بیشک فقیر
اور کہے حضرت کہ بدارِ جناں　دیکھا میں سات ایسے بڑی نہاریاں

ایسی تھی ہر ایک میں وسعت عیاں　مشرق و مغرب کے جو ہیں درمیاں
کہنے لگے روحِ امیں میرے ساتھ　کہ کسی اندھے کا پکڑ کوئی ہاتھ

سات قدم گر کوئی لیجائے گا　ٹہریاتِ حشر میں وہ پائے گا
پوچھا میں جبریلؑ سے اے باصفا　مژدہ یہ اُمت کو میں پہنچاؤں کیا

بولے بلا شبہ یہ پہنچائیے ،　اور یہ بشارت بھی اہنیں دیجئے
صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار　کلمۂ طیب[2] کو پڑھے سات بار

اور وضو کر کے بعجز و نیاز　فجر کی پھر جلد گذارے نماز
خلد میں اتنی اُسے جائے ملے　مشرق و مغرب کو وہ سب گھیر لے

اور کہا حضرت نے وہیں آن کے　مجھ سے ملاقات کی ادریسؑ نے
اور کیا مجھ کو ادب سے سلام　میں نے جواب اسکو دیا شاد کام

پھر میں کہا اسکے تئیں مرحبا　ایسے مکاں بیچ تو پہنچا ہے آ
سختی سکرات سے پایا نجات　درد سے تب اس نے کہا میرے ساتھ

کاش کہ سب خلق کی سکرات بھی　پاتا ہیں سب انکے صعوبات بھی
آپکی اُمت کی بھی دیدار سے　ہوتا مشرف تو بھلا تھا مجھے

پوچھا میں کیا اسکا ہی فرما سبب　یوں کہا ادریسؑ نے میرے سے تب
میں کروں جس قصر کی جانب نظر　اور نظر میں کی وہیں حور پر

ایک ندا مجکو یہ ہوتی ہے تب　کہ تو گذر جلد تر اس جا سے اب
کیونکہ یہ حصہ ہے بحسنِ عمل　اُمتِ احمدؐ کا ز روزِ ازل

اور مجھے ادریسؑ نے دی یہ خبر　کہ میں کیا ایک جبل پر نظر
کہ جبلِ رحمت اُسے بولتے　سر وہ جبل کا ہے اگا عرش سے

مشک بھی عنبر سے بنا ہے تمام　اور ہیں لگے اسکو درِ سیمِ خام
بارہ ہزار اسکے ہیں دروازے جان　اتنی مسافت ہے دو دو در کے میاں

برق سے مرکب یہ ہو کوئی سوار　پانسو برس ہووے دوان برق وار
پہنچے نہ اک در سے دوم در کنیں　اسکو غرض دیکھ کے پوچھا ہوں میں

کہ یہ جبل کون پیمبر کا ہو　یا کسی صدیق و ملک کا کہو
آئی ندا اُن سے کسی کا نہیں　بلکہ یہ ہے کوہ اُسی کے تئیں

اُمتِ احمدؐ سے کوئی با نیاز　فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز
ساتھ جماعت کے کریگا ادا　فضلِ خدا سے یہ جبل پاوے گا

کاش یہ ادریسؑ اے حبیبِ خدا　آپکی اُمت کو اگر دیکھتا
انکے ہی زمرے میں ہو محشور کل　جنتِ ماویٰ میں یہ پاتا جبل

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانیؒ کیا اوسؓ سے　اوسؓ نے بولا کہ نبیؐ یوں کہے
فرض جماعت لئے جو جاوے چل　حج کا اسے اجر ملے بے خلل

جاویگا جو نفل جماعت لئے　عمرے کا اک اجر ملے گا اُسے
احمدؒ و مسلمؒ نے ہیں عثمانؓ سے　لائے روایت کہ نبیؐ یوں کہے

[1] الفقر فخری (حدیث)

ملاقات ادریس علیہ السلام

[2] یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲

پاوے جماعت سے عشا جو ہمام — رات کیا نصف وہ گویا قیام
صبح جماعت سے کیا پھر ادا — گویا وہ سب رات عبادت کیا
لایا ہے ماجہ کا یہ سر از عمرؓ — کہ ہمیں فرمائے ہیں خیر البشر
کوئی نمازیں پڑھے از بہر رب — ساتھ جماعت کی جو چالیس شب
رکعتِ اولے ز نمازِ عشا — فوت نہ زنہار کبھی وہ کیا
اُسکے سبب اُسکو خدائے کریم — لکھے ہے آزادی ز نارِ جحیم
اور صحیحین میں آئی خبر — کہ کئے ارشاد شہِ بحر و بر
کہیں کیا عزم یہ اے مومنو! — لوگ نہ آوینگے جماعت کو جو
اُنکے مکانوں کو لگا دیویں نار — دلویے پناہ اس سے ہمیں کردگار
آور بنِ عباس کی خدمت میں آ — کہتے ہیں یک شخص سوال یوں کیا
کوئی رکھے دن کو ہمیشہ صیام — اور کرے شب کو ہمیشہ قیام
پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز — ویسے کا کیا حکم ہے اے سرفراز
بولا انہوں نے کہ اگر وہ مرے — اپنی جگہ نارِ سقر میں کرے
الغرض ایسا کہے شاہِ جہاں — اور میں دیکھا ہوں بدارِ جناں
بیٹھا تھا رضوان جو اک تخت پر — گرد ملک اسکے کھڑے تھے دگر
شرط وہ تعظیم کی لایا بجا — پوچھا میں رضوان کو اے باصفا
بولنے لگا کیا ہے مری اُمت کا حال — تب کہا میرے سے وہ فرخندہ فال
حصّے خدا تین کیا خلد کے — حصّے ہیں دو آپ کی اُمت لئے
اُنکے سوا جو ہیں اُمم دوسرے — تیسرا حصّہ ہے اُنہوں کیلئے
اور بہشتوں کی جو ہیں کنجیاں — روبرو رضواں کے دھرے تھے وہاں
پوچھا میں یہ کیا ہیں تو اُسنے کہا — اُمتی اک صدق سے جب آپ کا
کلمۂ طیب کو پڑھے در جہاں — قصر نے اُسکے لئے اک یہاں
اور رضا قفل لگا دے اُسے — کنجی کرے اسکی حوالے مرے
حشر کے دن جبکہ اُٹھے مومناں — قبر سے میں دوں انہیں کنجیاں
اور کہا حضرت نے کہ جب خیر سے — گلشنِ جنات کی میں سیر سے
فضل سے مولا کے کیا جب فراغ — حاضرِ درگاہ ہوا باغ باغ
حق نے کیا مجکو خطاب اے حبیب — آج مقاماتِ عجیب و غریب
اپنی جو اُمت کے تو دیکھا تمام — اپنے دل و جان سے خوش رہ مدام
میں کیا تب عرض اے ربّ الورا — میں ترا بندہ ہوں تو مولیٰ مرا
بندہ جو ہے اپنے خداوند سے — اپنے دل و جاں سے نہ کیوں خوش رہے
تب مجھے ارشاد کیا از کرم — عزت و اجلال کی میرے قسم
جو ہیں دل و جاں سے ترے دوستاں — اُنکے مقامات ہیں یہ بے گماں
اور جو عدو تیرے ہیں شر الانام — سب یہ مقامات ہیں اُنپر حرام
اب ترے اعدا کے مقامات بھی — دیکھئے دوزخ کے عقوبات بھی

درکاتِ دوزخ ملاحظہ کرنے کا بیان

سرورِ عالم نے کہا جبرئیل — مجھ کو بفرمانِ خدائے جلیل
لیگیا جب مالکِ دوزخ کے پاس — کہنے لگا میرے تئیں وہ حق شناس
زیرِ قدم دیکھئے اپنے یہاں — میں وہیں دیکھا تو پھٹا آسماں
آئی نظر مجکو زمین جلد تر — بیتِ مقدس بھی تب آیا نظر
اور جہنم کے بھی درکات سب — آئے نظر اہلِ عقوبات سب
نقل ہے فرمائے شہِ انبیا — دارِ سقر پر میں نظر جب کیا
ایک فرشتے کو میں دیکھا عجیب — کہ تھا نہایت وہ طویل و مہیب
ارض و سما کے تھا کھڑا درمیاں — ہاتھ سے وہ آگ اچھالے عیاں
اک سرِ سوزن کے ہی مقدار پر — کھولا ہے مالک نے جہنم کا در (دروازہ)
ہوگئی شق پہلی زمین یکبیاں — دیکھا میں ہر جنس کی خلقت وہاں

چیرے گئی بعد زمیں دوسری
پھٹ گئی بعد اس کے زمیں تیسری

چیرے گئی جو تھی زمیں بعد ازاں
اسمیں تھے بچھو کے پہاڑاں کلاں

پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں
اسمیں بہت سانپ بچھو تھے یقیں

پھٹ گئی بعد اسکے ہی چھٹویں زمیں
کہتے ہیں سجین اسی کے تئیں

حشر میں وہ اُن کو دئے جائینگے
دیکھ کے وہ روئیں گے پچھتائینگے

چیری گئی بعد زمیں ساتویں
نام اسی کا عجبا ہے یقیں

آپ سے دیکھ سکو گے نہ اب
کیونکہ اس اُمت کے گنہگار سب

آگ جہنم کی وہ آئی نظر
تھی شبِ تاریک سے تاریک تر

درمیاں دود کے جو تھا فاصلہ
پانسے برس کی وہ ہو گئی راہ

طوق بھی زنجیر تھی واں آتشیں
پہنائے جو دوزخیوں کے تئیں

کافر و مشرک کے جلینگے جو ساتھ
انکو نہ آتش سے کبھی ہو نجات

کاٹیں وہ بدکاروں کو روزِ شمار
زہر رہے انکا برس یک ہزار

نامۂ اعمال بہت بیکراں
اہلِ جہنم کے دہرے تھے وہاں

کافر و مشرک کے بھی روحیں تمام
رہتے ہیں سجین میں ہی لاکلام

اسمیں تھے آتش کے ہی دریا بڑے
مالکِ دوزخ نے کہا تب مجھے

پاویں اسی طبقے میں رنج و نکال
کھولا ہے بس اک سرِ سوزن مثال

اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در
بعضے تو نیچے تھے بھی بعضے اوپر

جب درِ اول پہ نظر میں نے کی
اسپہ تھی یہ آیتِ قرآں لکھی

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۔ (سورۂ ماعون)

یعنے کہا حق نے اے فرخندہ پے
ایسے نمازی کو یقیں ویل ہے

ویل کے معنے ہیں عذابِ شدید
یا کہ ہے وہ جا کہ عذاب رشید

اپنی نمازوں سے جو غافل رہے
کر نہ ادا وقت پہ سستی کرے

دوسرے دروازے پہ اسکے یقیں
ویل ہی مرقوم تھا للمشرکین

یعنے کریں شرک جو کوئی بے خبر
پاویں ہمیشہ وہ عذابِ سقر

وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ

اور درِ سوم پہ نظر میں نے کی
آیتِ قرآں یہ مرقوم تھی

یعنے جو ہے حکمِ خدا و رسول
اُنکو جو جھٹلا دیں نہ کرکے قبول

بابِ چہارم پہ تھی لکھی ہوی
آیتِ پُر نور یہ قرآن کی

یعنے کوئی ماپ میں اور تول میں
حق سے نہ ڈر کر کم و زائد کریں

ڈالیگا دوزخ میں خدا اُنکو جال
تو لیں وہ آتش کے پہاڑاں وہاں

پانچویں دروازے پہ دیکھا بہم
آیتِ قرآں یہی تھی رقم

یعنے جو کوئی طعن کنایہ کریں
اور اشارے سے بھی دشنام دیں

اور درِ ششم پہ نظر میں نے کی
آیتِ قرآں یہ مسطور تھی

یعنے کہ دل سخت ہوں جن لوگ کے
ذکر سے اللہ کے غافل رہے

اور درِ ہفتم پہ تھی اسکے لکھی
آیتِ قرآنِ معظم یہی

وَیْلٌ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

اُنکو بھی دوزخ میں بلا ارتیاب
دیویگا حق سخت عذاب و عقاب

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ

لیویں زیاد آپ خریدیں اگر
دیویں کبھی کم اور کو بیچیں اگر

سخت عذابوں میں رہیں روز و شب
دیکھو مسلماں کو بچائے اُس سے رب

وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ

ڈالیگا دوزخ میں اُنہیں کردگار
سخت عذاب اُنکو ہے بے شمار

فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (سورۂ زمر)

اُنکو بھی دوزخ میں کرے کردگار
پاویں عذاب اسمیں وہ لیل و نہار

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ (سورۂ بقر)

طبقاتِ دوزخ

یعنے جو لکھہ ہاتھہ سے اپنے کتاب
کرتے تھے منسوب اسے سوئے رب

مالکِ دوزخ نے یہ فرمانِ رب
ہاں یہ جو اسفلِ درکات ہے

پہلے یہ در مجکو نظر آیا جب
اور ہے ہامانِ لعیں اسکے ساتھ

آپکی اُمت کے منافق تمام
طبقۂ پنجم ہے جحیم اسکا نام

اسکے بھی اتباع و مجوسِ لعین
طبقۂ دوم تھا لظیٰ اشتہر

دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
ایک میں گر ہفت زمین و سما

جوش و خروش اسکا بدنیا اگر
سر کو جھکا یا ہے یہ سن پُر ملال

اے نبی مالک سے کہا عذر خواہ
مالکِ دوزخ نے یہ سنکر وہیں

کیجئے اُمت کو نصیحت ضرور
اور نہ بوڑھوں پہ رعایت کروں

درگہِ حق میں بہ نیاز و خضوع
روحِ امین اور ملایک سبھی

تیری شفاعت میں کرونگا قبول
الغرض ارشاد کئی میں نے جب

اے نبی سب جنت و دوزخ کا حال
حق کی کتاب اسکو کہیں ناصواب

ہووے عذاب انکو وہاں روز و شب
پردہ جہنم کا اُٹھایا ہے جب

اور وہی بائیں مقامات ہے
مالکِ دوزخ سے میں پوچھا ہوں تب

تھا جو وزیر اسکا شقی بد صفات
پاویں عذاب اسی جگہ پر مدام

بولا ہیں اسمیں ہی صابی تمام
انکے جو مانند ہوں بدعاد و دین

بولا نصاریٰ کا یہی ہے مقر
اسکے بہ نسبت تھی یہاں کم عقاب

ڈالکے گر بولے ملک کو خدا
آوے نہ جیتا رہے کوئی بشر

اور وہی اُس سے کیا میں سوال
دے نہیں سکتا ہی جوابِ اسکا آہ

بولا ہے ناچار مرے سے حزیں
تا وہ رکھیں آپکو دوزخ سے دور

اور نہ جوانوں پہ بھی شفقت کروں
گریہ و فریاد کیا میں شروع

جلد ہوئے میرے موافق تبھی
روزِ قیامت میں نہ رہ تو ملول

دیکھا جہنم کے وہ درکات سب
دیکھا تو کیا بول تمام و کمال

یعنے یہود اور نصاریٰ سدا
دوسری آئی یہ روایت جناب

اہلِ جہنم کے عذاب و عقاب
دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب

قوم یہ منزل کی تو کہہ کون ہے
کافر و نمرود بھی مغضوبِ رب

طبقۂ ششم جو ہے سجّین یقیں
طبقۂ چہارم ہے مقرِ سعیر

طبقۂ سوم ہوا حُطَمہ نمود
طبقۂ اولیٰ کا جہنم ہے نام

بھرتے ہیں آگ کے ستر ہزار
ڈھونڈ وہ ڈھونڈیگا برس کیہزار

پوچھا میں کون ہیں یہ کہہ شتاب
بولا ہے مالک نے یہ روحِ امینؑ

میں کہا کیا حال ہے کیجے بیاں
آپکی اُمت کے ہیں جو عاصیاں

کہ میں کسی پر بھی بروزِ جزا
سنکے میں یہ بات ہوا بے قرار

عجز سے زاری سے بدرگاہِ رب
بارگہِ حق سے یہ آیا خطاب

بخشیں یہاں تک تری اُمت کو ہم
حاضرِ درگاہِ الٰہی ہوا

میں کیا تب عرض اے ربِّ رحیم
حقلی کتابوں ہیں پڑھا اور گھٹا

کہ گئے ارشادِ شہِ انس و جاں
سارے نظر آئے ہیں مجکو شتاب

سخت ہیں اُن سب سے وہاں کے عقاب
وہ یہ کہا منزلِ فرعون ہے

مائدۂ عیسیٰ کے بھی لوگ سب
بولا سبھی اس میں ہیں مشرکیں

منزلِ ابلیسِ لعینِ شریر
بولا کہ سب اسمیں رہینگے جحود

جبکہ میں اُس طبقے میں دیکھا تمام
ایسے نظر آئے مجھے آشکار

پاوے نہ وہ اس کا نشاں زینہار
اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب

روحِ امینؑ نے کہا میرے تئیں
فکر مگر آج ہوا کی یہاں

حشر کے دن ہونگے داخل یہاں
رحم نہ زنہار کروں گا ذرا

جلد وہیں سر سے عمامہ اُتار
کرنے لگا بخششِ اُمت طلب

اے نبی تیری ہی دعا مستجاب
کہ تو بدل ہو ویگا راضی بہم

حق نے تب ارشاد مجھے یوں کیا
دیکھا میں دونوں کے عذاب و نعیم

نعمتِ جنت کو نہیں ہے حساب | یونہی جہنم کے ہیں بیحد عذاب | جانے ہے اُن دونو کا تو ہی شمار | تو ہی بچاوے ز عقوباتِ نار
حق نے کہا جاکے تو دنیا میں اب | دیجیے خبر خلق کو دونوں سے سب | جنت و ایمان سے ترغیب دے | معصیت و نار سے ترہیب دے
پس مجھے رخصت دیا ربِ جہاں | اب سنو رخصت کا یہ تھوڑا بیاں

ذکرِ رخصتِ آنحضرتؐ از بارگاہِ ربُّ العزت

سنو کہے جب حق مجھے رخصت دیا | لطف سے تب چند نصیحت کیا | پہلی نصیحت ہے یہی جانو اب | اے نبیؐ تو ہوویگا غمگین جب
یاد مجھے کیجے اے میرے حبیبؐ | کہ میں تری جان سے بھی ہوں قریب | دعوتِ مظلوم سے ڈر ہر زماں | اُسکی دعا کے بھی مرے درمیاں
جانئے زنہار نہیں ہے حجاب | ہے مرے پاس اُسکی دعا مستجاب | صبر مصیبت پہ تو کیجو دواں | دور تو رہ کبر سے در ہر زماں
اور نہ ہو دنیا پہ تو مغرور بھی | اور نہ آرام لے اُس سے کبھی | فخر نہ کر اُسپہ کہ ہے قیل و قال | وہ تو ہے غدار سریع الزوال
سُن یہ نصائح کو دل و جان سے | عرض کیا میں کہ اے خالق مرے | بندگی کرتا ہوں تری ہی مدام | اور میں ڈرتا ہوں تجھی سے دوام
رکھتا ہوں تیرے ہی سے اُمید بھی | اور سمجھتا ہوں یقیں میں یہی | کہ ہے تو ہی خالق و مالک مرا | میں ہوں دل و جان سے بندہ ترا
اور نبوت کے شرف سے یقیں | تو ہی مشرف کیا میرے تئیں | پھر کیا یوں حکم مجھے داد گر | کر تو نمازوں کو ادا وقت پر
امر و نہی خلق پہ کر بالدوام | دینِ متیں کا ہے اسی پر قیام | اور جو دیکھا بھی سُنا آج شب | اُسکا بیاں کیجیے اُمت سے سب
میں کہا تصدیق کرے کون اے رب | بولا ابوبکرؓ صداقت لقب | شرط میں تعظیم کی لاکر بجا | عزم جو رجعت کا وہاں سے کیا
تاب جدائی کا نہ باقی رہا | رونے لگا میں تو خدا نے کہا | کہ اے مرے دوست ازل ہی سے ہاں | ہمنے مقرر یہ کیا ہے تو جاں
کہ مرے اور بندوں کے سب درمیان | واسطہ بس تیرا ہے در جہان | پس ہو یہاں کیونکہ اقامت تری | لیک ہے خوشنودی اسی میں مری
کہ مرے بندے نہ زمیں پر رہے | راہ نمائی تو انہوں کی کرے | لیک مرا شوقِ لقا جب تجھے | عالمِ ناسوت میں مضطر کرے
تب تو ہو مشغولِ نماز و نیاز | پاویگا معراج کا تو اُس میں راز | تب میں کروں لطف سے رفعِ حجاب | خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب
پس یہیں ہولا مجھے رخصت دیا | درد سے ناچار میں رجعت کیا | عرش کے جب پاس میں پہنچا ہو آ | اُس نے تحیت مری لایا بجا
بعد میں گذرا ہوں بکرّو بیاں | اُترا باطباقِ سما بعد ازاں | پوچھا ہے موسیٰؑ نے علیہ السلام | مجھ سے ملاقات کر اپنے مقام
آپ پہ اور آپکی اُمت پہ رب | کیا ہی کیا فرض وہ فرماؤ اب | میں کہا پنجاہ نمازیں دوام | فرض ہوں سال میں شش مہ صیام
بولا ضعیف آپکی اُمت ہے سب | کیجیے تخفیف خدا سے طلب | پھر وہیں درگاہ میں ہو لکے جا | عرض میں تخفیف کی خاطر کیا
حق کیا پچیس نمازیں مدام | فرض بھی ہر سال میں سہ مہ صیام | اور میں آیا تو کہے ہیں کلیم | یہ بھی اک اُمت پہ ہے بارِ عظیم
اور میں درگاہ میں حق کے گیا | عرض بہت عجز سے میں نے کیا | فرض کیا بیس نمازیں خدا | سال میں دو ماہ کے روزے سدا

اور

اور کہا موسیٰ نے مل مجھ سے تب
اِنہیں بھی کروائے تخفیف اب

یونہی کئے بار گیا بانیاز
تاکہ یہ معروض ہوئیں پنج نماز

اور صیام اک مہِ رمضاں کے ہی
موسیٰ کہے چاہو کمی اور بھی

میں کہا اب شرم ہے اے باوقار
عرض یہ کرنے کے لئے بار بار

کرکے قبول اسکو جو میں آگیا
عرش سے تا فرش ہوئی یہ ندا

فرض کیا حق نے محمدؐ یہ اب
اور مدام آپکی بھی اُمّت یہ سب

پانچ نمازیں ہیں ہر لیل و نہار
اور مہِ رمضاں کے صیام آشکار

تب یہ ہوئی غیب سے مجکو ندا
پانچ نمازیں جو کرے یہ ادا

تو ہی پنجاہ کا پاوے ثواب
جسکا مقدر تھا ازل میں نصاب

ایک مہینے کے جو روزے رکھے
اجر وہ چھ ماہ کا اُسکو ملے

ایک روایت ہے کہ دس ماہ کے
صوم کا حق اجر یقیں دے اُسے

اور چھ روزے مہِ شوال میں
جب کوئی للہ رکھے سال میں

اجر ہیں دس ایک ہی نیکی کو جب
صوم کا اک سال کے ہوا اجر تب

ایسے عبادات و ثوابِ کثیر
کیجے عطا ہم کو اے ربِّ قدیر

رسولِ مقبول کے شرفِ نزول کا بیان

اُترے جو دنیا میں شہِ دو جہاں
مختلف آئیں ہیں روایات جاں

بر پرِ جبرئیل وہ جھکے رسولؐ
عالمِ دنیا میں کئے ہیں نزول

اک سے روایت ہو سوارِ براق
پہنچے سمٰوات پہ اے باوفاق

اور وہیں چھوڑ براق اے امین
شرفِ نزول آپ کئے بر زمین

تھی وہ کرامت کا نشاں شہ کی جاں
اور یہ تھی قدرتِ حق کی نشان

ایک روایت ہے کہ وہ لطفِ رب
دیکھے وہاں حق میں نبیؐ اپنے جب

شکر کے سجدے میں رکھے سر وہاں
فرش پہ تھے سر جو اُٹھائے یہاں

فرش بھی گرم تھا اُس شاہؐ کا
آبِ وضو آپکا جنبش میں تھا

عرشِ معلیٰ تلک اُس فرش سے
ایک ہی دم میں گئے اور آگئے

جانا اور آنا تھا وہ اِک آن کا
تھا یہ سفر بس کہ عجب شان کا

دریافت کرنا کفّار کا آثار بیت المقدس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مادرِ ہانی نے کہی میرے گھر
پائے ہیں معراج وہ خیر البشر

صبح کو جب اُسکا کئے ہیں بیاں
میں نے کی عرض اے شہِ دو جہاں

کیجے نہ آپ اسکا کسی سے بیاں
تاکہ نہ تکذیب کریں کافراں

آپنے فرمایا خدا کی قسم
میں اسے ظاہر ہی کرونگا بہم

پس وہیں در مسجدِ بیتِ حرام
آکے بیاں اُسکا کئے ہیں تمام

سُنکے اُسے ہنسنے لگے کافراں
اور بجانے کو لگے تالیاں

اور ابوجہلِ لعیں بدگہر
دوڑا ابوبکرؓ کے گھر جلد تر

کہنے لگا کیا نہیں تمنے سُنا
ایک غریب اور عجب ماجرا

کہتے محمدؐ ہیں کہ کل رات میں
آیا ہوں جا بیتِ مقدس تئیں

قوم میں ہی اپنے ہے اب دیکھ لیں
کیسا گئے آئے ہوا اک رات میں

بیتِ مقدس کا ہی وہ ذکر تھا
تھا نہ ابھی ذکرِ سمٰوات کا

سُنکے وہ دوڑا تھا ابوبکرؓ پاس
بولا ابوبکرِؓ صداقت اساس

ذکر ہے کیا بیتِ مقدس کا ہاں
گر کہیں جا آیا میں بر آسماں

آپکی تصدیق کرونگا میں اب
ہوگیا بوجہل پشیمان تب

پس کہا بوبکرؓ نے شہ پاس آ
میں نے سنا ہے اے رسولِ خدا

بیتِ مقدس تلک از حکمِ رب
لیگئے تھے آپکو بس کل کی شب

بولے نبیؐ ہاں وہی کیا عرض تب
اِسپہ بدل لایا میں ایمان اب

اور جو حالات ہیں تفصیل سے
اُسکا بیاں میرے سے اب کیجئے

حال سموات کا شاہِ جہاں
دیکھ یہ فرمائے خدا کے نبی صؐ
روحِ امین کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہو آئے گئے کفار تب
جو کہ گئے بار گئے ہیں بہ شام
آئی روایت کہ نبیؐ نے کہا
روحِ امیں مسجدِ اقصیٰ کو تب
پس میں نظر کرکے دیں اُسپہ تب
قافلے مکے سے ہمارے اُدہر
جانیو یک قافلہ رو رہا میں تھا
قدح وہاں پانی کا تھا یک دہرا
نام ہے ذی مرہ جو یک جا کا
ایک نفر اُن سے گرا بر زمیں
اونٹ تھا خاکستری یکجا نئے
اُنپہ بٹے دار تھے دو قرجیاں
میری وہ آواز پچھانے ہیں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاں
مردِ ہی ہے فرمائے تھے خیر الوریٰ
کھینچے طنابیں ہیں زمیں کے وہیں
قید کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ پہنچا ہے غرض صبحدم
آگے جو فرمائے تھے خیر الانام

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخ سے لاوے بہ زمیں بارہا
تب سے ہی صدیق وہ پایا لقب
اور گئے عرض یہ حضرت سے تب
دیکھے ہیں وہ مسجدِ اقصیٰ تمام
بات یہ سن انسے میں غمگیں ہوا
پر یہ لے اپنے وہیں از حکمِ رب
جو کہ وہ پوچھے سو کہا اُن سے تب
جو ہیں گئے دیکھیے اُن ہی خبر
اُنسے وہاں اونٹ تھا یک گم ہوا
تب میں پیاسا تھا لے اُسکو پیا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہاتھ بھی اسکا وہیں
اُسپہ فلاں ور فلاں تھے چڑھے
اونٹ تھے وہ پیشِ رو کارواں
پوچھو تم اُن سے یہاں آویں جب
آیا ابھی روز ہے وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
تا کہ طلوع اسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ اُمم
راست تھے سچے تھے وہ باتیں تمام

کرکے وہ تصدیق دل و جان سے
بولے ابوبکرؓ اے مقبولِ رب
یونہی محمدؐ کو زمیں سے وہ رب
نقل ہے جب کہ یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگہی از آسماں
اسکا بیاں کیجئے ان سے سبھی
کیونکہ مجھے یاد نہ تھے خوب تب
مکے میں لا جلد بلا قال و قیل
سن وہ علامات کو قایل ہوئے
اُنکو تب ارشاد کئے شاہِ دیں
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اُسے ڈہونڈ کے جب آئے ہیں
دو نفر ایک اونٹ پہ اسوار تھے
خاص تمہارا جو تھے وہ کارواں
اور تھے دو اونٹ سفید و سیاہ
اُنپہ گذر جبکہ ہوا ہے مرا
اور فلاں روز وہ آویں یہاں
پیشرو اُنکے تھے وہی اشتراں
قافلہ وہ گرچہ ابھی دور تھا
ایک روایت ہے کہ بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپیٹے ادہر
قافلے والوں سے وہ کفار تب
قافلے والوں نے خبر یہ بھی دی

لب سے صَدَقتَ وَصَدَقتَ کہے
کیوں نہ میں تصدیق کروں اسکی اب
چرخ پہ لیجائے تو کیا ہے عجب
مکے میں مشہور ہوا جابجا
لیک یہ مکے کے کئی تاجراں
آپ وہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجدِ اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزدِ مکانِ عقیل
پھر وہیں سیر سے وہ مایل ہوئے
قافلے تین ایسے میں دیکھا یقین
ڈہونڈھتے میں اسکے پریشان تھے
قدح میں وہ پانی نہیں پائے ہیں
دوڑا وہ مرکب کو مرے دیکھ کے
دیکھا میں تنعیم میں اُسکو عیاں
غلہ لدا اُنپہ تھا لے اشتباہ
دیکھ سلام اُنکو وہاں میں کیا
منتظر اُسکے ہی تھے سب کافراں
جن پہ بٹے دار تھے دو قرجیاں
روحِ امیں جلد بحکمِ خدا
تھا جو موکّل ملک ای باصواب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے ہیں تفصیل سے حالات اب
ایک بیابان میں تھے ہم سبھی

لقب صدیق

دیکھیے محمدؐ کی سواری وہاں
برق کے مانند ہوئی ہے رواں
اور کمان ہاتھ سے ایک شخص کے
جبکہ گری ہو وہ اٹھا کر دئے

جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہیں
ایماں کئی شخص تبھی لائے ہیں
لیک ابوجہل لعین نابکار
تا ابد اسکے بھی جو تھے بدشعار

سچ کہے اسکو شقاوت کے ساتھ
لائق دوزخ ہوئے لعنت کیساتھ
جو کہ ازل میں تھے سعید المیاں
وہ کیے معراج کی تصدیق جاں

اور شب معراج کو بعد از خلیل
دوسرے دن آکے یقیں جبرئیل
ساتھ لے حضرت کو یہ پانچوں نماز
اول اوقات پڑھے با نیاز

دوسرے دن کعبہ کے پاس آکے ضمیر
پانچوں نمازیں پڑھے وقت اخیر
اول و آخر وہ ہر یک وقت کا
تاکہ ہو ظاہر بر رسولِ خدا

معراج کی حکمت

اور سموات پہ اے باصفا
سیر ہوا شہ کو جو معراج کا
حکمتیں اسمیں ہیں بہت جانیو
لکھتا ہوں اب ان میں سے یہاں ایک دو

شاہوں کا معمول ہے اے باخبر
کہ وہ رکھیں دوست کسی کو اگر
جو ہیں خزینے و دفینے نہاں
آگہی دیتے ہیں اسے اسپہ جاں

یونہی پیمبر کو دکھایا وہ رب
پہلے خزینے جو زمیں کے ہیں سب
جیسا کہ آئی ہے حدیثِ صحیح
یوں کہی ارشاد وہ شہ رو صریح

حکم سے مولا کے زمیں یہ سبھی
میرے لئے جانیو لپیٹی گئی
اس کے مشارق بھی مغارب کتیں
فضل سے اللہ کے دیکھا ہوں میں

بعد ازاں حضرتؐ کو خدا نے عروج
بخشا سموات پہ ہی سب تو لوج
اور سموات کے ملکوت بھی
کر دیا اس شاہ پہ ظاہر سبھی

جنت و دوزخ کی بھی کنجی خدا
اُس شہِ عالم کو عنایت کیا
حشر میں تا آپ شفاعت کریں
مومنوں کو داخلِ جنت کریں

اور بھی یہ حکمتِ معراج ہے
کہتے ہیں علما جو اے فرخندہ پے

حکمت دوم مناظرۂ آسمان و زمین

جب ہوئے پیدا یہ زمین آسمان
بحث ہوا دونوں کے ہے درمیان
چرخ کہا حق مجھے رفعت دیا
رَفَعَہَا قرآں میں کہا ہے خدا

بولی زمیں بسط ہے میرے لئے
حقنے بساطاً کہا حق میں مرے
آسماں پھر کہنے لگا میرے تئیں
جانئے یک دُر جو دیا کرتے ہیں

اس دُرِ پر آب کو لیتا ہوں جب
رکھتا نہیں بخش ہی دیتا ہوں سب
بولی زمیں کیسا ہی بارِ گراں
ڈالیں جو مجھ پر تو اٹھاتی ہوں جاں

چرخ کہا کہ مجھے انوار ہیں
بولی زمیں کہ مجھے اسرار ہیں
آسماں بولا کہ ز شمس و قمر
روشن و پر نور ہوں میں خوبتر

تاروں سے ہے زیب و زینت مجھے
آیت زَیَّنَّا السَّمَاءَ دیکھئے
اسکو زمیں بولی کہ اللہ نے
دی ہے نباتات سے زینت مجھے

کیا تو نہ قرآن پڑھا ہے ابھی
کیا نہیں دیکھا ہے تو زینت مری
مجھ پہ ہیں کس رنگ کے باغ و بہار
کیا نہیں دیکھا تو مرا لالہ زار

میرے پہ کیا خوشنما اشجار ہیں
گلشن خنداں گل و گلزار ہیں
ہر گل و غنچے کا ہی یک طور ہے
رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہے

منبرِ گل پر بھی ہر یک شاخ کے
خطبہ خوش الحان سے ہی بلبل پڑھے
قمریاں اور دوسرے طیور آ میاں
ہیں یہ ہر یک صبح ترنم کناں

باتیں یہ جب چرخ زمیں سے سنا
غصہ بہت ہو کے زمیں سے کہا
کہ تو پرندوں کے ہی آواز سے
کب تلک اس طرح بڑائی کرے

کیجے نظر فوجِ ملک کے طرف
دیکھئے عُبّادِ فلک کے طرف
ذکر ہی اللہ کا صبح و مسا
کرتے فرشتے ہیں بہ سوز و ندا

شغل کہیں تسبیح کا تحمید کا — ہے کہیں تہلیل کا تمجید کا
ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں — اُنکی سبھی طاعتیں مقبول ہیں
پس کہاں وہ صوتِ ملائک کا غُل — گونجتے ہیں جس سے سمٰوات کُل
گو گل و گلزار ہیں تیرے لئے — مجھ پہ حدائق ہیں بس انوار کے
شکل ستارے کی ہے ہر اِک جدا — مختلف ہر اک کی ہے تاثیر بھی
پس کہاں یہ نور کے کوکب مرے — اور گل و گلزار کہاں وہ ترے
دیکھئے دیتا ہے فلک کیا بہار — جسپہ ہو صد گلشنِ خنداں نثار
عالمِ ملکوت ہے عالم مرا — عالمِ ناسوت ہے عالم ترا
چرخ سے باتیں یہ سُنی جب زمیں — ہوگئی شرمندہ بہت اور حزیں
بعد ازاں پیدا ہوئے وہ شاہِ دیں — ختمِ رسل رحمۃ للعالمیں
خوش ہوز میں سارے سمٰوات پر — فخر لگی کرنے کو یوں بیشتر
شان میں جنکے کہا لولاک رب — جنکے لئے ارض بھی افلاک سب
لیک یقیں قالبِ پاک آپ کا — خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا
الغرض اُس نسبتِ عالی سے ہی — فخر زمیں اس طرح کرنے لگی
بارگہِ حق میں ہزاروں سے سال — زاری کیا آہ بدرد و ملال
حق نے کیا اُسکی دعا مستجاب — اُسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

ایک وجب کی بھی جگہ اے زمین — خالی ملک سے ہو فلک پر نہیں
صومعے پرُ انکے ہیں ہر چرخ پر — حق کی عبادت میں ہی شام و سحر
تیرے پرندوں کا ترنم کہاں — قمری و بلبل کا نغمہ کہاں
نور کے ہی شاخ و گل و برگ سے — پھولا ہے گلزار مرا دیکھیے
تجھ پہ ہیں جیسے کہ رنگا رنگ گل — میرے پہ ویسے ہی ستارے ہیں کُل
چرخ کی ساحت پہ جب آیا خبر — شبکو ستارے ہوں مرے جلوہ گر
پس کہاں گلزار کا میرے بہار — اور کہاں وہ تیرا جو ہے لالہ زار
مجھ پہ ہے ارواح کا راز و نیاز — تجھپہ ہی اشباح کا ہی تگ و تاز
اِسی خجالت میں ہزاروں سے سال — گذرے ہیں بس اُسپہ بدرد و ملال
باعثِ ایجادِ جہاں جسکی ذات — سرورِ عالم شرفِ کائنات
کہ یہ نبیؐ خاتمِ پیغمبراں — جسکے طفیلی ہیں یہ کون و مکاں
گوہرِ پاک اُس شہِ کونینؐ کا — ارض و سما کے ہے اگرچہ سوا
میرے سے نسبت ہے بس اک آپ کی — آپکی بعثت بھی ہو میرے پہ ہی
آسماں بس ساکت و ملزم ہوا — ہو کے خجل سر کو وہیں خم کیا
کہ قدمِ پاک سے اُس شاہؐ کے — آپ کو اکبار گی عزت ملے
پس شبِ معراج نبیؐ کو بخیر — سارے سمٰوات پہ بخشا ہے سیر
اپنی مدارج میں ز بعض عارفین — دہلوی یہ نقل کیا ہے یقین
حق میں وہ مخلوق کی ہے اے میاں — حق میں وہ خالق کے نہیں ہے پہچان
کیونکہ حجاب ہووے محیط اے عزیز — ہووے محاط اُسمیں جو کہ ہے چیز
اُنکے معانی بھی جو ہیں باصواب — حق سے وہی خلق کو ہووے حجاب
اور اسی طرح سے اک اک مقام — حق میں مقرر ہیں اُنہوں کے تمام
عرش کے اطراف ملک جو ہیں حجاب — اور مقرّب جو ہیں کرو بیاں
ہے وہی بے شبہ انہوں کا حجاب — انہیں وہ محجوب ہیں اے کامیاب

ف

آیا جو معراج میں اے باصفا — ذکر و بیاں رفعِ حجابات کا
حق تو منزہ ہے بلا ارتیاب — کہ اُسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب
جو کہ ہیں اسماء و صفاتِ خدا — اور جو افعال ہیں اے باصفا
خلق سے ہر اک کو ہے بے ارتیاب — ظلمت و انوار سے اک اک حجاب
حصہ بھی اک ایک ہے اُن کیلئے — معرفت و دانش و ادراک سے
جانئے اللہ کی عظمت کا نور — اُسکے جلال اور مہابت کا نور

رفعِ حجابات کی تحقیق

مختلف انکے سبھی طبقات ہیں — اور جدا انکے مقامات ہیں
درجہ بھی ہر اک کا معین ہو جان — وہ اسی درجے میں رہے جاودان

خلق ہیں محبوب خدا سے سبھی — مختلف انکے ہیں حجابات بھی
جانیے نعمت ہی کسی کے تئیں — ہوگئی منعم ہی حجاب اے امیں

اور کوئی ایسا ہی سمجھ بگمان — علم و خرد سے ہو محجوب جان
اور کوئی شہوات مباحہ کیتسا — ساتھ معاصی کے کوئی بد صفات

کوئی باولاد و زر و نقد و مال — جانیے محجوب ہے در کلِ حال
دنیا وہ عقبیٰ ہیں ہمیں آپ سے — لطف سے محجوب خدا نا کرے

خاتمہ

شکر ہے صد شکر خدائے انام — کہ لیا یہ تکملہ حسنِ ختام
حق کرے مقبول بجاہِ رسولؐ — از پئے اولادِ بتولؓ و بتولؓ

از پئے اصحابؓ و ہمہ اولیا — و ز پئے اتباع و ہمہ اتقیا
خاتمہ بالخیر ہمارا کرے — غایتِ الطاف و عنایات سے

بھیجے اس احقر سے درود و سلام — دمبدم اس سرورِ دیں پر مدام

ضمیمہ

اُن فضیلتوں اور نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ آخرت میں دیئے جائینگے

گلدستہ

اس بیان میں کہ بعث و نشر و اعطائے کسوت و دخولِ جنت میں حضرت کو سب انبیا پر اولیت ہے عَلَیہِ وَعَلَیھِم الصَّلوٰۃ والتحیۃ

جانیو سب خلق سے پہلے خدا — روح کو حضرت کی ہے پیدا کیا
خلق کے ارواح کو سب بعد ازاں — پیدا کیا اپنی ہی قدرت سے جان

بعد کیا انکو خطاب آشکار — کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظ بلیٰ بولے سب ارواح تب — یعنے کہے تو ہی ہمارا ہے رب

پہلے دیا ہے جو جواب اے میاں — احمدِ مرسل کا ہی ہے روحِ جاں
اور لیا عہد جب از انبیاء — عہد وہ سرور سے ہی پہلے لیا

عالمِ ارواح میں بیشک سبھی — اوّلِ پیغامبراں ہے وہی
جیسی ہے یہ اوّلیت آپ کی — اوّلیت روزِ قیامت میں بھی

دیویگا ہر امر میں پروردگار — اس شہِ دیں کو ہی عزّ و وقار
آئیں ہیں اسباب میں دیکھو صریح — سرورِ عالم سے حدیثیں صحیح

آئی انسؓ سے یہ روایت یقیں — کہ کئے ارشاد شہِ مرسلیں
قبروں سے جب اپنی اٹھیں مردگاں — پہلے اٹھوں میں ہی سبھوں سے عیاں

اور بدرگاہِ خدا آویں جب — میں ہی خطیب انکا ہوں جانو تب
اور وہ مایوس ہوں اس روز جب — جانو مبشر میں انھوں کا ہوں تب

اور لواءِ حمد کا اے اہلِ دیں — ہاتھ میں میرے ہی رہیگا یقیں
اکرمِ اولادِ آدم کا ہیں — پاس مرے رب کے یہ کچھ فخر نہیں

یعنے نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے — واقعی ہیں سب یہ فضائل مرے
آئی ہے اور ایک روایت اے یار — کہ کئے ارشاد شہِ باوقار

انکا میں قاید ہوں بروزِ نشور — جمع وہ جب آئینگے حق کے حضور
اور خطیب انکا ہوں میں نزدِ رب — ہوونگے جس وقت وہ خاموش سب

اور شفیع انکا ہو نہیں لا کلام　قید کئے جاوینگے جب وہ تمام
خوبرو خدام یقیں اک ہزار　وہ بصدف ہوں دُرِ ناسفتہ وار
جنتِ ماوی کے بھی سیدھے طرف　تب میں کھڑا ہوؤنگا آبا شرف
اور کہے حضرت کہ اُٹھاؤنگا میں　حشر کے دن حمد کے جھنڈے کتئیں
میرے لئے جنتِ ماوی کا در　جائیگا کھلجائے گا جب جلد تر
جتنے رہیں اوّلیں اور آخریں　فخر نہیں انمیں ہوں کرم یقیں
اور میں پہنائے بھی جاؤں لباس　اس سے ہوا ظاہر اے نیکو اساس
دوسری حدیث آئی پر اے حق شناس　پہلے براہیمؑ کو دیویں لباس
پس مجھے اعزاز سے بلوائیں گے　حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
پس مجھے بٹھلائیں بعزّ و شرف　کرسی پہ وہ عرش کی سیدھی طرف
بات یہ لازم نہیں آتی کبھی　کہ ہو فضیلت انہیں حضرتؐ پہ بھی
اور ہے اس بات کا بھی احتمال　کہ شہِ کونین بلا قیل و قال
حلۂ جنت انھیں پہنائیں جو　واسطے تکریم کے ہے جانیو
اور ملے گا جو براہیم کو　برہنگی کا ہی سبب جان تو
پوشش پوشاک میں پہلے انیس　پوشش سرور ہو نہایت نفیس
ظالم و نمرودِ لعیں نابکار　ڈالا تھا اُن کو برہنہ بنار
اور ہوا ہے یہ میں زابنِ عمر　مروی ہے فرمائے شہِ بحر و بر
نزدِ بقیع[1] آؤنگا میں بعد ازاں　سارے وہاں کے بھی اُٹھیں مُردگاں
مکے مدینے کے ہی ہیں درمیاں　ہوؤنگا محشور بغیرِ گماں
حضرتِ صدیقؓ و عمرؓ با شرف　آپکے تھے داہنے بائیں طرف
اور ہے مروی تو حسنؓ کے آباد فاق　ہوونگے محشور نبیؐ بر براق
ناقے دو حضرت کے جو تھے اے ہمام　غضبا و قصوا ہی یقیں جنکا نام
ناقۂ جنت پہ کسے باکمال　ہو کے سوار آئینگے اُس دن بلالؓ

ہاتھ میں میرے ہو کرم کا لوا　اور مرے اطراف پھرینگے وہ آ
اور شہِ ابرار خبر یہ دئے　حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
میرے سوا خلق میں سب لا کلام　نا ہو میسّر وہ کسی کو مقام
اور درِ جنت پہ جو حلقہ رہے　پہلے یقیں میں ہی ہلاؤں اُسے
زمرۂ فقرائے مسلمان سب　ساتھ مرے آئینگے جنت میں تب
اور یہ فرمائے کہ از حکمِ حق　پہلے مری قبر ہی ہوئیگی شق
آپ ہی مرقد سے اُٹھیں اوّلا　پہلے لباس آپ ہی کو دیگا خدا
کرسی کبھی اک لاوینگے بعد از یقین　اسکو رکھیں عرش کے سوئے یمین
حلۂ پاکیزہ وہ ایسا رہے　کہ اُسے قیمت کبھی نا ہو سکے
جان وہ تخصیص براہیم سے　انکو جو کسوت میں تقدم ملے
جزوی فضیلت یہ ہے اے باصفا　کلّی فضیلت ہی رکھے مصطفےٰ
قبر سے جب اپنے اُٹھے پاکذات　اپنے اُٹھیں جامۂ اشرف کے ساتھ
برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب　عزت و شان کا وہ یقیں ہے سبب
وہ شہِ دیں بعد براہیم کے　اوّلیت خلق پہ سب پائینگے
بعضے کہے اوّلیت کا سبب　ہے یہ براہیم کا اے با ادب
اُنکی جزا میں ہے خداوند ناس　آگے سبھوں کے انہیں بخشے لباس
پہلے اُٹھوں قبر سے میں حشر میں　بعد ابوبکرؓ و عمرؓ بھی اُٹھیں
پس میں ہوں منتظرِ مکیاں　تا کہ وہ سب آپ کے ملینگے وہاں
اور اُسی راوی نے کہا ایک روز　دیکھا میں حضرت کے ہو رونق فروز
تب کئے ارشاد رسولِ امین　حشر میں ایسا ہی اُٹھونگا یقین
یونہی نبی اپنے مراکب پہ سب　حضرتِ صالحؑ رہے ناقہ پہ تب
حضرتِ حسنینؓ[2] بعزّ و وقار　آوینگے اُن دونو پہ ہو کر سوار
اور ہے روایت کہ ملک باوقار　آتے ہیں ہر صبح کو ستّر ہزار

[1] جنت البقیع مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ۱۲

[2] یعنے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما

پھرتے ہیں اطرافِ مزارِ نبیؐ
آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار
قبر سے نکلیں وہ شہِؐ نامدار
اور کہے حضرتؐ کہ ہیں در یومِ دین
اوّل شافع بقیامت ہوں میں
کثرتِ اتباع کی رو سے بھی
سارے رسولوں سے مقدم ہوں میں
کھولنا دروازے کو چاہونگا جب
کہ مجھے اس طرح ہے فرمانِ رب
اپنے صحابہؓ کو کہے شاہِؐ دین
یعنی براہیمؑ و مسیحِؑ گزین
حق سے کیا تھا میں دعا جانیے
اور کہیں عیسٰیؑ کہ رسولاں تمام
بھائی ہیں عیسٰیؑ تو مرا بیگماں
چرخ سے جب عیسٰیؑ کا ہوگا نزول
بندہ جو آ ایسا مرے سے ملے
کون ہے فرمائیے احمدؐ اے رب
اس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
میں نے لکھا عرش پہ اسکا ہی نام
جانئے ظاہر یہ خبر سے ہوا
جبکہ ہو مہمانِ مطہرؐ عزیز
کیونکہ رسولوں پہ کبھی اے امین
مارتے ہیں اپنے وہ بازو سبھی
یونہی ملک چرخ سے ستّر ہزار
ساتھ ملک ہوینگے ستّر ہزار
سب بنی آدم کا ہوں سیّد یقین
اوّل مقبولِ شفاعت ہوں میں
میں ہوں یقین بڑھکے رسل سے سبھی
ٹھوکونگا دروازۂ جنت کہیں
پوچھیگا داروغۂ جنّت یہ تب
اے شہِؐ ابرار تمہی ہی سبب
کہ تم اس باب پہ کیا خوش نہیں
میرے ہی امت میں ہیں داخل یقین
ملکے ہیں مبعوث مجھے تا کرے
واقعی بیماد ہیں بھایا تمام
میرے بھی اور اسکے یقیں درمیاں
ہو اسی امت میں تب اسکا دخول
احمدِؐ مرسل کا وہ منکر رہے
حق نے کہا حضرتِ موسٰیؑ کو تب
جان یقیں ہیں نہیں پیدا کیا
نام کے نزدیک مرے لا کلام
بسکہ یہ امت ہی بہ فضلِ خدا
ہو گئے بھی مقرر عزیز
جان اس امت کو فضیلت نہیں
ملّتِ اسلام کا یہ اعتقاد
کہتے ہیں حضرت پہ درود و سلام
حشر تلک آوینگے یونہی یقین
شان و تجمّل سے بہت با ادب
پہلے مری قبر ہی ہوویگی شق
اور یہ فرمائے شہِؐ انس و جاں
یعنی میری امتِ نیکو نہاد
اور یہ فرمائے ہیں خیرؐ الورا
کون ہے بولونگا محمدؐ ہوں میں
کھولوں تہ زنہار میں جنت کا در
روحِ خدا اور خدا کے خلیل
آکے براہیمؑ کہیں مجھ حضورؐ
بس تو مجھے آج کے دن آشکار
باپ ہے یک اور بہت مادراں
کوئی ہوا ہے نہیں پیغامبر
اور یہ فرمائے شہِؐ انبیا
ڈالونگا میں اس کو بنارِ جحیم
احمدِؐ مرسل سے زیادہ یقین
اور یقیں خلعتِ ارض و فلک
خلد میں جنبک نہ کرے وہ خرام
حشر کے دن آگے رسولوں سے سب
یہ بھی ہے معمول تو رکھ خوب یاد
ہوویگا کیسا ہی معظم ولی
جان ہے اجماع ہی تو رکھ خوب یاد
جانتے ہیں پھر چرخ پہ جب ہووے شام
تا کہ بلا شبہ ہو شق یہ زمین
لاوینگے حضرتؐ کو بدرگاہِ رب
یعنی اٹھوں سب سے ہیں کرکے سبق
حشر میں ہوں میرے بہت تابعاں
حشر میں ہو سارے امم سے زیاد
خلد کے دروازے پہ میں آؤنگا
بولیگا اس طرح وہ تب میرے تئیں
آپ سوا اور کسی شخص پر
ہووے تمہارے ہی ہے قبال و قبیل
تو ہے یقیں میری دعا کا ظہور
کیجیے امت میں ہی اپنے شمار
پھر گئے ارشاد شہِؐ انس و جاں
میں ہی طرف اسکے ہوں نزدیک تر
وحی یہ موسٰیؑ پہ خدا نے کیا
عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم
کوئی مرے پاس گرامی نہیں
ہو سکے آگے ہی بلا شبہ و شک
سارے خلائق پہ ہے جنت حرام
جائیگی جنت میں نہیں ہے عجب
خلق سے ہے غیرِ رسولاں مراد
ہووے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

بیان اُن عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرتؐ کو ہی عنایت ہوں گے

اس میں پانچ نسایم ہیں پہلی نسیم لوائے حمد کے بیان میں

سرورِ عالم کو عطا یائے رب
ہیں وہ لوا حمد کا بر حکمِ رب
لاوینگے تشریف شفیعِ اُمم
واسطے ہر ایک کے با احترام
سرورِ عالم کے رکھیں سر پہ جب
اور لوا لاوینگے ستر ہزار
حمد کا جھنڈا وہ بشانِ جلی
اور وہ عَلَام و لوا آشکار
آئی ہے اس طرح روایت تو جان
پہلے بُلاوینگے تجھے از کرم
طول ہو اس جھنڈے کا بقیل و قال
تین اُسی نور کے گیسو رہیں
سطر یہ پہلی ہو لکھی اے فہیم
سطرِ سوم کلمۂ طیب جلیل
اسکو تو اے آویگا اے جانِ من
حلۂ جنت بھی وہاں لائیں گے
سایہ وہ جھنڈے کا وہی پائینگے
بعض تفاسیر میں اُسکا سبب
حکم سے تب جھکے تھے آئی چھینک
کہتے ہیں آدم کی پیشانی پہ تب
ہیبت وہ آواز سنے اس طرح
حق نے دکھا انکو اے فرخندہ پے
نورِ محمد کے تئیں دیکھنے

جو کہ ملیں حشر میں اے با ادب
حشر کے میدان میں ملک لاویں جب
لیوینگے خود ہاتھ میں اپنے علَم
لاوینگے اک تاج و لباسِ ہمام
نورفشاں ہووے وہ عالم پہ سب
اور ہو عَلَام بھی اُس ہی شمار
ہوویگا در دستِ علی ولی
جو کہ جلو میں ہیں وہ ستر ہزار
کہ کہے ارشاد شہ انس و جان
ہاتھ ترے حمد کا دیویں علم
فاصلہ شش صد وہ اک الف سال
شرق میں اک دوسرا ہو غرب میں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل
ہوویں جب راست حسین و حسن
اور تجھے اکرام سے پہنائینگے
خلد میں حضرت کے ہی ساتھ آوینگے
لائے ہیں اس طرح سے اے با ادب
جلد وہ الحمد کہے لب سے ٹھیک
نورِ نبی سید والانسب
موتی کو موتی پہ تھمبیں جس طرح
یہ ترے فرزند کی آواز ہے
آرزو جب حضرت آدم کئے

حمد کا ہے شبہ لوائے عظیم
ایک منادی یوں کریگا ندا
زیرِ لوا آویں رسولاں تمام
واسطے حضرت کے بحکمِ خدا
لائینگے اک سبز مقشر حریر
لاویں وہ حضرت کے جلو میں تمام
اور وہ افواجِ رسل کے سبھی
حمد کے جھنڈے کے ہی نیچے ہوں آن
ہوے بشارت یہ تجھے اے علی
ڈھونڈھینگے تب آدم و عالم تمام
سرخ ہو یاقوت سے اسکی سنان
مکہ میں ہو گیسوِ سوم یقین
آیتِ اول جو ہے الحمد کی
کہ ہو درازی میں وہ الف سال
میر کے براہیم کے درمیان تو آ
جو بطریقِ سننِ احمدی
اور لوا حمد کا اے نیک خو
کہ تنِ آدم میں بحکمِ خدا
غیب سے تب اُنکو یوں آیا جواب
تھا تحرک نہ اُسے تھا قرار
حضرت آدم نے کہی عرض تب
ہوویگا پیغمبرِ آخر زماں
انکی پیشانی سے وہ نورِ نبی

ہے وہ عطیات سے ہی اے فہیم
کہ ہیں کہاں خاتمِ کُل انبیا
صالح و صدیق و شہیدان تمام
لائینگے اک تاج عجب نور کا
آپ کو پہناویں بشانِ کبیر
شان و تجمل سے بصد احترام
صالح و صدیق و شہید وے بھی
عز و شرف فخر بڑا پائیں تب
مژدۂ فرحت یہ تجھے اے علی رض
سایہ وہ جھنڈے کا مرے لا کلام
قبضہ نقرہ ہو سفید اے میاں
لکھی ہوئی آئیں ہو یہ سطر تین
سطر ہے اسکی سمجھ دوسری
اور ہو چوڑائی بھی اُسکی مثال
عرش کے سایہ میں کھڑا ہوویگا
چل کے سعادت میں لئے سرمدی
ساتھ ہو احمد کے منسوب جو
کہتے ہیں جب نفخ ہوا روح کا
رحمتِ حق ہووے ترے پر شتاب
چھینکے میں جب آدمِ عالی وقار
کس کی یہ آواز ہے فرمائے رب
نامِ محمد ہے یقیں اُسکا جان
کلمے کی انگلی میں ہے آیا تبھی

دیکھا ہے اُس نور کو آدم نے جب
کلمہ شہادت کا وہیں پڑھکے تب

اُنکو خطاب حق سے ہوا ہے وہیں
گر ہو پسر ایک کسی کے تئیں

عرض کئے حضرت آدم یہ تب
کلمۂ الحمد کو اے میرے رب

اجر اسی حمد کا اے کبریا
میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا

ف

بعضوں کے نزدیک ولی اے پسر
ٹھیریگی موضوع اگر کوئی خبر

بحث یہ چھپا ہے طوالت بڑی
پر نہ سماوے وہ یہاں اے ذکی

چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا
شوق و تمنا سے ہے بوسہ دیا

ہدیہ وہ دیوے عوضِ اس پسر
ہدیہ ترا کیا ہے یہ دلبند پر

تو جو مرے لب پہ ہے جاری کیا
اجر کا بھی اسکے تو وعدہ کیا

اجر ہے اُس حمد کے رب لوا
ہے وہ لوا حمد کا پیدا کیا

جو ہوی مذکور حدیثِ لوا
بعضوں نے موضوع ہی اسکو کہا

اُس سے نہ لازم ہو یہ اے حق شناس
کہ یقیں موضوع وہ ہو سب کے پاس

سفر سعادت کی شرح کے اخیر
دیکھ یہ مبحث ہے لکھا دلپذیر

دوسری نسیم مقامِ محمود و شفاعتِ محمدی کے بیان میں

اور جو محمود مقامِ علا
دیویگا حضرت کو کرم سے خدا

ہے وہ مقام ایک عظیم و جلیل
خاص ہے حضرت کو ہی بے قال و قیل

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل)

وعدہ دیا اُنکو خدا نے عظیم
آپ کو قرآن میں دیکھ اے فہیم

آیا احادیث میں اسکا نیک نام
کہ ہے شفاعت کا وہ عالی مقام

بولا شفاعت کا مقامِ ہمام
ہے وہی حضرت کا یوم القیام

آپ سوا اور کوئی اُس مقام
روزِ قیامت نہ کریگا قیام

حمد و ثنا حق کی وہاں مصطفےٰ
ایسی کرینگے کہ نہ کوئی کیا

ایسے عرض کرکے محامد ادا
سر کو رکھیں سجدے میں خیر الوریٰ

مانگ جو چہتا ہے دیا جائیگا
اپنا جو مقصد ہے یقیں پائیگا

ہوگا شفاعت کا یہی فتح باب
جو کریں وہ سرورِ عالی جناب

کہتے ہیں عظمیٰ بھی اسکو پہچان
خاص ہے حضرت کو وہی بیگمان

جانئے انواع شفاعت کے سب
اُنکو ثنا ہیں بدرگاہِ رب

قسم شفاعت کے ہیں سب دس پہچان
پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہے جان

عظمیٰ بھی کہتے ہیں اُسکو یقین
پہلی بھی کہتے ہیں اسی کے تئیں

دوسری شفاعت ہو بغیر حساب
جانے گروہ ایک بجنت شتاب

ایک گروہ حشر کے دن ہوویگی
نیکی بدی جنکی برابر ہوی

چوتھی شفاعت ہے وہی یاد رکھ
مستحقِ نار ہوی قوم اِک

لوگوں نے پوچھا ابنِ مسعود سے
جب وہ مقامِ شرف اندوز سے

عرشِ معلی کے ہی سیدھے طرف
آپ کھڑے ہونگے بہ عز و شرف

بسکہ تمام اولین و آخرین
دیکھکے وہ رشک کرینگے یقین

بلکہ نہ دنیا میں کئے آپ بھی
ڈالیگا حق آپکے دل میں تبھی

لطف سے فرماویگا ربِ مجیب
سر کو اٹھا اپنے اے میرے حبیب

لب شفاعت میں کھولیں اے رسول
آپکی ہوویگی شفاعت قبول

پہلی شفاعت ہے یہی عامہ
لیتے ہیں کبریٰ بھی اُسے تامہ

شرح میں مشکوٰۃ کے یوں دہلوی
دیکھئے لکھا ہے بوجہِ قوی

بعضے شفاعت تو ہیں حضرت کے خاص
بعض میں ہونگے شریک اور خواص

ہونے لئے جلد حساب و کتاب
جو کہ کریں احمدِ مرسل شتاب

ہے یہ شفاعت شہِ عالم کو خاص
آپ سے ہی رکھتی ہے بس اختصاص

وہ بھی ہے مخصوصِ شہِ مرسلیں
تیسری شفاعت ہے یہی بایقین

اسکی شفیع ہونگے شفاعت ہو جب
جنتِ ماوی میں وہ جائینگی تب

اُنکو جہنم کی بچا آگ سے
بھیجے جنت میں شفاعت کرے

پانچویں وہ ہے کہ خدا کر پسند
نیکوں کو دے خلد میں درجے بلند

جان شفاعات ہیں یہ مشترک
سارے نبی اور رسول و ملک

ساتویں ہوگی شفاعت سے سنو
کھلنے لئے جو درِ جنت کے ہو

انکی شفاعت بھی کریں نزد رب
تا کرے تخفیفِ عذاب انکا سب

قبرِ پیمبر کے جو ہیں زائرین
دسویں شفاعت سے انھوں کو یقین

پہلی بھی اور دوسری شفاعت اے یار
نویں بھی دسویں یہ شفاعت چہار

باقی شفاعات ہیں جتنے مشترک
سارے شفیعوں میں بلا شبہ و شک

آپ شفاعت نہ کریں جب تلک
پاوے نہ امکان کوئی تب تلک

عجز وہیں لا کے بدرگاہِ رب
کھولیں گے سب بابِ شفاعت میں لب

کعبہ قرآن بھی روزہ نماز
نیک عمل دوسرے اے بانیاز

بچے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی
وہ بھی شفاعت کریں ان باپ کی

خاص کر از آل و صحابِ نبی
حشر کے دن ہوگی شفاعت بڑی

کہ بن عباس روایت کیا
یوں کئے ارشاد شہِ انبیا

چھوٹینگے تم جانیو ستر ہزار
فضل سے حق انکو کرے رستگار

کہتے ہے حضرت کہ بروزِ جزا
ہووے شفیع امتی یک مرا

حشر کے دن انکے عدد پر چھپان
اسکی شفاعت سے اٹھیں عاصیان

پر وہ شفاعات ہیں داخل سبھی
احمدِ مرسل کی شفاعت میں ہی

اس شہِ عالم کی شفاعت کے بعد
گرچہ شفاعت کرے آ کوئی سعد

چھٹویں گنہ گار جو ہوویں بہ نار
انکو شفاعت سے نکالیں خیار

عالم و حفاظ و شہیداں بھی سب
ہوویں شفاعات میں داخل یہ تب

آٹھویں ہے جان وہی لا کلام
مستحقِ نار ہوئے جو دوام

نویں شفاعت ہے وہی جانئے
ہوویگی جو اہلِ مدینہ لئے

ہر دو شفاعت بھی یہ با اختصاص
سرورِ عالم کے ہی خاطر ہیں خاص

خاص ہیں حضرت کے ہی خاطر یقین
دخل [illegible] اسمیں کسی کو نہیں

سرورِ عالم ہے بصد عز و شان
اولِ شافع و مشفع ہیں جان

جب وہ شفاعت کا کریں فتح باب
دوسرے اخیار بھی اے باصواب

جو ہیں مقرب ملک و انبیا
اور شہید اہل علما اولیا

کعبہ کی دیواریں ہیں جو ہے حجر
اور مساجد بھی اے نیکو سیر

نیک غرض حق کے ہیں جو بندگان
ہوویں گنہ گاروں کے شافع وہاں

لایا صواعق میں ہے ابنِ حجر
ابنِ عساکر سے صحیح یہ خبر

حشر میں عثمان کی شفاعت سے جان
لائق تعذیب جو ہیں عاصیان

احمدِ حنبل سے روایت کیا
شیخ حسن بصری سے اے باصفا

سعد و مضر کے دو قبیلے بڑے
لوگ بھی ان دونوں میں جتنے کہ تھے

ایسے ہی اخیار یہ امت کے سب
ہوویں شفیع آ کے بدرگاہِ رب

کیونکہ شفاعت کا یقین فتح باب
پہلے ہوا آپ سے بے ارتیاب

پس وہ شفاعت بحقیقت یقین
عین سمجھ حضرت کی شفاعت یقین

لایا ہوں تحقیق شفاعت میں دیکھ
اسکا بیان بھی اور مفصل اے نیک

تیسری نسیم حوضِ کوثر کے بیان میں

سورۂ کوثر میں وہ رب العلا
سرورِ دیں کو یہ بشارت دیا

حشر میں حوضِ مبارک سنو
ملک میں اس سرورِ دیں کے ہی ہو

بلکہ تمامی رسل و انبیا
اسکے ہوں محتاج بروزِ جزا

ایسا بڑا ہے وہ بلا اشتباہ
اسکی مسافت ہے مہینے کی راہ

مشک سے خوشبو میں زیادہ رہے
ہو در و یاقوت کا مجرا اسے

کہ اے مرے خاص پیمبر تجھے
فضل سے ہم چشمۂ کوثر دئے

خلق ہو محشر میں پیاسے بڑے
ہووینگے محتاج اسی حوض کے

اور احادیثِ صحیحہ میں جان
آیا ہے اس حوض کا ایسا بیان

دودھ سے زائد ہے سفید اسکا آب
شہد سے میٹھا ہے بلا ارتیاب

اور کناروں پہ بنن اس حوض کے
موتی کے خیمے ہیں مجوف کھڑے

کوزے پیالے بھی زر و سیم کے
سونیکی ہیں اُسکی لبے بگمیاں
جتنی درازی ہے اُس حوض کی
گھونٹ بھی ایک اُس سے یقیں ہے جو پیے
ایک یہ بوبکرؓ یہ دوم عمرؓ
اُس کو ابوبکرؓ صداقت انصاب
پانی نہ دیوینگے اُسے مرتضیٰؓ
دشمنِ صدیقؓ کو بے ارتیاب
آئی ہے بے شبہ حدیثِ صحیح
دوسری حدیث آئی ہے اے باصفا
لکھی ہے روایت کہ ملک ذو الوقر
یونہی تمامی رُسُل و انبیا
مضطر و ناچار ہو سب آہ آہ
یہ مری اُمت ہے اے ربِ کریم
واسطے اُمت کے مرا ہے سوال
تولینگے میزان میں اعمال جب
آپکی مقبول ہو یہ بھی دعا
کرتے رہینگے یہ دعا اے خدا
پُل کی مسافت وہ سُنو در شمار
پنجہزار اُس کا بھی ہموار ہو
بال سے باریک ہو پُل سربسر
طولِ وقوفِ حشر میں پُر اضطرار
جان تفاوت ہے یہ اعمال کا
جلد تر اس پُل سے گذر جائیگا

مثل ستاروں کی ہوں اُس پر دھرے
اور زمرّد کی رہیں ڈالیاں
اتنی ہی لمبی اسکی ہو چوڑائی بھی
تا بہ ابد تشنگی اُس کو نہ ہو
ہوویں بہ عثمانؓ و علیؓ دو دگر
جانیو زنہار نہ دیویگا آب
شرفِ نبوۃ میں ہے یونہی لکھا
پانی نہ دیوینگے وہ عالیجناب
کہ کئے ارشاد پیمبرؐ صریح
کہ ہو کھڑے پل پہ شہِ انبیا
تب ہوں کھڑے پل کے چپ و راست پر
حق میں کریں اپنے اُمم کے دعا
جلد پکارینگے کہ وا احمداہ
اِنکو بچا پُل سے بلطفِ عمیم
فضل سے اِس پُل سے تو اِنکو سنبھال
یونہی شفاعت وہ کریں نزدِ رب
بھاری کرے نیک عمل کو خدا
جلد اِس اُمت کو سلامت لیجا
راہ ہے سال کی پندرہ ہزار
اُس پہ گذر خلق کو دشوار ہو
تیزی ہے تلوار سے بھی تیز تر
بعضوں کو جوں سال ہو پنجاہ ہزار
قوتِ ایمان کا اے باصفا
آفت و تصدیع نہ وہ پائے گا

گرد بھی اُس حوض کے اے باصفا
کنکر و پتھر جو ہیں اُس حوض کے
ہووے عمق اُسکا ہزار در شمار
یوں کئے ارشاد شہِ نامدار
جسنے رکھا دوست ابوبکرؓ کو
اور جو ہو دوست علیؓ کا مگر
ساقی وہ کوثر کے بہ شان جلی

ایسے ہوں اشجار عجب خوشنما
خوب ہوں بس موتی و یاقوت کے
آیا ہے تا فرسخ ستّر ہزار
رکن مرے حوض کے ہوویں چہار
اور عمرؓ کا ہے و لیکن عدو
دشمنِ عثمانؓ ہے وہ بدگہر
ہووینگے اس روز علیؓ دو ولی

چوتھی نسیم صراط اور میزان کے بیان میں

پُل کو رکھیں لاکے جہنم پہ جب
عرض کریں حق سے کہ اے کردگار
حق میں مسلمانوں کے یونہی دعا
اور ہے روایت کہ اِس اُمت کے پا
آہ یہ سنتے ہی رسولِ عرب
میرے لئے اور مری دختر لئے
کرکے دعا آپ کی مقبول رب
جو کہ عمل نیک اس امت کے ہیں
آئی روایت ہے دگر یاد رکھ
اور فضیل بن عیاضؒ اے میاں
اسکی بلندی ہو رہ پنج ہزار
خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار
بعضوں پہ ایسا ہے بقیل و قال
بعضوں کو بر قدرِ دو رکعت نماز
اور خبر ایسی صحیح آئی ایک
اور یہ آئی ہے حدیثِ دگر

پہلے میں گذروں مری اُمت بھی سب
کر بسلامت مری اُمت کو پار
سب کریں در درگہِ ربّ العلا
پھسلینگے اس پُل پہ جب اے باصفا
حق سے یہ فریاد کرینگے اے رب
میں نہیں چاہتا ہوں کچھ اے رب مرے
پار کرے پُل سے اِس اُمت کو سب
بھاری کرے لطف سے حق اُنکی نیکیاں
پُل کے دو جانب میں کھڑے ہوں ملک
لایا روایت یہ بلا شبہ جان
پنجہزار اس کا رہے گا اُتار
جلد وہی ہووےگا اُس پُل سے پار
دسویں پہ صحرائے کشادہ مثال
ہووے یقیں از کرمِ کارساز
صدقہ رہِ حق میں جو دے مردِ نیک
ہووے گی مسجد جو مسلماں کو گھر

یعنے عبادت کیلئے صبح و شام — جو ہے مسجد میں ہی اکثر مدام
اور بھی اس پل سے اُسے زود تر — راحت و آسانی سے دیوے گذر
اور حدیث آئی ہے روزِ شمار — عرشِ معلّیٰ کے یمین و یسار
کفّہ حسنات وہ میزان کا — ہوویگا جنت کے مقابل بجا
اور جو بن العم ہے شہِ ناس کا — یعنے پسر حضرتِ عباس رضؓ کا
چاہینگے جب حشر کے دن آشکار — حکم کرے خلق یہ تا کردگار
سُن یہ ندا ہوویں کھڑا میں تبھی — پیچھے مرے آئیگی امّت مری
یعنے یہ پانچ اعضا یقیں جانئے — دست و پا اور چہرہ درخشاں رہے
دیکھینگے امّت کی فضیلت یہ جب — حشر کے دن لوگ کہینگے یہ تب
پہلے عبادات ہیں اے بانیاز — ہوویگا لوگوں سے سوالِ نماز
اور یہ منقول ہے اے باتمیز — پوچھینگے جبتک نہ یقیں چار چیز
عمر سے ہووے یہ سوال اوّلاً — عمر تو کس چیز میں فانی کیا
مال سے ہوویگا تِسرا سوال — پیدا تو کس طرح کیا ہے یہ مال
ہے یہ حدیثِ حسن اے باصفا — ترمذی ہے اسکی روایت کیا
قرطبی لایا یہ روایت دگر — پُل سے نہیں جاویگا کوئی گذر
لایا ہے اخلاص سے ایمان اگر — آگے بڑھیگا یہ مقامِ دگر
آگے وہ جائے سے گذر جائیگا — تیسری جاپے ہیں وہ جب آئیگا
موضعِ پنجم میں سُنے باکمال — حج سے بھی عمرے سے یقیں ہو سوال
ساتویں منزل ہیں یقیں لا کلام — پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام
اور کوئی بالفرض بروزِ حساب — گر رکھے ہفتاد نبی کا ثواب
داخلِ جنت نہ کرینگے اُسے — خصم کو جبتک وہ راضی کرے
خصم کو دلوائینگے سب آشکار — اُس سے نہ دیکھو ہمیں کردگار
دیویگا مولا اُسے جنت میں جا — بہر یہ دولت ہمیں دے خدا
بھائی مسلمان کی حاجت روا — تھا کیا دنیا میں جو کوئی باصفا
ویسے کا ضامن ہے خدا بے نیاز — کہ اُسے رحمت سے کرے سرفراز

روایت

جنت و دوزخ کو رکھینگے عیاں — لاوینگے میزان کو پھر بعد ازاں
کفّہ سیّات جو ہے اُسکا جاں — ہوویگا دوزخ کے مقابل وہاں
لایا ہے اسطرح روایت یقین — کہہ گئے ارشاد شہِ مرسلینؐ
ہووے ندا تب کہ محمدؐ کہاں — اُنکی تمام امّتِ امجد کہاں
اثرِ وضو انکا ہو ظاہر وہیں — اور محجّل ہیں جس کے تئیں
امّتیں سب ہوونگے تب اکطرف — دیوینگے رہ ہم کو بعزّ و شرف
بات یہ نزدیک تھی بس ہوگیاں — کہ ہو یہ امّت سبھی پیغمبراں
اور قضایا میں بلا قیل و قال — ہووے یقیں خون سے پہلے سوال
اپنی جگہ سے جو کھڑے ہوں جہاں — آگے اُٹھا دیں نہ قدم بندگاں
ہووے سوال علم سے پھر دوسرا — علم یہ تو اپنے عمل کیا کیا
اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول — نیکی میں یا فعلِ بدی میں کھول

روایت

سات جگہ میں نہ ہو جبتک سوال — پہلے اُسے پوچھینگے ایماں کا حال
دوسری جگہ میں ہے سوالِ نماز — گر ہو گذارا بخلوص و نیاز
روزۂ رمضان کی پوچھینگے بات — چوتھے میں ہوویگا سوالِ زکات
موضعِ ششم میں ز غسل و وضو — پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
سب سے ہی سخت ہے رکھ خوب یاد — کیونکہ ہے بیشک یہ حقوق العباد
آدھی ہی نمڑی کیلئے ایمیاں — جبکہ پڑے اُس میں خصومت وہاں
واسطے اک دانگ کے اے بانیاز — سات سو مقبول ہے اُسکے نماز
اور خبر ہے کہ کلامِ اخیر — کلمۂ توحید ہو جسکا اے میر
اور روایت ہے ز ابنِ عمر رضؓ — کہہ گئے ارشاد شہِ بحر و بر
وزن کریں اسکے جب اعمال کا — پاس میں میزان کی کھڑا ہوونگا

پانچ سوال روزِ حشر

سات سوال روزِ حشر

خوش ہوں گر اسکی بڑہیں نیکیاں — اور شفاعت میں کرونگا وہاں
آیا ہے اخبارِ مشائخ میں جان — خواب میں اک شخص بغیرِ گمان
کہنے لگا وزن عمل کا کئے — میرے گناہ آہ زیادہ ہوئے
کفّۂ حسنات نہ وہ غالب ہوا — کھول میں تھیلی کو وہ دیکھا اٹھا
اور یہ روایت بھی ہے آفرخندہ پے — دیکھہ مواہب میں صحیح آئی ہے
صاف اُسے بولینگے تب اے بشر — تجھکو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر
اُف کا بھی اک لفظ ہو اس میں یقین — کفّۂ سیات ہو غالب وہیں
لائینگے پھر اُسکو بحکمِ خدا — پوچھیگا یوں اسکو وہ ربّ الورا
عاق جو تھا باپ کا دنیا میں یہ — دیکھا ہوں اب راہ میں اسکے تئیں
گر تو مرے پر ہی دو چنداں عذاب — چھوڑ مرے باپ کو اب از عقاب
عاق تو دنیا میں جو تھا پدر کا — عقبیٰ میں اب بارِ والد ہوا
ہاتھ پکڑ پدر کا اب باطرب — جنّتِ ماویٰ میں وہ تو جاؤ اب
اور کسی شخص کے میزان کے — کفّے برابر ہی دونو ہووینگے
مانگ کے اک نیکی کسی سے تولا — تاکہ تجھے دیوں میں جنت میں جا
ہووےگا مایوس وہ ہر ایک سے جب — ایک جوانمرد ملے اسکو تب
فائدہ اس سے نہ مجھے ہوویگا — بس وہ تجھے اب میں ہبہ کر دیا
نیکی وہ لیجاویگا بس ہو کے شاد — پوچھیگا تب اسکو وہ ربّ العباد
بولیگا تب حال وہ اپنا تمام — سنکے وہ سب حضرت ربّ الانام
میرا کرم تیرے کرم سے یقین — ہوگا زیاد اس کو نہایت نہیں

روایت

حشر کے دن ہوویگا روح الامین — تولے وہی سبکے عمل کے تئیں
ہوویگا اس سرورِ کُل کے حضور — شاہِ امم ختمِ رسل کے حضور

روایت

دیکھکے اک شخص کو پوچھا اے یار — ساتھ ترے کیا کیا پروردگار
ایسے میں اک تھیلی پڑی ناگہاں — کفّۂ حسنات میں میری وہاں
مٹی تھی یکمشت ہی اسمیں اے نیک — قبرِ مسلماں میں جو ڈالا تھا ایک
کفّۂ میزاں میں کسی شخص کے — وزن میں متساوی وہ دونو ہوینگے
لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک — تولینگے تب اسکو وہ میزان میں کہ
جانبِ دوزخ لے چلیں اسکو تب — جا ہیگا رحمت وہ بدرگاہِ رب
کس لئے پھر آیا ہمارے نوپاس — بولیگا وہ عجز سے اے ربِّ ناس
اسکو بھی لیجاتے تھے سوئے سقر — میرے ہی مانند ملک قید کر
عرض یہ سن اسکی ہنسیگا خدا — اور اُسے یوں لطف سے فرماویگا
یعنے کیا دنیا میں اس سے بدی — آج کیا اس سے بھلائی بڑی

روایت

ہووے اُسے حکم ز درگاہِ رب — جا کے تو محشر کے خلائق میں اب
جا کے وہ مانگیگا سبھوں سے مگر — بولینگے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر
بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہاں — ایک ہی نیکی ہے لکھی ایمیاں
لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی — نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی
بولئے اب کیا ہے ترا حال سب — حالانکہ رکھتا ہی خبر اُس سے رب
یوں وہ جوانمرد کو فرماوے تب — نیکی دیا تو مرے بندے کو اب
اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہاتھ — جاؤ دونوں خلد میں فرحت کیسا تھ
اور حذیفہ رضہ یہ روایت کیا — صاحبِ میزان بحکمِ خدا
اور یہ اُس روز حساب و سوال — وزن بھی اعمال کے ہیقیل و قال
لطف و شفاعت سے خدا آپکے — مخلصی بندوں کو عنایت کرے

پانچویں نسیم وسیلہ کا مقام اور دیدارِ الٰہی جلّ شانہٗ کے بیان میں

دیویگا حضرت کو وسیلہ خدا — ہے وہ ہمہ ایک مقامِ علا
اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام — خاص ہے حضرت کو وہی لاکلام

مصطفےٰ فرمائے کہ نزدِ خدا
اور ہے روایت ز علیؓ ولی
فاطمہؓ زہرا بھی حسینؓ و حسنؓ
کوفے کی مسجد میں وہ عالیجناب
جانیو یک قسم سفید اُس سے تم
اور اُسے غرفے ہیں ستر ہزار
احمدِ مرسل کو خدائے انام
زرد جو لؤلؤ سی ہے دُسرا مقام
جنتِ فردوس ملے آپ کو
شہ کیلئے خاص ہے یک مکان
تختِ جڑاؤ کا ایک عمدہ ترین
اور بھی دیدارِ خدائے کریم
کوئی نعیم ایسی بجنت نہیں
شوقِ لقا سیرِ فنا و بقا
غرق ہو کوئی لذتِ دیدار ہیں
انمیں کئی ایسے رہیں خاصگاں
ہم کو سبھی فضل سے اللہ کے
شکر ہے یہ نسخہ با احترام
اسکے نسائم سے معطر مشام
بخش گنہ میرے صغیر و کبیر
قاضی حاجات ہے جب تیرا نام
بدرقۂ راہ یقینی مرا

جانو وسیلہ تو ہے درجہ بڑا
لوگوں نے کی عرض ای حق کے نبیؐ
اور علیؓ شیرِ خدا پاک تن
بر سرِ منبر یہ کئے ہیں خطاب
اور یقین زرد ہے قسمِ دوم
نور فزا جلوہ نما زیب دار
لطف سے ہوئیگا وہ مبارک مقام
وہ بھی ہے اتنا ہی سمجھ لا کلام
ہے وہی جنات ہیں اعلا سنو
موتی و یاقوت کا ہی بس وہاں
اُسپہ ہی تشریف رکھے شاہ دین
ہوویگی حضرت کو بشانِ عظیم
بہرہ ہے تجلی ہیں تفاوت یقیں
جذبِ شہود اور فناء الفنا
بھولیگا جنت کی سبھی نعمتیں
کہ جو رکھیں حالت کرو بیاں

اُس سے بڑا اور کوئی درجہ نہیں
آپ کے ساتھ اور رہیں اُسمیں کون
ابنِ ابی حاتم والا گہر
جنتِ ماویٰ ہیں یقیں ہو سنو
جو کہ ہے محمودِ معلّٰے مقام
خانہ ہر اک اُسکا ہی تا تین میل
اور وہ سالار کے سب اہلِ بیت
باوے براہیم وہ از فضلِ رب
ساتھ رہیں آپ کے ازواج بھی
خیمے بھی اطراف رہیں ہوں کھڑے
نور کا ایک تاج بھی سر پہ رہے
پھر بطفیل آپ کے سب خاص و عام
علم و عمل ورع و تقا معرفت
ایسے کمالات رہیں جس قدر
ایسا ہو کوئی عاشقِ نورِ جمال
اوّلِ نظارۂ دیدار ہیں

میرے لئے مانگو وہ حق سے یقین
تب کئے ارشاد وہ سالارِ کون
دیتا ہے اس طرح علیؓ سے خبر
لؤلؤ ہیں دو قسم کے بہتر سنو
موتی ہے وہ ز لؤلؤئی سفید اے ہمام
نام اُسکا ہے وسیلہ جلیں
پاوینگے فردوس ہیں وہ پاک بیت
اور بھی گھر والے سمجھ اُسکے سب
فاطمہؓ و حسینؓ ہیں اور علیؓ
جسکو چہار الف ہیں موتی لگے
خاص ہے یہ اُس شہ دین کیلئے
ہوونگے بعد اسکے مشرف تمام
قرب و رایمان کی نورانیت
لذتِ دیدار ملے اُس قدر
مست کرے جسکو ہے جامِ وصال
شیفتہ و ہائم و بیخود رہیں
لذتِ دیدار کی نعمت ملے
ایک یہ گلزار ہمیشہ بہار
غایتِ رحمت سے بلطفِ عمیم
لطف سے دے میرے مرادات سب
دستِ تہی باز نہ گردانیم
از کہ بغیر از توجہ جوید کسے

خاتمہ

پایا ہے اب رنگِ بہارِ ختام
ہوویں محبانِ نبیؐ کے مدام
بہرِ نبیؐ شاہِ بشیر و نذیر
رکھتا ہوں امید ترے سے مدام
چارہ کنی زانکہ تو ہستی مرا
بھیج اس احقر سے درود و سلام

ہوگا فضائل کا نبیؐ کے اے یار
کیجئے مقبول اسے اے کریم
اور روا کر میرے حاجات سب
دارم امید یکہ بجود خوانیم
جز غمِ تو با توجہ گوید کسے
سرورِ عالم پہ سدا صبح و شام

اخبارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اے مومنو | اب بیاں ہجرت کا لکھتا ہوں سنو
خلقتِ نور پیمبر کا بیاں | میں لکھا پہلے چمن کے درمیاں
آپکی میلاد سے بعثت تلک | بعد گیارہ سال کی مدت تلک
جو ہے احوالِ شہِ جن و بشر | وہ لکھا دوسرے چمن میں مختصر
اور برس تھا بارہواں بعثت سے جب | شاہِ عالم کو ہوئی معراج تب
پس مفصل وہ بیاں معراج کا | بسط سے تیسرے چمن میں ہے لکھا
اس چمن میں اب میں کرتا ہوں رقم | کہ پس از معراج سالارِ امم
جو وقائع رو دئے ہجرت تلک | اور ز ہجرت آپکی رحلت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر آئے نکو شعار | بعد معراجِ رسولِ باوقار
شخص بارہ از مدینہ آئے ہیں | سرورِ عالم پہ ایماں لائے ہیں
پانچ شخص ان میں وہی تھے اے میاں | گیارہویں جو سال میں آئے تھے جاں
سات اشخاص اور تھے انکے سوا | لائے وہ ایمان بشاہِ انبیا
اور حضرت سے کئے بیعت سبھی | عقبۂ ثانی کی بیعت ہے یہی
انکے سکھلانے لئے احکامِ دین | ساتھ انکے وہ امام المرسلین
بھیجے اپنے یک صحابی کو بخیر | نامِ پاک انکا ہے مصعب بن عمیر
جب مدینے کو وہ پہنچا آن کر | دعوتِ اسلام میں باندھا کمر
اور چہل مومن ہوئے واں وہ باصفا | ہے نمازِ جمعہ کو قائم کیا
کام میں دعوت کے ہی عیاں و نہاں | تھا بہت سرگرم وہ عالی وقار
ایکدن ابن زرارہ نیکذات | حضرت مصعب کو لیکر اپنے سات
ایک باغ اندر ہوا رونق فزا | اور وہ قرآن واں پڑھنے لگا
سن وہ سعد ابن معاذِ باصفا | اوس کے جو قوم کا سردار تھا
وہ نہ ایماں سے ابھی تھا بہرہ یاب | بھانجے کو اپنے یوں بولا شتاب
کہ وہ بہکاتا ہے لوگوں کو سبھی | منع کر تو جاکے پڑھنے سے ابھی
جاکے تب مصعب کو وہ غصہ کیا | اسکو مصعب اسطرح کہنے لگا

کہ ذرا تو بیٹھکر سن یہ کتاب	گر ہو بہتر کر قبول اسکو شتاب	ورنہ مجھکو منع کر اے پیش بین	وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین
ڈالدے ہتھیار کو بیٹھا وہ جب	چند آیت ہی پڑھا مصعبؓ نے تب	سنتے ہی یاں وہ لایا جلد تر	قوم کو پس جا دیا اپنے خبر
اور ماموں سے بھی جا اپنے کہا	وہ بھی آ مصعبؓ پہ تب غصہ کیا	اسکو بھی مصعبؓ کہا اے نیکنام	بیٹھکر انصاف سے سن یہ کلام
گر پسند ہو تو اجابت کیجیو	ورنہ جو ہووے مناسب وہ کرو	سعد پس اسکو کہا اے نیکذات	تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
	ڈال کر ہتھیار وہ بیٹھا وہیں	تب یہ سورۃ کو پڑھا مصعبؓ یقین	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ ۚ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ؕ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ۝ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ ان آیات

کا خلاصہ یہ ہے کہ قسم ہے کتاب مبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہیں ہم اس قرآن کو عربی لغات پر تا شاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھیں اور مقرر یہ قرآن لوحِ محفوظ میں ہمارے پاس البتہ بزرگ تر اور محکم کیا گیا ہے یعنے اس میں تناقض نہیں اور اگلے کتابوں کا ناسخ ہے، آیا کیا ہم پھیر لیوینگے تمہارے سے قرآن بہ سبب تم مشرک ہونے کے یعنے تم شرک میں گرفتار رہنے اور قرآن سے منھ پھیرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہیں پھیر لیوینگے. قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجا دینگے. کیونکہ ہم اپنے علمِ قدیم سے جانتے ہیں کہ ایک قوم آویگی کہ اس پر ایمان لاوینگے اور اس کے احکام پر عمل کرینگے. اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلوں میں جو مشرک تھے. اور ان کے کفر کے سبب سے ہم پیغمبروں کو بھیجنا موقوف کئے نہیں. آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر اس کے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے. پس ہم ہلاک کر دئے ان کے سخت تر دشمنوں کو انکے قصے جو انبیا سے دشمنی کئے اس قرآن میں گذرے ہیں (تفسیر حسینی) (سورۂ زخرف)

سعدؓ جب اس کو سنا ہے با نیاز	جلد ایمان سے ہوا ہے سرفراز	قوم میں پس جلد اپنے وہ گیا	اور انہیں ترغیب ایمانکی دیا
عبدِ اشہل کے قبیلے کے تمام	لائے ایماں لوگ اسی دن لا کلام	حضرتِ مصعبؓ جو باشانِ عظیم	گھر میں تھا ابنِ زرارہ کے مقیم
اور تھا مشغول دعوت میں مدام	لوگ بھی لاتے تھے ایماں صبح و شام	اوس و خزرج کے قبیلے سے وہیں	لوگ لائے ہیں بہت ایماں یقین
کوئی گھر ایسا نہیں تھا زینہار	جسمیں نہ ہوں چند مومن نیک کار	ملتِ اسلام باشانِ علا	مشتہر شہرِ مدینے میں ہوا
اور لوگ اس شہر کے بھی ہمگیاں	ہو کے مشتاقِ رسولِ انس و جاں	ذکر میں تھے آپکے لیل و نہار	اور جدائی سے تھے سارے بیقرار
تیرہویں سال اندر از بعثت یقین	قافلہ حجاج کا یک اے امین	جب مدینہ سے چلا مکے طرف	حضرتِ مصعبؓ بھی باعز و شرف

سالہ

ساتھ ایک انصار کی جمعِ کثیر
اوس و خزرج کے مقرر قوم سے
نقل ہے گذری تھی جب دو ثلث رات
وہ چلے نزدیک اُسی عقبہ کے تھا
گرچہ وہ ایمان ابھی لایا نہ تھا
الغرض حضرت کے دستِ پاک پر
جانتے ہو تم کہ یہ سالارِ دین
پر نیا ایک جب سے یہ لایا ہے دین
پر ہمارا وہ کہا نا مان کر
ورنہ اب بھی جو کہ چاہو بولیو
بولے یا عباس تم نے جو کہا
آپ جو چاہتے ہو لو ہم سے قرار
کر نصیحت اُنکو فرمائے ہیں تب
اور یہی ہے عہد میرا لا کلام
منع جو اِسکو کرینگے بد نہاد
تم سنو فرماں مرا لاؤ بجا
امر بالمعروف کیجو جا و دا
شہ سے یہ باتیں سُنے انصار جب
آپ کو اس بات کی تو ہے خبر
پر ہمارے اور یہود میں یقین
اور ہماری یہی یک غرض اب
سرورِ عالم سُنے یہ بات جب
تن سے تن اور جاں ہوئے جانِ یکتا

لیکے آیا نزدِ سالارِ بشیر
پانسو جو شخص اُس دم آئے تھے
ہو نہاں کفار سے وہ پاک ذات
کہ جہاں بیعت لئے تھے مصطفےٰ
لیک تھا جب عاقل و دانا بڑا
شرفِ ایماں سے ہوئے وے بہرور
کیسی عزت ہم میں رکھتا ہے یقین
قوم سب ناخوش ہے اِس سے یقین
متفق ہوتا ہے تم سے سر بسر
تا کہ آئندہ پشیماں تم نہو
راست ہے ہم سب نے سمجھے بجا
بہرِ ذاتِ خویش و بہرِ کردگار
کہ یہی ہے عہد اور پیمانِ رب
میں جو پہنچاؤں رسالت کا پیام
کیجیو للہ تم اُن سے جہاد
رنج و راحت شادی و غم میں سدا
نہیِ منکر بھی کرو سر عیاں
با ادب ہو یوں کہا وہ عرض سب
جد و آبا سے ہمارے سر بسر
عہد و پیماں ہے قدیم اے شاہِ دین
آپکو جب فتح و نصرت دیوے رب
مسکرائے اور فرمائے ہیں تب
ہو تمہارے میں مری موت و حیات

خدمتِ عالی میں شہ کے با نیاز
یک جماعت اُنسے کی یہ وعدہ تب
ایک ایک دو دو وہ منزل سے نکل
لائے پس تشریف سالارِ امم
ساتھ لائے تھے اُسے خیر الانام
یوں لگا کہنے اُنہیں عباسؓ تب
اِسکے آبا تھے رئیساں سرفراز
گرچہ اِسکو منع بیحد ہم کئے
عہد جو اِس سے کریں تم برملا
اور نہ ہو وے عداوت کا سبب
پس کئے سب عرض زخیر الوریٰ
عرض کو جب اُنکی حضرت نے سنا
تم کرو اُسکی عبادت دل سے ٹھیک
اِسمیں میری نصرت و یاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اِس بات پر
حق کی رہ میں مال و زر خرچو مدام
اور جو حق بات ہے اسکو کہو
آپکے احکام اے حق کے رسول
ہے ہمارا کام ہی جنگ و جدال
عہد وہ اب توڑتے ہیں ہم سبھی
ہمکو تنہا چھوڑ کر اے شاہِ دین
کہ کبھو ایسا نہ ہوگا بیگماں
گھر تمہارے میں میرا ہو آشکار

سب مسلماں ہوئے ہیں سرفراز
کہ ملیں آ کر نبی سے وقتِ شب
ہو گئی ہیں جمع آ کر در جبل
ساتھ تھا عباسؓ بھی اُس شہ کا عم
کام کو تا دیویں حسنِ انتظام
جانیو اِس بات کو اے قوم اب
اِسکے ہیں محکوم سب اہلِ حجاز
باز آوے تا کہ وہ اس کام سے
گر وفا اسکو کریں تو ہے بھلا
ورنہ تم سے ہم کریں بدلہ طلب
یا رسول اللہ فرماتے ہو کیا
چند تب آیاتِ قرآنی پڑھا
مت کرو تم اسکی دوسرے کو شریک
جان اور دل سے مددگاری کرو
میں کروں جب حکم تم پر جلد تر
اپنی تنگی اور فراخی میں دوام
اُس کے کہنے میں کسی سے مت ڈرو
جان و دل سے کر چکے ہم سب قبول
اور پیشہ ہی ہمارا ہے قتال
آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم سبھی
قوم میں اپنی نہ جاویں خود کہیں
ہیں مرے تم سے تم میرے سے جا و دل
اور تمہارے میں میرا ہووے مزار

ایمان انصار کی دوسری بار کا
عہد و پیمان درمیان آنحضرت و انصار کے

اور تمہارے سے کرینگے جو جنگ ۔ جنگ میں انسے کرونگا بیدرنگ
اور کرینگے صلح جو تم سے عیاں ۔ صلح میں اُنسے کرونگا بیگماں

اور کہے یوں عرض ای شاہِ اُمم ۔ آپکی اُلفت میں جب مر جائیں ہم
مال و جاں جب تمیہ کردیویں فدا ۔ کیا ہے پھر فرمائے اسکی جزا

شہ نے فرمایا کہ جنت ہے جزا ۔ اور تب یہ آیۂ اشرف پڑھا

جَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

سن کے یہ آیت بہت ہی خوش ہوے ۔ اور یوں سب عرض حضرت سے کئے
دستِ اشرف کیجیے اپنا دراز ۔ ہوتے ہیں بیعت سے اب ہم سرفراز

دستِ اطہر تب دئے خیر البشر ۔ ہوگئے بیعت سے وہ سب بہرور
بارگاہِ کبریا سے بر رسول ۔ آیۂ اقدس یہ پائی تب نزول

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۵ سورۂ توبہ

عقبۂ کبریٰ اُسے کہتے ہیں جاں ۔ اور اُسی کو ثالثہ کہتے ہیں ہاں
سنہ ۱۳ مہینے آگئے ہجرت کے اے یار ۔ یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار

اُنمیں بارہ شخص کو شاہِ انام ۔ سروری بخشے بر انصارِ کرام
ہے روایت آکے جبرئیلِ امین ۔ نام جن جن کے کئے ظاہر یقین

اُنکو ہی حضرت نے ٹھیرایا امیر ۔ اُنکو تھی انصار میں شانِ کبیر
نقل ہے یکشخص تب انصار سے ۔ یوں کہا ہے سیدِ ابرار سے

یا رسول اللہ اکثر کافراں ۔ آج حاضر ہیں منا کے درمیاں
حکم دیجے تا کریں ہم اُنسے جنگ ۔ قتل کردیویں سبھوں کو بیدرنگ

شہ کہے حق سے نہ میں مامور ہوں ۔ تا جدال و جنگ اب اُنسے کروں
سنکے یہ سب تابعِ فرماں ہوے ۔ حکم لیکر اپنے ڈیروں کو گئے

واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں جب ۔ عرضِ خدمت یوں کئے ہیں با ادب
آپکے مشتاق ہم سرّ و جہار ۔ ماہیٔ بے آب سا ہیں بیقرار

پس مدینے کو بھی رونق دیجیے ۔ اُسکو اب رشکِ گلستاں کیجیے
جان و دل سے بندۂ فرماں ہیں ہم ۔ آپکے ہی منتظر ہیجاں ہیں ہم

ہم سبھوں کے وہیں چشم انتظار ۔ ہیں قبولِ عرض کے اُمیدوار
عرض ہے ہر دم یہ حضرت کیطرف ۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

شہ کہے ابتک نہ درگاہِ خدا ۔ حکم ہجرت کا نہیں مجھکو ہوا
جسطرف جب حکم دیوے کردگار ۔ میں کروں ہجرت یہی ہے انتظار

پس وداع اُنکو کئے شاہِ جہاں ۔ وہ مدینے کو ہوے سارے رواں
کافروں کو جب ہوئی ہے یہ خبر ۔ ڈالے خاک آہ و حسرت اپنے سر

حکمِ ہجرت کا ہی تھا جو انتظار ۔ خواب دیکھے ایکشب شاہِ خیار
درمیاں دو کوہ کے نخلستاں ہے ایک ۔ شہ کہے ہجرت وہاں پر وجہ نیک

پس صحابہ کو کہے یوں شاہِ دین ۔ ہے وہ ہجرت گہ مدینہ کی زمیں
اور بعض اصحاب کو خیر البشر ۔ حکم ہجرت کا کئے ہیں جلد تر

تب کئے ہمجا مکے سے نہاں ۔ ہوگئے شہرِ مدینے کو رواں
حضرت فاروق رض لیکن ہے امیں ۔ ہے علانیہ کئے ہجرت یقیں

تھے حرم میں کافراں جو جمع ہو ۔ اُنکو یوں کہنے لگے اے کافرو
زن کو بیوہ کرنا چاہے جو لئیم ۔ اور جو اطفال کو اپنے یتیم

وہ کرے اب آکے میرے سے جدال ۔ بات کرنیکا نہ کوئی پایا مجال
کر طوافِ کعبۃ اللہ سات بار ۔ اور دو رکعت پڑھکے با صبر و قرار

چلدئے شہرِ مدینے کے طرف ۔ با شجاعت با شہامت با شرف
اسطرح اعیانِ اصحابِ کبار ۔ سب مدینے کو گئے با صد وقار

غیر صدیق رض و علیِ مرتضیٰ ۔ کوئی جلیل الشان نہ سفر رہا تھا
پر سا کیں تب کئے اصحاب سے ۔ رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

فاروق کا ہجرت کرنا

انکو بعد ہجرت شاہِ زماں — رنج پھر دینے لگے ہیں کافراں
تب جو مانگے ہیں وہ مظلوماں دعا — حق نے قرآں میں اشارہ یہ کیا

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

الغرض صدیق از خیر البشر — جبکہ چاہے آپ بھی اذنِ سفر
انکو فرمائے نبی ٹھہرو ذرا — منتظر ہوں میں بھی حق کے حکم کا
مشرکاں دیکھے کہ اصحابِ کرام — عازمِ شہرِ مدینہ ہیں تمام
سمجھے پیغمبر بھی جاوینگے اُدھر — فکرِ ایذا میں پڑے پھر سربسر
دارِ ندوہ یک مکاں شوریٰ کا تھا — مشورت کرنے لگے سب اسمیں آ
آیا ہے ایسے میں شیطانِ لعین — شکل پر یک شیخ نجدی کی وہیں
کون ہے پوچھے اُسے کفار تب — وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں اب
تا تمہاری مشورت میں ہوں شریک — تمکو میں بتلاؤنگا تدبیر ٹھیک
کافراں اُسکو غنیمت جان کر — سرگروہ اپنا اُسی کو مان کر
رائے اپنی او تدبیر نہاں — ایک یک کرنے لگے اُس سے بیاں
یوں کہا تب ہشام ابنِ عمر — کہ محمدؐ کو رکھو تم قید کر
بولا ابلیسِ لعیں اُسکے صحب — جنگ کرا سکو چھڑا لینگے شتاب
دوسرا کافر کہا یہ سُنکے تب — اس کو مکے سے کریں اخراج اب
یوں کہا تب اسکو ابلیسِ لعیں — رائے بھی تیری مناسب یہ نہیں
کیونکہ ہیں اُسکے بہت شیریں کلام — جو سنیں وہ شیفتہ ہوینگے تمام
کثرتِ اتباع سے وہ بیدرنگ — پھر کریگا جلد آکر تم سے جنگ
تب لگا کہنے ابوجہل لعیں — یہ مجھے تدبیر سوجھی ہے یقیں
ہر قبیلے سے نکلکر یک جواں — جمع ہو کر جاویں سب اُسپر نہاں
اور چلاویں ملکے سب یکبار تیغ — قتل کردیں اُسکو بے بیم و دریغ
ایک قبیلے سے نہیں جب اخذ قصاص — کسطرح مانگیں بنی ہاشم قصاص
خوں بہا پر تب وہ راضی ہوینگے — خوں بہا تب اسکا ہم سب دیوینگے
جب سنا یہ بات ابلیسِ لعیں — اُس لعین پر تب کیا ہے آفریں
متفق اسپر ہوئے کفار سب — قتل کردیں تا دغا سے وقتِ شب

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

حضرتِ صدیقِ اکبر باصواب — ہے روایت ایک شب دیکھے بخواب
آسماں سے ماہِ انور اے پسر — شہر میں مکے کے آیا ہے اُتر
مکہ اشرف کا میدانِ تمام — نور پیدا ہو گیا اُس سے تمام
پھر وہاں سے آسماں پر چڑھ گیا — پس مدینے میں بہم نازل ہوا
سب مدینے کو منور کر دیا — نور سے اپنے زمیں کو بھر دیا
اور اس شہر مدینے کی زمین — تھی منور جلوہ گر یونہی یقین
آیا جب مکے طرف وہ ماہتاب — پھر منور ہو گیا مکہ شتاب
کر کے یوں مکے کو روشن ہمیاں — پھر ہوا سوئے مدینہ وہ رواں
عائشہؓ کے گھر میں آ جدا از یقیں — کر زمیں کو شق گیا اندر وہیں
جب ہوے بیدار وہ عالی وقار — درد و غم سے ہو گئے ہیں زار زار
علم میں تعبیر کے وہ اے خبیر — تھے یقیں ملکِ عرب میں بے نظیر
پس ابوبکرِ مکرم اے زکی — سمجھے یوں تعبیر اپنے خواب کی
وہ مہِ تاباں ہیں سالارِ انام — اور ستارے آپکے صحبِ کرام
ساتھ پیغمبر کے ہو کر جاں نثار — غربت و ہجرت کرینگے اختیار
یعنے مکے سے نکلکر جائیں گے — اور مدینہ میں اقامت لائینگے
پھر کے جو مکے کو آیا ماہتاب — ہے دلیل فتحِ مکہ بالصواب
عائشہؓ کے گھر میں آ کر بعد ازاں — جو ہوا غائب زمیں کے درمیاں
گھر میں جانا اُنکا اے نیکو نہاد — شرفِ خلوت سے ہے بی بی کے مراد

جو ہوا غائب زمیں میں پا وفات / دفن اسی گھر میں ہوں شاہ کائنات
الغرض صدیق اکبر اے امیں / ہو گئے اس خواب سے اندوہگیں

اور یقیں تب انکو ہجرت پر ہوا / کہ نبی کو حکم ہجرت آئے گا
اور چاہیے آپ ہی خدمت گذار / اس سفر میں ہو رفیق جاں نثار

متفق ایسے میں ہو کفار سب / قتل پر شہ کے ہوئے تیار جب
لائے آں آیت کو جبریل امیں / حکم ہجرت شہ کو سنوائے وہیں

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

اور اسی شب کو کفار لعیں / مشورت میں قتل کے تھے جو یقیں
قصد انکا سب سنائے جلد تر / اور کئے یوں عرض از خیر البشر

خوابگاہ خاص میں کے شاہ دیں / استراحت آپ فرمانا نہیں
ہو مدینے کیطرف رونق فزا / آپکو نصرت وہاں دے گا خدا

جمع ہوا ایسے میں وہ کفار سب / اور باہتھیار ہوا اشرار سب
در پہ سرور کے کھڑے تھے آن کر / تاکہ جب سو جائے شاہ بحر و بر

داخل دولت سرا ہو کر تمام / قتل کر دیویں دغا سے لاکلام
جب سنے آواز ان کی مصطفیٰ / اس طرح فرمائے ہیں با مرتضیٰ

حکم ہجرت کا مجھے بھیجا ہے رب / میں مدینے کیطرف جاتا ہوں اب
جو ہیں لوگوں کی امانت میرے پاس / سب تو پہنچا دے انہوں کو بے ہراس

کافراں سب جمع ہوئے ہیں اب / قتل میرا آج وہ چاہتے ہیں سب
پس ابھی جاتا ہوں میں باہر شتاب / کہ نہیں ہے حق سے مجھکو حکم خواب

سبز چادر یہ تو میری اوڑھ کر / جلد سو جا اب یہ میرے فرش پر
اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھ / رنج کچھ پاوے نہ تو بے شبہ و شک

اور مدینے کو تو بعد از جلد آ / حافظ و ناصر ترا بس ہے خدا
شاہ مرداں شیر یزداں مرتضیٰ / جاں نثار شاہ اکواں مرتضیٰ

حکم یہ سن کر بہت شاداں ہوئے / جان و دل سے شاکر یزداں ہوئے
اور طمانیت سے با خاطر فراغ / بستر اطہر پہ سوئے باغ باغ

یہ توکل ان کو تھا اللہ پر / کہ نہیں نیند آگئی ہے جلد تر
جب ہوئے حضرت پہ ایسا جاں نثار / خوش ہوا انسے بہت پروردگار

آئے تب انکی حفاظت کو وہیں / جلد میکائیل و جبریل امیں
تھے سرہانے انکے بیٹھے جبرئیل / اور میکائیل پائیں تھے خلیل

بولتے تھے اے علی تیرے مثال / کون ہے کہ تجھسے خوش ہو ذوالجلال
ملاء اعلیٰ کے ملائک میں تمام / کر رہے ہیں فخر اب وہ لاکلام

جب رسول اللہ پر شیر خدا / کر دئے یوں نفس کو اپنے فدا
آیۂ اشرف یہ پائی ہے نزول / شان میں اس باصفا کے بر رسول

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ

اوڑھ کر حضرت کی چادر کو علی / فرش پر جب سوئے با شان جلی
گھر سے باہر آ کے سالار عرب / اور لیکر ایک مشت خاک تب

پھینک ڈالے کافروں پر بھی / وہ اسی دم ہوگئے اندھے سبھی
ہے روایت کہ پڑی جنپر وہ خاک / بدر کے دن ہوگئے وہ سب ہلاک

شاہ عالم جب روانہ ہو چکے / یوں کہا ایک شخص آ کفار سے
منتظر کس کے یہاں ہو تم کھڑے / وہ کہے قتل محمد کے لئے

وہ کہا صد وائے تم پر اے گروہ / اب تو آگے سے تمہارا یا شکوہ
ہوگیا رونق فزا حق کا نبی / اور تمہارے سر پہ ڈالا خاک بھی

سر پہ دیکھے ہاتھ اپنے پھیر سب / جوں کہا وہ پائے وہ ہی کو تب
پس لگے ملنے کو وہ حسرت کا ہاتھ / سر پہ ڈالے خاک پھر وہ بد صفات

جا کے پھر دیکھے کہ سوتے ہیں علیؓ
وہ کہے واللہ اعلم بالصواب
بولی بی بی عائشہؓ دوپہر کو
کسلئے اس دھوپ میں آئی ہو آب
پوچھے ہیں کیا ہوؤں ہمراہِ رکاب
تیز رو تھے اونٹ انکے پاس دو
اور کئے یوں عرض حقِ رسولؐ
وہ کئے ہیں گرچہ عجز و انکسار
ہے سنو قصوا اسی ناقے کا نام
اور امانتدار بھی تھا وہ خبیر
اور تھا ایک شخص عبداللہ نام
اور شب کو آکے غارِ ثور پر
اور ہم سفرہ بچھائے لا تبھی
پھاڑ کر اپنا کمر بند جلد تر
پس شبا شب شاہ کو لے اپنے ساتھ
خوف سے اعدا کے صدیقِ زکی
آہ جب اس شاہِؐ عالی جاہ کو
شاہ کے پائے مبارک نازنیں
اس سے ہو صدیق اکبرؓ دل فگار
پاؤں بھی صدیقؓ کے زخمی ہوئے
غار میں سوراخ تا ہفتاد تھے
بند سب سوراخ کپڑوں سے کئے
پھر کئے یوں عرض اے مقبولِ رب

شہؐ کی چادر اوڑھ باشانِ جلی
جانے حق حالِ نبیؐ بے ازتیاب
سرورِؐ عالم نہ آئے تھے کبھو
کیا ہے اب فرمائے اس کا سبب
شاہ فرمائے کہ ہاں ہے باصواب
تھے خریدی انکو شش صد درہم سے جو
جو پسند ہو ایک اب کیجے قبول
پر نہیں حضرتؐ قبولے زینہار
قول ہے دوسرا اُسے جدعا تھا نام
اس سفر میں اُس کو ٹھہرائے اجیر
عاقل و ہشیار و زیرک لا کلام
حال سے کفار کے دیوے خبر
پس تناول سے ہو فارغ نبیؐ
نصف باندھی اور دی نصفِ دگر
اور وہ بیسہ بھی لیکر اپنے ہاتھ
آگے رستے شاہ کے پیچھے کبھی
راہ چلنے کی نہ تھی عادت کبھو
جس سے پایا تھا شرف عرشِ بریں
اپنے کھاندوں پر کئے شہ کو سوار
پر نہیں حضرت سے وہ ظاہر کئے
دیکھ وہ صدیقؓ بس مضطر ہوئے
ایک دو سوراخ تب باقی رہے
لائیے اس غار میں تشریف اب

تب اٹھا کر انکو پوچھے کافراں
پس ہوئے ہیں شہ بوقتِ نیمروز
یوں کہے صدیقؓ اے شاہِ ہدا
شاہؐ سب احوال گذرا سو کہے
اسقدر صدیقؓ جب شاداں ہوئے
اور کھلا کر فربہ کر کے تھے رکھے
شاہ فرمائے کہ قیمت دیوں گا
پس کئی ہیں یک شتر اُنسے خرید
شخص اک نامی جو عبداللہ تھا
تا دو اشتر بعد سہ دن جلد تر
کر دئے اس کو مقرر تب یہ کام
عائشہؓ کہتی ہیں سامانِ سفر
باندھنے توشہ نہ تب کپڑا ملا
نقل ہے تب نقد درہم پنجہزار
ثور کے جانب ہوئے گھر سے رواں
اور کبھی سیدھے کبھی بائیں طرف
تھی اندھیری رات راہ خاردار
ہو گئے زخمی ہوا ہے خوں رواں
انگلیوں پر ہی لگے چلنے بہم
یونہی پہنچے غار پر وہ آکے جب
بیش قیمت وہ جو پہنے تھے لباس
اپنے دو پاؤں سے بند انکو کئے
غار میں تشریف لا پیغامبرؐ

اے علیؓ کہدو محمدؐ ہیں کہاں
گھر طرف صدیقؓ کی رونق فروز
آپ پر ماں باپ ہو میرے فدا
حکم ہجرت سے مجھی آگاہ کر دئے
غایت شادی سے بس گریاں ہوئے
چار مہ سے انکو تب حاضر کئے
اسکو بے قیمت نہیں میں لیونگا
قیمت نہ صد درم سے اے رشید
رہبری کے فن میں بس آگاہ تھا
لا کرے حاضر وہ کوہِ ثور پر
دن گذارے کافرونمیں وہ تمام
ہم کئے تیار اُس دن جلد تر
جلد تر اسماء مری خواہر نے آ
گھر میں تھے صدیقؓ کے اے ہوشیار
آہ تھی وہ شب اندھیری امیاں
دوڑتے ہو جان فدا وہ باشرف
ٹھوکریں لگتی تھیں اور چبھتے تھے خار
آئے لرزے میں زمین و آسماں
تا نہ ظاہر ہو کہیں نقشِ قدم
پہلے اترے غار میں صدیقؓ تب
پارہ پارہ کر اُسے وہ حق شناس
غار کو جاروب بھی وہ تب دئے
انکے رکھ زانو پہ سوئے اپنا سر

۱۹۱ احوالِ ہجرت شریف

۱۹۲ حضرتؐ کے ساتھ رفاقت صدیق اکبرؓ

غار میں صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو سانپ کا کاٹنا

پاؤں کو صدیقِ اکبر کے وہاں / کاٹتا تھا سانپ آ کر نہاں
تا نہ ہو بیدار سالارِ خیار / نیند میں تا ہو خلل کچھ زینہار
ہو گئے بیدار شاہِ مرسلیں / اور کہے روتا ہے کیوں تو اے امیں
ڈالے حضرتؐ زخم پر اُنکے لعاب / وہ شفا فی الفور پایا ہے شتاب
شاہِ دیں فرمائے تب اُس مار کو / کیوں دیا تو رنج میرے یار کو
منتظر تھا آپ کا شام و سحر / آپ کے تا دید سے ہوں بہرہ ور
تا کہ آپ اس غار میں کر کے نزول / رشکِ جنت جب ہو گئے اے رسول
حضرتِ صدیق اے شاہِ انام / پر کیا جب بند یہ روزن تمام
روکتا تھا مجھکو بس وہ باکمال / اور تڑپتا تھا مجھے شوقِ وصال
پر وہ اپنے پائے اشرف کتیں / یک سرِ مو بھی ہلایا ہی نہیں
آفریں اُسپر ہزاراں آفریں / رحمتِ حق اُسپہ ہو تا یومِ دیں
جبکہ ایسا آزمائے ہیں سگے / ہیں پسند آئے بہت اللہ کے
حق کہا صدیقِ اکبر کو سلام / اُسکو پہنچا اور یہ فرمایا پیام
اور اُجلے پاک مروارید سے / یک پیالہ ہم وہ پتھر میں رکھے
پس بہت مسرور ہو خیر البشر / یہ دئے صدیقِ اکبر کو خبر
اُسمیں شربت برف سے تھا سرد تر / شہد سے میٹھا زیادہ اے پسر
نوش فرمائے اُسے صدیق جب / حق دیا ہے چین اُنکے دل کو تب
یہ روایت گرچہ نادر ہے ولے / کچھ عجب اسپر نہ ہرگز کیجئے
وہ لعابِ پاک در سر و جہار / آب کوثر سے ہے بہتر لاکھ بار
جب پئے صدیق وہ شربت شتاب / ہو گیا ہے اُنسے تب کشفِ حجاب
ایک تھی کشتی وہ دریا میں عیاں / اور اُس کشتی کے اندر یک جواں
اے ابوبکرؓ مکرم باوقار / دل کو اپنے تنگ مت رکھ زینہار
تو عجائب اور غرائب بیحساب / اُسمیں دیکھے صنعتیں حق کی شتاب

آہ تب صدیقِ اکبر اے امیں / پاؤں کو اپنے ہلائے ہی نہیں
اشک آنکھوں سے رواں ہو اُنکو تب / آپکے رخسار پر ٹپکے ہیں جب
عرض تب صدیق نے شہ سے کیا / سانپ میرے پاؤں کو ایذا دیا
سانپ بعد از آکے باہر جلد تر / پائے بوسی سے ہوا ہے بہرہ ور
وہ کیا یوں عرض اے سالارِ دیں / کہ میں عیسیٰ کے زمانہ سے یہیں
اور یہ ستر دریچے چوطرف / میں بنایا تھا ہاں اے باشرف
بند گر دیوے اک روزن کتیں / آؤں بیٹھ دوسرے روزن میں
ہو گیا مجبور اور لاچار میں / پاؤں کو اسکے دیا آزار میں
میں ہو بیتاب و تواں اور بیقرار / پاؤں کو کاٹا ہوں اسکے بار بار
کیا ہے اُنکی یہ شجاعت بیعدیل / کیا ہے اُسکی یہ صداقت کی دلیل
یک روایت ہے کہ صدیقِ ہمام / باب میں حُبِ نبیؐ کے لا کلام
جلد آئے غار میں روح الامیں / اور کہے ہیں عرض یوں اے شاہِ دیں
آگے آدم کے یقیں چار الف سال / ہم کئے اک سنگ پیدا باکمال
اور پیالہ ہے وہ شربت سے بھرا / ہے وہی تریاق اسکے زہر کا
سنگ وہ فی الحال حاضر ہو گیا / اور بھی حکمِ خدا سے شق ہوا
اُسمیں بھی کافور سے خوشبو تری / اور بہت بہتر تھا اُس کا رنگ بھی
پس معین الدین ہروی نے یہاں / یوں کیا ہے معارج میں بیاں
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب / وہ روایت ہے صحیح کامیاب
پس وہ شربت اُنکو ملنا کیا عجب / ہے یہ قدرت حق کی اے اہلِ ادب
شق وہیں اک غار کا کونا ہوا / اور نظر آیا ہے اک دریا بڑا
اور وہ دریا کے کنارے باغ تھا / وہ جواں کشتی سے کرتا تھا ندا
گر تو چاہتا ہے تو اس کشتی میں آ / تا تجھے اس باغ میں چھوڑ دوں بلا
جب سنا صدیق اُس سے یہ ندا / جلد تب اسکو جواب ایسا دیا

حضورؐ کا شربت پلانا

ایک دیدار نبیؐ پر بے گماں
ہیں فدا ایسے ہزاروں جان و جاں

ان کو فرمائے نبیؐ نے سالار دیں
اے ابوبکرؓ مکرم پیش بیں

وہ کئے ہیں عرض اے شاہِ انام
آپ ہی کیجے بیاں اس کا تمام

اور وہ کشتی محبت ہے پہچان
اور رضواں ہی جو تھا اسمیں جوان

غار سے گر تم نکلنا چاہتے
بلغ میں وہ تم کو لیجا چھوڑتے

ہووے گرد نہ ہمارے مشرکیں
ہم یہ روزن سے نکل جاویں یقیں

اور روایت ہے کہ حضرت آنکلے
جب کہ غارِ ثور میں داخل ہوئے

آکے اک مکڑی بھی از حکم غنی
غار کے سر پر بھی اک جالا تنی

الغرض صدیقؓ جب اے با شعور
آئے ہیں غیبت سے در حال حضورؐ

واقعہ تم پر کھلا ہے جو یہاں
تم کہو یا میں کروں اس کا بیاں

تب کئے ارشاد یوں شاہِ دیں
حوض کوثر ہے وہ دریا بالیقیں

اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار
ہے وہ جنت کا بلا شک مرغزار

ہے روایت دوسری شاہِ خیار
یوں کہے صدیق سے اے باوقار

اور اس کشتی میں چڑھ کر جلد تر
باغ جنت میں کرو گے اب گذر

حکم حق سے ایک کیکر کا شجر
ہوگیا پیدا ابھی اس غار پر

ڈھونڈھنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر میں صدیق اکبرؓ کے اور غار ثور تک جانا اور سر غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب میں قدرت الٰہی سے موجود ہوئے تھے دیکھ کر واپس ہونا

دختر صدیقؓ اسما پاک ذات
یوں روایت کی ہے اے نیکو صفات

صبح کو سب کافراں پر اضطراب
ڈھونڈھتے آئے ہمارے گھر شتاب

میں کہی اس کی خبر مجھ کو نہیں
سنتے ہی یہ بات بوجہل لعیں

پھر وہ ملعوں اس طرح کہنے لگا
شہر مکہ میں کرو ایسی ندا

جو کہ ان ہر دو کو لا دیگا یہاں
یا کہ دکھلائے ہمیں ان کا نشاں

ڈھونڈھنے شہ کو بطمع مال و زر
کوہ و صحرا میں گئے ہیں منتشر

لے قریشیوں کی جماعت اپنے ساتھ
جب چلا مکہ سے باہر بد صفات

لیک کچھ آثارِ انگشت قدم
دیکھ کر اس راہ میں اے محترم

پس قریشیوں سے کہا ہے وہ لعیں
آئے ہیں دونوں یہاں تک بالیقیں

وہ کہانت سے یہ جانا ہو مگر
کر دیا بااین لئے حق بے خبر

جالگے وہ کفار دیکھے غار پر
کہ کھڑا ہے اس پہ کیکر کا شجر

ڈال انڈے اس پہ تھے بیٹھے ہوئے
کافروں کو دیکھ وہ ہر دو اُڑے

کہ مرا والد بھی اور شاہِ جہاں
آہ جس شب کو ہوئے گھر سے رواں

مارے ڈر کے پس میں باہر آئی جب
پوچھے وہ والد کہاں تیرا ہے اب

اک طمانچہ مجھ کو مارا بے حیا
کان سے جھمکا مرے نیچے گرا

کہ رسول اللہ اور صدیقؓ کو
عندلیب گلشن تصدیق کو

اس کو ہم سو اونٹ دیویں گے یقیں
یہ ندا سن کر بہت سے مشرکیں

شخص اک قائف جو اس کا نام تھا
ڈھونڈھتے نکلا ہے جیسے بیجا

راہ میں صدیقؓ کا وہ نقش پا
گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا

ظن غالب ان کے وہ ملنے پہ کر
غار تک آیا وہی کرتا نظر

پر نہ جانوں وہ گئے یہاں سے کہاں
ہیں زمیں میں ملگئے بر آسماں

قول دوسرا ہے کہ وہ بولا وہاں
کہ ہیں وہ اس غار کے ہی درمیاں

اور ہیں مکڑی کے جالے بھی وہاں
اور اک جفت کبوتر بے گماں

کافراں بولے یہ کیکر کا شجر
عمر احمدؐ سے بڑا ہے سربسر

دیکھ مخلوقات حق میں اے شریف — کہ ہے مکڑی ایک مخلوق ضعیف
ایسے اک مخلوق سے حق نے یہاں — یوں دیا فتح و ظفر بر کافراں

جبکہ وہ مجھ سے وہ قہار پاک — کر دیا نمرود کو پل میں ہلاک
معجزہ ہے یہ بڑا اس شاہ کا — وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا

ہے روایت تب ابو بکرؓ گریاں — سن کے وہ آواز کفار لعیں
ہو گئے ہیں مضطرب اور بیقرار — ان کو فرمائے رسولِ باوقار

کہ نہ غمگیں ہو تو اے فرخندہ پے — حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہے
جب معیت یہ سنے وہ یارِ غار — دل کو جب ان کے ہوا چین و قرار

حق کیا نازل سکینہ جلد تر — قلب پر صدیقؓ کے اے باخبر
الغرض ہو کر پشیمان و حزیں — غار سے واپس ہوئے جب مشرکیں

اور عبد اللہ ہمیشہ لا کلام — کافروں کے ساتھ ہی تھا مدام
اور شب کو آ کے غارِ ثور پر — کافروں کے حال سے دیتا خبر

ہے روایت بادشاہِ انبیا — اس کبوتر کے کئے حق میں دعا
حق نے دی ہے اس کو جگہ در حرم — فضل سے اس کو کیا ہے محترم

جو کبوتر اب حرم میں ہیں یہاں — اس کے ہی اولاد سے ہیں بیگماں
بھی رہیں جاری وہ تا یوم القیام — اور ہے کھانا اس کا امت پر حرام

تین دن گذرے کے بعد اے خبیر — اشتراں حاضر کیا ہے وہ اجیر
سرور عالم نکل کر غار سے — تب مدینہ کی طرف راہی ہوئے

تھا بیع اول وہ اے باصفا — غرہ تھا یا دوسرا دن پیر کا
شاہ قصویٰ پر ہوئے اپنے سوار — اور تھے پیچھے آپ کے وہ یارِ غار

جو وقائع راہ میں پائے ظہور — اک عجب ان سے ہی یہ اے باشعور
ایک عورت عاتکہ تھا جس نام — دختر خالد مروت التیام

ام معبد اسکی کنیت اے سعید — راہ میں تھا اس کا خیمہ در قدید
تھی وہ عورت بس خلیق عاقلہ — اور مہماں دوست تھی وہ کاملہ

جبکہ گذرے اس کے خیمہ پر رسول — اس کی منزل میں کئے شرفِ نزول
شیر و خرما گوشت سالارِ عرب — ام معبد سے کئے دریافت جب

اس نے کی تب عرض اے شاہِ کریم — ہے یہاں اس سال میں قحط عظیم
اور مندا بکریوں کا دور ہے — اس لئے یہ عاجزہ معذور ہے

ہوتے گر حاضر یہ چیزیں بے قصور — میہمانی پس میں کی ہوتی حضور
اس کے پھر خیمہ میں دیکھے ہیں نبیؐ — لاغر اک بکری تھی بس باندھی ہوئی

اس سے یوں پوچھے رسول انس و جاں — باندھ رکھی کیوں تو اس بکری کو جاں
بولی لاغر ہو کے یہ بکری یقیں — ساتھ منڈے کے ہے جا سکتی نہیں

ہے وہ مدت سے ضعیف و ناتواں — دودھ کا اس میں نہ ہو نام و نشاں
شہ کہے کیا اذن تو دیتی ہے زود — تا نچوڑوں اب میں اس بکری سے دودھ

وہ کبھی گر دودھ اب کچھ اس میں ہو — میں فدا ہوں آپ پر بس کیجیو
پاؤں بکری کے ملایا اک دگر — دستِ اطہر اس کے پھیرے کاچھ پر

بول بسم اللہ پڑھے ہیں یہ دعا — ربنا بارک لہا فی شاتہا
یعنی اس بکری میں اے عالم کے رب — دیکھئے برکت ام معبد کو تو اب

سرور عالم یہ کرتے ہیں دعا — کاسہ اس کا دودھ سے یوں بھر گیا
پاؤں اس کے ہو گئے ہر دو جدا — شاہ دیں منگوا کے اس وقت اک گھڑا

وہ گھڑا بھر کر نچوڑا اس سے دودھ — خیمے والوں کو پلائے سب وہ دودھ
اپنے ہمراہیوں کو پلوا بعد ازاں — خود کئے ہیں نوش سالار زماں

پھر نچوڑے دودھ دوسری بار جب — گھر کے برتن بھر گئے ہیں اس سے سب
بعد ازاں خیمہ میں کچھ آرام کر — سرور عالم اٹھے ہیں جلد تر

کر وضو کانٹے پڑے تھے جو وہاں — اس پہ ڈلوائے وہ پانی اے میاں
صبح اس جا پہ اُگا ہے اک شجر — بھی کرامت سے ہوا ہے مشتہر

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا
شام کو گھر اپنے آیا بو سعید
وجہ پوچھا اس کا حیران ہو کے جب
وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ
گر میں ہوتا اس جگہ ہوتا جاں نثار
مل کے آنحضرتؐ سے ہر دو جلد تر
نقل ہے بکری سے وہ اے باخبر
قحط آیا عصر میں اس کے زیاد
دودھ دیتی تھی بہت از فضل رب
ہاتف غیبی کئے دن بعد آ
جانیو وہ کون ہیں ہر دو رفیق
اور اس خیمے میں برکات و فور
دست پیغمبر کی برکت سے عیاں
جلد جا کر تم اے ابنائے کعب (کعب قبیلہ کا نام)
اور مذمت میں بھی کفاروں کے سب
یکساں سمجھے کہ وہ سالار دیں
وہ ابھی ایمان لایا تھا نہیں
طے کیا ہوں جلد اکثر منزلیں
میں نے میں پر گر کے پھر ہو کر سوار
دونوں اگلے پاؤں میرے اسپ کے
یہ نہیں طاقت تھی گھوڑے کے تئیں
دیکھ کر صدیقؓ نے مجھ کو قریب
اور کہے حق سے میرے پر کر نگاہ
میں نے گلزار شہادت میں لکھا
مرد جو تھا ام معبد کا رشید
ام معبد پس کہی وہ قصہ سب
سب سولوں کا یقیں سنکر ہے وہ
اور کرتا اس کی صحبت اختیار
شرف ایماں سے ہوئے ہیں بہرہ ور
دیکھتے تھے برکتیں شام و سحر
سال اک کہتے ہیں عام الرماد
سیر تھے پس اہل خانہ اس سبب
بیتیں اس مضموں کی مکے میں پڑھا
ہیں محمدؐ اور صدیق عتیق
شاہ کے مقدم سے پائی ہیں ظہور
دودھ دی ہے اس قدر وہ بکریاں
بہن سے اپنی یہ پوچھو حال سب
اور کئے بیتیں پڑھیں ہاتف نے جب
عازم شہر مدینہ ہے یقیں
پس وہ نکلا ڈھونڈھنے شہ کے تئیں
اور ملایا شاہ کو جا راہ میں
جلد دوڑایا ہوں پھر بے اختیار
قدرت حق سے زمیں میں دھنس گئے
کہ نکالے پاؤں باہر از زمیں
مضطر و حیراں ہوا ہے اے لبیب
یا الٰہی اس کے شر سے دے پناہ
الغرض وہ بادشاہؐ دو جہاں
دیکھا برتن گھر کے سب چھوڑی برے
کی ہے حضرت کی شمائل کا بیاں
ہے محمدؐ نام اس کا مشتہر
ساتھ لے پس اپنی عورت کو وہیں
اور کئے دن تک وہ خدمت میں رہے
تھی زمانے تک عمرؓ کے وہ یقیں
تھی بڑی تصدیق عالم پر تمام
دختر صدیقؓ اسماؓ یوں کہی
کہ جزائے خیر رب العالمیں
ام معبد کے وہ خیمے تک گئے
ایک بکری ام معبد کی حقیر
اس کے گھر جتنے تھے برتن وہ تمام
معجزے سے شہؐ کی دیو بگی خبر
حضرت اسماؓ کہی اے باصفا
جا سراقہ پاس کفار عرب
نقل یوں کرتا ہے وہ اے باوقار
جب ہوا نزدیک شاہ مرسلیںؐ
اس قدر نزدیک سرورؐ کے ہوا
پھر زمیں پر جلد تر میں گر پڑا
مصطفیؐ کے اور میرے درمیان
شہؐ کہے اس کو نہ ڈرا ہی باادب
یہ دعا کرتے ہیں وہ سالار دیں
جب وہ خیمے سے ہوئے آگے رواں
شیر خالص سے بھری ہیں ادویہ
اور اوصاف و خصائل کا بیاں
اس کے جو یا ہیں قریش بدسیر
جلد آ پہنچے مدینے کے تئیں
بعد ازاں پھر اپنے خیمے کو گئے
دودھ میں اس کے کمی آئی نہیں
لیک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام
کہ مدینے کو سدھارے جب نبیؐ
دیوے ان ہر دو رفیقوں کے تئیں
اور وہ شرف نزول اس جا کئے
کہ نہیں دیتی تھی جو اک قطرہ شیر
بھر گئے اس دودھ سے ہی لاکلام
شاہدی بکری بھی دیگی سر بسر
ہاتف غیبی یہ بیتیں جب پڑھا
بھیجے ہیں سوئے مدینہ اس کو تب
کہ میں گھوڑے پہ تب اپنے ہو سوار
اسپ میرا ہو گیا سر بر زمیں
آپ کی آواز قرأت میں سنا
عصمہ لپنے اسپ کرنے لگا
فاصلہ تھا ایک نیزے کا ہی جان
رب ہمارا ہے ہمارے ساتھ اب
پاؤں گھوڑے کے دھنسے جا کر زمیں

سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا معجزہ

بریدہ اسلمی کا حضرت سے ملنا اور ایمان سے مشرف ہونا

میں کیا تب عرض اے مقبول رب — کہ اس آفت سے بچاؤ مجھکو اب
میں نہ بدخواہی تمہارے سے کروں — بلکہ رہ میں جسکو پاؤں پھیر دوں
سرور عالم کہے اے رب مرے — گر یہ سچا ہو تو اس کو چھوڑ دے
یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین — پاؤں باہر آئے گھوڑی کے وہیں
میں کیا تب نذر توشہ مال و زر — پر قبولے ہی نہیں خیر البشر
اور فرمائے ہمیں حاجت نہیں — کچھ نہ چاہتے ہیں تیسے ہم یقیں
پر کسی سے یہ خبر ہرگز نہ بول — راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول
پس وہاں سے جب سراقہ پھر گیا — وہ کئی دن تک یقیں مکار رہا
شاہ جب پہنچے مدینہ کو عیاں — تب کھلی ہے اسکی مکہ میں زباں
فتح مکہ جب کیے شاہ عرب — قوم اپنی کے سراقہ ساتھ تب
خدمت عالی تب حضرت کے آ — شرف ایماں سے مشرف ہو گیا
نقل ہے آگے چلے جب مصطفیٰ — تب بریدہ اسلمی آکر ملا
وہ بھی اپنے ساتھ لے ستر نفر — ڈھونڈنے نکلا تھا شہ کو سربسر
نام پوچھا اس کا جب شاہ انام — تب کہا ہے وہ بریدہ میرا نام
شاہ اس کے نام سے ای باکمال — تب لیے اس طرح سے ہیں نیک فال
جانئے لفظ بریدہ اے امیں — ہے برودت سے ہی نکلا بالیقیں
بھی سلامت اور سکونت بالدوام — ہے بنا اس کا سمجھ اے نیک نام
پوچھے پھر تیرا قبیلہ کونسا — میں بنی اسلم سے ہوں کہنے لگا
بولے ہیں خیر و سلامت کا نشاں — کس بنی اسلم پوچھے بعد ازاں
وہ کہا اولاد سے ہوں سہم کے — تب رسول اللہ فرمائے اسے
جانئے معنی ہے حصہ سہم کا — حصہ ایک اسلام سے تو لیوے گا
عرض خدمت میں بریدہ نے کیا — آپ کا کیا نام ہے شہ نے کہا
میں محمد ابن عبد اللہ ہوں — اور بیشک میں رسول اللہ ہوں
پس یہ سنتے ہی بریدہ باصفا — جلد تر کلمہ شہادت کا پڑھا
اور ستر شخص جو تھے اسکے ساتھ — وہ بھی سب اسلام لائے نیک ذات
پھر بریدہ نے کہا تب اے رسول — آپ کا جب ہو مدینہ میں دخول
چاہیے ہمراہ ہووے ایک علم — پس عمامہ اپنا لے وہ محترم
اپنے نیزے پر عمامہ وہ چڑھا — ساتھ اس جھنڈے کو لے چلنے لگا

حضرت کا مدینہ منورہ کو پہنچنا

شاہ کے آنے کی اخبار اے ہمام — جب سنے تھے سارے انصار کرام
صبح کو ہر دن مدینہ سے وہ سب — آکے استقبال باہر پر طرب
اور پہاڑوں کے اوپر چڑھ کر تمام — منتظر دوپہر تک رہتے مدام
اور بہت جب گرم ہوتا آفتاب — وہ گھروں کو لوٹتے پھر آتے شتاب
یونہی اک دن کر بہت کچھ انتظار — لوٹ آئے اپنے گھر سب ناچار
اک یہودی نے خبر دی آکے تب — کہ محمد لاتے ہیں تشریف اب
سن کے یہ آواز انصار کرام — ہو کے با استعجال دوڑے ہیں تمام
شہ سے سب حرہ کے اوپر جا ملے — پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے
اور کہتے تھے مبارکباد سب — اور دیتے تھے خوشی کی داد تب
عورتاں مرداں سبھی پیر و جواں — لڑکیاں لڑکے بھی ہو کر شادماں
بولتے آیا رسول اللہ ہے — یہ حبیب اللہ عالی جاہ ہے
اور بنی نجار کی سب دختراں — دف بجا یہ بیت کہتے تھے عیاں
نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ — یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ
اور مستورات انصار کبار — ہو کے بعض اُن سے حویلی پر سوار
اور بعضے گھر کی دیواروں کے پاس — بعضے گلیوں میں بصد شکر و سپاس
شعر یہ پڑھتے تھے با فرح و طرب — اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ — وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

[illegible]

شرف نزول رسول مقبول کا قبا میں اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہاں سے نکل کر داخل مدینہ ہونا۔ اور گھر میں ابو ایوبؓ کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی بنانا

اس طرح لایا روایت ہے انسؓ
یوں مدینے میں کھلے انوار تب
اور جس دن شاہ کی رحلت ہوئی
ماہ مولد پیر کا دن سے فصیح
بست و ہفتم شب تھی از ماہ صفر
پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی
تین دن کے بعد آئے ہیں علیؓ
دست پاک اس پر پھرائے مصطفیٰ
لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر
با ادب کرنے لگے ان کو سلام
یہ پہنچنی تھی دھوپ پیغمبرؐ کے جب
ہے وہ اُن اصحاب سے اے با صفا
مسجد اول یہی ہے بالیقیں
ہے خبر جو کوئی وضو کامل کرے
کر یہ مسجد دور تر ہووے اگر
سعدؓ و قاص معظم پاک باز
الغرض حضرت قبا کے درمیاں
اور نماز جمعہ وہاں قائم کئے
پس نماز جمعہ بعد از ہو سوار
اور مدینے میں ہوئے داخل وہ جب
شاہ نے تب حق میں مسجد کے کردعا

اندنوں تھی عمر میری نو برس
ہو گئے روشن در و دیوار سب
سب مدینے میں اندھیری چھا گئی
بارہویں تھی جان بر قول صحیح
غار میں داخل ہوئے خیر البشر
دوسرے ایام پر ثابت ہوئی
ان کے ملنے سے ہوئی شہؐ کو خوشی
جلد وہ فی الحال پائے ہیں شفا
تھا ہجوم خلق بے حد اے خبیر
گرم تھی تب دھوپ بھی اے نیکنام
اس لئے سایہ کیا وہ با ادب
دیکھ ایسا ہی مدارج میں لکھا
کہ بنا جس کو کئے سالارؐ دیں
اور نماز آکر جو مسجد میں پڑھے
ہم زیارت کے لئے کرتے سفر
بولے اس مسجد میں دو رکعت نماز
جانو چودہ (۱۴) دن رہے ہیں شاہ وہاں
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے
چل دیئے سوئے مدینہ باوفا
عرض یوں کرنے لگا ہر شخص تب
حکم اور ارشاد یوں سب کو کیا

یاد ہے جس دن کہ سالارؐ زمن
جس طرح ہو از طلوع آفتاب
جوں غروب مہر سے ہو بے گماں
مولد و بعثت و ہجرت اور وفات
اور پہلی کو وہاں سے ہو رواں
الغرض اس دن قبا میں نبیؐ رسول
وہ پیادہ جلد تر آئے تھے تب
شہؐ قبا میں پہنچے جس دن آن کر
جب پہچانت شہؐ کی لوگوں کو نہ تھی
پس کھڑے صدیق تب اٹھ کر وہاں
ابر جو کرتا تھا سایہ آپ پر
اور اترتے ہی پیمبرؐ در قبا
یہ وہی مسجد ہے قرآں میں خدا
تو ملے گا اس کو عمرے کا ثواب
پس عمرؓ اپنے مبارک ہاتھ سے
دوست تر رکھتا ہوں میں سیر و جہاد
پس نکل کر جمعہ کے دن ہی رسولؐ
در فشانی یوں مواعظ میں کئے
قوم سے انصار کے سب شیخ و شاب
لائے تشریف میرے گھر طرف
حق سے ہے ماموریہ ناقہ مرا

ہیں مدینے کو کئے رشک چمن
آسماں سے تا زمیں روشن شتاب
شب اندھیری از زمیں تا آسماں
اسی ہی ماہ و دن میں ہے اے نیکذات
بارہویں پہنچے مدینہ شادماں
جانئے آکر کئے شرف نزول
آبلے لائے تھے پاؤں لکے تب
بیٹھے تھے خاموش زیر اک شجر
وہ سمجھ صدیق اکبرؓ کو نبیؐ
شاہ پر کر اپنی چادر سائباں
آگے بعثت کے وہ بھلائے باخبر
ایک مسجد کی کئے اس جا بنا
مسجد تقویٰ سمجھ جس کو کہا
اور کہا فاروقؓ اعظم با صواب
جانئے جا روب ہیں وہ جس کو دیے
جانے سے بیت المقدس کو دو بار
بطن وادی میں گئے آکر نزول
نور ایماں لوگ سب جس سے لئے
تھے خواص و عام ہمراہ رکاب
میرے گھر کو کیجئے بیت شرف
میں وہاں اتروں جہاں بیٹھے وہ جا

مسجد نبوی کی بنا

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
پس وہاں بیٹھی ہے وہ بے اختیار
آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی
تھا ابو ایوب رضی انصاری کا گھر
اس لئے انصار میں سب ای فہیم
آگے مسجد کے جہاں وقت نماز
خشک وہ خرمے کو کرتے تھے وہیں
پر نہ بے قیمت بنی ان سے لئے
اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر
اور اک جانب تھا نخلستاں وہاں
اور کھدوائے قبور مشرکیں
کہ زمیں کو صاف کر قبریں کھدا
الغرض بر حکم سالار خیار
شاہ عالم اور اصحاب رضی آپکے
اسکی دیواریں تھیں کچی اینٹ سے
اینٹ وہ اپنے طرف سے ایک تھی
اک گروہ باغیہ پس عنقریب
وہ لڑائی میں معاویہ رضی کے جان
اور ز مشرق تا بہ مغرب ایسے ہیں
اور یہ محراب مسجد بے گمان
وہ مجدد اور بڑا حامی دین
جو ہوا خالی سمجھ اے اصواب
بو ہریرہ رضی بھی انہیں اصحاب رضی سے

می بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست
سرور دیں تھے ابھی اس پر سوار
آکے بیٹھی موضع اول پہ ہی
روبرو اس جائے کہ اے باخبر
تھی ابو ایوب رضی کو شان عظیم
ہلو وہاں کرتے اوا سب بانیان
چاہیے مسجد کے لئے وہ شہ زمیں
بلکہ دس مثقال زر ان کو دیے
اس کو عثمان رضی نے خریدا جلد تر
اور ویرانہ بھی گورستان وہاں
اور لیے مسجد کیخاطر وہ زمیں
باندھنا ہے مسجدیں بیشک روا
اینٹ ڈالے اسکے اصحاب رضی کبار
اینٹ لاتے تھے سب اپنی ہاتھ سے
برگ خرما سے کئے سایہ اسے
اور حضرت کے طرف سے دوسری
قتل کردیگی تجھ کو اے حبیب
ہو گیا مقتول بے شبہ و گمان
عرض اس کل ساٹھ گز تھا یا تھیں
اب مساجد میں جو ہے معمول جان
تھا ز اعلام گروہ تابعین
اس میں رہتے تھے کئی ایسے صحاب
ہے سمجھ اس شاہ کے احباب سے

اونٹنی پس آپکی گذری وہاں
وحی کی حالت ہوئی ہے تب نمود
مسجد نبوی کے ہے مقدار سے
آگئے تب عرض وہ حق کے رسول
بعد اس کے وہ شہ عالیجناب
اور اک میدان وہاں تھا اے فہیم
تب کئے ہیں عرض وہ ہر دو یتیم
مال سے صدیق رضی کے ای پاکذات
دیکے قیمت اسکی درہم دس ہزار
قطع کروائے ہیں پس اشجار سب
بولتا ہے یوں مدارج میں یہاں
ہاں قبور کافراں پر ہی مگر
آج بھی واں ہی بقیع میں وہ مکاں
اونٹنی سرور کی بیٹھی تھی جہاں
ہر صحابی اینٹ اک لاتا تھا جب
شہ کہے ہر ایک کو ہے اجر ایک
یعنے تو پاوے شہادت کا صواب
طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال
اور بعد فتح خیبر جانیے
تب وہ مسجد میں تھا اے باتمیز
جب ہوا تحویل قبلہ باشرف
جو تھے فقرا اور مساکین باکمال
کہتے ہیں ہفتاد تن تھے وہ بھی

مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں
پھر اٹھی ہے اونٹنی اس جا سے زود
تھا اشارہ جلسہ و رفتار سے
گھر میں انکے ہی کئے شرف نزول
مسجد خاص اپنی بنوائے شتاب
مالکاں تھے اسکے دو لڑکے یتیم
ہم نہ لیویں قیمت اے شاہ کریم
وقت ہجرت کے جو لائے تھے ساتھ
داخل مسجد کیا وہ باوقار
اور کروائے زمیں ہموار سب
کہ ہوا معلوم اس سے بے گماں
حکم رکھ سکتی ہیں بس یہ منحصر
بہر مسجد اینٹ ڈالے تھے جہاں
منبر مسجد بنا ہے اب وہاں
اور دو عمار لاتا باشرف
اور بیشک ہی تجھے دو اجر نیک
پس کہے تھے چونکہ وہ عالیجناب
جان چوپن گز کا تھا یقیل و قال
دو طرف سے اسکو صد در صد کھلے
اس کا بانی ہے عمر عبد العزیز
ایک صفہ قبلہ اول طرف
اور نہیں تھے انکے تئیں اہل و عیال
چار سو تھے ہے روایت دوسری

اصحاب صفہ کا عدد

ان سے جب مرتے تھے یا کرتے نکاح
انہیں ہوتی تھی کمی اے بافلاح

جنگ میں بیر معونہ کے سعید
ہو گئے ہفتاد مردان سے شہید

باصفا اصحاب صفہ جو کہ تھے
ہیں ملا ہوں ان سے ستر شخص سے

اور کسی کو تو فقط تھی اک ازار
یا کسی کو ایک کملی تھی شعار

آدھی پنڈلی تک کسی کو وہ گلیم
رہتی ٹخنوں تک کسی کو اے سلیم

کام جب مسجد کا پایا انصرام
پہلوئے مسجد میں تب شاہ انام

زید و بو رافع جو تھے با اختصاص
سرور عالم کے وہ مولائے خاص

اور زن و اولاد بھی صدیقؓ کے
جو تمامی شہر مکے میں ہی تھے

تب نبیؐ گھر سے ابو ایوبؓ کے
اپنے وہ دولت سرا میں آ رہے

اور وہ تھا اولاد میں یوسفؑ کے جان
شاہ پر لایا ہے ایماں بے گماں

کہ مدینہ کو جب آئے مصطفیٰؐ
آپ سے ملنے کی خاطر میں گیا

اے مسلمانوں تحیات سلام
تم کرو ہر خویش و بیگانہ تمام

اور شب کو لوگ سب سوتے ہیں جب
تب گذارو تم نمازیں باادب

پند یہ مجھ کو بہت آئی پسند
میں گیا پس اپنے گھر کو فرحمند

کوئی پیغمبر سوائے باصواب
بالیقیں نا دے سکے انکے جواب

دوسرا یہ اہل جنت کو تمام
حق تعالیٰ دیوے گیا پہلا طعام

وحی تب آئی ہے حضرت پر شتاب
اس طرح فرمائیے وہ تینوں جواب

جانب مشرق سے اک آتش چڑی
حکم سے مولا کے ظاہر ہووےگی

مومناں جنت میں جب جاویں تمام
دیوےگا حق انکو جو پہلا طعام

اور کبھی ماں کی منی ہووے زیاد
باپ کی ہووے منی گر ہے زیاد

جب سنا تینوں جواب باصواب
شرف ایماں سے ہوا میں کامیاب

ہے روایت وہ مہ شوال تھا
عمر سے بی بی کے نواں سال تھا

میں نے اک دن لڑکیوں کے ساتھ مل
کھیلتی تھی بافراغ جان و دل

اور داخل دوسرے ہوتے تھے جب
تو عدد میں وہ زیادہ ہوتے جب

یوں بخاری میں ہے ای فرخندہ پے
بوہریرہؓ سے روایت آئی ہے

آہ ایسے تھے وہ سارے مفلسین
کہ نہ تھی چادر کسی کو بھی یقیں

آہ وہ کمل کے تئیں وہ باصفا
اپنی گردن میں ہی تھا لپٹا باندھتا

وقت سجدے کے ستر کے واسطے
دو کناروں کو پکڑتا ہاتھ سے

ہے روایت اپنے دو بنوائے گھر
عائشہؓ سودہؓ کے خاطر جلد تر

زید بھیجے کو وہیں اے باکمال
اپنے بلوائے ہیں سب اہل و عیال

ان کے بھی صدیق اکبر کے خلف
ساتھ لے آیا مدینے کی طرف

عبد اللہ بن سلام کا ایمان لانا

اور اس ہی سال میں ابن السلام
جو یہود ان کا تھا عالم اور امام

اپنے ایماں کا سبب اے باادب
اس طرح کہتا ہے وہ عالی نسب

اور حاضر تھی وہاں خلق کثیر
اس نصیحت میں تھے سالار بشیر

اور محتاجوں کو کھلواؤ طعام
صلہ رحمی کیجیو خویشوں سے مدام

حضرت کی پہلی نصیحت

تھی یہی پہلی نصیحت ای امین
جو مدینے میں کیے وہ شاہ دین

آزمائش کے لئے پھر میں گیا
اور سوالات تین حضرت سے کیا

ان سوالوں سے یہی پہلا ہے جان
کہ ہے کیا پہلی قیامت کی نشان

تیسرا کیا ہے سبب دختر پسر
مثل مادر ہو کبھی مثل پدر

ہے یہی پہلا قیامت کا نشان
ہووےگا واقع بلا شک و گماں

ہانکتی لیجاوے وہ عالم کو سب
قہر سے مغرب کے جانب جان تب

ہووے ماہی کے جگر کا وہ کباب
جو اٹھائی ہے زمیں بے ارتیاب

پس منی جسکی ہو زائد ای امین
اس کے ہو مانند بچہ بھی یقیں

حضرت کی خلوت بی بی عائشہؓ سے

اور اس ہی سال میں اے باصواب
عائشہؓ سے بھی ہوا شہ کا لاب

عائشہؓ سے نقل ہے اے محترم
جبکہ پہنچے ہیں مدینہ جا کے ہم

لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ
مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

ناگہاں پکڑی مری مادر نے مجھے
خوف تب آیا بہت دل میں مرے

پس پکڑ کر ہاتھ میرا شادماں
لے گئی ہے نزد شاہِ دو جہاں

جب تسلی میں نے پائی بے قصور
لیگئی مجھ کو پیمبرؐ کے حضور

عرض کی اے بادشاہِ انبیا
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا

اور اس ہی سال میں شاہِ جہاں
باندھے یاروں میں اخوت اپنے جاں

اک علیؓ مرتضیٰ باقی رہے
لطف سے تب ان کو یوں فرما دیئے

اور اس ہی سال میں اک لاڈلا
ایک چڑیا سے آ باتیں کیا

اور اسی سال میں اے بانیاز
ہو گئی مشروع اذاں بہرِ نماز

اس کے آگے ظہر اور عصر و عشا
فرض تھے دو دو ہی رکعت اے فتا

لیک ہے جب فجر میں قرأت دراز
دو ہی رکعت فجر کی ٹھہری نماز

یوں ہی لایا ہے مواہب میں تو دیکھ
اور بھی اقوال آئے ہیں اے نیک

نقل عبد اللہ بن عباسؓ سے
آئی ابنِ عمِ خیر الناس سے

سلمان فارسی کا ایمان لانا

قوم سے دہقانیوں کے تھا وہ جان
شہر تھا اس کا بہ ملکِ اصفہاں

ایک دن دیرِ نصاریٰ پر گذر
ناگہاں میرا ہوا اے باخبر

پڑھتے تھے انجیل وہ سب با نیاز
اور تھے بعض ان میں مشغول نماز

دین ہے یہ عیسوی تو کر قبول
جان و دل سے میں کیا اسکو قبول

میں نکل کر قید سے اسکے نہاں
شام کی جانب ہوا واں سے رواں

جب ہوا وہ شام میں اے باخبر
جانشیں اس کا ہوا اسقف دگر

اس کے مرتے دم کہا میں نے رد سے
پاس کس کے میں رہوں بعد از ترے

اسکی جا صحبت میں رہ تو با ادب
بس رہا میں جا کے اسکے پاس تب

ایک عابد سے دیا مجھ کو نشان
تھا وطن اس کا نصیبین اے میاں

ہے بملکِ روم یک اسقف بڑا
اب یہاں ہے اسکی رہ صحبت میں جا

پوچھا جب مر جائے تو اے نامور
پاس کس کے میں رہوں اے بے خبر

شانہ کر مجکو سنواری بے ہراس
منھ دُھلا بہتر پہنائی ہی لباس

تب بہت دل میں مرے دہشت ہوئی
میری مادر نے مجھے تسکین دی

تھے نبیؐ اک تخت پر رونق فزا
آپ کے تب گود میں مجکو بٹھا

آپ ہر دو کا ہو حافظ کردگار
خوش رکھے ہر آں سدا لیل و نہار

تھے مہاجران میں پینتالیس تن
اتنے ہی انصار سے تھے پاک فن

کہ تو میرا ہے برادر بالیقیں
دنیا و عقبیٰ میں بیشک اے امیں

اور دیا ترغیب وہ ایمان پر
تب مسلماں وہ ہوا آ جلد تر

اور نماز فرض اس ہی سال میں
چار ٹھہرے ہیں حضر میں رکعتیں

دو مہینے بعد ہجرت کے یقیں
فرض ٹھہرے چار رکعت اے امیں

اور مغرب طاق سہ رکعت کی تھی
اس لئے اس میں نہ افزایش ہوی

اور اس ہی سال سلمان با صفا
شرفِ ایماں سے مشرف ہو گیا

دی مجھے سلمانؓ فارس نے خبر
کہ تونگر تھا بڑا میرا پدر

تھی ہمیں آتش پرستی صبح و شام
دیں جلانے تھے اسی کو لا کلام

سن کے میں آواز انکی با صفا
شوق سے اس دیر کے اندر گیا

طور یہ ان کا مجھے آیا پسند
میں نے پوچھا وہ کہے اے ارجمند

باپ میرا اس سے جب آگاہ ہوا
جلد تر تب قید مجھ کو کر دیا

ایک راہب سے ملا جا کر بہ شام
شرعِ عیسیٰ اس ہی سے سیکھا تمام

تھا وہ اسقف عابد و زاہد بڑا
میں کئی دن اس کی صحبت میں رہا

وہ کہا موصل میں اپنے ہے ایک
ہے بڑا عابد یقین وہ مرد نیک

وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعار
موت آئی اس کو بھی جب آشکار

پاس اس کے بھی میں چند روز
وہ بھی مرتے وقت بلایوں بہ سوز

اسکی صحبت میں رہا میں جا کے میاں
الغرض جب موت آئی اس کے تئیں

وہ کہا پیغمبرِ آخر زماں
ہوگا ظاہر عنقریب اے بھائی جاں

ملت ابراہیم کی ہر و جہار
وہ کرے زندہ یقیں اے کامگار

ہووےگا مبعوث مکے میں یقیں
اسکی ہجرت گہ مدینہ اے امیں

اور نہیں صدقے کو کھاوے وہ رسول
اور فرمائے گا ہدیے کو قبول

دو مبارک اسکے شانوں کے میاں
ہووےگا مہر نبوت کا نشاں

بعد رحلت اسکے اے اہل ادب
کارواں جاتا تھا ملک سوے عرب

میں بھی ہو ہمراہ انکے جلد تر
پہنچا وادی القری کو آنکر

آہ کرکے مکر اہل کارواں
مجھکو بردہ کرکے بیچے ہیں وہاں

یک یہودی نے مجھے کرکے خرید
باغ میں اپنے رکھا تھا وہ عنید

اور کئی دن بعد اسکا ابن عم
مول لیکر اس سے پھر مجھکو بہم

ساتھ لے اپنے مدینے کو گیا
بحر مقصد کے سفینے کو گیا

کام میں تھا اسکے میں لیل و نہار
مصطفے کا تھا بدل امیدوار

الغرض پیغمبر آخر زماں
جب مدینے کو گئے رشک جناں

جمع کرکے میں نے تب تھوڑے کھجور
لے گیا اس شاہ عالم کے حضور

اور کیا میں عرض اے حق کے رسول
یہ ہے صدقہ کیجئے اسکو قبول

شہ صحابہ کو دئے تقسیم کر
آپ کچھ اس سے نہیں کھائے مگر

میں کہا دل میں کہ ہے یہ یک نشاں
جو کہا میرے اسقف بیگماں

لیگیا بعد اسکے اور تھوڑے کھجور
بولا یہ ہدیہ ہے حضرت کے حضور

تب تناول اس سے فرمائے نبی
اور صحابہ کو دئے اپنے سبھی

میں نے اپنے دل میں سوچ جانا تبھی
بالیقیں ہے یہ علامت دوسری

اور کہا مجلس میں تب اس شاہ کے
سب صحابہ بیس یا پچیس تھے

گن کے دیکھا میں جو لایا تھا کھجور
وہ بھی سب پچیس ہی تھے بے قصور

اور کھائے بعد وہ اے کامیاب
تخم کا اسکے کیا میں نے حساب

تھے بلاشک وہ مقرر یک ہزار
معجزہ تھا یہ بڑا اے باوقار

اور علی مرتضی الطاف سے
میری پیشانی پہ تب بوسہ دئے

اور گئے تب حکم وہ سالار ناس
تاکہ پہناوے مجھے تب یک لباس

حکم یہ صدیق اکبر جب سنے
پیرہن اپنا مجھے پہنا دئے

بار سوم جب گیا میں شاہ پاس
یک جنازے ساتھ تھے سالار ناس

اسکے آگے جا کیا میں نے سلام
بعد ازاں پیچھے گیا اے نیکنام

تا کروں مہر نبوت پر نظر
وہ فراست سے یہ پائے جلد تر

اور وہیں چادر اٹھائے پشت سے
میں لگا رونے خوشی سے دیکھ کے

اور پڑھا کلمہ شہادت کا پکار
دولت ایماں سے پایا وقار

روبرو پھر آپ کے آ بعد ازاں
ماجرا اپنا کیا سارا بیاں

نقل کرتے ہیں کہ سلماں اے ہمام
تھا معمر اور یہودی کا غلام

تھے بہت سے کام اسے صبح و مسا
باوجود اسکے وہ مرد باصفا

خفگی طاعت میں نہ لایا تھا قصور
پر سدا اسکا نہ ملتا تھا حضور

اپنے آقا سے کہا یک روز جا
کر مکاتب مجکو از راہ عطا

وہ مکاتب کر اسے کہنے لگا
تین سو گر نخل خرما بووے لا

اور وہ اشجار ہووے بارور
اوقیہ چالیس بھی لا دیوے زر

جبکہ تو یہ کام سب کر دیوےگا
بالیقیں آزاد اس دم ہوویگا

شہ صحابہ سے کہے یہ سنکے تب
بھائی کی اپنے کرو تائید اب

تب مجھے اصحاب شہ کے حکم سے
تین سو خرمے کے نخلیں لا دئے

شاہ فرمائے بنا آئے تمام
جلد دے مجکو خبر اے نیکنام

میں نے سب لا کے وہیں تیار کر
خدمت عالی میں دی جاکر خبر

پس رسول اللہ نے تشریف لا
رو دست پاک سے سب بو دیا

یوں کہا سلماں نے کہ واللہ اسکا
سال اول ہی میں وہ سب لائے بار

شاخ اک لیکن جو بوئے تھے عمر
سال اول میں نہ تھی وہ باردر

بعد ازاں اُس باغ کو خیر البشرؐ　آکے فرمائے نظر ہر جھاڑ پر
تب عمرؓ نے عرض کی یوں بالیقیں　میں لگایا تھا یہ نخل اے شاہِ دیں
فرق ان دونوں میں ہے ایسا عیاں　جونکہ ہے فرقِ زمین و آسمان
ہو گیا فی الحال وہ بھی بار ور　اور کثرت سے ہے لایا وہ ثمر
تب نبیؐ نے بانِ پاک سے وہ شاہِ دیں　پھیر کر فرمائے ہیں میرے تئیں
پھر کئے ہیں اسمیں برکت کی دعا　بولے بس یہ تجکو کافی ہوویگا
اُسکو پہنچا کر ہوا آزاد میں　شہ کی خدمت سے ہوا دلشاد میں
نقل ہے حضرت کے بعدِ انتقال　ہوئے تھے عرب و عجم میں جب جدال
اور بخارس یزدجر کے مُلک پر　پائے ہیں جب مومناں فتح و ظفر
مملکت نوشیروان کی وہ تمام　ہاتھ میں سلماںؓ کے آئی لاکلام
اور سن پینتیس ہجری میں بیقین　وہ ہوا ہے عازمِ خلدِ بریں

دوسرا سال ہجرت سے

صفوۃ الصفوہ سے اے فرخندہ پے　ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے
نقل ہے اعیانِ اصحابِ کرام　نام سے بی بی کے جب بھیجے پیام
لائے اُس کا ذکر نزدِ مصطفیٰؐ　شہ کہے میں منتظر ہوں وحی کا
یوں کہے صدیقِ اکبرؓ اے علیؓ　ہے تمہیں ہر امر میں شانِ جلی
بھیجئے پیغامِ زہرائے بتولؓ　ہے مجھے امید ہوویگا قبول
تنگدستی ہے مجھے شام و صباح　پھر کروں میں کس طرح قصدِ نکاح
بس علیؓ تب اپنے گھر آکر شتاب　شاہِ عالم کے ہوئے حاضر جناب
بولنا چاہتے تھے اپنا مدعا　پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا
تب کئے ظاہر وہ پیغامِ بتولؓ　مسکرائے عرض وہ سنکر رسولؐ
تب کئے وہ عرض یوں اے شاہِ ناس　اسپ و بکتر تیغ ہے یک میرے پاس
بیچ یک بکتر فقط اے بافلاح　کر مہیا اُس سے اسبابِ نکاح

اور پوچھے کسلئے لایا نہ پھل　جھاڑ یہ بھی دیکھ کر جھاڑو کے مثل
جو ہیں پیغمبرؐ کے اعمالِ کرام　اور امت کے عمل اے نیکنام
الغرض حضرت زمیں سے پھر نکال　ہاتھ سے اپنے لگائے وہ نہال
اور ایک انڈے برابر کوئی زر　لا کیا ہے نذرِ سالارِ بشرؐ
اور کہے یہ زر تو دے انکو لجا　آپکو انکی غلامی سے چھڑا
میں نبی واللہ انکو دیکھا تول کر　اوقیہ چالیس نکلا وزنِ زر
اور ہمراہِ رکابِ مصطفیٰؐ　تھا بہت غزوات میں با صفا
حضرتِ سلمانؓ تھا انمیں شریک　جنگ کفاروں سے کرتا تھا وہ ٹھیک
بادشاہانِ عجم کے تخت گاہ　حضرت سلماںؓ سے پائی عز و جاہ
عمر باقی اپنی بس آئینکہ ذات　بادشاہی وہ کیا خوبی کیساتھ
عمر سلمانؓ کی بوقتِ انتقال　تھی مقرر سہ صد و پنجاہ سال
سالِ دوم میں ہوا ہے بافلاح　حضرتِ زہراؓ کا حیدرؓ سے نکاح
جو معارج میں کیا ہے نقل جان　ترجمہ کرتا ہوں میں اسکا یہاں
التفات انپر نہ فرمائے نبیؐ　کہتے ہیں بوبکرؓ اور فاروقؓ بھی
بس ابوبکرؓ و عمرؓ سعدؓ ہمام　مرتضیٰؓ سے جا ملے اے نیکنام
تمکو ایسی قدر نزدِ شاہِ دیں　ہے یقیں ویسی کسی کو بھی نہیں
بات یہ سُنکر علیؓ مرتضےٰؓ　یوں کہو صدیقؓ سے آ با صفا
دے انہیں تسکین صدیقِ خبیر　عقد کی رغبت دلائے ہیں کثیر
اور گئے سالارِ عالم کو سلام　سر جھکا بیٹھے ادب سے کر سلام
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشرؐ　جو کہ چاہتا ہے تو کہہ مت شرم کر
اور پوچھے پاس تیرے کیا ہے اب　عقد کا جس میں تہیا ہو وہ سب
شاہ فرمائے کہ تو غازی ہے جب　تجکو لازم تیغ اور تازی ہے اب
میں بھی دیتا ہوں بشارت یک تجھے　مژدہ فرح و بشاشت یک تجھے

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

کہ ترا عقدِ نکاح باندھا خدا　　فاطمہؓ کے ساتھ بالائے سما

تہنیت لایا بجا اِس امر کی　　حقتعالی کی طرف سے اے اخی

آکے میرے پاس وہ عالی مقام　　با ادب بیٹھا بجا لا کر سلام

میں نے پوچھا اُسکو یہ نامہ ہے کیا　　مجھسے تب روح الامیںؑ نے یوں کہا

منعقد حق نے کیا بر آسمان　　یا رسول اللہ سنئے یہ بیان

اور ہوا حوروں کو فرمانِ ہمام　　پہنیں زیور اور مزیّن ہوں تمام

پھر کیا ارشاد مجکو یہ خدا　　تا کروں سارے فرشتوں کو ندا

ایک رخشندہ ہو منبر نور کا　　جسپہ تھا آدم صفی خطبہ پڑھا

یک ملک جو بسکہ خوش آواز ہے　　اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے

تا کرے حمد و ثنا حق کی ادا　　بس کیا ہے وہ ادا حمدِ خدا

پس کہا حق مجکو یوں اے جبرئیل　　حیدرؓ و زہراؓ کا اب عقدِ جلیل

حکم سے خالق کے باخیر و صلاح　　میں بھی بس باندھا ہوں وہ عقدِ نکاح

اور فرشتوں کی گواہی بھی بہم　　نامۂ اشرف پہ یہ کر دا رقم

آپکے کر پہلے منظورِ نظر　　دیوُں رضوانِ جناں کو جلد تر

منتشر تا حلۂ زیور کریں　　حور اور غلمان اُنکو چن لیں

ہیں وہی حلّے وہی زیور یقیں　　بس لگے کہنے کو یوں روح الامیں

اور بھی اُنکو بشارت دیجیے　　دو پسر عالی قدر حسنینؓ سے

آسماں اوپر نہ رکھا ہو قدم　　آیا تو مجھ پاس ایسے میں بہم

اور ملے رہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ　　پہنچے ہیں مسجد کو جب سب آن کر

جمع سب مسجد میں آ کر جب ہوے　　تب رسول اللہ منبر پر چڑھے

اب سنو تم اے گروہِ مسلمین　　آخر مجکو دئے روح الامین

حکم حق سے میں بھی اِس عالم میں آج　　تازہ کرتا ہوں وہ عقدِ ازدواج

مہر باندھی تب علیؑ کا شاہ دیں　　چار سو روپے کے درہم بالیقیں

تو ابھی آنیکے آگے یک ملک　　میرے پاس آ کر ز ایوانِ فلک

کر رہا تھا وہ ابھی یہ قال و قیل　　ناگہاں ایسے میں آیا جبرئیل

لایا جنت سے تھا یک اُجلا حریر　　اُسمیں تھی دو سطر نوری بے نظیر

فاطمہؓ زہرا کا پس عقدِ نکاح　　با علیِ مرتضیٰؓ اہلِ فلاح

حکم فرمایا ہے ہر جنت کو رب　　تا سنوارے جائے ہر یک جلد اب

شجرِ طوبیٰ کو ہوا یہ حکمِ رب　　نور کے حلّے ہوں تا اوراق سب

جب فرشتوں کو ندا کی میں نے تب　　ہو گئے جو تھے سما پر جمع سب

بیتِ معمورِ معظم پاس جان　　منبرِ اقدس دھرا ہے وہ عیاں

یوں ہوا تب اُسکو حکمِ کردگار　　نور کے منبر پہ ہو کر وہ سوار

سُنکے وہ لذت لئے سارے ملک　　آئے ہیں جنبش میں ارض و فلک

میں نے باندھا ہی بوجہِ احترام　　کر مؤکد تو ملک میں بھی تمام

اور فرشتوں کو گواہ اُسپر کیا　　واقعہ وہ اُس حریر اندر لکھا

حاضرِ خدمت کیا ہوں آپکے　　اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے

منعقد عقدِ نکاح جب یہ ہوا　　شجرۂ طوبیٰ کو یوں حق نے کہا

تحفے اور ہدیے جو اُنمیں ہیگمیاں　　حشر تک جاری رہینگے جاوداں

بعد ازاں مجکو کہا حق اب تو جا　　تہنیت آ کی نبیؐ سے کر ادا

پس کہی یوں شاہِ دیں نے مرتضیٰؓ　　کہ ابھی روح الامینؑ باصفا

پس علیؑ کو ساتھ لیکر مصطفےٰؐ　　جانبِ مسجد ہوے رونق فزا

بولے حضرت با بلالؓ نیکنام　　جمع انصارؓ و مہاجرؓ کر تمام

کر ادا حمد و ثنائے کردگار　　یوں لگے کہنے باصحابِ کبار

کہ نکاحِ فاطمہؓ با مرتضےٰؓ　　خانۂ معمور میں باندھا خدا

اِس نکاح پر تم رہو اب سب گواہ　　پس پڑھے خطبہ نبیؐ با عز و جاہ

اور علیِ مرتضیٰؓ کے سر پہ تب　　یک طبق خرما اُڑائے با طرب

سب کے سب کرنے لگے ہیں شادیاں　　دے دونو جانب مبارکبادیاں
تھا وہ ایسا تیغِ جوہر دار بھی　　کارگر اُسپر نہ ہوتی تھی کبھی
پھر وہ بکتر لیکے آئے جلد تر　　یوں لگے کہنے علیؓ سے سر بسر
آپکو ہدیہ ہے جانب سے مرے　　دو شرف اسکی اجابت سے مجھے
جب سُنے یہ قصّہ شاہِ انبیاؐ　　حقمیں عثمانؓ کے کئے خوش ہو دعا
تا جہیزِ فاطمہؓ تب اے سعید　　جلد تر لاوے وہ پیسوں سے خرید
ہے روایت دوسری اے نیکنام　　قیمتِ بکتر کے وہ درہم تمام
تا خریدے اس سے خوشبوئے حبیب　　کہ عرب میں بولتے ہیں جسکو طیب
دو نہالی تھیں کتاں کے آشکار　　چار بالش جنمیں تھا خرمیکا نار
یک کٹورا اور چکّی اور گھڑا　　مشک بھی ایک مشربہ آبا صفا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِقَوْمٍ عَلٰی اٰنِیَتِھِمُ الْخَذَفِ

اُنسے تیاری ولیمے کی کئے　　بے تکلف شاہِ مرداںؓ فرح سے
اور یک درہم کا ستّو اے میاں　　اور بنائے حیسؔ اُن تینوں سے جاں
اور یک سفرے پہ چُنکر وہ طعام　　مرتضیٰ کو یوں کہے شاہؐ انام
جمع تب آئے ہیں اصحاب کثیر　　عرض حضرت سے کئے آکر امیرؓ
بیس وہ دس دس کو بلانیکو لگے　　اور وہ سفرے پر کھلانے کو لگے
پس پکڑ لے ہاتھ حیدر کا رسولؐ　　اور دوسرے ہاتھ سے دستِ بتولؓ
اور زہراؓ کو لگا اپنے گلے　　اُنکی پیشانی پہ تب بوسہ دئے
یا علیؓ یہ نیک جوڑا ہے ترا　　ہے یہی جنّت میں سردارِ نسا
دستِ زہراؓ سے سنگا یک کاسۂ آب　　شاہ اپنا ڈال کر آہیں لعاب
اسکے اور اولاد کو اسکے تمام　　میں پناہ میں تیرے دیتا ہوں مدام
فاطمہؓ کو پھر کہے وہ باشرف　　پھیر اپنی پیٹھ تو میری طرف
بعد یونہی کرکے با شیرِ خدا　　پس خدا سے یوں کئے ہیں التجا

نقل ہے وہ بکترِ شیرِ خداؓ　　چار سو درہم کو عثمانؓ نے لیا
جبکہ وہ بکتر کو عثمانؓ نے لیا　　اُسکی قیمت شاہِ مرداںؓ کو دیا
یا علیِؓ مرتضیٰ عالی وقار　　مجکو یہ بکتر نہیں ہے سازوار
قیمت و بکتر کو تب شیرِ خداؓ　　حاضرِ خدمت کئے حضرت کے لا
اُس ہی تب یکمشت درہم شاہؐ لے　　ہاتھ میں صدیقِ اکبرؓ کے دئے
یوں کہے صدیقؓ وہ درہم سبھی　　میں گنا تھا تین سو پر ساٹھ ہی
چار سو ہی ہی تھے بقیلؔ و قال　　شہ کئے یکمشت تحویلِ بلال
الغرض صدیقِ اکبرؓ اے رشید　　یہ جہیزِ فاطمہؓ لائے خرید
اور بازوبند تھے دو نقرئی　　یک قطیفہ ایک تکیہ اے اخی
اور کچھ مٹی کے باسن مصطفےٰؐ　　دیکھ روئے اور کئے ہیں یہ دعا
اُن درا ہم سے تھے باقی دس درم　　رکھتی تھی امّ سُلیمؓ محترم
چار درہم کا کئے خرما خرید　　پانچ درہم کا بھی روغن اے سعید
یُمن کی خاطر رسولِؐ کائینات　　اُسپہ رکھے ہیں مبارک اپنا ہاتھ
جا تو باہر رہ میں جسکو پائے گا　　لا بلا سفرے پہ یہ کھانا کھلا
شاہؐ فرمائے کہ دس دس کو بلا　　اور وہ سفرے پہ بیٹھا کھانا کھلا
سات سو تک مرد و زن آئیں تمام　　کھائے ہیں سیری سے بیشک وہ طعام
اُنکے وہ دولت سرا تک لیگئے　　خانۂ شیرِ خداؓ تک لے گئے
اور علیؓ کے ہاتھ میں دے اُنکا ہاتھ　　یوں کئے ارشاد شاہِؐ کائینات
یونہی زہراؓ کو بھی فرمائے رسولؐ　　نیک شوہر ہے ترا یہ اے بتولؓ
سینہ و سر پر چھڑک پر اُنکے تب　　یوں دعا حق سے کئے اے میرے رب
بالیقیں از شرِ شیطانِ رجیم　　اِنکا حافظ رہ تو اے ربِّ کریم
ڈالکر خانوں کے کھا دو نیر آب　　پھر وہی مانگے دعا حق سے شتاب
یا الٰہی یہ دو نو تیرے سے ہیں　　اور ہوں یہ شبرِ ان دونوں سے میں

۱ یعنی الٰہی برکت دے ۱۲ اس قوم کو کہ بیچ ان کے ہیں باشتاں ... ۲ حیس اس کو کہتے ہیں کہ روغن اور خرما اور ستو ملا کے بناتے ہیں ۱۲

ہر پلیدی سے کیا جوں مجکو پاک
اور کہی اسوقت اے ربّ العباد
ہے روا یہ ضروری گھر کے کام
اور باہر کے جو کچھ ہوتے ہیں کام
نقل ہے وہ دخترِ سالارِ ناس
اور چھالے آئے دستِ پاک میں
کیا تجھے میں دیوُں یک بہتر کنیز
شاہ فرمائے کہ یہ رد ہے تمام
اور کہہ تکبیر تو چونتیس بار
حشر میں میزان بھاری ہو ترا
جنگِ صفین کے بھی شب میں بالیقین
حالِ شوہر سے کئے انکے سوال
لیک بعضے آ کے عورت قریش
تب کئے ارشاد یوں خیر البشر
جب خزانے ہیں زمیں کے سب کے سب
میں جو جاتا ہوں تو جائیگی اگر
یعنے سب سے سابق الایمان ہے
یک پدر تیرا ہے اے لختِ جگر
بعد ازاں حضرت علیؓ کو کر طلب
اے برادر جب تو اسکو خوش رکھے
یہ وصیت کر کے وہ شاہِ ہدا
یوں مرے تم اُس وصیت پر ہے
حضرتِ خاتونِ جنّت کا نکاح

کیجے اِن دونوں کو ایسا ہی تو پاک
دے محبت تو یہ دونوں میں زیاد
شہ رکھے زہراؓ کے ذمہ پر تمام
رکھے ذمے پر علیؓ کے لا کلام
بیٹھنے سے روز و شب چو لطفِ عش
آوہ درگاہِ شہِ لولاکؐ میں
یا کنیزک سے بھی بہتر کوئی چیز
وقت سونے کے پڑھا کر بالدّوام
جملہ یہ ہوتے ہیں یکسو در شمار
اجر سے تجکو مولا دیوے گا
فضلِ حق سے مجھ سے وہ چھوٹا نہیں
حضرتِ زہراؓ نے کی یہ عرض حال
یوں ملامت مجکو کرتی ہیں ہمیش
اے مرے نورِ بصر لختِ جگر
عرض میرے پر گئے از حکمِ رب
تجھکو دنیا بد نظر آوے گی نظر
اور بعلم و حلم عالی شان ہے
دوسرا شوہر ترا نیکو سیر
یوں کہی اُن کو وصیت با طرب
خوش رکھا ہے تو حقیقت میں مجھے
سونپ دے انکو گئے ہیں بر خدا
کہ کبھی مجکو نہ آزردہ کئے
ماہِ رمضاں میں ہوا ہے با فلاح

پس کہے دونوں کو اے نور البصر
اور دیکھے انکو اولادِ دلپذیر
پیسنا آٹا پکانا روٹیاں
اونٹ کو پانی پلانا اے عزیز
گرد آلود آپکے کپڑے ہوئے
اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ
عرض کی زہراؓ نے اے شاہِ عرب
یعنے پڑھ تسبیح تو تینتیس بار
تو عملنامے میں اپنے نیکیاں
کہتے ہیں حضرت علیؓ سالارِ دیں
ہے روایت شاہِ عالم ایک روز
یا رسول اللہ علےٰ مرتضےٰ
کہ علیؓ شوہر تمہارے ہیں فقیر
کہ بلا شک باپ ہے تیرا فقیر
میں نہیں اسکو قبولا زینہار
ہے قسم حق کی ترا شوہر یقین
اور سب اہلِ زمیں سے کردگار
نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار
کہ یہ زہراؓ ہے مری لختِ جگر
گر اسے غمگین کریگا تو کہیں
بولتے ہیں یوں علیِ مرتضےٰ
اور نہیں میں بھی کیا انکو ملول
عمر تب بی بی کی از فضلِ اللہ

جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر
پاک کر انکو بھی اے ربِّ قدیر
جھاڑنا دستِ مبارک سے مکاں
اور دکاں سے لے آنا کوئی چیز
اور مبارک رنگ بدلا تعب سے
تب کہے حضرت نہیں اے فاطمہؓ
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب
اور پڑھ تحمید بھی اسہی شمار
پائیگی یک الف بیشک نیکیاں
یہ وظیفہ میں کبھی چھوڑا نہیں
فاطمہؓ کے گھر ہوئے رونق فروز
متصف ہے باکمالاتِ علے
فقر میں ہونگے سدا تم جاگیر
اور شوہر بھی ترا ہوگا فقیر
وہ قبولا جو ہے نزدِ کردگار
اقدمِ اصحاب ہے از روئے دین
بس کیا دو شخص کو ہی اختیار
اسکی بے فرماں نہو تو زینہار
اس سے میں خوش ہوں بہت شام و سحر
تو حقیقت میں کیا مجکو حزیں
کہ جنابِ فاطمہ خیر النساءؓ
تا نہووے باعثِ رنجِ رسولؐ
تھی یقیناً پندرہ برس اور پانچ ماہ

[illegible]

اور تھی عمر علیؓ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہ رمضان کی
کہ رسول اللہ کے بعد وفات
وقت رحلت یوں کہے کرار سے
یہ وصیت مرتضیٰؓ لائے بجا
ہے روایت حشر میں آکے باادب
مونچھینگے آنکھوں کو اپنے سب وہیں
اور معین الدین ہروی کے آہیں
مثل سبعیات اور انکے سوا
یا نبیؐ جب پھر میرا ہے قلیل
تب خدا سے یا یہ چاہے رسولؐ
تھا یہی مضمون یقیں اُسمیں لکھا
نقل ہے وہ دختر سالارؐ ناس
دفن کیجو اسکو میری قبر میں
یہ بیاں ہو سب معارج میں لکھا
ابن جوزی تو محدث تھا بڑا
عدم صحت اور صحت کا جواب
اور فضائل کا بیاں ہے یہ یہاں
یا الٰہی از طفیل فاطمہؓ
یعنے جب آئے مدینہ شاہ دیں
شوق کعبے کا تھا پر لیل و نہار
باجماعت ظہر کرتے تھے ادا

اور مہینے پانچ زائد باکمال
اُسپہ رحمت ہو سدا احسان کی
ناکبھی ہرگز ہنسی اور کی نہ بات
غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھے
اور بقیع اندر کئے دفن انکو لا
یوں کریگا خلق کو سب حکم رب
اہل محشر اولیں و آخریں
فرد علامہ رئیس الواعظیں
جو ہمیں ہیں دیکھا ہوا انہیں ہے لکھا
مانگئے از درگہ رب الجلیل
فضل سے حق نے کیا اُسکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ دایم رکھتی تھی وہ اپنے پاس
تاکہ میں جبدم اٹھونگی حشر میں
وہ بھی ہے دُسری کتابوں سے لیا
اور علامہ بڑا تھا عصر کا
ذمہ راوی پہ ہی ہے بے ارتیاب
نہ ہے احکام و عقیدہ کا بیاں
کر ہمارا خیر پر تو خاتمہ
سولہ یا سترہ مہینے تک یقیں
اور حکم وحی کا تھا انتظار
کہ رکوع وہ دوسری رکعت کا تھا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورہ بقرہ)

بعد شش ماہ از وفات مصطفیٰؐ
درد و غم میں شاہ عالم کے یقیں
چھے مہینے آہ و زاری میں کٹے
دفن محکورات ہی میں کیجیو
پر نہیں ہے قبر کا اُن کے نشان
مونچیں سب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرت زہراؓ کرینگے تب گذر
یوں معارج میں یہ اپنے ہے لکھا
کہ جناب فاطمہؓ خیر النساء
تا اُس امت کی شفاعت ہی خدا
ایک حریری قطعہ بہتر وہیں
پھر زہراؓ دختر خیر الوریٰ
وقت رحلت یوں کہی خیر النسا
تب اس امت کی شفاعت پر وہا
صفوۃ الصفوہ و سبعیات سے
پس اُسی پر عہد اسکا ہے آیار
جب سے تصنیف و مصنف معتبر
ہیں وہ بی بی کے فضائل بیحساب
اور اُسی سال بشک و گماں
قبلہ بیت المقدس کی طرف
ایک صحابیہ کے گھر میں مصطفیٰؐ
تب یہ آیت پائی ہے شرف نزول
اور اسی سال میں اے باوداد

یا بی رحلت حضرت خیر النساءؓ
فاطمہؓ ایسی تھی غموم و حزیں
بیقراری اضطراری میں کٹے
تا جنازے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کے ہووے نہاں
تا کرے خیر النساؓ پل پر گذر
داخل فردوس ہونگے جلد تر
کہ کتب تذکیر کے اے باصفا
عرض کی حضرت سے یوں کر و آہ
حشر کے دن پھر کر دلیوے مرا
لائے نزد مصطفیٰؐ از روح الامیںؑ
بس اس امت کی شفاعت کردیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لاؤں اس نامے کو حجت بیگماں
ابن جوزی کی ہے تصنیفات سے
ضعف و قوت کا وہی ہے ذمہ دار
ہم کئے ہیں نقل اُس سے سر بسر
گر لکھوں تو ہو مطول یک کتاب
ہو گیا تحویل قبلہ اے میاں
پس وہ پڑھتے تھے نماز ہیں با شرف
یا بنی سلمہ کی مسجد ہی میں جا
پھر گئے کعبہ کی جانب تب رسولؐ
شاہ عالم کو ہوا حکم جہاد

شاہ جن جنگوں میں تھے لشکر کے ساتھ
جنگ جو غزوات میں واقع ہوا
انکا سینتالیس کرتے ہیں شمار
تھوڑے غزوات و سرایا کا بیاں
بدر کے آگے ہوئے واقع اے یار
اور عشیرہ بدرِ اولی یہ چہار
انسے پہلی فوج بے شبہ و گمان
لایا تھا مکے میں ایمان پر رسول
یک علم اُجلا بھی اسکے ساتھ دے
فوج یہ اسکا رواں ہو کے جا ملی
آٹھ تیر یں تھیں چلایا وہ بھی
اور ہے حمزہؓ کا سریہ دوسرا
تین سو تھے کافرانِ بے وفا
اور مجدی شخص یکتا اے شفیق
پس گیا مکے طرف وہ کارواں
لے مہاجر بیس سعدِ نامور
اور عبد اللہ جحش کا اے امین
کہ عمر بن حضرمی کا کارواں
جبکہ نکلا ہے بحکمِ مصطفےٰ
حضرمی مارا گیا جب تیر سے
مومناں سمجھے تھے اُسدن کتیں
روز پہلا وہ رجب کا تھا مگر
تب یہود اور دوسرے مشرک کہاں

ہیں وہی غزوات انکو صفات
سب وہ دس غزوات میں آئے ہیں باصفا
اور ستاون کہے بعضے خیار
دیکھ با اجمال لکھتا ہوں یہاں
چار غزوے اور سرایا بھی ہیں چار
پر نہ چاروں میں ہوا ہے کارزار
ہے عبیدہ ابنِ حارث کی یہاں
دارِ ارقم کے یقیں پیشِ دخول
قافلے پر بھیجے بو سفیان کے
تیر اندازی ہی دونوں میں ہوئی
نہ خطا کی اسکی کوئی تیر بھی
کافروں کے کارواں پر جو گیا
اور ابو جہلِ لعیں بھی انمیں تھا
تھا وہ ہم سوگند ایں ہر دو فریق
اور مدینے کی طرف سب مومناں
کافروں کے کارواں کا قصد کر
جانئے چوتھا سریہ ہے یقین
جب ہوا طائف سے مکے کو رواں
بطنِ نخلہ میں ملایا اسکو جا
اور اسیرانِ کافروں سے دو ہوئے
ہے جمادی الآخرہ کی تیسویں
چاند انتیسا نہ آیا تھا نظر
مومنوں کے طعن میں کھولے زباں

یعنے سب غزوات ستائیس ہیں
شہ جو فوجوں کے نہیں ہمراہ تھے
شرح ان سب کی ہے طومارِ عظیم
سالِ دوم میں ز ہجرت جانئے
انسے پہلا غزوۂ ابوا ہے نام
اور سرایا یعنے فوجیں جنگ پر
شاہِ دیں کا وہ چچیرا بھائی تھا
پس مہاجر ہی تھے ساٹھ اصحاب پر
تھا علم بردار مسطحؓ باصفا
جو چلایا راہِ حق میں پہلا تیر
جنگ سے عاجز ہو بھاگے مشرکیں
ساحلِ دریا تلک وہ کارواں
غازیاں سب تیس تھے حمزہؓ کیساتھ
درمیاں ہر دو گروہ کے جلد آ
اور سریہ سعدؓ کا ہے تیسرا
پہنچا تا خرار پر وہ کارواں
وہ پھوپھیرا بھائی تھا شہ کا یقیں
تب یہ عبد اللہ جحش والا صفات
تاخت لایا کارواں پر جلد تر
بھاگے باقی کافرانِ بد خصال
اسلئے جلدی کئی وہ بیدرنگ
جب رجب کا ماہ ہے ماہ حرام
کہ نبی اور مومناں بے قیل و قال

اور دو سرے قول سے چوبیس ہیں
انکو کہتے ہیں سرایا جانئے
گر لکھوں تو ہووے اک دفتر ضخیم
چند غزوے اور سرایا ز و دیئے
اور بواط ان سے ہے دوسرا اہتمام
جو کہ بھیجے حضرتِ خیر البشرؐ
اور بڑا تھا شاہ سے دس سال کا
دیکے سرداری اُسے خیر البشرؐ
عائشہؓ کا جو خلیرا بھائی تھا
تھا صحابی سعد وقاصؓ خبیر
پر نہیں پیچھا کئے ہیں مسلمیں
پہنچا تھا جا کر ملائے مومناں
جنگ پر تیار تھے سب نیکذات
جنگ باہم وہ نہیں ہونے دیا
جو سوئے خرار بھیجے مصطفےٰ
ہو چکا تھا ایک دن آگے رواں
بہن زینبؓ اسکی امّ المومنینؓ
آٹھ یا بارہ اصحابہ کو لے ساتھ
حق دیا اسکو وہاں فتح و ظفر
اور غنیمت میں ہے آیا انکا مال
تا نہ واقع ہو رجب میں انسے جنگ
جنگ اسمیں نا روا تھا لا کلام
کر دئے ماہِ رجب کے تئیں حلال

غزوات و سرایا
پہلا سریہ
دوسرا سریہ
تیسرا سریہ
نکاح زینب بنت جحش ۲ھ

ف ہم سوگند اس کو کہتے ہیں کہ دونوں ملکر اس پر قسم کھائیں کہ اگر ایک پر کوئی حملہ یا لڑائی کرے تو دوسرا بھی اسکی مدد میں دشمن سے جنگ کرے ۱۲

اُنکی حرمت پر نہیں رکھے نظر
ہو خفا اُس سے اور اسکے لوگ سے
وہ پشیماں ہوکے لائے عذر تب
پس رکھے موقوف کر ان کو نبیؐ
اور کچھ اسباب بھی آئے باکمال
قتل اور تاراج میں باندھو کمر
اُنکو سب اِس طرح فرمانے لگے
ہم نہ سمجھے تھے یہ ہے ماہِ رجب
اور تھے پُرخوف وہ اصحاب بھی
کافراں مکّے کے حضرتؐ سے سوال
جب سُنی ہے یہ خبر شاہِ ہدا
کیا نہیں بولا تھا میں تمکو تمام
اور غنیمت کا جو وہ آیا تھا مال
کہ جو ہمسے ہوگئی ہے یہ خطا
اور جواب اُنکے وہیں ربِّ العلا
جلد عبداللہ جحش کو تب بلا
کہ نہ کرنا جنگ در ماہِ حرام
اور وہ دونوں اسیراں در قتال
کیا غضب سے حکم کرنا ہے خدا
آیتِ قرآن یہ نازل کیا

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ یعنے اور سوال کرتے ہیں تجھ سے اے پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمیں جائز ہے یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ تو کہدے کہ لڑائی اسمیں بڑا گناہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کافروں کو الزام دیتا ہے کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہوے وہ اُس سے بھی اکبر اور بدترین ہیں یعنے تم جو مکہ معظمہ میں لوگوں کو اسلام لانیسے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے اور مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنیسے منع کرتے تھے اور میرے پیغمبر کو اور اس کے جانبازوں کو مسجد حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکالدیئے یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس. چنانچہ فرماتا ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھ اُسکے اور روکنا مسجد حرام سے اور نکالنا اسکے لوگوں کو اس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی بدتر ہے یعنے ابن حضرمی کا قتل رجب کے مہینے میں وہ بھی سلخ جمادی الاخریٰ کے تصور سے جو مسلمانوں کے ہاتھ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک نہایت بدتر ہے پھر کسلئے تم طعن و تشنیع کرتے ہو جب یہ آیت نازل ہوی عبداللہ بن جحش کے فوج والوں کو تسلی حاصل ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال غنیمت کو جو موقوف کر رکھے تھے قبول فرمائے اور اُس سے خُمس نکال کے باقی اُن مجاہدوں پر تقسیم کئے۔
ایک روایت ہے کہ جنگِ بدر کی غنیمت کیساتھ جو اُسکے دو مہینے کے بعد ہوا تقسیم کئے اور دو قیدیاں جو آئے تھے اُنسے حکم بن کیسان ایمان لاکے مدینے میں رہے اور بیر معونہ کے جنگ میں شہید ہوے اور عثمان بن عبداللہ کو چھوڑ دئے، وہ مکے کو گیا، اور کفر پر مرا اور یہ آیت منسوخ ہوئی. یعنے حرام مہینوں میں جنگ نہ کرنے کا حکم اٹھ گیا. اور اسکی ناسخ یہ آیت ہے جو سورۂ توبہ میں آئی ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکوں کو جہانکہ پاؤ تم حلال دنوں میں ہو یا حرام دنوں میں۔

غزوۂ بدر

اعظمِ غزوات یہ غزوہ ہی جان
اکثر گمراہ کفارِ شریر
مال تھا اسمیں قریشوں کا کثیر
فتح و نصرت پائے جسمیں مومناں
ہوگئے ہیں اسمیں مقتول و اسیر
تھا ابوسفیان ہی اُنکا امیر
اور اسی سال میں آیا صفا
قوت و شوکت ہوی اسلام کو
نقل ہے اک قافلہ از ملکِ شام
اور سواراں ساتھ اُسکے تیس تھے
بدر کا غزوہ سبب واقع ہوا
اور شکست اعدائے کفر انجام کو
عازم مکہ ہوا تھا بے ہمام
یک روایت ہے کہ سب چالیس تھے

بدر کے نزدیک وہ پہنچے ہیں جب
یہ خبر پہنچی یہ سالارِ عربؐ

تم چلو اسکے طرف اب جلد تر
تمکو کچھ ساماں خدا دیوے مگر

کہ پیادہ ہیں یہ سب اے کردگار
فضل سے اپنے تو کر ان کو سوار

حق کیا مقبول حضرتؐ کی دعا
وہ جو مانگے انکے یاروں کو دیا

بہرِ استفسارِ حالِ کارواں
تب کئے شہرِ مدینے سے رواں

اور اہلِ کارواں بھی آمیاں
پا سواروں کے تجسس کے نشاں

بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے
رہ سے ساحل کے وہ مکے کو چلے

کہ نبیؐ رکھتا ہے قصدِ کارواں
کارواں میں ہے متاعِ بیکراں

یہ خبر ضمضم سنایا جا کے جب
سنکے یوں کہنے لگا بوجہل تب

کہ ہے شاید یہ ہمارا کارواں
کارواں حضرمی سا بیگماں

کہتے ہیں مکے میں یک شب ناگہاں
آگے اس ضمضم کے آنے کے ہی جاں

کہ یقیں در شہرِ مکہ آشکار
آنکر ابطح میں ایک اشتر سوار

قتل گہ پر اپنے تم آؤ شتاب
اور کیا اپنا یہاں پاؤ شتاب

یوں کہا عباسؓ سے از گمرہی
تم میں یہ عورت پیمبر کب ہوئی

کرتے ہیں دعویٰ نبوت کا ابھی
کیا دعویٰ کریں عورت ابھی

خواب دیکھا ایک شب وہ بیقرار
کہ ہے آپ کا اونٹ کا اوپر سوار

کہ قریشوں پر مصیبت اک بڑی
آجکل بے شبہ ہو ویگی کھڑی

کہ گواہ ہے خواب اسکا بیگماں
عاتکہ کو صدقِ رؤیا پر عیاں

سب ہوے راضی رئیسانِ قریش
عذر لیکن بولہب نے لاکے پیش

جانے مکے سے نہیں راضی ہوا
کیونکہ پایا تھا خبر وہ بے وفا

مارڈینگے تیرے صاحب باصفا
نارِ دوزخ کا وہ کندہ ہوویگا

پر ابوجہلِ لعیں ناحق شناس
یوں لگا کہنے کو جاکر اسکے پاس

جبکہ نکلے تو یقیں ہے ہوشیار
کوئی نہ نکلے اہلِ وادی زینہار

تب صحابہؓ کو کہے حق کے حبیبؐ
قافلہ کفار کا آیا قریب

یک روایت ہے کہ وہ شاہِ ہدیٰ
یوں صحابہ کے کئے حق میں دعا

بھوکے ہیں تو سیر کر انکو اے رب
ہیں برہنہ دیجے پوشاک انکو سب

دو صحابی جو تھے طلحہؓ اور سعیدؓ
انکو وہ پیغمبرِ ربِّ وحید

برق سا ہیں دو سواراں جلد تر
کارواں کی فکر سے لائے خبر

خوف و دہشت سے ہراساں ہو گئے
پھر گئے ہیں جلد سیدھی راہ سے

اور ضمضم بن عمرو کو جلد تر
بھیجے ہیں مکے میں تا دیوے خبر

قافلے سے آملو تم جلد تر
اور بچا لیجو تم اپنا مال و زر

کہ نبیؐ اور اسکے یاراں با مجال
بالیقیں ایسا کئی ہونگے خیال

جانیو واللہ یہ ایسا نہیں
اس پہ غالب ہوونگے ہم بالیقیں

خواب دیکھی عاتکہ والا نسب
بنتِ عبدالمطلب نے یہ عجب

یک ندا ایسی کیا وحشت فزا
اے قریش گمرہانِ بے وفا

جب سنا یہ خواب بوجہل لعیں
مسخری کرنے لگا نکبت قریں

کیا تم اب اس بات سے راضی نہیں
کہ تمہارے بعض مرد سے ہے یقیں

نقل ہے ضمضم بھی جب ہو کر جدا
قافلے سے اپنے مکے کو چلا

اور بیاباں خون سے رنگین ہے سب
جب ہوا بیدار وہ سمجھا ہے تب

سن بنی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب
ہوگئی شادان فرحاں شیخ و شاب

اور ابوجہلِ لعین نے بے درنگ
جا دیا ہر یک کو ترغیبِ جنگ

عاص کو اپنے بدل بھیجا وہیں
اور امیہ بن خلف بھی آ نہیں

سعدؓ سے فرمائے تھے شاہِ خیار
کہ امیہ بن خلف کو آشکار

جانتے تھے سب یہ کفارِ لعیں
کہ نبیؐ کی بات سچی ہے یقیں

اے ابو صفوان تو سردار ہے
قوم تیری تیرا تابعدار ہے

جبکہ پھسلایا ہے بوجہلِ لعیں
وہ لعیں بھی ہو گیا راضی وہیں

ایک کو دہشت ہو کہ پڑھ کعبے پہ سب — یک بہ یک ایسی کیا وہ بے ادب
جمع آئے تب پیادہ اور سوار — جلد تر مردانِ جنگی ایک ہزار
عورتیں گلنے بجانے والیاں — انمیں تھے انکو سرہانے والیاں
عورتیں گاتیں بجاتیں با طرب — ہجو کرتی تھیں مسلمانونکی سب
نحر کرتے دس شتر ہر دن شتاب — کھانے کتنوں سا بہت پیتے شراب
تب کیے ہیں مشورت اصحاب سے — اور فرمائے ہیں یوں احباب سے
فتح پاویں تم بکفارِ قریش — یا وہ مالِ کاروان ہاتھ آوے بیش
مصطفےٰ فرمائے انکا کارواں — ہو چکا ہے راہِ ساحل سے رواں
بعض یاراں عرض خدمت یوں کئے — جنگ نا کر کارواں ہی لیجئے
اٹھ کھڑے ہو کر کئے بہتر کلام — شہ کئے انکو دعا ہو شاد کام
آپکے انصار ہو سب تابعاں — حکم عالی پر ہیں سارے جاں فشاں
عدن [1] تک بھی گر حضرت چلیں — جان و دل سے وہ سبھی ہمراہ رہیں
یا رسول اللہ جہاں جاویں شتاب — آپکے ہیں ہم بھی ہمراہِ رکاب
کہ حکایت جس کی خلاق کریم — یہ کیا ہے جو بہ قرآنِ عظیم

کہ چلو تم جلد سب اے مکیاں — اور بچاؤ اپنا مال و کارواں
اور لگے چلنے لو با صد کر و فر — با غرور و با تکبر بد سیر
پہنچے پانی پہ جب اثنائے راہ — وہ اترتے دیکھے خیمے خواہ مخواہ
اور ہر دن ایک سردارِ قریش — با تکلف کرتا مہمانی جیش
جب لگے چلنے کو تب وہ بدگہر — شہ کو دی جبریل نے انکی خبر
کہ کیا ہے تم سے وعدہ استوار — ایک دن دو بات سے پروردگار
سن یہ مژدہ بعض یاروں نے کہا — تنگ کرنا کارواں کو انکے جا
فوج لیکر یک بیک ابو جہل لعیں — جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقیں
بات یہ سنکر نبی غصہ ہوئے — تب ابوبکرؓ اور عمرؓ حاضر جو تھے
سعدؓ عبادہ جو تھا تب اٹھ کھڑا — اور کہا حق کی قسم ہے سیدا
آپ جائینگے جہاں وہ آئیں گے — دین و دنیا میں سعادت پائینگے
کی تب اسکے حق میں حضرت نے دعا — پھر کہا مقدادؓ بھی رہکر کھڑا
ہم نہیں زنہار وہ بولینگے بات — قومِ موسیٰ جو کہی موسیٰ کے ساتھ

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوۡنَ (سورۂ مائدہ)

یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں
بلکہ یوں کہتے ہیں ہم اے نیک ذات — چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہیں ساتھ

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوۡنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم بھی تمہارے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں۔

آپ گر جاوینگے تا برکِ غماد [2] — ہم بھی ہمراہ ہوینگے با انقیاد
اور سعدؓ ابن معاذ آئے یک دیں — عمدۂ انصار سے جو تھا یقیں
حق رکھیگا آپکی آنکھیں خنک — راہِ حق میں جان دینگے ہم بغیر شک
فتح و نصرت کی بشارت ہے تمہیں — فتح و عزت کی بشارت ہے تمہیں
ایک ان دو سے مقرر کارواں — اور دیگر قومِ قریش اے مومناں
اور اشارہ تب کئے شاہِ جہاں — کہ فلاں جا پر مرے کا ذو فلاں
بولتے تھے اس جگہ کا ذو فلاں — اور فلاں اس جا مریگا بے گماں

مسکرائے سنکے یہ شاہِ ہدا — اور کئے ہیں اسکے حق میں تب دعا
یوں کہا اے سرورِ اہلِ کمال — کافروں سے یوں کرینگے ہم قتال
خوش بہت اس بات سے حضرت ہوئے — اور یوں ارشاد یاروں کو کئے
حق تعالیٰ مجھ سے وعدہ کیا — بایقیں دو طائفوں سے ایک کا
اب میں گویا دیکھتا ہوں بایقیں — بار زمیں جائے ہلاکِ مشرکیں
بولتا ہے یوں انسؓ فرخ صفات — کہ پیمبر رکھ زمیں پر اپنا ہاتھ
اور لیتے تھے صریح ہر سر کا نام — بس خبر جیسی دئے شاہِ انام

[1] بدر ایک جگہ کا نام ہے ۹ منزل مدینہ سے دور ہے ۱۲
[2] برک غماد ایک شہر کا نام ہے اس طرف سمندر کا ساحل ہے ۱۲

اُس جگہ پر ہی مرے وہ کافراں
خواب میں دیکھا جُہیم باوقار

کہ مقرر ابوالحکم ابنِ ہشام
پس گلے پر اونٹ کے اپنے وہیں

خواب یہ بوجہل نے سن کر کہا
اور یوں بولا ابوجہلِ لعیں

تب ابوسفیانِ اموی جلد تر
کارواں تو اب خطرگہ قطع کر

تم محمدؐ سے تعرّض مت کرو
اور ایسا ہی وہ عدّاس ہمام

عتبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا
اور استقسام بالازلام[1] جو

لیک ہر ہر کو ابوجہلِ لعیں
بالضرورت بدر تک جائیں ہم

تا ہماری شان و شوکت کی خبر
یہ نہ بولا وہ زبانِ قال سے

کافری اور مشرکی میں تھے سدا
یہ ہماری قتل و خواری کی خبر

الغرض وہ لشکرِ کفار سب
ساتھ لیکر اپنے فوجِ مومناں

تھے صحابی جو رسول اللہ کے ساتھ
عذر بیماری سے رقیہؓ کے طول

یہ مہاجرین اور انصار[2] پنج
داخلِ دوزخ ہوئے وہ منکراں

مرد یک آتا ہی گھوڑے پر سوار
عتبہ و شیبہ امیہ لا کلام

مار کر چاقو گیا وہ اے امیں
کہ ہمیشہ ہے یہ شاید دوسرا

کون ہی مقتول بجانیں یقیں
ہے قریشوں کو یہ لکھ بھیجا خبر

ہے رواں بے دغدغہ شام و سحر
عزم بدخواہی کا اُسکے مت دھرو

جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام
کہ نبیؐ حق کا محمدؐ ہے بجا

مستمر عادت تھی انکی زشت خو
جدّ و کد کرتا تھا جنگ اور یہ کہیں

تین دن تک وہاں اقامت لائیں ہم
ہو بہ اطرافِ قبائل منتشر

بلکہ وہ بولا لسانِ حال سے
فسق یہ اُس پر زیادہ کرادا

جا بجا ہووے جہاں میں منتشر
بدر کو آ پہنچکر اُترا ہے جب

بدر کے جانب چلے با عز و شان
تین سو تیرہ[313] تھے وہ سب نیک ذات

رکھے عثمانؓ کو مدینے میں رسولؐ
بدر میں حاضر نہ تھے اے فرح سنج

نقل ہی فوجِ قریشِ بے وفا
اونٹ تھی تب اُسکے یک ہمراہ تھا

اور سوا اُنکے فلاں کافر جو تھے
کافراں کے جتنے ڈیرے تھے کھڑے

یعنے از ابنائے عبدِ مطّلب
نقل ہے اُن کافروں کا کارواں

کارواں کی ہی حفاظت کیلئے
جب تعرّض کوئی نہیں ہم سے کیا

عاقلاں اور ہوشمندانِ قریش
چھوڑ کر نصرانیت وہ پیش ہیں

جنگ پر اُسکے نہ ہرگز جاؤ تم
وہ بھی مانع آئی اُنکو بار بار

اور کہتا تھا نہ ہم آئینگے باز
نحر کر اونٹوں کو بنوا دیں کباب

ڈر ہمارا سب رکھینگے بعد ازاں
یعنے اب ہم بدر کو جانا ضرور

قتل ہو خاکِ مذلّت میں چلیں
پس وہ ملعون جو کہا وونہی ہوا

تب مدینے میں وہ شاہِ انبیاؐ
بارہویں[12] رمضان کی تھی بقیل و قال

تھے مہاجر ستّر اور پرستا جان
مشرکوں کے قافلہ کی جستجو

لشکرِ کفار تھا مکے طرف
منزلِ جحفہ میں جب اُتری ہے آ

وہ سوار اس طرح سے کہنے لگا
بالیقیں مارے گئے مارے گئے

قطرے اُسکے خون کے سب پر پڑے
تھا وہ عبدِ مطّلب سے منتسب

جب خطرگہ سے ہو آگئے رواں
شہرِ مکہ سے مسافر تم ہوئے

تم بھی مکے کو ہے پھر جانا بھلا
یونہی یکسر منع میں آئے ہیں پیش

لایا تھا ایمان بہ شاہِ رسلیں
مت غضب میں حقکے سر آؤ تم

گر یہ فعلِ شرک ہے وہ آشکار
مصطفےؐ کے جنگ سے کر احتراز

جشن کر گاویں بجاویں پی شراب
کوئی متعرض نہ ہو سرو عیاں

اور وہاں کرنا بہت فسق و فجور
اور ہمیشہ نارِ دوزخ میں جلیں

عاقبت بد سے بنہ دیوے خدا
نائب اپنا ابولبابہؓ کو بنا

اور سترویں[17] میں ہوا جنگ و جدال
دو صد و چھتیس[236] انصار و امیاں

تھے گئے کرنے سعیدؓ و طلحہؓ جو
فوجِ پیغمبرؐ مدینے کی طرف

---

[1] فال کا ذوں کی جو جاہلیت کے ایام میں دیکھتے تھے ۱۲ [2] یعنے عثمانؓ و سعیدؓ و طلحہؓ ۱۲ [3] یعنے اور پانچ انصارؓ کو حضرتؐ روانہ کئے تھے ۱۲

جس طرف اتری تھی فوجِ مشرکیں
چشمے پانی کے تھے کیچڑ کی زمیں

لشکرِ اسلام میں پانی نہ تھا
اور تھی بالو کی زمیں اے باصفا

وسوسہ ڈالا ہے شیطانِ لعیں
ہوگئے تب محتلم سب مسلمیں

حق نے برسایا ہے بارش بیکراں
بھر لئے مشکوں میں پانی مومناں

کرلئے سب غسل اہلِ احتلام
چارپایوں کو دئے پانی تمام

اس طرف ہوی سخت بالو کی زمین
اور ہوا کیچڑ بسوئے کافریں

ہے روایت بدر کے میداں میں تب
گشت کرتے تھے وہ سالارِ عربؐ

دستِ اشرف رکھکے اپنا بر زمیں
اسطرح ارشاد کرتے تھے یقیں

کہ مرے اس جائے پر کافر فلاں
اور فلاں اس جا مریگا بیگماں

وہ مقرر جو کہ فرمائے تھے جا
یک وجب اُس سے نہ زائد کم ہوا

بھی روایت ہے کہ سعد ابنِ معاذؓ
جو تھا انصاروں کا ملجا اور ملاذ

یوں کیا ہے عرض اے شاہِ امم
کہ یہاں اب یک منڈوا ڈالیں ہم

خود رکھیں تشریف ہم لڑتے ہیں جا
اور یہاں مرکب رہیگا آپ کا

فتح گر دیوے خدا ہم کو سبھی
ہے بہت بہتر وگرنہ اے نبیؐ

ہو کے اپنے خاص مرکب پر سوار
ہوں رواں اس سوئے مدینہ باوقار

دہاں جو ہیں بھائی ہمارے مسلمین
آپکی الفت میں ہم سے کم نہیں

حکمِ عالی پر رہینگے جاں فدا
شہ گئے تب سعدؓ کے حق میں دعا

پس وہاں ڈالے ہیں منڈوا جلد تر
بعد یک مسجد بنی اُس جائے پر

ہے ابھی مسجد وہاں اے نیکنام
جونکہ آثارِ مبارک ہیں تمام

ہیں بنائے ایک ایک مسجد وہاں
تا ہو آثارِ مبارک کا نشاں

لشکرِ کفار پس ظاہر ہوا
شاہ تب کرنے لگے ہیں یوں دعا

اے خداوندِ کریم کارساز
یہ قریشی کافراں با فخر و ناز

کبر سے آتے ہیں یوں اب بے درنگ
تجھسے اور تیرے نبیؐ سے کرنے جنگ

منتظر نصرت کے تیرے ہم ہیں اب
جو کیا ہے میرے سے تو وعدہ اے رب

پس تو اب اس لشکرِ کفار پر
مومنوں کو دیجئے فتح و ظفر

لشکرِ اسلام بھی با عز و شاں
پس ہوا ظاہر بہ میداں کے میاں

لشکرِ کفار سے اوّل یقیں
آئے ہیں میداں میں تینوں لعیں

عتبہ و شیبہ ولیدِ نابکار
جنگ چاہے مومنوں سے آشکار

لشکرِ اسلام سے بھی اے ہمام
جلد نکلے تین انصارِ کرامؓ

یعنے وہ عوفؓ و معاذؓ نامدار
اور عبداللہؓ رواحہ باوقار

کافراں پوچھو انہیں تم کون ہو
بولے ہم انصارؓ ہیں اے کافرو

تب کہے وہ کافرانِ زشت فام
کہ نہیں ہے شبہ ہمکو تم سے کام

ہم چچیرے بھائیوں کو اپنے اب
یعنے کرتے ہیں مہاجر کو طلب

حکم سے تب شہؐ کے باشانِ جلی
نکلے حمزہؓ اور عبیدہؓ اور علیؓ

سن عبیدہؓ کا تھا اسی سے زیاد
وہ کیا عتبہ سے جنگ اے باوداد

حضرت حمزہؓ نے شیبہ سے لڑا
اور ولیدِ بے حیا سے مرتضیٰؓ

دستِ حیدرؓ سے مرا ہے تب ولید
ہاتھ سے حمزہؓ کے وہ شیبہ پلید

اور عبیدہؓ ضرب عتبہ پر کیا
ضرب عتبہ کا بھی یک اسکو لگا

حیدرؓ و حمزہؓ گئے اسکی مدد
ہوگیا مقتول عتبہ مردِ بد

زخم زانو پر عبیدہؓ کے لگا
پاس سرورؐ کے اُسے لائے اُٹھا

ساق سے کٹتا تھا اسکے مغز تب
وہ کیا تب عرض از شاہِ عربؐ

یا رسول اللہ ہو نہیں کیا شہید
سرورِ عالمؐ کہے ہاں اے رشید

بدر سے کہتے ہیں جب رجعت کیا
وادیٔ صفرا میں وہ رحلت کیا

پس معوذؓ اور معاذؓ باخبر
یعنے عفرا کے جو تھے ہر دو پسر

دیکھ بوجہلِ لعیں کو کر نہ دیر
جا گرے ہیں اُسپہ ہر دو مثلِ شیر

ضرب سے شمشیر کے وہ اہلِ دیں
مار کر اسکو گرائے بر زمیں

بولتا ہے یوں معاذؓ باصفا
پر مرے پہلو سے وہ لٹکا ہی رہا
لیک باقی تھی ابھی کچھ اُسکی جاں
اُس پہ ڈالا شاہؐ نے اپنا لعاب
اور جنگِ بدر ہی سے وہ رشید
تب گیا ہے ابنِ مسعودؓ دلیر
شہ بہت خوش ہو کے شکرِ خدا
یک روایت ہے کہ دو رکعت نماز
تب صحابہ کی کمی آئی نظر
یا الٰہی مجھ سے جو وعدہ کیا
کوئی موحّد اور ترا عابد کہیں
کہ گری ہے دوش اشرف سے ردا
دیکھتا منڈوے میں پھر پھر یار آ
کہتے ہیں منڈوے میں تھے وہ شاہ جب
اے ابوبکرؓ مکرم دیکھ اب
مصطفےٰ منڈوے سے باہر آ کے جب
تب عمیرؓ ابن الحمامِ باشعور
اب نہیں کچھ واسطہ اسکے سوا
ہے روایت از علیؓ مرتضٰی
بادِ دوم جانِ میکائیل تھا
اُنکے کپڑے اور عمامے تھے سفید
اہلِ ایماں کے معاون ہو یقیں
اور کسی کافر کا پیچھا اے میاں

مار کر ساق اُسکی ہے نے کی جدا
باوجود اسکے میں لڑتا ہی رہا
آئے حضرت پاس ہر دو غازیاں
ہو گیا ہے وصل وہ تب ہی شتاب
ہو گیا آخر معوّذؓ بھی شہید
اور چڑھا سینے پہ اُسکے مثل شیر
اور سجودِ شکر بھی لائے بجا
شکریہ حضرتؐ پڑھے ہیں با نیاز
اور کثرت کافروں کی بیشتر
فتح و نصرت کا اُسے کیجے وفا
اب سوا انکے نہیں ہے بر زمیں
دوش پر صدیقؓ نے ڈالا اُٹھا
شاہ یہ سجدے میں کرتے تھے دعا
آپ کے ہمراہ تھے صدیقؓ تب
فتح و نصرت آئی ہے از فضلِ رب
جنگ کی ترغیب ہیں دینے لگے
ہاتھ میں لیکے چند کھاتا تھا کھجور
کہ شہادت پاؤں میں بہرِ خدا
تین بارے بدر میں بھیجا خدا
بادِ سوم بوج اسرافیل تھا
پیٹھ پر تھے انکے شملے اے سعید
جنگ کرتے تھے ز کفارِ لعیں
جبکہ کرتا کوئی مومن بیگماں

عکرمہ اُسکا پسر مارا مجھے
تب معوّذ نے کیا یک اُس پہ وار
جب معاذؓ آیا ہے نزدِ مصطفےٰؐ
تا زمانِ حضرتِ عثمانؓ وہ
الغرض مروی ہے یوں بولے نبیؐ
سر تنِ ناپاک سے کر دے جدا
اور فرمائے ہیں وہ مقبولِ رب
بھی روایت ہے کہ شاہِ دیں پناہؐ
آ کے تب منڈوے میں ہاتھوں کو اُٹھا
یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل
اور دعا میں اسقدر عجز و نیاز
بولتے ہیں یوں علیؓ باکمال

ہاتھ میرا کٹ گیا تب دوش سے
تب گرا بوجہلِ ملعون نابکار
ہاتھ اُسکا آہ وہ لٹکا ہی تھا
نقل ہے زندہ رہا باشان وہ
کون اب لا دے خبر بوجہل کی
شاہ کی خدمت میں اُسکو لا رکھا
کہ اس اُمت کا امرا فرعون اب
جب صفِ میدان میں فرمائے نگاہ
رو بقبلہ یوں لگے کرنے دعا
گر ہلاکت پاوے اے ربّ الجلیل
درد سے اُس دن گئے وہ سرفراز
بدر کے دن جسمیں کرتا تھا قتال

یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

نیند تھوڑی آئی ہے اُس شاہؐ کو
آئے جبریلِ امیںؑ اے نامدار
بہرِ حق جو جنگ کر ہو وے شہید
سُنکے یہ کہنے لگا خوش ہو وہیں
وہ کھجوراں پھینک کر لڑنے لگا
سخت تر بارے تھے وہ آپس میں
ساتھ ہر ہر کے ملک تھے یک ہزار
اور سوا انکے ملائک دو ہزار
سُنتے تھے آوازاسیاں مشرکیں
ضرب کے آگے اُسے پاتا وہیں

مسکرا فرمائے بس بیدار ہو
آسماں سے ہو کے گھوڑے پر سوار
جاوداں جنت میں ہووے وہ سعید
کہ مرے میں اور جنت میں یقیں
اور وہیں پایا شہادت باصفا
بادِ اوّل تھا یقیں روح الامین
ابلق اسپوں پہ تھے وہ یکسر سوار
پنج ہزار آئے ہیں حملہ باوقار
پر نہ آتے تھے نظر اونکو کہیں
کٹ پڑا ہے سر کٹا وہ بر زمیں

مارے تھے گردنوں پر وہ ملک
اور ہر مفصل پہ انکے یاد رکھ

قتل انساں وہ نہیں جانتے تھے جب
قتل ایسا انکو سکھلایا ہے رب

یہ خبر قرآن میں حق نے دیا
دیکھ اس آیت میں فرمایا ہے کیا

لہ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

جو تھے مقتول ملائک کافراں
گردن و مفصل پہ انکے یہ نشاں

پس نظر آتی تھی یک کالی لکیر
ایسے ہی مقتول تھے انمیں کثیر

غازیان بدر کو با میمنت
جب گئے اہل مدینہ تہنیت

وہ کہے ہے یہ فتح و نصرت بالیقیں
زور بازو سے ہمارے ہی نہیں

بلکہ کفاروں کو یوں پاتے تھے ہم
کہ ہوئے ہیں انکے سرتن سے قلم

اور بعضے یوں زمیں پر ہیں گرے
انکے گویا مشکیاں باندھے ہوئے

کاٹتے تھے انکے سر ہم جلد تر
سنکے فرمائے انہیں خیر البشرؐ

حکم سے حق کے وہ آئے تھے ملک
اور کرتے تھے ہماری وہ کمک

اور فرشتے ہی نہ مارے سبکو جان
بلکہ ہیں بعضوں کو مارے غازیاں

نقل ہے اس فتح و نصرت کی خبر
شہر مکہ میں ہوئی جب مشتہر

بولہب بھی اور دوسرے کافراں
سنکے متعجب ہوئے ہیں بیکراں

تب ابوسفیان حارث کا پسر
ابن عم حضرت خیر البشرؐ

جو ابھی ایمان نہیں لایا تھا وہ
بھاگ جنگ بدر سے آیا تھا وہ

اس سے پوچھا بولہب سچی خبر
اے بھتیجے کہہ کیا جو تو نظر

وہ کہا تب اے چچا میں کیا کہوں
حال جنگ بدر سے حیراں ہوں

کہ یہ اصحاب محمد مصطفےٰؐ
جب مقابل ہم ہوئے ہیں اے چچا

رہگئے ہیں خشک ہم یک جائے پر
کوئی گویا ہمکو باندھے سربسر

اور ہتھیار ہیں ہمارے سب کے سب
چھین لیتے ہیں کوئی بے شبہ تب

اور ہاتھوں کو ہمارے جلد تر
باندھے ہیں کوئی ہمارے پشت پر

اور زمین و آسماں کے درمیاں
ہم کئی مردونکو دیکھے ہیں عیاں

اور وہ پہنے تھے سب اجلا لباس
ابلق اسپوں پر چڑھے تھے بے ہراس

کوئی مقابل انکے ہوسکتا نہ تھا
ان سے طاقت جنگ کی رکھتا نہ تھا

یوں ابو رافع کہا نے نیکنام
حضرت عباسؓ کا جو ہے غلام

میں کہا واللہ ملائک تھے وہ سب
بولہب یہ سن کے آیا در غضب

مار کے میرے منہ پہ اک تھپی وہیں
اور گرایا جلد مجھکو بر زمیں

اور جڑا سینے پہ میرے بے حیا
میں تھا لاغر اس سے لڑ سکتا نہ تھا

زوجہ عباسؓ ام فضل تب
سنکے یہ آئی ہے گھر سے پر غضب

ماری یک مسّل سے اسکے سر پہ آ
ہو پشیماں تب وہ اپنے گھر گیا

سات دن کے بعد وہ رب العلا
اسکو عدسہ میں کیا ہے مبتلا

آہی بیماری میں پس وہ مر گیا
اور مقر اپنا سقر میں کر گیا

اور بیماری کو اسکے سب عرب
جانتے تھے شوم اور منحوس جب

تین دن تک اسکی تب نعش پلید
سڑ گئی اور گل پڑی تھی اے رشید

دست مزدوروں سے پس اسکو اٹھا
شہر مکہ سے کہیں باہر لیجا

اک گڑھے میں اس لعیں کو ڈالکر
بھر دئے پتھروں سے اسکو جلد تر

جو ستایا تھا نبی کو وہ لعیں
یہ سزا اسکی تھی دنیا میں یقیں

آخرت کی تو سزا ہے بیحساب
تا ابد ہے سخت تر اسکو عذاب

الغرض اس جنگ میں اے بھائیجاں
ہوگئے مقتول ستر کافراں

اور ستر ہوگئے انسے اسیر
اور بھاگے جو تھے باقی اے خبیر

اور شہادت پائے چودہ مومناں
حق رہے راضی انہوں سے جاوداں

اور جو کفار تھے مارے گئے
سخت کافر انمیں جو چوبیس تھے

بدر میں تھا ایک نجس کنواں خراب
اسمیں ڈالے ان پلیدوں کو شتاب

اور تھی یہ عادت خیر البشرؐ
کافروں پر جو ہوا فتح و ظفر

لہ یعنی مارو اوپر گردنوں کے اور مارو کافروں کے پور پور کو ۱۲ (سورہ انفال)

بولہب کا قوارگی سے مرنا

تین دن اُس جا رہے ہیں کرتے قیام
نام یک یک لیکے اُن کفار کا
آرزو اسلام کی گر اب کریں
یوں کبھی دنیا میں نا ہوتے خراب
شہ کہے سنتے ہیں ما دعیا یقین
قیدیاں ستر جو تھے اے باصفا
اور عقیلؓ ابن ابی طالب دگر
آئے ہیں اکراہ سے اِس جنگ کو
کہتے ہیں ایمان لائے تھے یقیں
بوالیسرؓ تھا یک صحابی پس حقیر
کیوں کیا ہے بول تو اسکو اسیر
آگیا میری اعانت با یقیں
نقل ہے جب مومنانِ باخبر
کیونکہ باندھے تھے نہایت سخت تر
تب کہا یاروں نے اے عالیجناب
سن کے یہ انصار جلدی سے گئے
تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے
پس بہ حکمِ رحمۃ للعالمیں
قیدیوں کے باب میں شاہِ عربؐ
تب کہے صدیقؓ اے شاہِ اممؐ
اور کئی ہیں عرض حضرت سے عمرؓ
پیشوا ہیں یہ تو سب کفار کے
پس پڑھے یہ آیتِ قرآں نبیؐ

بدر میں بھی بس رہے سہ دن تمام
اس طرح کرنے لگے اُن کو ندا
فائدہ ہرگز نہ دیوے وہ تمہیں
حشر میں بھی تم نہیں پاتے عذاب
اے عمرؓ اسطرح تم سنتے نہیں
انمیں تھے عباسؓ حضرت کے چچا
ہوگئے ایمان سے یہ سب بہرہ ور
قتل میں تم انکے جلدی مت کرو
لیک رکھتے تھے نہاں از مشرکیں
وہ کیا عباسؓ کو اُس دن اسیر
تو تو ہے حالانکہ لاغر اور حقیر
میں کبھی دیکھا نہ تھا اسکو کہیں
قیدیوں کو لائے ہیں سب قید کر
درد سے روتے تھے وہ اے باخبر
آپ کیوں سوتے نہیں مشغولِ خواب
بند کو عباسؓ کے ڈھیلے کئے
بند ہم عباسؓ کے ڈھیلے کئے
بند ڈھیلے کر دئے سب کے وہیں
مشورت کی اپنے ہی یاروں سے تب
چھوڑیں انسے لیکے فدیہ از کرم
قتل ہی کر دویں سبکو جلد تر
پس ہے کیا پروا انہوں کے مال سے
حق میں ابراہیمؑ نے جو عرض کی

تین دن کے بعد نکلے ہو سوار
کہ خدا وعدہ کیا تھا تم سے جو
تم اگر حکمِ خدا حکمِ رسولؐ
غرض خدمت کی عمرؓ نے تب وہاں
پر نہیں سکتے ہیں وہ اسکے کامیاب
اور نوفلؓ ابن حارث اے پسر
نقل ہے یاروں سے بولے تب رسولؐ
خاص جو عباسؓ ہے میرا چچا
اور وہ مکے کے خبریں جاوداں
اسکو پوچھا مصطفےؐ نے اے فہیم
بوالیسرؓ بولا کہ اے خلقے حبیبؐ
شہ کہے اے بوالیسرؓ وہ تھا ملک
دن گذر جب آئی شب پس درد سے
آہ اسکی آہ و زاری کے سبب
شہؐ کہے میرے چچا کا درد و غم
پھر نہیں آواز آئی انکی جب
شہؐ کہے سب بندیوں کے بند بھی
سرورِ عالم کو آئی نیند تب
کیا بلا شک قتل اِن سبکو کریں
شرک سے آئندہ شاید آویں باز
اور معاذؓ باصفا کی رائے بھی
شہؐ کہے صدیقؓ کو اے باکمال

آئے ہیں اس صبح یہ شاہِ نامدار
آج کیا پہنچا نہیں تم کو کہو
جان اور دل سے کئے ہوتے قبول
یا نبیؐ سنتے ہیں کیا یہ کافراں
کہ زباں سے اپنے دیویں اب جواب
ابنِ عمِ مصطفےؐ آخیر البشر
از بنی ہاشم جماعت یک ملول
اُسکو لائے ہیں بصد جور و جفا
شاہؐ کی خدمت میں لکھتے تھے نہاں
کہ قوی عباسؓ ہے مردِ جسیم
خوبرو یک مرد با شکلِ مہیب
آگیا تیری مدد وہ از فلک
حضرتِ عباسؓ ہیں رونے لگے
نیند حضرت کو نہیں آئی یہ شب
خواب کو مانع ہے میرے یک قلم
پوچھے یاروں سے نبیؐ آنکا سبب
لطف سے کر دیجیو ڈھیلے ابھی
شب وہ گذری اور ہوئی ہے صبح جب
یا کہ فدیہ لیکے اِنکو چھوڑ دیں
دولتِ اسلام سے ہوں سرفراز
پس موافق تھی عمرؓ کے رائے کی
حالِ ابراہیمؑ سا تیرا ہے حال

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

؎ پس جو میرا تابع ہوا سو وہ میرے لوگوں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ الٰہی تو بخشنے والا ہے۔ کہ تو غفور رحیم ہے ۱۲ (سورۂ ابراہیم)

اور فرمائے عمرؓ کو مسکرا | حال تیرا نوحؑ کے ہی حال سا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ۵

فدیہ لے اُن قیدیوں کو چھوڑ دیں | یا نہ لیکر فدیہ قتل انکو کریں
سال آئندہ یقیں ہونگے شہید | اُسپہ ہی راضی ہوئے وہ ہیں سعید
شاید آئندہ مسلمان ہووینگے | رحم بھی خوشی پہ اُنکی وہ کئے
لیک نازل آئتیں پھر حق نے کی | حسب رائے حضرتِ فاروقؓ ہی
تب کہے فاروقؓ اے شاہ عرب | آپ اور صدیقؓ کیوں روتے ہیں اب
شہ کہے میرے صحابہ آشکار | آہ جو فدیہ کئے ہیں اختیار
ایک شجر نزدیک تھا اُس کو دکھا | شہ کہے اس سے بھی وہ نزدیک تھا
غیر فاروقؓ اور معاذ پاک دیں | کہ موافق تھا عمرؓ سے وہ یقیں
تھا وہ الحق امتحاں کے واسطے | یہ عتاب آیا ہی بعد اُس ہی لئے
تربیت ہے تربیت ہے تربیت | محض رحمت مصلحت ہے مصلحت
نقل ہے نزدیک تب عباسؓ کے | اُوقیہ سونے کے حاضر ہیں تھے
شہ کہے لایا تو یہ زر اس لئے | کافروں کی تا کمک اُس سے کرے
میں نہیں کہتا ہوں زر اِسکے سوا | آپ کیا چاہتے ہو اے خیر الوریٰ
کہ تو جب مکے سے نکلا ہے ادھر | اپنی عورت کو دیا جو مال و زر
اور کئے تب عرض اے شاہِ ہدا | رازِ مخفی آپ سے کس نے کہا
تب کہے عباسؓ سے شاہِ جہاں | واقعی واللہ یہ راز نہاں
شاہدی دیتا ہوں میں بے شبہ و شک | ہے وہی معبود رب عالم کا ایک
معجزے ایسے بہت پائے ظہور | بدر میں اُس شاہؐ سے اے باشعور
تیغ براں ہوگئی وہ بید رنگ | وہ اُسی تلوار سے کرتا تھا جنگ
دیدۂ چشم قتادہؓ باوقار | ہوگیا صدمے سے باہر ایکبار
فضل میں اُن بدریوں کے سب صریح | آئے ہیں اکثر احادیثِ صحیح

پس اس آیت کو پڑھے خیر الوریٰ | نوحؑ پیغمبر کئے تھے جو دعا
وحی لیکن یہ ہے از پروردگار | اے نبیؐ اصحاب کو دے اختیار
شرط ہے یہ فدیہ لینے میں مگر | شخص ستر تم سے اے نیکو سیر
کیونکہ اُمید قوی تھی یہ انہیں | کہ اسیروں کو سبب کے چھوڑ دیں
اور شہادت کے بھی وہ مشتاق تھے | اسلئے فدیہ پہ وہ راضی ہوئے
کہتے ہیں صدیقؓ اکبر اور رسولؐ | بیٹھے تھے روتے ہوئے ہو کر ملول
بولے تا اس سے میں بھی روؤں اب | گر نہ غم آئے تکلف لاؤں اب
عرض میرے پر کئے انکا عذاب | تھا بہت نزدیک وہ بے ارتیاب
اور فرمائے اگر آتا عذاب | کوئی رہائی سے نہ ہوتا کامیاب
کہتے ہیں جتنے دیا جو اختیار | قتل اور فدیہ میں واں آشکار
حق میں خاصوں کے یقیں ایسا عتاب | جو کہ اس دنیا میں ہوتا ہے شتاب
دیکھو تو یونہی مدارج میں لکھا | شیخ عبدالحق محدث باصفا
عرض وہ شہ سے کئے اے باوقار | یا نبیؐ فدیہ میں یہ کر لو شمار
تیرے فدیہ میں نہ ہو سکا حساب | تب کئے عباسؓ یوں عرضِ جناب
خلق سے سائل چچا ہوا آپ کا | انکو تب فرمائے شاہِ انبیا
مال و زر وہ کیا ہوا جو کہہ گیاں | وہ ہوئے حیراں یہ سن راز نہاں
انکو فرمائے رسولِ نامدار | کہ مجھے واقف کیا پروردگار
سب سے پوشیدہ رکھا میں بالیقین | حق سوا اسکا کوئی واقف نہیں
اور بیشک آپ ہو اُسکے رسول | جان و دل سے کیا ایماں قبول
ٹوٹی جب تیغ عکاشہ آشکار | انکو یک لکڑی دئے شاہِ خیار
تھی وہی تلوار پاس اسکے مدام | تا شہادت کام آیا آخر وہ جام
شہ لگائے اسکو جب اپنا لعاب | وصل اسکی ہوگیا تب ہی شتاب
ہے ازاں جملہ مبارک یہ خبر | جو کئے ارشاد شاہ الا بشر

معجزہ

۱؎ اے رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بسنے والا ۱۲ ۲؎ اوقیہ چالیس درہم وزن ۱۲

ہے روایت ایکدن روح الامیںؑ — آکے یہ عرض اے سالارِ دیںؐ
شہ کہے ہم جانتے ہیں انکو ہاں — بالیقیں فاضل ترینِ مومناں
جو فرشتے آئے تھے اس جنگ میں — افضل الاملاک گنتے ہیں انہیں
سب غنائم کی وہاں قسمت لئے — آپ سیف ذوالفقار اس سے لئے
اِس جگہ آئی حکایت اک غریب — کہ بہت مشہور ہے وہ اے لبیب
کہ جبالِ بدر سے ہے اک جبل — اس سے ہے مسموع آوازِ طبل
کہتے ہیں جو بدر میں آئے نامور — مومنوں کو حق دیا فتح وظفر
اور بعضے عالموں نے یوں کہا — کہ ہے اس میدان میں چلتی اِک ہوا
اور مواہب کا مصنف باصفا — یعنے شیخ قسطلانی یوں کہا
اور کبھی تاویل کرتا اسکے تئیں — پس مدینہ کو گیا ہوں جبکہ میں
اور کہے ہیں بدر سے وہ شاہ جب — حضرتِ رقیہؓ نے رحلت کی تھی تب
اور اسی سال میں آیا خبر — جنگِ فرقہ کو گئے خیر البشرؐ
پانسو شتر بھی اک انکا غلام — مومناں پائے غنیمت لا کلام
سالِ سوم میں ہوی جنگِ اُحد — ہے اُحد اِک کوہ اے اہلِ خرد
شہ کہے جب ہم سے رکھے یہ جبل — دوست اسکو ہم بھی رکھیں بے خلل
نقل ہے وہ کافرانِ زشت خو — کہ ہر میت بدر میں پائے تھے جو
عکرمہ ابنِ ابوجہلِ لعیں — اور صفواں بن اُمیہ آئے ہیں
سب ابوسفیاں سے بولے جا تبھی — کہ تو دے ترغیب لوگونکو سبھی
اور ابوسفیاں کھایا تھا قسم — کہ جبتلک بیویں بدلہ جا کے ہم
بدر میں اک حنظلہ اُسکا پسر — تھا موا قیدی ہوا دوسرا عمر
رنجِ جنگِ بدر میں جو پائے ہو — تم وہ مکہ میں لوگوں سے کہو
بس دیا ترغیب بوسفیان تب — شہر اور دیہات کے لوگونکو سب

بدر کے غزوے میں تھے جو مومناں — انکی ہے کسطرح تم میں عزوشاں
تب کئے یوں عرض جبریلِ امیںؑ — ہم بھی یونہی اے امام المرسلیںؐ
بدر کی جب فتح سے شاہِ ہدا — وادیٔ صفرا میں تئیں پہنچے ہیں آ
غزوۂ خندق میں اس تلوار کو — شہ دئے ہیں حیدرِ کرارؓ کو

حکایت

یعنے جیسا وقت فتح ونصر کے — بادشاہاں پاس نقارے بجے
بس وہی ہے فتح ونصرت کا نشاں — حق تعالی نے رکھا ہے جاوداں
اُس سے آوازِ طبل بے از نباب — آوے ہے واللہ اعلم بالصواب
کہ بہت سے حاجیوں سے یہ خبر — ہیں سنا باور نہ کرتا تھا مگر
بدر میں یک دن کیا تھا جا مقام — میں سنا آواز وہ اس دن تمام
اول بعثت میں بافوز وفلاح — کردئے تھے انکا عثمانؓ سے نکاح
پر نہ جنگ اسمیں ہوی کفار سے — کہ وہ سب پنہاں ہوئے تھے خوف سے

اُحد کا غزوہ

وہ مدینہ کے ہے پاس آبادِ داد — فاصلہ دو میل ہے یا کچھ زیاد
اب یہاں سے قصۂ جنگِ اُحد — دیکھئے لکھتا ہوں مجمل مستند
اس سبب سے تھی ندامت میں تمام — فکرِ اسبابِ عداوت میں تمام
اور ایسی ہی صنادیدِ قریش — بدر میں مارے گئے تھے جنکے خویش
تا کریں تائید از مالِ خطیر — تا فراہم اس سے ہو فوجِ کثیر
سر کو نا روغن لگاؤں تب تلک — میل قربِ زن نہ لاؤں تب تلک
باوجود اسکے وہ لوگونکو شدید — یوں کیا تھا خوب تاکیدِ اکید
تا شماتت نا کریں سن دشمناں — ناخوش و بزدل نہوویں دوستاں
مکہ اشرف میں تب آ کامگار — جمع مرداں ہو گئے تب سہ ہزار

غزوۂ اُحد

ك إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

یک جماعت نوحہ گر عورات کی
کافروں نے اس سفر میں ساتھ لی

گرچہ بوسفیاں چلا اے بسپر
اولا راضی نہ تھا اس امر پر

بدر میں مارا گیا تھا اسکا باپ
اسلئے کینہ بہت رکھتی تھی آپ

سات سو تھے انمیں بکتر پوش سب
تین ہزار اشتر تھے اے اہلِ ادب

اور سردار انکا بوسفیان تھا
پس مدینہ کو وہ لشکر لے چلا

یہ خبر سنتے ہی حضرت بیدرنگ
ہیں لگے کرنے کو تیاریِ جنگ

لشکرِ کفار کا تب وہ حباب
دیکھ آ ظاہر کیا شہؐ کے جناب

بطنِ وادی میں اُحد کے پاس آ
لشکرِ کفار تھا اُترا ہوا

ہو کے باہتھیار اصحابِ کرام
تھے حفاظت میں نبیؐ کے شب تمام

جمعہ کے دن وہ شہِ عالیجناب
یوں کہے ہیں شہ کو اک دیکھا ہو خواب

دانت اک ٹوٹا ہے اُس تلوار کا
یک زرہ[۱] مضبوط ہیں پکڑا ہی تھا

جو ہوئے مذبوح گائیں ای زکی
اسکی حضرت نے یہی تعبیر کی

دانت جو تلوار کا ٹوٹا شدید
میرے خویشوں سے کوئی ہوگا شہید

اور بکتر میں جو پکڑا استوار
ہے وہ یہ شہرِ مدینہ باوقار

پر جوانمرداں کئی اصحابؓ سے
بدر کے غزوہ میں جو حاضر نہ تھے

ہم رہیں گر شہر ہی کے درمیاں
ناتواں جانینگے ہم کو کافراں

تب صحابہ میں خلافی آیا بہم
بعض بولے شہر میں رہتے ہیں ہم

اور عبداللہ اُبَیّ ابنِ سلول
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول

سعدؓ و عبادہؓ ز انصارِ کرام
دو قبیلے اوس و خزرج کے تمام

ضعف پر ہوگا ہمارے بت گماں
کافراں پاوینگے جرأت بیگماں

شکرِ حق اسے ہمیں فوجِ عظیم
آرزوئے جنگ سے ہم کو قدیم

فتح و نصرت یا شہادت اے رسولؐ
دو ستیں ہیں ہر دو ہمیں ہر قبول

نا لڑوں کفار سے میں جب تلک
بالیقیں روزہ رکھوں تب تلک

کشتگانِ بدر پتا اپنے سب
وہ کریں نوحہ ہمیشہ روز و شب

بنتِ عتبہ ہند اسکی زن جو تھی
جد و کد اس کام میں اُنے بیدہی کی

الغرض تھے اہلِ لشکر سہ ہزار
انمیں سب گھوڑونکے تھے دو سو سوار

اور ہوئے عورتوں کے آشکار
انمیں تھے پندرہ مقرر در شمار

یہ خبر عباسؓ مکے سے تبھی
لکھے خدمت میں رسول اللہ کی

ذوالحلیفہ میں وہ آ اُترے ہیں جب
ابنِ منذرؓ کو نبیؐ بھیجے ہیں تب

تھا وہ حسبِ خطِ عباسؓ جلیل
حسبنا اللہ شہؐ کہے نعم الوکیل

دسویں تھی تاریخ وہ شوال کی
اور روزِ جمعہ کی وہ رات تھی

اور باہتھیار ہو بعضے خیار
تھے مدینہ کے نگہباں ہوشیار

کہ ہوئے ہیں ذبح گاواں آشکار
اور مری تلوار جو ہے ذوالفقار

اور بہت قوتی ہی ایک بکری کتیں
ایک کر سخت تر مارا ہوں میں

کہ کئی مرداں میرے اصحاب سے
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے

ضرب جو میں سخت بکرے پر کیا
کوئی مارا جائے گا کافر بڑا

پس مدینہ کو ہی مامن پائیں ہم
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم

چاہے مردی اپنی ظاہر ہو شتاب
اسلئے کرنے لگے عرضِ جناب

پس یہی بہتر کہ ہم بے قیل و قال
جا کے میداں میں کریں جنگ و جدال

گر یہاں کفار آئیں گے بہم
چڑھ گھروں پر تیر و پتھر ماریں ہم

حضرتِ حمزہؓ مگر عمِ نبیؐ
اور مہاجر کی جماعت یک بڑی

یوں کئے ہیں عرض اے شاہِ کریم
گر مدینہ میں ہی ہم ہوویں مقیم

بدر میں تھے تین سو تیرہ نفر
ہمکو باری حق دیا فتح و ظفر

یوں کیا ہے عرض مالکؓ بن سنان
ہم کو دو نعمت سے یک ہی بیگماں

بولے حمزہؓ ہے قسم اللہ کی
کہ نبوت آپکو ہے جس نے دی

اور نعمانؓ ابنِ مالک نیکنام
جو دلاور تھا با انصارِ کرام

حضرت کا خواب

۱؎ زرہ لوہے کا پیرہن جو جنگ کے وقت پہنتے ہیں ۱۲

یوں کہا ہے عرض حمزہؓ نے کہ جناب
شاہِ عالمؐ اسکو پوچھے آئیں
معرکے میں جنگ کے از کافراں
الغرض باعث ہوئے اکثر صحاب
جمعہ کا پس شاہِ دیںؐ خطبہ پڑھے
تمکو دیویگا خدا فتح و ظفر
پس نمازِ عصر پڑھ خیر الورا
سر پہ دستارِ مبارک باندھکر
اور کہے سعدؓ و اُسیدؓ باادب
آپکو کچھ جبر و اکراہ نا کریں
دیکھے میں دستار و بکتر آپ پر
دیکھکر صحاب حیراں ہو مغموم گئے
حکمِ عالی کا ہو کب ہم سے خلاف
شہؐ کہے پہلے ہی میں تم سے کہا
اُسکے اور اعدا کے اُسکے درمیاں
اب بجا لاؤ جو کچھ بولوں تمہیں
پس مہاجر کا علم شاہِ اُمم
اور قومِ اوس کا جھنڈا یقیں
تھا جو عبداللہ صحابیِ بصیر
لشکرِ اسلام میں آ کامگار
سعدؓ عبادہ صحابی نیک ڈھب
جب بنی نجار کو پہنچے ہیں آ
اور پہنچے ہیں اُحد کو جبکہ آ

آپ نے ذبحِ گاؤ کا دیکھے جو خواب
کس سبب سے پاوے تو جنت یقیں
میں نہ منہ پھیرونگا اے شاہِ زماں
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور بہت وعظ و نصائح بھی کئے
حکمِ تیاری کئے پس فوج پر
لیگئے تشریف در دولت سرا
پہنے ہیں بکتر بھی اُس دم جلدتر
وحیِ حق سے آتی ہی حضرتؐ پہ جب
بلکہ رائے پاک کے تابع رہیں
اور دوالی سی بھی باندھے ہیں کمر
اور بہت دل سے پشیماں ہو گئے
ہم سے جرأت جو ہوئی کیجے معاف
تم نہ مانے جدّ و کد لائے بڑا
حکم جب تک نا کرے حق بیگماں
کیجو صبر و استقامت جنگ میں
ہاتھ حیدرؓ کے دئے ہیں از کرم
سعدِ عبادہؓ کو بخشے شاہِ دیںؐ
اُمِ مکتومؓ آکی مادر ہے شہیر
تھے مجاہد غازیاں سب یکہزار
اور سعدؓ ابنِ معاذِ باادب
وہاں پڑھے مغرب امامؐ الانبیا
وقت تھا وہ بس نمازِ صبح کا

قتل وہ میرا ہے اے شاہِؐ جہاں
وہ کہا رکھتا ہوں میں شام و سحر
شہؐ کہے تو سچ کہا ہے باخرد
لاعلاج آخر ہوئے راضی رسولؐ
اور فرمائے اگر صابر رہیں
عازمِ میداں جو تھے صحبؓ کرام
بھی گئے ہمراہ بوبکرؓ و عمرؓ
اور درِ حجرے پہ اک خلقِ کثیر
ہمکو لازم ہے زمامِ اختیار
انہی باتوں میں صحابہؓ تھے سبھی
اور حمائل بھی ہے تیغِ ذوالفقار
عرض سب کرنے لگے باانکسار
جو ہے اپنی رائے اشرف کیجئے
اب پیمبرؐ کو نہیں یہ سازوار
کھولے اپنے تن سے وہ ہتھیار کو
فتح و نصرت دے تمہیں ربِ الجلیل
ہے روایت دوسری خیر الورا
اور تیسرا قومِ خزرج کا لِوا
شہؐ مدینہ میں اُسے نائب کئے
ایکسو سب اُنمیں بکترپوش تھے
پہنکر بکتر یہ دو سعدِ کرام
کرکے شب باشی وہاں اے باخرد
تب اذاں بولا بلالؓ بانیاز

ہر قسم خفگی میں پاؤنگا جناں
حق کو اور حق کے نبیؐ کو دوست تر
وہ شہادت پایا در جنگِ اُحد
اور کراہت سے کئے اُنکو قبول
اور رہیں ثابت قدم تم جنگ میں
ہوگئے مسرور و شاداں وہ تمام
ہوگئے تیار جب پیغامبرؐ
منتظر اُس شاہ کے تھے اے خبیر
ہاتھ میں دیں آپکے سرّو جہار
لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ
اور نیزہ ہاتھ میں ہے آبدار
یا نبیؐ ہے آپ ہی کو اختیار
ہم دل و جاں سے ہیں تابع آپکے
کہ وہ با ہتھیار ہو جب آشکار
چھوڑ دیں بے جنگ اُن کفار کو
ہوویں گے کفار سب خوار و ذلیل
ہاتھ مصعبؓ کے دئے ہیں وہ لِوا
ابنِ منذرؓ کو ہیں فرمائے عطا
فوج لے جانب اُحد کے چلدیئے
وہ دلیری میں بہت پرجوش تھے
شاہ کے چلتے تھے آگے لاکلام
دوسرے دن آگے چلے سوئے اُحد
پڑھکے حضرتؐ نے جماعت سے نماز

پہنا پھر بکتر پہ بکتر دوسرا
اور مبارک سر پہ خود اپنے رکھا

جو کہ عبداللہ تھا ابن جبیر
دے سپاہ پنجاہ ساتھ اسکے بخیر

تھی شگاف کوہ جو جائے خطر
وہاں کھڑا اسکو کئے خیر البشر

اور فرمائے یہ تاکید اکید
آویں گر اس رہ سے کفار عنید

ان پہ سب تم تیر اندازی کرو
راہ میں مولا کے جانبازی کرو

تمکو جب تک میں نہیں بلواؤنگا
تم یہاں سے مت ہلو ہرگز ذرا

گرچہ مارے جاویں ہم سب جنگ میں
یا پرندے لیکے ہم سب کو اڑیں

یا ہوں غالب دشمنوں پر بے ملال
اور یہاں گر دیں انہیں ہم پائمال

پھر صفیں آراستہ کر فوج کے
فوج اعدا کے مقابل کر دئے

میمنہ پر تھا عکاشہ با صفا
تھا ابو سلمہ بہ سمت میسرہ

بو عبیدہ سعد وقاص امیاں
تھے مقدم فوج کے با عز و شاں

کافراں بھی فوج کو تیار کر
آئے سرور کے مقابل بدگہر

اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہاتھ
وہ نشاں اپنا دئے تھے بد صفات

میمنہ پر انکے خالد بن ولید
میسرہ پر عکرمہ تھا اے رشید

فوج سے ان کافرونکے اے خبیر
مومنوں پر پہلے پھینکا جس نے تیر

تھا وہ بو عامر لعین بد ذات خام
ساتھ لے آیا تھا جو پنجاہ غلام

اوس کے تھا وہ قبیلہ سے یقیں
جا قریشیوں سے ملا تھا وہ لعیں

اور کہا تھا انکو یوں وہ بے ادب
قوم میری لائی ہے اسلام اب

جب ملوں تو انکو پھیروں بیدرنگ
بول یوں انکو دیا ترغیب جنگ

جا کے مکے کو مدینہ سے وہیں
انکو لایا تھا احد تک وہ لعیں

بس پکارا قوم کو اے اوسیو
میں ابو عامر ہوں راہب جانیو

اسکو بولے اوس کے یوں مومناں
لَعَنَتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ اے فلاں

آنکھ ٹھنڈی نا کرے تیری خدا
تب کہا ہے یوں وہ ملعون بیحیا

قوم میری یہ مرے بعد از شتاب
ہو گئی ایمان لا کر سب خراب

وہ بھی اور اسکے جو تھے پنجاہ غلام
تیر اندازی لگے کرنے تمام

مومناں بھی جب لگے ہیں مارنے
تاب نا لا کر لگے ہیں بھاگنے

ہندہ اور ہمراہ اسکے عورتیں
دَف بجا کر جلد تر گانے لگیں

اور وہ کفار ہونے کو دلیر
بیتیں وہ پڑھنے لگی ہیں کر نہ دیر

اور ابو عامر جو تھا وہ بدگہر
قبل بعثت بارہا شام و سحر

تھا وہ سرور کی نبوت کا مقر
اور تھا بعثت کا ہر دم منتظر

بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا
اسکو فاسق بولتے تھے مصطفےٰ

جانکر شہ کو نبی اکثر یہود
رہ گئے ہیں یونہی در کفر و جحود

الغرض طرفین سے جنگ و جدال
ہو گیا جب گرم اے نیکو خصال

ہاتھ میں سرور کے اک تلوار تھی
اور عجب یہ بیت تھی اسپر لکھی

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالِ مَکْرُمَۃٌ
وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ

یعنے نامردی میں ہے جبن ننگ و عار
اور بزرگی ہو بڑی در کارزار

جبن و نامردی کریگا گر کوئی
وہ مقدر سے نہ چھوٹیگا کبھی

مصطفےٰ فرمائے یہ تلوار سے
کون ہے جو حق ادا اسکا کرے

چاہیے لینا وہ کئی اصحاب تب
پر نہیں انکو دئے شاہ عرب

بو دجانہ نے کی عرض اس شاہ سے
کیا ادا کرنا ہے حق فرمائیے

شاہ کہے مارے یہانتک بیدریغ
کہ بلا شک اب یہ خم ہو جائے تیغ

وہ کہا کرتا ہوں حق اسکا ادا
دو مجھے اسکو دئے شاہ ہدا

بو دجانہ سرخ دوپٹہ اک نکال
سر پہ باندھا اپنے از بہر جلال

دیکھ یہ انصار بولے مرحبا
واہ یہ تیار مرنے پر ہوا

باندھتا تھا سرخ وہ دوپٹہ کو جب
جنگ بیشک سخت تر کرتا تھا تب

اُسکے جو آتے تھے آگے مشرکیں
دف بجا گاتی تھیں وہ سب کینہ ور
ننگ کرکے پھر لگا کہنے کہ حیف
شیرِ حق یعنے علیؓ مرتضیٰؓ
خواب میں مارے جو تھکر مصطفیٰؐ
اُس پہ ایسا ضرب حمزہؓ نے کیا
سعدؓ بن وقاص فردِ نامور
پھر کے حارثؓ ابن طلحہ نے لیا
نقل ہے ایسا ہی بارہ کافراں
ایک تن عمرہ تھا جسکا نام جاں
ہو گئی پل میں شکستِ منکراں
ہاتھ سے سب پھینکدے بزدیں
لشکرِ کفار سے تب اے رشید
تیراندازانِ فوجِ مسلمیں
الغرض پائے مسلمانان ظفر
آہ ایسے میں یکایک اے میاں
آہ کرکے وہ بھی طمعِ مال و زر
حکم شہؐ کا یاد دلوایا نہیں
نزدِ عبد اللہؓ فرزندِ جبیر
پس یہ فرصت کو غنیمت جانکے
پس لگے ہیں قتل کرنے اشقیا
غازیوں میں سب پریشانی ہوی
مومناں ہی مومنوں کے ہاتھ سے
قتل کردیتا تھا وہ اُنکو وہیں
اور ابیتیں بولتی تھیں نوحہ گر
خون سے عورت کے ہو آلودہ سیف
ضرب کیا اُسپر کئے تلوار کا
ایک ٹکڑے کو سو وہ یہ شخص تھا
پھسلیاں کٹ پھیپھڑا ظاہر ہوا
کردیا آ قتل اُسکو جلد تر
قتل اُسکو بھی وہی عاصمؓ کیا
یک کے بعد از یک اُٹھاتے وہ نشاں
لی نشاں آخر بفوجِ کافراں
بھاگنے کو ہیں لگے سب کافراں
ہیں لگے وہ بھاگنے اندوہگیں
اِک جماعت لیکے خالد بن ولید
جو کھڑے تھے وہ شگافِ اندر کمیں
کافراں پائے ہزیمت سربسر
تھے شگافِ کوہ میں جو مومناں
لوٹنے ایسے میں جا کر چلا، تب
کی تھی جو تاکید یہاں سے نہ ہلیں
رہ گئے ہیں دس صحابی ہی مگر
جلد تر آیا سواراں ساتھ لے
کرکے پیچھا لشکرِ اسلام کا
آہ بیجا اُنکو حیرانی ہوی
ہیں خطا سے آہ تب مارے گئے
جب گیا نزد جبل وہ پاک ذات
بو دجانہؓ دیکھکر ہندہ کو تب
طلحہ میداں میں گیا آکر ندا
مغز گرنے کو لگا اُسکا زسر
بھائی جو اُسکا تھا عثماں ایمیاں
آ اُٹھایا وہ نشاں پھر بعد ازاں
پھر مسافح ابن طلحہ نے لیا
پھر اُٹھایا بو طلحہ کا کلاب
قتل کر ہر ہر کو صحابؓ کبار
بعد ازاں سب مومناں مل سربسر
بھولکر گانا بجانا عورتیں
ساق اور پنجیں لگے آنے نظر
چاہا آکر وہ شگافِ کوہ سے
مار تیروں سے دئے اُسکو ہٹا
پس مسلماناں لگے ہیں لوٹنے
دیکھے اپنے بھائیاں سب مسلمیں
تب جو تھا انکا امیر ابن جبیرؓ
پر نہ ہرگز کچھ دیا ہے اُنکو سود
آہ تب ایسے میں خالد بن ولید
کرکے عبد اللہؓ پر حملہ شدید
لشکرِ اسلام میں آ کامیاب
معرفت خویش و بیگانہ کی بھی
آہ بعضے غازیاں بر طمعِ مال
تھی وہاں ہندہ کئی عورات سات
قتل کرنا اُسکو چاہا پر غضب
جو اُٹھایا تھا لوائے کفار کا
تھوڑے عرصہ میں گیا وہ در سقر
کافروں کا وہ لیا آکر نشاں
تھا جو بو سعد ابن بو طلحہ یہاں
قتل اُسکو حضرتِ عاصمؓ کیا
اسکو مارا ہے زبیرؓ باصواب
اُنکو بھیجے ہیں سقر میں ایکبار
لائے حملہ لشکرِ کفار پر
نعرہ کر رونے پلانے کو لگیں
کوہ کے جانب وہ بھاگے جلد تر
لشکرِ اسلام کا پیچھا کرے
چاہا وہ کئی بار ایسا ہی ہوا
لشکرِ اعدا لگا ہے پھوٹنے
لوٹ میں مشغول ہیں فرحت گزیں
اُن کو اُس سے منع فرمایا بخیر
لوٹنے کو آہ وہ دوڑے ہیں زود
جو کہ قابو ڈھونڈھتا تھا اے سعید
کردیا اُنکو بھی اُن دس کو شہید
پڑ گیا ہی تب بڑا اِک اضطراب
آہ آپس میں نہ کچھ باقی رہی
لوٹنے جلد تر کرکے خیال

جب خلاف حکم پیغمبر کے کئے — ہوگیا بالعکس قصہ جانئے
پر عنایات خداوند غفور — ان صحابہ سے گئی ہرگز نہ دور
اور بہت اصحاب عالی اقتدار — شرط اخلاص رسول کردگار
خاص وہ شیر خدا شیر رسول — شاہ مرداں مرتضیٰ زوج بتول
یوں وہ کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں جب — کافراں غلبہ کئے ہیں ملکے سب
میں گماں ایسا کیا ہو آہ تب — اب غضب میں آکے شاید ہے یہ رب
اب یہی بہتر کہ کر کے کارزار — راہ حق میں جاں کروں اپنی نثار
ناگہاں آئے نظر شاہ ہدا — میں نے یوں سمجھا کہ اب شاید خدا
ہے روایت اک گروہ کافراں — قصد سرور کا کئے تب ایسیاں
اور بہت سے مشرکوں کو قتل کر — کردئے ہیں سرنگوں وہ در سقر
کہ اعانت آپکی وہ سربسر — دور کرتے مشرکوں کو مار کر
بولے جبریل امیں اے شاہ دیں — یہ نہایت ہی جوانمردی یقیں
سنکے یہ حضرت نہایت خوش ہوئے — انہ منی انا منہ کہے
تب کہے جبریل اے شاہ انام — میں ہوں تم دونوں سے بیشک لاکلام
خامہ عاجز ہے اسکی تفصیل سے — خوف اس نسخہ کی ہے تطویل سے
ابن قمیہ نے چلایا تیغ جب — طلحہ پھیرا شاہ پر سے اسکو تب
کہ چلایا شہ پہ یک کافر نے تیر — ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ خبیر
کہتے ہیں روز احد وہ نامور — طلحہ اسی زخم کھایا سخت تر
اور جو اس شاہ پر آتا تھا تیر — اپنے لیتا تھا بدن پر اے ضمیر
تب گرا بیہوش وہ نیکو سیر — دیکھ یہ صدیق آئے جلد تر
حال پرسی کو گیا اے فرخندہ پے — وہ کہا بالخیر ہے بالخیر ہے
اور کہا اب کیا مصیبت اور الم — سہل و آساں ہے یہ سب اے محترم
سنکے بولا احد کے کوہ سے — بوئے خوش جنت کی آتی ہے مجھے

وہ شکست آئی ہی جو بعد ظفر — تھی وہ بے حکمی کی علت سربسر
کہ وہ تھا اتقلائے یمانکا سبب — انکے توبہ کو کیا مقبول رب
کر ادا داد شجاعت دے چکے — اور کئی نقد شہادت دے چکے
دیکھئے ایسی جوانمردی کی داد — کہ قیامت تک زمانہ کو ہے یاد
میں نے دیکھا جو طرف جا کر کہیں — سرور عالم نظر آئے نہیں
اپنے پیغمبر کو از روئے زمیں — لیگیا قدرت سے برچرخ بریں
پس کیا ایک حملہ ان کفار پر — ہوگئے ہیں مشرکاں سب منتشر
بھیجکر اپنے فرشتوں کو یہاں — شہ کی کرتا ہے حفاظت بیگماں
تب علی مرتضیٰ یک حملہ کر — کردئے انکو پریشاں جلد تر
اور کھڑے جبریل و میکائیل آ — بر یمین و بر یسار مصطفےٰ
ہے روایت حیدر والا نژاد — جب دئے ہیں یہ جوانمردی کی داد
اور مواسات و مروت ہے کمال — آپ سے کہے جو حیدر خوش خصال
یعنے یوں فرمائے شاہ مرسلیں — میں ہوں اس سے وہ مجھ سے بیقین
الغرض اس دن علی والا نژاد — جو شجاعت کی دئے ہیں اپنی داد
اور طلحہ ہاتھ اپنا اے پسر — کر دیا تھا شاہ عالم کا سپر
زخم سے اسکے ہوا شل اسکا ہاتھ — اور روایت آئی ہے اسکی ذات
اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوئی — اور تبھی وہ کام جاتی رہی
باوجود اسکے وہ فرد نامدار — شاہ پر ہوتا تھا ہر دم جاں نثار
اور دو کافر آہ دو تلوار سے — دو طرف سے سر پہ مارے ہیں ایسے
چہرۂ اقدس پہ مارے اسکے آب — ہوش میں آ کر دئے پیغام شتاب
اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے — وہ کہا الحمد للہ فرح سے
اور انس ابن نضر اے باوداد — بھیجا یوں ہے جوانمردی کی داد
بولکر یوں جا گرا کفار پر — جنگ کر پایا شہادت جلد تر

اور سعدؓ ابنِ ابی وقاص نے
لشکرِ کفار پہ اے پاک خو
دیتے تھے ترغیب اُنکو شاہِ دیںؐ
اور کسی کے حق میں وہ سالارِ دیں
اور ابو طلحہؓ جو یک انصاری تھا
تیر مارا ہے یہانتک لہیاں
یا رسول اللہ کر دیوے خدا
اور کہتے لے ابو طلحہؓ یہ تیر
دیدۂ چشمِ قتادہؓ اے خبیر
اولاً ول سی زیادہ روشنی
شاخ خرمے کی دئے اسکو نبیؐ
تیغ عبداللہ کا عرجون تھا نام
حنظلہؓ تھا جو صحابی یک جلیل
وہ اُسی شب میں ہوا تھا کتخدا
غیب سے آواز ناگاہ ایک سُنا
کافروں سے جنگ وہ کر کر عظیم
نعش پر اُسکی گئی حضرتؐ نظر
وہ لگی کہنے جُنب تھا وہ یقیں
کر تمسک اُسکو ہی اے نیکنام
نقل کرتی ہے جمیلہ نیکنام
میں نے تعبیر اُسکی کی اسطرح پہ
نعش کو جا اُسکی میں دیکھا تناب
ابن قمیہ اُسکو مارا بے حیا

بحرِ مردی کے عجب غواص نے
ہے وہی اول چلایا تیر جو
تیر اندازی پہ کرکے آفریں
گئے ہے ایسا لفظ فرمائے نہیں
تیر اندازی میں تھا ماہر بڑا
تین اُسکے ہاتھ میں ٹوٹے کمان
آپ پر یہ جان و تن میرا فدا
کافروں پر پھینک از فضلِ قدیر
آیا باہر جب لگا ایک اُسکو تیر
اُس کی آنکھوں میں دیا ربِّ غنی
ہو گئی ایک تیغ بہتر وہ تہی.
عون اُس تیغ عکاشہؓ کا تھا نام
جسکو کہتے ہیں ملائک کا غسیل
اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا
کہ سوار اب ہو وُے فوجِ خدا
بھیجکر بہتوں کو در نارِ جحیم
غسل دیتے تھے ملائک آنکر
غسل کی فرصت مگر پایا نہیں
بو حنیفہؒ اور کہو دوسرے امام
کہ اُسی شب میں نے دیکھی در منام
کہ شہادت دیا دیگا وہ جلد تر
ریش و سر سے تھا ٹپکتا اُسکے آب
ہاتھ سیدھا آہ اُسکا کٹ گیا

یوں کیا ظاہر شجاعت بالیقیں
تیر سے ہی اُسکے کفارِ شریر
اور کہتے تھے کہ تو تیریں چلا
کون پھر ایسا جلیل الشان ہے
وہ کھڑا تھا شہؐ کے آگے باوقر
جب چلاتا تیر وہ کفار پہ
دیکھے حضرتؐ تیر جب آخر ہوئے
لے کماں میں اسکو وہ کھتا تھا جب
شاہِ دیںؐ اُسکو لگا اپنا لعاب
اور عبداللہؓ جحش کی تیغ بھی
بدر میں جیسا عکاشہؓ کو دئے
معتصم باللہ کیا عرجوں خرید
نقل ہے جس شب میں حضرتؐ فوج لے
غسل کرنے صبح کو وہ نامور
سُنکے یہ آواز بے طاقت ہوا
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں
اُسکی بی بی تھا جمیلہ جس کا نام
شاہ فرمائے فرشتے اِس لئے
غسل دینے کے ہیں قابل اے رشید
کہ پڑا سوراخ یک در آسماں
بولتا ہے بو سعید ساعدیؓ
آہ مصعبؓ بن عمیر اے محترم
دست جب سے وہ اُٹھایا تھا علم

کہ نبیؐ کہتے تھے جب یہ آفریں
دارِ دوزخ کو گئے اُس دن کثیر
ہوں میرے ماں باپ تیرے پر فدا
یوں کہے جسکو شہِ الوان ہے
اور کیا تھا آنکو شہؐ کا سپر
ایک نعرہ سخت کرتا سر بسر
جو ملے لکڑی اُٹھا دینے لگے
تیر ہی کی شکل وہ لیتی تھی تب
رکھے حدقہ میں شفا پائی شتاب
ٹوٹی اُسہی جنگ میں جب اے زکی
ہو گئی وہ تیغ جب اعجاز سے
مول دے دینار دو سو اے سعید
جو مدینے سے اُحد جانب چلے
جب بھگایا ایک جانب اپنا سر
چڑھ فرس گھوڑے پہ جا شہ سے ملا
اُسپہ ہو رضوان و رحمت جاوداں
اُس سے پوچھا بھیجے حال اسکا تمام
آسماں سے آکے غسل اُسکو دئے
جب جنابت کی رکھے حالت شہید
حنظلہؓ اُس سے گیا بر آسماں
جب یہ حالِ حنظلہؓ بولے نبیؐ
جو مہاجر کا اُٹھایا تھا علم
وہ لعیں پھر اُسکو آ مارا بہم

حضرت حمزہؓ کی شہادت

ہاتھ بایاں آہ اُسکا کٹ گیا
پھر وہی ملعون چلایا اُسپہ تیر
جنگ سے فارغ ہو سالارِ انام
سرورِ عالم کہے بے شبہ و شک
ایک کافر تھا طعیمہ بن عدی
تھا جُبیر اُس کا بھتیجا زشت فام
گر کریگا قتل تو حمزہؓ کے تئیں
کہتی تھی حمزہؓ کو تو مارے اگر
جب صفیں باندھے اُحد کے درمیاں
آکے حمزہؓ جلد میداں میں وہیں
پس کیا اک ضرب اُسپر وہ مُوا
نیچے یک پتھر کے وحشی اُس زماں
حضرت حمزہؓ کے وہ سر کو لگا
نا ملا ہرگز لگا ہے بھاگنے
آہ وحشی آنکر حمزہؓ کے پاس
اور دیا اسکو جا ہندہ کے ہاتھ
یا کہ خود وحشی سیاہ و سخت دل
مُثلہ کر کے آہ حمزہؓ کو تبھی
اور بنا کر ہار اُن کے خواہ نخواہ
ہے روایت پانچ کفارِ لعیں
ابن قمیہ لعنتی نے اسقدر
خون آلودہ ہوے اُس ضرب میں
اسکے دو دندانِ پیشیں اے ہمام

تب بھی وہ چھوڑا نہیں ہرگز لِوا
تب گرا پایا شہادت وہ خبیر
جبکہ مصعبؓ کو پکارے لیکے نام
یہ علمبردار تھا حق کا ملک
تھا سراپا غرق در بحرِ بدی
ایک وحشی نام تھا اُسکا غلام
تجھکو کر دونگا یقیں آزاد میں
دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال و زر
تب سُباع دون فوجِ کافراں
اُسکو یوں کہنے لگے تب اے لعیں
سرنگوں دارِ جہنم میں ہوا
دیکھتا قابو ہی بیٹھا تھا نہاں
پار سر کے دوسری جانب ہوا
حضرتِ حمزہؓ زمیں پر گر گئے
اُنکے چیرا ہے شکم کو بے ہراس
اسکو وہ چابی بہت فرحت کیئیا
طمع سے ایسا کیا با غش و غل
گوش و بینی اپنے ہمراہ لیگئی
اپنے ڈالے میں گلو میں آہ آہ
یوں کئے تھے عہد آپس میں یقیں
سنگ اندازی کیا اُس شاہؐ پر
آہنی کڑیاں خود کے دو دھس گئیں
گر پڑے پایا سعادت کا مرام

پس وہ لے جھنڈے کو سینے پر کھڑا
یک فرشتہ صورتِ مصعبؓ میں آ
وہ فرشتہ تب کہا ہے یوں وہیں
آہ حمزہؓ کی شہادت کا بیان
حضرتِ حمزہؓ نے اُسکو قتل کر
نکلے جب جنگِ اُحد کو کافراں
ہندہ بوسفیاں کی زن بھی پُر غضب
آہ پس وحشی بطمعِ مال و زر
آکے میداں میں ندا ایسی کیا
آہ کیا لڑتا ہے تو اب سا منھ
درمیاں دو فوج کے وہ مثلِ شیر
جب ہوا نزدیک حمزہؓ کا گذر
باوجود اُسکے وہ شیرِ کبریا
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام
اور نکالا اُس معظم کا جگر
آہ ہندہ اُسکو بولی کتھی مگر
نعش حمزہؓ کی کہاں پوچھی وہ جب
یونہی سب شہدا کی بینی اور کان
آہ اس غزوے میں سرور کو بہت
کہ کریں قتلِ پیمبرؐ بالضرور
جسکے رخسارِ مبارک باصفا
بوعبیدہؓ ابنِ جراح باادب
اور پیشانی ہی شہؐ کی اے میاں

داد وہ مردانگی کی ہے دیا
اُس مہاجر کا علم لیکر کھڑا
یا رسول اللہ میں مصعبؓ نہیں
کیا لکھوں لرزاں ہے خامہ اور زباں
بدر میں بھیجا تھا در نارِ سقر
بولا وحشی سے جُبیرِ بدنشاں
راہ میں وحشی سے وہ ملتی تھی جب
قتل پر حمزہؓ کے باندھا تھا کمر
کون ہے میرے مقابل ہو وے آ
اور اُس کے مرسلِ برحق کے ساتھ
ہاتھ میں لے تیغ پھرتے تھے دلیر
اُنپہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد تر
جلد وحشی کا وہاں پہنچا کیا
باغِ جنت میں گئے ہیں پس خرام
عمِ سالارِ دو عالم کا جگر
کہ تو لا دے مجھکو حمزہ کا جگر
وہ لیجا اسکو دکھایا نعش تب
قطع کر ہندہ و دیگر عورتاں
رنج پہنچا ہے پیمبرؐ کو بہت
تا ابد ہو لعنِ حق اُنپر صدور
والضحیٰ جسکی قسم کھایا خدا
دانت سے اپنے اُسے کھینچا ہی تب
بھی ہوا خونِ مبارک تب روان

ریش اطہر تک وہ پہنچا خون جب　　پونچھتے اسکو گراتے تھے تب
ان کتیں حال انکہ وہ پیغمبرؐ　　تھا بلاتا حق کی سیدھی راہ پر

آہ کیوں یہ قوم پاوے گی نجات　　جو کئے یہ اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
تب یہ آیت کو وہیں بھیجا خدا　　منع یوں کہنے سے حضرت کو کیا

لہ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۵ (آل عمران)

تب لگے یوں عجز سے کرنے دعا　　اے خداوند کریم کبریا
اور لہو جو پاؤں سے اپنے وہ رسولؐ　　پونچھتے تھے اور کہتے تھے ملول
آسماں سے ہو وے گا نازل عذاب　　نازمیں سے کچھ اگے بے ارتیاب
پتھر اک پھینکا ہے بر روئے نبیؐ　　نوک ٹوٹی یک مبارک دانت کی
بوسعید خدری بولا اے میاں　　باپ ہے میرا یعنے مالکؓ بن سناں
خون میرا خون سے جسکے ملے　　نارِ دوزخ اسکو ہرگز نا لگے
آہ ستر زخم اُسدن تیغ کے　　چہرۂ اشرف پہ سرورؐ کے لگے
اور کہتے ہیں کہ ستر سے مراد　　ہے حقیقت یا ہے کثرت کہو یاد
ایک گڑھے میں آہ سرورؐ گر پڑے　　اور نظر سے خلق کے پنہاں ہوئے
اور دئے اوپر سے چھیدر اپنا ہاتھ　　تب چڑھے اوپر وہ شاہؐ کائنات
وہ دعا پائی اجابت کا اثر　　بعضے اسدن ہی موئے پا سقر
اور شقی کافر جو تھا ابن خلف　　بالیقیں کم ظرف تھا ناخلف
عرض کی صحابہ نے تب شاہؐ سے　　حکم دیجے قتل تا کر دیں اُسے
مارے ہیں گردن پہ اسکے جلد تر　　بھاگا وہ ملعون گھوڑا پھیر کر
کافراں کہنے لگے یوں دیکھکر　　زخم یہ ایسا نہیں کچھ سخت تر
ہے قسم حق کی اگر وہ شاہِ دیں　　تھوکتا گر مجھ پہ میں مرتا وہیں
نقل ہے جب واں سے فوج کافراں　　عازمِ مکہ ہوئی ہے المیاں

روایت

ایک شب میں اس بیاباں میں گیا　　کہ جہاں ابن خلف ملعون ہوا
مرد اک اسکی آگ سے نکلا اسیر　　کھینچتا زنجیر روتا اے خبیر

بخش میری قوم کو ناداں ہے وہ　　حال سے میرے بہت انجاں ہے وہ
پونچھتا ہوں خون میرا اسواسطے　　ایک قطرہ بھی زمیں پر گر پڑے
سعد بن وقاص کا یک بھائی تھا　　یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا
پتھر اک پھینکا لعین ابن شہاب　　شاہؐ کی کہنی ہوئی زخمی شتاب
خونِ اقدس شاہؐ کا چوسا ہے جب　　یوں کہو ارشاد سالارِ عربؐ
اور زہری سے روایت آئی ایک　　ہے لکھا شرحِ بخاری میں تو دیکھ
شر سے اعدا کے بچایا شہؐ کو رب　　ہو گئے فی الفور چنگے زخم سب
جنگ کے آگے ہی اُس سید امین جان　　چند کھودے تھے گڑھے وہ کافراں
حضرتِ طلحہ گڑھے میں تب اُتر　　شاہِ عالمؐ کو اُٹھائے جلد تر
آپ کے بدخواہ جو تھے پنج اشقیا　　تب گئے ہیں حق میں انکے بد دعا
اور بعضے کافر اُسی سال میں　　مر گئے ہو مبتلا جنجال میں
کر کے قصدِ قتل شہؐ پر چلدیا　　اور زباں سے ناسزا کہنے لگا
شہؐ کے جب نزدیک آیا وہ لعیں　　چھین لے کر ہی نیزہ شاہِ دیں
بیل کے مانند چلّانے لگا　　سر پٹکنے اور چلّانے لگا
انکو یوں کہنے لگا وہ بیحیا　　زخم یہ کسکا ہے تم سوچو ذرا
زخم میرا گر بخلق ذو المجاز　　منقسم ہو تو مرینگے بانیاز
شہرِ مکہ ایک ہی منزل پہ تھا　　تب وہ کافر داخلِ دوزخ ہوا
ہے مواہب میں روایت ایک سیر　　واقدی راوی ہے از ابن عمرؓ
ماری ایک آتش کی بجلی ناگہاں　　ڈر گیا میں دیکھکر اسکو وہاں
کرتا تھا فریاد و زاری پیاس سے　　کہتا تھا ایک شخص ڈر کر دیکھ اسے

کہ اسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا
کہ نبیؐ نے ز قتل ہے اسکو کیا

اور عبداللہ جو تھا ابن حمید
قصد حضرتؐ کا کیا وہ بھی عنید

نقل ہے حضرت خدا کے فضل سے
اس گڑھے سے جب نکل باہر کھڑے

شاہ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر
ضعف بیحد آپکو تھا تب مگر

طلحہؓ آ بیٹھے رسول محترم
چڑھ گئے رکھ پشت پر انکے قدم

ضعف تھا اتنا رسول اللہ پر
کہ گذارے ظہر اس دم بیٹھکر

شاہ فرمائے نہ دو اس کا جواب
بار دیگر پھر وہ پوچھا یوں شتاب

کیا عمرؓ ہے انہیں پھر پوچھا وہ تب
شہ کہے مت دو جواب اسکا بھی اب

ہوتے گر زندہ تو وہ دیتے جواب
تب عمرؓ کہنے لگے نالا کے تاب

تب ابوسفیان کھولا ہے زباں
شادماں ہو کر یہ توصیف بتاں

اپنے یاروں کو شہ عالیجناب
حکم فرمائے کہ دو اس کا جواب

تب صحابہؓ سب بہ آواز بلند
حمد یوں کرنے لگے ہیں فرخمند

یعنی عزّیٰ ہمکو ہے تمکو نہیں
عزّیٰ یک دیوتن عرب میں تھی یقیں

یعنی حق مولا ہمارا ہے سنو
کوئی نہیں مولا تمہارا کافرو

کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سر بسر
ہے کبھی تمکو کبھی ہمکو ظفر

سال آئندہ یقیں بے قیل و قال
پھر تمہارا اور ہمارا ہے جدال

پس ابوسفیان لشکر ساتھ لے
عازم مکہ ہوا اس جائے سے

شاہ فرمائے کہ سعدؓ ابن ربیع
جسکی تھی انصار میں شان رفیع

سعدؓ کو پایا ہے وہ در کشتگاں
یک رمق باقی تھی لیکن اسکی جاں

بول پیغمبرؐ کو تو میرا اسلام
اور کہہ یہ سعدؓ بولا ہے پیام

اور کہہ اصحابؓ کو بعد سلام
الفیاد حضرت خیر الانام

انہیں گر تقصیر تم سے ہو کہیں
عذر تمکو پاس حق کے کچھ نہیں

شاہ کی خدمت میں آ کر باکمال
پس وہ انصاری کیا سب عرض حال

ہے ابی ابن خلف اس دوں کا نام
لَعْنَتُ اللہِ عَلَیْہِ بِالدَّوام

بو بچا نہ امیہ کر یک ضرب تیغ
اس کو ڈالا ہے زمیں پر بے دریغ

دیکھ کر اس شاہ کو بعضے صحاب
دوڑ کر آئے ہیں خدمت میں شتاب

کیونکہ پہنے تھے دو بکتر مصطفیٰؐ
اور بڑا ہی تعب بھی زخموں کا تھا

اور فرمائے کہ طلحہؓ سر بسر
کر لیا جنت کو واجب آپ پر

اور پوچھا آ کے بوسفیاں وہاں
کیا یہ لوگوں میں محمدؐ ہے یہاں

کیا ہے ابن ابو قحافہ یا نہیں
پھر کئے منع جواب وہ شاہ دیں

تب ابوسفیان یوں کہنے لگا (ابوبکرؓ)
کوئی اب انمیں نہیں باقی رہا

اے عدو اللہ تو بولا جھوٹ اب
سب یہ زندہ ہیں یقیں از فضل رب

یوں کہا اُعْلُ ھُبَل اُعْلُ ھُبَل
یعنے ہے اونچا ہبل ونچا ہبل

بولیو اَللہُ اَعْلیٰ وَ اَجَل
ہے بزرگ اللہ و برتر بے خلل

پھر ابوسفیاں کہا بار دوم
کہ لَنَا عُزّیٰ وَلَا عُزّیٰ لَکُم

شاہ فرمائے جواب دیجو تم
اَللہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلیٰ لَکُم

یونہی یاروں نے کہا فرحت کیشا
پھر ابوسفیاں کہا آخر یہ بات

گرچہ حکم اسکا نہیں میں نے کیا
اور نظر آیا نہ وہ مجھکو بڑا

شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو
ہم بھی سب تیار ہیں اس پر کہو

پس لگے کرنے صحابہؓ میں تلاش
لشکر اسلام کے مُردوں کی لاش

ہے کہاں لے آؤ کوئی اسکی خبر
ایک انصاری گیا تب جلد تر

اسکو پہنچایا سلام مصطفیٰؐ
سعدؓ نے اسطرح تب اس سے کہا

یا نبیؐ حق آپکو دیوے جزا
کر دئے حق رسالت آپ ادا

جان و دل سے تم بجا لاؤ سدا
تم رہو حکم نبیؐ پر جان فدا

پس یہ بولا سو وہیں رحلت کیا
مرغ روح پرواز جنت کو کیا

حق میں اسکے کی ہے حضرتؐ نے دعا
سعدؓ سے راضی ہوا ہے رب ورا

پس شہیدوں پر ہوئی حضرت گذر　　آہ جب حمزہ کے پہنچے نعش پر
دیکھ یوں انکو بہت غمگیں ہوئے　　اور تب اسطرح فرمانے لگے
ہے قسم اللہ کی بے ارتیاب　　گر تو بیشوں پر میں ہوں دستیاب

تھا شکم چیرا ہوا ان کا یقیں　　اور انہیں مثلہ کیے تھے مشرکیں
کہ کبھی غصہ نہ آیا اس قدر　　مجھکو اب آیا ہے غصہ جسقدر
در عوض حمزہ کے اے یا مومنیں　　شخص ستر کو کروں مثلہ یقیں

جب کہے ہے اس طرح وہ شاہ ہدا　　جلد یہ آیت خدا نازل کیا

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ

کہ کیا ہیں صبر اے رب الانام　　میں گواہ ہوں ان شہیدوں پر تمام
اور جو زائد ہو پڑھا قرآن سے　　اسکی نعش پاک آگے کیجیے
دفن اسکو حضرت حمزہ کیساتھا　　کر دیئے یک قبر میں آنکذات
کوئی پہچانا نہیں اس کو مگر　　بہن اُسے پہچانی انگلیاں دیکھکر
باپ تھا اسکا بڑا ہی مالدار　　سخت کافر دشمن شاہ خیار
عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ دے　　رشتہ پدری بھی اس سے توڑ دے
شاہ کی خدمتمیں تھا لیل و نہار　　آپکی الفت میں ہی تھا جاں نثار
کیا کیا تائید دین و شرع کی　　دین احمد کے اصول و فرع کی
نور سے اسلام کے ہو سر بسر　　ہو گیا سارا مدینہ جلوہ گر
الغرض ایسا وہ فرد نامور　　فقر میں ذی فخر تھا شام و سحر
کہ ہوا اس جنگ میں جب وہ شہید　　دیکھے جاں جنت کیا ہے وہ خرید
ایسی چھوٹی تھی وہ چادر سربسر　　بس نہ آتی پاؤں سے لے تا بہ سر
دیکھ اسکو شاہ ذی کی چشم نم　　یوں کیا ہے حکم با درد و الم

روایت

کہ یہ غزوے میں رسول انس و جاں　　آہ پائے ہیں شہادت بے گماں
بی بیاں اطفال ہو کر بیقرار　　دوڑے ہیں سوئے احد بے اختیار
کیا لکھوں میں آہ اس خاتون کا غم　　بس یہاں ہی عاجز و قاصر قلم
خون ملا کہ انکا نہیں ہے تا بند　　دیکھکر اسکو بتول دردمند

جب یہ آیت پائی ہے شرف نزول　　اسطرح کہنے لگے حق کے رسول
حکم فرمائے کہ یک یک قبر میں　　انسے دو دو شخص کو مدفون کریں
حضرت حمزہ کا تھا یک بھانجا　　یعنی عبداللہ جحش کان رضا
اور انس ابن نضر اے باخبر　　آہ زخمی ہو گیا تھا اسقدر
اور علمبردار مصعب بن عمیر　　جسکا کچھ گذرا ہے آگے ذکر خیر
جبکہ وہ لایا ہے ایمان باکمال　　باپ نے اسکو دیا گھر سے نکال
سر بسر وہ تارک الدنیا ہوا　　جان و دل سے طالب مولیٰ ہوا
حکم شہ سے جب مدینے کو گیا　　کیا وہاں اسلام کو رونق دیا
دعوت اسلام میں وہ نامدار　　جبکہ باندھا ہے کمر لیل و نہار
رہنمائی سے اسی کی اے خبیر　　لائے ہیں ایمان انصار کثیر
داخل اصحاب صفہ تھا سدا　　بینوا ایسا رکھا اسکو خدا
کہ کفن کے خاطر اک چادر ہوا　　پاس اسکے اور کچھ کپڑا نہ تھا
پاؤں کو ڈھانپے تو رہتا سر کھلا　　سر کو ڈھانپے تو کھلے رہتے تھے پا
کہ اسی چادر سے ڈھانپا ہوا اسکا سر　　اور ڈالو گھانس اسکے پاؤں پر
آہ شیطان لعیں اس روز جا　　یہ خبر شہر مدینے میں دیا
خبر شیطاں گرچہ یہ سچی نہ تھی　　دھوم محشر کی مدینے میں مچی
آہ پر غم حضرت زہرا بتول　　آئیں حضرت پاس محزون و ملول
شاہ کے زخموں کو دھوتی تھیں شتاب　　ڈھال میں اپنی علی لاتے تھے آب
آگ سلگا اور جلا کر یک حصیر　　راکھ دابی زخم اوپر اے خبیر

الغرض کر دفن شہدا کو تمام — جب مدینے کو چلے شاہِ انام
شاہ فرمائے اُسے بھائی ترا — یعنی عبداللہ جحش مارا گیا
بولی عبداللہ کو بخشے خدا — اُسکو پھر فرمائے وہ شاہِ ہدا
بعد فرمائے اُسے شوہر ترا — یعنی مصعبؓ بھی یقیں مارا گیا
شہ کہے شوہر سے عورت کو بجاں — کیا قوی ہوتی ہے اُلفت بیگماں
موت شوہر جب سُنی وہ دلفگار — ہوگئی بے صبر اور بے اختیار
آگئی تھی وہ بھی رہ میں دلفگار — پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار
دیکھی ہر ٹکڑی میں وہ جانِ پدر — حضرتِ حمزہؓ نہیں آئے نظر
اُنسے پوچھی فاطمہؓ اے ذوالوقر — پدر ہے میرا کہاں دیجے خبر
اشک بھر آئے رہا ہرگز نہ تاب — اور نہ غم سے اُسکے کہا جواب
آئی ایسے میں سواری شاہ کی — سرورِ عالم رسول اللہ کی
شاہ کے مرکب کی پکڑی جا کے باگ — عرض یوں کرنے لگی ہو دردناک
آہ یہ سُنتے ہی اُس دلگیر سے — اشک بھر آئے رسول اللہ کے
سنکے یہ غمگین ہو کہنے لگے — آتی ہے اس بات سے بو خون کی
غم کو اُسکے دیکھ اصحابؓ کبار — آہ یکسر ہوگئے ہیں اشکبار
شاہ فرمائے اے بیٹی کیا کہوں — گر بیاں آگے شہادت کا کروں
آگے جب چلنے لگے شاہِ زمن — ہر قبیلے کے تمامی مرد و زن
سب ہماری سختیاں آساں ہیں — آپ پر سب تشنگاں قرباں ہیں
ایک زن کے پدر شوہر اور پسر — تھے مرے جنگِ اُحد میں سر بسر
تب مدینے سے یہ سُنکر بی بیاں — دوڑے ہیں سوئے اُحد کرتے فغاں
راہ میں یک شخص ملا اُسے کہا — باپ اور بھائی بھی اور بیٹا ترا
کیا خبر ہے کہ رسول اللہ کی — اُس نے بولا خیریت سے ہیں نبی
پس پڑی اُسکی نظر حضرت پہ جب — بولی وہ الحمدللہ پُر طرب

راستہ میں شہ سے حمنہ آملی — جو پھوپھی بہن تھی اُس شاہ کی
واقعہ یہ سُن وہ پژمردہ دروں — ہے پڑھی انا الیہ راجعون
کہ ہوا ماموں ترا حمزہؓ شہید — پھر کے ویسا ہی کہی وہ اے سعید
ہوگئی یہ سُنکے بے صبر و قرار — اور وہیں رونے لگی ہے زار زار
بھائی اور ماموں کے رحلت کی خبر — سُنکے وہ ساکت رہی ہے صبر کر
فاطمہؓ حمزہؓ کی بیٹی کا اَلم — آہ کیا بولوں کہ لرزاں ہے قلم
ٹکڑیاں اُس لشکرِ اسلام کے — ایک کے بعد ایک جب آنے لگے
فکر زائد پھر ہوئی اُسکے تئیں — آئے ہیں ایسے میں صدیقؓ گزیں
نام حمزہؓ کا ہے لی جب وہ یتیم — دل ہوا صدیقِ اکبرؓ کا دو نیم
بولے اب تشریف لاتے ہیں رسولؐ — کہکے یوں آگے بڑھے ہیں وہ ملول
آتے تھے یاراں جو ہمراہ آپکے — حضرتِ حمزہؓ جب اُنمیں بھی نہ تھے
یارسول اللہ پدر میرا کہاں — والدِ عالی قدر میرا کہاں
اسکو فرمائے کہ اے لختِ جگر — میں پدر تیرا ہونگا غم نہ کر
پس بہت ہی درد سے رونے لگی — منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگی
بولی اے پیغمبرِ ربِّ وحید — کس طرح والد ہوا میرا شہید
تجھ میں نا طاقت رہیگی زینہار — سُنکے یہ پھر بھی ہوئی ہے زار زار
بس یہی کہتے تھے استقبال آ — جب سلامت آپکو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطاں مدینے میں ندا — کہ شہادت پائے شاہِ انبیا
اُنمیں وہ عورت بھی تھی جسکا پدر — جاں دیا تھا اور شوہر اور پسر
اے فلاں اس جنگ میں مارے گئے — بولی پیغمبر پہ وہ صدقے ہوئے
وہ کہی بتلاؤ حضرت کا جمال — دفع ہووے تا مرا درد و ملال
اور کہی بالخیر جب لائے قدم — آپ پہ مجھ پر ہے آساں ہر الم

عبد اشہل کے گھروں پر سید رسول
جب چلے روتے تھے عورات ملول

سنکے وہ آواز نوحہ حزیں
رونے والے کوئی حمزہؓ پر نہیں

سنکے یہ فرمان انصار کرامؓ
بھیجے اپنی عورتوں کو لا کلام

وہ زناں حمزہؓ کے گھر کو آئے سب
نوحہ زاری اسپہ کرتے تھے یہ شب

شاہ دیں پوچھے ہیں پس سید ازہو
کسکی یہ آواز رونے کی کہو

بولے ہیں انصار کی عورات سے
نوحہ کرتے ہیں چچا پر آپ کے

تب کئے ارشاد شاہ انبیا
کہ یقیں مقصود میرا یہ نہ تھا

کر دعا پس حق میں ان عورات کے
جلد تر سب کو ہیں رخصت دئے

دوسرے دن منع فرمائے یقین
نوحہ کرنا مردگوں پر مسلمین

شہدائے احد کی فضیلت

فضل شہدائے احد میں کئے خبیر
آئے ہیں اخبار و آثار کثیر

اور ہر ہر سال ہیں شاہ انام
اٹھے جاتے تھے زیارت کو مدام

فاطمہ جو ہے خزاعی اے اسیر
یاد رکھ اس طرح دیتی ہے خبر

جاکے یکدن ہیں احد میں یوں کہی
السلام علیک یا عم نبی

میں سنی ہوں قبر حمزہؓ سے جواب
رحمت اللہ بھی کہا وہ باالصواب

اور یونہی ابن خالد باصفا
اپنی خالہ سے روایت ہے کیا

کہ زیارت کو احد کے اے ہمام
میں گئی تھی ساتھ میرے دو غلام

میں سنی تھی مصطفےؐ سے یہ خبر
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ

کہ شہیدوں پر احد کے تم تمام
کیجو جاکے اے مسلمانو سلام

ہیں وہ زندہ اور دیتے ہیں جواب
میں بھی جاکر کی سلام انپر شتاب

میں سنی بے شبہ تب انسے جواب
اور یوں بولے ہیں وہ رحمت مآب

تم ہم پہچانتے ہیں بالیقیں
آئی ہیں لڑنے میں یہ سنکر وہیں

جلد ہوکر اپنے مرکب پر سوار
میں ہوئی واں سے روانہ آشکار

نقل ہے چالیس پیچھے سال جب
گذرے از جنگ احد اے باادب

ایک صدمے سے کھلے بعضے قبور
لاش تھے تازے انہوں کے بے قصور

اور کئے انمیں شہیداں سر بسر
ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر

جب سرکنا زخم سے ڈھے اے میاں
خون پاک انکا وہیں ہوتا رواں

حق رہے راضی انہوں سے بالدوام
بھی لکھے جنت میں انکو شاد کام

حمراء الاسد کا غزوہ

اور دوسرے روز از جنگ احد
نکلے پھر جنگ حمراء الاسد

اسکا یہ قصہ ہے کفار لعین
جب گئے مکے کو رجعت آئین

وہ لگے کرنے ملامت سر بسر
راہ میں آپس میں سب با یکدگر

کیوں مسلمانوں کو چھوڑ آئے ہائے
فتح ہوئی لیکن پشیمانی اٹھائے

لوٹ ہم جاویں مدینے کو ابھی
مومنوں کو قید کر لاویں سبھی

اور کردیں قتل سب کو جلد تر
بند تا جنگ و جدل کا ہووے در

شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر
حکم فرمائے تبھی خیر البشرؐ

جنگ میں حاضر تھے کل کے روز جو
آج بھی نکلیں وہی تیار ہو

اور شریک انمیں نہ ہووے دوسرا
حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا

باوجود زخم و جسم ناتواں
ہو گئے ہیں جمع آ سب غازیاں

اور احد کو لیگئے تھے جو نشاں
وہ ابھی کھولے نہیں تھے مومناں

پس وہ جھنڈا مرتضیٰ کے ہاتھ دے
اور ستر غازیوں کو ساتھ لے

شہ مدینے سے ہیں نکلے بیدرنگ
تا کریں ان کافروں سے جاکے جنگ

غازیاں ستر وہی تھے نامدار
کل احد میں جو گئے تھے کارزار

حضرت طلحہؓ پہ ستر زخم تھے
عبد رحمن کو زیادہ بیس سے

ایسے ہی انمیں بہت مجروح تھے
نکلے ہیں تب حکم پر اس شاہ کے

جاکے پہنچے ہیں بہ حمراء الاسد
ہفت میل اور پر وہ اے باخرد

رعب کے خاطر بہ حکمِ شاہِ دیں
پانسو سلگائے چولھے مسلمیں

وہ ابھی ایماں نہ لایا تھا مگر
دوستی رکھتا تھا با خیر البشرؐ

اسکو یوں بولا معبد اے فہیم
کہ نبیؐ آتا ہے با فوجِ عظیم

لیکے لشکر ساتھ اپنا اے ہیاں
جلد مکے کو ہوا واں سے رواں

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ رجیع کی طرف جانا

ایک سریہ[1] انسے ہی جانو وہی
کہ شہادت جسمیں عاصمؓ کی ہوئی

آہ وہ سفیانِ ہذلی بے حیا
ابن خالد پیشوائے اشقیا

اور کفارِ قریشوں سے ملا
تہنیت جنگِ احد کی کی ادا

کردیا تھا قتل عاصمؓ اہلِ خیر
تیسرے کو طلحہؓ چوتھے کو زبیرؓ

اونٹ سو انعام اسکو دیونگی
سر کے کاسہ میں خمر بھر پیونگی

قوم سے اپنے ہی سات اشرار کو
سات بد اطوار بدکردار کو

کہ ہماری قوم ابھی خیر البشرؐ
شرفِ ایماں سے ہوئی ہے بہرہ ور

اور وہ ساتوں منافق بدصفات
متفق اکثر ہوئے عاصمؓ کیساتھ

کہیا انہے قسمت ہماری ہو یقیں
سیکھیں تا تیری سے ہم احکامِ دیں

اور امیر انپر کئے عاصمؓ کو ہی
پس مدینہ سے نکلکر وہ سبھی

یک منافق انسے تب ہو کر جدا
یہ خبر سفیان کو جاکر دیا

پس وہ اصحاب نبیؐ بے قیل و قال
ہوگئے تیار بر جنگ و جدال

حضرتِ عاصمؓ کہا از بہرِ دیں
جاں نثاری ہی ہمیں آساں یقیں

بولا عاصمؓ کوئی مشرک کی پناہ
میں نہیں لیتا مجھے بس ہے اللہ

اور کیا ہوں حق سے میں یہ التجا
کہ نہ چھوئے کوئی کافر تن مرا

سر کے کاسے میں مرے پیوے شراب
نا کرے حق ہمکو اس سے کامیاب

پس دعا کرنے لگا وہ پاک باز
بارگاہِ کبریا میں با نیاز

حق کیا اسکی دعا کو مستجاب
اور دیا ہے یہ خبر شہ کو شتاب

یک خزاعی قوم کا سردار تھا
نام معبد اسکا نیک اطوار تھا

جا ابوسفیان سے روحا میں ملا
لوٹنے کا قصد بوسفیاں کیا

اور بدلہ تم سے چہتا ہے یقیں
سنکے بوسفیاں ہوا لرزاں وہیں

رہ کے حضرت منتظر واں تین روز
پس مدینے کو ہوئے رونق فروز

سالِ سوم میں وقائع جو ہوئے
جو سرایا حکم سے شہؐ کے کیئے

اسکا یہ قصہ ہے کہ جنگِ احد
آئے جب مکے کو کفارِ اشد

ایک جماعت کافرونکی لیکے ساتھ
جلد تر مکے کو آیا بدصفات

سعد کی بیٹی سلافہ جو تھی بد
اسکے دو بیٹوں کو در جنگِ احد

اسنے کی تھی نذر ان تینوں کے سر
کوئی لادیوے مجھے گر کاٹ کر

جب سنا سفیان لعیں یہ خبر
آہ اسکے سو شتر پر طمع کر

مکر یک سکھلا کے بھیجا شاہؐ پاس
شاہؐ سے وہ جا کئے یوں التماس

پس ہمیں قرآن سکھلانے لئے
یک صحابہؓ کی جماعت بھیجئے

اس سے کہتے با تمنا بار بار
گر تجھے بھیجے رسولِ با وقار

الغرض ہمراہ انکے مصطفیٰؐ
بھیجے دسؓ اصحاب کو اے با صفا

جب ہدہ پر آنکر پہنچے ہیں جہاں
مکہ اور عسفان کے جو ہے درمیاں

ساتھ لے دو صد لعیں کو وہ شریر
آکے چاہا انکو سب کردیں اسیر

وہ کہے ہم سے نہ کیجو کارزار
تم ہیں چھوڑنا ہو طاقت زینہار

کافراں بولے کہ تو جلدی نہ کر
ہم اماں تجھکو دئے ہیں سر بسر

میں کیا ہوں عہد الیا حق کے ساتھ
ہاتھ میں کافر کے نا دو اپنا ہاتھ

اور سنا ہوگئیں سلافہ نابکار
نذریوں کی ہے بلا شک آشکار

یہ خبر ہو نچادیگا سرور کو کون
یہ سنادیوئیگا پیغمبرؐ کو کون

یہ ہمارے حال ہی اے دادگر
تو پیمبرؐ کو ہمارے دے خبر

پس لگا لڑنے کو عاصمؓ تیر سے
تیر بھی خیب اسکے سب آخر ہوئے

[1] سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آنحضرتؐ شریک نہیں تھے پر وہ جنگ آپکے حکم سے ہوا ہو ۱۲

جنگ نیزے سے ہی وہ کرتا تھا تب
یاالٰہی تن کو میرے رکھ نگاہ
کافراں چاہے کہ کاٹیں اسکا سر
قصد جب کرتے تھے اسکا کافراں
آٹھ تن اُس دن وہ دشمن صحابی سے
بدر کے غزوے میں جب بے شک و ریب
زید مارا تھا امیہ کے تئیں
ماہِ ذیقعدہ تھا وہ آ نیکنام
کہتی تھی حارث کی بیٹی آشکار
قید میں انکو رکھا تا تھا سدا
ہے بخاری میں جو یہ خبرِ صحیح
موضعِ تنعیم میں لا سر بسر
ڈالا اُنکے دلمیں ربّ العالمین
اور کہا پڑھتا زیادہ میں نماز
پڑھ کئے ابیات وہ برا شقیا
تھوڑے عرصے میں بہ آفاتِ کثیر
منھ کئے اسکا مدینے کی طرف
جبکہ فی الواقع مدینہ اے میاں
آئینہ ہیں عشق کے وہ باصفا
اسکو بولے کافرانِ بے حیا
گر تجھے دیوینگے سب روئے زمیں
پھر کہے کفار تو چہتا ہے کیا
میں نہ چاہونگا کبھی یہ جانا لیں

نیزہ بھی ٹوٹا ہے اُسکا آہ جب
بالیقیں از شرِّ کفارِ تباہ
لیویں وہ سو اونٹ جا کر جلد تر
کاٹتی تھیں اُنکو آکر مکھیاں
پا شہادت دارِ جنت میں گئے
قتل حارث کو کیا تھا جو خبیبؓ
اُسکا جو بیٹا تھا صفوان لعیں
نقل ہے گذرے تلک شہرِ حرام
کہ تھا قیدی جب خبیبِ باوقار
غیب سے یہ اُسکو دیتا تھا خدا
لائے ہیں اہلِ سیر بھی سب صریح
لیجا دے بہر چڑھانے دار پر
سب قبولے یہ سخن وہ مشرکیں
باخضوع و باخشوع و بانیاز
لعنت و نفریں کیا اور بددعا
مبتلا ہو پائے ہیں نارِ سعیر
تب کہا ہے یوں خبیبؓ باشرف
اسکا تھا قبلہ حقیقی بے گماں
تھا نظر کرتا جمالِ مصطفےٰ
ملتِ اسلام سے تو باز آ
نا پھروں زنہار از دینِ متیں
کہ ہو تیری جائے پر اب مصطفےٰ
کہ چُبھے کانٹا نبیؐ کے پاؤں میں

تیغ اپنی کھینچکر وہ باصفا
پس اُسی دن دادِ مردی دے تمام
مکھیوں کو شہد کے بھیجا خدا
شام کو اُسدن بڑی بارش ہوئی
اور خبیبؓ و زیدؓ کو وہ اشقیا
اُسکی قیمت سو شتر ٹھری تھی جب
وہ شقی اسکو خریدا لے ہراس
کافروں نے انکو رکھا قید کر
بیڑیاں لوہے کی پا میں سخت تر
اور نہیں تھا موسم انگور تب
الغرض گذرے ہیں جب ماہِ حرام
اُنسے تب بولا خبیبؓ سرفراز
بس گذارا آہ دو رکعت خبیبؓ
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر
پس خدا نے کی دعا اسکی قبول
پس چڑھائے دار پر اسکو وہیں
کچھ ضرر اس سے نہیں میرا ہوا
کہ وہاں تھے وہ رسولِ ذوالجلال
اُسکو تب حاصل تھا دیدارِ نبیؐ
انکو بولا ہے خبیبؓ محترم
دوست کیخاطر نہیں اک جا فدا
او رسلامت تو ہے اپنے مکاں
اور سلامت میں رہوں تب اپنے گھر

رو بقبلہ ہو کیا ہے یوں دعا
وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام
وہ ہوئیں اُسپر نگہباں جلد آ
حکم حق سے نعشِ عاصمؓ بہ گئی
قید کر بیچے ہیں پس مکے میں لا
مول لی حارث کی بیٹی اسکو تب
اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچاس
اور دے انکو بہت رنج و ضرر
بند تھا پھر قید خانہ کا بھی در
دیکھ یہ ہم اُسکو کرتے تھے عجب
تب خبیبؓ و زیدؓ کو کفارِ خام
چھوڑو دو رکعت گذاروں تا نماز
چھوڑا امتقولونمیں یہ سنت خبیبؓ
باندھا ہے طولِ عبادت میں کمر
تھے وہاں حاضر جو تھے کفارِ جہول
اسکا منھ کعبے طرف رکھتے نہیں
منھ جدھر لاؤں ادھر ہے رب مرا
پوچھے گیا اور اُس عاشق کا حال
دل سے حاضر تھا بہ دربارِ نبیؐ
خالقِ ارض و سما کی ہے قسم
سو ہزاراں جان ہیں ہر آں فدا
وہ کہا حق کی قسم اے کافراں
جان مری اُنپر فدا شام و سحر

احوال خبیب رضی اللہ عنہ

[illegible]

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۱۲

اور بہت اسکو ڈرائے مشرکیں — دین حق سے پر وہ دل پھیرا نہیں
تب خبیبؓ محترم اے باصفا — یوں لگا کرنے خدا سے التجا
تا مرا پہنچا دے حضرت کو سلام — خاتم صدر نبوت کو سلام
زید بن اسلم نے دی ہے یوں خبر — کہ مدینے میں شہؐ جن و بشر
وحی کے آثار اشرف ناگہاں — ہوگئے ظاہر بشاہ دو جہاں
اور فرمائے خبیبؓ باصفا — جو مقید شہر میں مکے کے تھا
دار پر چڑھ وہ کیا مجھکو سلام — اب کہا آ مجھکو جبریلؑ ہمام
نیزے لے ہاتھوں میں آئے جلد تر — ضرب کرنیکو خبیبؓ پاک پر
آہ انکے مارنے سے نالکے تاب — دار پر کرتا تھا از بس اضطراب
تب کہا الحمد للہ باطرب — رو بقبلہ کر دیا اب مجھکو رب
پر شریعت و طریقت اسکے تب — ظاہر و باطن کیا ہے جمع رب
پشت اشرف سے ہوا وہ اسکے پار — وہ پڑھا تب کلمۂ طیب پکار
تا ابد اس سے خدا راضی رہے — اسکو شہدا میں سرفرازی رہے
کر خبیبؓ باصفا کی اقتدا — وہ بھی دو رکعت کیا ہے تب ادا
پس شہید اسکو کیا اے نیکنام — بھیجا نسطاس صفواں کا غلام
کہ محمدؐ کے ہیں یہ جیسے صحابؓ — مکے میں دیکھا نہیں ایسے صحابؓ
تا کہ خبر قتل اسکی اے ہمام — منتشر ملک عرب میں ہو تمام
شہؐ صحابہ کو کئے تب یہ خطاب — کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب
جب سنی یہ حکم مقدادؓ و زبیرؓ — ہوگئے تیار وہ دونو بخیر
یونہی وہ تنعیم میں پہنچے ہیں جا — دار پر ہی تھا خبیبؓ باصفا
قتل سے تھا اسکے دن چالیسواں — خون بھی تھا اسکے زخموں سے رواں
اسکو آہستہ اتارے دار سے — کوئی خبر پایا نہ اُن کفار سے
انکے بچھا کر کے ستر کافراں — جا ملائے راستہ کے درمیاں

آہ اسکے قتل پر کفار سب — ہوگئے ہیں متفق اشرار جب
یا الٰہی یہ تو سب ہیں دشمناں — دوست اب میرا نہیں کوئی یہاں
تو ہی اب پہنچا دے اے رب قدیر — مصطفےٰؐ کو میری تسلیم اخیر
مجلس آرا تھے کئے یاروں کے ساتھ — میں بھی حاضر تھا وہاں آں نیک ذات
شہؐ دئے تسلیم کا اسکے جواب — درد و رقت سے ہی لگے رونے شتاب
دار پر اسکو چڑھائے کافراں — اور کئے اسپر جفائے بیکراں
نقل ہے چالیس مشرک بیحیا — بدر میں جنکے مرے تھے اقربا
جسم میں اسکے چبانے کو لگے — آہ دل اسکا دکھانے کو لگے
آہ جو کرتا تھا حرکت اے میاں — رو بقبلہ ہوگیا ہے ناگہاں
گرچہ تھا سر حال میں وہ باشرف — بس حقیقی اپنے ہی قبلے طرف
الغرض سینے پہ اسکے اے امیں — مارا نیزہ ایک مردود لعیں
کلمۂ توحید ہی پڑھتا ہوا — وہ خراماں باغ جنت کو گیا
زیدؓ بن دثنہ کو اسکے بعد ازاں — دار دینے لائے ہیں جب کافراں
جو خبیبؓ اوپہ کئے جور و جفا — زیدؓ پر بھی کر گئے وہ بیوفا
جب شہادت پائے ہیں زیدؓ و خبیبؓ — یوں ابوسفیاں کہا بیشک و ریب
پس خبیبؓ باصفا کو سر بسر — کافراں چھوڑے ہیں یونہی دار پر
اسکا سب احوال وہ اے باصفا — وحی سے معلوم سرورؐ کو ہوا
اور خبیبؓ محترم کو دار سے — وہ اتارے تو اسے جنت ملے
پس وہ نکلے شب کو ہوتے تھے رواں — دن کو اندر غار کے رہتے نہاں
کافراں چالیس گرد اس دار کے — آگے سوتے تھے حفاظت کیلئے
بوئے مشک اس سے مہکتی تھی عجب — اور تر و تازہ تھا اسکا جسم سب
لاش باندھا اپنے گھوڑے پر زبیرؓ — پس مدینے کو چلے دونو بخیر
نعش اسکی وہ اتارے بر زمیں — ہوگئی غائب زمیں میں وہ وہیں

وہ دونوں حملہ کئے کفار پر
غایتِ مردی سے مثلِ شیرِ نر

پس بہ فتح و نصر وہ دو شجیع
آملے حضرت سے باشانِ رفیع

کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر
آسماں پر اے بشیر و اے نذیرؐ

عبد اللہ بن انیس کا سریہ

جو وہاں سفیانِ ہذلی تھا مقیم
قتل عاصمؓ کو کیا تھا وہ لئیم

کاٹ عبد اللہ نے سفیاں کا سر
اور چلا سوئے مدینہ جلد تر

مکڑی اک جالا تنی ہے اُس پہ آ
غارِ ہجرت میں تنی تھی جونکہ جا

جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آہ
پاس شہؐ کے اس لعیں کا سر رکھا

اور اُسی ہی سال سبطِ مصطفےٰؐ
ہے امامِ دیں حسنؓ پیدا ہوا

کافراں طاقت نہ پاکے زینہار
ہوگئے ہیں جلد تر سارے فرار

آ کہا جبریلؑ نے سالارؐ سے
کہ فلک یہ ہر دو اپنے یار سے

شاہ اُن یاروں کتئیں بھیجے تھے جو
تھا مہینا وہ صفر کا جانو

اور عبد اللہؓ انیسِ باصفا
حکم سے سرورؐ کے عرنہ کو گیا

ایک لشکر جمع کرتا تھا وہاں
تا کرے جا جنگ با شاہِ جہاںؐ

اس کا جب پیچھا کئے ہیں کافراں
وہ ہوا اک غارِ صحرا میں نہاں

ڈھونڈکر واپس ہوئے سب کافراں
پس نکلکر غار سے وہ بعد ازاں

خوش ہوئے پیغمبرؐ اور یاراں تمام
اُس سے بس راضی رہے رب الانام

ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیرِ معونہ کا جنگ جس میں ستر قاریانِ قرآن شہید ہوئے

سالِ چہارم میں صفر کے درمیاں
فوج اک اصحاب کی با عز و شاں

اسکا یہ قصہ ہے عامر بو برا
نجد سے آ شاہِ عالمؐ سے ملا

اب کئی اصحاب کو اے راہبر
آپ سوئے نجد بھیجو گے اگر

میں بھی انکے ساتھ ایماں لاؤنگا
جا وہاں ہی یہ شرف میں پاؤنگا

وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجئے
میں بھی ہوں انکی حمایت کیلئے

اپنے تب ستر صحابہؓ کو رسولؐ
بھیجے ہیں کر عرض کو اسکے قبول

عمائدگانِ نجد کے سب نام پر
ایک پروانہ لکھے پیغامبرؐ

اور تھے سارے فقیرانِ مفلساں
عابداں پرہیزگاراں مخلصاں

رات کو کرتے عبادت میں قیام
طاعت و ذکر و تلاوت میں مدام

مکہ اور عسفان کے بیچ اے نیکنام
اُترے ہیں بیرِ معونہ پر تمام

جلد آگے لیگیا عامر کے پاس
نجد کا سردار تھا وہ ناسپاس

اور بنی عامر کو وہ مردود خر
اُن صحابہؓ کے بلایا جنگ پر

وہ شقی دوسرے قبائل سے وہیں
جمع اک لشکر بڑا کر کے لعیں

نجد کے جانب ہیں بھیجے مصطفےٰؐ
جنگ وہاں بیرِ معونہ کا ہوا

شہ دئے ترغیبِ ایماں اسکو جب
وہ کیا یوں عرضِ خدمت باادب

ہے قوی امید مجھ کو یا نبیؐ
کہ ہماری قوم ایماں لائیگی

عرض یہ سُنکر کہے وہ شاہِ دیںؐ
نجد کے لوگوں سے ہیں ایمن نہیں

میں پناہ دیکر لیجاؤں انکو سب
خلق کی تا ہو ہدایت کا سبب

اور منذر بن عمرؓ کو اے خبیر
شاہِ عالمؐ نے کیا انپر امیر

آہ وہ ہفتاد اصحابِ کبار
قاریانِ قرآن کے تھے نامدار

لکڑیاں لا بیچ دن کو وہ کرام
دیتے قیمت اہلِ صفہ کو تمام

جب مدینے سے غرض وہ اتقیا
ہوگئے راہی بحکمِ مصطفےٰؐ

اِک صحابی نام تھا جسکا حرامؓ
لیکے وہ پروانۂ خیر الانامؐ

دیکھتے ہی نامۂ خیر الورا
اُس شقی نے قتل قاصد کو کیا

وہ کہے انکو پناہ دے بو برا
لایا ہے لیس نا لڑیں ہم اُنسے جا

آہ وہ ستر صحابہؓ پر گیا
ہو محاصر تنگ اُن سبکو کیا

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

شہیدیٔ قاریانِ قرآن کی شہادت

عامر بن فہیرہ کی لاش کا آسمان پر جانا

کھینچ تلوار انکو یہ بھی بیدرنگ
ایک منذر بچگیا تھا. کافراں
وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر
ناگہاں دیکھے ہیں وہ لشکر طرف
دیکھے دونوں چڑھکے اک ٹیلے پہ تب
پوچھا کیا تجویز حارثؓ از عمرؓ
پس وہیں وہ کافروں کو مار کر
اور کہا پہچانتا ہے کیا تو اب
پوچھا عامر کیا ترا تھا کوئی یار
انمیں تھا لیکن نظر آتا نہیں
تھا ہمارے بیچ وہ فاضل نامدار
اور بوقتِ دفنِ شہدا ہمیاں
تھا جو عامر بن فہیرہ نیکنام
اک رطل سونے سے کر اسکو خرید
جب کیے ہجرت شہِ عالیجناب
بے تردد یہ کرامت دیکھکر
جبکہ جینے سے ہوے سب نا امید
اُسکو پہنچائے تبھی روح الامینؑ
کہ لیجا نعش اسکی بالائے فلک
نقل ہے وہ بو برا النجدی جو آ
جو تھا عامر بن طفیلِ بے حیا
تھا ربیعہ بو برا کا جو پسر
پس کیا طاعون میں اسکو مبتلا

پس شجاعت سے کئے تا اُنکے جنگ
بولے اب دیتے ہیں ہم تجھکو اماں
پایا ہے آخر شہادت کا ثمر
آہ اڑتے ہیں پرندے صف بصف
پائے اُن اصحابؓ کو مقتول سب
وہ کہا جا شاہؐ کو دینا خبر
آپ بھی پایا شہادت جلد تر
خوب اپنے کشتگوں یاروں کو سب
جو نظر انمیں نہ آوے زینہار
سُنکے یہ پوچھا عمرؓ سے وہ لعیں
اور عابد متقی پرہیزگار
نعش کا اسکی نہیں پائے نشاں
تھا بنی جدعان کا پہلے غلام
کر دئے آزاد صدیقِ سعید
اس سفر میں وہ تھا ہمراہ رکاب
شرفِ ایماں سی ہوا وہ بہرور
یوں کہی رو رو کے اے ربِ مجید
شہؐ جواب اسکا دئے ہو کر حزیں
پھر زمیں پر جلد لے آئے ملک
لیگیا تھا اُن صحابہؓ کو بلا
تھا بھتیجا بو برا کا پُر دغا
عامرِ ملعون کا قصدِ قتل کر
مثلِ طاعونِ شتر ربِ العلا

اور شہادت پائے آخر وہ تمام
وہ کہا مجھکو نہیں ہرگز قبول
اسنے حارثؓ اور عمرؓ بھی بچگیے
بولے آپس میں کہ یہ اُڑنا طیور
اور تڑپتے ہیں لہو میں وہ تمام
بولا حارثؓ نے عمرؓ سے بھائیجاں
اور عمرؓ کو لیکے پیشانی کے بال
وہ کہا ہاں اور چلا سر کے پاس
بولا ہاں صدیقِ اکبرؓ کا غلام
بول اب مجھکو وہ کیسا شخص تھا
بولا عامر جبکہ وہ مارا گیا
حکم سے حق کے ملک اُسکے تئیں
نقدِ ایماں کا وہ جب پایا ہے گنج
سابق الاسلام تھا وہ باوقار
اُسکا قاتل جبکہ دیکھا ہے عیاں
ہے روایت جب وہ شترِ قاریاں
ہمسے پہنچا اب تحیات و سلام
اور عامر بن فہیرہ کی خبر
روحِ علیین میں اُسکی لیگئے
ہو بہت اِس واقعہ سے شرمسار
گرچہ ایماں بو برا لایا نہیں
کہتے ہیں مارا اُسے نیزے سے جا
جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ سوار

کعبؓ اک زخمی پڑا تھا اے ہمام
یہ بنا وہ زشتِ کفارِ جہول
کہ تھے وہ اونٹاں چرانے کو گئے
فی الحقیقت کچھ نہیں آفت سے دور
اور کھڑی ہے فوجِ کفارِ لیام
پھر شہادت ایسی میں پاؤں کہاں
کر دیا آزاد عامر زشت حال
کہدیا نام و نسب آخر فناں
یعنے عامر بن فہیرہ نیکنام
تب عمرؓ نے اُس سے یوں کہنے لگا
آسماں پر لیگئے اُسکو اُٹھا
کر دئے تھے دفن المنزیر زمیں
مالکاں دیتے تھے اسکو درد و رنج
اور تھا از اولیائے نامدار
نعش اسکی جو گئی بر آسماں
ہوگئے محصورِ فوجِ کافراں
در حضورِ حضرتِ خیر الانامؐ
یوں دئے ہیں حضرتِ خیر البشرؐ
لا زمیں پر دفن جتنے کو کئے
اُن دونوں میں ہی مرا ہے آشکار
پر ہوا اِس کام سے اندوہگیں
اُسکی مجلس میں مگر وہ نہ مرا
مر کے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سُنے خیر البشرؐ
اپنے یاروں کی شہادت کی خبر

آہ غمگین و حزیں ایسے ہوئے
کہ کسی کربت میں نہ ایسے ہوئے

مشرکانِ رِعل و ذکوان نے
اور غطفان اور بنی لحیان نے

اک مہینے تک کئی ہیں بد دعا
در قنوتِ فجر وہ شاہِ ہدیٰ

آکے جو بیر معونہ میں لڑے
مشرکان تینوں قبائل کے ہی تھے

اور لڑے جو عاصمؓ ذیشان سے
تھے بنو لحیان بے ایمان سے

یوں مواہب میں لکھا اسکی خبر
آئی حضرت پاس ایک ہی وقت پر

اسلئے وہ سب قبائل بے یقین
بد دعا ایک ہی کئی ہیں شاہِ دین

بنی نضیر کا غزوہ

اور ربیع اوّل اندر اے خبیر
شہ گئے ہیں غزوۂ قومِ نضیر

وہ قبیلہ اک یہود کا تھا جہاں
جب وہ بدعہدی کئی شہ سے عیاں

تھا کنانہ حبر اک اُن میں بڑا
وہ کہا تم جو کئے ہیں یہ دغا

میں سمجھتا ہوں کہ تمکو دے سزا
وہ نبی فرمائینگے حکمِ جلا

وہ تو ہے بے شبہ ختم المرسلین
ذکر ہے توریت میں اُنکا یقین

اُنپہ تم ایمان لاؤ جلد تر
دوجہاں کی ہے سعادت سربسر

یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیہ گزار
اور وطن اپنا نہ چھوڑو زینہار

بولے دیں موسیٰ کا نا چھوڑینگے ہم
دل وطن سے بلکہ سب توڑینگے ہم

حکم بس بھیجے ہیں شاہِ بحر و بر
کہ اُٹھا لیجو بار اونٹاں جسقدر

لیکے اُتنا رخت بے ہتھیار اب
تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب

لادے چھ سو اونٹ پر ساماں لا
تین تین اشخاص میں اک اونٹ تھا

بعضے خیبر کو گئے بعضے بشام
دوسرے ملکوں طرف بعضے تمام

سب وہ ناہنجار اپنے کو سنوار
دف بجا گاتے بجاتے نابکار

جلد بازارِ مدینہ سے گئے
سب پریشاں دربدر سرگرداں ہوئے

ہوگئی ہی تب وہ ناپاکوں سے پاک
اُس نواحِ پاک کی پاکیزہ خاک

خود نجاہ انکے ہتھیار بکثرت ملے
اور زمیں باغات و اسباب و گھر ملے

تین سو چالیس بکتر اُنکے تیغ
خالصے ہیں شہ کے آئے بے دریغ

ہے روایت جب مہاجر پاک تن
آئے تھے مکے سے چھوڑ اپنا وطن

چھوڑ کر گھر بار اور اہل و عیال
محض از بہرِ رضائے ذوالجلال

غربت و کربت کو اُنکے لاکلام
دیکھکر حضرت کے انصارِ کرامؓ

اُنسے کچھ ایسا بجا لائے سلوک
کہ جہاں نادم ہیں اُمرا اور ملوک

اپنے باغات و مکانات و زمیں
حصہ کر آدھے دئے اُن کے تئیں

بلکہ انصاری کوئی عالی قدر
عورتیں رکھتا تھا متعدد اگر

انسے وہ بعضوں کو دیتا تھا طلاق
تا نکاح اُنسے کریں وہ با وفاق

یوں کئے حقِ اخوت وہ ادا
تا ابد انکو جزا دیوے خدا

جب یہودی کی وہ باغات و زمیں
ہاتھ آئی شاہِ عالم کے تئیں

شاہ انصاروں کو اپنے یوں کہے
تم مہاجر پہ بہت احساں کئے

اب یہ باغات و زمیں آئی جو ہاتھ
حصہ چاہیں تم بھی گر اے نیکذات

لیجو حصے اپنے تم بے قیل و قال
اور مہاجر پہ رکھو یونہی بحال

جو دئے ہیں انکو تم اے اہلِ دیں
اپنے باغات و مکانات و زمیں

ہیں حصے اپنے نا چاہیں اگر
لیجو واپس اُنسے اپنے باغ و گھر

میں مہاجر کو ہی دیتا ہوں تمام
یہ زمیں باغ و مکاں سب لاکلام

تب کئی ہیں عرض سعدینِ ہمام
ہر دو سردارانِ انصارِ کرامؓ

یا رسول اللہ یہ اموال سب
دیجئے قومِ مہاجر کو ہی اب

کہ وہ آئے چھوڑ اپنے خانماں
اور زن و اولاد و باغات و مکاں

اور دئے ہم انکو جو کچھ آشکار
وہ کبھی واپس نہ لیں ہم زینہار

وہ مکانوں میں ہمارے ہی رہیں
خیر و برکت کا سبب ہوگا ہمیں

ہم سبھی امہات پر راضی ہیں اب
عرض پس یونہی کئی انصار سب
سنکے یہ حضرت بہت شاداں ہوئے
اور دعا بھی انکے حق میں یوں کئے

اللّٰھم ارحم الانصار وابناء الانصار وابناء ابناء الانصار

بدر الموعد کا غزوہ

اور اسی سال میں اے باصفا
بدر موعد کا یقیں غزوہ ہوا
در احد بولا تھا ابوسفیاں غدر
جنگ ہو پھر سال آئندہ بہ بدر

جب ہوئے نزدیک وہ وعدے کے دن
ہے روایت بادشاہ انس و جن
پانزدہ صد غازیوں کو لیکے ساتھ
بدر میں اترے ہیں جا ای نیک ذات

اور ابوسفیاں مکہ سے نکل
تھوڑی منزل جاکے بعزم جدل
رعب سے اسلام کے وہ عذر لا
اپنے ہمراہوں سے یوں کہنے لگا

قحط کے ایام میں اب ہر کہیں
جنگ اب ہرگز مناسب ہی نہیں
جاکے آئندہ کرینگے ہم قتال
پھر گیا ہے سبکو لے با قیل و قال

آٹھ دن رہ منتظر شاہ ہدیٰ
پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا
اور ہوا پیدا نبی کا نور عین
ماہ شعباں کی چہارم کو حسینؓ

بعد میلاد حسنؓ پنجاہ شب
جب ہوئے ہیں منقضی از فضل رب
فاطمہؓ زہرا کو تب بی ریب میں
ٹھہرا ہے حمل امام دین حسینؓ

اور مہ شوال میں اے بافلاح
شہ کئے ہیں ام سلمہؓ کو نکاح
اور ذوالقعدہ میں زینبؓ کے تئیں
عقد میں لائے ہیں اپنے شاہ دیں

اور عبد اللہ عثمانؓ کا پسر
یعنے سبط حضرت خیر البشرؐ
اور زینبؓ زوجۂ شاہ جہاں
جو خزیمہ کی تھی بیٹی اے میاں

فاطمہؓ ام علیؓ قدسی صفات
پائے اسی سال میں تینوں وفات
اک یہودی نے یہودیہ کیساتھ
جب کیا فعل زنا وہ بدصفات

شاہ کی خدمت میں لائے انکو زود
شہ سزا پوچھے تو یوں بولے یہود
کرکے کالا انکا منہ اے باشرف
اونٹ پر بٹھلا کے منہ کر دم طرف

شہر میں اسکو پھرانا ہے سزا
ہے یقیں توریت میں یونہی لکھا
شہؐ کہے تم جھوٹ کہتے ہو یقین
حکم یہ توریت میں ہرگز نہیں

پس وہیں توریت میں دیکھا منگا
رجم ہی آہیں زنا کی تھی سزا
پس وہ دونوں کو امام انس و جاں
جلد تر سنگسار کروائے ہیں جاں

زید بن ثابت بحکم شاہ زود
سیکھا پندرہ روز میں خط یہود
اور اسی سال ہے اے نیکنام
حکم قرآں سے خمر ہو گئی حرام

ہجرت سے پانچویں سال کا احوال دومۃ الجندل کا غزوہ

سال پنجم میں بفرمان خدا
شہ نے زینبؓ سے نکاح اپنا کیا
اور در روز زفاف اے باصواب
حق نے بھیجا آیت حکم حجاب

اور مہ مولد میں حضرت فوج لے
دومۃ الجندل کے غزوے کو گئے
نام اک جا کا ہے وہ اے انتباہ
ہے مدینے سے وہ پندرہ دن کی راہ

رہزنی میں تھے وہاں بعضے لعیں
رکھتے تھے قصد مدینہ بھی یقیں
جا ہزار اشخاص سے پیغمبرؐ
غارت انکے کردئے سب جانور

ہوگئے کفار وہ سارے فرار
انکو ڈھونڈوائے بہت شاہ خیار
نہ پتہ ان کا کہیں ہرگز لگا
پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا

مریسیع کا غزوہ

اور مہ شعباں میں خیر البشرؐ
بھی گئے جنگ مریسیع اے بصیر

اور اسی غزوے کے بعد از فلاح
شہ جویریہؓ کو لائے در نکاح
جب پھرے اس جنگ سے شاہ ہدیٰ
رہ میں مالا عائشہؓ کا گم ہوا

ڈھونڈنے اسکو گئے اک جا مقام
پر وہاں پانی نہ تھا اے نیکنام
آیت حکم تیمم بر رسولؐ
پائی ہے حق سے وہیں شرف نزول

اور وہ مالا اونٹ کے نیچے ہی تھا
بر جنابِ پاکِ اُمّ المومنینؓ
آہ اُس قصے کا نشتر سر بسر
مختصر لکھتا ہوں میں کچھ وہ بیاں
راہ میں آئے تھے ہم سب ایک شب
آئی تنگ ہو دامر اتھا جو وہاں
پس میں بیٹھی اپنی جا پہ آن کے
پیچھے لشکر کے رکھے تھی شاہؐ اُسے
سُنتے ہی آواز اُنکی میں اُٹھی
میں ہی تنہا ہو گئی اُسپر سوار
تھا بڑا اُنکا اُبَی ابنِ سلول
ہے عجب تر یہ کہ بعضے مومناں
تھی خلیری بہن جو صدیقؓ کی
بولتی ہے عائشہؓ اے باادب
اور مجھے اصلا نہ تھی اُس سے خبر
ایک دن مسطح کی مادر ہو خفا
وہ کہی مجھ کو اے ناداں تو ابھی
پس زیادہ میری بیماری ہوئی
تھا یہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا سُنے میرے باب میں
زن بہت محبوب ہو شوہر کی جو
اور غالب اُسپہ آتے ہیں شدید
میں کہی سبحان اللہ آہ بھر

جب اُٹھائے اونٹ کو تب وہ ملا
زوجۂ محبوبۂ سلطانِ دینؐ
پارہ پارہ کرتا ہے دل و جگر
اب روایاتِ صحیحہ سے یہاں
کوچ کا اُس شب ہوا اعلام جب
باندھ اُشتر ہو گئے آگے رواں
سمجھی ہو گی اُنہوں نے مجھ کو کوئی آئینگے
لاوے تارہ میں جو چیزیں ہوں گری
اپنا مُنہ چادر سے اپنے ڈھانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر مہار
باندھتا تھا افترا وہ بوالفضول
بھی شریک اُنہیں ہوئے ہیں نیز یاں
اسکا بیٹا تھا یہ مسطح اے زکی
ہم سب آپہنچے مدینہ کو ہیں جب
حال متغیر نبیؐ کا تھا مگر
حق میں اُس مسطح کے کی ہے بد دعا
کیا نہیں اُسکی سُنی ہے وہ بدی
بیقراری اور ناچاری ہوئی
یہ حکایت تا کروں تحقیق جا
دل ہے میرا اُس سے پیچ و تاب میں
اور اُسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کرتے ہی پس رکھے اُمید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے مشتہر

اور اُسی ہی سال میں کہ با وفاق
یعنی بی بی عائشہؓ پہ اے سلیم
خامہ لرزاں ہے یہاں تحریر سے
ہے روایت عائشہؓ سے اے امین
تب اکیلی ہی قضا حاجت گئیں
اُسکے حمّالوں نے سمجھا تھا یہی
نیند آئی ہو گئی میں ناگہاں
دیکھکر مجھ کو وہاں وہ دلفگار
پاس میرے اونٹ کو بٹھلا دیا
دوپہر کو پہنچی میں لشکر میں جا
لوگ جو تہمت لگئے بے خوف و باک
ایک حسّان ابنِ ثابت اے پسر
اور اُمّ المومنینؓ زینب کی بہن
اِک مہینے تک تو میں بیمار تھی
التفات اگلا نہ تھا وہ مجھ پہ تب
میں کہی کیوں اُسپہ کی تو بد دعا
میں کہی وہ کیا ہے دے مجھکو خبر
میں نے تب کی عرض از خیر البشرؐ
حکم جانیکا دئے مجھ کو نبیؐ
بولی اے دختر نہ کر تو فکر و غم
اور اُن زناں بھی ہوئیں اُسکی سوتین
پاس جھگڑے پاک ہووے جو مگر
کیا رسول اللہ اور میرا پدر

آہ مردوداں کئی اہلِ نفاق
باندھے تہمت اور بہتانِ عظیم
اور لرزاں ہے زباں تقریر سے
کہ پھرے اُس جنگ سے جب شاہِ دینؐ
تھی گئی باہر نکل لشکر سے میں
کہ میں بیٹھی ہوں اُسی ہودے میں ہی
صبح کو صفوان آپہنچا وہاں
اِنا للہ کی پڑھا آیت پکار
جا کھڑا دور اور نہ مجھ سے کچھ کہا
باندھے بہتاں مجھ پہ بعضے اشقیا
حقتعالی نے کیا اُنکو ہلاک
اور مسطح آہ نہیں تھا دگر
حمنہ بنتِ جحش بھی تھی اُنمیں جان
خلق میں شہرت تھی اُس بہتان کی
فکر تھی یا رب ہے کیا اِسکا سبب
وہ تو حاضر بدر کے غزوے میں تھا
قصۂ بہتاں کہی وہ سر بسر
گر اجازت ہو تو جاؤں ماں کے گھر
ماں سے جا پوچھی کہ اے مادر مری
اے مری بیٹی خدا کی ہے قسم
باتیں اُسپر اکثر ایسے ہوتے ہیں
ہے بدی سے خلق کے کیا اُسکو ڈر
سُن چکے اِس افک و بہتان کی خبر

قصۂ افک و بہتان و طعنِ منافقاں بر حضرت عائشہ صدیقہؓ

درد و غم غالب ہوا میرے پہ تب
دوسرے گھر میں مرا پدرِ سعید
اور کہا اے عائشہؓ کر صبر اب
اور میں روتی تھی ہمیشہ اس قدر
اور کئے جب مشورت خیر البشرؐ
کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا
بولے یوں عثمانؓ کہ چھاؤں آپکی
کب ہے حافظ آپکے ازواج کا
اور نماز اندر ہی دی اُسنے خبر
جمع رکھئے خاطرِ اشرف کو اب
اور کہے اہلِ نفاق و اہلِ کیں
ہے وہ عابد متقی پرہیزگار
عرض یاروں نے یہ کی اے محترم
عرض یوں حضرتؐ سے کی وہ پاک ہوش
ہے قسم حق کی کہ اُس سے میں یقیں
روز و شب کرتی تھی میری ہمسری
محض اپنے فضل سے ربِّ صمد
عائشہؓ کہتی ہے دو شب ایک روز
آئے ہیں ایسے میں سالارِ انامؐ
عرصہ ایک ماہ سے سوئے نبیؐ
پس کہے میرے سے وہ خیر البشرؐ
گر گنہ تیرے سے پایا ہو صدور
تب کہی میں باپ سے اپنے شتاب

اور رونے میں بھی گزری وہ شب
بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآنِ مجید
تا کرے کیا حق میں تیرے حکمِ رب
کہ گماں تھا میرا پھٹ جاوے جگر
اپنے یاروں سے کہے تب یوں عمرؓ
پاک اُس سے آپ کو رکھا خدا
اُس زمیں پر تو نہیں پڑتی کبھی
ہو ویگا اور عرض کی حیدرؓ نے آ
آپ پاؤں سے نکالے جلد تر
آپ کو دیگا خبر البتہ رب
رنج اور ایذا دئے میرے تئیں
اُس سے سرزد ہووے گر یہ زشت کام
حکم دے تا قتل کر دیں اُنکو ہم
میں نگاہ رکھتی ہوں اپنے چشم و گوش
خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہیں
پر حسد سے حق رکھا اُسکو بری
ہے بچایا اُسکو از شرِّ حسد
مجھکو رونے میں ہی گزرے ہیں بسوز
اور کئے الطاف سے ہم پر سلام
وحی میرے باب میں آئی نہ تھی
پہنچی تیرے حق میں اک ایسی خبر
مانگ بخشش جلد از ربِّ غفور
دو نبیؐ کو میرے جانب سے جواب

روز بھی گزرا ہے رونے میں تمام
سُن مری آواز رونے کی وہیں
گھر میں ہی رہتا تھا اکثر وہ حزیں
دیکھ کر اس طرح مجکو اشکبار
یا رسول اللہ مبارک جسم پر
آپکے ازواج کو بس کردگار
تا نجس جا کہ یہ ہرگز نا پڑے
کہ روا رکھا نہیں وہ کارساز
بات یہ سچی اگر ہوتی بجا
جب رسول اللہ یہ باتیں سُنے
حق میں میرے اہل کے ذی ننگ و نام
ہے قسم حق کی کہ میں پاتا نہیں
اور زینبؓ جو تھی بیٹی جحش کی
بات ایسی بولنے سے اے نبیؐ
یہ وہی زینبؓ ہے در حسن و جمال
وہ حسد کرتی کہ مجھ پر جائے تھی
ہو گئے تہمت گراں جو سب ہلاک
پدر و مادر بھی مرے یہ دیکھکر
بیٹھے آ مجھ پاس وہ بیٹھے نہ تھے
پوچھے میرا حال بولی میری ماں
گر تو واقع پاک ہے تو اور بری
جب کئے ارشاد یوں وہ شاہِ دیںؐ
وہ کہا واللہ میں پاتا نہیں

ایک لمحہ بھی نہ سوئی لا کلام
آپ بھی رونے لگا اندوہگیں
وحی شہؐ پر دیر تک آئی نہیں
پدر و مادر بھی تھے میرے زار زار
آپکے مکھی کو نا ہو جب گذر
نا کرے ناپاک وہ اللہ زینہار
حق نگہباں جب کہ وہ سایہ کا ہے
ہو نجس نعلین والا در نماز
اِس سے آگاہ آپکو کرتا خدا
جا کے مسجد میں تبھی خطبہ پڑھے
اور کئے صفوانؓ پر جو اتہام
اہل سے اپنے بدی کچھ بالیقیں
اُسکو میرے حال سے پوچھے نبیؐ
عائشہؓ سے جو نہ دیکھی اور سُنی
اور نبیؐ کے پاس در جاہ و جلال
حمنہ سکھلائی تھی اُسکی بہن بھی
ہو گئی حمنہ بھی تب اُنمیں ہلاک
ساتھ میرے روتے تھے شام و سحر
جب سے مجھ پر لوگ وہ تہمت کئے
کہ نہ تپ لرزہ سے اُسکو بیکراں
حق بیاں فرماویگا پاکی تری
بند آنسو ہو گئے میرے وہیں
کہ کہوں کیا در جوابِ شاہِ دیںؐ

بعد مادر سے کہی تو دے جواب
میں ہوں دختر سن نہیں میری بڑی
گر کہوں میں پاک ہوں از فضل رب
ہے قسم اللہ کی بے قیل و قال
تھے ابھی اسجا یہ ہی شاہ عرب
ہوش پائے وحی کی حالت سے جب
تیری پاکی پر گواہی وہ دیا
خوش ہو میرا پدر تب مجھکو کہا
حالت مستی جو بس فرحت کیسا تھ
ہے وسیلہ سے رسول اللہ کے
الغرض جھوٹوں کا منہ کالا ہوا
یعنے از اِنَّ الَّذِیْنَ اے سلیم
پس بہت خوشحال ہو شاہ امم
اور بلا تہمت گرونکو سب وہ ہیں
اور حسان اور مسطح ہے دگر
اسکو بد کہتا عروہ اے امیں
یعنے در ہجو رسول انس و جاں
حلم پر نبی کے یہ کیجو نظر
اور عجب ہے حال سے حسان کے
لیک حسان تائب و نادم ہوا
لیک با ایں اسکو دنیا میں خدا
اور طفلی ہی میں مسطح کا پدر
جبکہ یا بی بی کو یوں وہ متہم

وہ بھی ویسا ہی کہی پر اضطراب
اور نہ قرآں سے زیادہ بھی پڑھی
شاید اسکو تم نہ سچ جانوگے اب
بس یہی میری تمہاری ہے مثال
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب
مسکراتے تھے وہ با فرح و طرب
پاک اس بہتان سے تجھکو کیا
شکر کر تو اب رسول اللہ کا
اسپہ غالب تھی کہی بی بی نے یہ بات
او طفیل اس شاہ عالیجاہ کے
رتبہ بی بی کا خدا بالا کیا
نور کے سورے میں تا درزق کریم
جلد مسجد کی طرف لائے قدم
مارے ہیں حد قذف انکے تئیں
حمنہ ہے اور ابن ابی ہے بدگہر
عائشہ اکدن کہی اسکے تئیں
شعر جب کہتے تھے بعضے کافراں
عفو اور برداشت ہے یہ کسقدر
کہ وہ دیکھو باوجود اس شان کے
انپہ حد شرع بھی قائم ہوا
بعد اس قصہ کے نابینا کیا
مرگیا تھا وہ تھا مفلس سخت تر
حضرت صدیق تب کھائے قسم

میں یہی تب کہنے لگی ناچار ہو
تم سنے واللہ جو تہمت بھری
جانتا ہی بات یہ پروردگار
پدر یوسف جو کیا صبر جمیل
مثل مروارید قطرے عرق کے
اور کہے اے عائشہ رب العلا
آیت قرآن تیری ثنا میں
میں کہی کرتی ہوں بس اب شکر رب
ورنہ یہ تطہیر اسکی ذات کی
پس پیمبر کی وساطت کا سبب
پس لگا پڑھنے کو وہ حقکا رسول
وہ اٹھارہ آیتیں ہوتی ہیں سب
جمع کر اصحاب کو خطبہ پڑھے
چار تھے انکے مقرر قاذفاں
اور حسان ابن ثابت برملا
کہ اے عروہ تو نہ کہہ یوں انکو بد
انکا رد کرتا تھا حسان بارہا
حق شناسی اسکی ہے کس شان کی
یوں قریب نفس میں آیا ہے آہ
حقتعالی جب ہے غفار و رحیم
بدلہ دنیا ہی میں لیں یوں بعض سے
پاس سے خویشی کے صدیق جلیل
کہ نہ نفقہ دونگا میں مسطح کو اب

سخت محزون اور دل افگار ہو
وہ دلوں میں ہے تمہارے جائے کی
پاک ہوں میں پاک ہوں سحر جہار
غم سے بھولی نام یعقوب جلیل
وحی کی سختی سے حضرت پر گئے
پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا
حقنے نازل کی یقیں اس آیتیں
وحی سے پاکی جو دی ہے مجھکو اب
اور بھی تنزیل ان آیات کی
پہلے واجب ہے یقیں اے حق شناس
آیتیں قرآن کی جو پائیں نزول
یوں ہی بیضاوی کہا آیا ادب
آیتیں قرآن کی دہ ہو ادئے
مارے ہیں ہر اک کو اسّی قمچیاں
جب ہوا ہے مبتلائے ایں بلا
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد
اور بیاں کرتا تھا نعت مصطفےٰ
محض از بہر خدا بہر نبی
نفس بد سے ہمکو یا رب دے پناہ
تائبوں کو بخشے از لطف عمیم
سختیوں سے تا قیامت کیجے بچے
کھانے اور کپڑے کا تھا اسکی کفیل
تب اس آیت کو وہیں بھیجا ہے رب

اٹھارہ آیتیں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ کی شان میں نازل ہوئیں

وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ یعنے اور چاہیئے کہ سوگند نہ کھاویں صاحبانِ فضل تمہارے سے یعنے تم سے جو لوگ دین میں بزرگی رکھتے ہیں اور دنیا میں مال کی کشائش اور فراخی رکھتے ہیں۔ اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں (کذا قال البغوی) سو ایسے لوگ قسم نہ کھاویں اس بات پر اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے نفقہ نہ دیویں اپنے قرابت داروں کو اور مسکینوں کو اور مہاجرین کو جو ہجرت کئے ہیں راہِ خدا میں۔ مسطح ابوبکر صدیقؓ کا خویش بھی تھا اور مسکین بھی تھا اور مہاجر بھی تھا وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا چاہیئے کہ عفو کریں اُن کی تقصیر کو جو انسے صادر ہوئی اور درگذر کریں اُن کے بدلے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم اس بات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو پس تم بھی دوسروں کے گنہ سے درگزر کرو۔ اور بخشدو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان۔ حالانکہ وہ پروردگار گنہگاروں اور بدکاروں کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے اور باوجود کمالِ قدرت کے بخشدیتا ہے پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے اخلاق سیکھو کہ اُس سے کمالِ ایمانی حاصل ہے۔ جب یہ آیتِ شریف نازل ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہوں پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ میں اِسے موقوف نہیں کرونگا۔

درجۂ صدیقیت اے نیکنام — گرچہ برتر ہے ز قصدِ انتقام

پر بحکمِ بشریت وہ محترم — ناگہاں اسطرح سے کھائے قسم

کر دیا آگاہ تبھی پروردگار — کہ نہیں صدیقؓ کو یہ سزاوار

جبکہ صدیقوں کے تھے وہ مقتدا — سنتے ہی یہ حکمِ قرآنِ خدا

باز آئے ہیں ز قصدِ انتقام — اور کہے بخشے ہمیں ربّ الانام

نفقۂ مسطح کا جو معمول تھا — جلد تر اجرا کئے وہ باصفا

اور مہِ شوال میں اے کامگار — غزوۂ خندق ہوا ہے آشکار

خندق کا غزوہ

اُسکا یہ قصہ ہے ابنائے نضیر — جو تھے مردوداں یہودانِ شریر

کر دیا تھا شاہؐ نے جنکو جلا — اُنسے رہتے تھے کوئی خیبر میں جا

آکے وہ مکے کو بولے از قریش — اے قریشو تم کرو نیا رجیش

عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوار — تا محمدؐ سے کریں جا کارزار

خوش ہو بوسفیان کہا ہے مرحبا — اور اُنسے اسطرح کہنے لگا

اے یہودو تم ہو سب اہلِ کتاب — اہلِ علم و فضل ہیں بے ارتیاب

تم ہو بہتر بھلا کسکا ہے دین — یا ہمارا یا محمدؐ کا یقین

کرتے ہیں تعمیرِ کعبہ ہم بجاں — فخر کرتے ہیں بہت ہی اشتراں

حاجیوں کو دیتے ہیں آب و طعام — طاعتِ اصنام کرتے ہیں مدام

اور محمدؐ اک نیا لایا ہے دین — کون ہے حق پر کہو بے ریب و مین

آہ وہ کذاب یکسر بے خرد — بیچکر دنیا سے دین کو پرحسد

اُنکو بولے تم ہی حق پر ہیں مدام — لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ بِالدَّوَام

اُنپہ حق لعنت کیا قرآن میں — بس یہ آیت آئی انکی شان میں

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

الغرض کہ مشرکوں سے عہد زود
اور انہیں اک سال خیبر کے کھجور
تین سو گھوڑے تھے اور اونٹاں ہزار
اور سوا اُسکے قبیلے دو سکر
یہ خبر جب سرورِ عالم سنے
ہے مدینے پاس کوہِ سلع نام
تب کہا سلماں نے از شاہِ امم
شاہ کو تدبیر یہ آئی پسند
لشکرِ کفار کو بس بے خطر
کھینچ اک مقدارِ خندق پر لکیر
کام میں خندق کے بانفسِ نفیس
اک ازانجملہ روایت ہے صحیح
جا کہے ہم عرض حضرت سے شتاب
پھوٹا اس پتھر کا حصہ تیسرا
ہے قسم حق کی کہ میں دیکھا یہاں
شہ کہے اللہ اکبر بےگماں
اور بیاں انکے کئے اوصاف کا
کہہ کے جب بسم اللہ پھر مارے ہیں جب
ہے قسم اللہ کی اب صنعا کے در
ایک لڑکی تھوڑے لے آئی کھجور
اک بچھا چادر وہ ڈلوا اُنپہ تب

جانبِ غطفان گئے ہیں وہ یہود
ہو گئے دینے کو راضی بالضرور
ساتھ اُن کفار کے بس آشکار
چو طرف سے آ بہت اُنسے ملے
آپ بھی لشکر کی تیاری کئے
لشکرِ اسلام وہاں اُترا تمام
یا رسول اللہ ہے دستورِ عجم
دی اجازت اُنکو تب ہو فرحمند
اس طرف ممکن نہ تھا ہرگز گزر
یہ مقرر کر دئے شاہِ بشیر
آپ بھی داخل تھے دس در اے انیس
آئی جابر سے بخاری میں صریح
لائے بس تشریف وہ عالیجناب
تب کہے اللہ اکبر مصطفےٰ
شام کی اب سرخ جو ہیں ماڑیاں
مجھکو فارس کی ملیں اب کنجیاں
تب قسم کھا حق کی سلماں نے کہا
باقی پتھر بھی وہیں پھوٹا ہے تب
دیکھتا ہوں اس جگہ میں سر بسر
اسکو بولے شافعِ روزِ نشور
اہلِ خندق کو وہاں بلوائے سب

اک قبیلہ جو کہ قومِ قیس سے
پس وہیں مکے سے نکلے ہیں قریش
مرظہراں میں وہ جب پہنچے ہیں آ
سب قبائل کی ملاعیں کا شمار
غازیاں سب جمع آئے سہ ہزار
کثرتِ کفار سے اے ہوشیار
کہ زیادہ دشمناں ہونے ہیں جب
بعضے اطرافِ مدینہ اے خبیر
سلع جانب ایک میداں تھا مگر
کہ اٹھارہ شخص ملکر مومنیں
نقل آئی ہے کہ اکثر معجزات
اک دن ایسا پتھر اک نکلا بڑا
اور بسم اللہ اُس دم بول کر
اور فرمائے دئے ہیں اب مجھے
ضرب دوسرا پھر کئے ہیں جب نبی
ہے قسم حق کی مکانات بلند
واقعی ایسے ہی ہونگے وہ سبھی
تب کہے اللہ اکبر شادماں
جوں کہے وہ آپکی اُمت کو رب
کہ اے لڑکی کیا ہے وہ لئے آ یہاں
حکم فرمائے ہیں سبکو کھاؤ اب

تھا وہاں اُنکو بھی یہ اغوا دئے
لیکے جنگی اک بڑا ہمراہ جیش
وہ قبیلہ آ کے غطفاں سے ملا
ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار
اُنمیں گھوڑے تیس تھے سب راہوار
پائے کچھ تشویش اصحابِ کبار
کھودیں گردِ شہر خندق ایک تب
تھے عمارات و مکاناتِ کثیر
پس لگے ہیں کھودنے خندق اُدھر
کھودیں اب چالیس گز تک وہ زمیں
تب ہوئے ظاہر شہ کا بینات
پھوڑنے کا وہ کئے ارادہ تھا
ضربِ اوّل سے کئے اس سنگ کو
کنجیاں بے شبہ ملکِ شام کے
ٹوٹا اُس کا حصہ اور اک پھر بھی
اب مدائن کے نظر آئے ہیں سپید
ہے قسم حق کی ہو تم حق کے نبی
اب دئے مجھکو یمن کی کنجیاں
لطف سے اپنے زیادہ ملک سب
پاس حضرت کے وہ تب لائی دوا
پیٹ بھر کھائے ہیں سب از فضلِ رب

کھائے پر جو بند ہے پتھر وہ کھجور
پہلے تھے جتنے ہی اتنے بے قصور

اور شکم پر شاہ پتھر باندھ کے
کام میں خندق کے بس مشغول تھے

باوجود اُس کے وہ سب بہرِ خدا
جنگ کے تھے ساز و ساماں میں سدا

کہ خبر دینا ہے جابرؓ باصفا
ایک دن میں جا کے عورت سے کہا

کیونکہ میں نے چہرۂ خیر البشر
بھوک کا اب سخت پایا ہوں اثر

میں کیا ہوں جلد ذبح اُسکے تئیں
اور وہ آٹا جو کا پیسی ہے وہیں

اور کیا یہ عرض اے شاہِ ہدا
ذبح اک بکری کا بچہ میں کیا

لائیے تشریف با اصحابؓ چند
دو جہاں میں مجھکو کیجے بہرہ مند

گوشت اور آٹا نہایت کم ہے جب
آپکو نا ہو ندامت کا سبب

کہ ضیافت اب تمہاری ہے سنو
آئیو جابرؓ کے گھر اے مومنو

اور فرمائے نہ تم رکھو خمیر
آئے تک میں گھر تمہارے اے خبیر

بس خمیر و دیگ ہم لائے شتاب
ڈال اُسمیں شاہؐ نے اپنا لعاب

ساتھ اک عورت کو لیکر بیگماں
تم دونو ملکر پکاؤ روٹیاں

ہے قسم حق کی صحابہ اک ہزار
کھائے ہیں سیری سے یکسر آشکار

پس ہوا اب اور مدارج درمیاں
یہ خبر مذکور ہے اتنی ہی جہاں

حضرتِ جابرؓ کے تھے تب دو پسر
مہ لقا کم عمر دو نور البصر

پوچھا چھوٹے سے بڑے بھائی نے کیا
ذبح کر دوں تجھکو بر نامِ خدا

باندھ چھوٹے بھائی کی تب دست و پا
ذبح کر ڈالا اُسے بھائی بڑا

ماں سے اپنی ڈر کے وہ بھائی بڑا
ہائے گھبرا کر وہ پہاڑی پر چڑھا

آہ دونو کو سلائی لاکے ماں
اور اڑھا کمبل انہیں کر دی نہاں

تا خلل نا ہو ضیافت میں کہیں
شاہؐ نا آوے ملامت میں کہیں

ہر دو فرزندوں کو لے جابرؓ کے ساتھ
کر تناول ہیں رسولِ کائنات

پوچھا مجھسے بی بی ہی جا وہ پاک زاد
ہیں کہاں بچے کئے حضرت نیں یاد

نقل ہے اُس جنگ میں اک نیکنام
رنج میں تھی حضرت و صحبِ کرام

آہ تھی فاقہ کشی سرور کو تب
یونہی اہلِ اسلام کے لشکر کو سب

یوں بخاری اور مسلم میں صریح
یہ روایت آئی جابرؓ سے صحیح

کیا ہی بہتر پاس کچھ کھانے کی شے
دے خبر اب جلد اے فرخندہ پے

لائی وہ اک صاع جو گھر میں جو تھی
اور لائی بچہ اک بکری کا بھی

گوشت کی میں دیگ چولھے پر چڑھا
جلد تر حضرت کی خدمت میں گیا

اور جو گھر میں مرے اک صاع تھی
پیسی ہے اُسکو اب عورت مری

اسلئے مقدار بھی وہ کہدیا
تا بہت یاروں کو نا لاوے بلا

جب سنی اِس عرض کو شاہِ ہدا
اہلِ خندق کو ہیں کروائے ندا

اور فرمائے مجھے شاہِ خیار
دیگ کو چولھے سے اپنے مت اتار

لائے بس تشریف سالارِ خیار
ساتھ لے اپنے صحابہ اک ہزار

بعد اُسکے کر کے برکت کی دعا
حکم عورت کو مری ایسا کیا

اور لیا کر دیگ سے سالن مگر
مت اتار اُسکو نہ کر اُسمیں نظر

دیگ تھی پُر جوش اور باقی خمیر
معجزے ایسے نظر آئے کثیر

عارفِ جامی محقق نے و لے
یوں شواہد میں لکھا ہے دیکھئے

پدر کو دیکھے تھی اپنے جب یقیں
جو کیا وہ ذبح بکری کے تئیں

بولا چھوٹے نے اُسے اے بھائیجاں
میں ہوں حاضر ذبح کیجے بیگماں

کام میں تھی ماں سو باہر آئی جب
دیکھ یہ حالت ہوی حیران تب

دوڑتی ماں بھی پہاڑی پر گئی
مر گیا ہے کود کر وہ بھی تبھی

اور کسی سے راز یہ بولی نہیں
اور گرہ اِس بھید کا کھولی نہیں

اُسکے گھر تشریف جب لائے رسولؐ
وحی سرور پر ہوی حق سے نزول

پوچھے میں جابرؓ سے تب شاہِ جہاں
کہ ترے ہر دو جگر پارے کہاں

وہ کہی یوں لوں تو حضرت سے جا
ہر دو غائب ہیں وہ جا یونہی کہا

شاہ فرمائے کہ ہے حکم خدا　　ڈھونڈھکر تو جلد ان دونوں کو لا
تب کہی سب حال با درد و الم　　اور دکھائی انکے لاشوں کو بہم
وحی پھر اس شاہ پر پائی نزول　　کہ دعا کر حق میں انکے اے رسول
با خبر آگاہ اے فرخندہ پے　　بولتا ہے قصہ یہ بے اصل ہے
کہ شواہد ہیں یقیں تفصیل سے　　قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے
ہے غرض یہ اختلاف آکما یب　　عاقبت واللہ اعلم بالصواب
پس ابوسفیان سردار قریش　　آ رہا یہ پاس اترا لیکے جیش
اور یہودی ابن اخطب بھیجا　　جا کے ابنائے قریظہ سے ملا
گرچہ اول وہ نہیں راضی ہوے　　لیک آخر عہد شکنی کر دے
وہ نہیں مانے نصیحت کو مگر　　عہد شکنی پر ہی سب باندھے کمر
یوں اکھٹے ہو کے کفار لئیم　　جب کئے برپا یہ بلوائے عظیم
زید کے ہمراہ وہ سی صد نفر　　بھیجے بر حفظ مدینہ جلد تر
قصد خیمہ کرتے ہر شب کافراں　　لیک تھے خندق سے عاجز وہ خراں
نقل ہے اس جنگ میں شیر خدا　　داد بس اپنی شجاعت کی دیا
نوفل اک دن اپنے گھوڑے کو کدا　　آنا چاہا گرکے خندق میں مرا
شاہ فرمائے ہو لاش اسکی نجس　　اور ہے قیمت سب اسکی بھی نجس
ایک دن گھوڑے پہ چڑھ آیا عمر　　جو کہ بھاری تھا ہزاروں مرد پر
اٹھ کے مانگا حکم از شاہ ہدا　　شاہ بولے وہ عمر ہے بیٹھ جا
پھر پکارا وہ تو چاہے مرتضی　　شاہ عالم نے انہیں یونہی کہا
انکے سر پر باندھکر دستار خاص　　اور حمائل کر انہیں تلوار خاص
جا کیا پس مرتضی نے کارزار　　وہ لعین اول کیا اک انپہ وار
وار جب اس پر کئے شیر خدا　　وہ گیا دوزخ کو ہو کر سر جدا
اور یہ سمجھے کہ اس کافر کا کام　　مرتضی نے کر دیا ہے اب تمام

پس کیا جابر نے جا غور تکو تنگ　　کہ تو حاضر کر انہوں کو بیدرنگ
آہ تب جابر نے بولے اختیار　　عرض کی ہے انکی حالت زار زار
جا سرہانے شہ کئے انکے دعا　　تب ہوئے زندہ وہ از فضل خدا
دہلوی اپنے مدارج میں مگر　　کہتا ہے یہ قصہ لا کر مختصر
یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا　　اور نہیں تضعیف دی اسکی کیا
الغرض جانو کہ سب خندق کا کام　　ہو گیا جو بیس دن میں وہ تمام
اور بہت آئے قبائل جلد تر　　اور محاصر ہو گئے سب سر بسر
اور انکو ورغلایا جنگ پر　　وہ کئے تھے عہد از خیر البشر
تب کئی یاروں کو بھیجے مصطفے　　تا کریں پند و نصیحت انکو جا
پس یہ ابنائے قریظہ کے یہود　　جا ملے ہیں ان قبائل میں ہی زود
انکی سب اخبار سن شاہ جلیل　　حسبنا اللہ بولے اور نعم الوکیل
اک صحابہ کی جماعت با ادب　　شہ کے خیمہ کے نگہباں تھے بہ شب
تھے محاصر کافراں جو بیس روز　　اور ہے دوسرا قول ستائیس روز
حق میں انکے کر دعا شاہ خیار　　کی عنایت اپنی انکو ذو الفقار
کافراں بولے درم لے دس ہزار　　دیجو ہم کو اس کی لاش نابکار
ہمکو قیمت سے نہیں کچھ اسکے کام　　لیجو تم مردے کو اپنے لا کلام
اور پکارا آؤ کوئی بہر جنگ　　تب علی مرتضی نے بیدرنگ
پھر پکارا وہ یہ چاہے حکم تب　　پھر کہے یونہی انہیں شاہ عرب
پھر کیا ہے صد و کد از بس علی　　تب شہ والا از الطاف دلی
پس دعا مانگے ہیں ہاتھ اپنے اٹھا　　کر اعانت مرتضی کی اے خدا
مرتضی نے ڈھال پر اسکو لیا　　ڈھال کٹکر زخم کچھ سر پر ہوا
اور کہے تکبیر با صوت بلند　　شاہ وہ سنکر ہوئے ہیں فرحمند
دیکھ اسکا قتل دوسرے مشرکین　　بھاگے دہشت سے گدہوں سا سب وہیں

الغرض اس جنگ میں شیر خدا　　داد دے ایسی شجاعت کی دیا
کر شجاعت حیدر کرار کی　　غزوۂ خندق میں جو ظاہر ہوئی

روایت

صبح سے تھی شام تک جنگ دراز　　آہ ظہر و عصر و مغرب کی نماز
بددعا پس یوں کی جھلکے رسول　　حق میں ان کفار کے ہو کر ملول

عن صلوٰۃ الوسطیٰ العصر

کہ نماز عصر ہی وسطیٰ ہے صاف　　پر کیا جو عالموں نے اختلاف
وہ نہ پائے یہ حدیث اے باوداد　　پر کہے ہر اک نے رو سے اجتہاد
ہے وہ تکثیر فضیلت کا سبب　　جو کئے افسوس اس پر شاہ تب
عائشہ فرماتی ہیں با درد و سوز　　غزوۂ خندق میں میں نے ایک روز
تنگ و کوتہ تھا وہ بکتر اسقدر　　دست اور پا باہر آتے تھے نظر
جلد جا تو مل نبی سے اے پسر　　میں کہی تب اسکو اے نیکو سیر
دست و پا کو نا لگے تا اسکے تیر　　سن یہ ام سعد بولی اے خبیر
الغرض ابن معاذ با وقار　　آہ آیا جبکہ خندق کے کنار
رگ تھے وہ کہتی ہیں اک ہی نیک ذات　　ہیں کہا کرتے جسے عرق الحیات
پشت میں باہر ہے اکحل ہاتھ میں　　ران میں ہو تو نسا اسکو کہیں
الغرض یہ رگ ہی جب کٹتی ہے جاں　　سارے تن کا خون ہوتا ہے رواں
یوں دعا کرنے لگا اے ذوالجلال　　مجھکو کوئی قوم سے ہے جنگ و جدال
کہ وہ پیغمبر کو جھٹلائے ترے　　رنج و ایذا دے نکالے شہر سے
جنگ اگر باقی ہو اس قوم سے　　زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھے
موت مجھکو تو نہ دے ہرگز شتاب　　حق کیا انکی دعا کو مستجاب
نقل یوں کرتا ہے جابر اے خبیر　　غزوۂ خندق کے ایام اخیر
بہر تذلیل و شکست کافراں　　حق سے مانگے ہیں دعا شاہ جہاں

ہے رواں ز حیطۂ عقل و قیاس　　یوں کئے ارشاد وہ سالار ناس
حشر تک اعمال امت سے مرے　　فضل و بہتر ہے بیشک جانیئے
سب قبائل متفق ہو ایک روز　　ہو گئے تھے جنگ کی آتش فروز
ہو گئیں تھیں جنگ میں تینوں قضا　　پس کئے ترتیب سے انکو ادا

ملأ اللہ بیوتہم و قبورہم نارا اشغلونا

دہلوی نے یوں مدارج میں لکھا　　اس حدیث پاک سے ثابت ہوا
کہ کہا کوئی فجر وسطیٰ ہو سکے　　ظہر یا مغرب عشا بعضے کہے
اور وہ تخصیص فوت عصر کی　　جو حدیث اندر نبی نے ذکر کی

روایت

دیکھی سعد ابن معاذ با وقر　　جا رہا تھا ایک بکتر پہنکر
والدہ تب سعد کی تھی ہیر پاس　　اپنے بیٹے کو کہی وہ حق شناس
سعد اگر اک پہنتا بکتر بڑا　　ڈھپتے اسکے دست و پا تھا یہ بھلا
حکم کرتا ہے جو چہتا ہے خدا　　اسکے بے خواہش نہیں کچھ ہوئیگا
ایک کافر نے چلایا اس پہ تیر　　وہ لگی اکحل پہ اسکے اے خبیر
اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں دیکھ　　اس سے ہر ہر عضو میں شعبہ ہے ایک
مرض اک عرق النسا ہوتا ہے جو　　ہے وہ اس ہی رگ سے متعلق سنو
تیر اس رگ پہ لگا ہے اسکو جب　　زندگی سے اپنے ہو مایوس تب
دوست تر ایسا نہیں ایسا نہیں　　جس طرح ہے با قریش مشرکیں
جنگ اگر باقی قریشوں سے رہے　　میں جہاد انسے کروں رکھئے مجھے
اور از قوم قریظہ زشت خو　　آنکھ میری جب تلک ٹھنڈی نہو

روایت

پیر و منگل چہار شنبہ تین روز　　درمیان ظہر و عصر اے دلفروز
حق کیا شنبہ کی دعائیں سب قبول　　کردیا کفار کو خوار و ملول

[illegible] نماز ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے ۔

یہ دعا ابنِ ظفر اے نیک ذات / دیکھ لایا ہے بہ ینبوع الحیات

یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِکْشِفْ هَمِّیْ وَغَمِّیْ وَکَرْبِیْ تَرٰی مَا نَزَلَ بِیْ وَاَصْحَابِیْ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ

اور کی جب عرض یاروں نے تمام / ہم نہایت تنگ ہیں ہیں صبح و شام

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

سرنگوں انکے کیا دیگوں کو سب / اور گرایا انکے وہ خیموں کو سب
میخیں ڈیروں کی اکھاڑ انکے تبھی / بھی بجھا دیتے تھے آگ انکی سبھی
آہی حالت سے خدائے بحر و بر / دیکھئے قرآن میں دیتا ہے خبر

اب نہیں کوئی دعا سکھلائیے / یہ دعا تب شہ نے انہیں سکھلا دیئے
الغرض اس شاہِ عالم کی دعا / کر اجابت اپنی رحمت سے خدا
اور فرشتے چرخ سے آکر شتاب / کاٹتے تھے انکے ڈیروں کے طناب
رعب انکے پڑ گیا دل میں بڑا / کچھ نہ سوجھی بھاگ جانیکے سوا

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۚ وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ۚ (سورۂ احزاب)

یوں لکھا تفسیر میں شیخ عماد / کہ مری جوں باد سے سب قومِ عاد
رحمۃ للعالمین ہیں شاہ جب / انکی رحمت گھیری ہے عالم کو سب
الغرض اندھے ہوئے جب انکی دیگ / اور لگی پڑنے کو انکے منہ پہ ریگ
صوت ہی سننے لگے تکبیر کا / سر بسر لشکر میں اپنے جا بجا
شاہ فرمائے کہ پھر بارِ دگر / وہ نہ آوینگے ہماری جنگ پر
سالِ آئندہ میں جو آیا صفا / قصۂ صلحِ حدیبیہ ہوا
پانچ یا چھے کافرانِ بدگہر / غزوۂ خندق میں پائے ہیں سقر

بنو قریظہ کا غزوہ

اس مہینے میں ہی پھر تعجیل سے / جنگ پر قومِ قریظہ کے گئے
آکہا جبریل نے ای شاہِ دیں / کھولے تم ہتھیار ہم کھولے نہیں
ہے قسم حق کی ابھی اے شہریار / ٹھوکتا ہوں جا کے میں انکا حصار
ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا / زین پوش اس پر تھا دیبا کا پڑا
ہوگئے تیار اصحابِ کبار / شہ چلے گھوڑے پہ اپنے ہو سوار

یونہی مرتے کافراں بس باد سے / سخت تھا یہ بادِ بادِ عاد سے
بچ گئے ہیں کافراں بھی اس لئے / بتلانہ قہر و آفت میں ہوئے
اور بجھی آتش گرے ڈیرے تبھی / ہول و دہشت میں پڑے کافر سبھی
پس شتاب کافراں اس جائے سے / چھوڑ دے سامان لگے ہیں بھاگنے
مخبرِ صادق نے دی جو یہ خبر / پھر نہیں آئے وہ کافر جنگ پر
پس وہی تھی فتحِ مکہ کی بنا / فتحِ مکہ سالِ ہشتم میں ہوا
اور شہادت پائے چھ صحبِ کرام / انپہ رضوانِ خدا ہو بالدوام
ماہِ ذیقعدہ کی تھی تئیسویں / آن کر پہنچے مدینہ شاہِ دیں
یعنے آکر غزوۂ خندق سے جب / غسل سے فارغ ہوئے شاہِ عرب
حکم ہے حق کا چلو اب بیدرنگ / اور کرو قومِ قریظہ ساتھ جنگ
زلزلہ لاتا ہوں انہیں بیدرنگ / گویا انڈا مرغ کا ماریں پہ سنگ
بولکر جبریل تب ایسا گئے / شہ مدینے میں ندا کروا دیئے
تھے علمبردار حیدر پیشتر / دائیں بائیں شہ کے صدیق و عمر

جملہ انصار و مہاجرؓ ہزار
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو
اُچھلے خچر پر چڑھا تھا وہ یقیں
اور پندرہ روز تک اے نامور
کر محاصرہ کرتے ہیں ہم بھی اختیار
شہ نہیں راضی ہوئے اِس بات پر
حکم بھیجے ان کو سالارِ عربؐ
کہ محمدؐ ہے نبی اللہ کا
وہ کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
گردن اوپر ہاتھ کو مردوں کے سب
ایک ہزار و پانسو تلوار تھے
قومِ ابنائے قریظہ جانئے
قینقاع کی قوم اے شاہِ انام
عہد شکنی سے وہ اپنے لا کلام
تا کرے اِس باب میں وہ حکم جو
متفق سب رائے پر اُس کے ہوئے
پس بُلا بھیجے اُسے شاہِ خیار
کہ طرف سردار کے اپنے اٹھو
اُسکو فرمائے رسول اللہ تب
اُسکو پھر فرمائے شاہِ بحر و بر
سعدؓ نے اس طرح تب انکو کہا
اور بیٹھے تھے جدہر شاہِ عربؐ
سعدؓ بولا حکم میں کرتا ہوں اب

ساتھ تھے چھتیس گھوڑے برق وار
پوچھے کس نے دی خبر تم کو کہو
شہؐ کہے وہ روحِ قدسؑ تھا دحیہ نہیں
تھے ہی اُن پر محاصرہ سخت تر
مثلِ ابنائے نضیر اب آشکار
اور وہ بھیجے ہیں پیغامِ دگر
آؤ تم قلعے سے میرے پاس سب
ذکرِ حق توریت میں اُس کا کیا
ملتِ اسلام میں نہ جائینگے
باندہو اور مال انکا اکٹھا کیجو اب
ڈھال بھی اُنکے سے ہی مقدار تھے
اوسیاں کے جبکہ ہم سوگند تھے
جو تھی ہم سوگند خزرج کی تمام
پس پشیماں ہو گئے ہیں اب تمام
کیجیو ایسا ہی تم اے اوسیو
تا کرے بے شبہ وہ جیسا کہے
سعدؓ آیا ہو کے خچر پر سوار
سب اُٹھے اور لا بٹھائے سعدؓ کو
حکم کر اِس باب میں اے سعدؓ اب
حکمِ حق تجھکو کیا ہے حکم پر
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
اُسطرف نا دیکھا با حفظِ ادب
کہ کریں مردوں کو اُنکے قتل سب

جب قبیلے پر بنی نجار کے
وہ کہے اب دحیہ کلبی نے آ
الغرض قومِ قریظہ پر عیاں
رعب اُنکے پڑ گیا دل میں تمام
جسقدر اونٹاں اٹھا دے لیکے مال
ہم اٹھائے ہاتھ از ہتھیار و مال
کعب جو اُس قوم کا سردار تھا
اب چلو ایمان اسپر لائیں ہم
پس گئے ہیں جب وہ قلعہ سے نزول
ہاتھ انکے باندھے گردن پر شتاب
تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار
اوس کے سارے مسلمان بے ہراس
جو نکہ بخشے اُنکو پس انکو بھی اب
مصطفیٰؐ فرمائے دیجو اختیار
تھا جو سعدؓ ابن معاذِ باوقار
غزوۂ خندق میں سعدِؓ باصفا
آیا جب نزدیکِ مسجد اے ہمام
مصطفیٰؐ کے پاس جب بیٹھا وہ آ
سعدؓ بولا حکم اے شاہِ خیار
اور یہودوں کی سفارش میں زباں
کہ جو میں بولوں کریں وہ اب قبول
سعدؓ پوچھا کیا ادھر بھی ہے قبول
اور زن و اطفال کو اُنکے تمام

آکے دیکھے وہ بھی سب تیار تھے
حکم یہ پہنچا ہمیں آگے گیا
پہنچے مغرب اور عشا کے درمیاں
شاہ کی خدمتمیں بھیجے یہ پیام
ہم چلے جاتے ہیں با اہل و عیال
اذن دو جاتے ہیں با اہل و عیال
اُن سبھوں کو سطرح کہنے لگا
تا سعادت دو جہاں کی پائیں ہم
یوں کئے ارشاد وہ حق کے رسول
اور کئے سامان کا اُنکے حساب
اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بیشمار
یوں سفارش انکی لائے شاہؐ پاس
بخشیں ہم سوگند ہمارے ہیں یہ سب
اب تمہارے ہیں کسی کو آشکار
اوس کا سردار تھا وہ نامدار
ہو کے زخمی جب وہاں آیا نہ تھا
یوں کئے ارشاد سالارِ انام
بند اُسکے زخم سے خوں ہو گیا
حق کو اور حق کے نبیؐ کو سازوار
کھولے ہیں پس عاجزی سے اوسیاں
وہ لگے کہنے کہ ہم سب کو قبول
ہے قبول ہمکو بھی فرمائے رسولؐ
بالیقیں کر لیویں اب باندی غلام

صلح بر ترکِ تعرض [illegible] ۱۲

اور سب انکا متاع و مال و زر　مومناں تقسیم کریں سر بسر
حکم پس بیشک وہی تو نبی کیا　پس مدینے کو امام الانبیا
ان یہود و نکو رکھائے قید کر　اور کھدوا ایک خندق جلد تر
ابن اخطب بھیا کو باندھکر　لائے جب در خدمت خیر البشر
قتل اجداز اپنے تاکوئی نہ لے　سرور عالم نے فرمایا اُسے
تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا نہیں　دل کو اپنے کفر سے توڑا نہیں
عزت اپنی چاہتا تھا میں سدا　پر دیا فتح و ظفر تم کو خدا
اوّل ہجرت میں اس سرور کے پاس　روز و شب آتا تھا آدہ ناسپاس
ذکر ہے تو دیتے ہیں سبکا عیاں　پر عداوت انکی تھی مجھ میں نہاں
کعب کو بعد اسکے لائے جلد تر　ہاتھ کو گردن پہ انکی باندھکر
ہے یقیں جا لائے تجھکو بیگماں　کہ ہوں میں پیغمبر آخر زماں
لوگ بولینگے کہیں مرنیسے ڈر　کعب نے ایمان لایا سر بسر
تھے وہ مقتولاں تمامی چار صد　لعنتُ اللہِ علیہم تا ابد
اُنمیں ریحانہ جو تھی بنت عمر　شہ نے کئے اُسکو نکاح آزاد کر
گرچہ زخم اُسکا تھا چنگا ہوگیا　پر شہادت کی وہ مانگا جب دعا
تب کئے ارشاد شاہِ انبیا　موت سے اُسکے ہلا عرشِ خدا
اُس برس میں ہی ہلاں نیک چال　حارث عزنی کا بیٹا باکمال

شہ کہے سات آسماں ہو پر آب　جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب
پانچویں کو شہر ذوالحجہ کے آ　دختر حارث کے گھر لے باصفا
قتل کروائے ہیں سبکو جدا زاں　انکا خوں ہوتا تھا خندقمیں رواں
ایک پہنا تھا گلابی وہ قبا　پھاڑ کر ٹکڑے کیا نہا بے حیا
اے عدو اللہ وہ ربّ قدیر　دیکھ اب تجکو کیا میرا اسیر
بولا کینہ سے تمہارے ہیں کبھو　نا کروں ہرگز ملامت نفس کو
لعنتُ اللہِ علیٰ کُفرانِہٖ　لعنتُ اللہِ علیٰ خُسرانِہٖ
بھائی بھی کہتا تھا اپنے سر بسر　کہ محمد ہے وہی پیغامبر
پس علی مرتضیٰ لے ذوالفقار　قتل کر بھیجے ہیں اسکو سوئے نار
اسکو یوں پوچھے ہیں سالار عرب　کیا نہیں ایمان تو لاتا ہے اب
اور کہا بیشک ہیں تم حق کے رسول　شرف ایماں میں کیا ہوتا قبول
اسلئے جاتا ہوں بر دین یہود　قتل اسکو کر دئے یہ سُن کے زود
انکا ساماں اور اولاد و زناں　مومنوں پر کر دئے حصہ وہاں
اُس مہینے میں سعد باصفا　دارِ دنیا سے یقیں رحلت کیا
زخم پھوٹا اُس کا بحکم بقیل و قال　وہ کیا خلد بریں کو انتقال
اور جنازے ساتھ اُسکے باوقار　آملک حاضر ہوئے ستر ہزار
چار سو اشخاص بھی لے باخبر　شرف ایماں سے ہوا ہے بہرہ ور

ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

سالِ ششم میں یقیں واقع ہوا　غزوۂ ذات الرقاع آ باصفا
جمع آئے تھے کئی کافر وہاں　قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہاں
مومناں انکے نہ متعرض ہوئے　پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

بنو لحیان کا غزوہ

اُس قبیلہ سے ہے عاصم اور خبیب　آہ جو مارے گئے تھے با فریب

سات سو صحاب سے حق کے رسول　نخل میں جا کر کئے ہیں جب نزول
بھاگے سنکر یہ خبر وہ بدخصال　چھوڑ کر اپنے وہیں اہل و عیال
اور صلوٰۃ الخوف شاہِ انبیا　ہے اسی غزوہ میں جمع اوّل پڑھا
اور ربیع اوّل اندر اے میاں　بھی ہوا غزوہ بنی لحیاں کا جاں
درد و غم میں اُنکے تھے حضرت مدام　اور بہت کھنچے تھے فکر انتقام

بنو لحیان کا غزوہ

بیکسے پس ہمراہ دو سو غازیاں
اُس قبیلے کے ہوئے جانب رواں

پہنچ اُس جا شہ گئے اُن پر دعا
مغفرت بھی اُنکی مانگے از خدا

کرکے پس دو دن اقامت واں نبی
ڈہونڈوائے چو طرف اُنکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

غزوہ ذی قرد

تھا عُیینہ ایک کافر بدصفات
لے سواروں کو وہ چالیس اپنے ساتھ

شاہ کی چالیس اشتر لے چلا
قتل چرواہے کو بھی اُنکے کیا

سلمہ بن اکوع اور دوسرا رباح
آئے تھے اُسدن وہاں آکے بافلاح

بہ پیادہ اور وہ تھے سب سوار
مارتا تھا انپہ تیریں بار بار

تیر سے زخمی اُسے کرتا وہیں
یوں ہوئے زخمی بہت سے کافریں

تنگ آکر اُس سے یکسر کافراں
بھاگتے تھے چھوڑ دیکر اشتراں

پھینکنے اُن پر لگا ہی تیر و سنگ
وہ سواراں جان سے آئے بتنگ

وہ نہیں نیزے اُٹھانے ہیں لگا
بلکہ ان کو مارتے ہی چلدیا

وہ جو بھیجا تھا رباح کو جلد تر
سرورِ عالم کو تا دیوے خبر

سات سو صحابہ کو لے اپنے ساتھ
جلد نکلے تھے رسولِ کائنات

پہنچے ایسے میں سواراں شاہ کے
جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے

دیکھتے ہی اُن سواروں کو وہیں
بھاگنے لاگے ہیں کفارِ لعیں

سمبہ کرتا آوے سالارِ اُمم
یوں کہا سلمہ کو اخرم نے بہم

چھوڑ ڈالا اُسکو سلمہ اے بہیر
جا گرا وہ لشکرِ کفار پر

پر نہیں نیزہ ہوا وہ کارگر
وہ چلایا اُسپہ نیزہ جب دگر

بو قتادہ جلد تر تب پہنچ کے
چھین لے نیزہ وہی مارا اُسے

پھر کیا سلمہ نے پیچھا ای میاں
پہنچے اک چشمہ کے اوپر کافراں

خوف سلمہ سے نہ پائے ہیں مجال
تنگ ہو بھاگے ہیں آخر زشت حال

پیچھا انکا شام تک یکساں کیا
انسے نیزے تیس دو گھوڑے لیا

جس جگہ میں وہ صحابہ ای خبیر
ہو گئے تھے آہ مقتول و اسیر

اور بنو لحیان سُنے جب یہ خبر
بھاگ کوہوں میں ہوئے ہیں منتشر

پر کہیں انکا نہیں پتا لگا
بس کئی رجعت امام الانبیا

اُس مہینے میں ہی اے اہلِ وفا
ذی قرد کا بھی سمجھ غزوہ ہوا

آکے غابہ میں وہ کافر بدنصیب
ہے جو اک جائے مدینہ کے قریب

اور ابوذر کے پسر کو قتل کر
ہے لگا وہ بھاگنے مردود خر

سلمہ بھیجا ہی رباح کو شہ کے پاس
خود کیا پیچھا انہوں کا بے ہراس

جب پلٹتا اُسپہ کوئی بھیجیا
جھاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا

اور پہاڑ اوپر وہ چڑھ جاتا کبھی
پھینک پتھر مارتا اُنکو سبھی

اشتراں سوئے مدینہ جلد پھیر
پھر کیا پیچھا انہوں کا وہ دلیر

ڈالنے تیریں لگے ہیں بر زمیں
تا وہ شاغل ہو اُٹھانے میں یہیں

جب چڑھا اک پہر دن اے باخرد
آئے کفارِ فزارہ بر مدد

سنکے حضرت نے ہی کروائی ندا
کہ سوار اب ہووے فوجِ خدا

جب وہ کفارِ فزارہ اے میاں
رخ کئے سلمہ کیجانب آ وہاں

پیش رو اُنمیں تھا اخرم باصفا
اور پیچھے بو قتادہ اُسکے تھا

جلد سلمہ کو وہ سے پائیں آ
باگ گھوڑے کی پکڑ اُسکو کہا

اے برادر جلد مجھکو چھوڑ دے
تو نہو مانع شہادت سے مجھے

جو عیینہ کا پسر تھا اک سوار
اُسپہ یہ نیزہ چلایا اک بار

پائی اخرم نے شہادت باوقار
وہ ہوا اخرم کے گھوڑے پر سوار

وہ لعیں پس داخلِ دوزخ ہوا
بو قتادہ اُس کے گھوڑے پر چڑھا

ذو قردی جان سن چشمے کا نام
پانی پیا اُس سے وہ جا سے تمام

نقل یوں کرتا ہے سلمہ نیکذات
ہیں تن تنہا وہ ملعونوں کے ساتھ

ذو قرد پر میں جو پہنچا پھر کے آ
تھا وہیں لشکر رسول اللہ کا

تب کہی خوش ہو کے سالارِ انام
کہ سواروں میں ہمارے لا کلام
بو قتادہؓ ہے یقیں بہتر سوار
اور پیادوں میں ہمارے آشکار

سلمہؓ ہے بہتر پیادہ نامور
حق جزا دیوے انہیں شام و سحر
شہ وہاں رہ ایک شب اور ایک روز
پھر مدینے کو ہوئے رونق فروز

اور اس ہی سال شاہِ باشرف
ہیں بہت بھیجے سرایا چو طرف
طول ہے تفصیل اسکی اے امیں
اسکی اِس نسخے میں گنجائش نہیں

حدیبیہ کا غزوہ

اُس برس ہی وہ رسولِ انس و جن
ماہِ ذیقعدہ کے بس غرہ کے دن

واسطے عمرے کی مکے کو چلے
اور پندرہ سو صحابہ ساتھ تھے
ذو الحلیفہ میں وہ جب پہنچے ہیں جا
باندھی ہیں احرام عمرے کا وہاں

اور اونٹوں کے گلے میں ہمیاں
نعل لٹکائے ہدی کا کر نشاں
جب سنے ہیں اہل مکہ یہ خبر
تب قبائل کو بہت اُسنے جمع کر

ساز و ساماں کرکے بہرِ کارزار
اُترے تھے بلدے میں آکر آشکار
لے دو صد سوار خالدؓ بن ولید
راہ میں اُترا تھا آکر اے سعید

سامنے سی شہ کے اسکے گزر
پر نہ خالد کو ہوئی ہرگز خبر
لشکرِ اسلام کا گرد و غبار
چشم میں پڑتے ہی اُسکے کر فرار

جا ملا در فوجِ کفارِ لعیں
اور حدیبیہ میں اُترے شاہِ دیں
چاہ تھی اک اسمیں تھوڑا آب تھا
کھینچے کتنے ڈول وہ آخر ہوا

تشنگی سی لائے ہیں فریاد جب
تیر یاروں کو دئے اک شاہ تب
چاہ میں اسکو چبھائے حکم سے
جوش کرنے کو لگے ہیں تب جھرے

ہوگئے سیراب سارے تشنگاں
آدمی اور جانور خرد و کلاں
جبکہ تھا پانی وہاں کم بالضرور
معجزے ایسے بہت آئے ظہور

الغرض در فوجِ کفارِ لعیں
تھا بدیل اک مردِ عاقل پیش بیں یا
آکے حضرت سے کہا وہ بیدرنگ
ملیا رکھتے ہیں تمسے عزمِ جنگ

اسکو فرمائے رسولِ ذوالجلال
میں نہیں آیا ہوں از بہرِ قتال
بلکہ کعبے کی زیارت کے لئے
اور عمرے کی سعادت کے لئے

ہیں ہو آیا کچھ نہیں اسمیں خطر
وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر
اور یوں بولا کہ بہتر ہے یہی
تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی

کافراں اس بات کو نا کر قبول
بھیجے پھر عروہ کو نزدیکِ رسولؐ
شاہ عروہ سے وہی فرما دئے
قاصدِ اول سہی جو فرمائے تھے

عروہ کو ری آنکھ سی شہ کا ادب
دیکھ کر یاروں سے کرتا تھا عجب
پس قریشوں سے تبھی جا کر کہا
کہ میں اکثر بادشاہوں سے ملا

قیصر و کسریٰ نجاشی سی ملا
انکے درباروں میں جا اکثر رہا
کوئی خادم اور مصاحب کو ہیں
ہیں کسی سلطان کے دیکھا نہیں

جو بجا لاتے رہیں ایسا ادب
جوں محمدؐ کے صحابہؓ با ادب
جب محمدؐ تھوکتے ہیں سر بسر
دوڑ کر لیتے ہیں یاراں جلد تر

اور تبرک جانکر ملتے ہیں تب
اپنے منہ اور چشم پر وہ با ادب
حکم کرتے ہی کسی ایک کام کا
کہ وہ ادنی شخص سی ہوکے ادا

تو بزرگ قوم ذی عزت بڑا
دوڑتا ہی تا کہ خود لاوے بجا
اور سخن کرتے ہیں انسے نرم تر
انکے چہرے پر نہیں کرتے نظر

اور وضو کرتے ہیں وہ سالار جب
ایک پر یک جا کے یوں گرتے ہیں تب
مارے جانا انکا رہتا ہی قریب
اور پیتے ہیں وہ پانی خوش نصیب

بال انکے ریش و سر سی جب گرے
اسکو رکھتے ہیں اٹھا اکرام سی
اور بڑے ہیں وہ شجیعانِ دلیر
ناہ ٹینگے تم سی وہ منہ اپنا پھیر

مصطفےٰ چھٹتے نہیں ہیں خاک جب
تم نہ ہو مانع زیارت سے کبھی اب
ناپسندیدہ بات بھی کر کافراں
بھیجے ابنِ علقمہ کو بعد ازاں

جو کہ اونٹاں ہیں ہدی کے لاکلام ۔۔۔ انکا وہ کرتا تھا عزو احترام
دیکھ اُن اونٹوں کو وہ رونے لگا ۔۔۔ شہ سے نا مل جا قریشوں سے کہا
منع انکو مت زیارت سے کرو ۔۔۔ خوف سے تم حق تعالیٰ کے ڈرو
منزلِ بلدح میں جا کر اے ہمام ۔۔۔ شاہ کا عثمانؓ پہنچائے پیام
پس ابان ابن سعید اے نامور ۔۔۔ عزت و تکریم تب عثمانؓ کی کر
بولا ابو سفیاں سے عثمانؓ وہ پیام ۔۔۔ اور رضا دید قریشاں سے تمام
کہ تو گر چاہتا ہے اب کیجو طواف ۔۔۔ وہ جواب انکو دیا اسطرح صاف
کافراں اسبات سے سب چڑھ گئے ۔۔۔ جانے عثمانؓ کو نہیں رخصت دیئے
انکا رہنا جب ہوا مکے میں طول ۔۔۔ یوں ہوا مشہور در فوجِ رسول
جب سُنی ہیں یہ خبر حق کے رسول ۔۔۔ ہوگئے از بسکہ محزون و ملول
تا رہیں وہ جنگ میں ثابت قدم ۔۔۔ پس کئے بیعت وہ سارے محترم
دستِ چپ پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ ۔۔۔ مصطفےٰ بیعت لئے بے شبہ و شک

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ — سورہ فتح

بیعتِ رضوان

اور سہیل ابن عمر کو بھیج کر ۔۔۔ صلح چاہے مصطفےٰ اُس سے جلد تر
یہ بھی تھی اک شرط ان شرطوں میں ہی ۔۔۔ ایک دوسرے سے نہ رکھیں دشمنی
اور جو چاہے قبیلہ دوسرا ۔۔۔ وہ قریشوں کی رہے ذمے میں جا
اور ابنائے بکر بولے سبھی ۔۔۔ ہم قریشوں کے رہے ذمے میں ہی
دینگے خالی کر کے مکہ ہم انہیں ۔۔۔ تین دن سے لیک زائد نا رہیں
پہلے بسم اللہ لکھے مرتضیٰؓ ۔۔۔ پس سہیل ابن عمر کہنے لگا
باسمک اللّٰہم لکھیں ہمیں اب ۔۔۔ کہ قدیمی ہے یہ دستورِ عرب
پھر علیؓ نے نام پاک اس شاہ کا ۔۔۔ ہے محمد اور رسول اللہ لکھا
ہم یقیں گر جانتے بے قیل و قال ۔۔۔ اس سے نا کرتے کبھی جنگ و جدال
کہ بلا شک ہیں رسول اللہ ہوں ۔۔۔ اور مقرر ابن عبداللہ ہوں

شاہ فرمائے ان اونٹوں کو اٹھاؤ ۔۔۔ اسکے آگے تلبیہ کہتے لجاؤ
کہ زیارت کیلئے وہ آئے ہیں ۔۔۔ اونٹ قربانی کے ہمراہ لائے ہیں
وہ نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول ۔۔۔ بھیجے انکے پاس عثمانؓ کو رسول
کافراں بولے رسول اللہ کو ۔۔۔ ہم نہ آنے دینگے مکے میں کبھو
اپنے مرکب پر اُسے کر و اسوار ۔۔۔ لیگیا مکے میں با عز و وقار
نکلے یہ وہ بھی نہیں راضی ہوئے ۔۔۔ پر تسلی دے کے عثمانؓ سے کہے
تا کرے جبتک رسول اللہ طواف ۔۔۔ میں بھی ہرگز نا کروں واللہ طواف
آو آئی پھر روایت اک دگر ۔۔۔ ساتھ عثمانؓ کے گئے تھے دس نفر
کہ کئے کفار عثماںؓ کو شہید ۔۔۔ اور اُسکے دس رفیقاں کو شہید
پھر کے اک جھاڑ نیچے بیٹھ تب ۔۔۔ اپنے یاروں سے کئے بیعت طلب
جب نہیں عثمان اس بیعت میں تھا ۔۔۔ تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمانؓ کا
بیعتِ رضواں یہی ہے اے پسر ۔۔۔ حق دیا قرآں ہیں جسکی خبر
یہ خبر بیعت کی سُنکر مشرکیں ۔۔۔ مضطر و ترساں ہوئے ہیں تب وہیں
صلح تب طرفین میں دس سال کی ۔۔۔ چند شرطوں سے مقرر ہوگئی
جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں ۔۔۔ شاہ کے ذمے رہے لیکر اماں
بولے ہیں قوم خزاعہ سب کے سب ۔۔۔ مصطفےٰ کے ہم رہیں ذمے میں اب
اور یہی شرط تھی اے باادب ۔۔۔ آویں اگلے سال واپس جاکے اب
صلحنامہ میں وہ لکھنے کے تئیں ۔۔۔ حکم فرمائے علیؓ کو شاہِ دیں
کہ نہیں ہم جانتے رحمٰن کو ۔۔۔ پس نہ ہرگز لکھیں اس عنوان کو
بولے حضرت لکھدو تو یونہی علیؓ ۔۔۔ کیونکہ ہے دونو کا معنی ایک ہی
پر سہیل اسکو نہ مانا اور کہا ۔۔۔ کہ محمد کو رسول اللہ کا
لکھ محمد ابن عبداللہ کر ۔۔۔ تب کئے ارشاد سالارِ بشر
غایتِ عشق و محبت سے علیؓ ۔۔۔ یوں لگے کہنے کو باجوشِ دلی

مجھکو طاقت وہ مٹانے کی نہیں / ہاتھ پس تلوار پر ڈالے وہیں
حیدرؓ و شیخینؓ اور عمدہ صحابؓ / شاہدی اُسپر لکھے ہیں باصواب
کہہ تجھے بھی میرے بعد اے باوقار / کام ایسا ہی پڑیگا ایک بار
قضیۂ صفین میں آ کے نکذات / صلح جب ٹھہری معاویہ کیساتھ
تب معاویہؓ کہا یوں سربسر / کہ علیؓ مرتضیٰ کو میں اگر
کر امیر المومنین کو محو پس / لکھہ علیؓ ابن ابی طالب ہی بس
الغرض وہ صلحنامہ لائے ذکی / جب حدیبیہ میں لکھوائے نبیؐ
شاہ فرمائے نہ چھوڑوں لے ہراس / جب تلک عثمانؓ نہ آوے میرے پاس
آئے ہیں عثمانِ ذوالنورین جب / انکو تب رخصت دئے شاہِ عرب
باقی مکہ کو ہیں بھیجے جلد تب / تا کریں مروہ میں قرباں انکو سب
آگے اک بار الحکیم ذوالجلال / جلد پہنچایا حرم میں سب کے بال
تب صحابہؓ کرکے اکثر اژدہام / جن لئے موئے مبارک کو تمام
مومنوں میں ہوتے کوئی بیمار اگر / آب میں وہ موئے اشرف ڈالکر
اور حدیبیہ میں شاہِ انس و جن / نقل کرتے ہیں کہ تھے انیس[19] دن
سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا کو خدا / سرورِ عالم پہ تب نازل کیا

بعضوں نے صلح حدیبیہ کہا / فتح خیبر بولے بعضے باصفا

آپ ہی اس کو مٹا شاہِ امم / ابنِ عبداللہ کر دائے رقم
ہے معارج اور شواہد میں لکھا / تب علیؓ سے یوں کہے خیر الورا
مخبرِ صادق دئے جیسی خبر / کام ویسا ہی پڑا کر اژ ہر
صلحنامہ میں لکھا کاتب یقین / نامِ حیدرؓ پر امیر المومنینؓ
جانتا بیشک امیر المومنینؓ / جنگ اُن سے نا کیا ہوتا یقین
بولا حیدرؓ سچ کہے حق کے رسول / لکھہ تو ویسا ہی کیا ہوتیں قبول
تب سہیل ابنِ عمر کو لا کلام / اور بھی اسکے رفیقوں کو تمام
تب وہ کہلا بھیج بوسفیان کو / جلد تر بلوائے ہیں عثمانؓ کو
حلق کرکے سر کو پھر اُس شاہؐ نے / بیس[20] اشتر آپ ہی قرباں کئے
اور منڈوا سر بھی صحابؓ کرام / آئے ہیں احرام سے باہر تمام
اور ڈلوائے شہِ جن و بشر / اپنے موئے پاک کو اک جھاڑ پر
نقل یوں اُمِّ عمارہ نے ہے کی / چند وہ موئے مبارک میں بھی لی
میں پلاتی تھی وہ پانی باصفا / حکم سے حقکے وہ پاتے تھے شفا
پس رواں ہوکر مدینے کی طرف / منزلِ صحباں کو پہنچے باشرف
کہتے ہیں بعضے مفسر ذی رشاد / فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

پروانجاتِ ہدایت سماتِ سیدِ کائینات علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سلاطین کیطرف بشرفِ صدور پانا

اور اسی سال شاہِ کائنات / بادشاہوں کو لکھے پروانجات
اک نگیں زر کی بنائے مصطفےٰؐ / اور صحابہ میں بھی جو تھے اغنیا
پھینک ڈالے وہ نگیں زر تبھی / اور پھینکے ہیں صحابہ بھی سبھی
یعنے اللہ اور محمد اور رسول / یہ تھی صورت اسکی تو ہرگز نہ بھول
اور جو قاصد رسول اللہ کا / پاس جس سلطان کے نامہ لیگیا
بات اس سلطان کی قاصد کو وہیں / کرتا تھا الہام رب العالمیں

نامہ بے مُہر جب لے باخبر / پاس شاہوں کے نہیں ہے معتبر
آگئے تب عرض جبرئیلؑ ہمام / پہننا سونا ہے مردوں کو حرام
مُہر پس روپے کی بنوائے نبیؐ / تین سطریں اسمیں لکھوائے نبیؐ

اللہ
رسول
محمد

[1] یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ ۱۲

معجزہ تھا یہ شہِ کونین کا　فخرِ آدم سیدِ ثقلین کا
نامہ وہ نامِ نجاشی کا جو تھا　وہ عمرؓ ابن امیّہ لے گیا
اسکو پہنچایا ہے وہ مکتوب جب　تخت سے اترا نجاشی با ادب
اسکو آنکھوں سے لگا بوسہ دیا　اور اسکو حکم پڑھنے کا دیا
کھولکر اسکو لگا پڑھنے دبیر　تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
حق کی میں کرتا ہوں اب حمد و ثنا　بے نیازی ہے اسکو اور غنا
وہ منزہ ہے ز نقصان و عیوب　اور سالم ہے ز آفات و لغوب
انبیا کو اپنے دے کر معجزے　کی ہے تصدیق انکی خود اللہ نے
دینے والا ہے اماں وہ بالیقیں　حشر کی دہشت سے بندونکے تئیں
اور ہے پہنچانے والا وہ خدا　اپنے بندونکو بدرجاتِ علا
اور ہے غالب سارے چیزوں پہ وہی　اور ہے جبّار و متکبّر وہی
اور گواہی میں یہ دیتا ہوں صحیح　کہ ہے روح اللہ نبی جیسا مسیح
اور کلام اسکا ہے عیسیٰؑ با شرف　کہ اسے القا کیا مریمؑ طرف
جوں خدا آدمؑ کو بے مادر پدر　دستِ قدرت سے بنایا سر بسر
یونہی عیسیٰ کو بھی وہ ربّ العلا　بے پدر قدرت سے ہے پیدا کیا
بعد اسکے میں بلاتا ہوں تجھے　اب طرف اس ملتِ اسلام کے
حق تعالیٰ کا ہوں میں پیغامبرؐ　تو رسالت کی مری تصدیق کر
اور جعفرؓ جو ہے ابن العم میرا　اسکو تیرے پاس ہے میں نے بھیجا تھا
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف　دولتِ جاوید ایمانی طرف
چھوڑ دے تو اب غرور و خود سری　سن نصیحت اور طاعت کر مری
ویسے بندوں پر مرا ہووے سلام　جو ہے تابع ہدایت کا مدام
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سنا　بے تحاشا کلمۂ طیّب پڑھا
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر　دیکھتا شہ کے قدم جا جلد تر
اور سعادت دو جہاں کی بیگماں　میں لیا ہوتا یقیں سرّ و عیاں
بس لکھا یاک عریضہ در جواب　اور بھیجا اسکو حضرت کے جناب
بعد بسم اللہ اے نیکو طراز　تھا یہی مضمون اسکا با نیاز
ہے نجاشی کی طرف سے بالیقیں　یہ عریضہ در حضورِ شاہِ دیں
یعنے خدمت میں رسول اللہ کے　انبیا کے شاہِ عالی جاہ کے
یا رسول اللہ تحیات و سلام　رحمت و برکاتِ خلّاق انام
آپ پر ہو دائما صبح و مسا　کوئی نہیں معبود خالق کے سوا
ہے وہی ہادی مرا اسلام پر　ملّتِ اسلام کے احکام پر
آپکا نامہ مجھے واصل ہوا　مجھکو فخرِ دو جہاں حاصل ہوا
آپنے جو حق میں عیسیٰ کے لکھا　تو وہی حق وہی ہے بے مرا
میں یہ دیتا ہوں گواہی بالیقیں　آپ ہو بے شبہ ختم المرسلیں
سب کتابیں حق کی اور پیغمبراں　آپکی تصدیق میں تھی تر زباں
ابنِ عم کے واسطے سے آپکے　آپ کی بیعت ہوئی حاصل مجھے
ہاتھ پر اسکے مسلماں میں ہوا　شکر اس نعمت کا لاتا ہوں بجا
اب مرے فرزند کو بھیجا ہوں میں　حکم گر ہووے ابھی آتا ہوں میں
روبرو ہی آ گواہی دیونگا　راست اور حق ہے فرماں آپکا
امتی ہوں امتی ہوں آپ کا　السّلام اے بادشاہِ انبیا
باب میں امِ حبیبہؓ کے دگر　اسکو پہنچایا نامۂ پیغامبرؐ
قصۂ امِ حبیبہؓ ہے یہی　کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
زن تھی عبداللہ جحش کی وہ یقیں　مرد و زن ہو کر مسلماں آئے ہیں
دوسری ہجرت کئے سوئے حبش　آہ مرتد ہو کے عبداللہ جحش
ہو کے نصرانی مرا پایا سقر　تھی وہ بی بی ملتِ اسلام پر
شاہ اپنا اُس ہی پیغامِ نکاح　تب نجاشی کو لکھے ہیں با فلاح

اور کرے اسکو مدینہ کو رواں　　سب مہاجر کو بھی یونہی ای میاں
ہوکے خالد بن سعید اسکا وکیل　　آیا ہو نزد نجاشی اے خلیل
مہر اسکا چار سو مثقال زر　　وہ دیا اپنی طرف سے جلد تر
پس وہ بی بی اور مہاجر کو سبھی　　وہ چڑھا دو کشتیوں میں با ادب
اور بہت تعظیم و تکریم سے　　وے مبارک مہر دو نامہ شاہ کے
جبتلک یہ نامۂ اقدس ہیں　　خیر اور برکت رہے اس ملک میں
وہ بجالاتے ہیں انکا احترام　　ملک موروثی ہے انکی وہ مدام
اہل ہجرت کا مدارا جو کیا　　اسکو دعوت لکھے شاہ انبیا
بادشاہ دوسرا نجاشی جو ہوا　　اسکو بھی نامہ لکھے خیر الوریٰ

بادشاہ بھیجا ہے پیغام رسول　　جان و دل سے وہ کئے اپنے قبول
مومنوں کو سب نجاشی جمع کر　　شاہ کا باندھا نکاح پاک تر
اور تکلف سے دکھلوایا طعام　　ساز و ساماں بھی سفر کا کر تمام
ساتھ وہ شرحبیل کو بھی باشرف　　انکو بھیجا ہے مدینے کی طرف
عاج کی ڈبی میں رکھا تھا انکا　　اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ
کہتے ہیں شرح کے مرد و نامجات　　ہیں ابھی اس ملک کے شاہ ہونکو تا
یوں مواہب میں لکھا شیخ جلیل　　یہ نجاشی ہے وہی بے قال و قیل
سال نہم میں مراد وہ با نیاز　　شہ جنازے کی پڑھے اسکی نماز
پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقیں　　کہ مسلماں وہ ہوا ہے یا نہیں
اور ہرقل جو تھا سلطان روم کا　　نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدیٰ
نامہ وہ لیکے پہنچا ہے جب　　اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے تب
کہ یہ نامہ ہے نبی کا لا کلام　　جو محمد ابن عبد اللہ نے نام
ہو سلام انپر مقرر لا کلام　　جو ہدایت کا ہے تابع مدام
ہو مسلماں تا سلامت تو رہے　　حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے
مبتلا تو آفتوں میں ہووے گا　　دو جہاں میں اپنی راہ کھووے گا

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

ہاتھ میں وہ دحیہ کلبی کے دے　　روم کو بھیجے رسول اللہ اسے
بعد بسم اللہ و تحمید خدا　　تھا یہی نامہ کا مضمون باصفا
نام ہے ہرقل کے پایا ہے صدر　　جو عظیم روم ہے وہ باشعور
بعد اسکے ہووے ظاہر اب تجھے　　میں بلاتا ہوں طرف اسلام کے
گر نہ ایمان لاوے تو اے شہنشاہ　　ہووے تجھپر سب رعایا کا گناہ
بعد اس آیت کو لکھ شاہ انام　　اپنے نامہ کو کئے تھے اختتام

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۵

عرق چہرے سے ہوا اسکے رواں　　اور ہوا مجلس میں کچھ شور و فغاں
ان نبی کی قوم سے کوئی عرب　　گر ملے تو اس سے پوچھوں حال سب
اس کو اور اسکے رفیقوں کو سبھی　　لائے ہرقل پاس بلوا کے تبھی
پوچھا ہرقل ہمکو باخیر البشر　　تمسے کوئی خویشی میں ہے نزدیک تر
بولا ہرقل اسکا میں احوال سب　　پوچھتا ہوں راست کہہ میرے سبب

جبکہ اس مضمون کو ہرقل نے سنا　　پس نہایت خوف و دہشت میں پڑا
اپنے سب ارکان دولت کو کہا　　ڈھونڈو میرے ملک میں تم جابجا
اتفاقاً تب ابوسفیان وہاں　　آیا تھا بہر تجارت اے میاں
ابن عباس گرامی شان سے　　نقل لایا وہ ابوسفیان سے
تب ابوسفیان بولا اے لبیب　　میں نہایت ہوں قرابت میں قریب
پوچھا اول کیا ہے کہہ اسکا نسب　　میں کہا والا نسب عالی حسب

مضمون پروانہ بنام ہرقل

ابوسفیان اور ہرقل کی گفتگو

پوچھا آگے اسکے کوئی بھی وہاں　　کیا کیا دعویٰ نبوت کا عیاں
میں نہیں بولا۔ وہ پھر سائل ہوا　　اسکے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا
میں کہا کوئی بادشاہ انمیں نہ تھا　　پھر سوال ایسا وہ میرے سے کیا
کیسے لوگ اسکے ہوئے ہیں تابعاں　　ہیں فقیراں یا تو انگر عمدگاں
میں کہا کہ وہ مساکیں ہیں تمام　　پوچھا کم ہوتے ہیں یا زائد مدام
میں کہا ہوتے ہیں زائد وہ یقیں　　پوچھا کوئی پھرتے ہیں بولا نہیں
پوچھا اس دعوے کے آگے وہ کہیں　　جھوٹ بولا تھا کہا میں نے نہیں
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا　　میں کہا وہ مکر تو نئیں جانتا
پوچھا کیا اس سے کئے ہو تم جدال　　میں نے بولا ہاں کیا ہمنے قتال
پوچھا ہرقل فتح و نصرت کسکو تھی　　میں کہا اسکو کبھی ہم کو کبھی
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمھیں　　میں کہا وہ حکم کرتا ہے ہمیں
کہ خدا اک ہے نہیں اسکا شریک　　تم کرو اسکی ہی عبادت دلسے نیک
باپ دادوں کی چلن کو چھوڑ دو　　انکے بد افعال سے منہ موڑ لو
اور صلوٰۃ و صوم اور جود و سخا　　صلۂ رحمی کیجو اور صدق و صفا
مجھسے پس کہنے لگا ہرقل یہ تب　　پہلے میں پوچھا تجھے اسکا نسب
تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف　　انبیا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی　　نا کیا ہے دعوئے پیغمبری
تا کہا جائے کہ یہ بھی سربسر　　دعویٰ کرتا ہے وہی تقلید کر
اور بھی آبا میں اسکے تو کہا　　بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا
تک ہے شوقِ حکومت سے یہ ہاں　　کرتا ہے دعویٰ نبوت کا عیاں
تابع اسکے تو کہا فقرا ہوئے　　اکثر اتباعِ رسل ایسے ہی تھے
تو کہا اُن کو ترقی ہے سدا　　کام ہے ایسا ہی جانِ ایمان کا
پہنچے تا غایت کو وہ تدریج سے　　اور قوی دین اسکا ہو ترویج سے
تو کہا اس سے نہیں کوئی پھرا　　ذائقہ ایسا ہی ہے ایمان کا
اور اس دعوے کے آگے بھی کہیں　　تو کہا جھوٹ اُس سے میں پایا نہیں
جو نہ باندھے خلق پر ہرگز دروغ　　حق پہ کیوں باندھے دروغِ بے فروغ
اور تو بولا مکر وہ کرتا نہیں　　مکر سے ہاں پاک ہیں سب مرسلیں
طالبِ دنیا سے ہووے مکر جاں　　طالبِ دنیا نہیں پیغمبراں
اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر　　ہے یقیں گاہے ادہر گاہے اُدہر
انبیا کا جنگ سے ایسا ہی بوج　　لیک نصرت اُنکو ہی آخر ہے سوج
اور کہا تو شرک سے وہ منع کر　　سبکو بلواتا ہے بس توحید پر
اور نماز و روزہ و صدق و صفا　　حکم بھی کرتا ہے صلۂ رحم کا
ہے قسم حق کی کہ پیغمبرؐ ہے وہ　　انبیا کا سب یقیں سرورؐ ہے وہ
تو صفات اسکے کیا جو یہ بیاں　　فی الحقیقت گر ہوں اسکے درمیاں
مملکت اس روم کی بس عنقریب　　لیویگا بے شبہ وہ حق کا حبیبؐ
اور میں دیکھا کتابوں میں بھی تھا　　اک نبی مبعوث انمیں ہوویگا
یہ گمان مجھکو نہیں تھا زینہار　　کہ تمہاری قوم سے ہو آشکار
جانتا یہ ور میں سکتا اگر　　اسکی پابوسی سے ہوتا بہرہ ور
ہے شواہد ہیں کہ بوسفیاں وہیں　　یوں لگا کہنے کو ہرقل سے یقیں
کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایک بات　　کہ ہیں مکہ سے نکلکر ایک رات
مسجدِ اقصٰے کو آیا اوّلا　　اور ساتوں آسماں پر بھی گیا
اور ملا میں حق سے پھر واپس ہوا　　سیر ایسی ایک لمحہ میں کیا
تب کہا ہرقل نے اسکو اے امیں　　یہ بھی اچی بات ہے جھوٹی نہیں
میں کبھی اس شب کے علامات جلیل　　دیکھا ہوں وہ سب اسی پر ہیں دلیل
اک نشان ہے یہ کبھی ہر شب سربسر　　بند کرتے مسجد اقصٰے کے در
بند دروازے کئے اک رات سب　　پر نہ دروازہ ہوا اک بند تب

ٹھیلے مردم جمع ہو سب شہر کے
پر نہیں ہرگز ہلا وہ جائے سے

یوں ابوسفیاں کہا ہے امیاں
جبکہ ہرقل نے سنا میں یہ بیاں

وہ یقیں مجھکو زیادہ تھا سدا
تاکہ ایماں کی دیا دولت خدا

مصطفےٰ آگے کر نبوت کا بیاں
سبکو دی ترغیب ایمانکی میاں

دیکھکر اُسنے کہا از خوف جاں
ہیں تمھیں پوچھا زروئے امتحاں

وحیہ کلبی کو خلوت میں لجا
ہرقل اسوقت اسطرح کہنے لگا

رومیوں سے خوف ہے مجھکو مگر
جان سے ماریںگے مجھکو بےخطر

اسکو وحیہ نے دبا جا یہ خبر
سنتے ہی وہ نام احمدؐ جلد تر

اسکے اوصاف مبارک اور نام
ہمنے پائے ہیں کتابوں میں تمام

آیا باہر ہاتھ میں لیکر عصا
رومیوں سے اسطرح کہنے لگا

اسکا پروانہ یہاں پہنچا ہے آ
ہیں دل و جاں سے مسلماں ہوگیا

آہ یہ سنتے ہی کفار عنید
کردئیے ہیں مارکر اسکو شہید

رومیاں اسطرح ماریں اسکو جب
جان سے چھوڑینگے آخر مجھکو کب

واسطے دنیا کے ہرقل آہ آہ
کرلیا ہے آخرت اپنی تباہ

نامہ اک خسرو کو لکھے مصطفےٰ
کہ وہ حاکم ملک پر فارس کے تھا

اُسکو پھاڑا خشم سے وہ بد گہر
شہ مدینے میں دئے اُسکی خبر

جبکہ پھاڑا ہے وہ فرمان رسول
خوف و دہشت میں رہا وہ بوالفضول

وہ گیا خلوت میں ایسا بول کر
اک عرب آیا کہ وہاں آیا نظر

تھرتھراتا آیا باہر جلد تب
پوچھا دربانوں سے کیوں آیا عرب

دوسری شب کو وہی پھر شخص آ
سر پہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا

بار سوم وہ عصا کو توڑ کر
ہوگیا خلوت سے غائب جلد تر

چیرڈالا اُسکا سینہ اُمیاں
آپ بیٹھا تخت پر اُسکے عیاں

حاکم ملک یمن باذان کو تب
لکھا دو قاصد مدینہ بھیج اب

بند تھا در صبح جا دیکھے وہاں
یہ نشاں ہے اسکے آنے کا ہی جاں

ہوگیا مجھکو وہیں صدق دفور
خوب ہوویگا محمدؐ کو ظہور

ہے روایت شہر میں ہرقل نے سب
کرمنادی سبکو بلوایا ہے تب

ہوگئے سنتے ہی سارے بیقرار
شور و غل اُنمیں ہوا ہے بیشمار

دین پہ راسخ اپنے تم ہو یا نہیں
اسکو وہ سجدہ کئے خوش ہو وہیں

ہیں دل و جاں سے کیا ہوں یہ قبول
کہ محمدؐ ہے یقیں حق کا رسول

اب یہاں سے تو صغاطر پاس جا
وہ نصاریٰ کا بڑا ہے مقتدا

لاکے ایماں اسطرح کہنے لگا
کہ بلاشک ہے وہ ختم الانبیا

تن سے اپنے دور کر کالا لباس
پہنا منگوا کر انھی اُجلا لباس

شاہدی دیتا ہوں میں اک ہے خدا
ہے نبی اسکا محمد مصطفےٰ

تم بھی ایماں اُسپہ لاؤ اے شتاب
ورنہ تم پاؤگے دوزخ میں عذاب

جاکے ہرقل سے یہ وحیہ نے کہا
بولا ہرقل وہ بڑا تھا پیشوا

اسلئے معذور ہوں پر اضطرار
ورنہ میں ایمان لاتا آشکار

حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ

اسکو عبداللہ حذافہ لے گیا
دست پر خسران خسرو کے دیا

کہ مرا نامہ وہ نادان شق کیا
یونہی سینہ اُسکا پھاڑیگا خدا

حکم کروایا ہے اپنے ملک میں
کوئی عرب کو بھی یہاں آنے ندیں

یوں کہا وہ ہاتھ میں لیکر عصا
کہ محمدؐ پر تو ایماں جلد لا

ہم کسی کو بھی کہے چھوڑے نہیں
اُنکو ناحق قتل کروایا وہیں

بولا ایماں لا نہ ٹوٹے تک عصا
تب بھی ایماں وہ نہ لایا ہیہا

شیرویہ جو تھا خسرو کا پسر
باپ کو اپنے اسی شب قتل کر

نقل ہے جب خسرو بے عقل و دیں
شق کیا ہی شہ کے نامہ کے تئیں

قید کر منگوا انہی کو بے ہراس
بھیجا وہ دو شخص کو خسرو کے پاس

رعب حضرت کا بہت اُنکو ہوا — شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا
کہ کیا ہے حق نے خسرو کو ہلاک — کل کی شب سینہ ہوا ہے اُسکا چاک
شیرویہ اسکو مارا جانو تم — تھی جمادی الآخرہ کی شب دہم
ہوویگا ملکِ عجم میں منتشر — پس تو ایماں جلد لاویگا اگر
قتل کروا دونگا تجھکو جلد تر — قاصداں یہ جاوے اسکو خبر
شیرویہ کا بھی اک نامہ وہیں — پہنچا ہے ایسے میں باذاں کے تئیں
مارا خسرو اور لگا کرنے ستم — تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم
اب تو تابع ہو مرا سرّ و جہار — اور مری شاہی کا دیکھو اشتہار
اسکا متعرض نہو تو کوئی دم — نامہ جبتک نا کروں دوسرا رقم

بادشاہِ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

جب مقوقس کو وہ پہنچا لا کلام — وہ بجا لایا بہت کچھ احترام
اور کیا ہے جو کہ حاطبؓ نے بیاں — وہ مطابق اُسکے پایا بیگماں
ہوویگا غالب یقیں وہ باوقار — لیوینگے اصحابؓ اسکے یہ دیار
ہے ہوا جب میں کہ حاطبؓ نیکنام — یوں مقوقس سے کیا ہے تب کلام
پس اُسی رُسوا کیا ربِّ جلیل — دنیا اور عقبیٰ میں کر خوار و ذلیل
اس سے عبرت لی تو رکھ خوفِ خدا — تا کرے عبرت ترے سے دوسرا
جبکہ تو پایا ہے عصرِ این رسولؐ — جان و دل سے اُنکی کر دعوت قبول
عاج کی ڈبی میں پس بااحترام — رکھا ہے وہ نامۂ خیر الانام
آپکے قاصد کا عز و احترام — میں بجا لایا ہوں اے شاہِ انام
بر گماں یہ تھا مجھے اے نیکنام — اُسکا ہوویگا خروج از ملکِ شام
بیس کپڑے ایک خچر راہوار — اور زرِ خالص کے مثقال یکہزار
جبکہ پہنچا شاہؐ کو اسکا جواب — یوں کہی ارشاد وہ عالیجناب
پر قبولے اسکے ہدیہ کو رسولؐ — جبکہ کی ہے ماریہؓ ایماں قبول

دوسرے دن آئے جب خدمتمیں وہ — شہ نے کہے تم جاکے باذان سے کہو
شیرویہ جو ہے خسرو کا پسر — سونپا اُسپر اُسکو ہی حق جلد تر
اور تم باذان کو بولو یہ پیام — تھوڑے دن میں دین میرا لا کلام
ملک یہ تیرا تجھے میں دیؤونگا — ورنہ حاکم بھیجدونگا دوسرا
سُنکے یہ باذان حیران ہوگیا — اور ہراسان و پریشاں ہوگیا
تھا یہی آئیں لکھا بے اشتباہ — کہ بہت سے عمدگوں کو بے گناہ
اسلئے میں قتل کر ڈالا اُسے — تا رعایا ظلم سے اُسکے بچے
اور نبوّت کا وہ دعویٰ در عرب — صاحبِ دولت جو اک کرتا ہے اب
لایا ایماں جلد باذان پاکتن — اہلِ فارس اور سب اہلِ یمن
اور مقوقس کو بھی لکھے مصطفیٰؐ — ایک نامہ اسکو حاطبؓ لے گیا
جوں بیاں عیسیٰ کئے تھے ای امین — نعت و اوصافِ امام المرسلینؐ
پس کہا یہ ہے وہی پیغامبرؐ — دے چکا تھا جسکی روح اللہ خبر
یہ کہا ایمان مگر لایا نہیں — دولتِ عقبیٰ کو وہ پایا نہیں
کہ ہلا حاکم ترے آگے جو تھا — آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا
یعنے فرعونِ شقی تھا وہ لعیں — جو ہوا رسوا دو عالم میں یقیں
دعوتِ عیسیٰ یہودوں پر ہے جوں — دعوتِ احمدؐ نصارا پر ہے یوں
وہ کہا بیشک ہے وہ حق کا نبیؐ — لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں ابھی
پس لکھا یا شاہؐ دیں کو یوں جواب — آپکے نامہ سے میں ہوں بہرہ یاب
میں بھی جانا ہوں یہی بر وجہ نیک — کہ پیمبر بالیقیں باقی ہے ایک
پُرشرف ہیں قبط سے دو جاریہ — ایک سیریں اور دوسری ماریہ
ہدیہ نزدِ بادشاہِؐ انبیا — ساتھ حاطبؓ کے روانہ وہ کیا
ملک پر اپنے بخیلی وہ کیا — اور نہیں اسلام سے عزت لیا
شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا — اُس سے ابراہیمؓ ہے پیدا ہوا

اور سیریں جو کہ تھی دوسری کنیز / اسکو حسانؓ کو دیے ہیں اے عزیز
پانچ کپڑے اور سو مثقال زر / شاہ حاطبؓ کو دیے اے باخبر
نام ہے دُلدُل اُسی کا آشکار / بعد ہوتے تھے علیؓ اُس پر سوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحدِ شام میں تھا

تھی حکومت اسکی در سرحدِ شام / اور وہ تھا محکوم قیصر لاکلام
سُنکے اوصاف و علاماتِ نبیؐ / وہ کہا انجیل میں بھی ہے یہی
حارثِ ملعون غصے سے وہیں / نامۂ اشرف کو ڈالا بر زمیں
اور بھی ہرقل کو لکھ بھیجا شتاب / یوں لکھا ہرقل نے حارث کو جواب
دیکے تب قاصد کو سو مثقال زر / کردیا حارث روانہ جلد تر
رو دیا اور بولا یہی اوصاف ہاں / دیکھا ہوں انجیل میں بیگماں
اور شجاعؓ باصفا کا اے ہمام / وہ بجا لایا ہے عزّ و احترام
پس شجاع اُس سے ہو رخصت اے امیں / جبکہ آپہنچا حضورِ شاہِ دیں
چونکہ فرمائیں وہ حق کے حبیب / نقل ہے حارث مرا ہے عنقریب

حاکمِ یمامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

اسکو لیجا کر سلیطؓ ابنِ عمر / جبکہ ہوذہ کو دیا ہے جلد تر
آپ بیشک ہو امام المرسلیں / آپکی دعوت ہے سچی بالیقیں
دلمیں عربوں کے ہیبت ہو مری / عزّت و شوکت شہامت سے مری
پہنا اُس قاصد کو ایک بہتر لباس / دیکے انعامات بھیجا شہ کے پاس
فتح مکہ جب ہوئی روح الامیں / آکے ہے ہوذہ مرا اے شاہِ دیںؐ
والئ بحرین کے بھی نام سے / ساتواں نامہ لکھے بعضے کہے
اور اُس ہی سال میں اے باصفا / فرض بیشک حج بیت اللہ ہوا
شاہِ دیں سورج گہن کی تب نماز / ہیں جماعت سے گذارے بانیاز
خود اتر کر قبر میں شاہؐ انام / دفن بھی بخشے ہیں اُسکو احترام

اُس سے پایا ہے تولد اک پسر / عبد رحمان ابن حسانؓ باوقر
اور وہ خچر تھا اُجلا راہوار / اُسپہ حضرت آپ ہوتے تھے سوار
اور علیؓ کے بعد حسنؓ مجتبیٰ / پس وہ در عصرِ معاویہؓ مرا
نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفیٰؐ / وہ شجاعؓ ابنِ وہب لے گیا
پہنچا جب ابنِ وہب غوطے کو آ / پہلے وہ حارث کے حاجب سے ملا
وہ ملایا اسکو حارث سے بہجا / ہاتھ میں حارث کو وہ نامہ (زبانی) دیا
اور بولا میں کرونگا اُس سے جنگ / نعل پس گھوڑوں کو باندھو بیدرنگ
ٹہر تھوڑے روز میرے پاس آ / تا کریں جو ہے مناسب اور بھلا
لیک حاجب از شجاعؓ نیک نام / جو سُنا اوصافِ سالارِ انامؐ
گرچہ حارث سے تھا اُسکو جان کا ڈر / وہ ہوا ایماں سے بااین بہرہ ور
اور ضیافت بھی تکلف سے کیا / توشہ اور کپڑے بھی چند اسکو دیا
عرض سب احوال حارث کا کیا / شاہ فرمائے کہ ملک اسکا گیا
اور اُس کے ملک پر اے باصفا / جانئے جبلہ تبھی حاکم ہوا
لکھے ہوذہ کو بھی نامہ شاہِ دیں / تھا یمامہ کا وہ حاکم اے امیں
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی / اور جواب ایسا دیا شہؐ کو تبھی
لیک ہیں اے حق تعالیٰ کے حبیب / قوم کا اپنے ہوں شاعر اور خطیب
کچھ حکومت اپنی اب مجھکو عطا / کیجئے تابع رہوں تا آپ کا
دیکھ عرضی اسکی فرمائے نبیؐ / کہ نہ دونگا غورہ اک خرما کا بھی
ہیں یہ چھے نامے کو وہ عالم نواز / جس سے شاہوں کو کیا ہے سرفراز
بادشاہوں کے سوا بھی جانئے / دوسروں کو بھی کئے نامے لکھے
اور اُس ہی سال میں اے نیک فن / ہے لگا کہتے ہیں سورج کو گہن
اور اُس ہی سال میں اے باکمال / مادرِ صدیقہؓ[1] نے کی انتقال
اور اُس ہی سال میں اے نامدار / اُوس[1] عورت سی کیا اپنی اظہار

[1] یعنی حضرت عائشہؓ کی والدہ جنکا نام اُم رومان ۱۲
[1] نام ۱۲

لگے جھگڑنے ہیں ہی جانور رسولؐ
ہو گیا سورہ مجادل کا نزول

سالِ ہفتم در محرّم اے امیں
غزوۂ خیبر کئے ہیں شاہِؐ دیں

از وقوعِ فتحِ خلّاقِ وحید
اپنے پیغمبرؐ کو بخشا ہے نوید

حکم یاروں کو کئے ہیں بدیں رنگ
کر کرو تم جلد تیاری جنگ

جسکو ہے حُطّامِ دنیا کی طلب
ہاں نہ آوے وہ تمہارے ساتھ اب

اور دس قلعے تھے اسمیں اہتمام
ہیں یہی جان اُن قلعوں کے نام

وطیح - نطاۃ - برا - سلام - ابی

تین گھوڑے خاص تھے اُس شاہ کے
اور بہت سے اونٹ بھی ہمراہ تھے

وقتِ شب خیبر کو پہنچے شاہِ دینؐ
پر یہوداں یہ خبر پائے نہیں

بس دو جانب سے ہیں جنگ و جدال
جب ہوا ہے ابتدائے قیل و قال

جب محاصر سعب کے تھے مومناں
اُنکو تھی کھانے کی تنگی بیکراں

فتح قلعہ سعب کا تب ہو گیا
مال و زر غلّہ بہت اُنہیں ملا

یونہی تھوڑے روز میں آ کے باادب
ہو گئے مفتوح بیشک قلعے سب

تھے محاصر غازیاں شام و سحر
تھا رسولُ اللہ کو تب دردِ سر

ہاتھ میں اسکے علم دیکر بھیجتے
جنگ کرتا تھا وہ جا کفّار سے

ایکدن فاروقِؓ اعظم لے علم
جا بہت کوشش کئی اے محترم

اپنی ایکفوج و علم ہمراہ لے
جا کیا ہے سخت جنگ اشرار سے

ہو محاصر اور کئے ہیں کارزار
فتح اس دن بھی نہ پائے زینہار

حق یہ رتبہ شاہِ مرداںؓ کو دیا
شاہِ مرداںؓ شیرِ یزداں کو دیا

حق تعالیٰ اور بھی اسکا رسولؐ
دوست رکھتے ہیں اُسی کر کے قبول

یہ بشارت سنکے اصحابؓ کرام
منتظر تھے اور متوقع تمام

اس توقع پر کہ لشکر کا علم
مجھکو دیوے شاہؐ از لطف و کرم

لیک میں اس روز چہتا تھا یقیں
کہ مجھے دیویں امارت شاہِؐ دیں

ہجرت سے ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ

جب حدیبیہ سے شاہ رجعت کئے
رہ میں سورۂ فتح اترا جانئے

اور کیا وعدہ غنائم سے زیاد
شاہ سمجھے فتحِ خیبر ہے مراد

غزوۂ خیبر کو اب جاتے ہیں ہم
اور کئے ارشاد یوں شاہِؐ امم

کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک
تین گو پر تھا مدینہ سے اے نیک

کتیبہ - ناعم - سعب - شق - قموص

ساتھ تھے اس شاہؐ کے دو سو سوار
اور پیدل چار سو اور یکہزار

کہتے تکبیریں بہ آوازِ بلند
جلد سے ہیں غازیاں سب فرحمند

اور جب وہ صبح کو پائے خبر
جلد قلعے کے کئے ہیں بند در

پہلے آیا قلعۂ ناعم ہی ہاتھ
اور اُس کے بعد دوسرے قلعجات

کہتے ہیں وہ سب تھے مرنے کے قریب
حق سے تب مانگے دعا حق کے حبیبؐ

ہو گئی تنگی وہ راحت سے بدل
ہو گئی وہ سختی فرحت سے بدل

لیک باقی رہگیا تھا اک قموص
سخت تھا سب میں وہی قلعہ خصوص

عمدۂ اصحابؓ سے اے نامدار
گر کسی کو شاہؐ ہر دن اختیار

فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں
ہاتھ میں اسلام کے آیا نہیں

فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر
بعد ازاں صدیقؓ نے روزِ دگر

پر نہ پایا فتح تب بھی سربسر
تیسرے دن جاکے پھر حضرت عمرؓ

فتح لیکن اُسکی بردستِ علیؓ
جبکہ تھی موقوف بروجہِ جلی

نقل ہے اک شب کہے شاہِؐ امم
کہ میں کل بخشونگا ایسے کو علم

قادرِ متعال اُسی کے ہاتھ پر
فتح کر دیویگا خیبر جلد تر

سعدؓ کہتا ہے کہ نزدِ مصطفےٰؐ
جا دو زانو بیٹھکر کھیر میں اُٹھا

اور کہتا ہے عمرؓ عالی وقار
میں چہتا تھا امارت زینہار

کہتے تھے بعضے قریش اے باوقار
کہ علیؓ البتہ ہووے کامگار

ہے روایت چشم تب کرار کے — ایسے پُرآشوب اور پُردرد تھے
کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی نہ تھا — سُن بشارت یہ پڑھا تب دُعا

اللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

الغرض انکو بلا خیر البشر — رکھکے اُنکے سر کو اپنی ران پر
ڈالا انکے چشم میں اپنا لعاب — حق نے بخشا ہے شفا انکو شتاب
بکتر خاص اپنا حضرت لطف سے — دست اطہر سے انہیں پہنا دئے
اور کمر میں انکی باندھے ذوالفقار — اور علم انکو دئے ہیں باوقار
اور کہے جا جنگ کر جبتک خدا — فتح نا دیوے نہ پھر اے مرتضیٰ
پوچھا تب میں جنگ کروں کس چیز پر — یوں کئے ارشاد شاہ بحر و بر
کلمۂ طیب ہی کے اقبال پر — انکو بلوا اور انسے جنگ کر
پس علیؑ آیا اس قلعے کے بہم — ایک ٹیلے پر گئے برپا علم
دیکھا ایک حبر یہود نے کامگار — شاہ مرداں کو زبالائے حصار
پوچھا تو ہے کون اے اہل لوا — وہ کہا ہیں ہوں علیؑ مرتضیٰ
بولا اپنی قوم کو تب وہ پکار — اب ہوئے مغلوب تم اور خوار و زار
ہے قسم بے شبہ اب توریت کی — نا پھرے بے فتح ہرگز یہ کبھی
کیونکہ اوصاف و شجاعت کا بیاں — اسکا وہ توریت میں دیکھا تھا جہاں
باہر آیا پہلے اس قلعے سے جو — سو وہ حارث تھا یہودی زشت خو
اسکے نیزے کا سناں تھا تین من — ہو گئے مقتول اس سے چند تن
پس علیؑ مرتضیٰ یک ضرب کر — سرنگوں اسکو کئے ہیں فی السقر
بعد اسکا بھائی مرحب آگیا — وہ یہودوں میں مبارز تھا بڑا
یہیں دو بکتر عمامہ باندھ دو — اور حمائل کرکے دو شمشیر کو
آگے چاہا تا کرے حیدرؓ پہ وار — جلد مارے اسپہ حیدر ذوالفقار
سر پہ دستار اسکے جو تھی کٹ گئی — کٹ گیا زانو اور اسکی زین بھی
غازیاں حملہ کئے سب جبکہ زود — پائے دوزخ سات سو اک یہود
اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے — اور علیؑ بھی انکا تھا پیچھا کئے
کوئی کیا اک ضرب انکے ہاتھ پر — دست حیدرؓ سے گری تب سپر
ایک یہودی اسکو لے بھاگا وہیں — شاہ مرداںؓ ہو گئے تب خشمگیں
تب علیؑ از قوت ربانیہ — پائی ایسی قوت روحانیہ
ہو گئے اک جست میں خندق کے پار — اور در قلعہ پہ پہنچے آشکار
ایک لوہے کا لگا تھا اسکو در — لیکے اس در کو بنائے ہیں سپر
جب اُسے توڑے ہلا ہے سب حصار — پس ہوئے مشغول جنگ و کارزار
نقل کرتے ہیں کہ از بعد قتال — اسکو ڈالے بر زمیں دور اُچھال
روضۃ الاحباب میں مذکور ہے — اور معارج میں بھی یوں مسطور ہے
کہ اٹھائے اسکو آ چالیس تن — وہ نہیں ہرگز ہلا اس جا سے پن
اور مواہب میں لکھا ہے اے پسر — کہ ہلائے اسکو آ ستر نفر
وہ نہ ہرگز اپنی جاگہ سے ہلا — پر مشقت سے بہت اے باصفا
ہے علیؑ کی یہ کرامت کا ظہور — انکی مردی اور شجاعت کا ظہور
الغرض کہتے ہیں اہل قلعہ سب — دیکھتے ہیں ایسی شجاعت اس سے جب
وہ لگے کرنے کو فریاد و فغاں — بولتے تھے الاماں سب الاماں
مرتضیٰ از حکم شاہ دو جہاں — تب دئے اس شرط سے انکو اماں
کہ اٹھا سکتا ہے جو ہر ہر نفر — لیوے اپنے سر پہ غلہ اسقدر
اور لکھے بعضے کہ اپنے اونٹ پر — لیوے ساماں وہ اٹھاوے جسقدر
مال و زر اپنا وہیں سب چھوڑ دیں — اور کوئی شے نہ پوشیدہ کریں
گر کریں پوشیدہ ظاہر ہووے جب — نا رہے باقی امان ہرگز یہ تب
اور چھپائے تھے خزانہ اک بڑا — مطلع اسپر خدا نے کو کیا
ایک ویرانہ میں تھا وہ لا کلام — حکم سرورؐ سے زبیرؓ ابن العوام

جا کے لایا ہے وہ با اصحاب چند | اٹھ گیا تب وہ اماں اے ہوشمند
عورتوں کو انکے ٹھہرا باندیاں | مال و زر حصہ کئے بر غازیاں
ہے روایت فتح خیبر کی خبر | جب سنے ہیں حضرت خیر البشرؐ
دیکھ پیشانی پہ بوسہ انکے تئیں | پھر لگا سینے سے یوں فرمائے ہیں

قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَضِيْتُ اَنَا عَنْكَ

رکھکے منت انپہ بائیں سر بسر | شک گئے ہیں انکے خونسے درگذر
اور صفیہؓ کو نبیؐ آزاد کر | عقد سے اپنی کئے ہیں بہرہ ور
خوش بہت ہو شکر حق لائے بجا | اور علیؓ کے جلد استقبال جا

بَلَغَنِيْ نَبَاءُكَ الْمَشْكُوْرُ وَصَنِيْعُكَ الْمَذْكُوْرُ

بولے فرحت سے نہ کیونکر روؤں اب | آپ یوں خوشنود ہوں میرے سے جب
اور میکائیل جبرئیل ہمام | تجھ سے راضی ہیں ملائک بھی تمام
اور یہود و سے یقیں ستر پہ تین | ہو گئے قعر سقر میں جانشین
حکم فرمائے جلا کا انکو سب | یوں کئے ہیں عرض وہ خدمت میں تب
پس ترحم کرکے وہ حق کے رسولؐ | عرض کو تب انکی فرمائے قبول
نصف محصول زراعت آپ لیں | نصف بیت المال میں داخل کریں
پھر حبش سے بھی مہاجر لا کلام | آکے خیبر میں ملے شاہؐ سے تمام
غزوۂ خیبر کے ہی بعد از شتاب | شاہ عالمؐ کا ہوا اس سے ملاپ
منزل صہبا میں پہنچے ہیں جب | واں صفیہؓ پاک ہوئی آبا ادب
تیغ لیکر ہاتھ میں اے نیکنام | تھے نگہباں گرد خیمہ شب تمام
وہ کہ ہے اس کے خویش و اقربا | اور اس کا مرد بھی مارا گیا
شاہؐ نے کی اسکے حق میں یوں دعا | کہ نگہباں اسکا وہ تو اے خدا
شاہ بلالؓ اوپر کئے یہ حکم تب | کہ تو رہ بیدار تا سو جائیں سب
مارا شیطاں اسکے تب سینہ پہ آ | نیند غالب ہو گئی وہ سو رہا
ہو گئے لرزاں بہت از خوف رب | سب صحابہؓ کو اٹھائے جلد تب
شہ کہے یہ وادی شیطان ہے | غفلت و ظلمت کا یاں سامان ہے
پس وضو کرکے رسول ذو الجلال | حکم قامت کا کئے ہیں بر بلالؓ
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا | کہ اذاں سنت نہیں ہے در قضا

تب علیؓ رونے لگے از طرب | پوچھے شادی یا غمی کا ہے سبب
شاہؐ بولے میں ہی تنہا خوش نہیں | بلکہ خوش ہے تجھ سے رب العالمیں
کہتے ہیں اس جنگ میں سب اے سعید | ہو گئے پندرہ مسلماں ہیں شہید
نقل آئی ہے کہ جب خیر البشرؐ | کرکے از خون یہود واں درگذر
کہ مسلماناں رہنگے جو یہاں | انکی مزدوری کرینگے ہم عیاں
انکے ہی تحویل کر باغات سب | یوں مقرر کردئے تقسیم تب
اور آل مطلب کو اے میاں | اور بنی ہاشم کو حصہ پانچواں
حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح | جو حبش میں ہی ہوا تھا با فلاح
اور سب خیبر کا بندوبست کر | جب مدینے کو پھرے خیر البشرؐ
شاہؐ اس سے مل کے ڈیرے میں ہے | پس ابو ایوب انصاری جو تھے
صبح کو پوچھے ہیں سالار عرب | کہ کھڑا ہے کیہ یہاں تو کیا سبب
دشمنی سے نا کریں وہ کچھ دغا | اسلئے ہی میں نگہباں تھا کھڑا
اور وہاں سے جب چلے آگے رسولؐ | آخر شب میں کئے اک جا نزول
سوئے سب بیدار تھا وہ پاکباز | اور تھا وہ شاغل ذکر و نماز
ہو گیا ہے جب طلوع آفتاب | پہلے جاگے سرور عالیجناب
اور وہ بے اختیاری پر بلال | ظاہر خدمت کیا اپنی بلالؓ
اب یہاں سے جلد تر آگے چلو | پس چلے سب کوچ کر پر خوف ہو
با اقامت با جماعت با نیاز | تب گزارے ہیں قضا اپنی نماز
شافعیہ کا یہی مذہب ہے جاں | پر مواہب میں لکھا اے میاں

یعنی جلا وطنی شہر بدر کر دینا ۱۲

قضا نماز کی اذان میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف

کہ اقامت اور اذاں ہو مصطفیٰؐ　　باجماعت ہیں گذارے وہ قضا
چند احادیث صحیحہ لاکلام　　لایا ہے اس باب میں ابن ہمام

حضرتؐ عمرۃ القضا کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف ارزانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ نے　　واسطے عمرے کے مکے کو گئے
تھے ہدی کے اونٹ بھی ہمرہ لئے　　ایک سو گھوڑے بھی تھے اے نیک ذات

اور صحابہ بھی تھے ہمراہ دو ہزار　　ذوالحلیفہ کو جو پہنچے آشکار
باندھے جب احرام سالارِ انام　　اور باندھے ہیں صحابہ بھی تمام

مرظہراں کو جو پہنچے آن کر　　کافراں سمجھے کہ آئے جنگ پر
اِس ہی اندیشہ سے سارے ڈر گئے　　تب صحابہؓ انکو یوں تسکین دے

کہ نہ آئے ہیں نبیؐ بہرِ جدال　　بلکہ عمرہ کیلئے آئے یہ سال
پس پیمبرؐ ہو کے قصوا پر سوار　　داخلِ مکہ ہوے با افتخار

حکم سے حضرتؐ کے اصحابِؓ کرام　　تیغ سب ڈالے ہوے تھے در نیام
نقل ہے ابنِ رواحہ نامدار　　ہاتھ میں لے شہؐ کے ناقہ کی مہار

شعر پڑھتا تھا عمرؓ نے یوں کہا　　ساتھ شہؐ کے شعر تو پڑھتا ہے کیا
سنکے یہ فرمائے حضرتؐ اے عمرؓ　　شعر پڑھنے کو نہ اسکے منع کر

فضل حق سے شعر اسکا لاکلام　　کافروں کے دل میں وہ کرتا ہے کام
کہ نہوگا تیر سے بھی ایسا کام　　دلکو وہ تسخیر کرتا ہے تمام

تلبیہ کہنے لگے ہیں باوقار　　شہؐ دئے بوسہ حجر کو ہو سوار
اور طواف و سعی و حلق و نحر سے　　ہو کے فارغ تین دن مکہ میں تھے

اور وہیں بیاہ کئے عقد نکاح　　ساتھ میمونہؓ کے سر با فلاح
اک روایت ہے کہ آٹھویں سال میں　　لائے ایماں بوہریرہؓ جانیں

اُس کا احوال اور ایماں کا سبب　　دوسرے نسخہ میں لکھو گر چاہیے سب

وجہ ایمان خالدؓ بن ولید

ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال

سالِ ہشتم میں ہو توفیقِ سعید　　لایا ہے ایمان خالدؓ بن ولید
گرچہ آگے اسکے مل کفار سے　　وہ کیا تھا دشمنی اخیار سے

وقت جب آیا ہدایت کا مگر　　لایا استعداد نیکی کا ثمر
اپنے ایماں کا سبب تفصیل وار　　اسطرح کہتا ہے وہ عالی وقار

یک بیک لعنت بڑی اسلام کی　　جان میں ہے پیر خدا نے ڈالدی
اور جب صلحِ حدیبیہ ہوی　　بات یہ دلمیں مرے آتی تبھی

قوت و شوکت قریشوں کی تمام　　اب نہ کچھ باقی رہی ہے لاکلام
آہ پھر آئندہ کیا ہو میرا حال　　مومنوں سے تو کیا تھا میں جدال

میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں　　وہ بھی تابع ہے محمدؐ کا یقیں
پھر خیال آیا کہ ہرقل پاس جا　　ہووں نصرانی نہیں یہ بھی بھلا

چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں　　ملک میں ہی اپنے ہاں رہنا یقیں
دیکھوں کیا ظاہر ہو آخر غیب سے　　کیا ہو واقع پردۂ لاریب سے

اور اس اثنا میں وہ حق کے نبیؐ　　عمرۃ القضیہ ادا کرنے کو ہی
حسب آں صلحِ حدیبیہ بجا　　ہوگئے مکہ طرف رونق فزا

میں آئیں مکہ سے نکلا ہوں تبھی　　تھا مرا اک بھائی ہمراہِ نبیؐ
کہ ولید ابن الولید اسکا تھا نام　　وہ مجھے ڈھونڈے ہے مکہ میں تمام

جب مجھے پایا نہیں ہے وہ کہیں　　ایک خط ایسا وہ لکھ بھیجا وہیں
بھائی جا حضرتؐ کہیں تجھکو یاد　　اور فرمائے ہیں ازلطفِ وداد

کہ نہیں خالد ہے ایسا بیگماں　　دین حق اس پر رہے اتنک نہاں
پس حقیقت ملتِ اسلام کی　　ہوگئی ہے اسپہ ظاہر اے زکی

لکھے ایماں نصرتِ اسلام پر　　وہ شجاعت اپنی خرچیگا اگر
حق میں بہتر اسکے ہی اور ہم اسے　　غیر پر اسکے تقدم دیوینگے

اے برادر جلد سرورؐ پاس آ
میں نے جا صفوان سے تب کہنے لگا

خوبیٔ دارین گر اب چاہیں ہم
عکرمہؓ سے بھی کہا ایسا ہی جا

ہم بھی ہر دو پس مدینے کو چلے
ہم یہ تینوں شخص پس پائے لاتفاق

کہ جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب
الغرض کہتا ہے خالدؓ اے لبیب

دور سے مجھ پر پڑی ہے جب نظر
میں پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار
لطف سے کیجے مرے حق میں دعا

پس بعون اللہ خالدؓ بن ولید
کیا مساعیٔ جمیلہ بے قصور

بعدِ حضرت مرتدوں سے جنگ کر
بنتِ حارث تھی لبابہ اسکی ماں

اسکا کچھ احوال گر چاہے خدا
جا نجاشی پاس ابن عاص تب

دیوں کیوا قاصد کو اسکے پہر اس
دشمنوں پر سب وہ غالب ہوویگا

قصد کر میں نے مدینہ کو چلا
پھر کہا میں اٹھ کے اے خیر البشرؐ

سرورِ عالم نے پوچھا کیا سبب
اور یہ دولت دو جہانکی ہاتھ لا

دولتِ نبویؐ کا دیکھ اب دبدبہ
جلد جا کر اس پر ایمان لائیں ہم

وہ بھی یہ دعوت اجابت نا کیا
راہ میں ابن العاصؓ سے بھی ہم ملے

پہنچے ہیں جا کر مدینہ باوفاق
ڈالا ہے جانب ہمارے پُر طرب

جب ہوئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
مسکرائے حضرتِ خیر البشرؐ

تب کئے ارشاد شاہِ مرسلیںؐ
تھا ہدایت کا تری امید وار

تا مرے جرم و گنہ بخشے خدا
دینِ حق میں کی ہے تائیدِ مزید

بالتواتر پائے ہیں اس سے ظہور
بیخ و بُن انکی اکھیڑا جلد تر

خواہر میمونہؓ امِ مومناں
ذکر میں اصحابؓ کے میں لاؤنگا

قتل کر دینے کیا اسکو طلب
آتا ہے ناموس اکبر جس کے پاس

موسیٰؑ جوں فرعون پر غالب ہوا
راہ میں خالدؓ ہے میرے سے ملا

ہاتھ دو بیعت سے تا ہوں بہرور
میں کہا شرط ایک میں چاہتا ہوں آں

پہونچا یہ نامہ ہوا میں پڑھکے شاد
ایک عالم کو لیا ہے بالیقیں

بات صفوان نا کیا ہے یہ قبول
اور عثمانؓ بن ابی طلحہ کے ساتھ

وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف
آگئے ہم جانے کے ہی خیر البشرؐ

وہ کنایہ تھا انہیں اشخاص سے
میں نے پہنا پاک اور بہتر لباس

میں سلام اسدم بجا لایا شتاب
شکر ہے اللہ کا شام و پگاہ

میں نے کی تب عرض اے حق کے رسولؐ
شاہ فرمائے کہ اسلامِ ہمام

کیا رسول اللہ کے حین حیات
کہ خدائے پاک اور اسکا رسولؐ

جاہلیت میں بھی تھا پاکیزہ کیش
جب سنِ اکیس تھا وہ باصفا

اور عمر ابنِ امیہ کے تئیں
تب نجاشی منھ پہ اپنے مارلے

اور یقیں برحق ہے وہ حق کا رسولؐ
بولتا ہے ابن عاصؓ باصفا

جا کے جب پہنچے حضورِ مصطفےؐ
ہاتھ لنبا شہؐ کئے رفعت کیا تھ

پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا
ہو گئی اسلام کی رغبت زیاد

ایک لقمہ سے تو ہم زائد نہیں
میں اٹھا ہو کر بہت اس سے ملول

جا کہا میں وہ قبولا ہے یہ بات
آنا تھا ایمان سے پانے کو شرف

اپنے یاروں کو دئے تھے یہ خبر
جو قریش اندر یہ عالی قدر تھے

اور ہوا حاضر حضورِ شاہِ ناس
ہو کشادہ رو دئے اسکا جواب

تجھکو بتلایا مسلمانی کی راہ
میں کیا تھا کسقدر حق سے عدول

ہے مٹا دیتا گناہوں کو تمام
اور کیا اس شاہؐ کے بعد مہمات

سعی اور کوشش کئی اسکی قبول
تھا وہ از رؤسا و اشراف قریش

عصرِ فاروقؓ کے رحلت کیا
جو نجاشی پاس بھیجے شاہِ دیںؐ

یوں لگا کہنے کو ابن عاص سے
جلد کر تو دین کو اسکے قبول

ایمان میں دستِ نجاشیؓ پر ہی لا
پہلے خالدؓ کلمۂ طیب پڑھا

میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ
بخشدیوے سب گنہ میرے خدا

معجزہ

۱؎ ابن ابوجہل . فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوکر ایک جنگ میں شہید ہو گئے ۱۲

۲؎ حضرت مصنف نے مرقاۃ الاحباب فی احوال الاصحاب میں جو مفصل ذکر کیا ہے ۱۲

شاہ فرمائے کہ ایماں لائے جب　محو ہو پچھلے گناہاں اُسکے تب
اور حج کعبہ پس یہ تینوں کام　ہیں مٹا دیتے گنہ پچھلے تمام
اور عثمانؓ ابنِ طلحہ بعد ازاں　لایا ہے ایماں بہ سالارِ جہاں
تا وہاں کے کافروں سے لا کلام　لیوے جا کر جلد بیشک انتقام
تیغ در دستِ اُسامہ دیکھکر　وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر
پھر وہاں سے سب مدینہ آئے ہیں　ماجرا حضرت کو یہ سنوائے ہیں
اور اُسامہ پر بہت غصہ ہی کر　پوچھے کیا دل اُسکا دیکھا چیر کر

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا

ساتھ دیگر چند مردوں کو بہم　ہے روانہ کر دیے سوئے اِضَم
راہ میں یک شخص عامر جسکا نام　تھا کیا آکر صحابہؓ کو سلام
اور محلّم آہ ناکچھ دیر کر　مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر
اور فرمائے سمجھ تو اے فلاں　ترجمانِ دل ہی بیشک یہ زباں

اور ہجرت یونہی دارِ کفر سے　دارِ اسلامی طرف کوئی کرے
پس یہ سن شاہ سے بیعت کیا　اور ایماں سے مشرف ہو گیا
اور غالب کو شہِ جن و ملک　بھیجے اس ہی سال میں سوئے فدک
کافروں سے نہیک جو یک شخص تھا　ہے اُسامہ اُسکا تب پیچھا کیا
خوف سے ایمان لایا جان کے　قتل کر ڈالا اُسامہ نے اُسے
یہ خبر افسوس سنتے ہی رسولؐ　ہو گئے از بسکہ محزون و ملول
صاحبِ کشاف بولا اے میاں　آئی یہ آیت اُسی قصے میں جاں
اور اُسی سال میں شاہِ بشیر　کر کے عبد اللہ رواحہ کو امیر
اور محلّم بن جثامہ جو کہ تھا　تھا اُسی لشکر میں داخل اے فتا
اسکو مومن جب جانے تھے صحابؓ　نہ دئے اسکی تحیت کا جواب
بات یہ جب سرورِ عالم سُنے　اس محلّم پر بہت غصہ ہوئے
اور اس ہی باب میں با العلا　آیت قرآں یہ نازل کیا

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

سُن محلّم یہ خبر با اضطراب　دوڑتا آیا ہے حضرت کے جناب
نالائق کام سے اسکے رسولؐ　جب بہت اس سے خفا تھے اور ملول

لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ وَ لَا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ

اور تڑپتا تھا سبب حسرت کے وہ　مر گیا ہی بعد یک ساعت کہ وہ
دفن جب اسکو کئے ہیں مسلمیں　پھینک ڈالی ہے وہیں اسکو زمیں
تین بار ایسا ہوا آخر اُسے　ایکجا پتھروں میں پوشیدہ کئے
اس سے جو بدتر ہے اسکو بھی زمیں　دیکھئے لیتی ہے اپنے میں یقیں
اور تمہیں تنبیہ ہووے خوب تر　تا کریں حرکات سے ایسے حذر
جب مسلمانی کوئی ظاہر کرے　اعتقادِ پاک سے ماہر کرے
بدگماں جانو ہے مغضوبِ خدا　اور مغضوبِ رسولِ باصفا

اور لگا ہے عرض کرنے با ادب　یا نبی بخشش مری کیجے طلب
بولے حضرت تجھکو نا بخشے خدا　اور کرے نا عفو تیرے سے خدا
پس محلّم اٹھ گیا روتا ہوا　منہ کو اپنے اشک سے دھوتا ہوا
اک روایت ہے کہ بعد ہفت روز　وہ گیا دنیا سے با این درد و سوز
دفن وہ کرتے تھے اسکو بار بار　پھینک دیتی تھی وہ اسکو آشکار
یہ خبر سنکر ہیں فرمائے رسولؐ　کہ نہیں اسکو زمیں بھی کی قبول
چاہا لیکن حق تعالیٰ مومنو　کہ تمہیں اس حال میں تا پند ہو
ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح　کہ گماں بد ہے مومن کو قبیح
ظنِ بد اس سے نہیں ہی سازوار　ظنِ بد اسلام کا نہیں ہے شعار
جب زمیں ایسے کو پھینکی سر بسر　الحذر ایسے گنہ سے الحذر

نیت باطن سے کوئی حق بغیر
جب نہیں واقف تو لازم ظن خیر

پاس شارع کے یہ اقرار لسان
معتبر اور ترجمان دل ہے جان

اور عدم اعتبار اعتراف
عقل و انصاف کا بھی ہے خلاف

دین کے احکام ہوں برہم تمام
شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موتہ کا جنگ

لیکے اس نامہ کو حارث بن عمیر
موضع موتہ تلک پہنچا بخیر

تب کہا حارث نے اس مرد جہول
کہ رسول اللہ کا ہوں میں رسول

جب مقرر ہے یہ قانون ملوک
کہ نہ کرنا ایلچی سے بد سلوک

پس کیا حضرت نے حکم کارزار
جمع آئے غازیاں تب سہ ہزار

زید ابن حارثہ کو اے ضمیر
کر دئے اس فوج کا پہلا امیر

وہ بھی گر پاوے شہادت کا سریر
ہووے عبد اللہ رواحہ تب امیر

اور نشاں اس فوج کا بو سفید
شاہ عالم نے دیا در دست زید

جا اسی جا دعوت اسلام کر
ہے بھلا ایمان وہ لاویں اگر

گر نہ مانے وہ بھی لے حق سے مدد
کیجے ان کفار سے جنگ اشد

یہ خبر شرجیل کو پہونچی ہے جب
وہ کیا تائید ہرقل سے طلب

چند قبائل مشرکاں بھی آملے
ملکے سب ایک لاکھ سے زائد ہوئے

یہ خبر سنکے کہے با یک دگر
کہ لکھیں خدمت میں شہ کی یہ خبر

انکو عبد اللہ رواحہ نے کہا
کہ اسے مکروہ تم لکھتے ہو کیا

کثرت افواج سے ہی سر بسر
ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر

بدر میں ہم تین سو تیرہ تھے جب
پس ہزاروں پر دیا ہے فتح رب

سنکے یہ باتیں ہوے سارے دلیر
اور ہوے آگے روانہ کرنہ دیر

کر تمنائے سعادت آشکار
شوق سے پڑہتا تھا یٰسین بار بار

پہنکر پوشاک زربفت و حریر
اور لے ہتھیار اقسام کثیر

اور قرآں میں خدائے غیب داں
ظن بد سے منع فرمایا ہے جاں

اور احکام و حقوق اسلام کے
سب ہیں مترتب اسی پر جانئے

جب عمر جھٹلائے قول زید کو
زید بھی بولے اسے جھوٹا ہے تو

اور اسی سال میں آیا صفا
ہے روایت جنگ موتہ کا ہوا

ہے روایت جب کئے شاہ امم
حاکم بصری کو ایک نامہ رقم

شام کا حاکم جو تھا شرجیل تب
اسکو پوچھا کون ہے تو بول اب

قتل اسکو کر دیا تب وہ لعیں
سنکے یہ حضرت ہوے اندوہگیں

قتل کر دینا نہیں اسکو روا
قتل ہے ہر قوم میں اسکا برا

جرف میں لشکر کیا تھا یہ نزول
خود وہاں تشریف فرمائے رسول

اور کہے پاوے شہادت زید جب
جعفر طیار ہووے میر تب

وہ بھی گر پاوے شہادت مومناں
جسکو چاہیں دیویں سرداری وہاں

زید کو تب اسطرح فرما دیا
کہ جہاں قاصد مرا مارا گیا

گر نہ ایمان لاویں لے عہد و قرار
تا ہمارے وہ رہیں جزیہ گذار

منزل ثنیہ تلک تشریف لا
شہ کئے امرا کو رخصت دے دعا

بھیجا ہرقل جلد ایک لشکر بڑا
سرحد بلقا میں وہ اترا ہے آ

لشکر اسلام در سرحد شام
تب معان اندر کیا تھا آ مقام

تا کمک بھیجے ہماری وہ بہم
یا کریں کچھ حکم دسرا وہ رقم

جس کے خاطر ہی یقیں نکلے ہیں ہم
یعنے ہے وہ بس شہادت محترم

بلکہ ہم اس دیں کی قوت سے عیاں
فتح پاتے آئے ہیں بر کافراں

فتح و نصرت یا شہادت ہی ہیں
ہر دو مقصود سعادت سے ہیں

رہ میں عبد اللہ رواحہ با صواب
اپنے ناقہ کے تئیں کرکے خطاب

جاکے تب موتہ کو پہنچے بعد تگ
رومیاں تیار ہوئے بہ جنگ

ساز و ساماں سیم و زر کا زرنگار
ڈالکر گھوڑوں پہ آئے ہو سوار

لہ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (سورہ حجرات)

شہادت حضرت جعفر طیار و زید [illegible]

اُنکی کثرت کی نہیں تھی انتہا
زیدؓ ابنِ حارثہ مردِ رشید
ہاتھ سیدھا ہو گیا اُسکا قلم
پس شہادت وہ بھی پایا اور اُسے
آ لیے میدان میں ہو تیز گام
ایک ٹکڑا منہ میں وہ ڈالا شتاب
کافروں سے کر بہت جنگ و قتال
کہ کسیکو تم میں ٹہراؤ امیر
تب بھونکی رائے سی ہوئے سعید
ابنؓ عامر فوج کو سب کر ندا
لیکے خالدؓ غازیوں کو بیدرنگ
ایک ہی پل میں نہ یک تیرِ خدنگ
شام تک ایسا ہی تھا جاری قتال
جبکہ شمشیرِ فلک ای نیک نام
تیغ دُسرے روز جب کھینچا ہے سور
میمنہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا
بھی مقدم کو مؤخر کر دیا
بس لگا ہونے کو جنگِ سخت تر
اور خالدؓ بن ولیدِ نامدار
دستِ خالدؓ میں یقیں بفالِ قلیل
پس مدینے کیطرف رجعت کیے
آہی دن وہ بادشاہِ مرسلیں
کہ تمھاری فوج کی اے مومنو

جنگ پس طرفین سی ہونے لگا
زخمِ تیروں سی ہوا آخر شہید
تب لیا ہے دستِ چپ میں وہ عَلَم
کہتے ہیں یکسو سی زائد زخم تھے
تین دن سی وہ نہ کھایا تھا طعام
فوج میں ایسی میں پایا اضطراب
نوش فرمایا شہادت کا زُلال
سب لگے کہنے کو تم ہی ہو امیر
ہو گیا سردار خالدؓ بن ولید
جنگ کی ترغیب پھر دینے لگا
کر دیا کفار سے آغاز جنگ
گرتے زخمی ہوکے اسوارِ ترنگ
ہو گئی خون سے زمیں سب اُنکی لال
ہو گیا ہی شام کو رخ در نیام
فوج زنگی شب کی بھاگی بالفرار
میسرہ اُسدن اُسے خالدؓ کیا
اور مؤخر کو مقدم کر دیا
ہا سنان و تیغ اور تیر و تبر
کر دیا ایسی شجاعت آشکار
ٹوٹے ہیں اس روز نو تیغِ اصیل
راہ میں بھی اور ایک قلعہ لیے
چڑھکے منبر پہ مدینے میں حزیں
یہ خبر دیتا ہوں میں تمکو سنو

باوجودِ قلت اے فرخ نہاد
جعفرِ طیارؓ پس لیکر نشاں
دستِ چپ بھی کٹ گیا ہے بعد ازاں
بعد عبداللہ رواحہ محترم
ابنِ عم تب اُسکا تھوڑا گوشت لا
پھینکدے اُس گوشت کو وہ جلد تر
جلد ثابتؓ ابنِ اخرم لے نشاں
وہ کہا کہ میں نہ ہونگا امیر
جب شہادت پائے تھے تینوں امیر
جو پریشاں تھی فراہم ہو تمام
وہ دلیراں ایسی جانبازی کیے
کافراں یکسن تیغ سی ہوتے تھے دو
جب شفق نکلا ہی بر چرخِ کبود
غازیاں بھی اپنی تیغوں کے تئیں
لشکرِ اسلام بھی نکلا بہم
میسرہ اُسکا جو تھا اوّل یقیں
سمجھے ان کو دیکھ کفار تباہ
ہر مجاہد نے کیا ایسا جہاد
کہ کبھی چشمِ زمانہ اے امیں
بھاگنے آخر لگے ہیں کافراں
نقل آئی ہے کہ جسدن آشکار
درد و غم سے ہو گئے ہیں اشکبار
زیدؓ نے اوّل اٹھایا تھا لِوا

مومناں دینے لگے مردی کی داد
کرنے جنگ اُس سے لگا ہی بعد ازاں
دونو بازو سی بچایا وہ نشاں
تشنۂ جامِ شہادت لے عَلَم
اسکے کھانے کیلئے باعث ہوا
اور اپنے نفس کو بس زجر کر
غازیوں سے یوں لگا کہنے وہاں
اور کسیکو تم کرو اپنا امیر
فوج میں آئی پریشانی کثیر
معرکہ میں آ کیے سارے قیام
تیغ بازی تیر اندازی کیے
جان اپنی جسم سی کھوتے تھے جو
تھی زمیں بھی آسمان سے ہی نمود
سر بسر ڈالے نیام اندر وہیں
سب کے تھی ہاتھوں میں شمشیریں عَلَم
میمنہ اسکو کیا وہ پیش بین
کہ کمک پر آئے ہیں دوسرے سپاہ
کہ دیا پوری جوانمردی کی داد
ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں
مال سب لوٹے ہیں اُنکا مومناں
سخت موتہ میں ہوا یہ کارزار
اور فرمانے لگے یوں بیقرار
جاں فدا راہِ خدا میں وہ ہوا

بعد جعفرؓ کے اٹھایا وہ علم   پائی اس نے بھی شہادت ہے بہم
بعد عبداللہ رواحہ نے لیا   جام ہو وہ بھی شہادت کا پیا
بعد ان کے از سیوف کردگار   سیف اک یعنی وہ خالد نامدار
وہ نشاں لیکر وہیں لڑنے لگا   فتح و نصرت حق نے اسکو کی عطا
بس اسی دن سے ہی خالدؓ باصواب   پایا پیغمبرؐ سے سیف اللہ خطاب
اور فرمائے رسول محترم   ہو گئے دو ہاتھ جعفرؓ کے قلم
اسکے دو ہاتھوں کے بدلے میں خدا   اسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
دار جنت میں جہاں چاہے وہاں   وہ کرے پرواز ہر آن زماں
بس اسی دن سے ہوا ہے باادب   جعفر طیار جعفرؓ کا لقب
پس اتر منبر سے شاہ انبیا   گھر کو جعفرؓ کے ہوئے رونق فزا
اسکی بی بی جو تھی اسماؓ فاضلہ   فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
غسل دے بچوں کو اور بہتر لباس   عطر دے پہنائی تھی وہ حق شناس
شاہ دیں کرنے لگے ہیں انکو پیار   اور وہیں رونے لگے بے اختیار
پوچھی وہ کیا اے شہ جن و بشر   پاس سے جعفرؓ کے کچھ آئی خبر
سرور عالم نے فرمایا کہ ہاں   آج ہی پایا شہادت بیگماں
سنکے یہ اسماءؓ وہیں رونے لگی   اپنے منہ کو اشک سے دھونے لگی
جمع آئیں عورتیں اکثر وہاں   اپنے گھر آئے امام انس و جاں
فاطمہؓ رونے لگی ہے زار زار   شہ نے دی اسکو تسلی باوقار
حکم فرمائے کہ اب جعفرؓ کے گھر   بھیجیو کھانا پکا کر جلد تر
تھوڑے عرصہ میں خالد بن ولید   فتح کی لایا ہی یعلیؓ نے نوید
شاہ فرمائے کہ لشکر کا بیاں   میں کہ دن پایا اب تو کرتا ہے عیاں
وہ کہا آپ ہی کہیے بیاں   پس کہے تفصیل سے شاہ جہاں
تب کہا یعلیؓ خدا کی ہی قسم   یا نبیؐ یہ سچ ہے سب بے بیش و کم
آپ حال جنگ کچھ چھوڑے نہیں   تب کئے ارشاد ختم المرسلیں
حق کیا رفع حجاب رحمٰن تب   دیکھتا ہی تھا میں وہ احوال سب
فوج جب پہنچی مدینہ کے قریب   آئے استقبال کو حق کے حبیب

غزوۂ ذات السلاسل

اور جمادی الآخرہ میں باشرف   فوج اک ذات السلاسل کی طرف
بھیجے پھر جنگ سالار بشیر   تھا عمروؓ بن عاص تب اسکا امیر
حقتعالی نے ظفر اسکو دیا   پس مدینے کو وہیں رجعت کیا
اور رجب میں بو عبیدہؓ نیکذات   تین سو اصحاب کو لے اپنے ساتھ
جہینہ کے قوم پر از بہر جنگ   حکم سے شہ کے گیا ہی بیدرنگ
بہر خبر سنکر گئے تھے وہ فرار   لوٹ آیا پھر کے وہ عالی وقار
اس سفر میں غازیوں کو تیں سبھی   آہ کھانے کی بڑی تصدیع تھی
نحر کر نو اونٹ کو اسواسطے   انکو کھلوایا ہے ابن سعد نے
بحر سے یک آئی ماہی کلاں   کھائے پندرہ روز اسکو مومناں
اور شعبان میں بنی غطفان پر   بھیجے پندرہ غازیوں کو سربسر
بو قتادہؓ جا کیا ہے کارزار   مر گئے چند اور ہوئے بعضے فرار
جانور اس قوم کے اور عورتیں   مومناں لائے جو پائے لوٹ میں
وہ کئے تقسیم بعد خمس جب   پایا ہر غازی ہے پندرہ اونٹ تب
اور رمضاں میں ابی حدردؓ کو بھیجا   شخص دو دیگر رسولؐ کا نشات
بھیجے غابہ کو رفاعہ کے اوپر   جنگ چہتا تھا رفاعہ بدگہر
وقت شب جا کر ابی حدردؓ و بہ تیغ   کاٹا ہی سر اس شقی کا بیدریغ
اور یہ تینوں شخص اسکی قوم پر   حملہ مردانہ کئے جب سربسر
بھاگے وہ اور انکے اولاد و زناں   مال و زر بھی لوٹ لائے مومناں
اور مہ رمضاں میں وہ شاہ دیں   فتح مکہ کے ہوئے عازم یقیں

حضرت جعفرؓ کا لقب طیار و ذوالجناحین ہے

فتحِ مکۂ معظمہ

یہ سبب اسکا ہوا ہے اے اخی
بولے ابنائے بکر اس طرح تب
اور رہیں باہم دگر با اتحاد
یک قزاعی منع ہی اسکو کیا
قوم ابنائے بکر سب زشت کیش
جنگ جا قومِ قزاعہ سے کئے
حقنے اس شب یہ خبر حضرتکو دی
پس قزاعی شخص چالیس آ ہیں
کہتے تھے یاری نبیؐ دوں تمکو گر
اور پشیمان ہو قریش پر سرا
صلح پہلی وہ جو تھی فی سالکی
کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
وہ لپیٹی جلد آ وہ فرش تب
فرش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں
پس ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ کے پاس
پس وہ بے اُمید مکّے کو گیا
جمع آئے غازیاں بارہ ہزار
برگزیدہ آکر گئے ہیں جب نزول
ہم وم اور افطار ہو دو بیگماں
کر کے وہ آتا تھا ہجرت باکمال
اور فرمائے تو ہمراہ رہ مرے
یہ بہت ایذا دئے تھی شہؐ کو تئیں

آگئے جب صلحِ حدیبیہ ہوی
ہم قریشوں کے رہیں ذمے میں اب
ایک دوسرے سے نہ رکھے کچھ عناد
لیک باز آیا نہیں وہ بے حیا
جا مدد چاہے ہیں از قومِ قریش
بیس شخص اس قوم کے مارے گئے
عائشہؓ سے صبح کو بولے نبیؐ
آگئے فریاد نزدِ شاہِ دیںؐ
میں دئے جاؤں نہ یاری سر بسر
بھیجے بوسفیان کو نزد حضرت کے پاس
اسکے بدلے کچھ بڑھا دیں اور بھی
اور تھی زوجہ شہؐ کو ان کی
پوچھا اے بیٹی لپیٹی کیا سبب
وہ گیا یہ سنکے ہو کر خشمگیں
فاطمہؓ سے بھی کیا یہ التماس
یہ خبر سارے قریشوں کو دیا
پس چلے مکہ کو تھے سب روزہ دار
تب کئے افطار روزے کو رسولؐ
ہے روا بیشک سفر کے درمیاں
اور اسکے ساتھ تھے اہل و عیال
اور مدینے کو علائق بھیجدے
آ وہاں ایمان شہر دو لائے ہیں

شرط یہ بھی تھی لکھی اس صلح میں
اور کہی قوم قزاعہ لا کلام
ایک ابنائے بکر سے بے حیا
پس اسی مارا قزاعی اسقدر
پس قریشوں سے جماعت ایک تب
اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی
کہ کئے تھے عہد جو ہم سے قریش
شہؐ یہ سنتے ہی خفا ہو کر اٹھے
اور دلاسا دلبری دے انکو سب
تا کرے وہ معذرت جا شاہؐ سے
پہنچا بوسفیان مدینے میں جو آ
فرش سرورؐ کا تھا اسکے گھر بچھا
بولی یہ فرشِ شہِؐ لولاک ہے
جا کیا پس عرض سرورؐ کے جناب
تا سفارش وہ کریں نزدِ رسولؐ
جبکہ رجعت کی ابوسفیان نے
اِس سفر میں اُمِّ سلمہؓ کے سوا
اور صحابہؓ کو دئے سب اختیار
ذو الحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہیں آ
شہؐ کہے تیری یہ ہجرت ہی اخیر
ابنِ حارث ابنِ عمِ مصطفےٰؐ
امِ سلمہؓ کی سفارش سے مگر

جنکے ذمہ میں جو چاہتے ہو رہیں
ہم رہیں ذمے میں حضرتؐ کے تمام
ہجو یک دن شاہِ عالمؐ کی کیا
کہ ہوا مجروح منھ اور اسکا سر
منھ کو اپنے ڈہانپ لیکر وقتِ شب
وقتِ شب ہمکو نہ پہچانے کوئی
کل کی شب وہ توڑنے میں آئے بیش
اور چلے چادر کو اپنے کھینچتے
اذنِ رخصت انکو فرمائے ہیں تب
صلح اور پیماں نئے سر سے کرے
پہلے گھر اُمِّ حبیبہؓ کے گیا
چاہا بوسفیان کہ بیٹھے اسپہ جا
اور یقیں تو مشرکِ ناپاک ہے
شہؐ رہے خاموش نا دے کر جواب
پر نہیں ہرگز کئے کوئی قبول
شہؐ یہاں لشکر کی تیاری کئے
دوسری بی بی کو نہ حضرتؐ نے رکھا
کہ کریں افطار یا ہوں روزہ دار
آ وہاں عباسؓ حضرتؐ سے ملا
جسطرح میری نبوت ہے اخیر
اور جو عبداللہ پھوپیرا بھائی تھا
شہؐ گئے انکی خطا سے درگزر

نقل ہے تب ابنِ ہشامؒ کر حیا
خرگہِ مغرب میں جب سورج گیا
حکم لوگوں کو کئے شاہؐ عرب
بے خبر تھے شہ کے آنیسے قریش
تب ابوسفیان بدیلؓ و ہم حکیم
دیکھ اِن چولھوں کو حیران ہو گئے
چاہا بھیجے مکے والوں کو پیام
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار
تجھپہ ہو قربان مرے مادر پدر
اپنے پیچھے اسکو خچر پر بٹھا
حکم لے تو قتل کردیں جلد تر
قتل کرنا اسکو چہتا ہے عمرؓ
پس ہوا رخشاں فلک پر جبکہ سور
اے ابوسفیان ذرا ہو ہوش میں
بولا بوسفیان اے شاہِؐ ہدا
دشمنی کی آپسے گو ہم نے بیش
پھر کئے ارشاد اسکو یوں نبیؐ
وہ کہا اسمیں ابھی شک ہے مجھے
اب رسالت کی بھی تو تصدیق کر
کہ ابوسفیان ہے عزت طلب
جو کہ بیت اللہ میں داخل ہوا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب
حضرتِ عباسؓ نے اے باصفا
آگے حضرتؐ کے نہ سر او پر کیا
آگ تا روئی فلک سُلگا دیا
ایک چولھا ہر نفر سلگاوے اب
لیکن آنے کا خطر تھا انکو بیش
تینوں عازم ہو مدینے کے بہم
اور بہت خاطر پریشاں ہو گئے
کہ یہاں پہنچے ہیں سالارِ انام
اس ارادے سے ہو خچر پر سوار
کہدے ای ابو الفضل اب کیا ہے خبر
فوج میں عباسؓ لیکر جب چلا
جلد تر عباسؓ بھی تب پہنچکر
بخشدیجے آپ اسکو لطف کر
کفر کی شب تھی ہی بس ایماں سے نور
کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا
عفو سے پر آپ یوں آتے ہو پیش
کیا نہیں وہ وقت آیا ہے ابھی
اسطرح عباسؓ تب بولے اُسے
ورنہ تجھکو قتل کرتا ہے عمرؓ
اِسکو کچھ عزت عطا فرماد اب
اور ابوسفیان کے گھر میں جو گیا
مصطفےؐ عباسؓ سے فرماتے تب
اسکو بٹھلایا لیجا یک تنگ جا
مرِ ظہراں کو جو پہنچے آں رسولؐ
چو طرف اڑنے لگیں چنگاریاں
پس وہ جب سلگائے چولھے دس ہزار
چاہنے اپنی پنہ وہ بالضرور
مرِ ظہراں میں جو آ دیکھے شتاب
کہتے ہیں عباسؓ اس شب اے پسر
جلد آ تم شاہ سے لیجو پناہ
رہ میں سن آواز بوسفیان کا
تب کہا عباسؓ اب شاہِؐ جہاں
دیکھتے ہی اوسکو فاروقِؓ گزیں
یوں لگا کہنے اے مقبولِ الٰہ
شاہؐ فرمائے تو اِسکو اب لجا
لیگیا عباسؓ اُسکو شہؐ کے پاس
کہ کرے تصدیق تو بیقال و قیل
حلم و بخشش آپکی کیا ہے عجب
اب ہیں سچ جانا ہوں دل سے بیگماں
کہ مجھے جانے یقیں حق کا رسولؐ
وائے تجہ پر اے ابوسفیان اب
وہ پڑہا تب کلمۂ طیب وہیں
تب کئے ارشاد شاہِ دو جہاں
ڈالے جو ہتھیار اپنے جلد تر
کہ لجا اُسکو بٹھا اک تنگ جا
پہلے گزرا خالدِؓ عالی وقار
اپنے لشکر کو کئے حکمِ نزول
اور دہوئیں سے ہوئی اندھیری جہاں سب
ہو گیا روشن بیاباں بے شمار
بھیجے بوسفیان کو حضرتؐ کے حضور
کہ وہاں سلگے ہیں چولھے بحیاب
کر قریشوں پر شفقت کی نظر
ورنہ تم ہو جاؤ گے بیشک تباہ
ہے بکار اوہ جواب ایسا دیا
فوج لے آئے ہیں تو آلے اماں
تیغ لے دوڑے حضورِ شاہِؐ دیں
میں بوسفیاں کو لایا دے پناہ
صبح کو مجہ پاس حاضر کر تو لا
اُسکو فرمانے لگے سالارِ ناس
ہے جہاں کا ایک معبودِ جلیل
آپ پر ہے صلۂ رحمی ختم اب
ایک ہے بے شبہ معبودِ جہاں
میں جو کہتا ہوں کرے وہ سب قبول
کھو نہ ہرگز دولتِ ایمان اب
یوں کہا عباسؓ تب ای شاہِؐ دیں
ہم دئے ہیں چار شخصوں کو اماں
اور رہے جو گھر میں در کو بند کر
تا وہ دیکھے خوب یہ فوجِ خدا
غازیاں تھی ساتھ اسکے ایکہزار

جلد تر تکبیر کہتے وہ بہم
کہتے تھے تکبیر وہ سب غازیاں
پھر بنی کعب اسکے بعد آئے چلے
بعد انکے مزنیہ سی یک ہزار
قوم سی اشجع کی انکے بعد ازاں
ماہ کے اطراف ہوں جوں اختراں
انکی تکبیروں کی آواز سے جاں
رعب سے اس لشکرِ حق کے یقیں
وہ کہا افسوس تجھپر اے فلاں
تا وہ لا ایمان اب لیویں پناہ
پس کمالِ فرح و عز و شان سے
آہ جو انکا سہے ہیں ظلم و جور
تھوڑے عرصہ میں ہی پھر ربِ کریم
پس بہ پیشِ عظمتِ پروردگار
شکر کا سجدہ وہیں لائے بجا
پھر لگے پڑھنے کو خوش الحان سے
آفتابِ نورِ ایماں سر بسر
کیا لکھیگا حال اسدؔ شاہ کا
مجکو کعبہ تک لجا کر با نیاز
مرظہراں سی غرض شاہِ عرب
ہو کے نازل بن حجوں میں جلد جا
بطنِ وادی سے روانہ کر دئے
جلکے پس خالد کھڑا با عز و شاں

ساتھ اس کڑی تھی تب ذو علم
اس رسالے میں سیہ تھا یک نشاں
وہ تمامی پانسو اسوار تھے
سہ نشاں لے آئے ہیں مردانِ کار
تین سو گورے قوی تن پہلوان
شاہ کو گھیرے تھے یوں وہ بہتراں
بس لرزتے تھے زمین و آسماں
ہو گیا حیران ابو سفیان وہیں
یہ نبوت ہے نہیں شاہی ہی جان
ورنہ سب ہو جائینگے بیشک تباہ
شاہِ عالم داخلِ مکہ ہوئے
اور رہا کر جو رہے در غارِ ثور
جو کہ با ایں شوکت و شانِ عظیم
سر جھکائے یوں بعجز و انکسار
اور کئے حمد و ثنا حق کی ادا
غلبۂ شوق و سرورِ جان سے
کس طرح اس روز ہوگا جلوہ گر
سیدِ کونین عالی جاہ کا
حجِ مبرور وہ سی کر دے سرفراز
شہر مکے کا کئے ہیں قصد جب
اور کئے واں خاص ڈیرے کو کھڑا
اور ایسا حکم خالد کو دئے
عکرمہ لے چند شخص آیا وہاں

بعد آیا ہے زبیر ابن العوام
پس ابوذر لیکے آیا ہے نشاں
تھا علمبردار انہیں اے ضبیر
بعد ازاں قوم جہینہ ہشت صد
پس ہوئے رونق فزا شاہِ خیار
بدرِ تاباں وہ رسالت کا ہمام
مصطفیٰ قصوا پہ اپنے تھے سوار
بولا اے عباس یہ کیسی تجلی
پس ابو سفیان کو بولا جلد تر
جا ابو سفیان کہا تب ای میاں
یاد وہ حالت کئی تب ناگہاں
کُربت و غربت میں جو ہجرت کئے
اور با ایں لشکر و جاہ و جلال
اونٹ کے پالان تب لگ رہی جا سے
سورۂ انا فتحنا فرح مند
اللہ اللہ کیا مبارک ہو وہ روز
اور شبِ دیجورِ کفر و ضلال
یا الٰہی یمن سی اس روز کے
حرمتِ کعبے ہی پھر لے داد گر
حکم فرمائے ہیں یوں تب بر زبیر
اور بے ہتھیار لوگوں کو سبھی
کہ کدا میں جاکے کر جھنڈا کھڑا
گرچہ خالد جنگ سے تب باز تھا

پانسو لے غازیوں کو ای ہمام
ساتھ اسکے تین سو تھے پہلوان
ابنِ سفیان نام ہے جسکا بشیر
چار جھنڈے لیکے گزرے با خرد
غازیاں ہمراہ تھے سب پنج ہزار
اور رسالے یہ ہدایت کے تمام
پڑھتے تھے انا فتحنا آشکار
سلطنت تیرے بھتیجے کو ملی
جلکے تو مکے میں اب دے یہ خبر
چار شخصوں کو دئے ہیں شہ امان
جو دئے تھے رنج آگے کافراں
چھوڑ کر مکہ مدینے کو گئے
داخلِ مکہ کیا بقیل و قال
شاہِ عالم کا مبارک سر لگا
شاہ با ترجیع و آوازِ بلند
کیا معظم وقت ہو وہ دل فروز
کس طرح ہو مضمحل اور پائمال
یُمن سے اس ساعتِ فیروز کے
کر زیارت سے نبی کے بہرہ ور
ایک کڑی لے مہاجر کی بخیر
دی ابن الجراح کے ہمرہ نبی
اور مت لڑ تو کسی سے اولا
پر انہیں لوگوں کی جب ابتدا

ہوکے تب ناچار خالدؓ بے دریغ
سر بسر اُن پر چلایا اپنی تیغ

بیس تن مارے گئے از کافراں
اور شہادت پائے ہیں دو مومناں

جب سُنے ہیں یہ خبر شاہِ انام
جلد تر خالدؓ کو بھیجے یہ پیام

کہ اے خالدؓ رکھ تو ان لوگوں سے تیغ
جا کہا قاصد کہ انہیں رکھئے تیغ

پھر لگا جب مارنے وہ بیگماں
ہوگئے مقتول ستّر کافراں

شاہؐ خالدؓ کو بُلا غصّہ کئے
وہ کہا قاصد نے یوں بولا مجھے

بعضے تفسیروں میں ایسا ہی لکھا
شاہؐ جب پوچھے وہ قاصد کو بلا

عرض کی قاصد نے اے شاہِ ہدیٰ
شخص آ یک راہ میں مجھ سے ملا

آسماں سے جا لگا تھا اُسکا سر
وہ کہا اسطرح مجھ کو سر بسر

بول خالدؓ کو رکھے تا انہیں تیغ
ورنہ تجھکو مار ڈالوں بے دریغ

شاہؐ فرمائے کہ سچّا ہے خدا
اور سچا ہے نبیؐ اللہ کا

کہ اُحد میں جب ہوئے حمزہؓ شہید
مینے تب بولا تھا از درد شدید

جب قریشوں پہ ظفر پاؤنگا میں
انسے ستّر شخص کو مارونگا میں

تب تو مجکو منع فرمایا خدا
آج ہے اس امر کو ظاہر کیا

الغرض بعد اسکے شاہِ دو جہاں
جب ہوئے داخل حرم کے درمیاں

خلق کی کثرت بڑی تھی در طواف
پس سواری سے بجا لائے طواف

اور بُوسہ حجرِ اسود کو دئے
فرح سے تکبیر بھی کہنے لگے

شہؐ کی تبعیت سے اصحابؓ کبار
سب لگے تکبیر تب کہنے پکار

یوں مچائے ہیں وہ تکبیروں کا غل
بُلبلان جسطرح گلشن میں برگل

انکی تکبیروں کی آوازیں بلند
پہنچے ہوں تا آسمانِ ارجمند

جبکہ تکبیروں سے یہ غل ہوگیا
شہرِ مکے میں تزلزل ہوگیا

کافراں سب چڑھ پہاڑونکے اُپر
تھے بہت لرزاں یہ حالت دیکھکر

کرادا حضرتؐ طواف و استلام
جب ہوئے ہیں داخلِ بیت الحرام

تین سو ساٹھ اسمیں بت کو مشرکین
شیشں سے محکم کئے تھے در زمیں

یک عصا تھا ہاتھ میں اس شاہؐ کے
وہ دکھا یک بت کو آیت پڑھے

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

جبکہ یہ آیت پڑھے ہیں شاہِؐ دیں
وہ بتاں سب گر پڑے ہیں بر زمیں

سب بڑے بت کو تڑائے اوّلا
جیسے اساف و ہبل و نائلہ

نائلہ اساف جو تھے دو بتاں
قصّۂ نادر یہ اُنکا ہے تو جاں

در زمانِ جاہلیّت اے زکی
قوم جرہم کی جو آ مکّے میں تھی

کہتے ہیں بے شبہ اسہی قوم سے
وہ بتاں دو مرد و زن بدکار تھے

آہ کعبہ میں کئے ہر دو زنا
سنگ کر ڈالا تبھی اُنکو خدا

پس حماقت سے قریش بے یقین
پوجا کرتے تھے وہ دونوں کو یقیں

توڑتے ہی انکو یک بت سے تبھی
ایک زن نکلی ہے کالی خوں بھری

بولے حضرتؐ نائلہ ہے بس یہی
پھر ابد تک وہ نہ پوجی جائیگی

اور ہبل جو بت بڑا تھا تیسرا
توڑ کر اسکو گرائے برملا

تب زبیرؓ ابن العوامِ با صفا
یوں ابو سفیاں کو شرمندہ کیا

کہ اُحد کے دن ہوا ازاں پر دغل
تو کہا اعلیٰ ہبل اعلیٰ ہبل

ائے ہبل غالب ہوا اونچا ہوا
دیکھ تو اب وہ ہبل نیچے گرا

تھے بتاں بعضے بلندی میں بڑے
اُن بتوں کو توڑ دینے کے لئے

عرض کی حضرتؐ سے یوں کرّار نے
چڑھ مرے کندھوں پہ انکو توڑئے

شہؐ کہے بارِ نبوّت کو مرے
اب اُٹھانے کی نہو طاقت تجھے

بلکہ تو اب چڑھکے میرے دوش پر
توڑ دے ان سب بتونکو جلد تر

حسبِ فرماں چڑھکے بر دوشِ نبیؐ
مرتضیٰؓ توڑے بتوں کو ہیں سبھی

پوچھے اس حالت میں اس سے مصطفیٰؐ
کیا ہے تیرا حال حیدرؓ نے کہا

آپ کو پاتا ہوں یوں کہ سر مرا
بالیقیں عرشِ بریں سے جا لگا

جسطرف میں ہاتھ کرتا ہوں دراز
ہاتھ اب لگتا ہے وہ اے سرفراز

کر اُٹھایا ہوں غمِ شاہیں بارِ حق
اور بجا لاتا ہے تو یہ کارِ حق

یعنے حامل ہوں ترا بہرِ خدا
اور تو کرتا ہے کارِ حق ادا

اُسکا بعضے عالموں نے یہ سبب
ہے لکھا قرآں میں فرمایا جو رب

موجبِ اس آیت کے ہیں جتنے بتاں
جبکہ دوزخ میں ہی جلنا ہے یہاں

اسلئے ہر بت اشارے سے گرا
ہاتھ سرور کا نہیں ان کو لگا

روایت

اور حرارت سے بہت آتش کی تب
ہوگیا تھا گرم تن بی بی کا تب

چند ڈالے روٹیاں از دستِ خاص
نکلے کچے ہی وہ سب با اختصاص

کہ ہمارا ہاتھ جس شے کو لگے
آگ ہرگز نا جلاویگی اُسے

الغرض اصنام کو توڑو سبھی
چاہے ہیں کعبہ میں جب جانا نبی

اُسکے ہی اجداد مدت سے دراز
مالک اس کنجی کے تھے با امتیاز

بولا گر کنجی نہ دے گی تو مجھے
تیغ سے اب قتل کرتا ہوں تجھے

اپنے دستِ پاک سے خیر البشر
جلد تر کھولے ہیں تب کعبے کا در

یوں کہا عثمان طلحہ پیش ہیں
جاہلیت میں یہ عادت تھی یقیں

حکم اکبدن شہ کی تھے میرے تئیں
کھول کعبہ تاکہ اندر جاؤں میں

یک جماعت ساتھ تھی اصحاب کی
مجکو تب اس طرح فرمائے نبی

جسکو چاہوں دونگا میں اسکو ہی تب
میں یہ سنکر تب لگا کرنے عجب

پس بروزِ فتح کنجی میں نے لا
خدمتِ عالی میں جب حاضر کیا

لے یہ کنجی تم سے تا روزِ جزا
کوئی نا لیویگا ظالم کے سوا

جسکو چاہوں اسکو دونگا بالیقیں
میں کہا ہاں اے امام المرسلیں

پر مگر رہ شہادت اُسکی ہاں
معجزہ یہ دیکھنے سے ہی تھی جاں

نقل ہے عباس نے شہ سے کہا
یا نبی کنجی مجھے دیجے عطا

تب علی سے یوں کہے سالارِ دیں
کیا مبارک وقت ہے یہ بالیقیں

نکتہ

مرتضیٰ کو اپنے کندھو نپر چڑھا
اُن بتوں کو جو تڑائے مصطفےٰ

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ

گر لگے حضرت کا انکو دستِ پاک
کیوں جلا دیگی نہیں دوزخ کی آگ

اور کعبے میں بتاں تھے دوسرے
انکو تڑوائے علی کے ہاتھ سے

ایکدن زہرا کے گھر آئے رسول
روٹیاں اُس دم پکاتی تھی بتول

چاہے از راہِ کرم شاہِ جہاں
ہاتھ سے اپنے پکاوے روٹیاں

دیکھ یہ حیراں ہوی بی بی ہیں جب
شہ کہے اے فاطمہ مت کر عجب

یوں ہی چاہا ہے خداوند کریم
پاک ہے وہ اُسکو ہے شانِ عظیم

بولے عثمان ابن طلحہ کو بلا
کہ تو کنجی جلد اب کعبے کی لا

جاکے وہ کنجی کیا ماں سے طلب
وہ نہیں راضی ہوی دینے کو تب

اسنے دی ناچار کنجی بالضرور
وہ کیا حاضر پیمبر کے حضور

روایت

پیر و پنجشنبہ یہ دو دن کے سوا
کھولتے تھے در نہ بیت اللہ کا

ہیں کیا سنخی نہ کھولا زینہار
صبر فرمائے رسولِ نامدار

ایکدن عثمان ایسا آئے گا
مجکو تو کنجی کا مالک پائیگا

پر یہ سمجھا تھا کہ شاہِ انس و جن
ہونگے کعبے کے مالک ایکدن

شاہ لیکر پھر دئے واپس مجھے
اور فرمائے مجھے اِس طرح سے

یاد کر میں جو کہا تھا تیرے تئیں
اِسکا مالک ایکدن ہونگا میں

شاہدی دیتا ہوں اب وہ بھی بھول
آپ سچے ہیں یقیں حقکے رسول

ورنہ پیشِ فتح مکہ وہ بھی آ
ساتھ خالد کے مسلماں ہوگیا

جوں سقایت ہے ہمیں کعبہ کی اب
یوں سدانت بھی میں کرتا ہوں طلب

۱؎ [illegible] ۱۲

۲؎ پانی پلانا ۱۲

۳؎ خدمت ۱۲

کعبہ کی کنجی برادر شیبہ عثمانؓ کو عنایت ہونا

کنجی وہ منگوا کے پھر عثمانؓ سے   مصطفیٰؐ عباسؓ کو بخشش کیے
تب یہ آیت پائی شرفِ نزول   تا اسی کو دیوے وہ کنجی رسولؐ

[۱] اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا

شاہ حیدرؓ کو کہے جا جلد تر   کنجی یہ عثمانؓ کو دے اور عذر کر
پوچھا عثمانؓ کیا ہی کہہ اسکا سبب   مرتضیٰؓ بولے اُسے با ادب
کہ تمہاری شان میں رب العلا   آیتِ قرآن ابھی نازل کیا
بس کہا جبریل تا روزِ قیام   گھر میں عثمانؓ کے رہے کنجی مدام
کہتے ہیں عثمانؓ تھا وہ لاولد   بھائی تھا ایک اسکا شیبہ پُرخرد
بس وہ مرتے وقت پر آبا صفا   ہاتھ میں شیبہ کے وہ کنجی دیا
اسکے ہی اولاد میں ہے وہ ابھی   مشتہر شیبی ہی ہیں وہ سبھی
دیر تک کعبہ میں وہ شاہِ ھُدا   باتضرّع حق سے مانگے ہیں دعا
انبیا کے اور ملک کے صورتاں   جو تھی دیواروں پہ لکھے کافراں
حکمِ سرور سے مٹائے سب عمرؓ   اور دو تصویر وہ چھوڑے مگر
ایک تھی تصویر ابراہیمؑ کی   اور اسمٰعیلؑ کی تھی دوسری
کافراں پانسے دئے تھے انکے ہاتھ   دیکھ فرمائے وہ شاہِ کائنات
کہ کرے کفار پر لعنت خدا   کہ دئے پانسے بدستِ انبیاؑ
وہ تو پانسوں سے بہت بیزار تھے   پانی پس منگوا کے دہلوائے اُسے
کہتے ہیں وہ ہر دو تصویریں نکال   دفن کروائے رسولِ ذوالجلال
الغرض اسوقت بیت اللہ میں   جابجا منقوش تھی جو صورتیں
کعبۃ اللہ پاک جب اُنسے ہوا   لائے تب تشریف اندر مصطفیٰؐ
اور نماز باخشوع کرکے ادا   دیر تک مانگے تضرّع سے دعا
پس کھڑے سرور پکڑ کعبے کا در   حاضرِ خدمت تھا خالدؓ باوقر
ازدحامِ خلق کو خالدؓ ضرور   کرتا تھا کعبے کے دروازے سے دور
اور پڑھتے تھے باوازِ بلند   لا الٰہ جندہٗ تک فرحمند

[۲] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ

حضرت کی بخشش سے قریش سرفراز ہونا

اور صنادیدِ قریش دلفگار   سب کھڑے تھے خائف و امیدوار
حکم کیا ہوتا ہے اپنے باب میں   بیقراری ہی تھے پیچ و تاب میں
انکو فرمائے ہیں تب شاہِ جہاں   بولو کیا رکھتے ہو تم مجھ سے گماں
بولیو میں کیا کرونگا تم کو اب   دستبستہ ہو گئے وہ عرض تب
کہ گمانِ خیر ہی رکھتے ہیں ہم   آپ سے بے شبہ اے بحرِ کرم
بخشنے والی ہو بھائی سربسر   بخشنے والے برادر کے پسر
آپ بیشک ہیں کریم ابن الکریم   اور ہیں قادر ہمیشہ باشانِ عظیم
انکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ   میں تمہارے حق میں کہتا ہوں یہی
یوسفِ صدیقؑ وہ بھائی مرا   با کہیں اپنے جو بھائیوں کے کہا
ازرہِ اشفاق و الطافِ اعم   تب یہ آیت کو پڑھے شاہِ امم

[۳] لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

پس کہا ہے سبکو تم آزاد ہو   میں نے بخشا جاؤ تم اب شاد ہو
آپکی رحمت پہ اے شاہِ جہاں   دو جہاں قربان ہر آن و زماں
دشمنوں کو بھی امان یوں دیوے جب   دوستاں رحمت سے ہوں محروم کب
پس فصاحت اور بلاغت سے وہیں   خطبۂ غرّہ پڑھے یک شاہِ دیں
جاہلیت کے جو تھے عاداتِ شوم   منع فرمائے وہ عادات و رسوم
اُمِّ ہانیؓ کے مکاں کو بعد جا   غسل فرما کر گذارے ہیں ضحیٰ
بعد اُسکے اپنے ڈیرے میں گئے   استراحت بھی وہاں تھوڑا کئے
پس اذانِ ظہر اے فرخندہ فال   بامِ کعبہ پر دیا جا کر بلالؓ
یہ بھی کیا وقتِ معظم ہوئیگا   کیا مقدس کیا مکرم ہوئیگا

[۱] اللہ حکم کرتا ہے کہ امانتیں جسکے اہل کو ہی پہنچا دیں (سورۂ نساء) ۱۲ [۲] نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اس کا سچ کیا اللہ تعالیٰ وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے ۱۲ [۳] کچھ الزام نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو ۱۲

یہ اذاں پہنچی ہوتا عرشِ بریں
عرش سے بھی بلکہ گذری ہو یقیں

مؤذن نے اسوقت کے آداگر
ہمکو ثابت رکھ سدا اسلام پر

کلمۂ اسلام تا روزِ جزا
رکھ بلند آواز ہر دم ہر جگہ

جب اذاں بولا بلالِ باصفا
اسکو بعضے مشرکوں نے بد کہا

اور نسب کی اسکے بھی توہین کی
جاہلیت میں یہ عادت تھی بری

کہ وہ اپنے باپ دادوں پر آیا ر
جہل سے کرتے تھے کبر و افتخار

کرتے تھے دوسرونکی تحقیرِ نسب
آیتِ قرآں ہوئی نازل یہ تب

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۂ حجرات)

یعنے لوگو! تمکو ہم پیدا کئے
اصل میں اک مردِ و زن سے جانئے

یعنے آدمؑ اور حواؑ سے سنو
پدر و مادر جب ہونکے ایک ہو

پس تمھیں اپنے نسب پر فخر و ناز
عیب دوسروں کے نسب پر ہیں جواز

اور تمھیں شعبے قبیلے جو کئے
ہمنے جانو یہ بھی ہے اک اصل سے

تو فقط وہ بھی پہچانت کیلئے
وہ نہیں ہے جاہ و عزت کیلئے

ہاں معزز تم سے نزدِ کردگار
ہے وہی جو ہے بڑا پرہیزگار

جو بہت ڈرتا ہے حق سے صبح و شام
ہے اسی کو پاس حق کے احترام

پس کرو تقویٰ کو لازم آپ پر
فخر ہرگز مت کرو ماں باپ پر

الغرض سنکر اذاں جو کافراں
ناسزا باتیں کئے تھے در نہاں

پاس حضرت کے تبھی آئے جبرئیل
کردئے ظاہر انہونکے قال و قیل

شاہ بلوا کر انہیں پوچھے ہیں جب
ہو گئے اسوقت شرمندہ وہ سب

معجزہ یہ دیکھکر از شاہِ دیں
یک جماعت لائی ہے ایمان و یقیں

آئے ہیں کوہِ صفا پر بعد ازاں
تب نظر آنے لگا کعبہ وہاں

تب اٹھا کر شاہِ دیں دستِ دعا
شکر نعمت کا وہاں لائے بجا

بیٹھے تھے تشریف شاہِ بحر و بر
خدمتِ عالی میں تھے حاضر عمرؓ

وہ قریشی مرد و زن یک یک کو لا
شہ سے کرواتے تھے بیعت برملا

بیعتِ عورات میں شاہِ جہاں
تب فقط لیتے تھے اقرارِ زباں

ہاتھ میں انکے نہیں دیتے تھے ہاتھ
یا کبھی دیتے تھے کپڑا انکے ہاتھ

اور دوسرے دن نبی خطبہ پڑھے
حرمتِ کعبہ بیاں اسمیں کئے

تا نہ کر بیٹھے وہاں کوئی کار زار
کاٹنا نہیں جھاڑ نہیں کرنا شکار

اور کعبے میں جنگ پر مامور تھا
حشر تک پھر منعِ اول سا ہوا

منع وہ بھی شاہ فرمائے تھے پیش
پر کئے اقدام اوباشِ قریش

ہو کے پھر ناچار خالد بن ولید
جنگ تب انسے کیا اے با امید

بعضے لوگوں کا خون ہدر ہونا

مکیوں کو گرچہ بخشے تھے اماں
حق میں بعضوں کے تھا یہ حکمِ جاں

قتل کردیویں جہاں پاویں انہیں
انمیں گیارہ مرد تھے چھے عورتیں

چار مرد عورات چھے مارے گئے
اور شرفِ ایمان کا باقی لئے

انسے ابن سعد تھے یک شخص جاں
پہلے وہ ایمان لایا تھا عیاں

بعد مرتد ہوکے بھاگا سر بسر
اور مسلمانوں کو ناحق قتل کر

خون مباح اسکا کئے تھے شاہ ناس
وہ پنہ مانگا ہے جا عثمان کے پاس

اسکو عثمانؓ نزدِ سالارِ جہاں
لاکے کروائے مسلماں در نہاں

دوسرا ہے عبدِ عزیٰ ابیاں
لایا تھا ایماں پہلے وہ بھی جاں

بعد مرتد ہوکے وہ مردود لیک
قتل کر بھاگا تھا انصاری کو ایک

وہ لعیں کعبے کے پردے میں چھپا
قتل اسکو کردئے باہر لے آ

عکرمہ بوجہل کا تھا جو پسر
ہے شرارت گرچہ اسکی مشتہر

پر دیا توفیق اسکی کارساز
پس سعادت کا وہ پایا برگ و ساز

بلالؓ کا حسبِ ارشاد آنحضرت کعبہ پر اذان کہنا

معجزہ

عورات کی بیعت لینی

شیخ علامہ سیوطی با صفا
یہ خبر جمع الجوامع میں لکھا

خواب میں کیا بار اپنے شاہِ دیں
لیگئے تشریف در خلدِ بریں

خوشہ یک خرمے کا یا انگور کا
دستِ اطہر میں دیے سرور کے لا

اور کہے یہ خوشہ اے محبوبِ رب
ملک سے بوجہل کے ہے جان اب

بات یہ سنکر ہے حضرت نے کہا
ظاہر سے بوجہل کو نسبت ہے کیا

کہتے ہیں تاویل بھی اس خواب کی
شاہ پر بالفعل نہیں ظاہر ہوی

اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی
بعد ازاں جب فتح مکہ کی ہوی

عکرمہ بوجہل کا بیٹا جو تھا
آکے وہ اسلام میں داخل ہوا

تب کئے معلوم وہ حق کے نبی
کہ یہی تعبیر تھی اس خواب کی

فتح کے دن ایک صحابی سعیدؓ
ہاتھ سے اسکے ہوا تھا جب شہید

یہ خبر سن مسکرائے ہیں نبی
پوچھے اسکی وجہ فرمائے تبھی

غیب کے عالم میں بتلائے مجھے
سو ابھی ایسا نظر آئے مجھے

قاتل و مقتول ہر دو پر طرب
ایک دوسرے کا پکڑے ہاتھ اب

جاتے ہیں جنت میں از فضلِ خدا
اسلئے وہ دیکھ کر ہیں ہنسا

عکرمہ ابن ابو جہل کا ایمان لانا

قصۂ اسلام اسکا طول ہے
مختصر لکھتا ہوں جو منقول ہے

فتح مکہ جب ہوی از فضلِ رب
عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب

کہ کئے ہیں خون مباح اس کا نبی
ڈر کے وہ مکہ سے بھاگا ہے تبھی

اور یمن کا قصد کر کے دلفگار
جاکے دریا پر ہوا کشتی سوار

ناگہاں دریا کو طغیانی ہوی
اہلِ کشتی میں پریشانی ہوی

سب دعا کرنے لگے ہیں با خشوع
درگہِ مولا طرف لائے رجوع

عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر
اے فلاں تو بھی خدا کو یاد کر

وہ کہا ہم کو محمدؐ با شرف
ہاں بلاتے جس خدا کہے ہیں طرف

اُس خدا کو ہی نکرنے یاد میں
بھاگ کر آیا یہاں ناشاد میں

ناگہاں ایسے میں تب اسکی نظر
جا پڑی کشتی کے بس یک چوب پر

کہ تھا اس لکڑی پہ یہ لکھا ہوا
خوب سمجھا دیکھکر اس کو پڑھا

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ (سورۂ انعام)

گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار
وہ نہیں لیکن مٹا ہے زینہار

دیکھتے ہی یہ ہوا ہے اے رشید
یک تغیر اسکے باطن میں پدید

اسکی عورت جو کہ تھی امِ حکیم
بائی ہے ایمان سے شانِ عظیم

عکرمہ کی لیکے حضرت سے اماں
پاس اُسکے جاکے پہنچی ہے وہاں

اور کہی اسکو اے میرے ابنِ عم
تجھکو بخشے ہیں اماں شاہِ امم

جب خبر اپنے اماں کی وہ سنا
ہو بہت حیران یوں کہنے لگا

آہ کیا ہم نے دیئے حضرت کو دکھ
باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے

اُسے تب کہنے لگی امِ حکیم
خلق میں ویسا نہیں کوئی کریم

چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر
شہ سے مل ایماں سے ہو تو بہرہ ور

عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا
اور نبیؐ کے پاس جب پہنچا ہے آ

یوں صحابہ سے ہیں فرمائے رسول
عکرمہ آتا ہے ایماں کر قبول

کوئی اسکے باپ کو گالی نہ دو
تا وہ نادم اور آزردہ نہو

الغرض وہ مرد و عورت پر ہراس
آکے پہنچے خیمۂ سرور کے پاس

اسکی زن چہرہ پہ ڈالی تھی نقاب
حکم لیکر آئی کی عرضِ جناب

عکرمہ کو جا بلا لائی ہوں اب
حکم کیا ہوتا ہے اے محبوبِ رب

سنکے فرحت سے اٹھے ایسا نبی
کہ مبارک دوش سے چادر گری

اور فرمائے کہ اندر اس کو لا
لائی وہ دیکھ اسکو شہ نے یوں کہا

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِر

پس لکھے تشریف حضرت پر طرب
عکرمہ بولا کھڑا رہ با ادب

کہ یہ زن میری کہے استادہ دیں
آپ نے بخشی اماں ہے میرے تئیں

بولے حضرت ہاں اماں تجکو دیا / عکرمہؓ کلمہ شہادت کا پڑھا
سر جھکایا ہے ندامت سے بہت / پیچ کھایا ہے خجالت سے بہت

بولا آپ اکرمِ ترینِ خلق ہو / حد نہیں ہے آپکے کچھ لطف کو
شاہؐ فرمائے کہ جو تو چاہے گا / جاہ گر قادر ہوں میں کردوں عطا

بولا میں نے آپکی جو دشمنی / کی ہے اور تائید کی کفار کی
آپکی غیبت میں ہووے یا حضور / جو کہ گستاخی ہوی مجھ سے صدور

یا نبیؐ اب مانگئے اللہ سے / تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے
سرورِؐ عالم اٹھا دستِ دعا / اُس کا چاہے ہیں خدا سے مدعا

پھر کہا میں کفر کی تائید پر / آہ جو خرچا ہوں اپنا مال و زر
اب میں چاہتا ہوں کہ دونا اسکا مال / راہِ حق میں خرچوں بہرِ ذو الجلال

اہلِ حق سے جو کیا تھا میں قتال / اہلِ باطل سے کروں دونا جدال
دینِ حق میں پس وہ ایسا ہی کیا / مال و زر خرچا بھی جاں اپنی دیا

جب خلیفہ تھے ابوبکرِ رشیدؓ / ایک غزوہ میں ہوا ہے وہ شہید
دیکھئے پسرِ ابو جہلِ لعین / پایا ہے کیا شرفِ ایمان و یقین

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کی شان / سر بسر اُس ماجرے سے ہے عیاں
اُس سے حق راضی رہے بس صبح و شام / یوں ہی اصحابِ پیمبرؐ سے مدام

اور وحشی قاتلِ حمزہؓ جو تھا / خوں مباح اُسکا کئے تھے مصطفیٰؐ
مومنان خواہاں تھے اُسکے قتل کے / وہ رہا طائف میں جا اِس واسطے

بعدِ فتحِ مکہ آنحضرتؐ کے پاس / جب وفود آنے لگے ہیں بے ہراس
وفد کہتے ہیں جماعت کے تئیں / جمع ہے لفظِ وفود اے اہلِ دیں

وفدِ طائف کی بھی جب عازم ہوی / جا مسلماں ہووے تا نزدِ نبیؐ
لوگ طائف کے کہے وحشی سے زود / کہ مسلماں ہونے جا دیں جمع وفود

بخشدیتے ہیں انہیں شاہِ انام / اور نہیں لیتے ہیں اُنسے انتقام
تو بھی اے وحشی ہمارے ساتھ آ / اور شہِ کونینؐ پر ایمان لا

پس وہ آیا ہے حضورِ شاہِؐ دیں / اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں
شاہ پوچھے تو نہیں وحشی ہے کیا / وہ کہا ہاں اے امام الانبیا

پوچھے پھر میرے چچا حمزہؓ کو آہ / تو کیا کیوں قتل کہہ بے اشتباہ
وہ کیا تب عرض سارا ماجرا / ہو بہت مغموم حضرتؐ نے کہا

کہ اے وحشی روبرو میرے نہ آ / اور منہ اپنا تو مجھ کو مت دکھا
کیونکہ تجھکو دیکھنے سے جانئے / یاد آوے حالتِ حمزہؓ مجھے

آگے بس شہ کے نہیں آتا تھا وہ / اور پیچھے ہی سدا رہتا تھا وہ
یک روایت عمِّ خیر الناسؐ سے / معتبر تر آئی ہے عباسؓ سے

کہ وہ وحشی آیا جب حضرتؐ کے پاس / یوں لگا ہے عرض کرنے پُر ہراس
دو اماں اب مجکو اے شاہِ انام / تا سنوں میں آپ سے حق کا کلام

شاہؐ فرمائے کہ میں چاہتا تھا جان / کہ پڑے تجھ پر نظر قبلِ اماں
یعنی کرتا حکم تیرے قتل کا / پر تو جب چاہا اماں تجھکو دیا

تا کلامِ حق سنے میرے سے اب / آیۂ قرآں ہوی نازل یہ تب

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۔ سورہ فرقان

جو نہیں کرتے ہیں دوسرے کو شریک / جادۂ توحید پر رہتے ہیں ٹھیک
لوگ جو ایسے کرینگے زشت کام / پاوینگے اپنے گنہ کا انتقام ۱۲

یعنی فرماتا ہے حق وہ لوگ جو / نا ملا دیں ساتھ حق کے غیر کو
قتلِ ناحق کبھی نہیں کرتے ہیں وہ / اور زنا کاری نہیں کرتے ہیں وہ
انکو دونا ہو قیامت میں عذاب / رہوں ہمیشہ نار میں با اضطراب

کہتے ہیں وحشی نے یہ آیت جب سنا	عرض خدمت اسطرح کرنے لگا	آہ میں تھا شرک میں ہی مبتلا	خون ناحق بھی کیا ہوں برملا
اور زنا کا بھی کیا ہوا اشتغال	کیوں مری ہی توبہ قبولے ذوالجلال	سنکے یہ ساکت رہے جھکے رسولؐ	پائی یہ آیت نے بھی شرف نزول

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (سورۂ فرقان)

یعنے جو توبہ کیا مومن ہوا	اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا	جرم وعصیاں کو ہم ایسے لوگ کے	نیکیوں سے ہی بدل کر دیوینگے
بخشنے والا ہے خلاق کریم	اور ایسے تائبوں پر ہی رحیم	سنکے اس آیت کو وحشی نے کہا	شرط اس آیت میں ہے جتنے کیا
کہ کریں توبہ کے بعد از نیک کام	بخشے وسیوں کو ہے خلاق انام	بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی	ہوویگا میرے سے ظاہر اے نبیؐ
انکا لے آمرائے شہر یار	بندۂ عاصی ہے یہ امیدوار	ایک آیت دوسری ایسی سنے	کہ نہ کوئی قید بھی اسمیں رہے
	بات یہ سنکر امام المرسلینؐ	یہ پڑھے ہیں آیت قرآں وہیں	

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ (سورۂ نسا)

یعنے ہرگز شرک نا بخشے خدا	اور گنہ جو شرک کے ہوویں سوا	وہ مشیت میں خدا کے ہیں یقیں	جسکو چاہے بخشے رب العالمین
عرض کی وحشی نے بخشش یا نبیؐ	اسمیں وابستہ مشیت ہی کی	میں بھی شاید انسے ہوؤں آہ آہ	کہ نجانے مغفرت جسکی الله
جب لگا اسطرح سے کہنے ملول	لطف حق سے پائی یہ آیت نزول		

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۚ (سورۂ زمر)

یعنی کہہ اے بندگاں میرے سنو	اپنے نفسوں پر کئے ہیں ظلم جو	یعنے بشریت سے بعضے بندگاں	جو کئے ہوویں گنہ سر وعیاں
اے نبیؐ میرے یہ دے انکو نوید	حقکی رحمت سے نہوویں نا امید	بخشنے مولا سب گناہ عاصیاں	بخشنے والا وہی ہے مہرباں
سنتے ہی وحشی اس آیت کو شتاب	اسطرح کرنے لگا عرض جناب	اب نہ شرط وقید ہے کچھ اسمیں ہاں	پھر بھی لایا ہے ایماں بیگماں
ان مبارک آیتوں سے مومنو	پھول توبہ کی فضیلت کے چنو	کیسی توبہ کی فضیلت ہے بڑی	بخشے جاوے جس نے شرک وکفر بھی
سرسبز تشریک اور کفر ونفاق	چھوڑ جو ایمان لاوے باوفاق	پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا	گویا مادر سے تبھی پیدا کیا
اور منافیات ایماں کے سوا	اہل ایماں سے گنہ جو ہووے گا	اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے	وہ یقیں حقکی مشیت میں رہے
جسکو چاہے بخشدیوے یا عذاب	اور چاہے جسکو بخشے دے عذاب	حقکی رحمت یا شفاعت سے خیر	ہو اسے چھٹکارا از نار سعیر
اہل سنت کا یہی ہے اعتقاد	کہے قرآں وخبر سے مستفاد	الغرض کہتا ہے وحشی جانئے	کہ زمانے میں یقیں صدیقؓ کے
یک لعین دعوی نبوت کا کیا	جو مسیلم کافر کذاب تھا	جنگ پر اسکے گئے جب مومناں	میں بھی تھا ہمراہ انکے جانفشاں
ہاتھ میں اکے یہی ہتھیار تھی	کہ شہادت جس سے حمزہؓ کی ہوئی	میں مسیلم پر وہ پھینکا ایکبار	ہوگئی وہ پشت سے تب اسکے پار

وحشی کے سوالات پر آیات مغفرت کا نزول ۔ وحشی قاتل حمزہؓ کا ایمان لانا ۔ توبہ کی فضیلت کی آیت ۔ وحشی کے ہاتھ سے مسیلمہ کذاب کا مارا جانا

سورۂ فرقان

ایک انصاری نے آلیں بیدریغ / جلد تر اُس پر چلائی اپنی تیغ
پر نہیں معلوم یہ مجھ کو ہوا / ضرب سے میری وہ یا اُسکے موا
بولی اک عورت تھی بالائے بام / مارا اِس ملعون کو حبشی غلام
کہتا تھا وحشی کہ خیر النّاس کو / جاہلیت میں میں مارا تھا سنو
اور دراسلام شر النّاس کو / میں نے مارا کافرِ خنّاس کو
اور حویرث شہؐ کو تھا ایذا دیا / قتل اسکو کر دیئے ہیں مرتضیٰؓ
اور مقیس بھی ہو مرتد بدگہر / بھاگا تھا انصاریکو یک قتل کر
پس نمیلہؓ ابن عبد اللہ آ / قتل اس مردود کو بھی کر دیا
اور تھا حبّار یک ظالم بڑا / جلد وہ شہؐ پاس آ کلمہ پڑا
بولا میں مومن ہوا دیجے اماں / تب اماں اسکو دیئے شاہِ جہاںؐ
رنج حارث جو دیا تھا شاہ کو / مارا حیدرؓ رجال سے اُس گمراہ کو
کعب ورابنِ زبعری بے گماں / اور صفوان پائے ایماں سے اماں
عورتوں سے ہندہ بوسفیاں کی زن / جس سے ناخوش تھی بہت شاہِ زمنؐ
اس سے پائے رنج جو خیر البشرؐ / آہ ہی جنگِ اُحد میں مشتہر
بی بیاں آتی تھیں جو بیعت لیئے / یہ بھی انمیں آئی برقع پہن کے
کر کے بیعت اور مسلماں ہو شتاب / بعد چہرے سے اٹھائی ہی نقاب
اور کی عرض اے امام المرسلینؐ / میں ہوں ہندہ بنتِ عتبہ بالیقیں
شاہ فرمائے تو ایماں لائی جب / عفو تیری ہو گئی تقصیر سب
آئیں بیعت پہ سب لاردیںؐ / پڑھ کے سنوائیں ہیں ہندہ کتیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ
عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ
بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے نبیؐ ایمان والی عورتیں / آویں جب تجھ پاس تا بیعت کریں
کہ کسیکو ساتھ اللہ کے شریک / وہ نہ ٹھہرائیں رکھیں توحید ٹھیک
اور نہ وہ ہرگز کبھی چوری کریں / وہ زنا سے دور اپنے کو رکھیں
اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو / ناگراویں حمل بھی ناشاد ہو
اور وہ طوفاںؒ نہ لاویں نا ندکر / ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بے خطر
یعنے ہرگز شاہدی جھوٹی نہ دیں / یا کسی پر جھوٹ دعویٰ نا کریں
یا قسم جھوٹی نہ کھاویں زینہار / عقل سے اپنے بنا کر بدشعار
اور نہ بیفرماں ہوں تیرے رسولؐ / تو کرے جو حکم وہ کرلیں قبول
جیسے نوحہ میتوں پر نا کریں / منہ ندنوچیں بال بھی نا توڑلیں
گر کرے بیعت وہ ان شرطوں کتئیں / لے تو بیعت اے امامِ کائناتؐ
اور بخشش مانگ انکی حق سے ہاں / بخشنے والا خدا ہے مہرباں
ہے روایت جب رسول اللہ نے / جبکہ لَا یَسْرِقْنَ آیت میں پڑھے
پوچھی ہندہ نے کہ اے شاہِ جلیلؐ / مرد میرا ہے ابوسفیان بخیل
واسطے نفقہ کے اسکے مال سے / گر نہاں کچھ لوں تو ہے کیا جائز مجھے
بولے حضرت تیرے بچوں کیلئے / جسقدر بس ہووے ہاں اتنا ہی لے
اور پڑھے آیت میں لَا یَزْنِیْنَ جب / پوچھی ہندہ پھر تعجب سے یہ تب
کیا زنا کرتی تھی بی بی آپکی بھی / یہ اشارہ اپنی عفت پہ ہے کی
پھر کہی ہیں اسکے آگے یا نبیؐ / آہ جہتی تھی بدی ہی آپ کی
آپکے مانند اب تو کوئی چیز / پاس میرے نہیں احب ہے اور عزیز
شہؐ کہے ایماں ہو جو محکم ترا / میری الفت اور بڑھا دیگا خدا
عرض کی بیعت کیجئے خاطر مرا ہاتھ / لیجے اپنے ہاتھ میں الفت کیساتھ
شہؐ کہے عورات کی بیعت یقیں / ہاتھ سے اپنے میں لیتا ہی نہیں

عزیٰ دیوتن خالدؓ کے ہاتھ سے ماری گئی

قول میرا جو ہے سنو عورات سے
ہدیہ بھیجی ایک بکرا در حضورؐ
بارہا کہتی تھی ہندہ فرح سے
ہوگئی مقتول وہ پائی سقر
اور ہوی مقتول زنب بخلاف
اور اُمّ سعد تھی اک زن دگر
اور پندرہ روز مکے میں رہے
ایک دیوتن بطنِ نخلہ میں جو تھی
بولا خالدؓ کچھ نظر آیا نہیں
باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ
تیغ سے تب اپنے خالدؓ باصفا
اس مہینے میں ہی سعدِ اشہلی
جبکہ خالدؓ بطنِ نخلہ سے پھرا
جب سنے خالدؓ کے آنے کی خبر
پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھکر
ہم بھی سمجھے وہی آئے ہیں اب
کلمۂ اسلام اچھی طرح سے
کافراں اصحاب کو تحقیق سے
کہتے ہیں وہ تھے قریب صد نفر
سنتے ہی ہو پُر غضب شاہِ خیار
یعنے اس حرکت سے جو خالدؓ کیا
اس قبیلے کی طرف بھیجے رسولؐ
حسبِ فرماں جا علی مرتضیٰؓ

ویسا ہی یک زن سے بھی ہے جاننے
عذر خواہی انکساری کر وفور
یُمن سے ہے یہ رسول اللہ کے
اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر
قتلِ سارہ میں تھے لیکن اختلاف
ہوگئی مقتول وہ بھی سربسر
چو طرف فوجیں روانہ بھی کئے
نام ہے اُسکا ہی عزیٰ اے اخی
شہؐ کہے پس تو اُسے توڑا نہیں
موئے سر کھولی ہوئی اپنے تباہ
جلد تر عزیٰ کو دو ٹکڑے کیا
توڑا جا یک بت کو بر حکمِ نبیؐ
بھیجے ہیں سوئے یلملم مصطفےٰؐ
آئے باہتھیار ہوکر جلد تر
کسلئے آئے ہو ہم پر سربسر
اسلئے ہم آئے باہتھیار سب
آہ اُسدم وہ نہیں ظاہر کئے
بولتے تھے آگے صابی ہوگئے
مار ڈالا سب کو خالدؓ جلد تر
آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار
میں بری ہوں اے کریم کبریا
تا بہ مقتولوں کے ورثہ اہلِ طول
وارثوں کو انکے سب راضی کیا

حکم سے ہندہ گئی پس اپنے گھر
تب کہی ہیں شاہ برکت کی دعا
اور قریبہ عبدِ عزیٰ کی کنیز
واسطے اسکے لئے شہ سے اماں
بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی
نقل ہے رمضاں کی تھی بیسویں
بلیست و پنجم کو اسکے آشکار
توڑ خالدؓ آئے شہ کو خبر
توڑ پھر جا کر گیا خالدؓ ہے تب
بولا پوجاری یوں اس دیوتن کو تب
سنکے شہ فرمائے عزیٰ تھی وہی
ایسی ہی نکلی تھی دیوتن اک ہاں
قوم ابنائے خزیمہ تھے ہاں
پوچھا خالدؓ کون ہو تم لا کلام
بولے یک قوم عرب کیتا ہاں
یک روایت ہے کہ خالدؓ باصفا
یعنے وہ بولے صَبَانَا بار بار
لفظ یہ خالدؓ کو آیا ناگوار
شخص یک تب قوم ہی سے انکے جا

سب بتوں کو اپنے توڑی جلد تر
اسکے بکر و نیں ترقی حق دیا
ہجو کرتی تھی نبیؐ کی بے تمیز
وہ مسلمان آ ہوی ہے بعد ازاں
بعض بولے منصبِ ایمان لی
فتح مکہ جب کئے سالارِ دیں
ساتھ دے خالدؓ کے بھیجے سو سوار
شاہؐ پوچھے کیا تجھے آیا نظر
اپنی کھینچا تیغ پُر خشم و غضب
مار ڈالے عزیٰ تو اس خالدؓ کو اب
شکر للہ آج وہ ماری گئی
سعد اس کو مار ڈالا ہی عیاں
تا انہیں دعوت کریں دیں کی عیاں
وہ کہے ہم سب مسلماں ہیں تمام
دشمنی ہے ہمکو یک مدت سے جاں
انکو سب اسلام کی دعوت کیا
اور نہ اسلمنا کہے وہ آشکار
سمجھا یہ مومن نہیں ہیں زینہار
عرض حضرت سے کیا یہ ماجرا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

پس بہت سا مال و زر الطاف سے
خوں بہا اور بہا تمالی انکو دے
شاہؐ خالدؓ سے خفا تھے پُر غضب

شاہِ مرداں مرتضیٰؓ کے ہاتھ دے
کر تلطف انکو سب راضی کئے
کہتے ہیں راضی ہوی وہ قوم جب

۱؎ ہم نے صابی دین اختیار کیا ۱۲ ۲؎ ہم مسلمان ہوگئے ہیں ۱۲ ۳؎ صابی دین والے ۱۲

پس سفارش سے کئے اصحاب کے
درگزر انسے کئے الطاف سے
وہ خطا خالد کی تھی فی الاجتہاد
کچھ نہ تھا اس قوم سے بغض و عناد
مجتہد سے تو بغیر ارتیاب
ہوتی ہے گاہے خطا گاہے صواب

تذئیل

نوح علیہ السّلام کے وقت کے پانچ بتاں طوفان میں زیر زمین ہونا. ابلیس لعین عربوں کو اُنسے نشان دینا اور وہ اُنکے پوجنے میں بطن در بطن گرفتار رہنا. فتح مکہ میں حضرت اُن کو تڑوا دینا

اور اسی رمضان میں اے با اختصاص
جا سُواع دو کو توڑا ابن عاص

کافراں جو وقت میں تھی نوحؑ کے
پانچ بت اُنکے تھے اور یہ نام تھے

ایک وُدّ دوسرا سواع اے باصفا
اور یغوث اُنمیں تھا جانو تیسرا

اور چوتھا ہی یعوق اُنسے پہچان
نسر نامی اُنسے بت تھا پانچواں

اور مظاہر حق کے تھے انکو قرار
پوجتے تھے انکو جب وہ نابکار

ذاتِ مولا کی محبّت کا ظہور
وُدّ میں ٹھہرائے تھے وہ بے شعور

اور بنوائے تھے اپنے زعم سے
اُس صنم کو شکل پر یک مرد کے

مرد کی میل و محبت زن سے جب
ہے ظہورِ نوعِ انساں کا سبب

مرد سا ان کو بنا کے بدنہاد
ذہن میں یہ رکھتے تھے اس سے اعتقاد

کہ خدا جو دوست رکھتا ہے یقیں
کہ پہچانے بندگاں اسکے تئیں

محض اپنی ہی پہچانت کیلئے
خلق کو پیدا کیا جو لطف سے

سمجھے تھے یہ وصف حق کی بالضرور
آگے کی ہے اپنے اس بت میں ظہور

کاروبار اس خلقتِ اکوان کا
بس چلا کرتا ہے اِس بت سے سدا

زعم باطل کفر تھا یہ اُنکا جان
جو صفت حق کی ہے دوسرے میں کہاں

ہیں ہنوداں بھی اسی اٹکل میں سب
ایسے مظہر کو شن کہتے ہیں اب

اور سواع اُنکا جو بت تھا دوسرا
جانتے تھے اُس سے عالم کا بقا

جب سے عورت سے بقائے خانداں
شکلِ زن پر اسکو بنوائے تھے جاں

اور ہنود اپنی حماقت سے تمام
برہما کہتے ہیں اس مظہر کا نام

باقی رکھنے کی جو ہوگی یہ صفت
شرع میں کہتے اسے قیومیت

ہے خدا قیوم سارے خلق کا
یہ صفت رکھتا نہیں کوئی دوسرا

اور یغوث اُنکا جو بت تھا تیسرا
اسکو وہ فریادرس مشکلکشا

جانتے تھے اور بنائے تھے اُسے
احمقی سے شکل پر یک اسپ کے

کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا سدا
دوڑنے اور پہنچنے میں جلد جا

اور ہنوداں بھی تک اسی زعم سے
نام اُس مظہر کا ہے اِندر رکھے

اس صفت کو شرع میں اب جانئے
ہیں غیاث المستغیثین بولتے

حقتعالی کے سوائے ہوشیار
یہ صفت رکھتا نہیں کوئی زینہار

اور یعوق اک صنم جو تھا چوتھا
جانتے تھے ان کو حامیِ بلا

تھے بنائے اسکی صورت شیر کی
کہ وہ غالب ہے درندوں پر سبھی

اور ہنود اس ملک کے بھی اے میاں
نام اس مظہر کا شیو رکھتے ہیں جاں

اس صفت کو شرع میں کہتے بجا
کاشف الضّر دافعِ رنج و بلا

یہ صفت دفعِ بلا کی اے امیں
حق سوا ہرگز کسی کو بھی نہیں

پانچواں بت نسر تھا اُنکا جسے
قوتِ مولا کا مظہر جانتے

نسر گرگس کو ہیں کہتے جانئے
شکل گرگس پہ بنائے تھے اُسے

کیونکہ گرگس میں بڑی قوت جاں
جلد جاتا اور بہت اُڑتا ہے ہاں

اسی اٹکل سے ہنوداں زشت کام
ہے ہنوماں کہتے اس مظہر کا نام

اور چاہیں جب مدد وہ بدنہاد
اس عقیدے سے اُسے کرتے ہیں یاد

شرع میں اس وصف کو کہتے بجا — ہے لطیفہ غیبیہ ربانیہ
اور بنا مونکی حقیقت جانئے — پانچ فرزند حضرت ادریسؑ کے
اور گزر جانے سے طول ایام کے — جاہلوں نے غلبۂ اوہام سے
جیسے اس امت کے بعضے جاہلاں — قوت وہمی کے اپنے تابعاں
اور شبیہ کعل شہباز اے رشید — لکھتے ہیں بر صورت باز سفید
نقل عبد اللہؓ بن عباس سے — آئی ابن عم خیر الناسؐ سے
بعد اک مدت کے ابلیس لعیں — انکو بتلایا ہے عربوں کے تئیں
تب قضاعی قوم والے وُدّ کو لا — دومتہ الجندل میں رکھا اسکو کھڑا
در زمان حضرت خیر الوریٰ — جانیو وہ بت انہیں کے پاس تھا
اور یعوق انکا جو بت تھا جانئے — تھے بنو کہلان اسکو پوجتے
نسر تھا جانو بنو خثعم کے پاس — لائے تھے اسلام وہ جنکو اساس
اور سوا انکے بھی تھے دُسر بتاں — پوجتے تھے انکو سارے مشرکاں
آہ یک مدت سے ابلیس لعیں — دے فریب و مکر عربوں کے تئیں
شاہ عالم فتح مکہ جب کئے — سب بتوں کو جابجا تڑوا دئے

غزوۂ حنین

یہ سب اسکا لکھے ہیں بالیقیں — کہ گئے جب فتح مکہ شاہ دیں
دو قبیلے رہ گئے باقی مگر — وہ ہوازن اور ثقیف آیا خبر
کہ نہیں ہیں جانتے قوم قریش — طور جنگ و کارزار و فوج و جیش
ہمپہ گر آویں مسلماناں بجنگ — فتح انپر پائینگے ہم بیدرنگ
یہ خبر سنکر کہے خیر الوریٰ — کہ قریب آوینگے وہ سب در بلا
غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار — جبکہ پہنچے بر حنین اے باوقار
ہمکو جمعیت بڑی ہے اب یقیں — بات یہ شہ کو پسند آئی نہیں
تھا کنانہ جو کہ سردار ثقیف — فوج لے نکلا ہی اپنی اے شریف

قادر مطلق سوا کوئی نہیں — یہ صفت رکھتا نہیں کہتا نہیں
تھے کبار اولیا سے اے ہمام — پس تو پانچوں ان بزرگونکے میں نام
جو صفت غالب تھی ہر ہر میں نیک — ذہن میں لوگونکے لی تھی شکل ایک
صورت حضرت علی مرتضیٰ — ہیں بناتے شیر کی تصویر سا
اور بزرگوں کے بھی دُسرے نام سے — مختلف شکلے بنا کر پوجتے
نوح کے طوفان میں پانچوں بتاں — ہوگئے مدفن زمیں میں تھے نہاں
وہ نکال انکو زمیں سے جلد تب — پوجنے انکو لگے ہیں روز و شب
گمرہی سے پوجنے اسکو لگے — پھر بنو کلب انسے بعد اسکے لئے
اور یغوث انکا جو بت تھا دُسرا — تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا
پشت در پشت انہیں ہی تھا امیاں — پھر بنو ہمدان کو پہنچا بعد ازاں
اور سواع انکا جو بت تھا انکو تب — پوجتے تھے بس حمیری لوگ سب
چونکہ عزیٰ اور ہبل لات و منات — اور اساف و نائلہ باطل صفات
بت پرستی میں رکھا تھا جاوداں — وہ بڑے تھے شرک میں سر و عیاں
وہ زمیں بس فضل سے اللہ کے — ہوگئی ہے پاک کفر و شرک سے
ششم شوال میں بازیب زین — جا کے حضرت نے کیا جنگ حنین
تھے قبائل جتنے در ملک عرب — ہوگئے تابع شہ عالم کے سب
جب سنے وہ فتح مکہ کی خبر — یوں لگے کہنے کو باہم فخر کر
جب بچانے جنگ کا ڈھب خوب وہ — اسلئے ہی ہوگئے مغلوب وہ
ہمپہ وہ آنے کے آگے جنگ پر — ہم ہی جانا ہے بھلا اقدام کر
انکا لوٹا جائیگا مال و منال — پس وہیں عازم ہوئے بہر قتال
بعضے یاروں نے کیا اس طرح لاف — کہ نہ ہم مغلوب ہونگے در مصاف
کیونکہ ہے فتح و ظفر از کردگار — (بدان جنگ) قلت و کثرت سے نہیں ہے زینہار
اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا — وہ بھی اپنی فوج لے کر چلدیا

(حاشیہ:) ود کا و نسر کے نام کا بت بنانا
(حاشیہ:) حضرتؐ کا سارے بتوں کو تڑوا دینا

اور

اور کیا تھا حکم اپنی قوم کو
مال و اولاد و زناں سب ساتھ لو
تیر اندازاں بہت ان میں آ
سب کمیں گہ میں چھپے تھے جا بجا

سرورِ عالم ز صحرائے حنین
صبح کو تیار ہو لیے ریب میں
پہن دو بکتر ہو دُلدُل پر سوار
خود سر پر رکھ چلے بر کارزار

راہ وہ سیدھی نہ تھی اے ارجمند
تھی زمیں پست اور کہیں تھی وہ بلند
اور بہت تھے جا بجا سنگ و شجر
غازیاں چلتے تھے نالوں میں اتر

جبکہ متفرق ہوئے مسلمیں
مارتے تھے کافراں تیر از کمیں
اور پیچھا کر کے یکبار سب
غازیاں تب ہو گئے لاچار سب

تھا ہراول پر جو خالدؓ نامدار
تھے سلیمی چند ساتھ اسکے سوار
مارے تیروں کے سب انکے ترنگ
ہیں لگے بس بھاگنے کو بیدرنگ

اور مکے میں جو تھے نو مسلمیں
جب ضعیف انکا تھا ایمان و یقیں
بھاگ گئے وہ بھی لگے بے اختیار
فوج میں آیا تزلزل ایکبار

چند یاراں رہ گئے حضرتؐ کے ساتھ
یعنی شیخینؓ و علیؓ پاکذات
اور عباسؓ و زبیرؓ ابن العوام
فضلؓ و ایمنؓ اور اسامہؓ نیکنام

عم سرورؐ یعنی حارث کے پسر
تھے ربیعہؓ بھی ابو سفیانؓ دگر
ابنؓ مسعود اور جعفرؓ اور قثمؓ
رہ گئے اتنے ہی باشاہِ امم

پکڑا تھا عباسؓ حضرتؐ کی رکاب
باگ بوسفیانؓ حارث باصواب
شاہؐ مرکب کو اٹھاتے تھے وہیں
تا کرے حملہ بہ کفار لعین

پر ابوسفیان حارثؓ نیک خو
چھوڑتا ہرگز نہیں تھا باگ کو
کہتے تھے شہؐ میں نبی ہوں لا کذب
اور میں ہوں ابن عبد المطلب

یعنی میں سچا خدا کا ہوں نبیؐ
جھوٹ پیغمبر نہیں کہتا کبھی
فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا
ہے یقیں وہ فتح بیشک دیوے گا

پس کہے عباسؓ کو شاہِ خیار
بیعت الرضوانیوں کو تو پکار
تب پکارا ان کو وہ سب ارجمند
چڑھ بلندی پہ باآواز بلند

کہ رسول اللہ فرمائے ہیں یاد
جلد تر تم آؤ اے فرخ نہاد
حکم سنتے ہی نبیؐ کا وہ شتاب
دوڑے ہیں لبیک سے دیتے جواب

مرکباں سستی کئے جنکے کہیں
کود کر وہ دوڑ کر آئے وہیں
ہوگئے جب جمع یکسو غازیاں
شاہؐ فرمائے لڑو باکافراں

کنکر اک مٹھی لے حضرتؐ باشکوہ
پھینک دے انپر کہے شاہت وجوہ
کافروں میں کوئی شخص ایسا نہ تھا
کہ نہ اسکی آنکھ میں کنکر پڑا

یوں ہوا آواز کنکر کی وہاں
طشت میں گویا گرے از آسماں
پس لگے ہیں بھاگنے وہ کافراں
مارنے انکو لگے ہیں مومناں

اور ملک بھی آ لڑے ہیں پنج ہزار
سارے ابلق گھوڑوں پہ ہو کر سوار
کافروں کا جو علمبردار تھا
قتل اسکو کر دئے ہیں مرتضےؓ

کافراں پائے شکست آشکار
مومناں فتح و ظفر با افتخار
ہوگئے مقتول ستر کافراں
چار ہی پائے شہادت مومناں

مشکیاں ان کافرونکو باندھ کے
پاس شہؐ کے مومناں لانے لگے
اور مسلماناں غنیمت بےحساب
پائے ہیں اس فتح میں کامیاب

اور وہاں سے جلد بعضے کافراں
بطن نخلہ کی طرف بھاگے نہاں
اور طرف اوطاس کے بعضے گئے
قصد اس جا جمع ہونے کا کئے

بطن نخلہ کیطرف جا غازیاں
کر دئے ہیں قتل بعضونکو وہاں
قید کر لائے ہیں بعضوں کے تئیں
در حضور بادشاہ مرسلیں

تھا ابو عامرؓ جو مرد اشعری
دیکے حضرتؐ اسکو فوج و ہتری
جانب اوطاس بھیجے اے سعید
وہ ہوا ان سے وہاں لڑ کر شہید

پس ابو موسیٰؓ کہ تھا جو اشعری
تھا بھتیجا اسکا پایا سروری
لیکے وہ جھنڈا کیا ہے کارزار
فتح و نصرت اسکو بخشا پروردگار

حضرتؐ کی جود و بخشش

گر زن و اولاد کو ان کے اسیر
عرض وہ حضرتؐ سے یوں کرنے لگی
گر تو میرے پاس چھپتی ہے لے ہے
چاہی جانا قوم میں شاہ انام
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا
ماہِ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچویں
چھے ہزار آئے تھے بردے در شمار
اوقیہ جو ہے بوزن چہل[۴۰] درم
خمس تھا جو حصہ شاہ انامؐ
جب ابوسفیانؓ نے چاہا مصطفےٰؐ
اوقیہ چالیس سو اشتر دگر
اسکو بھی بخشے ہیں اتنا شہریار
آپ سا ہرگز نہووے کوئی کریم
پھر وہ راغب جب یادِ پر ہوا
اور جعرانہ میں وہ شاہؐ انام
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال
جو تھے راضی ہو فرمائے انہیں
اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس
دونگا تجھ کو تیرے سب اہل و عیال
یہ خبر سن شاد ہو آیا ہے وہ
اور جعرانہ میں سالارؐ انام
شب کو ہی مکے کو جعرانہ سے آ
یک صحابی نام تھا جنکا عقاب

لایا ہے درِ خدمتِ شاہ بشیرؐ
کہ رضاعی بہن ہوں میں آپکی
خوش رکھونگا ساتھ عزت کے تجھے
اسکو بخشے ایک باندی ایک غلام[۱]
بھیجے جعرانہ طرف شاہؐ ہدا
اور تھا وہ روزِ پنجشنبہ یقیں
اور اونٹ آئے تھے چوبیس ہزار
چار ہزار آئے تھی سے بیش و کم
اس سے تو مسلم رئیسوں کو تمام
ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
اسکو بھی بخشے ہیں سالارؐ بشر
تب معاویہ کہا ہو بے قرار
نیک بدلہ آپکو دیوے رحیم
اور سو اشتر کئے اس کو عطا
جب کئے قسمت غنائم کی تمام
بٹ گئے تھے گرچہ وہ بقیل و قال
ایک کے بدلے میں سو دونگا تمہیں
نقل ہے طائف میں تھا تب آ انہیں
اور مواشی اور سب مال و منال
شاہؐ پر ایمان ہیں لایا ہے وہ
سیزدہ[۱۳] دن تک رہے اسے نیکنام
لائے ہیں ارکان عمرے کے بجا
فتح کے دن پایا ایمان سے نصاب

ان اسیروں میں ہی شیما آئی تھی
شہؐ اسے پہچان کر رونے لگے
اور اگر چہتی ہے جاوے قوم پاس
وہ مشرف تب ہی ایمان سے ہوی
قلعۂ طائف پہ بعد از جنگ کر
جو غنیمت پائے در فتح حنین
تھے زیادہ بکریاں از چہل[۴۰] ہزار
شہؐ کئے قسمت غنائم کی وہاں
بالضرور از بہر تالیف قلوب
وہ کہا بیٹا جو میرا ہے یزید
اسنے کی پھر عرض اے شاہؐ ہدا
یارسولؐ اللہ یہ جود و کرم
نقل ہے جو تھا حکیم ابن حزام
یونہی بہتوں کو دئے شاہؐ خیار
آ وہاں قوم ہوازن جلد تر
کر سفارش انکی سالارؐ انام
اور طرف سے اپنے ان بردوں کو سب
اسکو یہ پیغام بھیجے ہیں رسولؐ
اور سو اونٹ اس طرف سے بھی مرے
مدح میں شہؐ کے کئی بیتیں کہا
ہجدہم[۱۸] تھی ماہ ذوالقعدہ کی جان
پھر کے جعرانہ میں شاہِ سرفراز
جب قریشوں میں تھا وہ فاضل بڑا

کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دائی کی
اپنی چادر پر بٹھا کہنے لگے
بھیجو نگا عزت سے تمکو بے ہراس
اور خوشی سے قوم میں اپنی گئی
پہنچے جعرانہ کو آ خیر البشرؐ
تھی وہاں وہ استقلال پے رب مبین
یک روایت ہی کہ تھے وہ بیشمار
مال و زر بخشے ہیں سبکو بیکراں
ہیں نوازے جود او بخشش سے خوب
بخشو کچھ اسکو بھی اے فرد وحید
ہے معاویہ نپسر دوسرا مرا
آپ پر ہے ختم بر وجہ اتم
اسکو سو اشتر دئے شاہؐ انام
ہو گئے مفلس بہت سے مالدار
فخرِ ایماں سے ہوئی ہے مفتخر
انسے دلوائے ہیں واپس وہ تمام
خلعتیں بخشے بہت شاہ عربؐ
کہ اگر ایماں کریگا تو قبول
از رہِ انعام بخشونگا تجھے
حسب وعدہ شہؐ کئے اسکو عطا
باندھکر احرام عمرے کا وہاں
صبح کی آ کر گزارے ہیں نماز
اسکو مکے کی حکومت کی عطا

[۱] لونڈی غلام ۱۲

اور

ولادت حضرت ابراہیم

وفات حضرت زینب

اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری	اور معاذ ابن جبل کو بھی نبی	چھوٹے مکے میں لوگوں کے تئیں	وہ سکھاوے مصحف و احکام دیں
اور ابو سفیان کو نجران پر	کردیئے والی شہ جن و بشر	حج کئے کفار مکے میں مگر	اس برس میں نہ دی آئیں پر
مومنوں کو ساتھ لیکر بے عتاب	حج اسلامی کیا ہے باصواب	اور ذوالقعدہ کے آخر میاں	یا اوائل بیچ ذوالحجہ کے جان
آمدینے کو ہیں پہنچے مصطفےٰ	پھر مدینہ رونق و زینت لیا	اور وہ شہزادہ نبی کا نور عین	یعنے ابراہیم دیں کا زیب و زین
ماریہ کے بطن سے پیدا ہوا	وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا	اور کی ہے اس برس میں ہی وفات	شہ کی دختر زینب قدسی صفات
اور اسی سال ہیں کر افراق	چاہے حضرت دینا سودہ کو طلاق	بولی ہیں چاہتی ہوں دل سے یا نبی	حشر میرا بیبیوں میں آپ کی
یہ معاذ بس مجھے اے شاہ دیں	مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہیں	اپنی باری عائشہ کو باوفاق	میں نے بخشی دیکھو مت کیجو طلاق
	عرض کو سودہ کے فرما کے قبول	باز آئے اس ارادے سے رسول	

مسجد نبوی میں منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پر جو خطبہ پڑھتے تھے۔ جب منبر بنا حضرت اس پر سوار ہوئے ستون حنانہ بلند آواز سے رونے لگا

صورت منبر شریف

ستون حنانہ کا رونا

اور اسی سال منبر اے میاں	مسجد نبوی میں بنوائے ہیں جاں	قبل منبر مسجد نبوی میں تھا	ٹکڑا خرمے کے ستون کا یک بڑا
جذع خرمہ اسکو کہتے تھے تمام	اور حنانہ بھی جان اسکا ہے نام	خطبہ پڑھتے تھے اسی پر مصطفےٰ	عرض یکدن یک صحابی نیں کیا
خطبہ پڑھنے حکم گر ہو آپ کا	ایک منبر کی میں کرتا ہوں بنا	اسکو تب رخصت دئے خیر الوریٰ	جلد وہ تیار یک منبر کیا
تین پائے اسکے تھے اے باصفا	اب مساجد میں ہے جیسا جابجا	سرور دیں کے پسند آیا یہ کام	جمعہ کے دن بیچ وہ سالار انام
جب وہ منبر پہ ہوے آکر سوار	وہ ستوں رونے لگا تب زار زار	اسکا رونا درد کا ایسا تھا تب	اونٹنی جوں روئے بچہ گم ہو جب
یک روایت ہے کہ رویا اس طرح	ماں کی خاطر روئے بچہ جس طرح	یک روایت ہے کیا ایسا حنین	والہ و شیدا کرے جیسا حنین
مختلف آوازیں ہے با خبر	ایسے ہی آئے روایات دگر	درد سے ایسے غرض رویا ہے وہ	تب آخر کو نہ لا ترک کا ہے وہ
جب جدائی سے نبیؐ کی وہ ستوں	اس طرح رونے لگا حد سے فزوں	اہل مجلس کو بھی سب رقت ہوی	سب کے سب رونے لگے اصحاب بھی
ہوگیا مجلس میں اک شور و فغاں	ایک واویلا کئے خرد و کلاں	کچھ نہ باقی تھا کسی میں اختیار	مچگیا یک غل تھا ہر اک زار زار
تب اتر منبر سے وہ سالار ناس	ہیں بلائے اس ستوں کو اپنے پاس	وہ تڑپتا اور زمیں کو چیرتا	جلد آیا نزد شاہ انبیا
شاہ اسپر ہاتھ رکھے لطف سے	اور گلے اپنے لگائے ہیں اُسے	دیکھا جوش و خروش اسکو جو تھا	مثل بچے کے سسکنے کو لگا
شہ کہے چاہے اگر تو اے ستون	تو جہاں تھا پھر اسی جا پر ہوں	تا تو پھر سرسبز ہووے آشکار	پھول پھل دیوے تجھے پروردگار
گر تو چاہے فضل سے اللہ کے	جنت ماوےٰ میں ہی پیروں تجھے	چشمے نہریں جو ہیں جنت میں رواں	انکا پانی تجھکو پہنچے گا وہاں

انبیاؑ اور اولیاؑ عالی مقام / آویں سایہ میں ترے با احترام
وہ ستوں بر بیں ابھی تھا آپ کے / گوش پاک اپنا طرف اسکے رکھے
یعنی حال بیں نے ایسا ہی کیا / یعنے میں جنت میں تجھ کو بو دیا
شہ کہیں میں اسسے جو پوچھا یہاں / کیا تو دنیا چاہے یا باغ جناں
یک روایت ہے کہ از حکم نبیؐ / آہی جا مدفون کئے اسکو بھی
ایک روضہ ہے ریاض خلد سے / خلد سے دنیا میں لائے ہیں اُسے
حشر کے دن جنتی چیزیں تمام / داخل جنت ہی ہوویں لاکلام
اور ستوں کے باب میں وہ شاہ دیں / تب کئے ارشاد یوں بر حاضریں
اور یہ منبر کی حدیث آیا ادب / وہ حسن بصری بیاں کرتا تھا جب
جبکہ روئے اس طرح ہو کر حزیں / تم احق ہوائے گروہ مومنیں
اور وہ منبر مسجد نبوی کا جاں / اصل غابہ سے بنائے ایمیاں۔
دو گز شرعی تھا اس منبر کا طول / اور چوڑائی تھی اک گز کی نہ بھول
اور غلاف جامۂ خبطی اُسے / پہلے پہنائے ہیں عثمانؓ جانئے
تب وہ منبر کے تئیں جنبش ہوئی / ایکسا ظلمت ایسی پیدا ہو گئی
پس معاویہ نے اس سے باز آ / ہیبت سے یاں یوں صحابہ سے کہا

حضرت کے منبر کا طول و عرض

تنبیہ

حسن تو اس خدشہ کا میں لکھوں جواب / اب ز تفسیر عزیزی با صواب
پر ہیں حیوانات کے روحیں تمام / تن کے تدبیر و تصرف میں مدام
دوسری چیزوں کی روحیں آہین / جبکہ تدبیر و تصرف میں نہیں
انکے روحوں کا تعلق اس لئے / عامیوں کی دید سے پنہاں رہے
خاص پر تو جبکہ ان پر ہوویگا / انبیا یا اولیا کے روح کا
اثر بالقوۃ جو ہے آہیں نہاں / ہوویگا بالفعل تب اسسے عیاں
جو بسا اوقات میں سنگ و شجر / بات حضرت کے کئے ہیں سربسر

ہر چیز کو جان ہے

اور تناول وہ کریں میوہ ترا / عز و شاں ایسی تجھے دیوے خدا
ہے روایت شاہ فرمائے نعم / قد فعلتہ قد فعلتہ از کرم
پوچھے تب اصحاب اے خیر البشرؐ / کیا یہ کہتا ہے ہمیں دیجو خبر
اس نے چاہا باغ جنت کی زمیں / میں کہا ہاں بو دیا تجھکو وہیں
اور حقیقت میں معظم وہ مکان / قبر اور منبر کے جو ہے درمیان
حجر اسود جونکہ جنت ہی ہیں لائے / اور اسے دیوار کعبہ میں لگائے
اور فرمائے ہیں یوں خیر البشرؐ / کہ مرا منبر ہے میرے حوض پر
گر نہ دیتا اسکو میں چین و سکون / حشر تک ایسا ہی روتا یہ ستون
آپ روتا اور کہتا بار بار / ہجر پیغمبرؐ میں لکڑی زار زار
ہو کہ مشتاق لقائے مصطفیؐ / آپکے رو دیں جدائی میں صدا
اور ہے غابہ ایک جنگل کا شجر / کہ مدینے سی ہے وہ نو میل پر
اور چوڑائی ہر اک درجے کی بھی / تھی مقرر جانئے ایک شبر کی
اور معاویہ وہ منبر ایک بار / شام کو لیجانا چاہا جب آیار
کہ تمامی شہر کو گھیری ہے زود / اور ستارے ہوگئے دن کو نمود
زیر منبر دیکھنا چاہا تھا میں / کہ کہیں کھائی ہو مٹی اسکے تئیں
فلسفی گر شبہ یہ آوے تجھے / کہ ستوں بیجاں سخن کیونکر کرے
کہ ہیں مخلوقات جتنے ایمیاں / انسے ہر اک چیز کو ہے روح جاں
اسلئے حرکات و سکنات اسپر / انکے سب لوگوں کو آتے ہیں نظر
اور حس و اختیاری حرکتیں / دائمی انکے نہیں ہیں ذات میں
باوجود اس بات کے ہو گاہ گاہ / انکے روحوں کا اثر بے اشتباہ
انکے اعجاز و کرامت سے مگر / ہووے گویا بالیقیں سنگ و شجر
از احادیث صحیحہ اے ذکی / بالتواتر بات یہ ثابت ہوی
چلکے آئے آپ کو سجدہ کئے / اور گواہی بھی رسالت پر دئے

اور جبل دوسرے جبل سے جو کہا
ذاکر حق تجھ پہ کوئی گزرا ہے کیا

روح ہے ہر چیز کو جو اے ضبیر
سورۂ یٰسین کے آیا ہے اخیر

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

سورۂ اسریٰ میں ہے اے باادب
کرتی ہے ہر چیز بھی تسبیح رب

اور حنانہ جو وہ نعرہ کیا
ہے اسی عالم سے یہ سب آفتا

روح کی تعبیر کی ملکوت سے
حق نے قرآں میں صریحاً دیکھئے

پاک ہے رب ہاتھ میں جسکے سدا
ہے یقیں ملکوت ہر اک چیز کا

لیک تسبیحات پر ان کے یقین
آگہی تمکو نہیں تمکو نہیں

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور صحیح آئیں حدیثیں ہیں عیاں
جب کرے رحلت مسلماں از جہاں

اور جہاں تک جاوے آواز اذاں
ہوں گواہ سنگ و شجر اسکے وہاں

اور جلال الدین پیر معنوی
جو لکھا ہے در کتاب مثنوی

کوہ کو ہستی ہے مخفی نقل سے
عقل کیوں ہستی بے چوں پا سکے

یعنی مومن کو نہ دیتا تھا ضرر
کرتا تھا کفار کو زیر و زبر

گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی
چھوڑ کر مومن کو کیوں کافر کو لی

اس زمیں کو گر نہ ہوتی چشم جاں
کھینچ لی قارون کو کیونکر ناگہاں

گر وہ حنانہ کو چشم دل نہ ہو
ہجر پیغمبر میں کیوں رویا کہو

الغرض ہر شے کو ہے اک روح ہاں
اسکو حکما بھی نہیں سمجھے ہیں جاں

نور تبعیت سے نبیوں کے مگر
ایسے مخفیات آتے ہیں نظر

نہ پڑی ہے اُس پہ حکما کی نظر
اسلئے منکر ہوئے وہ بدگہر

فلسفی باتوں پہ ہی حیران ہیں
اور دینیات سے انجان ہیں

فلسفہ پر اسلئے انکے تئیں
آوے دل پر خطرہ صدق و یقیں

وہ نہیں ہے قابل صدق و یقیں
گر قبولے عقل بھی اسکے تئیں

گر نہ آوے عقل کے ادراک میں
قاصر اپنی عقل کو بھی جان لیں

حق بجاوے ہر مسلماں کے تئیں
کہ ہو تابع عقل کے کھو دے نہ دیں

وہ گروہ آنے کے آگے ایک روز
یہ خبر حضرت نے دی ہے دلفروز

وہ سواراں لو ہی آ حاضر ہوئے
اور ایماں سے مشرف ہو گئے

جس زمیں اوپر وہ پڑھتا تھا نماز
وہ زمیں روتی ہے با سوز و گداز

ہر موذن پس کرے اے فرحمند
بانگ میں آواز کو اپنے بلند

ترجمہ اب اسکے چند ابیات کا
دیکھ لکھتا ہوں یہاں اے باصفا

گر نہ ہوتی چشم بینش باد میں
فرق کیوں کرتا وہ قوم عاد میں

آتش نمرود گر بے چشم تھی
پھر خلیل اللہ پر کیوں رحم کی

گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو
تابع داؤد کیوں ہر بار ہو

یہ زمیں در حشر بر ہر نیک و بد
ہووے بن دیکھے گواہ کیوں بے سند

اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام
رحمۃ اللہ علیہ بالدوام

جب ہوئے نور نبوت سے وہ دور
چشم دل ہیں کور انکے بالضرور

روح وحی انبیا فرخ نہاد
جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے نہاد

چند لوگ اس عصر کے بھی جاننے
ہیں جو انگریزی کتابیں ہی پڑھے

نہ عقائد فقہ سے رکھتے خبر
اور نہ قرآن و احادیث و سیر

انبیا کے وحی سے حالانکہ جو
صحت و تحقیق سے ثابت نہ ہو

وحی سے جو بات ثابت ہو چکی
بس حقیقت میں وہی ہے واقعی

عقل سے انکار دینیات کا
گمرہی اور کفر ہے بے انتہا

اور اسی سال میں نزد نبی
وفد اک آئی ہے عبد القیس کی

چند سواراں شرق جانب سے نکل
آئینگے ایمان لانے کو بھی کل

نقل ہے وہ بیس تھے ہوا سب
اپنے گھوڑوں سے وہ آ اترے ہیں جب

قدم بوسی کا جواز

دست و پا کو شاہ کے بوسہ دیئے　　اشتیاق و آرزو ظاہر کیئے
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا　　پائے بوسی ہے بزرگوں کی روا

ہجرت سے نویں سال کا احوال

ہے تبوک اک جا رے اے فرخندہ پے　　درمیان شام اور مدینے کے جو ہے
کرتا ہے لشکر کشی بہر قتال　　پیشگی وے ماہوار ایک سال
انکے لشکر کے ہراول کے سوار　　پہنچے ہیں بلقا تلک آشکار
سخت تابستان کا موسم تھا وہ جاں　　اور بھی غلے گرانی بیکراں
حضرت فاروقؓ دیتے ہیں خبر　　کہ کئے یہ حکم جب پیغامبرؐ
آج ہی البتہ ہو بقیل و قال　　کہ زیادہ اس سے ہیں رکھتا ہوں مال
اے عمرؓ از بہر اطفال و عیال　　کسقدر چھوڑا ہے تو مال و منال
بعد ازاں لائے ہیں صدیق ہمام　　مال وہ جتنا کہ رکھتے تھے تمام
وہ کہے ان کیلئے رکھا ہوں ہاں　　حقکو اور حق کے نبیؐ کو بگماں
مرتبے میں بھی تمہارے ہمگیان　　اسقدر ہی فرق ہے سر و عیاں
یک روایت عائشہؓ سے آئی ہے　　کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
پوچھی میں ہے کوئی ایسا نیک کار　　نیکیاں اسکی ہیں تاروں کے شمار
مینے کی تب عرض اے سلطان دیں　　پھر کہاں حسنات صدیقؓ گزیں
اور فرمائے ہیں وہ سالار دیں　　فضل جو پایا ہے بوبکرؓ حزیں
یعنے وہ اخلاص و صدق معرفت　　ہے کہ پایا اس سے وہ مرتبت
وہ جو خرچے راہ حق میں مال و زر　　دیں پیغمبرؐ کی ہے تائید پر
از شروع بعثت خیر الورےؐ　　تا وفات آں امام الانبیاؐ
کام آیا کس کا ایسا مال و زر　　کون ہے امت میں ایسا ذوالوقر
اور وہ ایمان لانے کے سبب　　[له] بیچ دیتے تھے انہیں کفار تب
اسمیں ان کا سیم و زر مال خطیر　　ہو چکا صرف بر برنا و پیر

صدیق اکبر کا تمام مال اس جنگ کے لیے دے دینا

شارح مشکوٰۃ شیخ دہلوی　　یوں یہاں لکھتا ہے بر وجہ قوی
یہ خبر مشکوٰۃ میں موجود ہے　　اسکا راوی سنن ابوداؤد ہے
اور نویں سال میں سن لیجئے　　شاہؐ دیں جنگ تبوک اوپر گئے
شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر　　روم سے ہرقل وہاں آن کر
اور قبیلے چند عرب سے بھی نکل　　جا ملے ہیں ان سے از بہر جدل
یہ خبر جب سرور عالمؐ سنے　　جلد تر لشکر کی تیاری کئے
بہر امداد مساکیں مصطفےٰؐ　　حکم تب فرمائے ہیں بر اغنیا
یوں کہا میں اپنے دل میں سر بسر　　گر فضیلت ہو مجھے صدیقؓ پر
پس میں آدھا مال لا حاضر کیا　　دیکھ وہ پوچھے شاہؐ ہدا
میں کیا تب عرض اے پیغامبرؐ　　انکے خاطر بھی رکھا اتنی قدر
انکو بھی پوچھے رسول ذوالجلال　　کسقدر چھوڑا تو از بہر عیال
بولے حضرت فرق ہے اب جسقدر　　تم دونوں کی بات میں اب سر بسر
میں پشیماں ہو کہا صدیقؓ سے　　لمتیہ نا ہو گی کبھی سبقت مجھے
چاندنی یک شب میں سالار بشر　　لیٹے میرے گود میں رکھ اپنا سر
شاہؐ بولے ہاں عمرؓ کی نیکیاں　　ہیں بمقدار نجوم آسماں
تب کہے فاروقؓ کے سب نیکیاں　　مثل یک صدیقؓ کی نیکی کے جاں
نہ سبب سے ہے صلواۃ و صومؓ کے　　بلکہ اسکے دل کی ہے اک چیز کے
الغرض انکے فضایل میں صریح　　ہیں بہت ایسے احادیث صحیح
کون ایسا دین میں خرچا ہو مال　　اور ایسا کون پایا ہو کمال
مال انکا دین میں آیا ہے کام　　دین حق اس سے لیا جو انتظام
بعضے ضعفائے صحابہ نیک نام　　آہ وہ جو کافروں کے تھے غلام
مول لے انکو کئے دلشاد وہ　　کر دیئے للہ انہیں آزاد وہ
اور بعد از اس کے درہم چل ہزار　　جو کہ سرمایہ تھا ان کا آشکار

[له] جو زیادہ کرتے تھے ۱۲

عمر تیرہ برس میں وہ سبھی / خرچ کر ڈالے ہیں بر حکم نبیؐ
یعنے ہجرت کے سفر میں بالیقیں / مسجد نبوی کی بھی لینے زمیں
خالصاً للہ صدقہ اسکا سب / ہو چکا مقبول در درگاہ رب
اور کئے ارشاد یوں خیر البشر / کہ مجھے بوبکرؓ کا جوں مال و زر
الغرض صدیقؓ اپنا مال سب / خرچ کر ڈالے خدا کی راہ میں جب
اور دو جانب کو وہ کمبل کے ملا / کانٹا اک دونوں کناروں میں چھپا
اور کئے یہ عرض اے شاہ خیار / تھا پڑا صدیق اکبر مال دار
شہ کہے للہ مال اپنا تمام / حاجتوں میں سبکے ہے خرچا تمام
اور فرماتا ہے یوں صدیق کو / کیا یہ ایسی فقر کی حالت میں تو
سنتے ہی صدیقؓ یہ پیغام رب / عشق اک پیدا ہوا انکو عجب
میں مرے رب سے ہوں راضی بالدوام / میں مرے رب سے ہوں راضی صبح و شام
الغرض سب مال صدیقؓ ہمام / دین حق میں ہی بہت آیا ہے کام
یک روایت ہے کہ وہ بھی در شمار / ہو گئے پورے درم چالیس ہزار
قافلہ اک حضرت عثمانؓ کا / شام کے جانے لئے تیار تھا
بولتا ہے یوں قتادہؓ باوقار / اونٹ تھے اس قافلہ میں یکہزار
اور وہ دینار لائے دس ہزار / شاد و خرم ہو گئے شاہ خیار
عبدالرحمانؓ ابن عوف نامدار / بھی درم حاضر کیا چالیس ہزار
نصف چھوڑا اس میں از بہر عیال / نصف یہ بہر رضائے ذوالجلال
تو جو رکھا اور یہ لایا جو مال / دیوے ان دونوں میں برکت ذوالجلال
یونہی اکثر اغنیائے نامور / آپکی خدمت میں لائے مال و زر
اور عاصم بن صدی آبا شعور / سو وسق حاضر کیا لاکر کھجور
پانی کھینچا میں نے لوگوں کیلئے / مزد میں دو صاع یہ خرما دیئے
اس سے وہ یک صاع خرما کر قبول / رکھے سب صدقات کے اوپر رسولؐ

چھے ہزار اسکے سوا درہم جو تھے / بار ہا خرچ اسکو بھی کرنے لگے
اور سوا اسکے جو آتے نیک کام / خرچ کرتے ہی رہے اسمیں مدام
سورۂ واللیل میں اللہ نے / دی شہادت اسپہ اپنے فضل سے
بے تردد فائدہ جیسا دیا / نہ کسیکا مال یوں نافع ہوا
موتی یک کمبل کا ٹکڑا بے ملال / ایکدن آخر گلے میں اپنے ڈال
آئے ہیں در مجلس سالار دیں / پس وہیں نازل ہوئے روح الامیں
کیا ہوا اس کا وہ سب مال خطیر / کہ جو یوں بیٹھا ہے مانند فقیر
یوں کہے جبریلؑ اے شاہ انام / حق کہا صدیق اکبر کو سلام
مجھ سے اب راضی ہے یا خاطر ملول / انکو یہ پیغام پہنچائے رسول
صاحبان حال سا بیخود ہوئے / بار بار اس طرح تب کہنے لگے
میں مرے رب سے ہوں خوش ہر حال میں / فقر میں وسعت میں ہر احوال میں
کہتے ہیں صدیقؓ در جنگ تبوک / جو کئے سب مال سے اپنے سلوک
اور صحابہ دوسرے بھی جلد تر / حسب طاقت اپنے لائے مال و زر
کر اسے موقوف وہ بحر سخا / شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا
اور یہ اونٹوں کے سوائے نیکنام / اسمیں تھے ہفتاد اسپ تیز گام
اے خدا راضی تو رہ عثمانؓ سے / میں بھی خوش ہوں اس سے دل اور جان سے
اور کیا یہ عرض باصد انکسار / کہ درم رکھتا تھا میں اسی ہزار
خدمت عالی میں اب حاضر کیا / شہ بہت خوش ہو کے ہیں دیتے دعا
خدمت عالی میں اب حاضر کیا / مال بھیجا عبدالرحمنؓ کو دیا
اور بعضے بی بیان باکمال / بھیجے اپنے تن سے سب زیور کمال
بوعقیلؓ یک صاع لا خرما کہا / شام سے تا صبح اے شاہ ہدا
میں کھا اک صاع از بہر عیال / اور یہاں یک صاع لایا ہے کہا
نقل ہے حیدرؓ کو شاہ بحر و بر / کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر

ان سبھونکی ہی حفاظت کیلئے
حکم فرمائے مدینے میں رہے

تب علیؓ نے عرض کی اے شاہ دیں
کوئی غزوے میں مجھے چھوڑے نہیں

یا رسول اللہ با اطفال و زناں
کیا مجھے اب چھوڑ جاتے ہو یہاں

انکو تب فرمائے شاہ مرسلیں
کیا تو اسبات پر راضی نہیں

کہ تری نسبت ہو ویسی میرے ساتھ
نسبت ہارون ہے جو موسیٰ کے ساتھ

فرق اتنا ہے کہ ہاروں تھے نبی
ہاں مرے بعد از نہیں دوسرا نبی

یعنے جبکہ طور پر موسیٰ گئے
تب خلیفہ اپنا ہاروں کو کئے

الغرض لشکر ہوا تیار جب
کوچ فرمائے رسول اللہ تب

تب مدینے میں منافق یوں کہے
کہ پیمبر تھے خفا کر ارؓ سے

اسلئے چھوڑے یہاں اسکو رسول
مرتضیٰؓ سنکر ہوئے از بس ملول

جرف میں جا کر ملے شہ سے شتاب
اور کئے احوال سب عرض جناب

شہ کہے ہے جھوٹ انکا قیل و قال
مینے چھوڑا تھا تجھے بہر عیال

وہاں سے جب ثنیہ میں آ منزل کئے
شاہِ موجودات لشکر کے لئے

غازیاں تھے فوج کے ستر ہزار
قول دوسرا لاکھ تھا انکا شمار

اونٹ اس لشکر میں تھے بارہ ہزار
اور گھوڑے دس ہزار اے باوقار

بیرقاں تقسیم فرمائے وہیں
سب قبائل میں امام مرسلیں

ہاتھ میں صدیقؓ کے جھنڈا بڑا
لطف سے سرور نے فرمایا عطا

اور نشان انصار کا آپ بذات
شہ دئے ہیں زیدؓ بن ثابت کے ہاتھ

اور در دستِ زبیرؓ ابن العوام
اور ایسا ہی قبائل میں تمام

رکھے طلحہؓ کو بہ سمتِ میمنہ
عبدالرحمانؓ کو رکھے بر میسرہ

اور ہراول پر تھا خالدؓ بن ولید
پس ہوئے آگے رواں شاہِ وحید

ہے روایت بوخیثمہؓ جنگ کو
نہ گیا اور تھا مدینے میں ہے جو

دھوپ میں وہ ایکروز آیا ہے گھر
اسکی تھی دو بیبیاں نیکو سیر

باغ اندر اپنے منڈوے ڈال دو
آب پاشی کر کے وہ پاکیزہ خو

کر خنک پانی پکا بہتر طعام
فرش بچھوا منتظر تھے اے ہمام

بوخیثمہؓ آکے یہ دیکھا ہے جب
اشکریزاں ہو لگا کہنے کو تب

دھوپ بارے میں چلے شاہؐ ہدا
ناز و نعمت یہ مجھے کیسے روا

میں تو اس منڈوے میں نا جاؤں کبھی
جب تلک دیکھوں نہ اقدام نبیؐ

کر بھی تیار اسباب سفر
رہ میں جا شہ سے ملا ہے جلد تر

الغرض مدین میں پہنچے مصطفیٰؐ
اور گزر شہر حجر پر جب ہوا

قہر پائے تھے وہاں قوم ثمود
اسلئے فرمائے یوں یاروں کو زود

کہ جو تھی قوم ثمود اے مومنو
قہر اترا تھا یہاں ان پر سنو

اور اب تک انکے ارواح پلید
سب عذاب ایسا یہ پاتے ہیں شدید

جبکہ اترا تھا یہاں حق کا غضب
کوئی مت اترو رکھو پس خوف رب

اور یہ ویرانے میں کھانا مت پکاؤ
مت پیو پانی یہاں کھانا نہ کھاؤ

اور ان سب ظالموں کے ہیں یہ گھر
تمکو ویرانے جو آتے ہیں نظر

مت گھسو اسمیں نہو تا مبتلا
تم بھی در آسیب و آفات و بلا

اور گزرو جلد تر ہو زار زار
کرتے استغفار سب با انکسار

آپ بھی چادر کو منہ پر اوڑھ کر
اونٹ کو ہانکے وہاں سے جلد تر

جا کے منزل میں کئے ہیں جب نزول
حکم یہ فرمائے ہیں سبکو رسولؐ

کہ رہیں سب آج کی شب ہوشیار
کوئی نا نکلے اکیلا زینہار

ناگہاں اک شخص جا نکلا وہاں
پائخانے کے لئے پایا زیاں

یعنے تب اسکا گلا گھونٹا گیا
شاہ پڑھ کچھ دم کئے پایا شفا

نکلا اک دوسرا بھی اس شب جانے
اونٹ اپنے ڈھونڈھنے کیواسطے

اسکو تب بارا اڑا کر لے گیا
وہ بنی طے کے پہاڑوں میں گرا

طے کے لوگ اسکو اٹھا کر لائے ہیں
شہ کے لشکر میں اسی پہنچائے ہیں

اور اک دن راہ میں پانی نہ تھا
اور وہاں پر خشک چشمہ ایک تھا
ایک بگا اس سے نکلا ہے تبھی
کہ بلا شک اب ہی پانی سے یقیں
اس سفر میں معجزے ایسے وفور
رعب سے اس شاہ کے ترساں ہوے
تھا بڑا ذی قوت و ذی اقتدار
عرض کی خالدؓ نے اے شاہِ امم
چاندنی شب تھی وہ خالدؓ با صفا
ناگہاں اک گائی جنگلی آن کر
وہ گئے شخصوں کو لے بہرِ شکار
مار ڈالا اس کو خالدؓ بے گماں
بولا خالدؓ نے اکیدر کو وہاں
تھا اکیدر کا برادر اک مصاد
آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹاں دو ہزار
ہمرہِ خالدؓ اکیدر اور مصاد
تھوڑے عرصہ میں اکیدر اور مصاد
تھا حمص میں تب اسی شاہِ امم
دیکھ فرمائے وہ سالارِ عرب
باب میں اس جنگ کے جب ہی امیں
عرض تب فاروقؓ نے کی یا نبیؐ
دبدبہ اور عز و شوکت با شرف
جب عمرؓ کی رائے تھی محضِ صواب

شہؐ دعا مانگے تو مینہ برسا بڑا
کہتے ہیں تھا ہمیں بار یک ایک جھرا
فوج وہ سیراب سب اس سے ہوی
دور تک سر سبز ہو گئی زمیں
پائے ہیں سالارِ عالم سے ظہور
صلح ہی آکر کئے ہیں آپ سے
بھیجے ہیں خالدؓ کو اسپر شہریار
سخت دشمن ہے وہ اور یہ فوج کم
دومۃ الجندل پہ پہنچا جلد جا
سر گھسی قلعے کے ہی دیوار پر
آیا باہر اسپ پر ہو کر سوار
اور بھاگے اسکے یکسر ہمرہاں
گر تو چاہے تجکو میں دیکر اماں
تھا نگہباں قلعے کا لائے فی رشاد
آٹھ سو باندی غلاماں آشکار
آئے پس در خدمتِ شاہِ عباد
منصب ایماں سے پائے ہیں مراد
دعوتِ اسلام فرمائے رقم
جھوٹ بولا وہ عدو اللہ اب
وحیِ حق سے آپ پر آئی نہیں
بالیقیں رعب و مہابت آپ کی
آپ کی پائی ہے شہرت چو طرف
ہو گئی حضرتؐ کی مقبول جناب

جبکہ پہنچے بر تبوک آکر نبیؐ
دستِ پاک اپنا رکھ اسپر مصطفیٰؐ
اور فرمائے تمہارے سے اگر
مخبرِ صادق دئے تھے جوں خبر
بیس دن تک تھے پیمبرؐ در تبوک
دومۃ الجندل کا حاکم ایمیاں
چار سو اور بیس اسوارے ایں
شہؐ کہے اسکو بمیدان شکار
ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر
زن اکیدر کی بہاڑی پر چڑھی
اسکو جا خالدؓ نے پکڑا ابید رنگ
حکم خالدؓ کو کئے تھے شاہِ ناس
شہؐ کی خدمت میں لیجاتا ہوں بلا
پہلے قلعہ کھولنے راضی نہ تھا
چار سو بکتر بھی نیزے چار سے
کر مقرر اسپہ جزیہ اس زماں
جب تبوک اوپر اقامت شہؐ نے کی
تب لکھا وہ شاہِ عالم کو جواب
اور کرتے تھے پیمبرؐ انتظار
جنگ کی سبقت میں تب اصحاب نے
بلکے ہرقل سے بہت حیراں ہوا
ہے بھلا اس سال واپس جائیں ہم
پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

اس جگہ پانی کی تنگی تھی بڑی
اور وضو فرما کے مانگے ہیں دعا
کوئی ہے زندہ تو دیکھے بے خطر
یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر
سنکے اطراف و جوانب کے ملوک
تھا اکیدر ایک نصرانی وہاں
ساتھ خالدؓ کے دئے سلطان دیں
تو پکڑ لیو یگا اس کو آشکار
بیٹھ کر اس وقت پیتا تھا خمر
اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی
بھائی تب اسکا لگا کرنیکو جنگ
لا اکیدر کو تو زندہ میرے پاس
کر مرے تحویل قلعے کو کھلا
کھولا عاجز ہو کے بعد اے با صفا
صلح کی ہے اس تب خالدؓ نے لے
شاہِ عالمؐ لکھدئے اسکو اماں
سنکے ہرقل کو بڑی ہیبت ہوی
کہ میں یہاں سے ہوا ہو بہر یاب
پر نہ آئے روبرو میاں بر کار زار
مشورت حضرتؐ کیئے احباب سے
کام سے اپنے پشیماں ہو گیا
بار دیگر قصد اسکا لائیں ہم
پھر مدینے کو نبیؐ عزت دئے

ایک عاشق رسول الثقلین عبد اللہ ذوالبجادین نوجوانی میں محض اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کئے اور ایمان لاکے سفر تبوک میں حضرت کے ہم رکاب ہوئے اور تبوک میں رحلت کئے حضرت آپکے قبر میں اتر کے دست مبارک سے دفن کئے

وہ جو عبد اللہ تھا مقبولِ رب
تھا وہ عبد اللہ بیکس و یتیم
چند بکرے اونٹ اور باندی غلام
دل سے راغب تھا بہت اسلام پر
تب چچا سے جا کہا وہ باوقار
اب کر سکتا ہوں پھر بھی انتظار
بات یہ سنکر کہا اس کا چچا
بولا عبد اللہ یہ مال و منال
پس وہ جا کر اپنی مادر سے ملا
لنگ یک ٹکڑے کو کر باندھا ہے وہ
ذوالبجادین یعنے اہل دو گلیم
اور معشوق نبی آ پہنچا ہے وہ
وہ کہا تب عرض اے شاہ بشیر
کب حضوری کی سعادت پاؤں میں
عبد عزیٰ ہوگا اس عاصی کا نام
پس وہ عبد اللہ از بہر خدا
اہل صفہ تھے فقیران مفلساں
چھوڑ کر گھر بار اور اپنا وطن
رات دن مشغول تھے طاعات میں
اور تھے سارے وہ مہمانِ رسول

ذوالبجادین اسکا ہے زیبا لقب
تھا نواحی مدینہ میں مقیم
ہے چچا سے اپنے پایا لا کلام
نیک تھا اسکو چچا کا اسکے ڈر
اے چچا مجکو یہی تھا انتظار
اور نہیں رکھتا ہوں کچھ صبر و قرار
کہ اگر تو جا مسلمان ہوویگا
چھوڑ کر جانے کا تو ہی قیل و قال
اور اپنا ماجرا ظاہر کیا
کر کے چادر دو سرا اوڑھا ہے وہ
ہے بجاد از کسرۂ با اے فہیم
مسجد نبوی میں جا بیٹھا ہے وہ
اک مسافر میں ہوں بیکس اور فقیر
ہاتھ کب یہاں کی دولت لاؤں میں
اسکو فرمائے ہیں تب شاہ انام
صدق سے کلمہ شہادت کا پڑھا
بے زر و مال تھے اور بیکسیاں
کھینچکر آفات اور رنج و محن
ذکر و فکر و شغل تسبیحات میں
اور دل و جاں سے تھے قربان رسول

وہ تبوک اور یہی پایا ہے وفات
پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا
بس محبت دولتِ ایمان کی
اس تمنا ہی میں کتنے دن گئے
کہ شرف ایمان کا تو پاوے گا
اور بھروسا بھی نہیں اس عمر کا
تجکو کوئی شے نہ ہرگز دیونگا
چھین سب لے لیا اس کا چچا
اسکی مادر ایک کمبل اسکو دی
ذوالبجادین اسلئے پایا لقب
پس اسی حالت سے وہ نیکو نصاب
جب نبی آئے نماز صبح کو
ایک مدت سے تھا مشتاق لقا
شکر للہ آج میں دیکھا قدم
نام عبد اللہ جان تیرا ہے اب
سرور عالم بہت ہی خوش ہوئے
اور نہیں رکھتے تھے وہ اہل و عیال
کر کے ہجرت آئے تھے وہ باشرف
توڑ کر ہر خواہش نفس خبیث
الغرض ایسا ہی عبد اللہ بھی

اسکا قصہ ہے عجب اے نیکذات
فضل حق سے نوجواں وہ جب ہوا
دل میں اسکے یک بیک پیدا ہوئی
تا کہ مکہ فتح کر حضرت پھرے
میں بھی تیرے ساتھ ایمان لاؤنگا
اذن دے پس تا میں ایماں لاؤنگا
بلکہ جو بخشا ہوں واپس لیونگا
چادر و لنگی تلک بھی لے چکا
اسکے دو ٹکڑے کیا ہے وہ بھی
کہتے کمبل کو بجاد اے باادب
ہے مدینے کی طرف نکلا شتاب
دیکھ کر پوچھے اسے ہے کون تو
تھا یہی ہر آن غلبہ عشق کا
دفع مدت کا ہوا درد و الم
ذوالبجادین ہے تجھے تیرا لقب
اہل صفہ میں اسے داخل کئے
اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال
تھے اور حق کے پیمبر کی طرف
سیکھتے حضرت سے قرآن و حدیث
سیکھنے قرآں لگا ہے از نبی

ایک دن ازبس کمال شوق سے / بیٹھ مسجد میں نہایت ذوق سے
مصحفِ اشرف بآواز بلند / پڑھ رہا تھا خوب تر وہ ارجمند
لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ / کہ تبوک پر چلیں سب بیدرنگ
کہ عمرؓ نے عرض از شاہِ جہاں / یا رسول اللہ یہ اعرابی یہاں
دیکھئے قرآں بلند پڑھتا ہے اب / ہو نماز و نہیں خلل جسکے سبب
تب کہے ارشاد یوں خیر البشرؐ / کہ تو اسکو چھوڑ دے اب اے عمرؓ
کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہی قبول / اب یقیں سوئے خدا سوئے رسولؐ
اس سے اب ظاہر ہوا یہ قیل و قال / کہ یقیں معذور ہیں سب اہل حال
ترک اولیٰ اور ادب کا بھی خلاف / حال کے غلبہ میں ہے ان سے معاف
الغرض لشکر کو لے خیر البشرؐ / جب چلے سوئے تبوک اے نامورؔ
عرض عبداللہ حضرت سے کیا / یا رسول اللہ اب کیجے دعا
تا خدا کی راہ میں ہوؤں شہید / اس کو فرمایا نبی نے اے سعید
پوست کوئی جھاڑ کا لا تو اب / شجر سمرہ کی وہ لایا چھال تب
باندھے ہیں بازو پہ اسکے مصطفےٰؐ / اور کہے اس طرح تب حق سے دعا
کہ کیا ہوں اے خداوند انام / خون اس کا اوروں پر ہیں حرام
عرض پھر اسنے کیا اس طرح تب / کہ شہادت سے مرا مقصود اب
شہؐ کہے از بہر خوشنودی رب / جنگ کی نیت سے تو نکلا ہے جب
تجکو تپ آویگی اس تپ سے ہی جاں / دار دنیا سے تو ہو ویگا رواں
پس خدا کے راہ میں ہی اے سعید / جانئے بیشک ہوئے تو شہید
اس سفر میں پس وہ مقبولِ خدا / تھا ملازم شاہِ عالمؐ کا سدا
جب تبوک پر کیا لشکر نزول / اسکو تپ آئی کہے تھے جوں رسولؐ
بس اسی تپ میں ہو پایا ہے وفات / کیا سعادت اور شہادت آئی ہاتھ
حارث مزنی کا بیٹا جو بلال / ہے کیا یوں نقل وہ فرخندہ فال
دفن جب اسکو کئے ہیں وقتِ شب / میں بھی حاضر تھا وہاں دیکھا ہوں سب
کہ موذن تھا جو حضرتؐ کا بلال / وہ لیا تھا تب چراغ اے باکمال
قبر میں اترے تھے خود خیر البشرؐ / اور جنازہ اس کا بوبکرؓ و عمرؓ
قبر میں دیتے تھے اسکے تب اتار / انکو فرماتے تھے یوں شاہِ خیار
کہ تمہارے بھائی کو اے باشرف / تم دونوں پہنچاؤ اب میری طرف
پس نبیؐ نے لحد میں اسکو رکھا / اور اینٹیں رکھ کے کی ہے یہ دعا
کہ ہوں میں خوشنود اس سے اے خدا / تو بھی رہ خوشنود بس اس سے سدا
یوں کہا ہے ابن مسعودؓ گزیں / کاش اسکی جا پہ میں ہوتا یقیں
تھا نہ یہ میری سعادت کا سبب / دائماً راضی رہے بس اس سے رب

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک میں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اسلئے وہ معرض عتاب میں آنا۔ پھر وہ بڑی نفس کشی میں پڑنا۔ اور توبۂ نصوح کرنا اور انکا توبہ قبول ہونا۔

اور در سفر تبوک اے باصواب / نہ ہوئے جو شہؐ کے ہمراہ رکاب
انسے تھے اکثر منافق گمرہاں / آہ تھے بعضے مسلماں بھی جاں
رکھتے تھے عذر صحیح انسی کئے / اور بلا عذر صحیح تھے دوسرے
انسے بے عذر صحیح جو رہ گئے / جانئے وہ پانچ یہ اصحاب تھے
اک ابوذر ابو خیثمہ دوسرا / کعب بن مالک تھے ان سے تیسرا
اور مرارہ بن ربیع ہے چاروں / اور ہلال ابن امیہ پانچواں
گرچہ بوذر رہ گیا تھا امتحاں / لیک شرمندہ ہو نکلا بعد ازاں
اونٹ اسکا راہ میں جب رہ گیا / تب وہ ساماں دوش پر لیکر چلا
شاہؐ پہنچے تھے تبوک اور پر مگر / تب ابوذرؓ دور سے آیا نظر
لوگ بولے یا نبیؐ آتا ہے اب / کوئی تنہا اور پیادہ نیک ڈھب

وہ ابوذرؓ سے کہے شاہؐ ہدا
آیا اب تنہا تو اور تنہا مرے
شاہؐ فرمائے مرے لوگوں سے سب
ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ
اور ہے باقی تین یارونکا جو حال
تھا وہ ستر یا صفا انصار سے
الغرض وہ کعبؓ مالک کا پسر
اور عذر کچھ ایسا نہیں تھا تئیں
میرے میں کبھی ویسا نہیں تھا مالدار
اس سفر کے واسطے لیکن ابے یار
اور لوگ اس وقت سایہ چھوڑ کے
بولتا تھا نکلیں جبدن غازیاں
پس گئے ہیں تین دن یونہی گزر
بولتا تھا آہ میں یہ کیا ہوا
ہاتھ بس افسوس کے ملتا تھا میں
جنکو جھوٹا اور سچا عذر تھا
اور اس غزوے میں وہ سالارِ دینؐ
برد دو کپڑے بھی اور اُن پر نظر
یا رسولؐ اللہ کسی وقت ہم یقیں
الغرض وہ لشکر خیر الورےؐ
لائے جب تشریف شاہِ کائنات
میری خاطر میں کئی بات آئے تب
آئے ہیں جسدن مدینے میں نبیؐ

پس وہ جب نزدیک نہ پہنچا ہے آ
اور تنہا روز محشر میں اٹھے
دوست رہے تو ہی میرے پاس اب
بخشدیوے گا ترا حق ایک گناہ
یعنے وہ کعبؓ و مرارہؓ اور ہلالؓ
عقبۂ ثانی میں جو حاضر ہوئے
حال سب اپنے دیا ہے یوں خبر
جس سے رہجاؤں مدینے ہی میں میں
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار
میں خریدا تھا دو اشتر راہوار
دہوپ میں زینہار آسکتے نہ تھے
میں نہ نکلونگا بلا شبہ و گماں
لشکر اسلام گزرا دور تر
کیسی دولت آہ میں ابکھو دیا
آگ میں حسرت کے بس جلتا تھا میں
سب گئے ہیں وہ منافق کے سوا
مجکو گا ہے یاد فرمائے نہیں
اسکو اس غزوے سے پھیرا ہیں مگر
اس سے نکلی کے سوا دیکھے نہیں
جب مدینے کی طرف رجعت کیا
بسکہ حیرانی یہ دی ہے مجکو ہاتھ
اور مرے خویشاں بھی کچھ سکھلا گئے تب
عذر جھوٹے وہ گئے میرے سبھی

مرحبا فرمائے حضرتؐ اور اٹھے
بعد اسکا حال پوچھے مصطفےٰؐ
اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
اور ہی دوسرا ابو خیثمہ ای لبیب
کعب بن مالک کا قصہ مختصر
اور مشرف یماں سی ہوئے
کہ تبوک اوپر نہیں جو میں گیا
اور نہیا تھا بھی اسباب سفر
کوئی غزوے میں کبھی سن لیجئے
پر ہوا جب گرم چلتی تھی وفور
میرے گھر موجود تھی ہر چیز تب
لوگ جب نکلے ہیں جب میں نے کہا
ہاتھ سے جب کام یوں جاتا رہا
گھر سے باہر اپنے میں آتا تھا جب
اور قبا لے این حیات مستعار
تھا یہی مجکو نہایت پیچ و تاب
پر تبوک اوپر گیا دو بار جب
تب معاذ ابن جبل اس کو کہا
جب سُنے یہ بات سالارِ عربؐ
جب خبر میں اسکے آنے کی سنا
آپکی خدمت میں کیونکر جاؤنگا میں
مصطفےٰؐ آنے کے آگے ہی ولے
میں تب بولا کہ اب میری نجات

اور کہے حق رحم بوذرؓ پر کرے
اونٹ کا قصہ وہ سب ظاہر کیا
تا ملے آکر ہمارے سے بہم
آگے گزرا حال اسکا عنقریب
پہلے لکھا ہوں یہ سن آذو الوقر
اور رسولؐ اللہ سے بیعت کئے
آہ وہ ایک ابتلائے محض تھا
مرکباں بہتر تھے حاضر میرے گھر
دو شتر میرے نہیں ہمراہ تھے
اور مدینے میں تھا ہنگام کھجور
کچھ میں تیاری نہیں کرتا تھا تب
آج کے دن کام ہے کل جاؤنگا
غم کا اک صدمہ بڑا مجھ پر ہوا
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار
کیوں نہ میں شہ کے ہوا ہمرکاب
کہدیا ابن انیس اسطرح تب
ہے قسم حق کی سخن تو بد کہا
کچھ نہ فرمائے رہے خاموش تب
اور میرا درد و غم زاید ہوا
آہ اب کیا عذر یا رب لاؤنگا میں
تھے وہ تدبیرات خاطر میں مرے
صدق و سچائی سوا آوے نہ ہاتھ

جو منافق لوگ تھے کھا کر قسم
جبکہ جھوٹے عذر لائے تھے بہم

بس گیا در خدمتِ شاہِ انام
اور ادب سے میں بجا لایا سلام

دیکھ میں وہ حال بیخود ہو گیا
مجھکو تب پوچھے وہ شاہِ انبیاءؐ

میں کیا تب عرض اے شاہِ انام
ہاں مہیا مجکو ساماں تھا تمام

بے نصیبی اسلئے مجھکو ہوئی
اور یہ دولت ہاتھ سے میرے گئی

خویش میرے جبکہ یہ فرمان سنے
وہ ملامت مجکو سب کرنے لگے

میں کہا اس بات کا ہے مجکو ڈر
وحی نازل ہووے میرے جھوٹ پر

جو کہ جھٹلا دوں نبیؐ پر یہاں
صدق و سچائی سوا چارہ کہاں

بولے ہیں دو شخص کا ایسا ہی حال
اک مرارہ اور دوسرا ہے ہلال

اور کئے تھے منع شاہِ انام
کہ نہوں اصحاب ہم سے ہمکلام

گذرے میں اس طرح سے پنجاہ روز
تنگ آئی جان ہم پا درد و سوز

ضعف پیری سے تھے وہ ناتواں
لیک میں تھا جب قوی اور تھا جواں

غایت الطاف سے خیر البشرؐ
کرتے تھے میری طرف کو ہی نظر

اور کسی حاجت کی خاطر جانیو
گھر سے باہر اپنے میں آتا کبھو

بو قتادہ ابن عم تھا جو مرا
وہ یقیں میرا بڑا ہی دوست تھا

ایک دن میں باغ میں اسکے گیا
اور محبت سے سلام اسکو کیا

میں کہا اے بو قتادہ پاک خو
جانتا ہے خوب تو اسباب کو

اور نفاق و شرک کو ہر جا
دل میں میرے جا نہیں ہے زینہار

میں کہا سہ بار ایسا ہی ملول
وہ کہا اللہ جانے اور رسولؐ

بس مدینے کی طرف آیا ہوں میں
ایک نصرانی کو تب پایا ہوں میں

ہاتھ میں میرے اس نے وہ نامہ دیا
تھا یہی مضموں بدا ہیں لکھا

اور کئے ہیں دور اپنے سے ہم
انکے یاراں تجھ پہ کرتے ہیں ستم

تو ہمارے پاس آ اب جلد تر
دیکھ ہو کیسی تری عزّ و قر

عذر ظاہر انکا کرتے تھے قبول
چھوڑتے باطن خدا پر وہ رسول

مسکرائے دیکھ مجھ کو مصطفےٰ
مسکرانا پر وہ خشم آمیز تھا

تو یہ غزوے میں نہ آیا کیا سبب
کیا نہ ساماں تھا مہیا تجکو سب

نفس پر غافل کیا مجکو یقیں
راہ مارا میری شیطانِ لعیں

شاہ فرمائے کہ اٹھ اور جا تو اب
آوے تا حق میں ترے کچھ حکم رب

کہ تو مانند اوروں کے یقیں
عذر جھوٹا کس لئے لایا نہیں

جانیو تم کوئی دنیا دار سے
کام ایسا گر پڑا ہوتا مجھے

بعد ازاں لوگوں سے میں پوچھا ہوں جا
واقعہ ایسا کسی کو ہے پڑا

تب کچھ اک مجکو ہوا چین و قرار
کہ تھے وہ دو مومن پرہیزگار

وہ کئے تھے ہم سے دوری اختیار
درد تھا ہم کو بڑا لیل و نہار

اور اس مدت میں وہ ہر دو کہیں
گھر سے باہر اپنے آئے ہی نہیں

جاتا تھا مسجد کو از بہر نماز
بیٹھتا کونے میں لرزاں با نیاز

اور جب میں دیکھتا شہ کی طرف
پھیر لیتے مجھ سے روئے با شرف

کوئی مومن مجکو نا کرتا سلام
اور نہیں کرتا تھا میرے سے کلام

باغ یک باہر مدینے کے جو تھا
اک مکاں تھا اسمیں رہتا وہ سدا

وہ نہیں مجکو دیا اس کا جواب
اور منھ پھیرا ہے میرے سے شتاب

کہ خدا کو اور نبیؐ کو اسکے ہاں
دوست تر رکھتا ہوں میں از عیال

کسلئے کرتا نہیں مجھ سے کلام
نہ جواب اسکا دیا وہ نیکنام

تب مجھے رقت ہوئی بے اختیار
رو دیا اسوقت میں بس زار زار

حاکم غسان میرے نام سے
نامہ لکھ بھیجا تھا اس کو شام سے

کہ سنے ایں ہم محمدؐ مصطفےٰ
ہیں بہت اے کعب تیرے پر خفا

شخص تو ویسا نہیں ہے قال و قیل
کہ کریں اس طرح سے تجکو ذلیل

جب وہ نامہ میں نے دیکھا تب کہا
آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پر بلا

حال توبہ کعب بن مالک و مرارہ و ہلال کا اور قبول ہونا

ابتلا کیا سخت تراس سے رہے
کرتو کالا اپنا منھ اب سوئے شام
بعد ازاں میں اپنے گھر آیا ہوں جب
بولے نہ طلاق دینا اسکے تئیں
اور وہ اصحاب پر بھی ہگمیاں
کہ مرا خاوند بوڈھا ہے یقیں
شاہ فرمائے کہ خدمت کیجیے
قصہ کوتہ کعب کہتا ہے بسوز
ایک ٹیلے پر کسی نے اکھڑا
ایک روایت ہے کہ یکوہ سلع آ
شکر یہ سجدہ بجا لایا ہوں میں
تہنیت میری مہاجر سب کیئے
غایت فرحت سے روئے شاہ دیں
جب سے تو پیدا ہوا ماں سے یقیں
میں کہا کیا شکر یہ ہیں اسکے اب
شاہ فرمائے نہیں میں نے کہا
اور ہلال از غایت درد و ملال
وہ وہیں سجدے میں سر اپنا رکھا
کہتے ہیں وہ اندنو میں لا کلام
شیخ دیں بو بکر وراق اہیاں
کیا نشاں ہے اسکی اب دیکھے خبر
اور اس کا نفس بھی ہوا ہے تنگ
یعنے ان کا نام مرارہ اور ہلال

کفر پر کافر مجھے دعوت کرے
اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
مصطفیٰ کا حکم یہ آیا ہے تب
بلکہ صحبت اس سے نا رکھنا یقیں
حکم بھیجے ہیں وہی شاہ جہاں
کوئی خدمتگار بھی اسکا نہیں
ہاں مگر قربت سے دوری کیجیے
گزرے پور ہمیہ جب پنجاہ روز
اور کی اس طرح سے مجکو ندا
حضرت صدیق نے کی ہے ندا
اور حضور مصطفیٰ آیا ہوں میں
لیک وہ انصار سب خاموش تھے
بدر کے مانند رخشاں تھا یقین
اس سے بہتر تجھ پہ دن آیا نہیں
صدقہ دوں للہ اپنا مال اب
یا نبی اب دیوں ثلث مال کیا
ہو گیا تھا ضعف سے مثل ہلال
اور یہانتک گریہ زاری کیا
کر دیا تھا کم بہت آب و طعام
جو بڑا تھا پیشوائے عارفاں
تب کہا یوں ان کو شیخ ذو الوفر
یعنے جینے سے بھی جی آوے تنگ
ہووے راضی اللہ ہر دم ذو الجلال

میں جلا ڈالا وہ نامہ آگ پر
ہے نبی کی مجکو بہتر نا خوشی
لیوں میں تا بی بی ہے اپنے میں فراق
مینے تب بی بی کو اپنے حکم پر
ہے روایت جبکہ بوڑھا تھا ہلال
کیا مجھے ہے اذن اے شاہ ہدیٰ
بولی ضعف درد و غم سے اب یقیں
ایک شب اپنی پہاڑی کے اوپر
لے خوشی اب کعب مت رہ ملول
پس مرے یاراں پیاپے آئے ہیں
تب مہاجر اور انصار کرام
میں کیا سالار عالم کو سلام
مجکو فرمائے کہ تجھکو ہو خوشی
کہ کمال لطف سے رب العلا
شاہ عالم نے کہا ایسا نہ کر
شہ کہے ہاں ثلث دینا ہے بھلا
بولتا ہے یوں سعید با صفا
سر اٹھانے کا نتھا مجھ کو گمان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صوم وصال
اس سے پوچھے ایکدن اے بافتوح
باوجود ایسی فراخی کے زمیں
جس طرح سے کعب نے توبہ کیے
جب ہوا توبہ وہ تینوں کا قبول

اور قاصد کو کہا اے بدگہر
بالیقیں لا کہوں عنایت سے تری
مینے پوچھا کیا اسے دیوں طلاق
باپ کے گھر اسکو بھیجا جلد تر
اسکی زن حضرت سے کی آ عرض حال
کہ میں خدمت اسکی الاؤں بجا
ہلنے چلنے کی اسے طاقت نہیں
میں پڑا تھا سنگدل افسردہ تر
کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
اور بشارت یہ مجھے پہنچائے ہیں
بیٹھے تھے در خدمت شاہ انام
تھے بہت اس وقت وہ پر شاد کام
تجھ پہ ایسا دن نہ آیا ہو کبھی
ہے کیا مقبول اب توبہ ترا
میں کہا کیا نصف دیوں مال اور
اور بہت ہے ثلث بس میں نے دیا
جب بشارت اسکو میں جا کر دیا
کہ نکل جاوے گی تن سے اسکی جان
اور بہت روتا تھا ہر دم پر ملال
کہ وہ توبہ جس کو کہتے ہیں نصوح
تنگ اس تائب پہ ہو جائے یقیں
اور اسکے وہ دو یار با صفا
تب یہ آیت پائی شرف نزول

تعریف توبۃ النصوح

لَقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ ترجمہ اللہ مہربان ہوا نبیؐ پر اور مہاجرین اور انصار پر وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ ترجمہ اور ان تین شخص پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہوی ان پر زمین باوجود اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوی اُن پر اپنی جان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے ف یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے۔ (سورۂ توبہ ۱۲)

ابولبابہؓ سے بسبب اقتضائے بشریت کے خدا و رسولؐ کی ایک خیانت سرزد ہونا۔ اسلئے وہ آپکو مسجد کے ستون سے پندرہ روز تک باندھ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا ان کا توبہ قبول ہونا

بولبابہؓ پانزدہ دن آپ کو
کھام سے مسجد کے یک باندھا تھا جو
وہ بھی اس غزوے کے بعد از ہی بیاں
مختصر اسکا یہی قصہ ہے جان

یعنے ابنائے قریضہ پر لعیں
جب محاصر ہو گئے تھے شاہِ دیں
تنگ آ اس قوم والوں نے تمام
شاہ کی خدمت میں یہ بھیجا پیام

بولبابہؓ کو روانہ تا کریں
شورہ تا اس کا کرے اصحاب ہیں
کیونکہ ہم سوگند انکا تھا وہ جب
اسلئے اسکو کئے ہیں وہ طلب

بس اُسی بھیجے ہیں شاہِ انبیا
بولبابہؓ انکے قلعہ میں گیا
اسکے استقبال تب آئی ہیں زود
مرد و زن پیر و جوان سارے یہود

اور زن و اطفال سب رونے لگو
اپنی سختی اس سے سب ظاہر کئے
جب سے اس قلعہ میں ہیں محصور ہم
ہیں بہت پر درد اور رنجور ہم

بولبابہ کو تب اُن کے حال پر
رحم آیا اُن کا رونا دیکھ کر
پوچھے کہہ کیا مصلحت ہے ہمیں اب
نیچے اس قلعے کے اب ہم آئیں سب

وہ کہا ہاں آؤ قلعے سے اُتر
اور پھیرا ہاتھ اپنا حلق پر
یعنے زیرِ قلعہ جب آؤگے تم
ذبح یکسر جانو ہو جاؤگے تم

بولبابہ گرچہ ایسا کہدیا
اور تبھی دلسے پشیماں ہو گیا
جب خدا کی اور رسول اللہؐ کی
یہ خیانت آہ اس سے ہو گئی

بس پشیماں و شرمندہ ہوا
جلد استرجاع کی آیت پڑھا
پس کیا رجعت وہیں روتا ہوا
اپنے منہ کو اشک سے دھوتا ہوا

نا تو حضرت سے نہ یاروں سے ملا
بلکہ سوئے مسجدِ نبوی گیا
سخت یک زنجیر سے اپنے تئیں
کھام سے مسجد کے باندھا وہیں

اور بولا کوئی نا کھولے مجھے
جب تلک اللہ نا بخشے مجھے
یہ خبر جب سرورِ عالم سُنے
لطف سے اس طرح فرمانے لگے

کہ اگر ہوتا وہ حاضر میرے پاس
اسکی بخشش مانگتا میں حق کے پاس
کیا کروں کہ عہد وہ حق سے یقیں
یوں کیا باندھے جب اپنے تئیں

جب تلک اسکو نہ بخشے گا وہ رب
آہ اس کو کس طرح کھولوں میں اب
کہتے ہیں لڑکی جو اسکی ایک تھی
باپ کے پاس آتی تھی وہی

دانۂ خرما کھلاتی تھی اُسے
اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے
کھولتی تھی اسکو بروقتِ نماز
اور برائے حاجت بول و براز

یونہی پندرہ دن ہوے ہیں منقضی
اور سماعت اسکی تب جاتی رہی
اور بصارت کا بھی جانا تھا قریب
تب کیا توبہ قبول اسکا مجیب

وحی اسکے باب میں نازل ہوی
مومنوں کو سب خوشی حاصل ہوی
ام سلمہؓ کے تھے گھر شاہِ جہاں
یکبیک خنداں ہوئے اور شادماں

بی بی کہتی تھی کہی ہیں شاہؐ سے — کہ ہمیشہ آپ کو حق خوش رکھے
بولبابہؓ کا گنہ بخشا گیا — کہ کیا توبہ قبول اس کی خدا
در پہ حجرے کے کھڑے رہ کر تبھی — ام سلمہؓ نے بشارت اسکو دی
کھولنے اسکو وہیں دوڑے ہیں سب — بولبابہ نے کہا یوں انکو تب
شہ نماز صبح کو آئے ہیں جب — اسکو دست پاک سے کھولے متین

فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ (سورۂ ملک)

حضرتؐ کا اپنے ازواج مطہرات سے ایلا کرنا ایک ماہ تک

اسلئے باندھا گیا تھا اور وہ کھام — ہے ابھی در مسجد شاہ انام
معنی ایلا قسم ہے جانئے — کہ نہ زن سے مرد نزدیکی کرے
کہ وہ ایسا چاہے نفقہ اور لباس — کہ میسر تب نہ تھا لے حق شناس
اک ہمینا نا کرے ان سے ملاپ — تا سزا اسکی نہیں پہنچے شتاب
اور تب جو آپ کا تھا ایک غلام — کہ رباح اسکا جو تھا مشہور نام
اور شہرت یوں مدینے میں ہوی — کہ طلاق ازواج کو حضرتؐ نے دی
بولتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ — کہ میں مسجد کو گیا سن یہ خبر
اس غلام باصفا سے میں کہا — اذن لے میرے لئے اب جلد جا
چند بار ایسا ہی میں بھیجا اُسے — اذن نہ حاصل ہوا لیکن مجھے
اسلئے حق کی قسم کھا میں کہا — حکم گر ہووے رسول اللہ کا
پھر گیا میں جبکہ کر ایسا کلام — آکے ایسے میں پکارا وہ غلام
کیا دئے ہو اب طلاق اے شاہ دیں — بی بیوں کو اپنے فرمائے نہیں
پھر عمرؓ ایسا کئے بہتر کلام — کہ ہووے مسرور رسالا انام
ایسے میں صدیقؓ بھی حاضر ہوئے — اذن چاہے اذن تب انکو دئے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ خفگے رسول — ہیں بہت محزون و دلگیر و ملول
یہ وہ نفقہ مجھسے کرتی ہیں طلب — کہ نہیں ہیں اسقدر کہتا ہوں اب
یونہی چاہی مجھسے نفقہ بیشتر — میں نے مارا اسکی گردن کے اُپر

اس خوشی کا کیا ہی فرماؤ سبب — شاہ عالمؐ نے کیا ارشاد تب
پوچھی پھر میں کیا بشارت دوں اسے — بولے گر چاہے بشارت دیجئے
جب سنے بی بی سے اصحاب رسول — بولبابہؓ کا ہوا توبہ قبول
تم نہ کھولو آوے تا شاہ امم — آپ ہی کھولے بالطاف و کرم
اور مجاہد نے کہا قرآن میں — آئی یہ آیت اسی کی شان میں
بعضے بولے بولبابہ کر کے چوک — بھی نہیں حاضر ہوا تھا بر تبوک
اس برس میں ہی رسول اللہ نے — اپنے سب ازواج سے ایلا کئے
بی بیاں یکبار سب حضرت سے مل — آہ حضرتؐ کو کئی ہیں تنگدل
پس یہی تھا باعث رنجیدگی — اسلئے ایلا کئے ان سے نبیؐ
پس رسول اللہ کنارہ انسے لے — جا کے تشریف ایک حجرے میں رکھے
در پہ حجرے کے ہیں بٹھلائے اُسی — تا کسے بے اذن وہ آنے نہ دے
جو کوئی یاروں سے سنتا یہ خبر — وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر
یک صحابہ کی جماعت دل فگار — بیٹھی دروازے پہ تھی تب زار زار
اُسنے جا کر پھر کے آ بولا شتاب — اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب
میری بیٹی کی سفارش کیلئے — میں آیا ہوں گمان شاید کئے
کہ میں ماروں اسکی گردن مار دوں — حکم حضرتؐ سے تجاوز نا کروں
کہ تم آؤ حکم آنے کا ہوا — میں گیا اور عرض خدمت میں کیا
کھولا میں اللہ اکبر سے زباں — اور کہا تھا جھوٹ لوگوں کا گماں
اور کہا جابرؓ کہ یکدن ابو بکرؓ بھی — جمع آئے در پہ اصحاب نبیؐ
بعد از آں اذن لئے ہیں عمرؓ — اذن انکو بھی دئے خیر البشرؐ
اور بیٹھی تھیں وہاں سب بی بیاں — انکو بتلا کر کہے شاہ جہاں
یوں کہا فاروق اعظمؓ ذی الشیمؐ — میری عورت جو ہی بنت خارجہ
پس یہ سنتے ہی اٹھے خیر البشرؐ — تب اٹھے ہیں جلد بوبکرؓ و عمرؓ

عائشہ کو مائے صدیق گزین　　اور عمر بھی مار حفصہ کو وہیں
مسکرائے دیکھ یہ خیر البشر　　عرض یوں کرنے لگے ہیں تب عمر
ہم تھے جب مکہ میں اے شاہ امم　　عورتوں پہ اپنے سب غالب تھے ہم
پر مدینہ کے نساء بر شوہراں　　ہو گئے غالب دیکھتے ہیں ہم یہاں
دیکھکر ان کو ہماری عورتیں　　سیکھیں انکی حرکتیں اور خصلتیں
الغرض ایسا ہی وہ شاہ ہدا　　یک مہینہ بی بیوں سے تھے جدا
پورا انتیسا ہوا وہ ماہ بھی　　پہلے آئے عائشہ کے گھر نبی
عائشہ نے عرض کی اے شاہ دیں　　کہ قسم تھی یک مہینہ کی یقیں
میں گنی ہوں آج دن انتیسواں　　شہ کہے یہ ماہ انتیسا ہے جاں
پس وہیں در باب ازواج رسول　　آیت تخییر یہ پائی ہے نزول

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (سورۂ احزاب)

یعنی حق کہتا ہے اے میرے نبی　　بی بیوں سے کہدے تو اپنے نبی
تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی　　یعنی دنیا میں کشائش رزق کی
اور اس دنیا کی زینت کا اساس　　یعنے عمدہ زیور و بہتر لباس
پس تم آؤ تا کہ میں دیوں تمہیں　　اور اچھی طرح سے چھوڑوں تمہیں
یعنے اپنے دلکی رغبت سے یقیں　　چھوڑ دو تمکو کراہت سے نہیں
اور اگر اللہ کی چاہیں خوشی　　اور خوشی اسکے رسول پاک کی
اور دار آخرت کی نعمتیں　　نعمتیں اور رحمتیں اور لذتیں
پس مہیا حق رکھا ہو لطف سے　　تم سے اچھے عورتوں کیواسطے
دار عقبی کا یقیں اجر عظیم　　یعنے مزدوری بڑی ہو اور فخیم
نعمتیں دنیا کی جس کے روبرو　　کچھ نہیں رکھتی ہے قدر و آبرو
جب یہ آیت پائی ہو شرف نزول　　عائشہ کو پہلے سنوائے رسول
اور فرمائے کہ دینے میں جواب　　تو نہ کر فی الحال جلدی و شتاب
مشورت ماں باپ سے کر با صواب　　بعد اسکے دیجئے اسکا جواب
عرض کی بی بی نے اے سالار دیں　　مشورت کرنے کی کچھ حاجت نہیں
کہ یہ دنیا کی کشائش بالیقیں　　میں کبھی چہتی نہیں چہتی نہیں
بلکہ حق اور اسکے پیغمبر کو تیں　　جان دلسے اختیار ابھی ہوں میں
بعد ازاں یونہی تمامی بی بیاں　　عرض حضرت سے سر و عیاں
چھوڑ دنیا کو کیئے سب اختیار　　حق کو اور خلق کے نبی کو اختیار
زہد و ایثار و سخا میں بالدوام　　درجۂ غایت کو پہنچے ہیں تمام
خاص بی بی عائشہ تھی بے عدیل　　انکو تھی اس باب میں شان جلیل
سرور عالم کے بعد از اے خبیر　　جب لگے آنے فتوحات کثیر
جب عراق و روم و شام اے نیکذات　　فضل حق سے مومنوں کے آئے ہاتھ
تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوی　　اور بڑی اسلام کو شوکت ہوئی
تب خلیفے اور امرا اغنیا　　جو تھے از اصحاب شاہ انبیا
بھیجتے تھے مال و زر از بس وفور　　ہدیہ ازواج پیمبر کے حضور
بی بیاں خیرات کرتے تمام　　آپ تھے زہد میں ہی بس مدام
ہے روایت یوں کہ عروہ بن عمیر　　کہ میں دیکھا چشم سے اپنے بخیر
کہ جناب عائشہ نے یک بار　　کر دیئے صدقے درم ستر ہزار
پیرہن جو ایک انکے تن پہ تھا　　دیکھا میں پیوند تھا اسکو لگا
اور عبد اللہ زبیر حق شناس　　بھیجا ایکدن لاکھ درہم انکے پاس
کی اسی دن صدقہ وہ سب آشکار　　اور تھی اسدن وہ بی بی روزہ دار

حضرت کی بیبیوں کی سخاوت اور زہد و قناعت

ایک حبہ بھی نہ سالن کو رکھی
اُسکا ہیں سالن پکاتی تھی شتاب
اور خزیمہ کی بھی بیٹی اے اہل
اور زینبؓ جو تھی بی بی دوسری
ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا
بی بیوں سے لے تھے خیر الورا
ناپتے ہیں ہاتھ کو اپنے بی بیاں
سمجھے لمبے ہاتھ سی یہ تھی مراد
خواہشِ دنیا سے ہو کر دور تر
ذکر سے اُس کے اگر چاہے خدا
آیتِ تخییر جب آئی اے یار
شاہِ عالمؐ نے اُسے رخصت کیا
دیکھ لوگوں نے کیا اُس سے ملل
پس جو عقبیٰ چھوڑ دنیا لیویگا
اور اُن ایام میں آیا صفا
اور لیکر اذن جب اندر گیا
زیرِ سر بالیں تھے یک ایسا دہرا
صاع یک جو اور کوزہ آب کا
میں نظر اس حالت اور رہ جب گیا
آپکو جب دیکھو اِس حالت میں ہیں
آپ بیشک ہیں رسول اللہ کے
بات یہ سنتے ہی پس حضرتؐ اٹھے
کافروں کو عیشِ اس دنیا میں ہے

پس نمک ور نان سے افطار کی
عائشہؓ اُسکا دئے ہیں یوں جواب
جو تھی زینبؓ زوجہ سالارِ دیںؐ
کہ وہ بیٹی تھی مقرر جحش کی
صدقہ دیتی تھی وہ در راہِ خدا
تم سے جسکا ہاتھ لمبا ہو ویگا
بی بی سودہؓ کا تھا لمبا ہاتھ جان
ہاتھ لمبا ہو سخاوت میں زیاد
زہد اور ایثار میں باندھے کمر
ایک سالہ ہی لکھونگا میں جدا
آہ وہ دنیا ہی کی ہے اختیار
حال اُس عورت کا آخر یہ ہوا
کون ہی تو بول کیا ہے تیرا حال
حال اُسکا آخر ایسا ہوویگا
جب تھی تنگی پر جنابِ مصطفےؐ
دیکھا کیا ہوں کہ شاہِ انبیاؐ
نا رسب خرمے کا ہے اُس میں بھرا
اور کچھ گھر میں نہ تھا اُسکے سوا
سینہ بھر آیا سو میں رونے لگا
آہ ایسی تنگی و شدت میں ہیں
در گہِ حق میں دعا اب کیجئے
اور سیدھا بیٹھ فرمانے لگے
اور ہمارے واسطے عقبیٰ میں ہے

اُنکی باندی نے کہی اے محترم
کہ نہ مجھکو یاد آئی تب یہ بات
اِسقدر دیتی مساکین کو طعام
والدہ اُنکی تھی حضرتؐ کی پھپھی
صدقہ و خیرات میں اے نیکذات
وہ ملیگی مجھ سے آکر جلد تر
لیک پہلے بی بیوں سے وہ بھی
الغرض وہ آیتِ تخییر جب
اُنکی طاعت اور تقوی کا بیاں
اور سوا اُن بی بیوں کے اے زکی
پس بحسبِ حکمِ حق اے باوفاق
خستہ خرما وہ رہ سے چون کر
بولی وہ بدبخت ہوں میں زشت کار
حُبِ دنیا سے سدا شام و پگاہ
بولتے ہیں اِس طرح حضرت عمرؓ
تب برہنہ تن ہی لیٹے بر حصیر
اور دیکھا آہ تب برگِ شلم
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے
پوچھے حضرتؐ کیوں تو روتا ہے ملول
قیصر و کسریٰ جو بس کفار ہیں
تا فراخی دے کرم سے اپنے رب
اے بن الخطاب کیا جانا ہے تو
یہ جو فرمائے وہ سالارِ انام

گر برائے گوشت رکھتے یک درم
ورنہ دیتی ایک درہم تیرے ہاتھ
کہ ہوا اُم المساکین اُس کا نام
تھا امیمہ نام اُسکا اے اخی
تھا بہت لمبا اُنہی بی بی کا ہاتھ
پس ہوئی جب رحلتِ خیر البشرؐ
حضرتِ زینبؓ نے ہی جب نقل کی
آئی ہے سب بی بیاں حضرتؐ کی تب
بس زنی چاہتا ہے امیاں دورا
بھی تھی یک عورت رسول اللہؐ کی
دیکے اسکو مہر و پوشاک طلاق
رات دن وہ اُسپہ کرتی تھی گذر
کہ جو کی ہیں آہ دنیا اختیار
حق تعالیٰ دیوے مومن کو پناہ
کہ گیا میں ایک دن حضرتؐ کے گھر
اُس سے تھا پہلو حضرتؐ نقشگیر
ہیں بچھائے آپکے زیرِ قدم
گھر کے تھے دیوار سے لٹکے ہوئے
میں کہا کیونکر نہ روؤں یا رسولؐ
کیسی راحت میں سدا سرشار ہیں
آپ پر اور آپکی اُمت پہ سب
کیا نہیں یہ بات پہچانا ہے تو
محض تھا وہ از پئے تفہیمِ عام

حضرت عمرؓ کا بزار اضطراری

ورنہ وہ انوار و اسرار شریف
اور شہود و ذوق و لذات لطیف
اور وہ حظ نعمت دار جہاں
پاتے ہیں دنیا میں ہی پیغمبراں

راوی کہتا ہے سنا ہیں جب یہ بات
تب کیا اقرار صدق دل کے ساتھ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔

اور اس ہی سال ذوالقعدہ میں جاں
حضرت صدیق کو شاہ جہاں

کرا میر حاج باعز و شرف
جلد تر بھیجے ہیں مکہ کی طرف
ضجناں تک جبکہ وہ پہنچے ہیں آں
تب علی مرتضیٰ کو مصطفےٰ

اونٹ پر اپنے بٹھا عزت کے ساتھ
بھیجے مکہ میں سنا دے تا برات
جسکے جانب سے سنا تا ہو برات
اسکو رہنا ہے قرابت اسکے ساتھ

شرط و عادت تھی عرب میں یہ قدیم
اسلئے بھیجے علی کو اے سلیم
مرتضیٰ جا کر ملے ہیں انسے جب
پوچھے ہیں صدیق اکبر انسے تب

کہ امیر اب ہو کے آئے آپ کیا
یا ہو تابع تب کہے یوں مرتضیٰ
آپکا تابع ہوں میں یا کہ ذات
محض آیا میں سنا دینے برات

پہنچے ہیں مکہ کو جا. وہ دونو جب
مومنوں کو ساتھ لے صدیق تب
حج بیت اللہ کو قائم کئے
شاہ عالم کی مطابق شرع کے

اور طریقہ پر ہی اپنے کافراں
حج بجا اس سال لائے بیگماں
نحر کے دن پاس منبر کے علی
سبکو سنوائے ہیں باشان جلی

کوئی مشرک سال آئندہ میں آں
حج بیت اللہ نا لاوے بجا
صلح تھی جن مشرکوں سے جان لیں
صلح کے ایام تک ہی وہ رہیں

مشرکاں بھی دوسرے در چار ماہ
جس جگہ چاہتے ہیں جا لیویں پناہ
پس ابوبکر و علی مرتضےٰ
آکے پہونچے در جناب مصطفےٰ

اس برس میں ہی بہت آئے وفود
لائے ہیں ایمان اس برس یہ زود
وفد کے معنے جماعت ہے یقیں
جمع ہے اسکا وفود اے اہل دیں

طور پر فہرست کے بھی آمیاں
نام ہی انکے لکھوں گا گر یہاں
وہ گئے اوراق ہووینگے یقیں
اسکی اس نسخہ میں گنجائش نہیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

اور دسویں سال لکھے شاہ دیں
نامہ نجراں کے نصارا کے تئیں
دعوت اسلام تھی انمیں رقم
پس وہ سارے مشورت کرکے بہم

ساٹھ اسوار ان سے نکلے جلد تر
پہنچے جب نزد مدینہ آن کر
ریشمی کپڑے گراں سب پہنکر
اور سونے کی انگوٹھی ہر نفر

کھینچتے داماں زمیں پر اپنے تب
مسجد نبوی طرف آئے ہیں سب
اور گئے ہیں شاہ عالم کو سلام
انسے پھیر منہ کو سالار انام

جبکہ پہنچا انکا وقت نماز
رو بہ مشرق وہ کھڑے اے بانیاز
منع کرنا چاہے ہیں اصحاب جب
شہ کہے چھوڑو کہ پڑھ لیں یہی سب

جبکہ وہ فارغ ہوئے ہیں انسے نماز
بات کرنا چاہے سارے بانیاز
انپہ فرمائے نہ حضرت التفات
اور نہیں پھر گئے ہیں انسے بات

وہ نکل مسجد سے ہی باہر تنگدل
بولے ابن عوف اور عثمان سے مل
آکے پوچھے وہ دونوں از مرتضیٰ
آپکی اس بات میں رائے ہے کیا

وہ کہے پوشاک یہ ابریشمیں
سب نکالیں اور سونے کے نگیں
راہ ہونکا پہنکر سارے لباس
جاویں اب در خدمت سالار ناس

یونہی آکر وہ کہیں ہیں جب سلام
تب جواب انکو دئے شاہ انام
اور کہا حق کی قسم ہے بالیقیں
پہلے ساتھ انکے تھا شیطان لعیں

دعوت اسلام کی حضرت نے جب
بھر ایماں نہ وہ پائے ہیں تب
اور گئے وہ عرض کے شاہ ہدیٰ
باب میں عیسیٰ کے فرماتے ہو کیا

مصطفےٰ فرماتے ہیں اسکا جواب　　آئیگے دن بیچ میں دونگا شتاب
اب اقامت تم کرو اس شہر میں　　کہ جواب اس بات کا بولوں تمہیں
وحی کا تھا آپ کو تب انتظار　　پس یہ آیت آئی ہے از کردگار

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۵ یہ آیت سورۂ آل عمران میں آئی ہے۔ اس کو آیتِ مباہلہ کہتے ہیں اسکے نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ نجران کے عیسائی نے حضرتؐ کے جناب میں حاضر ہوکے کہا کہ کس لئے آپ انکو بندہ کہتے ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا العیاذ باللہ عیسیٰؑ کو عبداللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہے۔ اور اسکا کلمہ جوڑا لاگیا طرف مریمؑ کے۔ انہوں نے یہ سنکے غصہ ہوئے اور کہا کہ کون بندہ ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ تب یہ آیت شریف نازل ہوی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنے بیشک مثال عیسیٰؑ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدمؑ کی ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا۔ حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے ہو۔ پس جو کوئی بغیر باپ کے ماں کے شکم سے پیدا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو پیغمبروں کی روح کی پاکی اصلاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت سے ہے۔ پس آدمؑ کی پیدائش کا بیان کرتا ہے خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ پس کہا اس کے قالب کو کُنْ یعنے روح کے ساتھ زندہ ہو فَیَکُوْنُ پس ہوگیا یعنے ہم خاک کو کہے کہ آدمؑ ہو۔ اور ہوا کو کہے کہ عیسیٰؑ ہو۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنے عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس مت رہ شک لانے والوں میں۔ اگرچہ یہ خطاب حضرتؐ کی طرف ہے۔ لیکن اس سے آپ کی امت مراد ہے فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے عیسیٰ کے باب میں مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم یعنے وہ دلیل جو عیسیٰؑ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ تو کہہ اے میرے رسول آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَہِلْ پھر مبالغہ سے دعا کریں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر۔ بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنے کا جو حکم آیا اسکا سبب یہ ہے کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہووے۔ کیونکہ آدمی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہے جب مباہلے میں انکو شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر۔ اور نبتہل کا مصدر ابتہال ہے ابتہال کے معنی مبالغہ سے دعا کرنا ہے۔ کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ حُسَیْنِیْ وَفَیْضِ الْکَرِیْمِ۔

انکو یہ آیت سنائے شاہ دیں
وہ کہے سب آج مہلت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سر بسر
گر نہ چاہتے ہو کہ چھوڑے اپنا دین
آکے باہر انکو فرمائے سنو
وہ کہا اے قوم ہوؤ ہوشیار
مت کرو زنہار انسے ابتہال
پس نہیں آئے ہیں وہ بر ابتہال
گر گئے ہوتے وہ مجھسے ابتہال
اہل نجراں خوار ہوتے سب ضرور
آپ سے کرتے نہیں ہم ابتہال
بولے ہمکو جنگ کی طاقت نہیں
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سود مت کھاؤ نجس ہے اور بد
یک صحابہ کی جماعت اے امیں
یا رسول اللہ یک مرد امیں
شاہ فرمائے امینِ با صفا
ملک میں وہ اپنے جا پہنچے ہیں تب
انکی تعبیت سی بے ریب و گماں
مملکت کو اسکے وہ خیر البشر
اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
بعد ازاں خالدؓ کو بھیجے با شرف
بعد ازاں در شہر رمضاں با وقار

تب بھی کج بختی کو وہ چھوڑے نہیں
مشورت ہم کرکے پھر کل آئینگے
کہ محمدؐ حق کے ہیں پیغامبر
صلح تم انسے کرو بے بغض و کین
میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو
پنجتن یہ آئے ہیں جو باوقار
ہوینگے تم سب ہلاک و پائمال
اور فرمائے رسولِ ذوالجلال
مسخ کر دیتا تھا انکو ذوالجلال
بلکہ سر پر جو اڑیں انکے طیور
شہ کہے ایمان سی یاؤ کمال
آپ سے ہم صلح کرتے ہیں یقیں
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشرؐ
سود سے بھی مت کرو داد و ستد
شاہدی اسپر لکھی اپنی وہیں
بھیجئے ہمراہ ہمارے بیش بیں
لائے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہے تھوڑے ہی دن گذرے میں جب
ایک جماعت لائی ایماں بعد ازاں
چار شخصوں کو دئے تقسیم کر
ایک حصہ پر دئے ہیں سروری
سوئے نجراں اک قبیلہ کی طرف
مرتضیٰؓ کے ساتھ دے سہ صد سوار

پس بہ فرمانِ خدائے ذوالجلال
تھا رئیس انکا جو عاقب ہوشیار
ابتہال انسے کرو مت زینہار
دوسرے دن وہ رسولِ کائنات
اور بلائے انکو بہرِ ابتہال
ہیں یہ ایسے چاہینگے حق سے اگر
اور نصرانی بھی کوئی بر زمیں
ہے قسم پروردگارِ پاک کی
بندر و خنزیر ہوکے سب کے سب
آگے ہی اک سال کے مرتے تمام
بولے ایماں کبھی نہیں لاتے ہیں ہم
دیوینگے ہر سال حلّہ دو ہزار
گر پڑیگا کچھ مسلمانوں کو کام
پس ہوا ہے صلح ان باتوں پہ سب
صلح نامہ اہل نجراں کو دئے
گر ہمارے میں کچھ آوے اختلاف
بو عبیدہؓ ہے امین پاک ذات
جلد سید اور عاقب آئے ہیں
اور اس ہی سال باداں نیکذات
ایک حصہ اسکے بیٹے کو دئے
اور معاذ ابن جبل کو اے پسر
انکو وہ دعوت کیا ہے جا کے تب
مصطفےٰؐ بھیجے سوئے ملک یمن

شہ بلائے انکو بہرِ ابتہال
مشورت اس سے کئے سب یکبار
دو جہاں میں ہوینگے خوار و زار
حیدرؓ و حسنینؓ و زہراؓ کو لی ساتھ
آئیں بو الحارث جو تھا اک با کمال
حق ڈھلا دیوے پہاڑاں سر بسر
نا رہیگا جانئے باقی کہیں
دستِ قدرت میں ہے جسکی جاں میری
انپہ آتش بیٹھتی وادی پہ سب
پس کہے یوں عرض آ شاہِ انامؐ
شہ کہے پس جنگ پر آؤ بہم
تیس اونٹاں تیس گھوڑے راہوار
دو امانت تیس یہ چیز تمام
اور لکھے ہیں صلح نامہ ایک تب
اہل نجراں عرض یوں شہؐ سے کئے
تا کرے وہ راستی سے حکم صاف
پس کئے انکو روانہ انکے ساتھ
سرورِ عالمؐ پہ ایماں لائے ہیں
حاکمِ ملکِ یمن پایا وفات
اور یعلیٰ کو عطا دوسرا کئے
ایک حصے سی کئے ہیں مفتخر
ہوگئے وہ بہرِ ایماں سے سب
اور دئے انکو علم شاہِ زمن

اور سر پر ان کے دستار عمام / باندھے دست خاص سے شاہ انام
اور کہے میں بھیجتا ہوں اب تجھے / لیک غمگیں ہوں جدائی سے ترے

اور فرمائے کہ اب تو جلد جا / جنگ میں لیکن نہ کر تو ابتدا
اولاً اس قوم کو سب سربسر / کر تو دعوت کلمۂ توحید پر

گر قبولیں کیجیے حکم صلوٰۃ / جب مطیع ہوں کیجیے حکم زکوٰۃ
مال ان کے مالداروں کا مگر / ان کے فقرا پر ہی یکسر صرف کر

گر قبولیں تجھ سے ان احکام کو / کوئی سبب سے ان کا متعرض نہ ہو
ہے روایت مرتضیٰؓ سے اے میاں / میں کیا تب عرض اے شاہ جہاں

حضرت علیؓ کا علم قضا میں کامل ہونا

بھیجتے ہو مجھکو بر اہل کتاب / یا رسول اللہ میں ہوں پر شباب
اور نہیں چنداں مجھے علم قضا / میں سرانجام انکا کیونکر دیونگا

ہاتھ اپنا رکھ کے میرے صدر پر / تب کئے ہیں یہ دعا خیر البشرؐ
اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهٗ وَاهْدِ قَلْبَهٗ

یمن سے اس کے جناب مرتضیٰؓ / پہنچے ہیں درجہ کو در علم قضا
کہ کہا سرور نے اقضاکم علیؓ / یہ علیؓ کو حق دیا شان جلی

ایک آدمی کو ہدایت پر لانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے

اور مروی ہے کہ سالار عرب / یوں کئے کرار کو ارشاد تب
کہ خدا اک مرد کو بھی سربسر / گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر

وہ یقیں دنیا و مافیہا سے جاں / خیر ہے بہتر ہے در سر دو عیاں
پس علیؓ اس جا پہ جا پہنچ کے / جلد دعوت کا علم برپا کئے

اور قدم اپنا بہ میدان جہاد / بھی رکھے ثابت وہ ایسے نہاد
فضل سے مولا کے بر دست امیرؓ / تب ہدایت پائی اک جمع کثیر

خاص ہمدان کا قبیلہ لا کلام / لایا ہے ایکبار ہی ایمان تمام
مرتضیٰؓ جب یہ خبر شہؐ کو لکھے / سرور عالم بہت شاداں ہوئے

شکر کا سجدہ کئے خیر الانام / اور کہے ہمدان پر ہووے سلام
اور اس ہی سال شاہ انبیا / جا کئے حج وداع اے باصفا

حج وداع

ابن مسعود مکرم ذو الوقار / دیکھئے اس طرح دیتا ہے خبر
شہر ذی قعدہ میں سالار عرب / چوطرف اعلام کروائے ہیں جب

جمع انکے لوگ بے حد و حساب / تا چلیں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب
ہے یہ بر قول صحیح ان کا شمار / کہ تھے سب یک لاکھ پر چوبیس ہزار

اہل بیت پاک و ازواج سب / بھی تھے ہمراہ رسول اللہ تب
شہر ذی قعدہ کی تھی پچیسویں / تھا مبارک پیر کا روز آئیں

لیکے ہمراہ وہ رفیقوں کو تمام / عازم مکہ ہوئے شاہ انام
تب مدینے میں جو تھے خرد و کلاں / سب لگے رونے کو با درد و فغاں

کیونکہ سمجھے تھے یہی وہ باکمال / کہ چلے اب شاہ با اہل و عیال
مکہ و طائف بھی ہاتھ آئے ہیں جب / پس وہیں شاہ بسینگے جاکے اب

دے انہیں تسکین بہ الطاف و کرم / یوں کئے ارشاد سالار امم
حج بیت اللہ میں کرکے ادا / پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا

یعنی علیؓ تم سب میں علم قضا زیادہ جاننے والا ہے ۱۲

مت جدائی سے مرے ہو تم حزیں / میں ہونگا آکے تم میں ہی یقیں
پڑھ نماز ظہر نکلے تھے رسولؐ / ذو الحلیفہ میں کئے ہیں جب نزول

قصر دو رکعت ادا کر عصر کے / باندھ کر احرام پھر آگے چلے
تلبیہ کہنے لگے ہیں تب پکار / اور یونہی سارے اصحاب کبار

صبح ذی حجہ کی تھی جب چار دیں / وارد مکہ ہوئے سالار دیں
اور یمن سے بھی علیؓ مرتضیٰ / آملے مکہ میں با خیر الوریٰ

آپ نے ارکان حج سب کر ادا / بطن وادی میں اک خطبہ پڑھا
وہ بلاغت سے بہت معمور تھا / اور فصاحت سے بہت پرنور تھا

اور قواعد ملت اسلام کے / انہیں تھے سب شرع کے احکام کے
اور کئے برپا ہدایت کا علم / کر دئے پایۂ ضلالت کا ہدم

ہر طرح کے شرک کو بقیل و قال
جانیو تا حشر ہے تم پر حرام
اور رسوم جاہلیت یک قلم
اور حقوقِ مرد و عورت کا بیاں
رب کی ہیں وہ باندیاں مثلِ حلال
یعنے مردِ غیر سے وہ بالضرور
انکا حق یہ تم پہ ہے اے حق شناس
اسکو گر مضبوط پس پکڑو گے تم
بعدِ خطبہ اور وصیت کے اہمام
وہ کہے ہم حق سے لوینگے تمام
جو امانت پاس تھی اپنے یقیں
اور کئے ہیں راہِ مولا میں جہاد
بولے یا اللہ اسپر ہو گواہ
ایک اخلاصِ عمل ہے سر بسر
پھر کئے ارشاد یوں سالارِ دیں
اور ہے آئے ہیں تبھی با جلال
پھر چلے عرفات پر ہو کر سوار
عجز و زاری سے کئے ہیں وہ دعا
اور سعات و ابدیہ کے درمیاں

پھینک ڈالے بیخ اور بن سے نکال
کوئی نا مارے کسی کو لاکلام
کر دیا میں آج سب زیرِ قدم
مرد کے احسان و اُلفت کا بیاں
حکم سے اُسکے ہوئیں تم پر حلال
روز و شب رکھیں بچا اپنے کو دور
کہ انہیں پہنچاؤ نفقہ اور لباس
بالیقیں گمراہ نا ہوؤ گے تم
شاہ یوں پوچھے ز اصحابِ کرام
آپ پہنچائے ہیں حق کا پیام
کر دئے وہ سب ادا آئے شاہِ دیں
سُنکے ان باتوں کو وہ شاہِ عباد
بولے دو بار اسطرح وہ دیں پناہ
خیر خواہی بھائی مومن کی دگر
اب سُنے ہیں جو مرے سے خبر
اور اذاں بولا تب آکر بلال
کو وہ رحمت پر ہیں پہنچے با وقار
ہو گئی مقبولِ درگاہِ خدا
اُنسے میں کتنے دعا لایا ہو جاب
آج کے دن جو کئے ہیں بایقیں

اور فرمائے تمہارا خون و مال
اور خونِ جاہلیت چھوڑ دیں
جاہلیت کا رِبا باطل ہوا
بھی کئے اس طرح سے اے مومنو
حق تمہارا ہے یہی اُن پر بخیر
گر قصور اس کام میں انسے ہوا
بعد فرمائے سنو اے با ادب
یعنے وہ ہے چیز قرآنِ کریم
جبکہ تم مسئول ہوں روزِ حساب
اور دکھلائے ہمیں راہِ ہُدا
اور کئے ہمکو نصیحت صبح و شام
اپنی انگشتِ شہادت اے میاں
بس کہے اے مومنانِ باتمیز
مومنوں کو بھی جماعت کا لزوم
غائبوں کو اپنے پہنچاویں ضرور
یک اذاں اور دو اقامت سے وہ قصر
رو بقبلہ رہ کھڑا وہ پاکذات
جو دعا عرفہ کے دن ماثور ہیں
شاہ فرمائے کہ افضل تر دعا
ہے یہی تم جانیو اے مسلمیں

مثلِ امروزہ یہ حال و سال
اب کسی ہی کوئی وہ بدلہ نہیں
چھوڑ دو داد و ستد اسکا سدا
عورتوں کے باب میں تبسے ڈرو
کہ تمہارے فرش تک نا آوے غیر
انکو بے سختی کے مار دو سزا
چیز نیک میں چھوڑتا ہوں تم میں سب
ہے کتاب اللہ فرقانِ عظیم
باب میں میرے تو کیا دو گے جواب
اور حقوق اپنے کئے سارے ادا
اور کئے ہیں خلق کو دعوت تمام
تب اُٹھا کر جلد سوئے آسماں
پاک کرتے ہیں دلوں کو تین چیز
دفع اُنسے ہو وے ظلمت کا ہجوم
اُسکے پہونچانے میں نا لاویں قصور
شہ پڑھے ہیں جمع کر تب ظہر و عصر
اور سینے تک اُٹھا کر اپنے ہاتھ
وہ مواہب میں کئے مذکور ہیں
میں بھی اور اگلے مرے سب انبیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شام تک اسدن رہے ہیں وان سے سوال
پائی یہ آیت اسی جا پر نزول

لہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورہ مائدہ)

لہ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کیا ۱۲

اس مبارک دین کی تکمیل سے
پوچھے یاراں اُنسے رونے کا سبب
آپکو عقبیٰ کا جب پہونچا سفر
مصطفےٰ نے تب انہیں تسکین دی
پرسنا اس برس دو بار ہیں
پس اتر عرفات سے اے باصفا
بعد مرکب پہ سوار اپنے ہوئے
اور شب عرفہ وہ سالار عربؐ
اسکو بکڑوں واسطے مظلوم کے
بخشے ظالم کو بہ فضلِ بیحساب
درگہِ مولا سے تب آیا جواب
آپ پر قربان ہمارے باپ ماں
کہ ہوی مقبول یہ میری دعا
اس لعین کا دیکھ یہ درد و فغاں
پس منا میں آکے بروقتِ ضحیٰ
کر نصیحت چند فرمائے ہیں تب
کر وداع انکو وہاں خیر البشرؐ
عمر اشرف کے برس تریسٹھ ہی تھے
تاکہ تب اپنی تئیں کر کے قبول
گوشت لے ہر ایک سے تھوڑا اور
چھلنے والو نکو دئے نہ کوئی چیز
ہے روایت عائشہؓ سے بھی دگر
اور یہ اعلام کروائے یقیں

سب صحابہ بس خوشی کرنے لگے
یوں کہے صدیق اکبرؓ انکو تب
یہ جہاں ہو ویگا ویراں جلد تر
اور طلب کی مغفرت انکی سبھی
ہاں یہ میری موت کو آثار ہیں
کی ہے شب باشی وہ مزدلفہ میں آ
قبلہ رو ہو آکے مشعر میں کھڑے
مغفرت امت کی چاہی تھی ز رب
عرض کی ہے آپنے پھر عجز سے
اس دعا کا حق انہیں بھیجا جواب
کہ دعا تیری کیا میں مستجاب
کیا سبب ہنسنے کا فرماؤ یہاں
اور مری امت کتئیں بخشا خدا
یوں ہنسی آئی ہے مجکو ناگہاں
سرورِ عالم نے ایک خطبہ پڑھا
غائبیں کو حاضریں پہنچائے تب
آنکر منحر کو پہنچے جلد تر
اونٹ اتنے ہی نبی قربان کئے
جلد تر قرباں کئے تھکلے رسولؐ
نوش فرمائے نبیؐ اور مرتضیٰؓ
انکو مزدوری دئے مت آ کے عزیز
گاؤ ایک قرباں کئے خیر البشرؐ
کہ ہو منحر اس منا کی سب زمیں

پر بہت صدیقؓ تب رونے لگے
آہ جب کامل ہوا دینِ متیں
جب سُنے یہ رمز اصحاب کرام
اور کہا ہر سال روح راز دار
سالِ آئندہ تلک اے مومناں
خواب فرمائے ہیں پڑھ مغرب عشا
کھولے لب تسبیح اور تہلیل سے
حق کہا تب انکو سب بخشا ہو نہیں
اسپہ تو قادر ہے تو ربِ متین
جب گئے ہیں صبح مزدلفہ میں آ
یک بیک خنداں ہوئے خیر البشرؐ
تب کہے ارشاد یوں سالارِ دیں
ڈال مٹی اپنے سر رونے لگا
اور مراد امت سے اسکا یہ کہے
آپکے اعجاز سے اے باشعور
سیکھو اب حج کے مناسک سر بسر
سو شتر تھے اپنے دستِ پاک سے
کرتے تھے اسوقت اونٹاں ازدحام
سات اونٹاں شاہ مرداںؓ کو دئے
پوست ان اونٹوں کے اور بھی انکے جھول
اور طرف سے اپنی سب ازواج کے
اور روایت آئی ہے اے ہوشمند
پس بلا حلاق کو پیغامبر

منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگے
کسلئے پھر یہاں ہمیں سالارِ دیں
درد و رقت سے لگے رونے تمام
مجھکو سنواتے تھے قرآن ایکبار
نہ رہونگا میں تمہارے درمیاں
اور نماز فجر بھی وہاں کر ادا
اور تضرع سے دعا حقسے کئے
پر نہ بخشونگا کبھی ظالم کتئیں
چاہے دے مظلوم کو خلدِ بریں
شاہِ عالم پھر وہی مانگے دعا
تب کئے ہیں عرض بوبکرؓ و عمرؓ
جب کیا معلوم ابلیس لعیں
غایتِ حسرت سے وا ویلا کیا
ہیں وہی عرفات میں جو تھے کھڑے
خلق سب ہے اسکو نزدیک و دور
پھر نہ شاید پاؤ نہیں حج دگر
انسے تب تریسٹھ شتر قرباں کئے
اک کے آگے ایک ہو کر تیز گام
انکو سب حضرت علیؓ قرباں کئے
سب مساکینوں کو دلوائے رسولؐ
ہے روایت گاؤ ایک قرباں کئے
ذبح اسدن شہ کئے دو گوسفند
پہلے منڈوا سید جانب اپنا سر

ہر اونٹ کا حضرت کے دست مبارک سے قربان ہونے بیقرار رہنا۔

حاضروں پر موئے اشرف وہ سبھی　　کہتے ہیں تقسیم کروائے نبی
اور منڈوا جانب چپ بوالیں　　خاص بوطلحہ کو بخشے شاہ دیں

سید جانب کے بھی کچھ موئے شریف　　پایا تھا آگے بھی اسد ان اے عفیف
شاہ ذی ناخن کی جب تقلیم کی　　انکو بھی حضار پر تقسیم کی

نکتہ یہ سفر السعادت میں لکھا　　کہ امام تورپشتی نے کہا
قسمت موئے مبارک کا سبب　　تھا یہی اصحاب میں آیا ادب

نہیں تا برکات یہ باقی رہیں　　ختم برکت کے انہوں ساقی رہیں
از وجود مصطفے شاہ خیار　　تا جہاں نہیں ہو ہمیشہ یادگار

اور تھا اسمیں اشارہ اے میاں　　قرب رحلت سے ہمیر کے یہاں
شیخ عبدالحق محدث نے یہاں　　شرح میں مشکوۃ کے لکھا ہے جہاں

کہ وہ برکات وجود شاہ دیں　　آجتک امت میں باقی ہیں یقیں
اور مدارج میں بھی در باب نہم　　جلد اول میں لکھا ہے جا تو تم

غزوہ بن مسعود بولا اے ہمام　　جب وضو کرتے تھے سالار انام
آپ پر گرتے تھے اصحاب کبار　　اک یہ اک تقدیم کرتے آشکار

ازدہام ہوتا تھا لینے قیل و قال　　تھا قریب نہیں کہ ہو جنگ و جدال
تھوکتے تھے وہ شہ لولاک جب　　اور جھپٹتے تھے مبارک اک جب

دوڑ کر لیتے صحابہ جلد تر　　ملتے اپنے منھ اور اپنے جسم پر
موئے اشرف آپ کے گرتے تھے جب　　وہ اٹھاتے اک اسکو با ادب

اور تبرک جان کر با احترام　　انکو رکھتے تھے نگاہ وہ صبح و شام
اور انس سے ہے روایت مشتہر　　کہ پیمبر جبکہ منڈواتے تھے سر

تب صحابہ آکے کرتے تھے ہجوم　　انکی کثرت سے بہت ہوتا تھا دھوم
وہ نہیں چاہتے تھے ہرگز اے امیں　　کہ گرے موئے مبارک بر زمیں

ہاتھ میں لیتے تھے اپنے آکے تب　　اور نگاہ رکھتے تھے اسکو با ادب
اور عمارہ سے ہے مروی سن تو اب　　کہ حدیبیہ میں پیغمبر نے جب

سر کو منڈوا اپنے موئے پر ضیا　　جھاڑ پر کانٹوں کے اک ڈلوا دیا
چن لئے اسکو صحابہ با صفا　　میں بھی اک موئے شریف انسے لیا

جبکہ بعد رحلت خیر البشر　　گر کوئی بیمار آتا میرے گھر
ڈال پانی میں وہ موئے با صفا　　اسکو پلواتا وہ پاتا تھا شفا

کہتے ہیں حضرت کے وہ موئے شریف　　کھالئے بعضے صحابہ اے عفیف
تا بہ یمن جزو سالار جہاں　　قبر کی تعذیب سے ہووے اماں

اور کئے بعضے وصیت اے میاں　　کہ رکھیں اپنے کفن کے درمیاں
تا بہ یمن جزو سالار انام　　انپہ آتش ہووے دوزخ کی حرام

اور بعضے جو حفاظت سے رکھے　　منتقل ملکوں میں وہ مو ہوگئے
اسکی صحت خلق میں پا افتخار　　گر ہوئی ہوگی بوجہ اشتہار

نا کرے انکار اور ترک ادب　　حسن ظن بہتر ہے اس روز و شب
اور صحیح وہ اصل میں نا ہو اگر　　جو کیا کذاب اس کو مشتہر

پاس مولا کے وہی مقہور ہو　　اور جو رکھا حسن ظن ماجور ہو
گرچہ بعضے کاذبان نابکار　　مال و زر کی طمع سے بے ننگ و عار

موئے جعلی کو بہت شہرت دئے　　شاہ عالم کے مبارک نام سو
بے ادب ہیں بے ادب ہیں بے ادب　　انپہ حق کا اور نبی کا ہو غضب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد　　بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
جعل انکا جبکہ ثابت ہوویگا　　تب وہ مٹ جائینگے وہ بیشک سزا

شیخ سندی رحمۃ اللہ علیہ اے میاں　　منسک متوسط اندر اپنی جہاں
اور اسکی شرح میں ملا علی　　اسطرح لکھتے ہیں بر وجہ جلی

منتسب حضرت سے جو آثار ہیں　　جو مساجد اور جو آبار ہیں
ہے زیارت انکی بیشک مستحب　　انکا لازم ہے سدا حفظ ادب

حضرتؐ سے منسوب ہیں جو چیزیں اُن کی تعظیم

عین آثار اُسکے یا اُنکا طرف
ہیں یقیں ہر دو برابر در شرف

چاروں مذہب کے ملا اُنکے عالماں
اُنکی تصریح کردئے ہیں بیگماں

اور لکھا "قاضی عیاضِ" باصفا
رحمتہ اللہ علیہ در "شفا"

کہ یقیں تعظیمِ اجزائے رسولؐ
حرمتِ اجزا و اشیائے رسولؐ

منزل و مسکن کا یونہی احترام
اور کئے ہیں مس جسے شاہِ انامؐ

اور لگا جس شئے کو حضرتؐ کا قدم
دست و پہلو کوئی عضوِ محترم

عین اُس سالار کی تعظیم ہے
فی الحقیقت آپکی تکریم ہے

اُسکی صحت نقل سے ثابت رہے
یا نہو منقول پر شہرت رہے

ہے برابر کچھ نہیں اُسمیں کلام
ہو گیا حاصل "شفا" کا اب تمام

اور "مواہب" کا مصنف یوں لکھا
مکۂ اشرف کو تھا جب میں گیا

آٹھ سو نود کے اوپر ساتواں (۸۹۷)
سال تھا ہجرت سے شہؐ کی اے میاں

شیخ بو حامد میرے مرشد کے پاس
مشتہر تھا ایک موئے شاہِ ناس

تب زیارت اُسکی میں جا کر کیا
اور امامِ قرشی میرے ساتھ تھا

محض شہرت پر بھی اُسکے ای امیں
ہوتے تھے ایسے ائمہ زائرین

دیکھ اصلِ قسمتِ موئے نبیؐ
نقل ہے جب شرع میں ثابت ہوئی

اُسکا ممکن ہے وجودِ محترم
خواہ در ملکِ عرب ہو یا عجم

تا زمانِ "قسطلانیؒ" در عرب
تھی زیارت اُسکی جاری با ادب

اور ملکوں میں بھی اُسکا انتقال
محتمل ہے یہ نہیں ہے کچھ محال

ہاں مگر موئے معیّن پر یقیں
حکم صدق و کذب ہو سکتا نہیں

پر نہو شہرت جب یہ ہے موئے رسولؐ
حسنِ ظن سے اُسکو کرلیویں قبول

کیونکہ رکھا با حفاظت لا کلام
ہیگا ثابت بعض اصحابِ کرام

موئے اشرف کی زیارت میں و لے
کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے

چونکہ گانا اور بجانا ہے حرام
بازئ آتش کرانا ہے حرام

اونٹ پر لے اُسکو پھرنا جا بجا
کوچہ و بازار میں شہرت مچا

آگے اُسکے پھر بجالانا سجود
کرنا منت اُس سے بہرِ نفع و سود

فعل ایسے ناروا ہیں ناروا
اُس سے راضی نیں خدا و مصطفےٰ

خود رسول اللہ نہیں سجدے لئے
کب روا ہو وے آپکے آثار سے

خاص ہے سجدہ خدا ہی کو تو جاں
غیرِ حق کو کفر لکھے عالماں

گرچہ بر وجہ تحیت ہو ویگا
دیکھ ایسا ہی "سفینہ" میں لکھا

الغرض جب ناخن و موئے ہمام
کردئے تقسیم سالارِ انام

طوافِ وداع

آگے مکے میں وہ پھر پیشِ زوال
کر زیارت کا طوافِ باکمال

اور ادا حج کے مناسک کر تمام
دیکھے جب اجداد کے اپنے مقام

پس وداع اُنسے ہوئے خیر الورا
کہ نہ آتے سال پھر میں آؤنگا

اور کئے طوفِ وداعِ آخریں
کہ نہ آتے سال پھر آؤں یقیں

اور وداع اپنی کئے اُمت کو سب
اور وصایا بھی کئے ہیں اُنکو تب

تب وہاں تھے جمع جتنے خاص و عام
اور پرندے اور مقاماتِ کرام

لائے اُس تودیع پر رقت تمام
اسلئے حج وداع ہے اُنکا نام

کوچ کر مکہ سے پھر حق کے رسولؐ
ذو الحلیفہ میں کئے آ کر نزول

صبحدم پھر کوچ کر اُس جائے سے
جب غدیرِ خم[عه] پہ پہنچے آن کے

تب مخاطب ہو کے یاروں سے کہے
جاں نثاروں دوستداروں سے کہے

کیا نہیں تم جانتے ہو سر بسر
مومنوں کے پاس ہوں میں دوست تر

اُنکی جانوں سے بھی اے اہلِ ہدا
چونکہ اُس آیت میں فرمایا خدا[له]

اک روایت سے کہ وہ شاہِ خیاؐ
اُنکو فرمائے ہیں ایسا[ته] تین بار

اُس سے یہ مطلب ہے جانو بایقیں
مومنوں کو حکم نبیؐ کرتا نہیں

له اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورہ احزاب)

ته اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

له نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں ۱۲

ته کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں ۱۲

عه غدیر خم [illegible] ۱۲

خیرِ دنیا خیرِ عقبیٰ کے سوا　جس سے ہووے دین و دنیا کا بھلا
برخلافِ نفس انکے سر بسر　حکم وہ کرتا ہے انکو جرم پر

اک روایت ہی کہے وہ باشرف　ہے بلاوا مجھکو اس عالم طرف
میں کیا اسکے بلاوے کو قبول　خوش ہوں جانے پر نہیں ہرگز ملول

اب تمہارے درمیاں بھاری دو چیز　چھوڑ کر جاتا ہوں اے اہلِ تمیز
ایک ہے دوسرے سے بہتر باکمال　یعنے وہ قرآن ہے اور میری آل

ہاں ہیں دیکھو بعد میرے کر نہ چوک　کرتے ہیں دونوں سے تم کیسا سلوک
اور حقوقِ ہر دو کے از خوفِ خدا　کس طرح کرتے ہیں تم دیکھوں ادا

بعد میرے وہ دونوں اے باصفا　ایک دوسرے سے نہ ہوینگے جدا
تا مرے سے آملینگے وہ یقیں　حوضِ کوثر کے اُپر در یومِ دیں

بعد فرمائے مرا مولا ہے رب　اور ہوں میں مولا مسلمانوں کا سب
پس پکڑ دستِ علیؑ مرتضیٰ　یوں لگے کرنے کو حق سے التجا

کہ میں جسکا ہوں مولا اے خدا　اسکا مولا ہے علیؑ مرتضیٰؓ
یا الٰہی دوست اسکو جو رکھے　دوست اسکو رکھ تو اپنے لطف سے

اور جو اس سے رکھے گا دشمنی　دشمنی رکھ اس سے اے ربِ غنی
جو کریگا اسکی یاری اور مدد　کر مدد اسکی تو اے ربِ صمد

چھوڑ دیوے اسکو جو یاری نہ دے　یا الٰہی چھوڑ دے تو بھی اسے
اور گردان حق کو تو حیدرؓ کے ساتھ　جسطرف کو ہووے وہ نیکو صفات

بعد اس ارشاد کے فاروقؓ آ　مرتضیٰؓ سے تہنیت لائے بجا
اور کہے تم خوش رہو سرورِ جہاں　تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار

مرد و زن سب مومنوں کے اے علیؓ　آپ اب مولا ہو باشانِ جلی
اس خبر کو نقل احمدؒ نے کیا　ابنِ عازب سے بنِ ارقم جو تھا

پس غدیرِ خم سے حضرتؐ کوچ کر　جب مدینے سے ہوئے نزدیک تر
دیکھ آثارِ مدینہ آشکار　فرح سے تکبیر بولے تین بار

دین کی تکمیل اور تتمیم پر　نعمتوں کے بھی ادائے شکر پر
یہ دعائے باصفا پڑھتے ہوئے　داخلِ شہرِ مدینہ ہو گئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ آئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ فَلَا شَیْئَ بَعْدَہٗ ترجمہ کہ نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اسکا۔ اسکے کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنیوالے ہیں، توبہ کرنیوالے ہیں، بندگی کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں چلنے والے ہیں یعنے جہاد کیواسطے اپنے پروردگار کیلئے تعریف کرنیوالے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے اور غالب کیا اسکے لشکر کو نہیں کوئی بعد اسکے۔

ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال

گیارہواں جب سال تھا آغاز جان　چلگئی شورِ قیامت در جہاں
یعنے پیغمبرؐ کی رحلت ہوگئی　سارے عالم میں قیامت ہوگئی

ہے روایت وہ رسول اللہ نے　حکم یوں شہرِ مدینہ میں کئے
رومیوں سے جاکے اب کرنیکو جنگ　غازیاں سب جمع ہوویں بیدرنگ

حکم یہ سنتے ہی بس بے خوف و بیم　جمع آئی جلد ایک فوجِ عظیم
اور اسامہ زیدؓ کا جو تھا پسر　اسکو سرداری دئے اس فوج پر

جان یہ قصہ ہے اسکا مختصر
زیدؓ وہ جو تھا اسامہؓ کا پدر
جنگِ موتہ میں ہوا تھا وہ شہید
روم کے سرحد کے اندر اے رشید

جب صفر کی آئی ہے چھبیسویں[26]
پیر کے دن پیشوائے مرسلیں
کر کے لشکر کا اسامہؓ کو امیر
یوں کئے تاکید اسکو اے خبیر

کہ تو جا اپنی طرف تو جلد تر
باپ کے قاتل کو تیرے قتل کر
اور جلا دے انکے تو گھر بار کو
انکے پھر باغات اور اشجار کو

تب اسامہؓ کی تھی عمر باکمال
بس اٹھارہ[18] سال یا انیس[19] سال
چارشنبہ کی جب آئی آہ شب
آیا یہ دوپہر شب کو حکمِ رب

کہ بقیعِ پاک میں جا مصطفےٰ
مردگوں کے حق میں مانگے دعا
پس رسول اللہ وہ قبرستان پر
لے گئے تشریف اس فرمان پر

اور اٹھا اسّہ بار دستِ التجا
مغفرت چاہے انہوں کی از خدا
دیر تک اس مقبرہ میں ٹھہر کے
جانبِ دولت سرا رجعت کئے

اور بروز چارشنبہ اے امیں
کہ صفر کی تھی جو اٹھائیسویں
آہ تب آئی ہے حضرت کے تئیں
اور ہوا آغاز دردِ سر وہیں

اک صحابی کے جنازے کی نماز
پڑھکے آئے گھر کو شاہِ سرفراز
اور پنجشنبہ کے دن خیر البشر
باوجودِ آں بخار و دردِ سر

دستِ اطہر سے بنا اپنے نشاں
دے اسامہؓ کو یہ فرماتے ہیں جاں

اُغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

تب اسامہؓ نے مبارک وہ لوا
ہاتھ میں اسکو بریدہ کے دیا
پس اسامہؓ فوج کا سردار تھا
اور یہ اسکا علم بردار تھا

عمدۂ ذیشانِ اصحابِ کرام
از مہاجر اور ز انصارِ کرام
مثلِ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ یقین
اور سعدؓ و بو عبیدہؓ اے امین

حسبِ فرمانِ رسولِ انس و جاں
تھے اسامہؓ کے تمامی تابعاں
پس اسامہؓ نے بفرمانِ رسول
جرف میں جا کر کیا اسدن نزول

اور بیماری یہاں اس شاہ کی
آہ ہر دم دمبدم بڑھنے لگی
لوگ حضرت پاس تب آنے لگے
لیکے رخصت جرف کو جانے لگے

لیک بیماری ہوئی جب سخت تر
پھر گئی وہ فوج آخر اے پسر
اور بعد رحلتِ سالارِ دیں
جب خلافت پائے صدیقِ گزیں

روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر
حق اسامہؓ کو دیا فتح و ظفر
تھی یہی فوج اخیر شاہِ دیں
اور پہلی فوجِ صدیقِ گزیں

ذکر اس لشکر کا گر چاہے خدا
میں حدیقہ[1] میں مفصل لاؤنگا
اب یہاں سے میں لکھوں ذکرِ وفات
سرورِ کونین کا رقت کیسا تھ

گرچہ وہ لکھنے مجھے یارا نہیں
پر لکھے بن مختصر چارہ نہیں
ہے مصیبت کونسی اس سے بڑی
انفس و آفاق پر جو ہے کھڑی

غم کہاں ایسا جو امت پر پڑا
حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
غم سے یہ حیراں ہوئے ارض و فلک
غم سے یہ حیراں ہوئے جن و ملک

غم ہوا اس خاک سے تا عرشِ پاک
اور عرشِ پاک سے تا فرشِ خاک
اس الم اس رنج سے روح الامیں
آہ روئے ہیں بہت اندوہگیں

یہ بیانِ غم سنو اے مومنو
اپنے دل کو غم کی آتش میں بھنو
اس الم سے گریہ و زاری کرو
ندیاں دو چشم سے جاری کرو

ہے روایت جبکہ با خلقِ کثیر
سرورِ عالم کئے حجِ اخیر
تھے منا میں جبکہ وہ رونق فزا
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا

سورۂ نصر اسکو کہتے اس سبب
ذکر نصرت کا کیا ہے اسمیں رب
سورۂ تودیع بھی ہے اسکا نام
کہ ہے مضمونِ وداع اسمیں تمام

یعنے اس سورہ کا مضموں سر بسر
رحلتِ سرور بھی دیتا ہے خبر
رخصت اس امت کو کرنیکا بیاں
بھی یقیں آتا ہے اس سورے میں جاں

آغازِ ذکرِ وفات

[1] حدیقہ سے مراد حدیقۃ الاحباب ہے جس میں اسکا ذکر آچکا ہے ۱۲

ہے یہی انکا خلاصہ اے فہیم ۔ کہ یہ دنیا میں خداوند کریم
پس جو کام انسے ہو وابستہ بڑا ۔ جبکہ پورا انتظام اس کا ہوا
انکا گھر اعلائے علیین ہے ۔ انکی روحوں کو وہیں تسکین ہے
جو کہ ارواحِ مقدس ہیں یقیں ۔ بس جگہ انکے یہ رہنے کی نہیں
جب ضرورت سے فراغت ہو انہیں ۔ پھر انہی عالم میں رجعت ہو انہیں
کہ وہ جن کاموں کیلئے خاطر آئے ہیں ۔ خلق پر پیغامِ حق جو لائے ہیں
انکو ہو لا نصرت و فتحِ مبین ۔ دشمنانِ دین پہ دیتا ہے یقین
نفسِ جن شیطاں کی بدی اور وسوسے ۔ دفع کرنے کیلئے خاطر خلق سے
اور درا رسالِ ختم انبیا ۔ دفع جابروں چیز کا منظور تھا
اور تنبیہ باغیوں کی بالدوام ۔ مفسدوں اور رہزنوں کی بھی تمام
صورتِ شرع امام المرسلیں ۔ اسلئے لی صورتِ شاہی یقیں
وہ ترقی بالیقیں پہنچا دے ۔ غایتِ کبریٰ خلافت تک اسی
اور اس سرور کے بعد از تیس سال ۔ انکے ایامِ خلافت تھے بحال
واسطے پہلوں کے اپنے بے خلل ۔ گذرے اک ٹھہرا کے دستور العمل
تھوڑے سے عرصہ میں جو حضرت کو دیا ۔ اور مسخر جابروں دشمن کو کیا
اور اس دیں کی ترقی اور نوید ۔ اپنے پیغمبر کو دے ربِّ وحید
بخششِ امت بھی جینے کیلئے ۔ حکم فرماتا ہے اسمیں دیکھئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ

اے محمدؐ تیر اور تلوار سے ۔ انپہ ہم غالب کئے بیشک تجھے
ذکر سے بھی نفسِ بے ایماں پر ۔ دائمی تقویٰ سے بھی شیطان پر

وَالۡفَتۡحُ

اور بت خانے بہت سے لا کلام ۔ جا بجا پائے شکست و انہدام
کافروں پر پاویں نصرت جب بجنگ ۔ فتح تب شہروں پہ ہووے بیدرنگ

انبیاء کو اسلئے بھیجا تمام ۔ تا امورِ دیں کا دیویں انتظام
تب رجوع انکو الی اللہ ہے ضرور ۔ انکا ملجا ہے خدا ہی کا حضور
کیونکہ یہ دنیا تو ہے نودارِ فنا ۔ دارِ نقصاں دارِ غم دارِ عنا
بہر تدبیر مہماتِ عظام ۔ اس جہاں میں لائے تھے انکو تمام
اور اس دنیا میں خلاقِ صمد ۔ انکی ان کاموں میں کرتا ہے مدد
انکو اور اتباع کو ان کے تمام ۔ لطف سے امداد کرتا ہے مدام
دشمنِ دیں جابریں بالاتفاق ۔ نفس و شیطاں کافر و اہلِ نفاق
ہوتے تھے مبعوث اگلے انبیاء ۔ کوششیں انمیں وہ لاتے تھے بجا
اسلئے ہی جنگ اور لشکرکشی ۔ ملک گیری اور حکومت بڑی
اور تعزیر و حدودِ فاسقاں ۔ اصلِ دیں میں آ کے دخل ہے جہاں
اور آغازِ بعثِ شاہِ دیں ۔ دن بدن اپنی نبوت کی تئیں
جب ہوی اسسے فراغت بالضرور ۔ آپکو بلوایا رب اپنے حضور
افضلِ امت خلیفے تھے جو چار ۔ دے قوانینِ خلافت کو بہار
پس وہ نصرت اور فتح آشکار ۔ غایتِ الطاف سے پروردگار
حق یہ سورے میں اسی کا کر بیاں ۔ کر بیاں اپنی مدد اور امتناں
اپنی درگہ میں انہیں کرنے طلب ۔ اسمیں کرتا ہے اشارہ اک عجب
اب مع تفسیر با ایجاز نیک ۔ بلکہ وہ سورہ یہاں لکھتا ہوں دیکھ
یعنے جب آئی مدد اللہ سے ۔ جنگ میں کفارِ ناہنجار کے
اور اہلِ بدعت و طغیاں کیساتھ ۔ ہم تجھے غالب کئے برہاں کیساتھ
ہم کئے تیری مدد جوں چاہئے ۔ انکو رب تیرے مسخر کر دئے
اور بیشک فتحِ مکہ کی ہوی ۔ اور دیگر کافروں کے ملک بھی
باطنی حالات و علمی مشکلات ۔ کھل گئے اللہ کی نصرت کیساتھ
پاویں نصرت جبکہ اہلِ بدع پر ۔ علم سے شبہوں کو انکے دفع کر

ارسالِ رسل سے مقصود

حضرتؐ کی شریعت بصورتِ شاہی اسکے غلبہ کا سبب

فتح ہوتے ہیں علوم اُس وقت پر
یعنے کھلتے ہیں علومِ پاک تر

اکثر احوالِ سنیہ تب کھلیں
اور مقاماتِ علیہ تب کھلیں

الغرض یہ نصرت و فتحِ عجیب
جب دئے ہم تجھکو اے میرے حبیب

ہم ہمارے دین کو قوت دئے
اور اب اُس دین کو کامل کئے

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

یعنے ہے جس دین سے کفر و شرک دور
اور نفاق و بدعت و فسق و فجور

اَفْوَاجًا

فوج فوج ہوئیگا با شانِ شکوہ
قوم قوم آوے قبیلے در گروہ

تیغ سے اور حجت و برہان سے
دفعِ مکرِ نفس و شیطان سے

ہے یقیں سچا خدا سچا رسول
جوں خبر دی حق نے اور اسکا رسول

نویں دسویں سالِ ہجری میں یقیں
فوجیں فوجیں آئیں در دینِ متیں

ساتھ برکت کے وفود آئے ہیں جان
ذکر کی گنجائش ابھی نئیں یہاں

کہ تھے بعضے کافروں کے جنگ پر
نفس و شیطاں کے بعضے جنگ پر

تھے رہِ حق میں تشنہ کر رفیق
بحرِ مرضیاتِ حق میں تھے غریق

دفع ہو آئیں سے رسول اللہ کے
خوب واقف اور بہت آگاہ تھے

ہو سکیں جب نائب و قائم مقام
دے سکیں دینِ متیں کو انتظام

عالمِ دنیا کا یہ ناقص مقام
جو نہیں تھا لائقِ شاہِ انام

جب ہوئی نزدیک حضرت کے اجل
حکم فرمایا ہے یہ عز و جل

بس تو پاکی اپنے رب کی بولئے
ساتھ اُسکے حمد کے لب کھولئے

اور گنہ بندوں کا اُس سے بخشوا
اُنکی بخشش کیلئے کیجے دعا

یہ اشارہ ہمیں ہے بے قیل و قال
کہ مکمل ناقصوں کو دے کمال

اور انکی عفو و بخشش کی طلب
بھی کرے وہ درگہِ مولا سے اب

جذب ہوا اُسکے کمال اندر تمام
ہوئے ایک رنگِ کمال آئینہ نام

ذکر تقوی اگر کرے لازم روز و شب
نفس و شیطاں پہ نصرت پاوے جب

فتح ان چاروں نیں بھی بس محترم
حق نے دی حضرت کو بروجہِ اتم

نشر کرتا تھا یقیں جس دین کو تو
اب بڑی قوت ہوئی اُس دین کو

جانئے حقانیت کا اُس کے نور
اب کریگا سارے عالم میں ظہور

اور تو دیکھے اے پیمبر لوگ کو
دین میں اللہ کے آتے ہیں جو

بلکہ حق ہی ہو و باطل بالیقیں
مطلقاً جس دین میں رغبت نہیں تھی یا

ایسے دینِ حق میں لوگوں کا دخول
دن بدن اب دیکھ اے میرے رسول

اور تیرے بعد تیرے تابعاں
حشر تک اے خاتمِ پیغمبراں

دین میں داخل کرینگے صبح و شام
فوج فوج ایمان لائیگی مدام

فوج فوج ایمان لائی بیگماں
آگے بھی گذرا ہے کچھ اُنکا بیاں

لے ہوئے قوم و قبیلے آئے ہیں
صدق ہی سے زیرِ ایماں لائے ہیں

فیضِ صحبت سے رسول اللہ کے
ظاہر و باطن میں کامل ہوگئے

خاص اُسکے چار یاراں باصفا
نیں ہوئے ہرگز کبھی اُس سے جدا

اور ہر یک مشورت میں تھے شریک
اور مددگاری میں تھے حضرت کے ٹھیک

اور نیابت کی لیاقت کا کمال
جلوہ گر تھا اُن میں سب بے قیل و قال

پس شہِ دیں کی وجودِ پاک کی
دارِ دنیا میں نہیں حاجت رہی

حکمتِ حق یہ تقاضا کی ہے شب
اپنی درگہ میں کریں شہ کو طلب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

شغل کر تسبیح اور تحمید کا
خلق سے تجرید اور تفرید کا

وَاسْتَغْفِرْهُ ۵

بہرِ تکمیلِ جمیعِ ناقصاں
التجا حق سے کرے سر و عیاں

تا اُسکی پیروی کے یُمن سے
نقصِ استعداد جو انکا رہے

پس شفاعت کی حقیقت ہے یہی
فہم کیجے یہ دقیقہ اے ذکی

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

پس ترے اتباع کو بھی اے رسول
یمن و حرمت سے ہی تیری کر قبول

ہے یہ سورہ سارے سوروں سے اخیر
پھر نہ آیا کوئی سورہ اے خبیر

پوچھے کیوں روتے ہو بولے آہ بھر
اسمیں ہے حضرت کے رحلت کی خبر

سن کہے جبریلؑ سے خیر البشرؐ
گویا اب دیتے ہیں یوں مجھکو خبر

فکر مت کیجو کہ قرآں میں خدا
دیکھے کیا آپ کے حق میں کہا

پس بہ امرِ آخرت شاہِ بشیر
جہد اور کوشش لگے کرنے کثیر

اور روتے تھے بہت از خوفِ رب
یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اُن کو فرمائے سنو اب میرے تئیں
دارِ باقی کی طرف بلوائے ہیں

پوچھے کیوں روتے ہو حالانکہ خدا
آپ کے حق میں بشارت یہ دیا

یعنی تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب
مغفرت فرمایا عَلّامُ الغُیُوب

پھر جو ذکرِ مغفرت مولا نے کی
ہے وہ تشریفاً و تکریمِ نبیؐ

کہ بلفظِ مغفرت قرآں میں اور
ایسے ہی آئے کنایہ کر تو غور

الغرض کی عرض اصحابوں نے جب
باوجودِ مژدۂ غفرانِ رب

آہ فرمانے لگے ہیں تب نبیؐ
ہول اور دہشت کہاں سکرات کی

جانو یہ تنبیہِ امت ہے یقیں
ورنہ وہ معصوم ہیں سلطانِ دیں

ہوگئے بیمار سالارِ عباد
دن بدن ہوتی تھی بیماری زیاد

ایکدن پوچھے وہ شاہِ دوجہاں
کہ رہیں گے بولیو کل ہم کہاں

عرضِ خدمت یوں کئے سب بیبیاں
اے امام و خاتمِ پیغمبراںؐ

شہ کہے کیا دل سے راضی ہو تمام
سب کہے ہاں اے شہِ عالی مقام

عائشہؓ کے آئے حجرے کی طرف
انکے حجرے کو دئے عزّ و شرف

بی بیوں سے شاہؐ نے اکدن کہا
غسل دیجو آج تم مجھکو اٹھا

ہے مقرر بخشنے والا وہی
دیوے ناقص کو وہی تکمیل بھی

انکو سب کامل بنا دینا یقیں
دور یہ کچھ حق کی حرمت سے نہیں

نقل ہے عباسؓ جب اسکو سنے
دردِ فرقت سے بہت رونے لگے

نقل ہے یہ سورہ پیشِ شاہِ دیں
جب تلاوت کی ہے جبریلِ امیںؑ

کہ ہے عقبیٰ کا سفر اب عنقریب
تب کہے جبریلؑ اے حق کے حبیبؐ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

ذکر اور تسبیح و استغفار میں
تھے بہت مشغول اس ہی کار میں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

پوچھا یاروں نے کہ اے شاہِ امم
کیوں یہ پڑھتے اور بہت کرتے ہو غم

حکم بھی تسبیح و استغفار کا
مجھکو فرمایا ہے وہ ربّ الوریٰ

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورہ فتح)

اے برادر شاہؐ تو معصوم تھے
جرم کوئی صادر ہوا نہیں آپ سے

اور بعضوں نے کہا عصمت سے ہاں
ہے کنایہ مغفرت جانو یہاں

چونکہ در نسخ قیامِ شب تو جان
نسخ میں تقدیمِ صدقہ کی یہ سمجھان

کسلئے پھر آپ روتے زار ہو
آپ معصوموں کے سب سردار ہو

قبر کی تنگی و تاریکی کہاں
ہول و دہشت قیامت کی کہاں

ہے روایت آخرِ ماہِ صفر
گھر میں میمونہؓ کے ائے نیکو سیر

باوجود اسکے وہ باری رکھ نظر
رہتے تھے ہر روز اک بی بی کے گھر

بی بیاں سمجھے ہیں سنکر یہ بات
عائشہؓ کے گھر طرف ہے التفات

عائشہؓ کے گھر رکھو تشریف اب
بہرِ خدمت ہم وہیں آتی ہیں سب

فضلؓ بن عباسؓ حیدرؓ کو بلا
ہاتھ رکھ کاندھوں پہ انکے مصطفیٰؐ

ایسی تھی بے طاقتی بر شاہِ دیں
کھینچتے تھے پائے اشرف بر زمیں

گھر میں حفصہؓ کی لگن تھا اک بڑا
اسمیں بٹھلا شاہ کو اے باصفا

حضرت کا صحابہ کو وصیت کرنا اور ساری امت کو سلام فرمانا

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے / منع میں اُسکے اشارہ تب کئے
آکے مسجد کو بقصد عز و وقار / خاص منبر پر ہوئے اپنے سوار
پھر کہے بندہ کو یک پروردگار / دنیا و عقبیٰ میں بخشا اختیار
کوئی حضرت کی غرض سمجھا نہیں / پر سمجھکر اُس کو صدیقِ گزیں
شہ کہے خاموش رہ اے باخبر / پس فضائلِ چند سب یاروں کو کر

روایت

اِک مہینے کے ہی آگے از وفات / عائشہ کے گھر میں آئیکو صفات
غایتِ الطاف سے رونے لگے / اور دعا تب حقمیں اُن سبکے کئے
تب انہیں فرمائے وہ حقکے حبیب / تم سبھی ہوتا ہوں جدا میں عنقریب
میں قبولا ہوں لقائے کردگار / شوق اُسکا ہے مجھے سر و جہار
دفن کرنا کون اور پڑھنا نماز / دیں کفن کیسا اے شاہِ سرفراز
اور کفن جیسا میسر تم کو ہو / اے میرے یارو مجھے پہنائیو
مجھپہ تب بھیجیگا رحمت کردگار / اور آوینگے ملایک بے شمار
اور جو میرے اہلِ بیتِ پاک ہیں / دفن کرنا قبر میں میرے تئیں
آنتی میرے جو ہیں غائب تمام / اُنکو سب پہنچائیو تم میرا سلام
پہنچیگا اُن سب کو بھی میرا سلام / بالیقیں وہ دوست ہیں میرے تمام
تب انہیں فرمائے از لطف و کرم / صبر کیجو مت کرو درد و الم
حوضِ کوثر پر ملادے گا خدا / تم کبھی مجھ سے نہ ہووینگے جدا
نقل ہے ایک روز جبریلِ امیں / آ وہ بیماری میں نزدِ شاہِ دیں
چاہے گر جینا ابھی اے مصطفیٰ / بالیقیں میں تجھکو دیونگا شفا
آپ یہ سنکر کہے اے جبرئیل / میں ہوں دل سے تابعِ ربِ الجلیل

روایت

آہ روتے تلملاتے زار زار / پھرتے تھے اطرافِ مسجد بیقرار
بعد کپڑے پہنکر خیر البشر / اور مبارک سر پہ پٹی باندھکر
حق میں شہدائے اُحد کے از خدا / عجز و زاری سے بہت مانگے دعا
پس وہ بندے نے قبولا سربسر / پاس جانا حقکے دنیا چھوڑکر
بولے رو رو کر فدا ہوں آپ پر / پدر اور مادر ہمارے سربسر
ہوگئے تشریف گھر میں بعد ازیں / پھر وہ بیماری لگی بڑھنے وہیں
ابنِ مسعودِ مکرم باصفا / نقل کرتا ہے کہ شاہِ انبیا
خاص یاروں کو کئے اپنے طلب / اور نظر اُنپر پڑی حضرت کی جب
اور جدائی کے لگے کرنے کلام / تب لگے یاراں بھی رونے کو تمام
جب کیا مختار مجھکو میرا رب / کہ میں لوں دنیا کو یا عقبیٰ کو اب
عرض یوں یاروں نے کی تب شاہ سے / کون دینا غسل اب فرمائیے
بولے میرے اہلِ بیتِ طاہریں / غسل دینا چاہیے میرے تئیں
پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا / جلد تم سب اُٹھکے ہوجاؤ جدا
وہ پڑھیں میرے جنازے پر نماز / بعد ازاں تم سب پڑھو آ با نیاز
اور ملائک بھی رہینگے اُنکے ساتھ / دفن میں اُنکے معاون پاک ذات
بلکہ روزِ حشر تک جو مومناں / پیروی میری کرینگے جاوداں
جب سنے یہ بات اصحابِ کبار / سب لگے رونے وہیں ہو بیقرار
زہد و تقویٰ میں سدا ثابت رہو / اور امیدِ مغفرت حق سے رکھو

روایت

یوں کہی ہیں عرض از خیر الانام / حق تعالیٰ نے کہا بعدِ سلام
ورنہ دنیا سے یہاں تشریف لا / منتظر تیرے ہیں سب اہلِ سما
ہووے گی جس امر میں حقکی رضا / ہے اُسی میں سربسر میری رضا
بھی روایت ہے کہ انصارِ کرام / شہ کو نا ملنے سے مضطر سو تمام
مرتضیٰ یہ حال اُنکا دیکھ کے / عرض جا کر شاہِ عالم سے کئے

یہ خبر سن کر اٹھے خیر البشرؐ
لائے پس مسجد کو تشریف اس زماں
بعد فرمانے لگے اے مومنو
کیا نہیں تمکو دئے ہیں یہ خبر
تم بھی سب حقکی طرف ہی آؤگے
پس کرینگے نیکیاں تم سے بھی وہ
بولے حضرت ہاں وصیت انکی تیبُر
اور کہے تب از بلالِ باصفا
جو کہ چہتے ہیں سنیں اسکو ضرور
سنتے ہی اہلِ مدینہ یہ کلام
جائے مسجد میں نہ تھی باقی کہیں
شرع کے احکام کا کرکے بیاں
کہ میں اب جاتا ہوں نزدیکِ خدا
بخشئے یا لیو میرے سے لا کلام
کوئی نہ حضرتؐ کا دیا ہی تب جواب
آپ ایک مسکین کو دلوائی تھے
اور فرمائے کسی کا حق اگر
تب کہا ایک شخص درہم میں تین
فضل کو اس طرح فرمائے رسولؐ
کہ کسی ہیں گر مبعی ہو کوئی خو
ہوگئی مقبول حضرت کی دعا
ہے طمانیت مجھے اس بابمیں
واسطے دنیا کے ہے بیقیل و قال

زرد پٹکا ایک سر پہ باندھکر
گرچہ چلنے کا نہ تھا تاب و تواں
خوب یہ باتیں بگوشِ دل سنو
میں بھی اور تم بھی یقیں جائینگے مر
دارِ دنیا میں بقا نہ پاؤگے
کار بستہ میں نہ تم جلدی کرو
سن لو اب کہ مرگی کرتا ہوں نہیں
کوچہ و بازار میں اب جلد جا
جلدتر آئیں پیمبر کے حضور
دوڑ آئے ہیں وہیں روتے تمام
تب چڑھے بالائے منبر شاہِ دیںؐ
وعظ اور ارشاد میں کھولے زباں
گر کسی کا حق تلف میں نے کیا
میں خوشی سے بولتا ہوں یہ تمام
پھر کئے تکرار وہ عالی جناب
فضل بن عباس کو تب شاہؐ کہے
بھی کسی کے ہووے ذمہ کے اوپر
لوٹ کے زر سے چرایا بالیقیں
تین درہم اس سے اب کرکے وصول
میں دعائے دفع کرتا ہوں کہو
نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
تم نہ شرک و کفر میں جا کر گریں
تم کرینگے آہ آپسمیں قتال

ہاتھ سیدہا رکھ بدوشِ مرتضیٰؓ
اور ہوکر خاص منبر پر سوار
آج تک کوئی نبی اللہ کا
دائمی مجھکو یہ دنیا میں نہیں
تم کرو آپسمیں نیکی صبح و شام
غرض تب عباسؓ حضرت سے کہے
یعنے وہ امرِ خلافت ہے ہمیش
یوں ندا کردے تو ہر میر و فقیر
پس ندا جا کر کیا سب کو بلالؓ
مرد و زن پیر و جواں در لڑکیاں
کر ادا الحمید خلاقِ جلیل
جو مناسب وقت کے تھا بول تب
یاد یا ہوں میں کسیکو بھی ضرر
بلکہ وہ ہے دوست میرا بیگماں
تب کہا اک شخص اے شاہِ اُمم
کہ تو اسکو لاکے دے وہ سہ درم
روبرو میرے کرا اسکو ادا
پوچھے سرور کیوں کیا ایسا تو کام
جلد بیت المال میں داخل تو کر
اپنی تب بدخوی بعضو نے کہا
پھر مخاطب ہو صحابہ کی طرف
پر میں ڈرتا ہوں تمہارے بابمیں
اس نصائح سے نبیؐ فارغ ہوئے

فضل بن عباس پر رکھی دوسرا
کر ادا حمد و ثنائے کردگار
اپنی امت میں نہ دنیا میں رہا
اپنے رب کے پاس جانا ہے یقیں
اور کرو نیکی مہاجر سے مدام
کچھ قریشو نکو بھی اب فرمائے
کہ ائمہ ہو دیں از قومِ قریش
کہ وصیت اب نبیؐ کی ہے اخیر
اس سکھا آواز میں درد و ملال
جمع اس کثرت سے آئی ہیں وہاں
اک پڑھے خطبہ بلیغ اور طویل
بعد فرمانے لگے لوگوں کو سب
یا کسی کا گر ہے مجھپر مال و زر
تا کہ فارغ ہو کے جاؤں از جہاں
آپ پر ہیں قرض میرے سہ درم
فضل نے لا کر دیا وہ سہ بہم
تا بعد سوا ہو دیں در روزِ جزا
بولا تھا محتاج تب میں اے ہمام
بعد فرمائے وہ شاہِ بحر و بر
انکے حقمیں آپ فرمائے دعا
یوں لگے کہنے رسولِ باشرف
کہ طرف دنیا کے تم رغبت کریں
گھر طرف تشریف اشرف لیگئے

حضرتؐ کی آخر وصیت

حضرتؐ کا خطبۂ بلیغہ پڑھنا اور وعظ ارشاد فرمانا

لہ الائمۃ من قریش

ترجمہ امام قریش میں سے ہونگے

حضرت صدیقؓ اکبر کو امام بنانے کا حکم

اور نصیحت یوں کئے ازواج کو | کہ سدا گوشہ میں ہی تم سب رہو

نقل ہے یوں تھی بیماری میں آں | آپ ایسے سے بولے بلال با صفا

شہ کیے بیتاب ہو نمیں لا کلام | تم کرو صدیقؓ کو اپنا امام

خالی جب دیکھیگا محراب سجود | آپکا غم اسکو تب ہووےگا زود

الغرض سن حکم حضرتؐ کا بلالؓ | درد سے رونے لگا ہے پر ملال

اور یوں کہتا تھا با آہ و فغاں | کاش میں پیدا نہ ہوتا در جہاں

جا کہا صدیقؓ سے شہ کا پیام | وہ بھی گریاں ہو گئے سن یہ کلام

درد و رقت سے بہت پر جوش ہو | ہیں زمیں پر گر پڑے وہ بیخود

اور بوقت ظہر مسجد میں برپا | شور و غل ایسا ہی دسکر دن ہوا

بود حضرتؐ کی جدائی سے تمام | آہ یوں روتے ہیں اصحاب کرام

ان پہ تکیہ کرکے از راہ شرف | لیگئے تشریف مسجد کی طرف

خلق کی تو دیع و پناہ میں تم تمام | حفظ و یاری میں رہو اسکے مدام

پس جدا دنیا سے ہوتا ہوں اب | اور جاتا ہوں طرف عقبیٰ کے اب

اور اکدن حال بیماری میں ہی | لیگئے تشریف مسجد کو نبیؐ

پیچھے آنا چاہے پر شاہ عربؐ | منع فرمائے اشارے سے ہیں تب

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

کہ جماعت اب عشا کی یا نبیؐ | منتظر مسجد میں ہے سب آپ کی

عائشہؓ کی عرض اے خیر البشرؐ | کہ بہت ہے نرم دل میرا پدر

اور کسیکو کیجئے یہ حکم اب | عرض یہ مقبول فرمائے نہ تب

ہاتھ رکھکر سر پہ اپنے بے قرار | چلا یار روتا ہوا بے اختیار

آگئے ہی یا اس کے مرجاتا اگر | آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر

آئے ہیں مسجد کو محزون و ملول | دیکھ خالی آہ محراب رسولؐ

سب صحابہ رو دیئے بے اختیار | تھے در و دیوار بلکہ زار زار

فاطمہؓ زہراؓ سے تب وہ شاہ کل | پوچھے یہ کیا ہو رہا ہے شور و غل

بات یہ سنکر امام الانبیاءؐ | آہ تب عباسؓ و حیدرؓ کو بلا

آکے مسجد میں گزارے ہیں نماز | اور کہے اے مومنین پاکباز

ہے خلیفہ تم پہ سب میرا خدا | طاعت و تقویٰ میں تم رہنا سدا

روایت

پڑھتے تھے صدیق اکبرؓ جو امام | سن کے وہ آواز رسالا انام

کہ تو قائم رہ اب اپنے حال پر | اقتدا ان کا کئے خیر البشرؐ

ہے روایت پانچ دن قبل وفات | یوں کیے ارشاد شاہ کائنات

انبیا صلحا کی قبروں کو تمام | وہ بنائے تھے مساجد صبح و شام

اور فرمائے کرے لعنت خدا | سب یہود اور نصاریٰ پر سدا

اور کہے بعد از میرے اے ربنا | قبر کو ہرگز نہ میرے بت بنا

سجدہ گہ اپنا بنائے بے ادب | منع اس سے تمکو میں کرتا ہوں اب

روایت

مومنو آگاہ ہو اس بات سے | لوگ جو آگے تمہارے ہو گئے

یعنے سجدہ کرتے تھے پیش قبور | تم بھی ایسا مت کرو اے باشعور

انبیا کے اپنے وہ قبروں کے تئیں | سجدہ گہ اپنا انھیں بنوائے ہیں

سخت ہوا اس قوم پر حق کا غضب | کہ قبور انبیا کو اپنے سب

جانیو ہیں تم کو یہ سب پہنچا دیا | تو گواہ رہ تو گواہ رہ اے خدا

روایت

ہے روایت سہلؓ سے مال و زر | آیا تھا اک روز حضرتؐ کے حضور

ان سے لیکن سات ہی دینار زر | عائشہؓ کے پاس باقی تھے مگر

جلد سکیوں پہ رسالا انام | مال وہ تقسیم کر دلائے تمام

اور جب بیمار حضرتؐ ہو گئے | عائشہؓ کو اپنی قسمت کا سکئے

انبیا و صلحا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

اسی بیماری میں اکدن شہ کا سر
عائشہ کے گود میں تھا اے پسر

ہوگئے بیہوش کہہ یہ شاہِ دیں
فرصت تقسیم وہ پائی نھیں

وہ کہی فرصت ہوی مجھکو نہیں
فکر بیماری میں تھی اندوہگیں

روز یکشنبہ کا تھا وہ آہ ہمام
دن وہ گذرا اور جب آئی ہے شام

اور کہلا اسکو بھیجی یہ پیام
کہ ہیں حالِ نزع میں شاہِ انام

سات دینار یں وہ شاہ مرسلیں
کردئے خیرات اس ہی دن یقیں

روایت

ہے وصیت شاہ مرداکو کئے
سن علی اسکو ہیں رونے لگے

بولے حضرت ہاں میں ازدنیا دوں
اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں

اور لگے کہنے کہ اے روح الامیں
کر وفا اب میرے وعدے کیتیں

عرق آیا شہ کی پیشانی اپر
مرتضیٰ کے آئے ہیں تب اشکبھر

آپکی بیٹی یہ پھر کون اے پدر
آہ فرمائیگا شفقت کی نظر

آپکا وہ پاکیزہ شیریں کلام
میں سنونگی پھر کہاں اب صبح و شام

کھول آنکھیں کیجئے مجھپر نظر
جان و دل میرا فدا ہو آپ پر

اور کہے یوں حقسے اے ربِ الجلیل
فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل

اور سرہانے بیٹھکر شہزادگاں
ہیں لگے کرنے بہت آہ و فغاں

در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے
دیکھ یہ بے صبر بے طاقت ہوئے

آہ بعد از آپ کے کیا جائیں ہم
مبتلا ہوں کس مصیبت میں ہم

دیکھ لیں تا روئے انور ایک بار
ہمپہ اب کیجے نظر اے شہریار

ہے روایت یوں انس سے اے پسر
کہ یہ فرمانے لگے خیر البشرؐ

گرچہ یہ امت میری نیکو سیر
بعد ہے سب امتوں کے سربسر

جانیو قرآں کو تم اپنا امام
اور کرو دین و شریعت پر قیام

جو چڑھا اسمیں سو وہ پایا نجات
جو نہیں اسپر چڑھا پایا وہ گھات

حکم فرمائے ہیں اس بی بی کو تب
کہ اسے تقسیم کردے جلد اب

بعد اسکے ہوش میں آئے ہیں جب
پوچھے کیا تقسیم کی تو اسکو اب

پس وہ دیناروں کو منگوائی تبھی
آپ ہی فقر کو دلوائے تبھی

اک زنِ انصاریہ کے آہ گھر
عائشہ بھیجی چراغ اے باخبر

تیل تیرے گھر میں کچھ ہووے اگر
بھیج تھوڑا جلد اسمیں ڈال کر

تیل کی خاطر رکھے اک درم
آپکا تھا اس قدر جود و کرم

اور روایت ہے کہ شاہِ انس و جن
اسی بیماری میں اپنی ایکدن

اور کئے ہیں عرض اے شاہِ بشیر
یہ وصیت ہے نظر آتی اخیر

کہتے کہنے یہ سخن شاہِ جہاں
آنکھ موندے آہ اپنی ناگہاں

تھا علی کے گود میں سر آپ کا
اور مبارک رنگ متغیر ہوا

فاطمہ رونے لگی رو رو یہ بات
ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہات

آہ ان بچوں پہ اے بابا میرے
رحم لاوے کون بعد از آپ کے

پھر کہاں دیدار والا پاؤنگی
یہ سعادت ہاتھ کب میں لاؤنگی

دردِ خاتون دیکھ یہ خیر البشرؐ
دستِ پاک اپنا رکھے خاتوں پر

اور کہے اے فاطمہ تو صبر کر
موت کے پنجے میں ہے نیز اید پر

ہوگئے سب بی بیاں بھی زار زار
اور علی مرتضیٰ تھے اشکبار

روتے روتے آئے سب اندر وہیں
اور یوں کہنے لگے اے شاہِ دیں

آپ ہیں جب رحمۃ للعالمیں
ذات والا سے امن تھا بر زمیں

تب نبیؐ یاروں کو اپنے دیکھ کے
ہیں تسلی اسطرح دینے لگے

صبر کیجے مت کرو یوں درد و غم
میری امت ہے یقیں خیر الامم

لیک فردائے قیامت بالیقیں
پہلے سب سے پائینگے خلد بریں

اور میری آل کو در کل حال
نوح کی کشتی سے تم جانو مثال

ہیں میرے اصحاب تابِ روشنے تمام
پیروی انکی کرو تم صبح و شام

بشارات شفاعت

جوں مسافر کو ہیں نارسے رہنما
ہیں میرے یاراں تمہارے رہنما

ام سلمہ بولی اے شاہ امم
آپ ہیں معصوم کیوں کرتے ہو غم

بعد میرے ان کا کیا ہوویگا حال
بس یہی انکا ہی اب مجھکو خیال

فاطمہ کرنے لگی عرض جناب
یا رسول اللہ در روز حساب

کہ لوائے حمد کے نیچے زیر رب
بخشش امت رہوں کرتا طلب

اپنی امت کے پیاسوں کو تمام
بالیقیں دیتا رہوں کوثر کا جام

التجا کرتا رہونگا یہ زیر رب
تا کرے سنگیں عمل امت کے سب

فاطمہ رضہ نے عرض کی تب اے پدر
پاس ہو پل کے بھی نہ پاؤں میں اگر

چاہتا حق سے رہونگا سر بسر
تا ہو آسانی سے امت کا گزر

تا نہ کچھ صدمہ ہو انکو نار سے
اور تسلی ہو میری دیدار سے

بولی ہے صد شکر رب العالمیں
سب مواقف میں قیامت کے الفقیر

روایت

یوں کئے ہیں عرض ای شاہ امم
حق نے فرمایا تحیات وسلام

آپ فرمائے بہت ناساز ہے
حقتعالی محرم ایں راز ہے

روایت

عزرائیل کا آنا اور رونا

کہ وہ کہتا ہے سنو یا درد و سوز
آہ عزرائیل آیا ایک روز

کر سلام اس شاہ دیں پر باادب
اذن چاہا آنے حجرے میں وہ تب

آہ ملنے کی نہیں فرصت ہی اب
اذن آنیکا کیا پھر وہ طلب

سب ہوئے پر خوف وہ محسن کے ندا
ہوش میں آکر کہے شاہ ہدیٰ

آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں
ہے یہ عزرائیل اے بیٹی یقیں

فاطمہ رضہ سنتے ہی بے اختیار
درد و غم سے ہوگئے ہیں زار زار

لوگ یہ سمجھے کہ ہیں پائے وفات
فاطمہ رونے لگیں اُس وقت کیساتھ

کچھ نہیں حضرت دئے انکو جواب
پھر لگی کہنے کو یوں عرض جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہریار
آہ خود رونے لگے بے اختیار

بولے امت کیلئے روتا ہوں نہیں
فکر سے ان کے حزیں ہوتا ہوں نہیں

روایت

آپکو فرماؤ ہیں پاؤں کہاں
تب کئے ارشاد سالار جہاں

پوچھی خاتوں میں نہ پاؤں گر وہاں
حوض کوثر پر کہے شاہ جہاں

پوچھی کوثر پہ بھی گر میں نا ملوں
بولے حضرت پاس میزاں کر رہوں

بولی گر نا ہو وہاں اے شاہ ناس
آپ فرمائے رہونگا پل کے پاس

شاہ فرمائے نہ گر پل پر ملول
دار دوزخ کے کنارے پر رہول

دوزخ و امت کے آکر درمیاں
ہوونگا حائل ہو تا انکو اماں

جب سنی بی بی یہ حضرت سی کلام
یہ شفاعت کی بشارات عظام

باپ میرے ہے اس امت کا شفیع
ہے شفاعت میں اسے شان رفیع

ایک روایت ہے کہ جبرئیل امیں
ایکدن آکر بہ نزد شاہ دیں

اور پوچھا ہے کہ اسلوب مزاج
اے میرے محبوب ہے کسطرح آج

یوں عیادت شہ کی زرب الجلیل
تین دن آکر کئے ہیں جبرئیل

نقل ابن عم خیر الناس سے
آئی عبداللہ ابن عباس سے

ساتھ تھے اسکے ملائک ایکہزار
آکھڑا بر حجرہ شاہ خیار

اسکو اعرابی سمجھ زہرہ بتول
بولے بے تاب و تواں ہیں یا رسول

حضرت زہرہ نے دی یونہی جواب
وہ کیا پھر سخت آواز اک شتاب

کس کا یہ آواز ہے اے فاطمہ رضہ
ماجرا وہ سب کہے ہیں فاطمہ رضہ

باپ سے کرتا ہے بچوں کو یتیم
زن کو بیوہ مرد سب ہے بےخوف و بیم

اپنے رکھ سینے پہ تب دست بتول
اپنے چشم پاک کو موندے رسول

اور لگی کہنے کو اے میرے پدر
کھول آنکھیں کیجے اک مہر نظر

اے رسول اللہ اے بابا میرے
فاطمہ رضہ قرباں قدم پر آپکے

کھول آنکھیں اک نظر فرمایئے
حاملانِ عرش تیرا دیکھ غم
اور کہے پڑھ جبکہ میں رحلت کروں
اور مروی ہے کہ زہرائے بتول
فاطمہؓ وہ راز سن خنداں ہوئیں
یوں کہے میرے سے زہرائے بتول
جب کئے ہیں سرورِ عالم وفات
تو ملیگی پہلے آ میرے سے جاں
بھی روایت ہے کہ شاہِ دین تب
اشک آنکھوں سے تھے جاری آپکے
میرے ابنین مکرم ہیں کہاں
آہ صاحبزادگاں سرور کو دیکھ
آپکے سینہ پہ آ ہر دو گرے
اور کئے تاکید سب اصحاب کو
پھر وہ دونوں کو لگا اپنے گلے
آہ شاہزادے نہ ہوتے تھے جدا
نزع کا جب حال تھا اس شاہ پر
شاہِ عالم سے کئے ہیں تب جدا
یا نبی اب کھول آنکھیں دیکھیے
کہ وصیت جو کیا ہوں تمکو کل
اور سب ازواج کو شاہِ عرب
جلد حاضر ہو علیؓ نامدار
کہ یہودی سے فلاں زر اسقدر

آخری اک بات مجھسے کیجیے
آہ اب روتے ہیں یا درد و الم
آیہ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
جب بہت رونے لگے ہیں ہو ملول
اور بہت خوشحال اور شاداں ہوئیں
اب میں کہہ سکتی ہوں یہ رازِ رسولؐ
پھر میں پوچھی بولے کیا ہی وہ بات
حشر میں تو ہوگی خاتونِ جناں
یوں دعا مانگے ہیں از درگاہِ رب
یوں لگے ہیں پوچھنے تب درد سے
یعنے حسنینِ معظم ہیں کہاں
ایسی حالت میں وہ پیغمبر کو دیکھ
اور منہ سے منہ لگانے کو لگے
بلکہ سب امت کے شیخ و شاب کو
انکو سمجھائے بہت الطاف سے
اور نہ دامن چھوڑتے تھے آپ کا
سرورِ کونین عالیجاہ پر
شورِ غم کا آہ محفل میں پڑا
اک وصیت اب مجھے فرمایئے
یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
کر وصیت اسطرح پوچھے ہیں تب
بیٹھ حضرتؐ کے سرہانے اشکبار
یاد رکھ تو میں لیا ہوں قرض کر

انا للہ وانا الیہ راجعون

کھول آنکھیں تب کہے خیر البشرؐ
اپنے دستِ پاک سے شاہِؐ عرب
بعد فرمانے لگے ہیں الغرض
مصطفےٰؐ نزدیک اپنے تب بلا
عائشہ کہتے ہیں میں اسکا سبب
جبتلک زندہ تھے سالارِ جہاں
تب کہے فرمائے مجھسے شاہِ دیں
پہلے ملنے کی بشارت سن کے ہیں
یا الٰہی اب جدائی پر میرے
بولئے اب میرے دلبنداں کہاں
فاطمہؓ حاضر کئے حسنینؓ کو
اسطرح رونے لگے بے اختیار
سرورِ کونینؐ انکو سونگھ کے
کہ یہ ہر دو سے رکھو الفت تمام
کر وداع انکو کہے اسطرح تب
اشک آنکھوں سے بہاتے تھے بہت
فاطمہؓ زہرا تب آخر ناگزیر
آہ آکر عائشہؓ نے بعد ازاں
انکو فرمائے کہ نزدیک آ میرے
عرض پھر حفصہ نے کی آکر یہی
کہ علی میرا برادر ہے کہاں
اپنے زانو پر رکھے سر شاہ کا
جو اسامہ کا ہے لشکر اے امیں

اسقدر مت رو تو اے لختِ جگر
فاطمہؓ کے اشک کو پونچھے ہیں تب
اک جزا ہے ہر مصیبت کے عوض
ان سے کچھ مخفی کہے اے باصفا
پوچھی اسدن فاطمہؓ زہرا سے تب
وہ نہیں ظاہر کئے رازِ نہاں
کہ سب اہلِ بیت سے میرے یقیں
کی میں خوشحال اپنے جان و دل کتئیں
فاطمہ خیر النساء کو صبر دے
نورِ چشماں میرے فرزنداں کہاں
مصطفےٰؐ کے قرۃ العینین کو
دیکھکر انکو ہوئے سب زار زار
انکی پیشانی پہ تب بوسہ دے
اور بجا لائے انہوں کا احترام
آہ میرے سے جدا تم ہو اب
شور اک غم کا مچاتے تھی بہت
انکو سمجھا از وجوہاتِ کثیر
عرض کی یوں از شہِ ہر دو جہاں
آئیں جب نزدیک تب لیا کہے
شاہ فرمائے ہیں ان کو بھی یہی
مرتضیٰ شیرِ غضنفر ہے کہاں
انکو فرمائے نبیؐ اے مرتضیٰؓ
اسکی تیاری میں خرچا دو یقین

خاتونِ جنت کو ارشاد

حسنین کریمین کے بارے میں وصیت

علی مرتضیٰ کو وصیت

قرض وہ ذمہ سے میرے بالضرور
جلد تر کر دے ادا تو بے قصور

اور میرے بعد اے بھائی میرے
آہ مکروہات پہنچیں گے تجھے

اور جب دیکھیگا تو اے باوقار
کہ کئے ہوں لوگ دنیا اختیار

اور ایک آئی روایت اے خبیر
کہ وصیت یہ نبیؐ کی ہے اخیر

حق بجا لا نہیں سکے جاوداں
تم ڈرو حق سے سدا اسر و عیاں

عزرائیل کا حاضر ہونا

روایت

جب دئے ہیں اذن سالار انام
باادب آکر کیا ہے وہ سلام

حکم گر ہو تو کرونگا قبض جاں
ورنہ خالی ہاتھ جاؤں بیگماں

چرخ اول پہ ملائک سب کے سب
پوچھتے تھے آپکا احوال اب

شہ کہے اے دوست میرے باوفا
مجھسے اس حالت میں تو کیوں ہے جدا

مالک دوزخ کو وہ پروردگار
اب کیا ہے حکم آیا آشکار

جبرئیل کی بشارتیں

آگ دوزخ کی بجھا دے جلد تر
اور کیا یہ حکم حور العین پر

کہ کھڑے ہو باندھکر تم صف بصف
آتی ہے روح رسول باشرف

جبتلک تو اور تری امت بھی
داخل جنت نہ ہونگے اے نبیؐ

حوض کوثر اور محمود امقام
دیویگا تجھکو خداوند انام

کہ تو دل سے اپنے راضی ہوویگا
فرح و بہجت اس سے بیحد لیویگا

ملاء اعلیٰ میں ہے تیرا انتظار
بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار

حضرتؐ اپنی امت کیلئے درستی کی فکر کروانا

پر مجھے ہے فکر امت کی بڑی
درد امت کا ہے مجھکو ہر گھڑی

حق نے فرمایا کہ کہہ بعد سلام
تیری امت کے گنہگاراں تمام

جب کہے حضرت سے یہ روح الامینؑ
سنکے فرمائے ہیں انکو شاہ دیں

نہ کرے توبہ تو کیا ہو اسکا حال
پاوے کیسا آہ وہ رنج و ملال

گر ہو تائب اسکو بخشوں اے نبیؐ
بولے حضرت ہے زیادہ ماہ بھی

شہ کہے ہفتہ بھی زاید ہے ہنوز
حق کہا مرنیکے آگے ایکروز

اور کہے تو سب سے پہلے مجھسے آ
حوض کوثر پر ملے روز جزا

تو نہ ہو دل تنگ ان صلوت پر
صبر کر تو صبر کر تو صبر کر

چھوڑ تو دنیا کو کر عقبیٰ قبول
یہ وصیت یاد رکھ ہرگز نہ بھول

کہ نگاہ رکھو نمازوں کو مدام
خوش رکھو باندی غلاموں کو دوام

پیٹ بھر انکو کھلاؤ اور پہناؤ
بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ

الغرض کہتے ہیں عزرائیلؑ نے
اذن چاہا گھر میں آنے کیلئے

اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا
تابع فرماں رہوں میں آپکا

مصطفےؐ پوچھے کہاں روح الامینؑ
بولا عزرائیل تب اے شاہ دیں

آئے ہیں ایسے میں روتے جبرئیلؑ
اشک سے منہ کو بھگوتے جبرئیلؑ

عرض کی جبرئیل اے شاہ کریم
میں لے آیا ہوں بشارات عظیم

کہ مقدس میرے پیغمبر کی روح
آج آتی ہے سما پر بافتوح

کہ سنوارو آپکو تم سب شتاب
اور فرشتوں کو یہ فرمایا خطاب

مجھکو بولا جا زمیں پر جلد تر
اور دے میرے نبیؐ کو یہ خبر

سب رسل اور انکی امت پر تمام
داخل جنات ہونا ہے حرام

اور قیامت میں شفاعت سے ترے
چھوٹے اتنے لوگ امت سے ترے

اور بہت ایسے ہی درجات علا
دیوے حق تجھکو مقامات علا

شاہ فرمائے یہ سن اے جبرئیلؑ
کہہ ہیں بہتر یہ بشارات جلیل

پھر گئے جبرئیل پاس اللہ کے
آکے پھر یوں عرض حضرت سے کئے

توبہ اپنی موت آگے ایکسال
گر کرے بخشوں انہیں بے قیل و قال

موت سے اپنے کسیکو نہیں خبر
شاید آگے اک برس کے کوئی بشر

حکم حق آیا ہے دوسرے بار بھی
اک مہینے کے بھی آگے ہاں کوئی

بار سوم حکم آیا جانئے
آگے اک ہفتہ کے جو توبہ کرے

شہ کہے ایکدن بھی ہے طول طویل
بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

موت سے آگے ہی اک ساعت اگر
کہ کسی بندہ کیتئیں اے دادگر
اپنے عصیاں سے اگر ہو شرمسار
شرط ہے یہاں رہے باقی اگر
اسطرح کہنے لگے جبریل سے
دوسرا امت کے جو ہیں فرد نہیں
جسطرح اگلی امم کی صورتیں
میری امت کے جو کچھ اعمال ہیں
سن کے یہ باتیں نبی کی جبرئیل
یعنے روز حشر باشان رفیع
اور فرشتے جھکے ہفتہ میں دو بار
سنکے یہ حضرت بہت خوش ہو گئے
کیا الکھوں اب ذکر ہے سکرات کا
تم سنو یہ ذکر غم پر اضطراب

ہو وے تائب اسکو بخشوں سر بسر
تب بھی توبہ نا میسر ہو اگر
بخشکر دوں اسکو جنت میں قرار
شرک سے سرّ عیاں ہو دور تر
تین مقصد اور باقی ہیں مرے
شامت عصیان سے انکے کہیں
مسخ عصیاں کے ہی شامت سے ہوئیں
مطلع کر دیوں انپر میرے تئیں
جا کہے نزد خداوند جلیل
آپ ہی سب امتوں کے ہوں شفیع
پیر اور جمعہ کی شب میں باوقار
اذن عزرائیل کو ہیں تب دئے
نزع جان شاہ موجودات کا
چشم سے جاری کرو دو جوئے آب

روایت

قبض روح پاک پر شاغل ہوا
تھا میرے زانو پہ ایسے میں ہلال
دیکھنے سے میں نے سمجھا اسکے تب
تب کئے سر سے اشارہ شاہ دیں
پس کئے مسواک اچھی طرح سے
آہ تھی سکرات ایسی سخت تر
آب تھا تب اک پیالہ میں بھرا
تو پھر یاد رہے اے رب صمد

حکم پر حضرت کے وہ عامل ہوا
عبد رحمن آیا میرا بھائی بحال
کہ ہے شاید خواہش مسواک اب
پس میں اس مسواک لیکر دہیں
اور کئے بعد از عنایت وہ مجھے
کہ مبارک رنگ شہ کا سر بسر
دست شریف آہ رکھ خیر الورا
سختی سکرات میں کیجے مدد

تب رسول اللہ نے با انکسار
تب کہا یوں حق نے اے میرے حبیب
اتنی فرصت بھی نہ گر اسکو ملے
شاہ یہ سنکر بہت شاداں ہوئے
پہلا امت کے گنہگاروں کا سب
انپہ دنیا میں نہو قہر و عذاب
تیسرا یہ ہے کہ ہفتہ میں دو بار
بخشش انکے جرم کی نا مانگ لوں
پھر کئے آ عرض اے حق کے رسولؐ
کوئی مقرب بھی بغیر از آپ کے
جو عمل امت کے ہیں خیر و شر
ذکر غم آگے کروں کیا اب رقم
گرچہ کہہ سکتا نہیں اے مومنو
بلکہ کیا ہے آب جائے آب پر
آ پایا حکم عزرائیل جب
عائشہ اسطرح دیتی ہیں خبر
ہاتھ میں انکے تھی اک مسواک تر
عرض کی تب میں نے اے حق کے نبیؐ
چاب کر دانتوں سے اپنے نرم کر
ہاتھ سے مسواک ایسے میں گری
سرخ ہوتا زرد بھی ہوتا کبھی
ملتے تھے چہرہ پہ اپنے بار بار
بولے عزرائیل سے پھر شاہ دیں

عرض کی یوں از خدائے کردگار
کہ وہ بندہ اپنے مرنیکے قریب
بخشونگا تیری شفاعت سے اُسے
جان و دل سے شاکر یزداں ہوئے
حشر میں ہوؤں شفیع میں نزد رب
اور مسخ و فسخ سے نا ہوں خراب
اپنے الطاف و کرم سے کردگار
نیکیوں پر انکے تسکر حق کر دیں
حق کیا یہ عرض تینوں بھی قبول
فتح آں باب شفاعت نا کرے
آگے اس سے آپکو دیویں خبر
طاق ہے طاقت قلم کی اک قلم
مختصر کہتا ہوں تھوڑا تم سنو
غم بہاو چشم سے خون جگر
بیٹھ خدمت میں نبی کے باادب
حالت سکرات میں حضرت کا سر
مصطفےٰ کرنے لگے اس پر نظر
آپکو خواہش ہے کیا مسواک کی
ہاتھ میں حضرت کے دی لب پر جلد تر
یا گرا خود ضعف سے دست نبیؐ
اور پیشانی پہ آتا عرق بھی
اور کرتے یہ دعا با انکسار
ہے بڑی سکرات کی سختی یقیں

حضرت اپنی وفات کے وقت تین مقصود جو اللہ تعالی سے چاہے امت کے باب میں

حضرت عزرائیل کو قبض روح کیلئے حکم دینا

حضرت کا اپنی سکرات میں امت کی سکرات کی آسانی کے لئے دعا فرمانا

میری امت پر بھی گیا اک نیکنام
ایسی ہی سختی کریگا تو مدام

قبض جاں آساں کسیکا نہیں یقیں
آہ خنک ایسا کیا ہر گز نہیں

ناتواں امت ہی میری سر بسر
آہ اُنپر اسقدر سختی نہ کر

سختیاں انکی ہیں سب مجھکو قبول
تو نہ کر ہرگز غرض انکو ملول

آپکی امت پہ از حسن طریق
انکے ہوں ما باپ سے زاید شفیق

اپنی امت کی سفارش ہی میں جاں
تر زباں تھے تر زباں تھی تر زباں

پھر کئے عرض اے امام الانبیا
پھر نہ دنیا میں کبھی میں آؤنگا

دیجئے تو رخصت مجھے اے شہر یار
بول یوں رونے لگے ہیں زار زار

آہ تب اس سرور عالم کا سر
گود میں تھا عائشہ کے اے پسر

کی ہے تب پرواز روح با شرف
اس جہاں سے عالم باقی طرف

ہے روایت عائشہ سے اے جبیر
تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر

وفات حسرت آیات

تھی مہ مولد کی بس وہ بارہویں
پیر کا تھا روز اقدس بالیقیں

آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوا
سارے عالم میں بڑی ظلمت ہوی

یہ ندا کرتے تھے بالائے فلک
درد سے اس شاہ کے حق کے ملک

بوئے خوش ایسی مہکنے کو لگی
کہ نہیں سونگھی تھی میں ایسی کبھی

اور روایت دوسری آئی ہے ایک
چادر جنت اڑاے لا ملک

چند جمعہ گذرے ہے پھر لا کلام
ہاتھ میں دھوتی ہوں کھاتی ہوں طعام

مرثیہ خاتون جنت

ہے روایت جب گئے رحلت رسول
ندبہ یوں کرتی تھیں رو رو کر بتول

آہ اے بابا یہ دنیا سے گئے
جنت الفردوس کو رونق دئے

آپکے بعد از اے ختم الانبیا
کس پہ نازل ہووے گی وحی خدا

یا الہی اب تو یہ روح بتول
جلد پہنچا دے با روح رسول

روایت

کہ فراغت چھوڑ دینے لیں نہار
فقر و فاقہ ہی کئے تھی اختیار

وہ کیا تب عرض شاہ انبیا
قبض جاں کرتا ہوں جیسا آپکا

تب رہ شفقت سے شاہ مرسلیں
یوں کہے ارشاد اسکو اے امیں

بلکہ سب امت کی میری سختیاں
روح پر کر لے تو میری بیگماں

وہ کیا ہے عرض اے مقبول رب
خاطر اقدس کو رکھئے جمع اب

یونہی عزرائیل سے شاہ امام
نزع کی حالت میں کرتے تھے کلام

آئے ہیں ایسے میں جبریل ہمام
اور کئے سالار عالم کو سلام

آپکی خاطر میں آتا تھا یہاں
آپسے آتا تھا خوش اب یہ مکاں

انکو تب رخصت دئے شاہ جہاں
وہ گئے روتے ہوئے بر آسماں

اور ہے دوسری روایت یہ جلی
تھا مبارک سر بر آغوش علی

انا لله وانا الیه راجعون

رب اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلی

اور ترسٹھ سال کی عمر شریف
تھی رسول اللہ کی تب اے عفیف

مرتضیٰ بولے ندائے درد آہ
آسماں سے ہیں سنا وا احمداہ

عائشہ کہتی ہیں روح مصطفےٰ
جب ہوی ہے جسم اشرف سے جدا

بر در حجرہ میں اڑائی شاہ پر
ہو رواے چاندنی جوں ماہ پر

ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
میں رکھی اس شاہ کے سینہ پہ ہات

اور وضو کرتی ہوں وہ شب بے نظیر
ہاتھ سے وہ بوئے خوش جاتی نہیر

آہ اے بابا ہوئے ہم سے جدا
کر قبول اب عون رب العلاء

خبر رحلت آپکی بابا میرے
کون اب کہدیویگا جبریل سے

آہ اے بابا زبالائے سما
ہمپہ پھر روح الامیں کب آویگا

کر مجھے دیدار سے انکے قریب
حشر میں انکی شفاعت کر نصیب

عائشہ کہتی تھی یوں رو رو کے تب
کہ وہ پیغمبر سے ہے افسوس اب

آہ اس شرع دیں پرور سے حیف
انبیاء کے سرور و افسر سے حیف

غم سے امت کی گناہوں سے یقیں
رنج و ایذا سے بہت کفار کے
اور فقیر و بہر نہ باندھے کوئی دم
نوک اک ٹوٹی ز سنگِ دشمناں
بالتواتر اور توالی صبح و شام
یونہی اہلبیت سب روتے رہے
السّلام اے اہلبیتِ مصطفےٰ
بعد بولا شربتِ جامِ ممات
ہر مصیبت کیلئے نزدِ خدا
اب رضائے حق کے جاں تم پھر رد
ہو لے اہلبیت اب تم پر سلام
مجلسِ اصحاب میں پھر آشکار
آہ کیا بولوں صحابہ کا اَلم
تلبیہ کہتے ہیں جیسے حاجیاں
اور علیؓ باایں شجاعت آ ئے میں
عائشہ حجرے کے اندر بیٹھکر
سرورِ عالم کی رحلت پر یقیں
اور کہتے تھے کہیگا یہ جو بات
بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشرؐ
جو منافق ہیں انہوں کے دست وپا
اس لیئے تلوار اپنی کر علم
پشتِ اطہر پہ نبی کے رکھکے ہا
کر یقیں مہرِ نبوت گم ہوی

ایک شب ساری کبھی سوئے نہیں
اور ظلم و جور سے اشرار کے
وہ کبھی ابواب احسان و کرم
فی الحقیقت تھا وہ محکِ امتحاں
وہ کبھی ہرگز نہیں کھائے طعام
اس الم سے ہوش سب کھوتے رہے
السّلام اے مَردم درد و عزا
چکھنے والا ہے یقیں ہر ذی حیات
ہے مقرر اک تسلی اک جزا
جزع و بے صبری نہ ہرگز تم کرو
(بیقراری)
اور ہووے رحمتِ ربِّ انام
خضرؑ نے بھی آکے تب زار و نزار
جسکے ہے لکھنے میں اب لرزاں قلم
یوں مچائے تھے وہ سب شور و فغاں
پست ہو کر جا لگے تھے از زمیں
آہ و زاری میں ہی تھی شام و سحر
حضرتِ فاروق کو آیا نہیں
کہ رسول اللہ پائے ہیں وفات
جونکہ تھی موسیٰ کو کوہِ طور پر
شاہ کٹوا دینگے دے کر سزا
اس طرح کہنے لگے ہیں وہ بھم
جلد تر دیکھی ہے اسما پاکذات
اب بلاشک شاہ نے ہے نقل کی

رہ مقامِ صبر میں ثابت قدم
گاہ اندوہ و ملالت کے غبار
راہ حق میں انکے دنداں در مثال
کہ یہ محکِ امتحانِ کردگار
جَو کی روٹی پیٹ بھر کھائے نہیں
غیب سے آئی ندا یہ سر بسر
رحمت و برکاتِ خلّاقِ انام
اور تمہارے کام کا اجر و ثواب
اور رہے ہر غایت کے آخر اک خلف
ہے مصیبت یافتہ بس شخص او
تھا یہ آواز ملک اے باصفا،
یونہی کی ہے تعزیت شہ کی ادا
ایسے حیراں اور پریشاں ہو گئے
آہ عثماں اس الم سے اے پسر
اور عبداللہ انیسِ باصفا
باوجود ایسی صلابت کے عمرؓ
کھینچکر تلوار اپنی پُر غضب
قتل میں کر ڈالوں گا بیشک اسے
بلکہ ہے مجھکو یہ امیدِ قوی
بولے تھے بعضے منافق بدصفات
جب عمر اس طرح سی کہنے لگے
غیب تھے مُہرِ نبوت کے نشاں
پہنچی ہے صدیق کو جب یہ خبر

نفس سے تھے جنگ کرتے دمبدم
شہ کے دامن تک نہ پہنچی زینہار
جنگ میں مرجھائے ہوئے تھی خوں سے لال
اس کا ظاہر ہو گیا کامل عیار
راحتِ دنیا کبھی پائے نہیں
پر منادی ہم کو نہیں آیا نظر
تم پہ ہو ہر آن و ہر دم بالدوام
تم کو پورا دیویں گے روزِ حساب
پس رہو واثق بحق اے باشرف
فی الحقیقت اجر سے جو دور ہو
تعزیت کرتے تھے وہ آکر ادا
بولے بوبکرؓ و علیؓ یہ خضرؑ تھا
سر بسر بے عقل و بیجاں ہو گئے
ہو گئے مبہوت و گونگے سر بسر
آہ رو رو اس الم سے مر گیا
ہو گئے تھے یوں اس اے باخبر
در پہ مسجد کے کھڑے تھے آکے تب
سرورِ عالم نہیں رحلت کئے
اسقدر زندہ رہیں جنکے نبیؐ
گر نبیؐ ہوتے نہ پاتے وہ وفات
باتیں رحلت کے سب سنکے ہیں کہ
تب لگی کہنے وہ باآہ و فغاں
آئے ہیں گریاں و نالاں جلد تر

مزید حالات عمر صدیق اکبر رض

فرشتہ کا تعزیت ادا کرنا اہلبیت سے

صحابہ کا اظہار درد و غم حضرت کی رحلت پر

اور جبیں پر شہ کے بوسے دئے / سر اٹھا اپنا بہت زاری کئے
دیکھے بوسہ پھر انہوں نے یوں کہا / آپ پر ما نا باپ میرے ہوں فدا
پاک و طیب آپ تھے حین حیات / پاک و طیب بھی ہو بعد وفات
آپکی ہے ذات برتر بالیقیں / آپ پر رونے سے ہانے سی کہیں
گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار / جان اپنی ہم کئے ہوتے نثار
اور نہ کرتے منع رونے سے اگر / چشم سے چشمے بہاتے سر بسر
ہم سے پہنچا ہے خداوند انام / اپنے پیغمبر پہ صلوات و سلام
یا محمدؐ یا حبیب رب ناس / یاد کیجے ہمکو اپنے رب کے پاس
بعد ازاں وہ آئے ہیں نزد عمرؓ / جوش حدت پر کئے انکے نظر
انکو بولے بیٹھ جائے باوقار / وہ نہ بیٹھے بلکہ بولے چند بار
بعد ازاں انکو کہے وہ باصفا / اب یقین رحلت کئے ہیں مصطفےٰؐ
کیا نہیں تم نے سنا اے باصواب / کہ نبیؐ کو جو کیا ہے حق خطاب

لہ اور نہیں دیا ہم نے کسی آدمی کو تجھ سے پہلے ہمیشہ کا جینا پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاویں گے

لہ اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ۲ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۵ (سورۂ انبیاء)

بعد ازاں صدیق تو منبر پر چڑھے / اور بلاغت سی بہت خطبہ پڑھے
بعد تحمید الٰہی اور درود / یہ پڑھے ہیں آیتیں قرآں کی زود

بہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــًٔا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ۵ (سورۂ آل عمران)

جب پڑھے ہے یہ آیتیں وہ باخبر / سست و حیراں ہو وہیں بیٹھے عمرؓ
دست و پا ان کے کٹے گویا ای یار / ہو گئے مدہوش اور نقش جدار
ہو گئے مبہوت بھی سب حاضریں / گویا یوں سمجھے ہیں سب اہل دیں
کہ وہ آیات آج بھی نازل ہوئے / اسکے ہی پڑھنے میں سب شاغل ہوئے
کوچہ و بازار میں پڑھتے تھے سب / گویا انکو آج ہی بھیجا ہے رب
بعد ازاں فاروق بھی خطبہ پڑھے / اور یوں لوگوں کے تئیں کہنے لگے
کہ کہا تھا میں جو اول آشکار / کہ نہیں رحلت کئے شاہ خیار
بات وہ پاتا نہیں میں در کتاب / اور نہ در عہد نبی عالیجناب
زیست کا میں شہ کے تھا امیدوار / تا ہمارے کر کے سب تدبیر کار
بعد دنیا سے کریں وہ انتقال / لیک جب چاہا بلایا ذوالجلال
یہ کتاب حقتعالی ہے بجا / کہ کئے جس سے ہدایت مصطفےٰؐ
لیجو بس تم اسکو سب اے اہل دیں / اس سے راہ راست تا پا دین یقیں
نقل ہے فاروق سے اے محترم / کہ کہے وہ حقتعالی کی قسم
آیتیں قرآن کی وہ باصفا / جانیو گویا سنا ہی ہیں نہ تھا
آہ جب صدیق اکبر سے سنا / جلد لرزاں ہو زمیں پر گر پڑا
اور کہے اس طرح سے ابن عمرؓ / گویا پردہ تھا تمہارے منہ اپر
خطبۂ صدیق سے وہ اٹھ گیا / سمجھے سب رحلت کئے خیر الوریٰ
آہ و استرجاع تب کرنے لگے / یعنے انا للہ سب پڑھنے لگے
بعد اہل بیت سے سب تعزیت / کر ادا صدیق عالی مرتبت
غسل اور تجہیز اور تکفین کے کام / بولے متعلق ہیں یہ تم سے تمام
آپ آئے ہیں سقیفے کی طرف / جمع انصار و مہاجر باشرف
تھے وہاں تکرار تھی یہ انمیں تب / بولتے تھے اس طرح انصار سب
کہ ہو تم سے ایک اب بیشک امیر / اور ہمارے سے بھی ہووے ایک امیر
تب کہے صدیق اٹھکے آگے پیش / ہے امانت از خبر حق قریش[3]
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول / کوئی نہیں اس سے گیا ہرگز عدول
زید بن ثابت کہا سالار دیں / تھے قریشی اور مہاجر بالیقیں

[illegible] ... لہ الائمۃ من قریش ۱۲

لہ یعنے بیشک تو بھی مرتا ہے اور بیشک وہی مرتے ہیں۔

یعنے محمد تو ایک رسول ہیں ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا پھر جاؤ گے الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اللہ ثواب دیگا پہلے جاننے والوں کا ۱۲

پس

پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے
وہ قریشیوں کے اکابر سے رہے

پس کہے بوبکر با صحب کرام رض
تم مقرر جس کو کرتے ہو امام

اس سے بولے بوعبیدہ رض اور عمر رض
اپنے چلتے وقت پر خیر البشر ص

اور نزدِ آں امامِ بحر و بر ص
تم ہی تھے ہم سے بیشک دوست تر

بعد ازاں دہ نو سے اصحاب کرام
ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تمام

اور عباس رض و علی رض مشغول تھے
کام میں تجہیز اور تکفین کے

پڑھ کے خطبہ یوں کہے ہیں یہ علی رض
انکو ہے ہر امر میں شان جلی

ہاتھ میں انکے ہے ان کا اختیار
اور ہے تمکو بھی تمہارا اختیار

تب کہے ان کو علی مرتضے رض
کہ نبی ص تم کو کئے تھے پیشوا

پس علی رض اور دوسرے یاراں بھی
ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تبھی

ہے خلافت حضرت صدیق کی
بالیقیں اجماع سے ثابت ہوی

حدیث

غسل پیغمبر ص کی تیاری کئے
اک ندا ناگاہ ایسے میں سنے

کون ہے قائل نہ پہچانے مگر
تب کہا عباس نے اے باخبر

پھر ہوی آواز دوسری جلد تب
بے تردد غسل دو حضرت کو اب

پھر صحابہ میں خلاف آیا دہیں
غسل کپڑوں پر ہی دینا یا نہیں

کہ برہنہ شاہ دیں کو مت کرو
پیرہن پر ہی نبی ص کو غسل دو

غسل دے مجھکو سو ویسا ہی علی رض
غسل حضرت کو دئیے ہیں آپ ہی

بیتے تھے ان سب سے ہی خدا
مجھکو علم و حفظ ہے زاید دیا

لاش اشرف کو لٹائے بر سریر
اور پہنائے کفن بھی اے خبیر

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

ہے روایت آ گئے مرض الموت کے
جب خبر دی اللہ نے اپنے موت سے

پوچھے کیسا دیں کفن فرمائے تب
جیسے یہ کپڑے کہ پہنا ہوں میں اب

جوں تھے ہم انصار سالار امم
یوں خلیفے کے بھی ہیں انصار ہم

ہاتھ پر بیعت کرو تم اسکے سب
میں بھی بیعت اس سے ہاں کرتا ہوں اب

سر بسر حکم امامت بر نماز
وہ تمہیں سب سے کئے ہیں سرفراز

پس خلافت کے بھی تم ہو سازوار
ہاتھ کئے بیعت وہ ہر دو آشکار

حضرت عباس رض و حیدر رض اور زبیر رض
طلحہ رض اور مقداد رض بھی تھے اہل خیر

بعد ازاں صدیق اکبر رض با صفا
انکو اور ان کے صحابہ رض کو بلا

انکو مین کرتا نہیں ہوں لا کلام
اپنی بیعت کے لئے اب التزام

بلکہ تم جانو گے اولیٰ جسکے تئیں
پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہوں میں

کون سکتا ہے تمہیں تئیں پیچھے کرے
میں بدل خوش ہوں خلافت کیجے

جو کئے ہیں ان سے بیعت آشکار
جملہ وے اصحاب ہیں تیتیس ۳۳ ہزار

نصِ قطعی ہے یہ اجماعی دلیل
اس خلافت پر بیقیں بے قال و قیل

جبکہ عباس و علی رض مرتضی رض
اور رجالِ اہلبیتِ باصفا

پاک ہے بے شبہ ختم المرسلیں
غسل دینے کی انہیں حاجت نہیں

کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا
ترک سنت کیوں کریں اے سیر بھلا

جو کیا تھا منع ہے ابلیس دوں
اور یقیں میں خضر ہونہیں خضر ہوں

بیند اک بھی صحابہ پر خدا
گھر کے کونے سے ہوی تب اک ندا

حکم حیدر رض کو کئے تھے مصطفٰے ص
کہ غرس سے ہفت مشک آب لا

ناف اور زیر پلک میں جو کہ آب
جمع تھا اسکو پئے حیدر شتاب

پس مفاصل میں لگا خوشبو تمام
اور بخور سہ بار دے اے نیکنام

اجلے کپڑے تھے یمن کے تین وہ
غیر دستار و قمیص اے نیکخو

اور حضرت کے جنازے کی نماز
جو ہوی سن لیجو باسوز و گداز

پوچھے ہو دیں کون غاسل آپ کے
بولے اہلبیت کے مرداں کہ ہے

یا ہو مصری یا یمانی جو ملے
دو کفن لیکن کفن اجلا رہے

صدیق اکبر کی خلافت افضل اجماع صحابہ سے ثابت ہے

حضرت کا غسل و تکفین

بعد پوچھے میں جنازے پر نماز
اور فرمائے نہ روؤ غم سے تم
اور پڑھائے خیر خلاق وری
میری مرقد کے کنارے رکھکے تب
بعد میکائیل و اسرافیل ہے
نیک عبدالحق محدث باصفا
جاؤ تم سب رکھ سیر مرقد پہلا
بعد ان کے آکے اصحاب کرام
چرخ سے فوج ملک آنے لگی
پس جماعات صحابہ با نیاز
دفن میں اس سید عالم کے تب
دفن حضرت کہ کرے اے سیہ مصاف
حضرت صدیق نے دی یہ خبر
اور علی بولے کہ بر روئے زمیں
عائشہ کے حجرہ اقدس میں ہی
حضرت عباس و فضل و قثم
آہ اس طرح دیتا ہے خبر
غایت الطاف اور رحمت سے ہی
آپ کی امت میں کرے جاں نثار
اے خداوند جمیع کائنات
قبر اشرف کی بلندی جانیے
حضرت زہرا کا کیا لکھوں الم
چھ مہینے یونہی دنیا میں جیے

کون پڑھنا اے شہ عالم نواز
وائیا صبر و شکیبی لیو تم
میری جاں سے کرے تم کو عطا
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب
اور ان کے بعد عزرائیل ہے
اور روایت بھی مدارج میں لکھا
بھیجیگا مجھ پر صلوٰۃ اول خدا
سب ادا کر لیں نماز اپنی تمام
کر نماز اس شاہ پر جانے لگی
منفرد پڑھتے تھے حضرت پر نماز
ڈھیل اتنی ہے ہوئی آہی سبب
اور مدفن میں بھی آیا اختلاف
کہ سنا ہو میں نے سالار بشر
نزد حق ہم کو ہی اس جا سے افضل نہیں
کھودا تھی لحد بو طلحہ تبھی
اور علی مرتضیٰ پر درد و غم
چہرہ سرور پہ کی میں نے نظر
امتی کہتے تھے ربی امتی
آپکے پیر در کہے سرد جہار
کر اس امت میں مری تو و حیات
ہے روایت چار انگل کی رکھے
کہ یہاں سے آہ بے طاقت قلم
سیوم رمضان کو رحلت کئے

پوچھ یہ یاراں لگے رونے تمام
حق تعالیٰ تم پہ سب رحمت کرے
غسل دیکر اور کفن پہنا مجھے
جو پڑھیگا پہلے میرے پر نماز
ساتھ لے فوجیں ملک کے آئینگے
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر
پھر جواں سب کے ہیں بی بیاں
پس بحسب حکم سالار خیار
پس رجال اہلبیت باصفا
جب تھے سب عالم کے سرور وہ امام
پیر کے دن کی ہے حضرت کی وفات
کوئی گھر میں کوئی مسجد میں کہا
ہر نبی جس جا پہ رحلت کیا
کہ جہاں پر قبض ہو روح رسول
وقت سحر اور چہارشنبہ کی تھی شب
قبر میں شہ کو اتارے اے خبیر
لب ہلاتے تھے رسول انس و جاں
آپ پر امت کو حق کر دے فدا
اور شفاعت سے نبی کے کارساز
اور اس امت میں میرا حشر کر
الغرض جب دفن سے فارغ ہوئے
آہ زہرا شاہ کے بعد وفات
ہو وے اس خاتون پر حق سے سلام

روتے ہیں آپ بھی شاہ نام
اور گناہاں سب تمہارے بخشدے
پس اٹھا کر تم جنازے کو مرے
دوست میرا جبرئیل پاکباز
پڑھ نمازیں وہ مرے پر جائینگے
کہ جنازے کو مرے تیار کر
وہ نماز اگر گذاریں بعد از آں
لا جنازے کو رکھے نزد مزار
اور اہلبیت کے بعد از نساء
آپکے کیوں ہو جنازے پر امام
چہارشنبہ کی یقیں جب آئی رات
اور کہا کوئی در بقیع باصفا
بالیقیں اسی جگہ مدفوں ہوا
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
دفن سرور کر گئے اے باادب
باہر آیا ہے قثم سب سے اخیر
میں سنا نزدیک جا اپنے کان
اور نہ حضرت سے ہو یہ امت جدا
اپنی رحمت سے کرے بس سرفراز
کر شفاعت سے نبی کے بہرہ ور
تعزیت سب آنکے زہرا سے کئے
نہ ہنسے اور نہ کہے زنہار بات
اور انکے پدر امجد پر مدام

وقت دفن لب مبارک سے امتی امتی کی صدا ادا ہونا

عائشہ بھی باندھ کر حجرے کا در
اور اس غم سے کئی صحبت کیا
کہ سوا تیرے نبیؐ کے غیر پر
ذکر کیا انساں کا بلکہ بر فلک
اونٹنی شہ کے سواری کی جو تھی
اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا
اک کنوے میں جا گرا اور جاں دیا
بر کلامِ فاطمہ اے نیکنام
او مبارک قبر سے لے خاکِ پاک
مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ
نَفْسِیْ عَلٰی زَفَرَاتِہَا مَحْبُوْسَۃٌ
آہ اب لکھتا ہوں اسکا ترجمہ
پھر نہ سونگھے وہ کوئی خوشبو بھی
وہ مصائب آ پڑے ایام پر
کاش اس درد و الم کے درمیاں

درد میں حضرتؐ کے تھیں شام و سحر
مر گئے بیمار ہو کر آشکار
ہم نہ کر سکتے تھے اب ہرگز نظر
کہتے تھے وا احمدا رو کر ملک
یعنے قصوا چارہ پانی سے تجی
اس الم سے روز و شب رنجور تھا
کیا سعادت دو جہاں کی وہ لیا
اب کروں میں اس بیاں کو اختتام
اپنی آنکھوں پر رکھے وہ درد نا
اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
یَالَیْتَہَا خَرَجَتْ مَعَ الزَّفَرَاتِ
یعنے فرماتی ہیں ایسا فاطمہؓ
ایسی خوشبو اور کسی میں ہوئیگی
روزِ روشن ہووے راتیں سر بسر
ہے بھلا میری نکل جاوے تو جاں
میری طولِ زندگی کے خوف سے

یونہی سب اصحاب بھی اور بی بیاں
اور کئی مانگے دعا اے ربنا
حقنے کی ان کی دعائیں سب قبول
اور تھا یہ درد و غم جنات پر
اشک تھے بس اسکی آنکھوں سے رواں
دوڑتا تھا ہر طرف اندوہگیں
آہ اب طاقت نہیں ہے در قلم
ہے روایت حضرتِ زہرا بتول
آہ وہ نالاں و گریاں بیقرار
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَّوْ اَنَّہَا
لَا خَیْرَ بَعْدَکَ فِی الْحَیٰوۃِ وَاِنَّمَا
کیا نہیں اس شخص کو پہنچی یہ بات
آہ از ترحیل شاہِ انبیاءؐ
اسکے ہی آواز غم میں میرے جاں
یا نبیؐ اب آپکے بعد از یقیں
رو رہی ہوں غم پہ لاحق ہے مجھی

تھے اسی ماتم میں ہر آن و زماں
آہ ہم کو جلد اب اندھے بنا
ہو گئے اندھے وہ محزون و ملول
جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر
دیکھی اس درد ہی میں اپنی جاں
اور اپنا سر پٹکتا بر زمیں
کہ لگے آ گئے یہ حال درد و غم
آکے بعدِ دفن بر قبرِ رسولؐ
شعر یہ پڑھنے لگے ہیں دل فگار
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا
اَبْکِیْ مَخَافَۃَ اَنْ تَطُوْلَ حَیَاتِیْ
سونگھے جو قبرِ رسولِ کائنات
جو گھڑے ہیں سختیاں اب مجھ پہ آ
آہ قیدی ہو گئی ہے بیگماں
بہتری کچھ میرے جینے میں نہیں

قبر شریف میں حضرت حیاتِ حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

اے مسلمانو! یہ الفاظِ وفات
دلکو اسکے ذکر کا یارا نہیں
جبکہ ہے اس سرورِ عالم کی ذات
جسطرح زندہ ہیں عیسیٰ بر فلک
اور ترا و ننہ تازگی اے باکمال
پڑھتے ہیں قبرِ مبارک میں نماز

اور کفن و دفن اور غسل و ممات
پر سوا اطلاق کے چارا نہیں
منبعِ جملہ حیاتِ کائنات
یونہی زندہ ہیں شہِ جن و ملک
ہے حواس خمسہ و غیرہ سب بحال
اور دیتے ہیں اذاں اے بانیاز

جو ہوئے مذکور سرور کی طرف
غیر ازیں اطلاقِ الفاظ گراں
فی الحقیقت آپ با جسمِ شریف
اور نہیں ہرگز گلا ہے جسمِ پاک
بیٹھنا اٹھنا بھی جانو روز و شب
اور قرآں کی تلاوت صبح و شام

ہے مجازاً وہ پیمبرؐ کی طرف
ہے محال و غیر ممکن یہ بیاں
ہیں حقیقی زندہ در قبر منیف
اُس شہِ ارض و سما کا زیر خاک
باقی ہیں حرکات اور سکنات سب
بالیقیں کرتے ہیں وہ شاہِ انام

موت اکساعت کی ہی دیکر خدا
دفن سکے من بعد پھر زندہ کیا
اور نہیں تقسیم پایا سر بسر
ترکہ شہ کا شاہ کی اولاد پر
اور معارف ہے وہاں شہ کی غذا
جوں ملک کو ہے غذا یادِ خدا
اور انکی ہے تصنیفات میں
یونہی لایا خاصکر طبقات میں
شیخ ابویعلی نے از نقل ثقات
یہ روایت کی انس سے پاکذات
اور حضکے خاصگانِ پاک باز
مرقدوں میں اپنے پڑھتے ہیں نماز
مصطفےٰ فرمائے بھیجیگا درود
نزد قبر آگر میرے جو باسعود
اور جو بھیجے غائبیں مجھپر درود
لا ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں زود
اور حدیث آئی ہی اک اے حقشناس
کہ موکل اک ملک ہے قبر پاس
گرچہ سنتے ہیں وہ خود خیر البشر
واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر

حدیث

جو تمہارے ہیں عمل اے باصفا
وہ ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں لا
بیہقی بولا احادیث کثیر
بر حیات انبیا آئے بشیر
قبر میں اپنی وہ پڑھتے تھے نماز
اور ملے دوسرے رسل بھی پاکباز
اور فرمائے بہت بھیجو صلوات
جمعہ کے دن مجھپہ تم اے نیکذات
عرض یوں یاروں نے کی تب نزود
آپ پر معروض سوکیو نکر درود
انبیا کے جو ہیں اجساد کرام
حق کیا کھانا زمیں پر ہے حرام
ہو گئی ثابت کہ ہستی دنیوی
ہے بلاشک وہ نہیں ہے معنوی
کر مجرد ان کو ہے ابقا روح
اور جسد باقی نہیں اے بافتوح
زرکشی کہتا ہی شہ پائے وفات
کیا عجب ہے حق دیا جو پھر حیات
عادیہ اسباب سے ہے اغذیات
اسپہ ہے مشروط دنیا کی حیات
چونکہ در حالات حزن وانتہاج
بعض مردم کو غذا کی احتیاج
انبیا کو جو ہے برزخ میں حیات
احتیاج انکو نہیں با اغذیات

بی بیوں پر آپکے اے اہل دیں
عدت اسہی واسطے آئی نہیں
ایسے زندہ ہیں حقیقی جانیئے
دور اپنے اہل سے گویا ہوئے
سب یہ ہی مذکور در فوز عظیم
اور مواہب میں ہے بیشک اے فہیم
اور حیاتِ انبیا میں بس صریح
شہ سے وارد ہیں احادیث صحیح
کہ کئے ارشاد یوں خیر الوریٰ
اپنی قبر و نمیں ہیں زندہ انبیا

حدیث

گوش سے سنتا ہوں میں اپنے شتاب
قبر میں دیتا ہوں اسکا پھر جواب

حدیث

حاضریں جب آکے کرتے ہیں سلام
عرض سہروسے وہ کرتا ہی مدام
بادشاہوں اور امیروں کے حضور
جوں نقیبان ہیں کھڑے ای باشعور
اور فرمائے ہیں شاہ مرسلیں
اور ملک سیاح ہیں جو بر زمیں
شکر میں کرتا ہوں نیک اعمال پر
اور استغفار بر اعمال شر
بعد اسکے وہ وہی لایا خبر
قبر موسیٰ پر کئے جب شہ گزر

حدیث

کہ تمہارے وہ درود الاکلام
ہوتے ہیں معروض میرے پر تمام
تن تو بوسیدہ ہوا ہو دیگا تب
تب کیا ارشاد وہ محبوب رب
بولتا ہے یوں ملاح مبین یہاں
کہ حیاتِ اقدس پیغمبراں
معنوی ہے ہاں شہیدونکی حیات
مت سمجھ ویسی ہے نبیونکی حیات
اور شہیدوں کے بھی روحونکو غفور
کرتا ہے داخل باجواف طیور
اور اس دنیا میں جو ہیں زندگاں
انکو حاجت ہے غذا کی جاودان
باوجود اسکے بھی قادر ہے خدا
کہ رکھے زندہ مقرر بے غذا
دیکھ ایک مدت تلک ہوتی نہیں
باوجود اس کے وہ جیتے ہیں یقیں
دہلوی لکھتا یہاں اے باکمال
کہ حدیث آئی ہے در صوم وصال

کہ اَبِیتُ عِندَ رَبِّی مصطفےٰ
بس ہے کافی یہ حدیث باصفا
یا ہو حاصل حالت ذوق حضور
فارسی عربی اسمیں اہل حب
لیک ہندی میں نہیں آیا نظر
شیخ غزالی منقسے ز یقیں
چونکہ قطب الوقت شیخ شاذلیؒ
بلکہ یوں کہتا ہی شیخ شاذلیؒ
اور کہتا ہے اسی میں اے خبیر
اپنی بیداری میں وہ صاحب کمال
بولکر اسطرح ہوتا سر بجیب
جسطرح دیتا خبر وہ سینہ صاف
بلکہ از ارواح بعض کاملیں
ذکر اسکا در کتاب مثنوی
گفت من ہم نیز خوابش دیدہ ام
تا مثال شیخ پیشش آمدے
تو بُرو بر تو برو فہما ہمچو علم
ہیں بہا ایں سو برآ از رمِ شباب
تھا مرے مرشد کا جد باکمال
ذوق کے دریا کا دُر شاہوار
شعر بے ثانی جامع تھا یقیں
عالم طفلی سے از فضل غفور
عمر اسکی جب تھی تیتالیس سال

یُطْعِمُنِی وَیَسْقِینِی سے کہا
در ثبوت ایں مراد و مدعا
بس وہی ہووے غذا اے باشعور
عالموں نے مستقل لکہیں کتب
بیداری
میں وہ لکہونگا خدا چاہے اگر
نقل فرماتا ہے یوں اپنے پیش ہیں
اور ابو العباس باشان جلی
اک پلک رسول سے نہیں مری کہی،
پیر میرا اور مرے والد کا پیر
اور اگر اس سے کوئی کرتا سوال
پس وہ یوں دیتا خبر بیشک و ریب
پھر نہیں ہوتا کبھی اسکا خلاف
فیض پاتے طالبان حق یقیں
اسطرح لایا ہے پیر معنوی،
وز ردان شیخ ایں بشنیدہ ام
تاکہ نی گفتے سخنانش حل شدے
قبہ قبہ دید جانش شد بعلم
عالم بر قسمت از من رو متاب
صاحب کشف و شہود و وجد و حال
تھا تخلص اسکا ذوقی بساز وار
عمر کا اپنے نظامی تھا یقیں
اس سے تھا شان ولایت کا ظہور
نو مش فرمایا ہے تب بنام در حال

یعنے ربکے پاس رہتا ہوں بشب
عالم برزخ میں بس آب و طعام
اس بحث کے ہیں دلائل بے حساب
خاص شیخ دہلوی لکہا ہی خوب
بیلی صاحب
حافظ و علامہ شیخ ابن حجرؒ
کہ یہ بیداری بہت سے اولیا
نوم و بیداری میں اپنے بانیاز
بیند
گر نہ دیکھوں شاہ عالمؐ کا جناب
شیخ شمس الدین محمد باصفا
شیخ تب یوں بولتا اے باشعور
کہ یقیں اسباب میں شاہ عربؐ
کیجئے انکار سے اس کے عذر
چونکہ از قبر جناب بایزیدؒ
کہ حسن باشد مریدے زامتم
ہر صباحی رو نہادے سوئے گورم
تا یکے روزی بیامد بو سعود
بانگش آمد از حظیرہ شیخ حی
حال او زانر روز شد خوب پدید
یعنے شیخ محی دیں عبد اللطیف
حال و قال جذب میں تھا یگاں
اس سخن میں کچھ نہیں ہے اشتباہ
نوجواں تھا جبکہ وہ بدر کمال
اس قلیل عمر میں وہ اے فہیم،

ہے کھلاتا اور پلاتا مجھکو رب
یعنے جنت سے خداوندا نام
گر لکہوں ہووے مطول یک کتاب
یہ بیان پاک در جذب القلوب
شرح ہمزیہ میں اپنے سربسر
پاتے ہیں دیدار شاہ انبیاؐ
رویت نبویؐ سے تھی بس سرفراز
دیدار
مومن اپنے تئیں نہ جانوں باضرب
دیکھتا اکثر جمال مصطفےٰ
عرض کرتا ہوں پیمبرؐ کے حضور
اسطرح ارشاد فرماتے ہیں اب
زہر ہے انکار اسکا سربسر
شیخ خرقانی بو الحسن تھا مستفید
در سن گیرد ہر صباح از تربتم
ایستادے تا ضحی اندر حضور
گور رہا ابرف تو پوشیدہ بود
ہا آ نا ادعوک کی تسعیٰ الیٰ
آں عجائب را کہ اول می شنید
قطب دوراں و النصانیف شرف
بایزید وقت و حنبلی زماں
اسکے تصنیفات ہیں اس پر گواہ
تھا درخشاں اس سے نور جذب حال
لکھا ہر اک فن میں تصنیف ضخیم

ابیات مثنوی شریف

بعض اولیائے کبار بیداری میں حضرت کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں بعضے بزرگان دین بعضے اولیائے کرام کی ارواح مقدسہ سے فیض پاتے ہیں

حضرت ابو الحسن خرقانی کا حضرت بایزید بسطامی کے مزار سے فیض حاصل کرنا

فارسی تازی میں وہ عرفاں کے گنج
شعر بحبیب ہوتا بھی فرماتا تھا جب
شعر بحبیب اس وقت ہو فرماتا تھا
اور سید ابوالحسن اس کا خلف
تھی قناعت میں جسے شانِ جلیل
طفلگی میں ہو گیا تھا جب یتیم
عالمِ رویا میں اپنے بار ہا
منکشف ہوتے تھی اس پہ بالصواب
خواب میں اک شب علیِ مرتضٰی
اور فرد العصر قطب الواصلین
تیرہویں صدی کا مجدد اور امام
وہ دیا اسطرح سنت کا رواج
یہ مرقد میں بھی زارِ رواحِ کرام رض
اور زبانِ پاک میں کر اپنے تر
اور اس رویائے حق کا وہ اثر
ایک شب بعد اسکے وہ عالیجناب
اک لباسِ فاخرہ اسکے تئیں
خواب سے جب یہ ہوا ہے کامیاب
اور روحِ نقشبند محترم
اور گیا تھا ایکدن وہ نامدار
روحِ پاک اس کا ملاقی ہو تبھی
سب طرق میں صوفیہ کے ذوالجلال
اور محقق اسکا شیخ معنوی

ہو نگے نظم و نثر میں تا شصت و پنج
غوثِ اعظم یوں کیا ارشاد اب
کہ مصنف اس کا معنیٰ یوں کہا
یادگارِ پیشوایانِ سلف
اور توکل زہد میں تھا بیعدیل
جدِ امجد سے لیا فیضِ عظیم،
فیض اس کے روحِ اقدس سے لیا
فیضِ روحانی سبھی اسکے بخواب
غسل سے اسکو معزز کر دیا
سیدِ احمد امام العارفیں
رکنِ شرع و ملت خیر الانام
کہ ہوا تاراج بس بدعت کا راج
فیض پایا ہے بہت اے نیکنام
ایک اک اسکو کھلائے سر بسر
نفس پاک اپنے میں پایا جلد تر
حیدر و زہرا کو بھی دیکھا بخواب
حضرتِ خیر النسا پہنائے ہیں
اور بھی اس پر ہوئے ہیں فتحیاب
ایکدن اک پہر تک ہر دو بہم
بر مزارِ قطبِ دینِ بختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سے اپنے اسنے بخشا کمال
ہے یقیں عبد العزیزِ دہلوی رح

جب حقائق میں کوئی کرتا سوال
اور زابیاتِ کتابِ مثنوی
پس ہی کہتا تھا معنے بے نظیر
محوِ عرفاں پاکدم صاحبِ عدم
باوجودِ فقر با شانِ علا
یعنی روحِ حضرتِ غوث الانام رض
اور تصوف کے لطائف و نکات
اور علی کی روح سے بھی آرشید
جب ہوا بیدار وہ شیخِ زمن
صاحبِ سیر و سلوک جذب و حال
جسکی ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سے جسکے جہاں پر نور ہے
عالمِ رویا میں اسکے مصطفٰے
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
منکشف اس پر علومِ قدسیہ
ہو گیا اس خواب میں وہ طفل سا
قدِ پاک اس کا تھی اے ارجمند
اور مقدس روحِ محبوبِ خدا
ہو کے ظاہر ایک تاثیرِ عظیم
اور اس کے مرقدِ اطہر پہ جا
یونہی ارواحِ بزرگوں سے کثیر
نقشبندیہ طریقہ میں بجا
روح پر رحمت کرے انکے خدا

اس تحقق سے تو وہ باحال و قال
پوچھے جاتا گر وہ شیخِ معنوی
نظر جوں تا روشنیں ہو بدر منیر
عارفِ کامل ولیِ محترم
تھا الیقیں بحرِ سخا ابرِ عطا
تربیت پر اسکے راغب تھی مدام
اور حقائق کے وقائق مشکلات
حق کیا رویا میں اسکو مستفید
تر بتر تھے اس کے کپڑے اور بدن
وارثِ علمِ لدن بے قیل و قال
ایک عالم کو دیا راہِ ہدیٰ
یہ عرب سے ہند تک مشہور ہے
ایک شب تازہ کھجوریں تین لا
دانت میں خرمے کے تھی ریزی لگے
ہو گئے مدرک رموز اُنسیہ
تب دیا ہے غسل اسکو مرتضٰی رض
ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
غوث الاعظم بادشاہِ اولیاء
اُسپہ فرمائے توجہ پس فخیم
کہتے ہیں ایکدن مراقب وہ ہوا
مستفیض اسکو کیا ربِ قدیر
شیخ ہے وہ میرے شیخ الشیخ کا
اور سب اشغال پیران کے سدا

یہ بیاں ہے طول میں ہر وجہ نیک
فیض روحانی میں بھی لایا ہوں نیک

مختصر کرتا ہوں اب کچھ بیاں
معجزات قبر سرورؐ کا بیاں

آپکی قبر مبارک سے یقیں
معجزے ظاہر ہوے ایسے ہیں

جبکہ گزرے ہیں سفر تین روز
آن کر اعرابی اک با درد و سوز

اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں
اور یوں کہنے لگا اے شاہ دیں

جو کیا ہے آپنے مولا سے یاد
وہ کیا ہے آپ سے بس ہم نے یاد

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اپنے قبر پاک میں خیر الانامؐ
جب ہیں زندہ تا قیامت لا کلام

ہے روایت از جناب مرتضیٰؓ
کہ پس از دفن امام الانبیاء

روضۂ اطہر پہ سرور کے گرا
سر پہ ڈالا خاک پاک اسکی اٹھا

آپنے جو حق تعالیٰ سے سنا
یا نبیؐ وہ آپ سے ہم نے سنا

آپ پر حق نے جو کیا ہے نزول
ہے از انجملہ یہ آیت اے رسولؐ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ ۵ ع

پڑھکے یہ آیت کہا با چشم تر
میں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر

قبر اشرف سے ہوئی تب یہ ندا
غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ اے باصفا

کی روایت ابن شیبہؓ با وقار
کہ زمانے میں عمرؓ کے ایک بار

یوں کیا ہے عرض اے شاہ ہدا
مانگئے بارش ز درگاہ خدا

خواب میں تب آئے اسکے شاہ دیں
اور کئے ارشاد یوں اسکے تئیں

جیسے فرماتے ہیں شاہ انبیا
حق تبھی برسات برسایا بڑا

آپکی خدمت میں ہیں حاضر ہوا
چاہیں بخشش آپ میری از خدا

روایت

قحط آیا یک بڑا عالم پہ جب
شخص یک آ روضۂ اشرف پہ تب

واسطے امت کے اپنے لا کلام
ورنہ پاتے ہیں ہلاکت اب تمام

کہ بشارت اب عمرؓ کو دے تو جا
بالیقیں برسات بھیجیگا خدا

معجزے ایسے بہت آئے ہیں جاں
نا لکھا خوف طوالت سے یہاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیان

اور زیارت شہؐ کے مرقد کی یقیں
مسجد پر نور امجد کی یقیں

بعضے بولے اہل وسعت پر تمام
ہے زیارت شہؐ کی واجب لا کلام

درجۂ واجب میں ہے جب وہ بجا
اسلئے واجب ہے بعضوں نے لکھا

میرے مرقد کی زیارت جو کرے
ہے شفاعت میری اسپر واجب اسے

وہ کیا ہے ظلم مجھ پر بے گماں
یوں مواہب بیچ لکھتا ہے یہاں

کیونکہ اسمیں ہے اذیت اور جفا
بر جناب مصطفیٰؐ اے باصفا

پس ازالہ اس جفا اور ظلم کا
اور زیارت بالیقیں واجب ہوا

کہ جو ہو زائر مرا بعد ممات
گویا وہ دیکھا مجھے حین حیات

کونسی ایسی سعادت ہوویگی
کونسی ایسی کرامت ہوویگی

اعظم قربات اور حسنات ہے
اور بلاشک اکرم درجات ہے

لیک کہتے ہیں یہ واجب سے مراد
ہے یقیں سنت مؤکد رکھ تو یاد

یوں روایت آئی از ابن عمرؓ
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ

اور فرمائے جو وسعت پائیگا
وہ نہیں میری طرف گر آئیگا

پس ہوا اب اس سے ظاہر لا کلام
کہ یقیں ترک زیارت ہے حرام

ظلم و ایذا بر شہنشاہ انامؐ
ہے یقیں بے شبہ اجماعی حرام

بھی روایت ہے اسی راوی سے جاں
کہ کئے ارشاد شاہؐ دو جہاں

ہیں بہت ایسی احادیث صحیح
آپکی فضل زیارت میں صریح

کہ ملے جس سے شرف دیدار کا
رؤیت آل سید ابرار کا:

رو برو قبر مبارک کے ہوں جب — دست بستہ تب کھڑے ہوں با ادب
باحضور و باخضوع و با نیاز — موندیں آنکھیں عجز کا لے برگ و ساز

اور یہ سمجھیں قبر میں خیر البشرؐ — اب ہیں زندہ مجھ پہ کرتے ہیں نظر
اور بجا لاوے تحیات و سلام — بعد ازاں شیخینؓ[1] پر اے نیکنام

اے خداوند کریم کارساز — اس سعادت سے مجھے کر سرفراز
ہند سے لیجا مدینے تک مجھے — بحر مقصد کے سفینے تک مجھے

روضۂ نبوی کے بس دیدار سے — چشم نگراں کو منور کر مرے
اور مدینے میں جہاں تیرا حبیبؐ — ہے پھرا اے حضرت رب مجیب

خاک اطہر اس زمیں کی جلد تر — فضل ہی کر دے مری کحل البصر
آرزو دارم کہ خاک آں قدم — طوطیائے چشم سازم دمبدم

اور وہیں کر دے مری موت و حیات — بعث میرا کر وہیں سرور کے ساتھ[2]
تحفہ گلہائے صلوٰت و سلام — اس پہ پہنچا مجھ سے یارب صبح و شام

تحفۂ صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض احوال بجناب سید انام علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سرور کل سروراں — السلام اے خاتم پیغمبراں
السلام اے عذر خواہ مذنبیں — السلام اے رحمۃ للعالمیں

السلام اے مطلع انوار حق — السلام اے منبع اسرار حق
یا رسول اللہ صلوٰت و سلام — بے عدد اور بے نہایت صبح و شام

ہو کے از درگاہ خلاق صمد — روح پر تیری ازل سے تا ابد
علت غائی ہے دو عالم کا تو — باعث ایجاد ہے آدم کا تو

فیض ہستی ہی سے تیرے رب ودود — جملہ موجودات کو بخشا وجود
حق کا بیشک مظہر جامع ہے تو — سر ازلی کا مہ لامع ہے تو

جملہ اسمائے الٰہی کا ظہور — ذات اقدس میں ہیں تیرے قصور
تو مہ تاباں ہے انجم سب رسل — سب ہیں تیرے فرع تو ہے اصل کل

باغ وحدت کا شجر تو ہے یقیں — شاخ وحدت کا ثمر تو ہے یقیں
واحدیت ہر ہمیں کا عروج — اوج وحدت منتہی تیرا عروج

خاص ہے تیرا ہی او ادنیٰ مقام — کوئی نہ پایا ہے وہ اعلیٰ مقام
تشخص تو ہے سب کے سب تیرے ظلال — اور تو ہے ظل تشخص ذوالجلال

عرش تیرا فرش ہے سرو عیاں — صدر خلوت گاہ تیرا لامکاں
ختمیت کا سر پہ تیرے تاج ہے — کہ کسیکو وہ نہ تیرے باج ہے

لی مع اللہ کا جو ہے سر عجیب — وہ نہیں ہے تیرے سوا کسکے نصیب
جو ملک اور انبیا ذی شان ہیں — دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں

دیکھکر یہ قرب کا تیرے مقام — چاہے تیرے امتی ہوویں تمام
محرم اسرار قرب کردگار — جبکہ یہ خواہش کرے سرو جہار

حق ہی جانے بس تری شان علا — کوئی نا سمجھے تجھے حق کے سوا
جو ہے تیری شان عالی بےعدیل — یوں ہی ہے احوال تیرا بس جلیل

لاویں کیوں اسکو کوئی تحریر میں — کیوں دکھائیں مرأت تقریر میں
چاہیے اسکو زبان جبرئیلؑ — وہ بھی قاصر کیوں نہو بیقال و قیل

ہیں فصیحان بشر عاجز یہاں — کر سکے اسکو از شرح و بیاں
خاص یہ نادان بے علم و ہنر — بے فصاحت بے بضاعت بے خبر

وہ لکھے کس طرح یہ ذکر شریف — بحر سے کس طرح مور ضعیف
منفعل ہوں اس خجالت سے بہت — گل گیا ہوں اس ندامت سے بہت

واقعی یہ نظم میری بے نظام — بے فصاحت بے بضاعت لا کلام
تیرے ہدیہ کے نہیں لائق رہا — بولوں کس منہ سے یہ ہدیہ ہے ترا

گرچہ نازیبا ہی لفظوں کا لباس — پر ہے لابس ذکر اشرف بیہراس
غایت مرحمت سے اے حق کے رسولؐ — یہ مرے چاروں چمن فرما قبول

[1] مراد حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ۱۲
[2] الحمد للہ کہ حضرت مصنف کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ سرزمین حجاز میں ہی مدفون ہوئے ۱۲

پاس جھکتے ہے تجھے شانِ رفیع
تو ہے در حالِ امت کا شفیع

یا نبی کرتا ہوں اپنا عرضِ حال
کر سفارش میری نزدِ ذوالجلال

جب شفیع تو ہووے میرا اے رسول
ہووے البتہ دعا میری قبول

کچھ ادا تیرے سُنن کی پیروی
آہ میرے سے نہیں ہرگز ہوی

اور مرے سے طاعت و ذکرِ خدا
با خشوع اب تک ہوی نا کچھ ادا

کوئی دم اسکا نہیں شاکر ہوا
شکر میں اسکے نہیں ذاکر ہوا

کیا بتاؤں حشر میں منہ جھکتے تئیں
اور کیونکر دوں حسابِ عمر میں

عرض کر تو حق سے تا بخشے مجھے
نیک ہی توفیق تا دیوے مجھے

اہلِ سنت میں ہو کتنے فریق
ایک دوسرے کے مکفّر بد طریق

بدعت و الحاد میں رکھے قدم
پائیہ سنت لگے کرنے ہدم

بد عقیدے بد عمل پائے ظہور
اور بہت انواع کے فسق و فجور

ایسے فتنے میں بچاوے حق مجھے
حق کو حق ہی کر بتاوے حق مجھے

اور کرے علم و عمل میرا زیاد
فضل سے اپنے سدا ربّ العباد

اور نہ لیجاوے کسی در کے اُپر
اپنے در پر ہی رکھے شام و سحر

اہلِ دنیا سے رکھے بس مجھکو دور
دل رکھے میرا توکل سے ہی پُور

جسم و دل کی تندرستی دے سدا
دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا

مجھکو قبر و حشر میں دیوے اماں
سختی و تعذیب سے سرّ و عیاں

کر عنایت مجھکو یک کوثر کا جام
تا رہوں سیراب اُس سے بالدّوام

پل میں یک پل سی مجھے دیو گذر
داخلِ جنت کرے پھر جلد تر

اور بخشے حق مرے ماں باپ کو
اور مسلمانانِ شیخ و شاب کو

عمر او روزی کرے انکی زیاد
اور کرے علم و عمل سے سرفراز

اور جو میرے ہیں دینی اوستاد
دیوے نیک انکو جزا ربّ العباد

حق نہیں غالب رکھے کفار پر
اور نہیں بخشے سدا فتح و ظفر

میں بھی ادنیٰ امتی ہوں یک ترا
ہوں تیری امت کا ادنیٰ خاکِ پا

دست و پا میرے بھی چشم و گوش اب
مبتلا ہیں معصیت میں آہ سب

اور میری عمر کے سب ماہ و سال
آہ غفلت میں ہوکے ہیں پائمال

خوف سے حق کے کبھی رویا نہیں
اشک سے نامہ سیہ دھویا نہیں

میرے رب کی نعمتیں پایا بہت
راحتیں اس عمر میں پایا بہت

اور ریا یا قناعت یا سخا
کچھ نہ میرے سے ہوی ہرگز ادا

یا نبی تیری محبت کے بغیر
کچھ نہیں ہے میرے میں اعمالِ خیر

آہ امت میں تری فتنہ بڑا
یا نبی اس عصر میں کثرت پڑا

دشمنانِ اہلِ ہدایت کے ہوئے
رہروانِ راہِ ضلالت کے ہوئے

برملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
اور بجھا دیتے ہیں سنت کا سراج

عرض کر حق سے اٹھا دے یہ خلاف
متفق تا ہووے دیں میں سینہ صاف

شہرِ سنت میں کرے تیرے مقیم
رکھے ثابت بر صراطِ مستقیم

اور کسی کا نا کرے محتاج وہ
مجھکو استغنا کا بخشے تاج وہ

اور کسی کا نا کرے ممنون مجھے
اپنی منت کا رکھے مرہون مجھے

اور کرے مجھکو عطا رزقِ حلال
اور وسعت اس میں دیوے کل حال

حالتِ سکرات کو آسان کر
خاتمہ میرا کرے ایمان پر

سب مواقف میں مجھے عرصات کے
اپنے دامانِ شفاعت بیچ لے

عرض کر تو حق سے اے حق کے حبیب
نا کرے تا مجھکو دوزخ سے قریب

دولتِ دیدار سے اپنے مدام
حق کرے مجھکو مشرف صبح و شام

اہل اور اولاد کو میرے خدا
شرع پر تیرے رکھے قائم سدا

جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن
انکو بدعت سے بچاوے ذوالمنن

سب مسلمانوں کو بھی ربِّ کریم
شرعِ حق پر ہی رکھے بس مستقیم

مسجدیں آباد کر دے جابجا
سارے بتخانے کرے ویراں خدا

اور اس امت میں جو ہیں عزیز — فضل سے حق کے وہ باعفت میں
اور شفاعت تری روزِ حساب — حق کو ہے بس ہم سبھوں کو کامیاب
اور ان چاروں چمن پر اے خدا — بلبلوں سے مومنوں کو کر فدا
انکی خوشبو لیں میں خوشحال رکھے — عشق میں رکھے ہی بس نیچا رکھے
یا نبیؐ یہ عرض اب کر دا قبول — پھر حسنین و کریمین و بتول

شکر اللہ یہ مرے چاروں چمن — سیر کے یہ چار جناتِ عدن
فضلِ پروردگارِ پاک کے — باغبانِ ارض و افلاک کے
ہوگئے یاں بہ ایامِ ربیع — تازہ و خنداں بہ ہنگامِ ربیع
یعنے پائے ہیں بہارِ اختتام — اور ربیع الاول اے عالیمقام
بیتیں اس میں جو تھے چمن کے بیشمار — ہینگے تخمیناً قریبِ شش ہزار
جب ہزار و دو صد و پینسٹھ تھا سن — تب ترد تازہ ہوا دسرا چمن
یعنے گلزارِ نبوت اے ہمام — پا یا آگے دس برس کے اختتام
اب ہیں بارہ سو پہ جو ہفتاد و پنج — پھر ہوئیں سہ چمن کا نظم سنج
پس مرتب ہوگئی پوری کتاب — یعنے یہ چاروں چمن اے کامیاب
شہ کے احوال میں اے نیک فن — دفترِ اول ہے یہ چاروں چمن
دفترِ ثانی میں گر چاہے خدا — کچھ فضائلِ مصطفےؐ کے لاؤنگا
حرمتِ نبویؐ سے خلاقِ عباد — جلد تر بر لاوے یہ میری مراد
فضل سے اپنے بھی اے ربِ انام — حاجتیں میری روا کر دے تمام
جب تلک باقی رہیں ارض و فلک — یہ مرے چاروں چمن شاداب رکھ
توڑ کر میری خودی کا تو بنا — تیری ہستی میں مجھے تیجے فنا
دے فنافی اللہ کا مجھکو عروج — اور بقا باللہ کی دے بوج و موج
روز و شب رکھ مجھکو اسہی سیر میں — اور نہ کر مشغول ہرگز غیر میں
رکھ مراقب مجھکو اپنی ذات کا — روح سے ناظر تجلیات کا
نفی اور اثبات کا دے اشتغال — کر عنایت مجھکو یارب جذبِ حال
کلمۂ توحید پر ہی اے خدا — روح یہی تن سے میرے کر جدا
از برائے مصطفےؐ سالارِ دیں — پھر کل انبیا و مرسلیں
آل و صحبِ باصفا کے واسطے — تیرے یکسر اولیا کے واسطے
تیرے محبوبِ مکرم کے لئے — محی دیں غوثِ معظم کیلئے
نام پر تیرے نبیؐ کے بالصواب — ختم اب کرتا ہوں یارو یہ کتاب
یا الٰہی فضل سے اپنے شتاب — یہ دعا احقر کی فرما مستجاب
نام پر اسکے مجھے قربان کر — نام وہ میرا تو حرزِ جان کر
دے تو برکت مجھکو اسکے نام کی — پیروی دے اسکے ہر اک کام کی
نام اشرف کے ہیں اسکے حرف چار — یہ بھی ہیں اسکے سیر کے ظرف چار
یمن سے اس چار کے اے ذو المنن — کیجیے مقبول یہ چاروں چمن
بھیج تسلیمات و صلوٰۃ اے خدا — ہم سے بیحد بر محمد مصطفےٰ امام

تاریخ تکمیل تصنیف از حضرت مصنف سقی اللہ ثراہ

رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيقِكَ — كُمِّلَ تَصْنِيفُ جِنَانِ السِّيَرْ
فِيهِ تَفَاصِيلُ رُمُوزِ السِّيَرْ — فِيهِ أَعَاجِيبُ بَيَانِ السِّيَرْ
اَلْهَمَنِي الْهَاتِفُ تَارِيخَهُ — هٰذَا تَمِيمَةُ جِنَانِ السِّيَرْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا
بعون تعالیٰ یہ دفتر دوم جنان السیر جو مشتمل ہے چھ رسالوں پر پہلا رسالہ بشارات محمدی جس میں آنحضرت صلعم کے بشارات جو بزرگ انبیائے آسمانی کتابوں اور اہل کتاب کے مسعودوں سے بثبوت کو پہنچیں مع دفع توہمات یہود و نصاریٰ آئین بیس مذکور ہیں
جنان السیر
فی احوال سید البشر
بشارات محمدی
شمائل محمدی
عبادات محمدی
معجزات محمدی
آثار نبوت
اطوار نبوت
کتاب مستطاب
دفتر دوم
دوسرا رسالہ شمائل محمدی جس میں حضرت کے سراپائے مبارک و سیرت شریف کا بیان ہے. تیسرا رسالہ
عبادات محمدی جس میں حضرت کے عبادات نماز روزہ حج و زکواۃ کا بیان مع اختلافات ائمہ اربعہ
مذکور ہے گویا چار مذہبوں کا فقہ ہے چوتھا معجزات محمدی جس میں آپ کے انواع معجزات مسطور ہیں, پانچواں آثار
نبوت جس میں آنحضرت کے معجزات عقلیہ و معجزات حسیہ اور دلائل عقلیہ بر نبوت مسطور ہیں. چھٹا اطوار نبوت
جس میں آنحضرت کی سیرت شریف کا مفصل بیان ہے ۔ نہایت صحت و صفائی سے طبع ہو کر
ھمدرد بکڈپو بنگلور

بشاراتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھتا ہوں زبعدِ حمد و صلوٰت — حضرت کے ظہور کے بشارات
اُن میں ذکرِ محمدیؐ ہے — تبشیرِ قدومِ احمدیؐ ہے
عُلما اہل کتاب جو تھے — بے شبہ وہ معترف تھے سارے
جتنے ہیں کتابِ آسمانی — اور خفیہ صحیفے اے گیانی
نہ کوئی کتاب اُس سے خالی — دیکھ اے بھائی ذکرِ عالی
اس امر کی یہ دلیلِ باہر — قرآنِ کریم سے ہے ظاہر

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ (سورۂ اعراف)

حضرتؐ کا ہمارے ذکرِ پُرنور — تورات انجیل میں ہے مذکور
قرآن کے درمیان خدا نے — ظاہر کیا شاہِ انبیاؐ سے
علما سے ولے نہیں ہے مستور — جو اگلے کتب میں ہے وہ مذکور
عبداللہ بن سلام یکتا — عالم جو بڑا یہود میں تھا
تھی اسکی مدینے میں اقامت — کرتے تھے یہود اُسکی عزت
جویا تھا آپؐ کا وہ تب سے — تھا آپکا عشق دلمیں اُسکے
یہ بات ہوئی جہانمیں مشہور — ہر جائے میں تھا اِسی کا مذکور
اوصاف و شمائلِ پیمبرؐ — اعجاز و فضائلِ پیمبرؐ
کر مکہ باصفا سے ہجرت — آئے بمدینہ جبکہ حضرتؐ
کیا ابن سلام تو ہے کہہ اب — عالم جو ہے در نواحِ یثرب
اب جانیں عوام لوگ اتنا — کہ ذکر وہ اگلے انبیاء کا
پس ذکر وہ شاہِ انبیاؐ کا — کیونکر نہ کرے انہوں سے مولا
اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات — سُن اسکو تو اعتقاد کیساتھ
یوسفؑ جو خدا کے تھے پیمبر — اولاد سے انکے تھا وہ اشہر
حضرتؐ کا ہمارے ذکرِ والا — وہ اگلے کتابوں میں تھا دیکھا
اور مکہ باصفا میں حضرتؐ — جب پائے ہیں خلعتِ نبوت
جب ابنِ سلام نے سنا ہے — مشتاقِ لقا بہت ہوا ہے
جب روز بروز تھا وہ سُنتا — اور بڑھتا تھا اعتقاد اُسکا
تب ابن سلام جلد آیا — دیکھ اُسکو کہے وہ شاہِؐ والا
وہ عرض کیا ہے ہاں اے سرورؐ — میں ابنِ سلام ہوں مقرر

فرمائے نبیؐ تب اے فرحمند — دیتا ہوں تجھے میں اُسکی سوگند
کیا حق کی کتاب میں مقرّر — ہے وصف مری تو اب بیاں کر
جبرئیل آئے وہیں بسُرعت — حضرت سے کئے ہیں عرضِ خدمت
اللہ وہ ایک ہی احد ہے — بے عجز و نیاز ہے صمد ہے
وہ اِک ہے کسی کو نا جنا ہے — اور خود وہ نہیں جنا گیا ہے
جب ابنِ سلام نے اے بھائی — توحید سُنی خدا کی ایسی
غلبہ دیوے گا آپ کو رب — اور آپکے دیں کو دینوں پر سب
کہ آپ کو حق خطاب کرکے — ارشاد کیا ہے اس طرح سے
یعنے اے میرے نبیؐ والا — ہم بھیجے تجھے گواہ ٹھہرا
اور بھیجے تجھے بشیر کرکے — سب خلق طرف نذیر کرکے

وَحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ

بھیجا موسیٰ پہ جو کہ تورات — تو بیچ میں اُسکے بول یہ بات
کی عرض اُس نے کہ آپ پہلے — کچھ وصفِ خدا بیان کیجے
اے سرورِ انبیائے والا — یہ کیجئے وصفِ حق تعالیٰ
اسکو نہیں مادر و پدر ہے — اور اُس کو نہ دختر و پسر ہے
کوئی نہیں سکے جوڑ کا ہے — سب خلق کا ایک وہ خدا ہے
بولا میں گواہی دیوں دل سے — ہیں آپ نبیؐ خدا کے سچے
اور آپکی وصف میں اے سرورؐ — دیکھا ہوں کتابِ حق کے اندر

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (سورۂ احزاب)

پس حشر میں اے حبیب میرے — اُمّت پہ گواہ تو اپنے ہووے
تا نیکوں کو خوش خبر سناوے — بدکاروں کو آگ سے ڈراوے
اور اُمیّوں کا پناہ ہووے — مقصود عرب سے اُمیوں سے
تا وحشیوں کو دینِ حق سکھاوے — اور پُشت پناہ انکا ہووے

کہ لوگ جزیرۂ عرب کے — لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے

اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلُ

اور بندۂ خاص تو مرا ہے — اور میرا رسولِ باصفا ہے — اور میں اے مرے حبیبِ والا — رکھا متوکل اسم تیرا

لَسْتَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ

ہرگز تو درشت خو نہیں ہے — اور تو نہیں سخت دل الغرض ہے
کہ بات وقار سے ہے یہ دور — اور تو نہ پکارنے ہے والا
ہے جہل و سفلگی کا دستور — بازاروں کے درمیاں حاشا

وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ — بدلہ نہ بدی کا لے بدی ہے — بلکہ عفو کرے و بخش دیوے

وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ تَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اُسکو نہ جہاں سے حق اُٹھاوے — تیری ملت کو جب لگا اس سے — سیدھی کرے حق ہو دین کامل — توحید کے لوگ ہوویں قائل

فَیَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

دل پر بھی غلاف انکے ہووے — پس چشم و دل و گوش انکے
ایسا ہی وہ شہ کا ذکر والا — تورات میں اور ہے کئی جا
حق بین نہ رہینگے جنکی آنکھیں — اور گوش نہ حق نیوش ہوویں
کھل جائینگے اس سے یعنے اُنکی — ہو ویگی ہدایت ایسی جاری
پس ابنِ سلامِ نیک انجام — لایا تبھی صدقِ دل سے اسلام

ے غفلت عادت عفو کرنیوالا ۱۲   ے بنا سبب عادت نازل کرنیوالا ۱۲

روایت

ایماں لانے کا حال اسکے
تفصیل سے لایا ہیں بیان ار
یوں نقل کئے زکعبِ احبار
مکے میں وہ پاویگا ولادت
بازار میں بھی وہ نہ پکارے
امت اسکی بستر وظاہر
اور مہر کی وہ کریں رعایت
آدمی پنڈلی تلک چھپاویں

روایت

اونچائی پہ چڑھ موذن ان کا
ہو زمزمہ شب میں ان کا ایسا
توریت آئی ہے جب بہ موسیٰؑ
کہ ہو دیگی اک اخیر امت،
کیجاوے شفاعت انکی خاطر
قراں کرے حفظ سے تلاوت
آسانی کیواسطے ہے خوشتر
لاوے وہ گنہ کو گر عمل میں
دس نیکیاں لکھیں اسکے خاطر
علم اوّل و علم آخر
اور بعضے روایتوں میں آیا
تب عرض کئے اے ربِ عزت
احمدؐ کی یہ آخر امم ہے
موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے

موسیٰ علیہ السلام کی تمنا امت احمدی میں ہونے کی

اور تین آدق سوال اسکے
"اخبار نبوت" اندر اے یار
کہ یوں وہ خبر دیا ہے اے یار
طیبہ کی طرف کریگا ہجرت
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
شادی و غمی میں ہووے شاکر
از بہر نماز با سعادت
از بہر ستر وہ لنگ باندھیں
لے نامِ خدا ندا کرے گا
زنبور کا زمزمہ ہو جیسا
موسیٰؑ نے ہی صاف انہیں دیکھا
ہے سارے امم پہ اسکو سبقت
بارش ہو دعا سے انکی ظاہر
انکو نہ پڑے ہے نظر کی حاجت
یہ بات ہوی حلال ان پر
تو اسپہ گناہ ایک لکھیں
اور ہووے اگر عمل میں قاصر
دیویگا انہیں خدائے قادر
تورات کے درمیانِ موسیٰؑ
امت مری کیجیے یہ امت
یہ خیرِ امم ہے محترم ہے
قرآں میں یہ خبر دیا ہے

اور تین جواب مصطفےٰؐ کے
اور دارمی اور بن عساکر
توریت کے بیچ ہے محمدؐ
اور مملکت ہووے اسکی در شام
ساتھ اسکے جو کو تنفر کرے گا
اونچائی پہ جبکہ وہ چڑھینگے
اور وقتِ نماز جبکہ پہنچے،
اور پانی سے جو کہ پاک ہووے
طاعت میں صفیں ہوانکے ایسے
اور مروی ہے از ابو ہریرہؓ
اس امتِ با صفا کا مذکور
یعنے وہ وجود میں ہے آخر
سینوں میں ہوانکے انکی انجیل
کھائینگے غنائم اور صدقات
گر قصد گنہ کا کوئی لاوے
یک نیکی کا قصد گر دہریگا
نیکی کی کیا وہ جبکہ نیت
دجال لعیں کا قتل آخر
اس امت با صفا کے اوصاف
حکم آیا ز درگہِ الٰہی
موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو

ممکن جو نہیں سوا نبیؐ کے
اور سعد کا ابن ذو المفاخر
ابن عبد اللہ اے مجدد
وہ دور رہے زفحش و دشنام
سوا اس سے وہ درگزر کریگا
حق کی تکبیر تب کہینگے
تو وقت یہ وہ ادا کرینگے
دن رات وضو کیا کرینگے
کہ جنگ و قتال میں ہوں جیسے
حضرتؐ کہے ایک دن اے آگہ
توریت کے درمیاں تھا مسطور
پر وفضل میں سابق اور فاخر
یعنے قرآن ہو یاد لے قیل
تھی اگلی نہ امتوں میں یہ بات
گر ہو نہ عمل لکھا نہ جاوے
اور اس پہ عمل اگر کرے گا
یک اجر کریں اسے عنایت
بھی ہاتھ سے ہوا انہیں کے ظاہر
ستر کے قریب پاے ہیں صاف
امت تری یہ کسطرح ہوگی
کرامتِ احمدی سے مجھکو

إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي

فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ

فرمانِ خدا سے یہ ہوا جب
موسیٰ کہے راضی ہیں ہوا اب

مروی ہے ز سعد ابن آگہ / ناقل ہے وہ از ابوہریرہ
فرمائے کہ درمیاں تمہارے / عالم جو بڑا ہے اب وہ آئے
عالم وہ جو ابن صوریا تھا / سب اُسکے طرف کئے اشارہ
دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی / اس مالک ملک دوسرا کی
کیا حق کا رسول اب مرے تئیں / تو بول کہ جانتا ہے یا نہیں
اوصاف جو آپکے ہیں پُرنور / توراۃ کے درمیاں ہیں مذکور
پوچھے ہیں اسی وہ شاہ اکوان / لایا نہیں کسلئے تو ایماں
شاید ایمان لاویں وہ سب / میں بھی ایمان لاؤنگا تب
ابن سعد و امام احمد / یوں لائے روایت اے محمد
اک لڑکا یہود کا تب اے یار / آیا ہی نظر ہی سخت بیمار
فرمائے اسے رسول عربی / سوگند ہے تجھکو اس خدا کی
کیا میری نبوت اور صفت کا / توراۃ میں ذکر ہے نہ آیا
لڑکا تھا وہ جو سخت بیمار / یوں کہنے لگا ز شاہ ابرار
کہ آپکا ذکر وصف اطہر / بعثت کا بھی وقت اے پیمبر
میں دیتا ہوں شاہدی بہ تحقیق / اور کرتا ہوں اپنے دلسے تصدیق
یاروں کو کہے وہ شاہ دیں تب / اس لڑکے کو اس یہود سے اب
اس لڑکے نے کی جہاں سے رحلت / ہو اُسپہ سدا خدا کی رحمت

روایت

پوچھا لوگوں نے اس سے یکبار / در عہد شریف شاہ ابرار
فاروق کے وقت پر جو لائے / کیا اسکا سبب بیان کیجے
موسیٰ پہ ہوا تھا جو کہ نازل / واقف تھا وہ خوب اُس سے کامل
بولا جتنا تھا علم مجھکو / تعلیم کیا میں اسکی تجھکو
نزدیک ہے عصر اس نبی کا / خوشحال ہو جس نے اسکو دیکھا

تھا مدرسہ اک یہودیوں کا / حضرت گئے ایک روز اُسجا
تا اُس سے کروں سوال میں اب / اِس حکم کو سُن یہودیاں تب
حضرت نے کنارے اسکو بلوا / فرماتے ہیں از زبان والا
بھیجا تمہیں حق نے من و سلویٰ / اور سایۂ ابر وہ بہ صحرا
وہ بولا کہ میں بھی قوم میری / جانے ہیں تمہیں رسول باری
لیکن ز حسد یہود نادان / لائے نہیں آپ پر ہیں ایماں
وہ بولا خلاف قوم اپنا / اے شاہ بھلا انہیں سمجھنا

روایت

کہ سرور انبیا نے اک روز / اک رہ سے ہوئے ہیں جلوہ افروز
اُس لڑکے کے پاس باپ اسکا / توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا
جس نے موسیٰ پہ لطف کے ساتھ / نازل کیا آسماں سے توراۃ
وہ سر سے کیا ہے تب اشارہ / کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا
اُس رب کی قسم جو لطف کیساتھ / بھیجا موسیٰ پہ ہے یہ توراۃ
توریت میں دیکھتا ہے یہاں / کرتا ہے وہ لے حسد سے پنہاں
معبود نہیں سوائے حق کے / اور تم ہیں رسول اُسکے سچے
تم دور کرو اُسے بہ سرعت / گزری نہ ابھی تھی ایک ساعت
حضرت نے پڑھی نماز اُس پر / یاروں کو لے اپنے اے برادر
اس طرح ابو نعیم اے یار / ہے نقل کیا ز کعب احبار
بوبکر کے عہد کے بھی درمیاں / کس واسطے تم نہ لائے ایماں
کعب الاحبار اُن سے بولا / عالم تھا بڑا ہی پدر میرا
مجھکو بھی پڑھا دیا تھا وہ سب / موت اسکی قریب آئی ہے جب
ہاں دو ورق اُنسے نہیں دکھایا / احوال ہے جن میں اک نبی کا
کر مہر میں وہ ورق کو اے جان / رکھا ہوں فلاں جگہ میں پنہاں

وہ کھول نہ دیکھے اے پسر تو
کس واسطے یہ خطر ہے تجھکو

جھوٹا نکلے کوئی مبادا
دعوی وہ کرے پیمبری کا

تابع کبھی اسکا ہووے گا تو
مانع ہوا اسی لئے میں تجھکو

بس باپ مرا ہے مرگیا جب
خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب

وہ ہر دو ورق کو کھول دیکھوں
کہ یا آنمیں لکھا ہوا ہے مضموں

بس کھولکے انکو میں نے دیکھا
مضموں یہی لکھا ہوا تھا

ہیں مرسل کبریا محمدؐ
ہیں خاتم انبیا محمدؐ

ہے مولد پاک اس کا مکہ
ہجرت کا مکان ہے اسکا طیبہ

بدخلق نہیں ہے وہ پیمبر
اور سخت نہیں وہ نیک محضر

بھی وہ نہ پکارنے ہے والا
بازار کے درمیان اصلا

بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
وہ عفو کرے بھی بخش دیوے

امت انکی مدام ہر آں
اللہ کی ہوویگی ثناخواں

اور انکی زبان پھرا کرے گی
تکبیر میں حق کے رات دن بھی

اور اپنے رسول کی وہ تائید
اعدا پہ کرے گی انکے جاوید

اور اپنی وہ شرمگاہ دہوئیں
اور اپنی کمر پہ لنگ باندہیں

سینوں میں ہوا نکے انکی انجیل
قرآں ہے مراد اس سے بے قیل

ایک دوسرے کے دوست ہوویں ایسے
کہ بھائی حقیقی ہوویں جیسے

امت وہی پائے در قیامت
سب سے اول دخول جنت

اوصاف یہ میں نے جبکہ دیکھا
مشتاق ہوا ہوں اس نبی کا

ایسے میں سنا کہ وہ پیمبر
مبعوث ہوئے عرب کے اندر

گزری نہیں آہ تھوڑی مدت
بس ابھی میں سنا ہوں رحلت

حسرت کا بڑا میں داغ کھایا
کہ آپکے میں قدم نہ دیکھا

پھر تھوڑے دنوں میں اہل اسلام
جو فتح کئے ہیں آن کر شام

جانب سے عمرؓ کے چند عامل
جب شام میں آ ہوئے ہیں نازل

حقانیت انکی میں نے دیکھا
افزود ہوا الیقین میرا

امت ہے یہ اس نبی کی فاخر
اوصاف وہی ہیں انمیں ظاہر

تھا اپنی پہاڑی پر میں یکدن
آیت یہ پڑھا ہے کوئی مومن[لہ]

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰى اَدْبَارِهَا اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (سورۂ نسا)

آیت میں یہ فکر میں کیا تب
یہ خوف مجھے بڑا ہوا تب

ایماں لانے میں دیر سے بے قیل
اب تھوڑی بھی گر مرے سے ہو ڈھیل

تو جانب پشت منہ یہ میرا
پھر جاوے کہیں بہ خوف مولا

بے خواب تھا مضطرب تھا اس شب
کس وقت میں صبح ہووے یارب

جب صبح ہوئی بغیر وسواس
میں جلد گیا ہوں مومناں پاس

احوال کیا سب اپنا ظاہر
ایمان لایا بہ حظ وافر

باوجود تحریف وتصحیف یہود ونصاری کے آج بھی ذکر محمدی توریت میں موجود ہے

توراۃ میں وہ یہود اے یار
تحریف کئے اگرچہ بسیار

تبدیل کئے ہیں اور تغیر
اور انمیں کئے خیانت اے میر

باایں ذکر محمدی نیک
توریت میں ہے ہنوز تو دیکھ

حجت یہ خدا کی ہے اے دمساز
اور سرور انبیا کا اعجاز

جیسا توراۃ میں ہے آیا
فرمایا ہے خالق برایا

کہ حق نے تجلی کی ز سینا
ساعیر سے بعد ازاں وہ چمکا

لہ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں کتنے منہ پھر الٹ دیں انکو پیٹھ طرف یا انکو لعنت کریں جیسے لعنت کی ہفتہ والوں کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا ۱۲

فاراں سی ہوا ہے آشکارا — اب جانئے رمز این اشارا
طورِ سینا وہ طورِ سینین — کہتے ہیں اُسے اے نیک آئین
حال اُسکا لکھا ہوں میں بیاں اور — تفسیر جواہر اندر اے یار
طورِ سینا سے ہیں وہ مولا — فرمایا تجلّی ہے یہ موسیٰ
ساعیر ہے ایک کوہ دیگر — عیسیٰ سے کیا ہی بات اُس پر
عبرانی سمجھ ہی لفظ فاراں — کہتے ہیں گئے پہاڑ کو جاں
اور کوہ حرا ہے ایک اُن سے — اب اُسکو ہیں جبلِ نور کہتے
اول وہیں وحی کی ہے تنزیل — حضرتؐ پہ وہیں ہیں آئے جبریلؑ
سب اہلِ کتاب اہلِ اسلام — ہیں متفق اسپہ اے نکو نام
از روئے تعصب آ سخنداں — گر بولے کوئی ضلیل ناداں
دیکھو توریت میں ہے ترقیم — کہ شام کے ملک سے براہیمؑ
اُن دونوں کو لا رکھے جو جگہ — ظاہر ہے بغیرِ شبہ مکّہ
جرہم کا قبیلہ وہاں بسا آ — آباد ہوا ہے اُن سے مکّہ
کہ ہاجرہ اسمٰعیل ہر دو — کس جا یہ ہوئے مقیم کہدو
آئی ہے کہاں کتاب اُس پر — دین اُسکا کہاں ہوا ہے اشہر
اُسکا نہ جواب بن سکے گا — دیوے توفیق اُن کو مولا
کہتے ہیں یہود اُسکا معنیٰ — تورات کا ہے نزول پانا
ساعیر سی نور وہ جو چمکا — ساعیر تو ہے مقامِ عیسیٰ
بس ہم بھی کہیں نہ ذکرِ فاراں — مطلب ہے یقیں نزولِ قرآں
یا اگلے دو بات کا کرا قرار — تسری کا کریں جو لوگ انکار
از راہِ تعصّب اے برادر — انصاف سے دور ہیں سراسر
بس جانو بغیرِ شبہ بینات — تورات سی پائی وجہ اثبات
نورِ توحیدِ ربِّ علّام — احکامِ شریفِ دینِ اسلام

سینا ہی وہ اک پہاڑ کا نام — مشہور پہاڑ ہے وہ در شام
اور سورۂ تین میں وہ داور — لایا ہی قسم اسی جبل پر
دیکھو انہیں اگر ہے تجھکو مطلب — ظاہر ہو فضیلت اُسکی ما خوب
اور اُن سی خدا کیا وہیں بات — نازل بھی وہاں کیا ہی تورات
اور پائے نبوت اُس پہ بے قیل — انجیل وہیں ہو پائی تنزیل
مکہ میں ہیں وہ جبال اے جاں — کہتے انہیں ہاشمی پہاڑاں
اس کوہ کے غار ہی میں حضرتؐ — خلوت کرتے تھے قبلِ بعثت
خلعت بھی وہیں پیمبری کی — اللہ نے آپ کو عطا کی
کہ مکّہ کا بھی ہے نام فاراں — کچھ اسمیں نہیں کلام ہے جاں
کہ مکہ کا نام ہیں ہے فاراں — ہم دیویں جواب اُسکو یہ جاں
ہیں ہاجرہ اسمٰعیل کو لا — فاراں میں رکھے بحکمِ مولیٰ
چشمہ زمزم کا حق تعالے — مکہ میں ہے دیکھو اُنکو بخشا
فاران اگر یہ مکہ نا ہو — ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ
اور کون نبی جو بعدِ عیسیٰ — فاران کی ہے جگہ ہی نکلا
یہ سُنکے یہود اور نصاریٰ — کیا دیوینگے اب جواب اُسکا
توریت میں وہ جو بات آئی — حق نے سینا سے کی تجلّی
قایل بھی اسی کے ہیں نصاریٰ — اور کہتے ہیں یوں وہ آشکارا
بس اُس سے مراد ہے یہ بے قیل — عیسیٰ پہ نزول کی ہے انجیل
پہلے اک بات کے مقر ہو — منکر پچھلے دو بات کے ہو
یعنے وہ یہود اور نصاریٰ — یہ ہر دو گروہ آشکارا
وہ کرتے ہیں جو کہ قیل و رقال — سب جہل و مکابرہ ہی بدحال
کہ مکہ کا ہی ہے نام فاراں — پہلے ہی وہیں نزولِ قرآں
حضرتؐ کی زبانِ حق بیاں سے — مشہور ہو جہان میں پہنچے

فاراں سے مراد ہے مکہ معظمہ

اور پانچویں سفر میں ز توراۃ
بھیجونگا میں تجھ سا اک پیمبر
اور حکم کرونگا اُس کو میں جو
ڈالے جائے گا در ہلاکت
کہ تیرے برادراں سے بولا
حضرت تھی ہمارے اے سخنداں
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے ہاں
کہتے ہیں یہود گمرہی سے
کیونکہ یوشعؑ نبی تھے ہر چند
اُتری ہے کہاں کتاب اُنپر
پس لیسا رسول اے برادر
در دعوت و معجزات انکو نام
ہیں اور بہت دلیل موجود
اولاد جو اسمٰعیل کے ہیں
اور اپنا کلام منھ میں اُس کے
اے بھائی مراد اُس نبیؐ سے
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے دیکھ
اور وہ جو خدا کا کلام اپنا
بات اس سے کرے بخیر و اصلاح
سو اس سے مراد اے نکوکار
اور عیسویاں یہ ساری باتیں
اولاد سے اسمٰعیل کے تو
منقاد نہیں ہوا جو اُن کا

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تا ہو مرے بندگوں کا رہبر
پہنچائیگا وہ رسولؐ سب کو
پاویگا سزا وہ بے سعادت
موسیٰ سے جنابِ حق تعالیٰ
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے جاں
حضرتؐ ہی ہوے ہیں اک نبی جال
یوشعؑ ہیں مراد اُس نبی سی
موسیٰ کے نہیں تھی لیک مانند
کب شرع الگ ہوی مقرر
حضرتؐ کے سوا نہیں ہی دیگر
در شرع جدید و نسخِ احکام
حضرتؐ ہیں وہی نبیِؐ موعود
سو جانے اُنکے واسطے میں
میں ڈالونگا لطف اور کرم سے
بے شبہ رسولؐ ہیں ہمارے
از بیتِ حرم عرب میں آکے نیک
میں ڈالونگا اُسکے منھ میں بولا
بھیجوں نہ صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ و پیکار
لیتے ہیں مسیحؑ کے جو حق میں
پیدا نہ ہوے مسیح سمجھو
نہ حکم جہاد اُس پہ آیا

موسیٰ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلامِ فیض عنواں
پہنچائیگا حکم وہ میرا جو
تم جانو مراد اُس نبیؐ سے
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
پس ہر دو برادراںؑ ہیں باہم
اولاد سے اُنکے کوئی پیمبر
بہ زعم یہود کا ہے باطل
موسیٰ کے تھے خادمِ معزز
حکمِ دعوت ہوا کب اُن کو
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ مماثل
اور اُسکے سوا بہت ہیں چیزیں
توریت میں بلکہ دوسری جا
گھر سے میرے اک نبیؐ کو آخر
فرماؤنگا حکم اُس کو میں جو
کہ آپ ہی کو خدا کرم سے
حضرتؐ کے سوا رسول دیگر
یہ اس سے مراد ہے مقرر
اور بولا سنے نہ اُسکی جو بات
حضرتؐ کے سوا حرم سے اصلا
بن سکتی نہیں ہے بات اصلا
مبعوث نہیں ہوے حرم سے
اور حق نے کہا ہے جو بہ تورات

اے موسیٰ ترے برادروں سے
میں ڈالونگا اُسکے منھ کے درمیاں
اُنہیں جو مطیع اُس کا نا ہو
بے شبہ رسولؐ ہیں ہمارے
اولاد سے اسرائیل کے تھے
ہیں ایک کے ایک وہ بن العم
حضرتؐ کے سوا ہوا نہ دیگر
اُسکو نہ قبولے کوئی عاقل
اور حامی شرع اُنکے بعد از
موسیٰ کے وہ مثل کسطرح ہو
بعدِ موسیٰ بوجہِ کامل
موسیٰ کے ہیں کفو و مثل اُنہیں
موسیٰ سے کہا ہے دیکھ مولا
قائم میں کروں بہ لطفِ وافر
پہنچائیگا وہ رسولؐ اُن کو
مبعوث کیا یقیں حرم سے
مبعوث نہیں ہوا مقرر
میں وحی کرونگا اُسکے دل پر
ہوویگا ہلاک وہ بہ آفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصداق نہیں ہے اسکے عیسیٰ
مکہ کے مقامِ محترم سے
کہ اُنکی نہیں قبولے جو بات

یہود کا رد توریت سے

نصاریٰ کا رد توریت سے

ک یعنی ہمارے پیغمبر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام

دینا

دنیا میں ہلاک ہووے وہ شوم
دعوت تو مسیحؑ کی اے بھائی
پس اُس سے مراد کیوں ہو عیسٰی
انچاسواں باب جو ہے اُسکا
یعقوبؑ نبی کا اِک پسر تھا
جاویگی چھڑی نہ مملکت کی
جبتک نہ شیلو آوے جگ میں
ایسا وہ کرے جہاد سُنئے
ایسے ہوں سفید دانت اسکے
یعقوب کا وہ جو یک پسر تھا
شیلو نہ جہاں میں آئے جبتک
اولاد جو اسرائیل کی تھے
اولاد سے اسرائیل کے بھی
شیلو سے مراد ہیں یہ عیسٰی
آنے سے مسیحؑ اے مؤدب
یعنی عیسٰی بھی تھے اے ذیشاں
ظاہر نہ ہوا جہاد اُن سے
دانت اُنکے سفید شیر سے تھے
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
ظلمت گئی کفر و شرک کی دور
شیلو سے مراد ہیں ہیں حضرت
تینتیسواں باب ہے جو اسکا
ساعیر سے وہ طلوع ہو کر

سو اُس سے ہوئی یہ بات معلوم
خاص ایک ہی قوم کی طرف تھی
باطل ہے یہ دعوئے نصاریٰ
اُس باب میں ہے یہ قول آیا
نام اسکا تھا جانئے یہودا
یعنے نگیں اُسکے سلطنت کی
اور جمع ہو اُسکے پاس قومیں
کپڑے ہو لہو میں لال اُس کے
کہ دودھ سے ہوں زیادہ اُجلے
کہ نام تھا اُس کا جو یہودا
شاہی تیری رہیگی تب تک
دولت ہی گئی اُنہیں کی تب سے
ہے بند ہوئی پیمبری بھی
ہم کہتے ہیں زعم ہے یہ اُنکا
اولاد سے اسرائیل کے کب
اولاد سے اسرائیل کے جاں
اور چشم نہیں تھی سرخ اُنکے
اور آنکھیں بھی سرخ تر تھے اُنکے
اسلام کی وہ کئے ہیں تائید
توحید کا جلوہ گر کئے نور
کہ ہیں وہی خاتم الرسالت
اُس باب میں اسطرح ہے لکھا
فاراں سے پھر چمک کے انپر

دعوت وہ نبیؐ کی عام ہوگی
وہ قوم تمام اے سخنداں
توریت میں ورا ے خوش آئیں
اُس قول کا اب خلاصۂ نیک
ارشاد کیا ہے حق تعالےٰ
اور ایسا ہی نسل سے بھی اُسکے
اور شانِ ریاست اُسکی بیشک
اور سرخ ہوں آنکھ اُسکی ایسے
توریت کے قول کا یہ معنیٰ
یعقوبؑ نے اسکو دی بشارت
شیلو سے مراد ہیں محمدؐ
جب آئے ہیں سرورِ دو عالم
اے بھائی عجب ہے از نصاریٰ
بن سکتی نہیں یہ بات اصلا
ہوئی بند نبوت اے برادر
عیسٰی کے بھی پاس چو طرف سے
ہاں بلکہ یہ سب صفات آخر
اقوام بھی آکے چو طرف سے
اور جنگ و جہاد کافروں سے
اور دینِ متیں وہ شاہِ دیں کا
توریت میں دیکھ دوسری جا
موسٰی نے خبر دیا کہ یہوا
ہے ساتھ مقدسوں کے آیا

نیں خاص ہے ایک قوم پر ہی
اولاد تھی اسرائیل کی جاں
جو آیا ہے ایک سفرِ تکویں
کرتا ہوں یہاں میں نقل تو دیکھ
بے شبہ و گمان از یہودا
پیغامبراں نہ بند ہونگے
جا پہنچیگی آخرِ زمیں تک
کہ سرخ ہوں سرخ تر خمر سے
کرتا ہوں بیان اب اے دانا
کہ تجھ سے نہ جائیگی ریاست
اوصاف نہیں کہے ہیں یہ امجد
وہ سارے پیمبروں کے خاتم
کہہ کرتے ہیں اسطرح وہ دعویٰ
شیلو سے نہیں مراد عیسٰی
عیسٰی تو نہیں سے تھے مقرر
قومیں نہ ہوئی ہیں جمع آکے
تھے ذاتِ محمدی میں ظاہر
پس جمع ہوئے تھے پاس اُنکے
حضرت کئی حکم سے خدا سے
پس شرق سے غرب تک ہے پہنچا
استثنا کا جو سفر ہے گا
سینا سے بغیرِ شبہ آیا
تعداد الوف ہو وے جن کا

اور داہنے ہاتھ اُسکے بلبشک
ذکرِ سینا و ذکرِ ساعیر
جو ذکر مقدسوں کا آیا
شمشیر کے زور سے وہ سُن تو
مزمورِ زبور میں سنو تم
فائض ہوئے تیر ہر دولت سے
پس تیری شریعتیں و احکام
یعنے سر عجز ہیں جھکاتے
دولت سے جو آپ کے بہ عالم
اور وہ جو کیا ہے حکم دادار
کہ صاحبِ سیف ہیں وہ سالار
جو معجزے دیکھکے بھی ایجان
مانے نہ پیمبروں کے احکام
تا اُن سے جہاں یہ پاک ہووے
رکھتا نہیں اُس شجر کو مالی
معلوم ہوی مثال یہ جب
اللہ کی طاعت و عبادت
پیدا کیا جس لئے انہیں رب
ایسا ہی وجود کافروں کا
پس حکم کیا جہاد کا رب
کہتے ہیں کہ کس لئے کئے جنگ
اور دوسرے انبیا بھی اے یار
اور دوسرے یونہی انبیا بھی

ہووینگی شریعت آتشی یک
گذرا اور پرستِ سیب اے میر
حضرت کے مراد ہیں صحابہ
سیدھی کئے تیڑھی ملتوں کو
چالیس یہ جو کہ ہے چہارم
نعمت دنیا و آخرت کے
باہم پیوستہ ہیں بہ اکرام
آگے ترے انقیاد لاتے
فائض ہوی نعمتِ مکرم
کہ کیجے حمائل اپنی تلوار
یہ لئے کئے جہادِ کفار
لائے نہیں جان و دل سے ایماں
جو لائے تھے حق طرف سے پیغام
ناپاک وہ زیرِ خاک ہووے
چاہے کہ ہو باغ اُس سے خالی
اِس رمز کو جان لیجئے اب
نا ہوسکے اُس کے بے بجھانت
سو فوت ہوا وہ اصلِ مطلب
بے نفع ہی جب وہ منکروں کا
جنگ اُنسے وہ شاہِ دیں کئے تب
کچھ سمجھے نہیں وہ جنگ کا رنگ
ایسا ہی کئے جہادِ کفار
پس یونہی جنابِ مصطفےٰ بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے بغایت
فاراں کے جبال کا بھی مذکور
بے شبہ وہ آتشی شریعت
اور شرعِ محمدی میں سُنئے
سو اُس میں ہیں خطاب حق تعالی
اب کیجے حمائل اپنی تلوار
تیریں تری تیز ہیں اے اکرم
اے بھائی جو آئی یہ بشارت
قرآن وہ کلام ہے خدا کا
ہوگی یہ مراد اُس سے اظہر
تلوار کا باندھنا بہ کثرت
اللہ کو ایک ہی نہ جانے
سو ایسے خدا کے منکروں سے
بے نفع جو باغ میں شجر ہو
پس قابلِ قطع وہ اُسے جان
پیدا کیا خلق کو خدا نے
طاعت سے بھی معرفت سے اُسکے
جیسا کہ وہ جھاڑ بے ثمر ہو
ہے لائق ضرب و قتل ٹھیرا
اِس رمز کو نا سمجھ نصاریٰ
بے شبہ وہ جنگ ہے عبادت
موسیٰ داؤدؑ اور براہیم
ہاں جنگ نہیں کئے ہیں عیسیٰ

اخلاص ہی بس رکھے محبت
اور یہی ہوا ہے صاف مسطور
حضرت کی ہی ہے اے با فتوت
اِنذار ہے آتشِ سقر سے
حضرت کی طرف کیا ہے ایسا
اے میرے نبی بلند مقدار
گرتے نیچے ترے ہیں عالم
ہے اِس سے یقیں مراد حضرت
جو شرفِ نزول اُس پہ پایا
عربی وہ رسول ہیں مقرر
ظاہر ہے سدا عرب کی عادت
معبود بہ حق اُسے نہ مانے
وہ جنگ کیا ہی کافروں سے
بے برگ ہو اور بلا ثمر ہو
کرواتا ہی قطع اُسکو جولاں
طاعت کیلئے ہی محض اپنے
کفار جب اپنے منھ کو پھیرے
لائق ہے کہ کاٹ دیویں اُسکو
معدوم ہو تا وجود اُن کا
غفلت میں پڑے ہیں آشکارا
ہے جسمیں رضائے ربِّ عزت
یوشع بھی کئے ہیں جنگ بے بیم
کہ اُنکو نہیں تھا حکم حق کا

نصرانی جو لوگ ہیں اے ماہر
جو ہوویگا ایک نبی کا منکر

جب اصلِ جہاد کے ہیں منکر
منکر سب کا ہوا وہ کافر

منکر ہو جناب مصطفےٰؐ کے
مارا شیطان اُسکی ہے راہ
اور یہ بھی زبور میں ہے سمجھو
تا جان لیں لوگ یہ یقیں ہے
آگے ہی مسیحؑ و مصطفےٰؐ کے
جب لوگ مسیحؑ کو اے بھائی
اور حق سے دعا دیں کئے تب
ظاہر کرے خلق میں یقیں وہ
کہ اپنے کرم سے حق تعالےٰ
اُمت کو بھی آپکے وہ مولا
تسبیح خدائے پاک کی دے
تا باہرِ خدا لیں اُن سے بدلہ
اور قولِ زبور یہ بھی پُر نور
صیہون سے کیا خدا نے ظاہر
محمود سے جان اے مجدّد
مزمور میں دوسرے ہے لکھا
اور آخرِ ارض تک بلا شک
اور ہوینگے دشمنان جو اُسکے
سر اپنا زمین پر رکھیں گے
اور ہوویگا جو کہ شخص مغموم
اور ہوویگا جو ضعیف و بے یار
اور بھیجیں درود لوگ اُس پر
ابنِ سعد و ابنِ عساکر

منکر ہوئے سارے انبیا کے
گمرہ ہے وہ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ
داؤد کہے خدا سے رو رو
بندہ ہے مسیح خدا نہیں ہے
حالت سے یہ ہر دو پیشوا کے
لاوینگے بدرجہ خدائی
کہ بھیج تو مصطفےٰؐ کو یارب
عیسیٰؑ ہیں بشر خدا نہیں وہ
احمدؐ کو کیا ہے برگزیدہ
رحمت سے کیا ہے برگزیدہ
کرتے رہیں خوابگہ میں اپنے
طاعت نہ کریں جو آپکی صلا
مزمور میں دوسرے ہے مذکور
صیہون نکلا ہے سُن اے ماہر
بے شبہ مراد ہیں محمدؐ
مالک ہوویگا وہ معلّا
یعنے یہ زمیں کی انتہا تک
چاٹینگے وہ خاک اپنے منہ سے
پاس اُسکے فروتنی کرینگے
ظالم کی جفا سے سخت مظلوم
یاری اُسے دیوے ہو مددگار
ہر وقت دعائے نیک مضطر
یوں نقل کئے زسعدِ فاخر

بشارات

کہ ویسے کو بھیج یا الٰہی
سو اُس سے مراد ہیں محمدؐ
داؤد نبی کو حق تعالےٰ
داؤدؑ کو ہوتے ہی یہ معلوم
تا رد کرے اُنکا زعمِ باطل
اور آیا ہے یہ بھی ذکرِ مسعود
کہ راستی و درستی وہ رب
اور اُسکو خدا نے دی ہے نصرت
آوازِ بلند سے وہ تکبیر
اور ویسوں کے بادشاہ جو ہوویں
اک تاج مرصّع و مکرّم
اور تاج سے بوجہ با کرامت
محمودؐ بھی اے مبارک انجام
اور بخشش وجود وہ کرے گا
اور اہلِ جزائر اُسکے آگے
منقاد ہو آویں بادشاہاں
فرمان پذیر اُس کے ہو کر
پس ویسے ضعیف کو قوی سے
مسکین و ضعیف مرداں پر
اور ذکر یقیں جہاں نہیں اُ سکا

ظاہر جو کرے سُنَن کماہی
آئے جو بس از مسیحِ امجد
بے شبہ و گماں خبر دیا تھا
لرزاں ترساں سے ہو ہیں مغموم
بندہ کو خدا کہیں جو جاہل
اس طرح خبر دئے ہیں داؤد
بخشا اُسے قول و فعل میں سب
اُمت کو اسی کے دی کرامت
بولیں ہو ہاتھ اُنکے شمشیر
اُنکو بھی پکڑ کے قید کر دیں
محمود مکرّم و معظّم
مطلب ہے ریاست و امامت
اُس سیدِ مرسلیں کا ہے نام
دریا سے جہاں ہیں تا بہ دریا
بیٹھینگے دوزانو اپنے آگے
اور اُنکے خواص و ہم جلیساں
گردن کو جھکا دیں اپنی یکسر
چھڑوا دیگا ظالمِ غوی سے
وہ ہوویگا مہرباں مقرّر
جاوید اَبد تلک رہے گا

بشاراتِ زبور

کہ ہم یہ زمانِ جاہلیت　نصرانی ہوئے تھے باضلالت
کہ ایک ورق کو دوسرے سے　جوڑا ہے کوئی سریش لگا کے
کوتاہ بہت نہ قد ہے اُس کا　اور یونہی بہت نہیں ہے لمبا
اور مہرِ نبوتِ منور　منقوش ہو اُس کے پشت اوپر
اشتر بھی دراز گوش اوپر　ہووئیگا سوار وہ پیمبر
پیوند کا پیرہن پرانا　پہنا بھی کرے گا وہ یگانہ
اولاد سے اسمٰعیل کے وہ　ہووے نسبِ جلیل سے وہ
اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا　ایسے میں مرا چچا ہے آیا
میں بولا یہ وصفِ احمدی ہے　ان ورقوں میں خوب تر لکھی ہے

روایت

جارود ہے جو بنِ معلا　عالم تھا بڑا وہ در نصاریٰ
حضرت سے ہے عرض اُسنے تب کی　سوگند ہے مجھکو اُس خدا کی
کہ آپکی وصفِ پاک بے قیل　میں دیکھا ہوں جا بجا بہ انجیل

روایت

مشہور ہے یوحنا کی انجیل　انجیل میں اُسنے اپنی بے قیل
کہ جا ہونگا باپ سے میں اپنے　یعنے جا ہونگا اپنے رب سے
وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو　بے شبہ وہ روحِ حق ہے سمجھو
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق　عیسیٰ جو کئے بذاتِ خلاق
کہ خالق و اوستاد کو تب　بس کہتے تھے باپ جانئے سب
اس معنی سے ہے جنابِ عیسیٰ　اطلاق کئے خدا پہ اُس کا
بن باپ کے جب ہوے وہ پیدا　ٹھہرائے یقیں خدا کا بیٹا
مولیٰ سے کبھی اور مسیح سے کبھی　بس اُنکو ابد تلک ہے دوری
اور فارقلیط کا بھی معنیٰ　لکھّے اہلِ لغت اے دانا

میں پڑہتا تھا ایک روز انجیل　دیکھا ناگاہ اسمیں بے قیل
میں کھول کے اسکو جلد دیکھا　اسمیں یہ ذکرِ احمدی تھا
اور رنگِ مبارک اس نبی کا　نورانی بہت رہے گا گورا
بیٹھے گا بچنگ باندھکر وہ　صدقہ نہیں لیوئیگا وہ سمجھو
بکری کا بھی اپنی دودھ سنئے　وہ ہاتھ سے اپنے ہی نچوڑے
ایسے اوصاف جو رکھے گا　وہ کبر سے دور تر رہیگا
اور جانیو اُس کا نام نامی　ہووے گا احمدِ گرامی
اور مار کے اُسنے مجھکو بولا　تو دیکھا اِس ورق میں ہے کیا
بولا احمد ابھی نہ آئے　بولا یہ چچا مرا حسد سے
اور بیہقی جو ہے پاک نفاس　یوں نقل کیا ز ابنِ عباسؓ
حضرت کے جنابِ پاک میں آ　ایماں سے شرف ہی جبکہ پایا
کہ جس نے پسند آپ کو کر　اِس عصر کا ہے کیا پیمبر
ایسا ہی بشارت آپکی بھی　لوگوں کو یقیں مسیح نے دی
عیسیٰ کے حواریوں سے اے نیک　مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک
عیسیٰ سے روایت یوں کیا ہے　عیسیٰ ہمکو خبر دیا ہے
کہ فارقلیط کو وہ بھیجے　الطاف سے واسطے تمہارے
بس جبکہ وہ اِس جہاں میں آوے　ہر چیز یقیں تمہیں سکھاوے
اُس وقت میں اور اُسنے بانئیں　تعظیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں
جو پالنے والا آپ کا ہو　سب کہتے تھے باپ اُسکو سمجھو
پر اُن کو وہ نا بجا اے دانا　اُس لفظ کا نا سمجھ کے معنیٰ
ٹھہرائے ہیں اُسکو آل و اولاد　تثلیث کی راہ لئے وہ ناشاد
اور اُنکو عذاب در جہنم　ہوتا بہ ابد زیاد ہر دم
بیشک ہے وہ چھڑانے والا　حامد بھی ہے معنیٰ معلا

فارقلیط کا معنیٰ

ہر ایک نبی چھڑانے والا
اتباع کو کفر و شر سے ہوگا

آیا ہوں چھڑانے میرے لوگو
یعنے زگناہ و کفر سوچو

یا احمد و یا محمد الیا
نہیں لفظ قریب کوئی دوسرا

معنی ہوا اس کا ثابت اظہر
کہ فارقلیط ہے پیمبر

زندہ اسرار وہ کرے گا
ہر چیز کو وہ بدل بھی دیگا

خاطر میں تمہارے چند تمثیل
لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل

کہ ہیں جو مبارک اُسکے آیات
تاویل کے رکھیں احتمالات

اور بولے مسیح اِس طرح سے
کہ آویگا وہ جو بعد میرے

گر کرتے ہو تم قبول مجھکو
اور رکھتے ہو دوست مجھکو لوگو

کہ بھیجے تمہارے خاطر اُسکو
اور ساتھ تمہارے وہ سدا ہو

اور بولے مسیح یوں بہ انجیل
کہ جاؤں جبتلک میں بتقیل

اور خلق ہوں جب خطا کے مصدر
وہ زجر کریگا سخت اُس پر

اور خلق کو وہ بحق سیاست
فرمائے بعونِ رب عزت

اور بولے مسیح ذوالکرامات
اپنے نہ کریگا نفس سے بات

یعنی جو ہو وحی حق سے اُسپر
بندوں سے وہی کہے وہ سرور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (سورۂ نجم)

اب دیکھئے یہ صفات والا
کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰ

یہ بات بھی اور جان لیویں
کہ اگلے سماویہ کتب میں

توریت میں ہی اُحید کرکے
یوں ہی کئے نام اور آئے

اِس معنے سے ہی مسیح بے قیل
تصریح کئے ہیں یوں بہ انجیل

حامد بھی ہے دوسرا جو معنیٰ
حضرت کا ہی نام وہ اے دانا

اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ
کہ خلق کو میں چھڑانے آیا

اور بولے مسیح جاؤں میں جب
بھیجے گا نبی کو دوسرا رب

اور میرے لئے گواہی دیگا
جس طرح گواہ میں ہوں اسکا

تاویل سے یہ مراد ہے جاں
قرآنِ کریم ہے تو پہچاں

رکھتے ہیں بہت سے وہ معانی
یوں دوسرے کتب نہ آسمانی

گر مارنا چاہیں خلق بسیار
نا مار سکیں گے اُسکو زنہار

تو میری نگہ رکھو وصیت
میں جا ہوں گا جا زربِ عزت

باقی یہ جہاں رہیگی جب تک
یعنے ہو رسالت اُسکی تب تک

وہ فارقلیط حق طرف سے
تم جانو نہ اِس جہاں میں آوے

مسموع کلام جو ہو اُس سے
فرمائے نہ وہ طرف سے اپنے

اور حادثے جو جہاں میں ہووے
دیویگا یقیں خبر وہ اُس سے

بلکہ وہ خدا سے جو سُنے گا
بندوں سے یقیں وہی کہیگا

جیسا کہ کہا ہے ربِّ رحمن
اُس شاہ کی شان میں بہ قرآں

اور بولے ہیں اسطرح سے عیسیٰ
وہ فضل مرا بیان کریگا

تھے ذاتِ محمدی میں اظہر
کوئی ویسا ہوا نہ فرد دیگر

حضرت کا ہمارے نام والا
جوں فارقلیط و شیلو آیا

جیسے مَاذ مَاذ حَمطَایَا اور بزبان سریانی مُنْقفح مُنحمنا

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصاریٰ قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہ بھی ہے سب پہ آشکارا
علمائے یہود اور نصاریٰ

معمول ہے اب بھی در نصاریٰ
کہ پادریاں کر ان کے شورے

معمول قدیم ہے یہ اُن کا
ایسا ہی چلا ہے انہیں آیا

تحریف کتب میں کرچکے ہیں
اب تک بھی وہ بلکہ کر رہے ہیں

ہیں انمیں گھٹاتے اور بڑھاتے
اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے

چھاپے کا ہوا رواج جب سے
اور ایک کھلا شگوفہ تب سے

کہ انہیں بڑھا کے اور گھٹا کے
چھپواتے کئے ہزار نسخے

پھر اسمیں گھٹا بڑھا کے اے یار
چھپواتے ہیں اسکو دوسرے بار

اوراق سے اسکے پا فراغت
ہیں پھینکتے پونچھ کر نجاست

پس انکے کتب میں خوب دیکھو
اگلے پچھلے چھپے ہیں وہ جو

پاؤ ہیں وہ محمدی بشارات
ہیں اُس سے بھی پائے وجہِ اثبات

اب انکی کتابیں اور صحیفے
اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

بشارات

اس چودہویں باب میں مقرر
فقرہ ہی جو سولہواں محرر

کہ عرض میں باپ سے کروں گا
کہ فارقلیط بھیجے دوسرا

اور فقرہ ہے جو کہ بست و پنجم
اُس میں لکھا ہے یہ سنو تم

پر فارقلیط کے تئیں رب
بھیجے یہاں میرے نام سے جب

جو کچھ میں کہا ہوں تم سے لوگو
سب یاد دلاوے گا وہ تمکو

کہ جانیو واسطے تمہارے
جانے میں ہی فائدہ ہے میرے

لیکن میں اگر یہاں سے جاؤں
اُسکو میں تمہارے پاس بھیجوں

بھی جانیو راستی سے اُس دم
اور حکم سے بھی کرے گا ملزم

کہ لوگ نہ لاوے مجھ پہ ایماں
سر پر یہ اٹھائے بارِ عصیاں

کہ جاتا ہوں باپ پاس اپنے
یعنے جاتا ہوں پاس رب کے

اور حکم سے اس لئے سراسر
الزام وہ دیوے گا مقرر

باتیں تو بہت سی اور بھی ہیں
کہ تم سے بیان وہ کروں میں

سچائی کی راہ سب انکو تر
وہ تمکو دکھاوے گا مقرر

آئندہ کے دیوے گا وہ اخبار
اور میری ثنا کرے گا اظہار

جو وصف وہ بولے اے مودب
تھے ذاتِ محمدی میں وہ سب

اور کون نبی ہوا ہے دوسرا
کہ جسمیں تھے یہ صفاتِ والا

پھر جاوے گذر جب ایک مدت
دوسرے شمارے کی پہنچی نوبت

پھر اگلی چھپی ہوئی کتابیں
بیکار جب انکے پاس ٹھہریں

یہ اپنے کتب کی قدر ہے آہ
صد آہ سدا نعوذ باللہ

آئے کیسے ہیں اختلافات
یہ لائے ہیں کس طرح وہ فقرات

یہ حجتِ ایزدی ہے جانو
اعجازِ محمدی ہے مانو

موجود ہیں جابجا وہ نسخے
میں نقل کروں یہاں کچھ اُن سے

انجیل میں یوحنا کے در باب
مرقوم ہے جو کہ چودہواں باب

اُس فقرہ میں اس طرح لکھا ہے
اس طرح مسیح نے کہا ہے

وہ فارقلیط بھیجدے گا
تم ساتھ وہ تا ابد رہے گا

ہوتے ہوئے ساتھ میں تمہارے
باتیں یہ کہا ہوں جانو تم سے

اُس کو روح القدس ہیں سمجھیں
سکھلاویگا تم کو ساری چیزیں

اور سولہویں باب میں لکھا ہے
اسطرح مسیح نے کہا ہے

کہ میں نہیں جاؤں گر یہاں سے
تو فارقلیط یاں نہ آوے

تشریف وہ جب جہاں میں لائے
تو جانو جہان کو وہ گنہ سے

الزام گنہ سے دیویگا جو
سو اُس کا یہی سبب ہے سمجھو

ملزم جو کرے گا راستی سے
اُس کا یہ سبب ہے جان لیجے

جاتا ہوں جہاں سے میں اے مردم
دیکھو گے نہ پھر مجھے یہاں تم

کہ حکم کیا گیا ہے لوگو
سردار یہ اس جہاں کے سمجھو

لیک اسکو نہ تم اٹھا سکوگے
پر جبکہ وہ روحِ صدق آوے

کچھ اپنی طرف سے وہ نہ بولے
جو حق سے سنے وہی سناوے

اب دیکھو مسیحِ ذوالکرامات
کیسے دئے آپ کے بشارات

اب پوچھتے ہیں ہم از نصاریٰ
کہ تم ہی کہو زِ بعدِ عیسیٰ

اور عزت و شانِ مسیح کی بھی
ہے کس نے کیا بیان ایسی

تم دیکھو یہود ہو کے منکر
جب سیدِ مرسلینؐ آئے
ثابت بھی کئے نبوت انکی
اور حق میں انہوں کے جو نصارا
اھدور انہوں سے کر یہ تہمت
جو ہر دو گروہ میں منصفاں تھے
پر جنکو رہے تعصب آیار
تحریف جو کرتے ہیں نصارا
آحمد جو ہو اعسراق والا
عربی میں ہوے ہیں ترجمہ جو
سو اُن میں نبیؐ کا نامِ والا
جو ہو گئے اشعیا پیمبر
عربی میں جو ترجمہ ہے اُسکا
میں اپنا کلامِ پاک بے ریب
اور اُنکو وصیتیں بھی اکثر
اندھوں کے تئیں کریگا بینا
اور میں جو کرم سے اُنکو دونگا
اور آوے گا از زمین بہتر
اور دیکھینگے وہ جہاں بلندی
مغلوب و ضعیف وہ نہوگا
بلکہ جو لوگ ہوویں سچے
بے شبہ وہ نور ہے خدا کا
مضمون کتابِ اشعیا کا

تکذیب کئے تھے انکی یکسر
اور حق سے کتاب ایک لائے
مثلِ موسیٰ فضیلت انکی
مریمؑ کے بھی حق میں آشکارا
ظاہر انکی کئے طہارت
تصدیق میں آپکی کئے وے
کس طرح سے وہ کرینگے اقرار
بیشی کمی اُن کی آشکارا
سنہ صد برس آ گئے یک سالہ
ہے نقل کیا وہ اُنسے سمجھو
تصریح کیساتھ صاف آیا
سو اُنکا ہے یک صحیفہ اطہر
چالیس پہ جو ہے باب دُسرا
ڈالونگا منھ میں اُسکے از غیب
بے شبہ کرے وہ نیک محضر
بہروں کے تئیں کریگا شنوا
وہ دُسروں سے بس یہی کہیگا
یعنے مکہ ہے وہ مقرر
توحید کریں وہاں خدا کی
مائل شہوات پر نہ حاشا
اور ہوویں تواضع کرنیوالے
روشن ہی رہے نہیں بجھیگا
اب جانئے انتہا کو پہنچا

اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا
رد کرکے یہود کا بہ تحقیق
الزام دئے یہودیوں کو
جو بولتے ہیں نعوذ باللہ
عقلی نقلی دلیل و برہاں
ایمان وہ صدق دلسے لاکے
حق دور کرے تعصب اُنسے
آگے پیچھے کتب چھپے جو
تالیف کیا ہے جو اے کامل
منقول ہیں اُنسے جو عبارات
بعد اُنکے جو ترجمہ کئے ہیں
ہے چہل و دوم جو باب اُسکا
اُس باب میں اس طرح ہی لکھا
وہ عدل میرا اسنو مقرر
باتیں نہ پکار کر کرے گا
اور مُردہ دلاں بھی ہونگے جو
احمدؐ ہووے گا نام اس کا
اور ہونگے خوش بیاباں اُس سے
ہر ٹیلے پہ چڑھ وہ نیک کردار
اور بستی جھتری سے وہ معلا
وہ اُنکے تئیں قوی کرے گا
شاہی کی نشانِ پاک اُسکی
قیتنیس تھا ایک ارمنی جو

دار اُنکو چڑھائے آشکارا
عیسیٰ کی کئے ہیں آپ تصدیق
اور کر دئے لاجواب انہوں کو
اُنکا بھی کئے ہیں رد اے آگاہ
ثابت بھی وہ اُسپہ کر دئے ہاں
قرآں کے ہوئے ہیں تابعوں سے
توفیق بھی نیک اُنکو دیوے
تغیر اب ان کی دیکھ لیجو
ہے جسمیں کئے کتب سے ناقل
ہیں اُنمیں محمدی بشارات
نام اُس سے نکال ہی دئے ہیں
نام اُسمیں یقین ہے صاف آیا
بندہ مرا مجھکو خوش کریگا
اظہار کرے سب اُمتوں پہ
اور جانیو تم وہ نہ ہنسے گا
وہ زندہ کرے گا اُنکو سمجھو
وہ حق کی ثنا نئی کرے گا
خوش ہوینگے لوگ بھی وہاں کے
تعظیم کرینگے اُسکی اظہار
نیکوں کو ذلیل نا کرے گا
تائید و مدد بھی اُنکو دیگا
شانے اوپر ہی اُسکے ہو گی
نام اُسکا تھا او سکان سمجھو

لاطینی سے وہ ارمنی زبانمیں
اس سن میں ہی ترجمہ کیا وہ
چھاپہ خانہ میں انتونی کے
اور اُسکی نشان سلطنت کی
اور ارمنی لوگ پاس مشہور
سن ایکہزار و ہشت صد اوپر (۱۸۱۸)
سو دیکھئے اُسمیں تم نصاریٰ
یعقوب جو ہوگا بندہ میرا
جی اسکو کیا پسند میرا
ہرگز نہ کبھی پکاریگا وہ
ہیں ایسے ہی اور صفاتِ دوسرے
اوصاف وہ پھیرتے ہیں یکسر
سن جبکہ ہزار و ہشت صد پر (۱۸۲۲)
بدلانے کے باوجود اے نیک
کہ میں نے قبول اُسے کیا ہے
اسواسطے ساری اُمتوں کے
آواز سنے نہ جاوے اسکا
ناخوش نہیں ہوویگا کبھی وہ
اور شرعِ شریف کی ہی اُسکی
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
قیوّم زمیں کا بھی ہے سب
اور جو کہ ہیں اُسپہ رہنے والے
اور ہاتھ کو تیرے میں نے پکڑا

بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لیں
بعد اسکے کتاب جو چھپی وہ
مطبوع ہوئی ہے دیکھ لیجے
بر پشتِ مبارک اُسکے ہوگی
موجود ہے وہ کتاب مذکور
تھا جبکہ اٹھارواں مقرر
تحریف کئے ہیں آشکارا
میں اسکی یقیں مدد کرونگا
اور روح مری میں اُسکو دونگا
ہوگا نہ خفا کبھی وہ سمجھو
پیغمبرِ آخر زماں کے
یعقوب کی جانب آئے برادر
بائیسواں عیسوی تھا اشہر
ثابت ہے وہ ذکرِ احمدی دیکھ
وہ میرا پسند کیا گیا ہے
تم جانئے حکم وہ نکالے
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
دیکھے کوئی ترش رو نہ اُسکو
کرتے ہیں جزیرے انتظاری
ہے خالق و باسطِ سموات
ثناخوں کا بھی اُسکے ہے وہی رب
ان سب کو وہی ہے روح بخشے
اور میں نے تجھے نگاہ رکھا

جب ایکہزار و ششصد اوپر (۱۶۶۶)
سن ایکہزار سات سو اوپر (۱۷۴۴)
ہے اسمیں کرو خدا کی تسبیح
احمدؐ ہے نام اس کا فاخر
لیکن وہ کتاب دوسرے بار
اس عیسوی سن میں جانیو تم
یعنے جو کئے ہیں اُسمیں تبدیل
اور جانیو تم یقیں سرائیل
تا واسطے اُمتوں کے یکسر
باہر آوے نہ صوت اسکا
نصرانیاں اسکو اے مکمّل
کچھ خوفِ خدا یہ اہلِ باطل
پھر چھاپے جو اُسکو تیسرے بار
یعنے لکھا ہے اسمیں ایسا
مسرور ہوا دل اُس سے میرا
آواز بلند نا کرے وہ
بتّی نہ دہوئیں کی وہ بجھاوے
تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر
ایسا ہی کہا ہے حق تعالیٰ
اور ساری زمیں کو وہ داور
اور ہونگے جو اس زمیں کے سکّان
اور جانیو میں خدا ہوں سب کا
اور میں نے جماعتوں کی خاطر

چھ ساٹھ سنِ عیسوی تھا اشہر
تثلیث تھا عیسوی مقرر
تسبیح نئی یہ ہے بہ تصریح
مضمون ہوا یہ اُسکا آخر
چھاپے جو گئی ہے اُنکو کابر
چھاپے جو گئی ہے بارِ دوّم
اسطرح لکھے ہیں اُسمیں ہیقیل
ہوگا مرا برگزیدہ بے قیل
احکام نکالے وہ پیمبر
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
یعقوب کا نام لکھکے اوّل
رکھتے نہیں آہ اپنے دردل
بدلائے ہیں پھر بھی اسمیں اے یار
کہ جانیو ہے وہ بندہ میرا
اور اسکو دیا میں روح اپنا
اور پاس کسی کا نا دہرے وہ
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب روئے زمیں پر مقرّر
معبود جو ہے وہ سب جہاں کا
اور اُسکے نبات کو بھی یکسر
اُنکو وہی دینے والا ہے جاں
انصاف سے میں تجھے بلایا
گردانا ہوں عہد تجھکو ظاہر

زُمروں کی بھی واسطے اے سرور
بے شبہ وہ قیدیاں ہیں ایسے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دوں
آئندہ بھی ہوونگی جو چیزیں
تعریف بھی اُسکی سب کرینگے
اور اے وہ بحار کے جزیرو
اُتریگا گھروں میں وہ نکوکار
اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیں
اور حمد و ثنا سے اُسکے ظاہر
اور لاویگا اضطراب اندر
غالب ہو گا وہ ذوالمفاخر
نام اُسمیں تھا صاف احمد اے جان
اس جملہ پاک کو نکالے
ثابت ہی ابھی ہے اے نیک
بے شبہ کوئی رسول دوسرا
اور سکّے کی سرحد مُعلا
اور جنگ و قتال ہیں اے دانا
حضرت کا تو ہے جہاں میں مشہور
سو لوگ وہاں کے منتظر تر
فرزند تھے اسمٰعیلؑ کے ایک
اور مکّہ کے جو ہیں پہاڑاں
مکّہ کی زمینِ باصفا بھی
اور صاحبِ جنگ سا سمجھ لے

گردانا ہو نمیں تجھے یقیں نور
ظلمت کے درمیاں ہیں بیٹھے
اپنی نہ ثنا بتوں کو دیؤں
دوں ہونے کی آگے اُنکی خبریں
تم جانیو آخرِ زمیں سے
اور اُسکے تمام رہنے والو
ہے نام یقین جس کا قیدار
آواز بلند سے پکاریں
دیوینگے خبر وہ در جزائر
غیرت کو وہ انبیا کا افسر
مضموں وہ یہاں ہوا ہے آخر
پھر دوسرے ترجمہ کے درمیان
اور کم و زیاد کر ہی ڈالے
یہ معجزۂ محمدی دیکھ
نا حکم زمیں پر نکالا
جو ہے یہ زمیں کا ایک کونا
کفار اُس سے شکست پانا
یہ بات نہیں کسی سے مستور
تھے آپکی شرع کے مقرر
قیدار تھا اُنکا نام اے نیک
تسبیح نئی خدا کی اے جان
تو دیکھ کہ ہے نشیب میں ہی
دنیا میں بعد اشعیا کے

تا اندھوں کے آنکھ کو تو کھولے
میں رب ہوں یہی ہے نام میرا
جو کچھ کہ ہو ہونہار وہ سب
تسبیح کرو خدا کی لوگو،
اے بحر سوار ہونے والو
وہ ہوویگا نامور بیاباں
اور اے وہ گڑھونکے رہنے والو
مولا کی بزرگی وہ کریں گے
اور صاحبِ جنگ سا وہاں سے
اور جانیو اپنے دشمنوں پر
ہے یہ جو صحیفہ اشعیا کا
بدلائے وہ نام کو نصاریٰ
وہ گرچہ کئے کم و زیادت
کہ واسطے اُمتوں کے یکسر
ظاہر ہے وہ خاتم الرسالت
نکلے ہیں وہاں سے وہ پیمبر
غیرت سے بھی حملہ اُنپہ کرنا
اور ملکِ عرب ہے اک جزیرہ
اور عہد تمام طائفوں کا
اولاد سے اُنکے ہی محمّد
حضرت ہی کی اُمت اے برادر
چڑھ اسکے پہاڑوں پر ہیں لوگاں
حضرت کے سوائے اے برادر

اور قیدی کو قید سے نکالے
میں پالنے والا ہوں جہاں کا
بے شبہ تمام ہو چکا اب
تسبیح نئی وہ رب کی سمجھو
اور اُسکے تئیں پھرانے والو
اور شہر بھی اسکے ہوینگے شامل
تسبیح مبارک اُسکی کیجو
یعنے تکبیر وہ کہیں گے
یک مردِ جلیل قدر نکلے
آواز کریگا وہ مقرّر
وہ ترجمہ اُس کا تھا جو پہلا
پھر ترجمہ جب کئے ہیں دوسرا
با این وہ رسول کی بشارت
حضرت کے سوائے اے برادر
عالم میں یقیں کئے ریاست
پائے رتبہ بلند و برتر،
کثرت کی نہ پروا اُنکی دھرنا
یک پاک جزیرۂ شہیرہ
گردانا تھا آپ ہی کو مولا
ہیں خاتم انبیا محمّد
کرتی ہے تو دیکھ اُنکے اوپر
اللہ کو ہیں پکارتے جاں
نکلا ہی نہیں کوئی پیمبر

شعیا کی بشارت

در شانِ مسیح یہ بشارات — پاتے انہیں زینہار اثبات
اور وہ نہ کئے ریاست کے آیار — اور جنگ و جہاد بھی ز کفار
قیذار کی نسل سے کبھی اے جان — پیدا نہ ہوئے مسیحِ ذیشان
اور آنے سے اُنکے بر پہاڑاں — تسبیح نئی ہوئی نہ پہچاں
اولاد جو اسرائیل کے ہیں — آیا ہوں انہیں کے واسطے میں
کہ اپنے حواریوں کو عیسیٰ — اِس طرح سے حکم کرکے بھیجا
ہیں سامری لوگ کے جو مصا — داخل انہیں نہ ہو و زنہار
تم جاؤ انہیں طرف مقرر — اور آیا پندرہویں باب اندر
سو اُنکے سوائے دوسروں پر — بھیجا نہ گیا ہوں میں مقرر
یحییٰ جو تھے در زمانِ عیسیٰ — لوگوں کو خبر دئے ہیں ایسا
عیسیٰ نہ مراد اس سے ہو وے — کہ دونو بھی ایک عصر میں تھے
حضرت کے سوائے بعدِ یحییٰ — دُسرا نہ کوئی رسول آیا
شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک — حضرتؐ کا یہ ذکر اسمیں ہے دیکھ
کر اب تو نظر یہاں سے اُٹھ کے — جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے
اُس وقت میں دو سوار دیکھا — ایک خر کا تھا دوسرا اشتر کا
شیخ ابن قتیبہ اے برادر — علامہ جو ایک ہوا ہے اشہر
کہتا ہے وہ سوار خر کا — بیشک ہیں سمجھ جنابِ عیسیٰ
پس اونٹ کا وہ سوار امجد — ہے سرورِ انبیا محمدؐ
جاری وقتِ خلیل سے کبھی — بابل میں بڑی تھی بُت پرستی
عیسیٰ کے نہ ہاتھ سے اے ماہر — سب لوگ پہ ہے یہ بات ظاہر
شہروں کو بھی جنگلوں کے رکھ دیا — کر دینگے عمارتوں سے آباد
تسبیح کو اُس کے وہ مقرر — پھیلائینگے بحر و بر میں اشہر
جیسا کیچڑ گھوندلنے والے — مارے کیچڑ میں پاؤں اپنے

کہ واسطے ساری اُمتوں کے — عیسیٰ انہیں حکم کچھ نکالے
غیرت سے بھی وہ دلیر ہوکر — حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر
نکلے نہیں مثلِ مردِ جنگی — غالب نہ ہوئے بہ دشمناں بھی
انجیل میں بلکہ یہ لکھا ہے — کہ صاف مسیحؑ نے کہا ہے
مشہور جو ہے متی کی انجیل — ہے بابِ دہم میں اُسکے بتفصیل
کہ جو ہیں عوام لوگ سمجھو — تم انکی طرف کبھی نہ جاؤ
ہاں گھر سے ہی اسرائیل کے جو — گم ہوگئیں بکریاں اے لوگو
کہ گھر سے جو اسرائیل کے ہاں — گم ہوگئے ہونگے گوسپنداں
اور جو ہے متی کا بابِ تیسرا — سو اُسکے ہی درمیان لکھا
کہ بعد میرے سنو مقرر — آویگا خدا کا ایک پیمبر
یحییٰ تو کہے کہ بعد میرے — جانو وہ رسولؐ حق کا آوے
پس اُس سے مراد مصطفےٰ ہیں — بیشک وہی ختمِ انبیاؐ ہیں
اُمت کو خبر دئے ہیں شعیا — کہ مجھکو کیا یہ حکم مولےٰ
بس جانیو جلد تر اُٹھا میں — اور جلد وہیں نظر کیا میں
وہ ایک کہا ہے دوسرے سے — بابل کے بتاں گرے ہیں سارے
جو جو کہ کتب ہیں آسمانی — خوب اُنکو وہ جانتا تھا گیانی
ہیں متفق اِسپہ آشکارا — اہلِ اسلام اور نصارا
بابل جو تھا ایک شہر اے جاں — رہتے تھے مدام اُس میں شاہاں
حضرتؐ کی ہی ہاتھ سے مقرر — ٹوٹے ہیں بتاں وہاں کے یکسر
شعیا کے صحیفے میں ہے اے یار — یہ بھی ہے لکھا کہ اہلِ قیذار
تسبیحِ خدا سدا کریں گے — بالائے جبل ندا کریں گے
بے شبہ وہ جلد آویں آویں — پاؤں کو زمیں پہ اپنے ماریں
اِن باتوں کی اب مراد اے یار — لکھتا ہوں تو اُس سے ہو خبردار

فرزند جو اسمٰعیلؑ کے تھے — قیدار ہے نام اُن کا سنئے
اولاد انہیں کی سب عرب ہیں — قائل اسکے ہی لوگ سب ہیں

اور مکّہ کا جو کہ تھا بیاباں — آباد ہوا انہیں سے پہچان
اور ملکِ عرب تمام اے یار — اور اُسکے سوا بہت سے امصار

آباد ہوئے انہیں سے ہے جان — وہ فتح کئے بہت سے ملکاں
اور اُمّتِ احمدی ہی اے نیک — تسبیح کرتی ہے ہر جگہ دیکھ

جلد آنا کبھی مارنا قدم کا — ہے حج میں انہوں کے آشکارا
جب ہوتے ہیں تلبیہؑ سے دمساز — کرتے ہیں بلند اپنی آواز

مکّہ کے وہ چڑھ پہاڑوں اوپر — تکبیر ہیں بولتے مقرّر
مروہ صفا کوہ دو جو ہونگے — ہیں دوڑتے درمیاں وہ انکے

آہستہ کہیں چلیں اے بھائی — اور دوڑتے ہیں کہیں وہ جلدی
ماریں بھی کہیں قدم کو اپنے — اور رمل و طواف بھی ہیں کرتے

اور جانو خبر دئے ہیں شعیاؑ — اِس طرح کہا ہے حق تعالیٰ
صیہون کے درمیاں گھر اپنا — تم جانیو میں بنا کروں گا

جو اُس کا ہو گوشہ مُجدّد — سو اُسمیں لگا ہو حجرِ اسود
بوسہ اُسکو دیا کریں گے — اِکرام اُس کا کیا کرینگے

صیہون یقیں اے نیک انجام — جان مکّۂ معظّمہ کا ہے نام
مکّہ کے تئیں خطاب کرکے — مولانے کہا ہے اس طرح سے

کھائی ہے بڑی قسم یہ میں نے — پس ذاتِ مقدّسہ یہ اپنے
جیسا کہ زمانِ نوحؑ اندر — سوگند کھایا تھا یکمقرّر

کہ روئے زمیں پہ لوگ جو ہیں — طوفاں میں انہیں ڈبا ہی دوں نہیں
اور تیرے لئے قسم یہ کھایا — تجھ سے ناراض میں نہ ہوگا

ناخوش نہ ترے سے ہوؤں نہار — اور تجھکو نہ چھوڑ ڈالوں نہار
سب کوہ جگہ سے اپنے جاویں — قلعے بھی تمام پست ہوویں

نعمت ہے مری جو بیکہ فاضل — تیرے سے کبھی نہ ہووے زائل
آگاہ اِس امر سے بھی ہو تو — کہ میں جو بنا کروں گا تجھکو

بے شبہ زجہسّ و سنگِ فاخر — اور تجھکو سنواروں زجواہر
موتی سے ترا ہو سقفِ امجد — دروازے بھی تیرے زبرجد

اور ظلم و جفا سے تو بچیگا — اور ضعف سے خوف کر نہ اصلا
ہتھیار بنی ہوئی کسی کی — تجھ پر کبھی کارگر نہ ہوگی

روشن ہو کہ نور پاک تیرا — بے شبہ قریب تر ہے پہنچا
تیرے تئیں اب ہو یہ بشارت — کہ ہووے جو خاتم الرّسالت

نور اُس کے ظہور کا مُعلّا — رخشاں ہو ترے میں اور مجلّا
ایسے ہی محمّدی بشارات — پائے ہیں بہت کتب سے اثبات

وہ اگلے کتب سے اور صُحف سے — یہ نقل کئے گئے ہیں تھوڑے
اب لکھتا ہوں وہ بیان دُسرا — علمائے یہود اور نصارا

وہ دیکھ بشارتیں معظّم — اور آپکے معجزاتِ اکرم
ہیں صدقِ دلی سے لائے ایماں — حضرت پہ فدا کئے دل و جاں

عبد اللہ بن سلام اے یار — اور دوسرا جو ہے کعبِ احبار
علمائے یہود میں اے عاقل — تھے جو کہ شہیر اور فاضل

دونوں بھی جو دل سے لائے ایماں — رغبت سے جو ہو گئے مسلماں
اور دُسرے یہودیاں بھی سمجھو — قائل حضرت کے ہو گئے جو

تفصیل سے حال دیکھ انکا — اِس نسخہ کے ابتدا میں آیا
اور انکے سوائے کچھ یہ جمال — اب لکھتا ہوں دوسروں کا احوال

یہود و نصاریٰ کے علماء حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کے بشارات اظہار کرنے کا بیان

لے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک

مروی ہے ز ابنِ سعدِ ذیشاں
کہ زید جو وہ بنِ العمرو تھا
حق بات کا تھا سدا وہ گویا
اِسواسطے ہی قریش یکسر
جب کوہِ حرا طرف چلا تھا
میرے تئیں اپنے قوم کے ساتھ
ہوں منتظر اِک نبی کا اب ہاں
احمدؐ ہے اسکا نام والا
لایا ہوں و لے میں اُسپہ ایمان
پس جب وہ نبیؐ سے تو ملیگا
کہ اسکا نہ قد بہت ہو اونچا
اور آنکھوں میں اُسکے ہووے سرخی
احمدؐ ہے نامِ پاک اس کا
مکّہ سے نکل کے وہ یگانہ
اور جاہلیت کے بیچ پہچان
حضرتؐ نے اِسی لئے یہ اسلام
ہیں اُسکے سوائے اور بھی نام
وہ جو اگلے کئے بزرگاں
اور گذرے ہیں جبکہ وہ بزرگاں
کہتا ہے غرض جناب عامر
مدت چھوڑ تو اُس نبیؐ کو ہے گا
سُنے علماءِ یہود اور نصاریٰ
نکلا ہے تلاش میں تو جنکے

اور شیخ ابو نعیم سے جاں
وہ ابنِ نفیل ذو الوقر تھا
دن رات تھا دینِ حق کا جویا
دشمن اُسکے ہوئے تھے اشہر
تب رہ میں مرے سے ملکے بولا
دہویا خوشی سے اُنکے میں ہاتھ
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے جاں
جب بھیجیگا اُسکو حق تعالیٰ
تصدیق کیا ہوں از دل و جاں
پہنچا اُسکو سلام میرا
کوتاہ بہت بھی نا رہیگا
سرخی وہ کبھی جدا نہ ہوگی
مکّہ میں بھی ہوویگا وہ پیدا
یثرب کی طرف ہو تب روانہ
تھا نامِ مدینہ یثرب اے جاں
فرمایا ہے منع وہ بُرا نام
لکھے ہیں کتب میں ائے اعلام
اشعار میں اپنے اے سخنداں
رکھ اُن سے یہ ظنِ خیر ہر آں
پھر مجھکو کہا ہے زید فاخر
ہو اُسکا مطیع جان و دل سے
اور جو تھے مجوس کی بھی فضلا
وہ دین یقیں ہے تیرے پیچھے

کہ ہمکو خبر دیا ہے عامر
تھا جاہلیت کا جو زمانہ
اور چھوڑ دیا تھا بُت پرستی
بس زید بن العمرو اے بھائی
کہتا ہوں تجھسے میں سُن اے عامر
اور ہوگی جو ملّتِ براہیمؑ
وہ نسل سے عبدِ مُطّلبؓ کے
شاید وہ زمانہ پاؤنگا میں
جب عمر تری دراز ہووے
اور اسکے جو ہیں صفات فاخر
اور مُہرِ شریف اُس کے سر کے
دو شانوں کے درمیاں اے ماہر
قوم اُس سے کریگی بس عداوت
یثرب میں ترقی اُسکو ہووے
یثرب بحقیقت اے برادر
اور طیبہ و طیّبہ مکرم
وہ جذبِ قلوب میں ہیں مذکور
یثرب ہی لکھے ہیں نام اُسکا
کہ منع کی وہ حدیثِ نبویؐ
لوگو نکی کہیں تو بات سنکے
میں دینِ خلیلؑ کا ہوں جویا
پوچھا میں اُنہوں سے کر ملاقات
اوصاف بھی اُس نبیؐ کی فاخر

جو ابنِ ربیعہ ہے وہ فاخر
اُسوقت کے لوگ میں تھا دانا
پوچھتا تھا بلندی چھوڑ بستی
مکہ سے نکل کے اِس لئے ہی
کہ آئی مخالفت ہے ظاہر
میں اُسکو لیا بہ عزّ و تکریم
ظاہر دنیا میں جلد آوے
دولت یہ نہ ہاتھ لاؤنگا میں
اُس عصر سے سرفراز ہووے
کرتا ہوں بیاں سُن اے عامر
نا ہووے بہت نہ ہووے تھوڑ
ہو مُہرِ نبوّت اُسکے ظاہر
مکّہ سے کریگا تب وہ ہجرت
دین اُسکا جہاں میں وا نسے پھیلے
یک بُت کا تھا نامِ زشت شہر
نام اُسکا رکھے شہِ دو عالم
ہیں دوسرے بھی کتب میں مذکور
پر اس کی سند نہ کر تو صلا
شاید کہ نہیں ہے اُنکو پہنچی
ہشیار کہیں دغا نہ کھاوے
مُلکوں میں بہت پھرا ابھی ڈھونڈا
کہنے لگے سب کے سب یہی بات
میں تجھ سے کہا ہوں جو اے عامر

زمانِ جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا

اوصاف وہی بیاں کئے وہ — اسطرح مجھے نشان دئے وہ
اور اسکے سوا سمجھ اے دانا — باقی نہیں کوئی نبیؐ کا آنا
مبعوث ہوئے ہیں مصطفےٰؐ جب — میں جاکے جنابِ پاک میں تب
حضرتؐ ہوئے سنکے شاد و خرم — اور اُسکے اُپر کئے ترحم
کہ کھینچا کھینچا اپنا داماں — گلزارِ جناں میں تھا خراماں
توحید کی وہ لیا تھا ایجاں — اور لایا تھا مصطفےٰؐ پہ ایماں
ورقہ کے تئیں بھی یونہی حضرتؐ — دیکھے ہیں بہ سیرِ باغِ جنت
زیدؓ ابنِ عمرو کا جو پسر تھا — کہ ہوگا سعیدؓ نام اس کا
موصل کے تئیں وہ جب گیا ہے — راہب اُسی یک وہاں ملا ہے
پوچھا اُسے چاہتا تو کیا — بولا طالب ہوں دینِ حق کا
نزدیک سے چاہتا ہے جو تو — پاویگا وہی زمیں ہیں اُسکو
کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ — کہ مصر میں جاکے جب میں پہنچا
میں اُس سے ملا تو اس نے پوچھا — تم پہنچے یہاں تلک آکے کیسا
میں بولا کہ ہاں بات کا ڈر — ہمکو بھی یقیں تھا جبکہ اکثر
بولا کہ محمدؐ اب آ لوگو — دعوت کرتے ہیں دین کی جو
دعوت کو نہ انکی ہیں دینے مانا — کیا اس کا سبب ہے اُنے پوچھا
آبا کا ہمارے دیں نہیں وہ — حاکم کا بھی دین یقیں نہیں وہ
پوچھا وہ تمہاری قوم سے ہاں — کوئی لائے بھلا ہیں اُسپہ ایماں
عمدہ جو کہ لوگ ہیں عرب کے — وہ جنگ و جدل کئے ہیں اس سے
وہ بولا کہ دعوت اُنکی کیا ہے — میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہے
کہ ایک ہے جانو حق تعالیٰ — اور کوئی نہیں شریک اس کا
گمراہ تمہارے باپ دادا — کرتے تھے بتوں کی جو کہ پوجا
قائم کرو تم نماز لوگو — اور مال کا تم زکوٰۃ دیجو

کہ عصرِ اخیر کا ہے پیمبر — بیشک ہے وہی نبی مقرر
راوی نے کہا یہ جب سنا میں — دلمیں اپنے یقیں کیا میں
زید ابنِ عمرو کا حال سارا — اور عرض کیا پیام اُس کا
فرمائے کہ در بہشت والا — میں زید کو اس طرح ہے دیکھا
کہ جاہلیت میں وہ سراسر — ظلمت سے وہ شرک کی نکلکر
اِس واسطے اسکو حق تعالےٰ — حضرتؐ کو بہشت میں دکھایا

بشارت

دیتا ہے خبر کہ باپ میرا — جب دین کے ہی طلب میں نکلا
پوچھا اُسے تو کہاں سے آیا — یوں بولا زمکہ معلّا
راہب نے کہا یہاں سے پھر جا — جا اب تو وہاں جہاں سے آیا
اے بھائی یہود اقدسی مروی — اور شیخ ابو نعیم سے بھی
حاکم تھا وہاں کا اک نصاریٰ — نام اسکا مقوقس آشکارا
کہ بیچ تمہارے اور ہمارے — حائل ہیں وہ لوگ مصطفےٰؐ کے
ہم ساحلِ بحر پر سے ہو کے — ہیں جلد یہاں تلک آکے پہنچے
کیا تم بھی قبول لے یا نہ بولو — تب میں نے دیا جواب اُسکو
بولا لائے ہیں اک نیا دین — کرتے ہیں اُسکی سب کو تلقین
آبا کا جو دین ہے ہمارے — مضبوط ہیں ہم اُسی پہ سارے
میں بولا کہ اُنپہ لائے ایمان — کم عمر جو لوگ ہیں سے سلطان
پوچھا غلبہ ہوا ہے کس کو — بولا کبھی اُنکو گاہ ہے اِن کو
کہ ایک ہے جانو ربِ عزت — اور لاؤ بجا اُسیکی طاعت
بس لاؤ بجا اُسی کی طاعت — اور اُسکی روا رکھو نہ شرکت
وہ کفر ہے اسکو چھوڑ دیجو — وہ شرک کا تار توڑ دیجو
وہ پوچھا کہ اسکو وقت و مقدار — ٹھہرایا ہے کیا کہا میں ہے بار

که پانچ نماز جو ہیں دن رات — رکعات مقرری ہیں اوقات
کرنا ہے ادا زکواۃ اُس کا — کرتا ہے وہ سبکو حکم ایسا
بولا لے زکواۃ مال اُن کا — کرتا تقسیم ہے یہ فقرا
اور منع زنا شراب اے یار — اور کرتا ہے منع سُود بسیار
کھانا وہ نہیں ہے گوشت اُس کا — اور کھانے سے اُسکے منع کرتا
بے شبہ محمدؐ اے برادر — اللہ کا ہے یقین پیمبر
گر قبط میں یا کہ روم اندر — ہوتا مبعوث وہ پیمبر
ایسا ہی خبر دیے ہیں عیسیٰؑ — آگاہ ہمیں کیے ہیں عیسیٰؑ

روایت از عمر رضی اللہ عنہ

دینوری اور ابن عساکر — یہ دونو بھی راویاں ہیں فاخر
کہ جاہلیت کے جب تھے ایام — کی میں نے سفر بجانب شام
پھر کام ہوا ایک پیش آیا — اُس شہر میں تب گیا میں تنہا
کھینچا مجھے میں چھڑانے لاگا — غالب آیا مجھے نہ چھوڑا
بولا ہے مجھے اُٹھا یہ مٹی — یوں بول کے وہ گیا اے بھائی
دو پہر کو اس نے آکے دیکھا — غصہ سے ہے میرے سر پہ مارا
وہ مر گیا سر ہے اس کا پھوٹا — اور میں بھی وہاں سے بھاگ نکلا
اور آیا ہے جبکہ روز دُسرا — ایک دیر کے پاس آکے پہنچا
راہب تھا ایک ہمیں آکے پوچھا — تو کون ہے کیوں یہاں ہے بیٹھا
اور دور پڑا ہوں قافلہ سے — بیٹھا ہوں یہاں اسی سبب سے
پھر غور سے دیکھنے لگا وہ — میرے تئیں اس طرح کہا وہ
میرے سے زیادہ کوئی دُسرا — واقف نہیں اُن کتب سے ہوگا
اور کرنے سے اب نظر میں تجھپر — ظاہر ہوتا ہے یوں مقرر
غالب اِس ملک پہ جو ہوگا — اور ہمکو سبھی نکال دیگا
پوچھا اُسنے ہے کیا ترا نام — میں بولا کہ ہے عمر مرا نام

اور مال ہو جبکہ بیس مثقال — اور پانچ شتر تو بعد یکسال
وہ پوچھا ہے تب زکواۃ لیکر — کیا کرتا ہے بول اے برادر
اور کہتا ہے صلۂ رحم کیجو — اور وعدہ وفا کرو اے لوگو
اور غیر خدا کے نام اُوپر — ہو ذبح جو جانور مقرر
یہ جبکہ سنا مقوقس اے جان — بس کہنے لگا ہے ہوکے حیران
اور ساری جہاں طرف بھی مطلق — مبعوث ہے وہ رسول برحق
تو لوگ تمام جان و دل سے — بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے

بشارت

لائے ہیں روایت یوں عمرؓ سے — کہ اس نے خبر دی ہے سنئے
میں کام سے اپنے با فراغت — مکہ کی طرف کیا ہوں رجعت
بازار میں ایک دن کھڑا تھا — ناگہ بطریق ایک آیا
ایک گرجے بیچ مجھکو لا وہ — ایک ٹوکری پھاوڑا دیا وہ
تجویز میں یونہی تھا میں بیٹھا — مٹی ہر گز نہیں اُٹھایا
تب میں نے وہ پھاوڑا اُٹھاکر — ایسا مارا ہوں اُسکے سر پر
جب رہ سے نہیں تھا آشنا میں — یکروز بھی ایک شب چلا میں
چلنے سے میں جبکہ تھک گیا تھا — اُس دیر کے پاس جاکے بیٹھا
تب میں نے کہا کہ ہوں مسافر — اور راہ میں نہیں ہوں ماہر
تب آب و طعام اُس نے لایا — اور میٹھے میرے تئیں کھلایا
یہ جو کہ کتب منزلہ ہیں — واقف وہ کتب سے خوب ہوں میں
سب اہل کتاب غیر انکار — اس بات کو جانتے ہیں اے یار
کہ شکل تری یہ اے خردمند — اس شخص کی شکل کے ہے مانند
یہ باتیں میں سُنکے اُس سے بولا — یہ کیا ہے خیال و وہم تیرا
یہ سُنکے کہا قسم وہ کھاکر — واللہ وہی تو ہے مقرر

چھپتا ہوں یہیں اب ترسے
اک خطِ امان مجھکو لکھدے

وہ شخص اگر نہ ہو ویگا تو
نقصان نہیں کچھ اُس سے تجھکو

کہتے ہیں کہ حضرتِ عمرؓ نے
ایامِ خلافت اندر اپنے

وہ رہتا تھا دیرِ قدس میں جو
اُس راہ میں تھی وہ دیر سمجھو

وہ خطِ اماں تھا جو عمرؓ کا
تب اس نے عمرؓ کو لا دکھایا

اس خط کو ملاحظہ کئی جب
بولے حیران ہو یوں عمرؓ تب

بشارت

کہ اُس ذخیرہ دی ہو آیار
بصرے کو گیا تھا میں جو اکبار

تب نکلا وہ صومعے سے اپنے
دریافت وہیں لگا ہے کرنے

کیا پایا پیمبری ہے احمدؐ
میں پوچھا کہ کون ہو وہ امجد

عبداللہ کا جو ہے پدر ذیشان
بے ریب ہے عبدالمطلب جان

ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے
یک خرمے کے بن طرف سمجھ لے

ہیں خاتم انبیا وہی جان
تم اسکے ہو تابعدار جولاں

مکہ کو وہاں سے جلد آیا
احوال یہاں کا جبکہ پوچھا

بو بکرؓ بن ابی قحافہ
تابع بھی یہاں ہوا ہے انکا

پس خدمتِ مصطفےٰؐ میں آیا
ایمان میں صدقِ دل سے لایا

مروی ہو ز ابنِ سعدِ والا
زائل سے ہے اسنے نقل لایا

قیصر کے طرف سے وہ اسلام
عمان کے ملک کا تھا حاکم

قیصر کو کوئی یہ جا سنایا
فردہ کو وہ جلد تر بلایا

قیصر نے کہا کہ باز آ تو
معزول کرونگا ورنہ تجھکو

عیسیٰ نے ہے دیکھا بشارت
بیشک یہ نبیؐ کی ہو کرامت

پر دینِ محمدی سے اے یار
میں باز کبھی نہ آؤں زنہار

پر قتل کیا اُسے بہ سرعت
پایا ہے وہ درجۂ شہادت

آئندہ اگر وہی تو ہوگا
حاصل مقصود ہو ہمارا

پس خطِ امان لکھدیا میں
ٹھہرا ہی بھی اُسپہ تب کیا میں

جب قصد کیا ہے شام جانب
ہے راہ میں آملا وہ راہب

اُس دیر میں راہبان تھے جتنے
بیشک تھا بڑا وہ ان سبھوں سے

بولا وہ جو شرط لکھدئے تب
از راہِ کرم ادا کرو اب

کہ ہمیں نہ دخل ہے عمرؓ کو
اور دخل نہ اسکے پیمبرؐ کو

ابنِ سعد اور بیہقی جہاں
طلحہؓ سے کئی روایت آجان

بازار میں اُسکے تھا میں ایکروز
راہب جو وہاں تھا ایک فیروز

کیا کوئی یہاں حرم سے آیا
میں بولا کہ ہاں ہوں میں وہ پوچھا

وہ بولا کہ اسکے پدر کا نام
عبداللہ یقین ہے نیک انجام

احمد اِسی ماہ میں مقرر
پاویگا نبوت اے برادر

دو حرّوں کے درمیان اے بھائی
اور چوڑی کی وہ زمین ہوگی

طلحہؓ نے کہا یہ اُسکی تقریر
بس جان میں سیر کی ہو تاثیر

لوگوں نے کہا محمدؐ اس جا
کرتے ہیں پیمبری کا دعویٰ

بوبکرؓ کے پاس تب گیا میں
راہب کی انہیں خبر دیا میں

رواہ بیہقی از طلحہ رضی اللہ عنہ

بشارت

زائل ہو بنِ عمر جذامی
فردہ ہے برادر اُس کا نامی

حضرتؐ پہ وہ دلسے لاکے ایمان
بھیجا ہو عریضہ ایک جولان

پوچھا جو اُسے وہ صاف بولا
میں دینِ محمدیؐ قبولا

فردہ نے یہ سُن اُسے کہا ہے
کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے

شاہی جانے کے خوف سے ہاں
پاتا نہیں تو شرف ز ایمان

پس قید کیا ہے اُسکو قیصر
تب بھی نہ پھرا ہے وہ مقرر

بشارت

از فاطمہ بنتِ قیس ایجان / مسلم نے کی ہے یہ نقل پہچان
تب وہ یہ خبر دیا ہے اے یار / کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار
پانی کی طلب میں ہم سب اترے / اطراف میں اسکے ڈھونڈھتے تھے
بال اسکے تھے سر کے اتنے لمبے / کہ تا بہ زمین پہنچ رہے تھے
ہم اس سے کہے ہیں کیا ترا حال / کر صاف بیان ہم سے الحال
تم جاؤ فلاں مقام پر اب / معلوم وہ تمکو ہوویگا سب
پوچھا ہمیں کون ہیں وہ اس دم / ہم اسکو کہے کہ ہیں عرب ہم
تب ہم نے کہا کہ لوگ اکثر / تصدیق اسکی کئے ہیں اشہر
پھر بارِ دگر وہ ہم سے پوچھا / کیا حال ہے چشمۂ زغر کا
پوچھا خرمے کا بن اے لوگو / بیسان کے درمیان ہے جو
وہ بولا کہ چند دن گئے پر / پھل وہ نہیں دیویگا مقرر
جب مجھکو نکلنے حکم ہوگا / میں سارا جہاں تب پھرونگا
احوال یہ اس سے جب سنے ہم / واپس اس جائے سے ہوئے ہم
دجال وہی ہے بد قرینہ / طیبہ ہے یقیں یہی مدینہ
دیتا ہے خبر تو سن اے سالم / اس طرح جبیرؓ ابنِ مطعم
بصرہ کو میں جا کے جب کہ پہنچا / میرے سے ملے کئے نصاریٰ
میں انکو دیا جواب ایسا / ہاں مکہ کے میں حرم سے آیا
صورت کی پہچانت اسکی ایجاب / کیا تجھکو ہے میں نے تب کہا ہاں
اور بولے کہ انہیں دیکھ اے بھائی / کیا انمیں ہے صورت اس نبیؐ کی
تھی دوسری دیر جو کلاں تر / وہ لائے ہیں مجھکو اسکے اندر
دکھلاکے کہے مرے سے ایسا / دیکھ انہیں کہ صورت اسکی ہے کیا
بوبکرؓ کی بھی تھی شکل جانو / پکڑا تھا وہ مصطفیٰؐ کے زانو
میں بولا کہ ہاں ہوی پہچانت / بے ریب انہی کی ہے یہ صورت

کہ آئے جب تمیمؓ داری / ایمان لایا بہ فضلِ باری
طوفان میں جہاز وہ ہمارا / جا ایک جزیرے بیچ پہونچا
عورت ناگاہ ایک ایسی / یکجائے نظر ہے ہم کو آئی
ہم پوچھے تو کون کیا ترا نام / بولی جساسہ ہے میرا نام
یہ سنکے جواب ہمکو یوں دی / احوال میں اپنا نا کہوں گی
تب ہم انہی جا گئے ہیں جلدی / یک شخص یقیں وہاں تھا قیدی
پوچھا تم سے نبیؐ جو نکلا / بولو احوال کیا ہے اس کا
ہیں دل سے مطیع اسکے یکسر / بولا یہ ہے انکے حق میں بہتر
کیا انمیں ہے یا نہ بولو پانی / بولے پانی ہے انمیں باقی
پھل دیتا ہے یا نہ بولو کیا ہے / بولے پھل ابھی وہ دے رہا ہے
پھر ہم سے کہا ہے وہ در الحال / کہ میں ہوں یقیں مسیحِ دجال
پر مکہ و طیبہ درمیانے / طاقت نہ رہیگی مجھکو آنے
جب بولا یہ سب تمیمؓ داری / فرمائے رسولِ ربِ باری

بشارت

مبعوث ہوئے کے بعد سالار / میں شام طرف گیا تھا ایکبار
اور کہنے لگے تو بول ہم سے / آیا ہے تو کیا یہاں حرم سے
پوچھے وہاں کوئی آشکارا / دعویٰ جو کرے پیمبری کا
یک دیر میں تب مجھے وہ لائے / تصویریں بہت وہ دیر میں تھے
میں دیکھ کہا انہیں بہ سرعت / انمیں نہیں اس نبیؐ کی صورت
تصویریں جو پہلے دیر میں تھیں / سو اس سے بھی تھیں زیادہ انمیں
میں دیکھا تو انمیں غیرِ تاخیر / حضرتؐ کی نظر پڑی ہے تصویر
وہ پوچھا کہ کیا تو اسکو جانا / تصویر یہ کسکی ہے پچھانا
اور اس کے سوا صفاتِ والا / حضرتؐ کے نہیں کچھ انسے بولا

تا انکی زبان سے سُنوں میں — کیا وصف بھلا وہ جانتے ہیں
میں بولا کہ دیتا ہوں گواہی — اوصاف یہ اُسکے ہیں کما ہی
میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں — اُسکو بھی یقیں پہچانتا ہوں
ہے عینِ حیات یار اُس کا — بعد اُسکے خلیفہ اُس کا ہوگا
وہ کہنے لگے قسم ہے حق کی — نا مار سکیں گے اُسکو کوئی
بے شبہ کرم سے اپنے داور — غالب اُسکو کریگا سب پر
احبار یہود سے بہ تحقیق — عالم جو بڑا تھا ایک مخریق
بولا ہے یہود سے کہ واللہ — اِس بات سے تم ہو خوب آگاہ
پس تم یہ سعادت آج پاؤ — یہ دولتِ دین ہاتھ لاؤ
حضرتؐ کی جناب میں ہے آیا — ایماں کا شرف ہی جلد پایا
اور آگے کیا تھا یہ وصیت — جب مجھکو نصیب ہو شہادت
مختار ہے وہ کرے جو چاہے — مختار ہے دیوے جس کو چاہے
اُس مال کو تھے خرچتے ذرات — صدقات میں وہ شہِ بریات

بشارت

کہ بعثتِ مصطفےٰؐ کے آگے — کی میں نے سفر طرف یمن کے
سن اُسکا تھا تین سو کے اوپر — ہشتاد برس کا اے برادر
میں اُس سے ملا وہ مجھکو پوچھا — کہ لوگ سے تم حرم کے ہیں کیا
میں بولا کہ ہاں کہا وہ آگہ — کیا تو ہے بنی تمیم سے کہہ
میں بولا کہ کیا سبب ہے اِس کا — اس طرح مرے سے تب وہ بولا
کہ ایک نبیؐ حق تعالےٰ — مبعوث یقیں حرم میں ہوگا
اِن دونوں سے ایک کہل دیگا — اور ہووے یقیں جوان سرا
اور ہو دیگا دفع کرنے والا — ہر آئینہ سخت مشکلوں کا
اور اُس کا بدن رہے گا لاغر — یک خال بھی اُسکے ہو شکم پہ

پس مجھ سے صفاتِ احمدیؐ تب — بے شبہ بیاں کئے وہی سب
پھر پوچھے اُسے پہچانے تو کیا — یہ زانو کو اُسکے ہے جو پکڑا
تب کہنے لگے مرے سے وہ سب — ہم دیتے ہیں اسکی شاہدی اب
میں بولا کہ ڈر ہے مجھکو دل میں — کہ اُسکو قریش مار ڈالیں
واللہ وہ رسول بے گماں ہے — پیغمبرِ آخر زماں ہے

بشارت

اور تھا وہ بڑا ہی صاحبِ حال — در روزِ اُحد وہ نیک منوال
کہ نصرت و یاری پیمبر — حق سے لازم ہے تم سمجھو یہ
اس طرح سے بول وہ نکوکار — نکلا وہیں لیکے اپنی ہتھیار
اور جنگ کیا وہ باشجاعت — اور پایا ہے رتبۂ شہادت
جتنا کہ یہ مال و زر مرا ہے — سب نذرِ جنابِ مصطفےٰؐ ہے
پس مال و منال جو تھا اُسکا — حضرتؐ کے حضور میں ہے پہنچا
کیا نیک تھا حال و مال اسکا — راضی رہے اُس سے حق تعالیٰ
شیخ ابنِ عساکر اے سخنداں — صدّیق سے نقل یوں کیا جاں
تھا اُزد کا جو وہاں قبیلہ — عالم تھا بڑا ایک اُنمیں آگہ
جتنے کہ کتب ہیں آسمانی — تھا اُنکو پڑھا ہوا وہ گیانی
میں بولا کہ ہاں وہ اور پوچھا — کہ بول تو ہے قریش سے کیا؟
میں بولا کہ ہاں کہا وہ مجھکو — بتلا تیرا شکم مجھے تو
کہ اسکا ہی سبب ہے سن لے — پایا ہوں یہ بات میں کتب سے
دو شخص بھی اس نبیؐ کے اے یار — ہو وینگے یقیں سدا مددگار
اب جانئے جو جوان ہوگا — سینے والا ہو سختیوں کا
اور جانئے جو کہل رہے گا — رنگ اسکا یقیں رہیگا گورا
اور اُسکے بائیں ران اوپر — یک ہووے نشان بھی مقرر

روایت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ ساری علامتیں برابر | پاتا ہوں ترے میں میں سراسر
یہ بات مجھے وہ جب سنایا | میں اپنے شکم کو تب دکھایا
واللہ نشان وہ یہی ہے | وہ مرد کہ کل یقیں تو ہی ہے
مروی ہے خرائطی سے پہچان | تھا اُس جو ابن عامر ایجان
جب وقت ممات اُس کا آیا | وہ اپنے پسر کو تب بلایا
کہ مکہ میں ہو ویگا مقرر | اولاد لوئی سے یک پیمبر
نصرت میں اسکے ہو تو قاصر | تائید کرو بسر و ظاہر

بشارت

روایت کعب احبار

احوال ہمارا کچھ اے ذیشاں | کیا دیکھا ہے تو کتب کے درمیاں
اس طرح کہا ہے تب وہ اسکو | کہ قلعۂ آہنی میں ہے تو
تکبیر کہے عمرؓ یہ سنکر | پھر پوچھے ہیں اُسکو اے برادر
تب بولا ہے نیک باصفا وہ | خویشوں کے تئیں پڑہا ویگا وہ
پھر پوچھے جو اُس کے بعد ہوگا | کہدیجئے وہ رہے گا کیسا
افسوس کئے یہ سن وہ اے یار[1] | تب انکو کہا ہے کعب احبار
اور اُنکی خلافت اے سخنداں | ان روز وہیں ہو ویگی یقیں جاں
ہیں وہ حضرت علیؓ والا | جو ایسے ہی وقت ہوے خلیفہ
علمائے یہود اور نصارا | لائے ایمان جو آشکارا
بے شبہ و گمان جو کئے ہیں | حضرت کی خبر جو دئے ہیں
در عہد خلافت عمرؓ جاں | اکثر ہیں اُنہوں سے لائے ایماں
ایمان سے بہرہ یاب ہو کے | جو جنگ کئے مخالفوں سے
سو اُنکا بیان بشرح و تفصیل | لایا ہوں حدیقے بیچ بے قیل[2]
کر اسکا مطالعہ تو خوشحال | معلوم ہو خوب انکا احوال
میں صاف و سلیس وہ بیاں بھی | لایا بہ فوائد عزیزی[3]

پر ہو وے شکم پہ جو نشانی | میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھی
جب خال سیاہ اُس نے دیکھا | تب کہنے لگا ہے وہ قسم کہا

بشارت

ٹھہرے ہے جو اوس کا قبیلہ | دادا ہے وہی وہ ادمیوں کا
مالک اُس کا تھا نام سمجھو | کی یونہی وصیت اُسنے اس کو
سو اُنکی متابعت کرو تم | نصرت میں بھی اُنکے دل سے ہر دم
کہ اُنمیں تمہاری ہے سعادت | یہ بول کے وہ کیا ہے رحلت
اور بولا ابن عساکر اے یار | پوچھے ہیں عمرؓ ز کعب احبار
بولا کہ ہے ہاں کتب میں مسطور | پوچھے مری وصف کیا ہے مذکور
یعنے کہ مومنین دین کے ہر دم | ہو ویگا بہت ہی سخت محکم
کہ بعد میرے جو ہو خلیفہ | کیسا ہو ویگا وہ اے آگہ
یہ سنکے کہا عمرؓ نے اس آن | کہ رحم کرے خدا بہ عثمانؓ
تب اُس نے کہا کہ وہ معلا | لوہے میں گڑا ہوا ہے گا
جلدی نہ کرے اے امیر اُمت | وہ نیک ہے مرد با شجاعت
کہ لوگوں میں جب چلیگی تلوار | بیٹے جاویں بھی خون بسیار
بالجملہ روایتیں اے مقبول | اِس باب میں ہیں بہت سے منقول
اور بعثت احمدی کا اقرار | حضرت کے حضور و غائب اے یار
سو اُنکی روایتیں ہیں بسیار | مجمل بھی لکھوں تو ہووے طومار
رومی شامی بہت نصاریٰ | رہبان و سلاطین آشکارا
ملک انکا بفضل حق تعالیٰ | اسلام کے ہاتھ میں ہے آیا
مبسوط و مطول اور منشور | وہ صاف و سلیس ہی پر نور
جنات بھی جو دئے بشارات | ایمان بھی جو لائے صدق کیسا
منثور ہے وہ بھی نسخہ خوب | دیکھ اسکو اگر ہے تجھکو مطلوب

[1] مصریوں کی دس ہزار کی فوج مدینہ کو آکے حضرت عثمانؓ کو شہید کی اور اُدھر سے شامیوں کی فوج جنگ پر اٹھی ۱۲

[2] حضرت مصنف کی ایک مطول کتاب چاروں خلیفوں کے احوال اور انکے جنگ و جہاد میں جسکا نام حدیقۃ الاحباب فی احوال الاصحاب ہے ۱۲

[3] حضرت مصنف کے تالیف کردہ ایک رسالہ کا نام ۱۲

فضائلِ اسمائے محمدیؐ

اسمائے رسولِ ربِّ دوراں
کچھ اُنکے فضائل و مراتب
مروی ہے صحیح جو خبر سے

ثابت جو ہیں از حدیث و قرآں
کچھ اُنکے عجائب و غرائب
اور نقل ثقاتِ معتبر سے

مخصوص جو ہیں وہ نامِ امجد
علوی سفلی ہیں حق تعالیٰ
ایجاز سے اب دریں رسالہ

یعنے احمدؐ ہے اور محمدؐ
ظاہر جو کیا بشانِ والا
لکھتا ہوں بفضلِ حق تعالیٰ

اللہ تعالیٰ حضرتؐ کا نام ازل ہی میں محمدؐ مقرر فرمانا اور دُنیا میں وہی نام رکھنے کیلئے آپکے جدِّ امجدؓ والدہ ماجدہؓ کے دل میں الہام کرنا

مولیٰ نے زبانِ انبیاءؑ سے
اگلی جو کتب ہیں آسمانی
کثرت اسما کی اے برادر
ہر فعل سے اور ہر صفت سے
اسماء حضرتؐ کے جو ہیں اکثر
اسمِ ذاتی حق اے آگہ
مولانے ازل ہی میں بہ اکرام
دنیا میں رکھا گیا جو وہ نام
جب عبدِ مطلب اے برادر
آبا میں تیرے تو یہ نتھا نام
اور نقل ہے عبدِ مطلب نے
ہے چرخ پہ اُسکا ایک جانب
اور برگ جو اس شجر کے ہیں نیک
اُسوقت کے تھے جو اہلِ تعبیر
لوگ اُسکی متابعت کرینگے
جب عبدِ مطلب اُنسے ایسا

الطاف و کرم سے اور عطا سے
مذکور ہیں اُنمیں سب آگیا نی
ہے دال فضیلت و شرف پر
ایک ایک "اسمِ شریف" نکلے
اُنمیں یقیں اعظم اور اشہر
جیسا کہ ہے ایک اسمِ اللہ
حضرتؐ کا یقین یہ رکھا نام
تھا حق کی طرف سے ہی وہ الہام
حضرتؐ کا رکھا یہ نامِ انور
پس کسلئے اُنکا یہ رکھا نام
یوں دیکھا ہے خواب بیچ اپنے
دُسرا ہے بہ مشرق اور مغرب
ہر برگ پہ اُسکے نور ہے ایک
تعبیر کہی یہ اُسکی اے امیر
جو شرق سے غرب تک رہینگے
مذکور یہ جب کہ سنا تھا

اکثر حضرتؐ کے نامِ فاخر
قرآنِ کریم کے بھی درمیاں
کس واسطے از صفات و افعال
افعال و صفات کی وہ کثرت
بے ریب ہے جانئے محمدؐ
ایسا ہی محمدؐ اسمِ ذاتی
بر جنّت و ساقِ عرشِ اعظم
اور آپکے جو تھے جدّ و مادر
لوگوں نے ادائے تہنیت کر
بولا رکھا ہوں میں یہ امید
کہ پشت سی اُسکے ایک نکلی
زنجیر وہ اُسکے بعد اے یار
اور لوگ جو شرق و غرب کے ہیں
کہ صُلب سے تیرے اے سخنداں
اور لوگ زمین و آسماں کے
اسواسطے ہے وہ نامِ امجد
اور دوسری آئی ہے روایت

بے شبہ کیا کتب میں ظاہر
اسمائے کثیر آئے ہیں جہاں
مشتق اسما ہیں نیک منوال
ہے دال بہ کثرتِ فضیلت
مشہور و معظم و ممجد
ہیں دوسرے نام سب صفاتی
مرقوم ہوا وہ نامِ اکرم
ڈالا ہے انہوں کے دل میں داور
پوچھے انہیں آ عرب کے بہتر
کہ خلق کریں سب اسکی تحمید
زنجیر عجیب ہے روپہلی
ایک جہاڑ سے ہوگئی نمودار
زنجیر کو وہ پکڑ لئے ہیں
لڑکا پیدا ہوا ایک ذیشاں
سب حمد کرینگے اُسکی سنیئے
حضرتؐ کا یقیں رکھا محمدؐ
کہ جبکہ تھا حملِ پاکِ حضرتؐ

روایت

تب خواب میں بی بی آمنہ کے — اِسطرح کہا ہے کوئی آ کے
اب اُس سے ہوی ہے حاملہ تو — رکھ یاد تو خوب اس سخن کو
اور جانیٔے از زمانِ آدمؑ — تا قربِ ظہورِ عہدِ خاتمؐ
محفوظ رکھا تھا اُسکو رحمٰن — عالم سے رکھا تھا اُسکو پنہاں
یہ قربِ ظہور کا زمانہ — نزدیک ہوا ہے جب اے دانا
کہ ہو ویگا عنقریب پیدا — اس عصر کا جو رسول ہوگا
اپنے بچوں کا بھی وہی نام — رکھے اُمید سے بہ اکرام

روایت

فرمائے رسولِ ربِّ علام — کہ پانچ ہیں جانیٔے مرے نام
میرے سے کرے ہے محو بے مین — کفار سے کفر و شرک کا شین
حق دور کیا ہے بُت پرستی — باقی نہ رہیگی وہ کہیں بھی
بہیچیدہ زمیں کو کر اے ماہر — حضرت یہ کیا ہے اُسکو ظاہر
سو کفر وہاں تلک زسر ور — بس محو کیا ہے ربِّ داور
سو عصر میں یوں کسی نبی کے — نہ کفر اُٹھا ہے اِس جہاں سے
کہ کوئی بتوں کو پوجتے تھے — اور یونہی ستارگوں کو بعضے
اور کوئی تھے صابئین اے یار — اور کوئی تھے دہریہ تباہ کار
مبدا و معاد کو بھی اے یار — وہ لوگ نہ جانتے تھے زنہار
جو دین ہے پاک انبیا کا — نہ معتقد اسکے تھے وہ اصلا
غالب کیا دین وہ شاہِ دیں کا — دینوں پہ دیا سب اُسکو غلبہ
اور پرتوِ آفتاب مانند — پہنچا وہ جہاں میں سب اے دلبند
پر دین کے قاعدے کماہی — اور اسکے اوامر و نواہی
اصحابِ کرام کے زماں میں — اکثر ہوئے منتشر جہاں میں
مخصوص عمرؓ کے وقت اے یار — ہاتھ آئے ہیں کتنے ملک و امصار

اِس اُمّتِ با صفا کا اشہر — سردار جو ہووے گا مقرر
پیدا جب ہووے وہ محمدؐ — نام اُسکا ضرور رکھ محمدؐ
یہ نام نہ تھا کسی کو معلوم — اِس سے نہ ہوا ہے کوئی موسوم
شرکت نہ ہو اِسمیں تا ادنےٰ مماز — حضرت ہی وہ نام سے ہو ممتاز
تھے اہلِ کتاب سے جو علما — دینے لگے یہ خبر بہ ہر جا
اور نام محمدؐ اُسکا ہووے — اِس بات کو بعضے لوگ سُنکے
پر حق نے ازل میں جسکو چاہا — یہ رتبہ پاک اُسی کو بخشا
راوی ہیں بخاریؒ اور مسلمؒ — بیشک زجبیرؓ ابنِ مطعم
کہ میں ہوں محمدؐ اور احمدؐ — اور ماحیؐ ہوں میں کہ ربِّ احد
یعنے مکہ سے جان لیجے — اور سارے جزیرۂ عرب سے
یا وہ جو حدیث میں ہے آیا — کہ حضرتِ خالقِ البرایا
اور وعدہ کیا کہ تلک اُمّت — پہنچیگا یہاں تلک بہ نصرت
خود وقت میں شاہِ انس و جاں کے — جوں کفر اُٹھا یقیں جہاں سے
مبعوث ہوئے ہیں جب وہ شاہ لا — سارے اہلِ زمیں تھے کفار
اور آگ کو پوجتے تھے کوئی — اور پوجتے کوئی آب کو بھی
اللہ کو نہیں وہ جانتے تھے — ہرگز نہ اُسے پہچانتے تھے
اور جانیٔے جو فلاسفہ تھے — قائل وہ نہیں تھے انبیا کے
بس کفر کو اُن سبھوں کے مولا — حضرت کے ہی ہاتھ سے مٹایا
وہاں تک پہونچایا یہ دین فیروز — کہ ہووے جہاں تلک شب و روز
در صینِ حیاتِ شاہِ والا — گرچہ نہیں سب جہاں میں پہنچا
اور فرع و اصول اے برادر — حضرت جو گئے تھے بس مقرر
یہ دینِ متیں بہ عہدِ خلفا — بس دور دراز تک سے پہنچا
کیا فتح و ظفر دیا ہے مولا — یہ دین کہاں تلک سے پہنچا

لہ اِنّ لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب ۱۲ متفق علیہ

شوکت کیسی دیا ہے داور
پایا نہیں جسکے تئیں سکندر

دیہات و دیار و دشت و مصار
آباد ہوئے ہیں کیسے اے یار

خواہاں تو اگر ہے اسکا آ نیک
لایا ہوں حدیقہ میں بھی تو دیکھ

علما فضلا ائمۂ دیں
اُمرا حکام اور سلاطیں

اور لکھتے ہیں محو کا بھی معنی
غلبہ و ظہور ہے اے دانا

برہان و دلیل سے اے بھائی
اور جنگ و جہاد و تیغ سے بھی

کہ مشرق سے غرب تک بہر جا
دینِ اسلام ہی رہے گا

نائب سے جو کام ہوا ذیشان
واقع میں نبی سے ہے وہ جاں

ہیں ماحیِ کفر وہ پیمبرؐ
روشن ہے یہ بات اور اظہر

تخصیص اس اسم کی بہ سرورؐ
غلبہ کے سبب سے ہے مقرر

حضرتؐ کے ہی ہاتھ سے وہ مولا
بے شبہ جہان سے اُٹھایا

حاشر ہے یہ میرا نام مشہور
ہوں میرے قدم پہ لوگ محشور

اور آپ کے بعد سب اُٹھیں گے
پیچھے حضرتؐ کے ہی رہینگے

اور معنیِ حاشر اے برادر
اس طرح بھی لکھتے ہیں مقرر

آویگا یقیں روزِ محشر
کوئی بعد مرے نہیں پیمبرؐ

یعنے رہیں آپ ہی مقدم
پیچھے رہیں آپ کے سب عالم

معنیِ عاقب کا کیا ہے پہچان
آنیوالا ہے پیچھے اے جان

فرمائے جو وہ حبیبِ علام
کہ پانچ ہیں جانیو مرے نام

یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور
اور اہلِ کتاب میں ہیں مشہور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نامِ اطہر
قرآنِ کریم میں مقرر

اور مدثر و مزمل اے یار
جو یاد کیا ہے ربِ دادار

مذکور ہوئے جو پانچ آگے
اور پانچ سوا ہیں نام انکے

عثمانؓ کے وقت بھی یہ نصرت
کیسی ہوئی لشکروں کی کثرت

تاریخ کے فن سے جو ہیں ماہر
یہ بات ہے خوب اُن پہ ظاہر

اصحابؓ کے بعد بھی اے سامع
اُس سرورِ دین کے توابع

پہنچے جہاں نہیں سب اے بھائی
ہے آج تلک بھی در ترقی

اِس دین کو دیکھ ربِ واہب
سب دینوں پہ کردیا ہے غالب

پورا غلبہ یہ دیں کا آخر
ہوگا مہدیؑ کے وقت ظاہر

نائب حضرتؐ کے ہیں وہ مہدیؑ
سب خلقِ خدا کے ہیں وہ ہادی

اور محو کے گر یہ لیوے معنی
کہ دل سے تمام مومنوں کے

اور قاضی عیاض اے سخنداں
اِس اسم کی شرح میں لکھا جاں

یعنے کفر و گناہ بسیار
بروجہِ اتم و اکمل اے یار

فرمائے ہیں اور نبیؐ فاخر
یہ جانیو تم کہ میں ہوں حاشر

یعنے حضرتؐ ہی سب کے آگے
بس قبرِ شریف سے اُٹھینگے

اور سارے بہ درگہِ الٰہی
لائینگے وسیلہ آپکا ہی

کہ میرے زمانِ سروری میں
میرے عصرِ پیمبری میں

پس عہد میں میرے لوگ یکسر
محشور ہوں سب مرے قدم پر

فرمائے ہیں اور شاہِ والا
عاقب پنجم ہے نام میرا

یعنے خاتم ہے اے برادر
کہ خاتمِ انبیا ہیں سرور

یہ اس سے مراد ہیں سمجھ لیں
بے ریب سماویہ کتب میں

اور بعضے روایتوں میں کیجاں
خاتم آیا ہے نام چھٹواں

نقاش سے آئی ہے روایت
فرماتے ہیں خاتم الرسالت

یعنی ہے محمدؐ اور احمدؐ
طٰہٰ یٰسین اے ممجد

اور بعضے حدیثوں میں سمجھ لیں
دس نام ہیں آئے مصطفےٰ کے

پہلا ہے سمجھ رسولِ راحت
اور دوسرا ہے رسولِ رحمت

بتیرا ہے مُلاحِم مُعلاّ / یعنے ہے جہاد کرنے والا
پنجم قیّم ہے سُن اے عاقل / معنیٰ جامع ہے اور کامل
داؤد کہے اے ربِ اکبر / مبعوث ہمارے واسطے کر
اسمائے شریف اور القاب / قرآں میں بہت ہیں آئے دریاب
حق ویز ہاں شہید و شاہد / اور حق مبیں امین اے ماجد
اور آیا عزیز نامِ اطہر / اور آیا حریص اے برادر
اور نام ہے قدمِ صدق بھی جاں / اور رحمتِ عالمین ہے ذیشاں
آور آیا کریم نامِ نامی / اور آیا یقیں نبیِّ اُمّی
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لیں / اسواسطے ہی روایتوں ہیں

روایت

اسمائے شریف شاہِ ابرار / قرآن مجید میں ہیں بسیار
یوں لکھا ہے شیخ ابنِ دحیہ / "مستوفی" میں اپنے اے حق آگہ
قرآن و حدیث میں بھی یکسر / دہونڈہیں تو نبی کے نامِ اطہر
جیسا کئے صوفیہ نے لکھے / کہ نام ہزار ہیں خدا کے
اور ضا وہ آپکے ہیں احق / ہر وصف سے نام یک ہے مشتق
تم جانیو وہ صفاتِ ماجد / ہوویں گے ہزار سے بھی زائد
بے شبہ چہار سَو سے اکثر / لایا ہے یقیں "مواہب" اندر
وہ ہر دو بجائے اسمِ ذاتی / ہیں دوسرے اسم سب صفاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہے معنا / ہوگا بمبالغہ اے دانا
اور معنیٔ اقدس محمدؐ / بھی حمد کیا گیا ہے بیحد
اور حشر میں آپکو ہی مولا / بے شبہ لوائے حمد دے گا
وہ سرورِ دیں بھی بہ دنیا / گاہے نہ کئے تھے حمد ویسا
اندازہ کمال لطف و احساں / فرمائیگا تب وہ ربِ رحمٰن

جو تھا ہے مقفّا نامِ والا / ہے لطف وکرم کا اسمیں معنیٰ
معنیٰ قیّم کا اور دوسرا / سنّت قائم ہے کرنے والا
اسکو جسے نام ہو محمدؐ / سنّت قائم کرے وہ امجد
ہے انسے بشیر اور مُبشّر / اور نور و نذیر اور مُنذِر
اور آیا ہے خاتم النبیّیں / نجمِ ثاقب اے نیک آئیں
اور آیا رؤف نامِ والا / ایسا ہی رحیم بھی آیا
اور آیا ہے نامِ نعمت اللہ / اور عُروہ و ثقی بھی آگاہ
اور لکھتے ہیں مصطفےٰ کی تعیں رب / ناموں سے جو یہ خبر دیا سب
اسمائے شریف کی وہ تعداد / آیا ہے کم و زیاد رکھ یاد
علامۂ وقت قسطلانی / لایا بہ مواہب اللدُنی
تا نود و نہ ۹۹ لکھے ہیں بعضے / جوں نود و نو ۹۹ ہیں نام حق کے
کہ جتنے کتب ہیں آسمانی / دہونڈہیں اگر انہیں سب اے گیانی
سَنہ صد ہووے حساب اُنکا / بعض اُن سے بھی لکھے ہیں زیادہ
اسمائے شریف شاہِ ابرار / ایسا ہی ہیں ایک ہزار آیا ر
ہر وصف سے شاہِ دوجہاں کے / جب نام ہماہم ایک نکلے
علامۂ قسطلانی اے یار / اسمائے رسولِ ربِّ دادار
بس اشہر و اعظم اور امجد / اُن سب سے ہیں احمدؐ اور محمدؐ
ہیں اصل میں ایک ہر دو الحق / کہ دونو بھی حمد سے ہیں مشتق
احمد کی تو معنیٔ معلاّ / ہے حمد زیاد کرنے والا
دنیا میں بھی آخرت کے درمیاں / تعریف کئے گئے ہیں وہ جاں
سکھلا ویگا تب وہ حمد ایسا / سکھلایا نہیں کسی کو ویسا
کرا سیی ادائے حمد اعظم / سر سجدہ میں رکھے اپنا اسدم
اے میرے حبیب میرے محبوب / کیا ہے۔ تو بول اپنا مطلوب

احمد و محمد کے معنی اور حضرت کے ہر دو نام ہونے کا سبب

جو چاہتا ہے تو مانگ مجھ سے　　برلاؤنگا مقصد ابھی ترے کر
یہ کیسی خدا کی ہے عنایت　　کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت
مختار ہے اپنی مملکت کا　　صاحب ہے یقیں تری سکت کا
خالق ہے وہ سب اسی کی مخلوق　　رازق ہے وہ سب اسی کی مرزوق
غالب ہے وہ سب اسی کے مغلوب　　ہیں خوف سے سب اسی کے مرعوب
درگاہ میں اپنی باکرامت　　دیتا ہے کرم سے اپنے عزت
اور منزلت و فضیلت جاہ　　عرفان و شہود و قرب درگاہ
حتی کہ خوشی بھی اپنی داور　　حضرت کی رکھا خوشی میں مضمر
اور اپنی محبت معلا　　حضرت ہی کی پیروی میں رکھا
وہ پیروی جو کہ چھوڑ ڈالا　　وہ دوستی حق کی توڑ ڈالا
حضرت کو غرض خطاب معبود　　جب ہو ویگا در مقام محمود
تب چاہینگے خلق کی وہ راحت　　کھولیں گے وہاں در شفاعت
اس روز یہ رتبۂ معلی　　حضرت کے سوا نہ پاوے دوسرا
جب عالم اولین یکسر　　اور عالم آخرین یکسر
نام اس لئے آپکے محمد　　ہیں جانئے احمد و محمد
حضرات کلیم اور عیسیٰ　　احمد ہی لئے ہیں نام والا
لیکن یہی قول حق ہے سمجھو　　بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
تفضیل کا ہے یہ جان صیغہ　　اس رمز سے ہو تو خوب آگہ
اور آئی روایت اے مودب　　کہ نام رکھا یہ آپکا رب
اور ابن عساکر خبردار　　یوں نقل کیا ز کعب احبار
اے میرے پسر تو میرے بعد از　　میرا ہے خلیفۂ معزز
تو یاد کریگا حق کو جسدم　　لے نام محمد معظم
حالانکہ میں روح و طیں میں تھا　　اس وقت نہیں ہوا تھا پیدا

اور چاہتے ہیں خوشی مری سب　　میں چاہتا ہوں خوشی تری اب
حالانکہ وہ بے نیاز ہوگا　　کچھ اسکو نہیں کسی کی پروا
ذات اسکی حمید اور غنی ہے　　لائق اسے کبر اور منی ہے
حاکم ہے وہ سب اسی کے محکوم　　عالم ہے وہ سب اسی کے معلوم
با ایں وہ خواص نائبوں کو　　وہ اپنے گئے مقربوں کو
لیکن جو مراتب معظم　　درجات رفیع و شان اعظم
بخشا شہ مرسلیں کو جیسی　　بخشا نہ کسی نبی کو ویسی
اور اپنی اطاعت مطہر　　حضرت کی رکھا اطاعت اندر
پیرو جو ہے آپکی سنن کا　　ہے دوست خدائے ذوالمنن کا
اللہ نہ رکھے دوست جسکو　　حضرت بھی نہ رکھے دوست اسکو
جو چاہتے ہے تو اے پیمبر　　کرتا ہوں عطا تجھے مقرر
تب آپکی عرض ہوگی مقبول　　برآئیگا آپ کا یہ مامول
اقدام نہ آئیں کوئی کریگا　　نا مرسل و نا فرشتہ حاشا
یہ دیکھیں گے رتبۂ گرامی　　حضرت کو سراہینگے تمامی
بعضے لکھتے ہیں اے مکرم　　احمد سے ہے تسمیہ مقدم
اگلے کتب سماویہ میں　　مذکور یہی ہے نام یعنی
تعظیم کتب یہ نظر کر　　احمد کہے اسکو وہ پیمبر

روایت

خلقت کے ہزار سال آگے　　تخلیق جہاں ہے بعد اسکے
کہ شیث نبی کو باصفوت　　آدم نے کی ہے یہ وصیت
تقویٰ پہ تو کر ہمیشگی بھی　　لے ہاتھ میں استوار رسی
دیکھا ہوں میں نام پاک اسکا　　کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا
بعد اسکے کیا ہوں میں خوشی تھا　　جس وقت طواف میں سموات

حضرت کے اسمائے [illegible]

دیکھا نہ میں کوئی جائے گاہ ہے　　لکھا نہ محمدؐ اُس میں ہووے
کوئی قصر کوئی در و دریچہ　　میں نے نہ بہشت میں ہے دیکھا
حوروں کی جبیں پہ اے مؤدب　　طوبیٰ کے شجر کے برگ پر سب
آنکھوں پہ فرشتگوں کے زیبا　　وہ نام شریف ہی لکھا تھا

روایت

معراج کی رات میں بھی خوش ڈھب　　افلاک پہ لیگئے مجھے جب
از کلمۂ طیبہ اے گیانی　　مرقوم تھا اس پہ جزوِ ثانی
اور آئی ہے دوسری روایت　　آدم کہتے تھے دم مصیبت
اب میری خطا کو بخشدیجے　　توبہ بھی مری قبول کیجے
آدمؑ نے کہا ہے تب خدایا　　ہر جائے بہشت میں میں دیکھا
آئی ہے روایت اور دیگر　　عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تھا مقرر
توبہ کے تئیں پس اُنکے مولا　　حضرت کے ہی یُمن سے قبولا

فَتَلَقّٰیٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

کہ اُس سے ثبوت کو یہ پہنچا　　بے شبہ زمیں پہ بھی گئے جا
یک سنگِ قدیم ایک جا تھا　　یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا
اور پائے ہیں ایک سنگ دیگر　　عبرانی لکھا تھا خط یہ اُس پر

جب میرے تئیں وہ ربِ عزت　　بخشا ہے بہشت میں سکونت
پر نامِ مبارکِ محمدؐ　　مرقوم تھا اُس پہ اے مؤید
اور سدرہ کے ہر ورق کے اوپر　　اور پردوں کے قابیوں پہ یکسر
پس ذکرِ مبارکِ محمدؐ　　اے پیکر سپہر تو کر یہ ازید
کہتا ہے ابوہریرہؓ اے یار　　ارشاد کیے رسولِ مختار
میں کوئی نہ آسماں پہ گذرا　　پر اُسمیں میں اپنا نام دیکھا
بوبکرؓ کا نام بھی میں دیکھا　　پیچھے مرے نام کے لکھا تھا
یا رب از برکتِ محمدؐ　　از عزت و حرمتِ محمدؐ
اِس طرح کہا ہے حق نے اُنکو　　پہچانا کہاں سے ہے اُسے تو
کہ کلمۂ طیبہ مطہر　　لکھا تھا وہاں بخطِ انور
سمجھا اُسے میں غیرِ وسواس　　وہ اکرمِ خلق ہے ترے پاس
اس آیتِ باصفا کی تاویل　　بعضوں نے کہی یہی ہے بے قیل
اور قاضی عیاضِ ذو المناصب　　لایا یہ شفا کئے عجائب
وہ نامِ معظم و مطہر　　پائے ہیں لکھا ہوا مقرر

مُحَمَّدٌ تَقِيٌّ مُصْلِحٌ اَمِيْنٌ

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جَاءَ الْحَقُّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ یعنے نام سے تیرے اے پروردگار آیا حق تیرے
رب کی طرف سے زبانِ عربی روشن سے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت لینے کے مگر اللہ محمدؐ رسول ہیں اللہ کے لکھا اسکو موسیٰ بن عمران نے

اور شہر ہے ایک در خراساں　　پایا تھا تولد اک پسر واں
ہے ہند میں پھول اک عجب تر　　دیکھے ہیں اسے ثقات اکثر
علامۂ دین یک معظم　　مرزوق کا جو پسر ہے اکرم
ہم ہند کے بحر میں تھے ایکبار　　سیار جہاز ہوکے اسوار
پہنچے وہیں ایک جزیرے اندر　　کشتی کو دئے ہیں جلد لنگر

یک پہلو پہ اُس کے اے برادر　　تھا کلمۂ طیبہ محرر
کہ کلمۂ طیبہ ہے مسطور　　از خطِ سفید اُسپہ پُر نور
یوں نقل کیا زابنِ صوحان　　دیتا ہے خبر وہ اسطرح جان
بہنے لگا ایک تند بارا　　ہوتا تھا جہاز زیر و بالا
اک سرخ وہاں نظر پڑا اک گل　　خوشبوئی تھی تیز اُسکی بالکل

سنگ
سنگ
پھول
گل

مرقوم سفید خط سے خوشتر	تھا کلمۂ طیبہ ہی اس پر اور اس پہ بہ خطِ زرد بے ریب	اور دیکھے میں ایک پھول دوسرا مرقوم تھی یہ عبارت از غیب	رنگ اسکا سفید و خوشنما تھا

بَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور ابنِ عزیم کی مقرر کہ ہند میں ہیں جو بعض قریے	تاریخ ہے ایک اے برادر یک پھول بڑا ہم انہیں دیکھے	اور اسمیں علی ہاشمی سے خوشبو تھا سیاہ رنگ اسکا	منقول ہے نقل یہ سمجھ لے تھا اس پہ سفید خط سے لکھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ

راوی کہتا ہے جب میں دیکھا	خاطر میں مرے یہ شبہ آیا	شاید یہ لکھا ہے کوئی اس پر	اب دیکھوں بھلا میں پھول دیگر
اس قسم کے پھول کی کلی بھی	یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی	اس پر بھی وہی لکھا ہوا تھا	تب دور ہوا وہ شبہ میرا
ایسے ہی وہاں بہت عجائب	دیکھا ہوں نوادر اور غرائب	اس قریہ کے لوگ سب تھے گمراہ	پتھر ہی کو پوجتے تھے وہ آہ
تا انکو تھی معرفت خدا کی	نا معرفت اس کے انبیا کی	کرتا ہے حکایت ابنِ مالک	عرفان کے راستہ کا سالک
آیا تھا بلادِ ہند میں جب	کرتا تھا میں سیر اسکا خوش ڈھب	یک شہر کا نام تھا منیلہ	یا کہتے ہیں اسکے تئیں تمیلہ
اس شہر میں میں نے جا کے دیکھا	کہ ایک شجر وہاں بڑا تھا	میوہ اسکا اے نیک انجام	چھلکے پہ تھا ساتھ مثلِ بادام
اس میوہ کو شق کیا تو نکلا	ایک ورقہ سبز تھا لپیٹا	سرخی سے لکھا ہے اسکے اوپر	سب کلمۂ طیبہ منور
اور ہند کے لوگ با عقیدت	اس جھاڑ سے ڈھونڈھتے ہیں برکت	برسات کی جب کشش ہو بسیار	اور قحط بھی جبکہ ہو نمودار
تو میں سے اس درخت کے تب	برسات وہ مانگتے ہیں از رب	منسک میں ابو البقا کی بھی دیکھ	مذکور ہے یہ حکایت اے نیک
علامہ یافعی حق بین	ایسا ہی ہے روضۃ الریاحین	کر نقل یہ بعضے عالموں سے	اسطرح لکھا ہے بعد اسکے
تھا ایک شکاری گرامی	یعقوب تھا اس کا نامِ نامی	میں اسکو حکایت یہ سنایا	وہ بھی لگا کہنے مجھسے ایسا
کہ نہر پہ ایک جا کے میں بھی	پکڑا تھا عجیب ایک مچھلی	کلمے کے بیقیں دو جزو النور	دو پہلو پہ اسکے تھے محرر
میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب	وہ کلمۂ طیبہ پڑھا سب	پانی میں ہی اس اسے بہ تکریم	میں دفن کیا ز بہرِ تعظیم
بردہ کا جو ہے قصیدۂ نیک	لکھتا ہے اسی کی شرح میں دیکھ	مرزوق کا تھا جو ابن والا	اس طرح کہا کہ میں نے دیکھا
یک ماہی کو لائے تھے پکڑ کے	دو نرمۂ گوش پر تھے اسکے	وہ کلمۂ طیبہ کہ اکرم	دو جزء شریف بس مرقم
کی نقل ہے ایک در جماعت	سب اہلِ دیانت و صداقت	یک خربزہ عجیب و نادر	یکبار ہیں دیکھے سب وہ فاخر
تھا رنگ وہ خربزہ کا پیلا	اُجلے تھے خطوط اس پہ زیبا	اور اس کے خطوط سب منور	مالے ہوئے حلقہ تھے مدور

اور سارے خطوط سے نمایاں — یک پہلو پہ اسکے اے سخندان
پہلوئے دگر بہ خطِ روشن — احمدؐ کے تھا نام سے مزین
اور نقل ہے جبکہ آنکو فال — ہجرت سے تھے آٹھ سو پہ نو سال
یک بیل پہ ہوگیا نمودار — نظارگیاں تھے اسکے بسیار
اور جو ہے کتاب بطنِ مفہوم — یہ نقل ہے دیکھ اسمیں مرقوم
خوشبوئی تھی اس سے اک مہکتی — سبزی تھی وہ برگ سے ٹپکتی

اللہ کا نام تھا بہ خوبی — منقوش یقیں بہ خطِ عربی
ہووے جسے حرف کی پہچانت — پڑھتا تھا وہ خطِ باکرامت
انگور کا یک عجیب دانہ — از قدرتِ قادرِ یگانہ
از خطِ سیاہ اے مجدّد — تھا اسپہ لکھا ہوا محمدؐ
دیکھے ہیں کہ جھاڑ اک بڑا تھا — یک برگ بڑا اسے لگا تھا
اور اسمیں بہ سرخی و سفیدی — ظاہر تھی یہ تین سطرِ عربی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

معلوم ہوا ازیں روایات — مفہوم ہوا ازیں حکایات
اللہ کے نام کے قریں ہے — اور اس سے جدا کہیں نہیں ہے
حیوان و نبات اور حجر پہ — برگ و گل و غنچہ و ثمر پہ
آثار یہ سارے فی الحقیقت — ہیں اسکے دلائلِ نبوت
اس پر بھی کوئی ضلیل و احمق — سمجھے نہ اسے رسولِ برحق
دوزخ سے نہ رستگار ہے وہ — دو جگ میں ذلیل و خوار ہے وہ
پاوے دو جہاں کی وہ سعادت — ہے اسپہ سدا خدا کی رحمت
ہے نقل امامِ شافعیؒ سے — اللہ کی رحمت اسپہ ہووے
اسقف اِک اسکو بولتے تھے — یعنے تھا یقیں وہ عالموں سے
نصرانیت اپنی کیوں تو چھوڑا — کہدیجئے کیا سبب ہے اس کا
دریا کے جو درمیان پہونچا — ناگاہ جہاز میرا ٹوٹا
پایا ہوں جزیرہ ایک آیار — پھلدار وہاں بہت تھے اشجار
یک نہر رواں تھی بس مصفا — پانی تھا بہت ہی اسکا میٹھا
یا مجھکو دکھاوے راہ داور — پس آئی ہے رات، دن گزر کر
یک اسکی پکڑکے شاخ کے تئیں — رکھ اسپہ سر اپنا سو رہا میں
کہتا تھا فصیح جانور تب — یہ کلمۂ طیبہ خوش لب

کہ نام امامِ المرسلیںؐ کا — بے شبہ نشان شاہِ دیں کا
نام اسکا بہ علوی اور بہ سفلی — ہے عرش ہی لیکے فرش تک بھی
ہے قدرتِ کاملہ سے پیدا — ذو العقل نہ اسپہ کیوں ہو شیدا
اور اس کے سوا دلیلِ روشن — اس شہؐ کے ہیں معجزات بیّن
ہے اسکی شقاوت و ضلالت — یا اس کا تعصب و عداوت
اور لاوے جو کوئی اسپہ ایماں — تابع رہے اس کا از دل و جاں
یہ کلمۂ طیبہ کے برکات — گھیرینگے دوام اسکو ذرات
جس وقت میں مکہ کو گیا تھا — نصرانی کو اک وہاں جو دیکھا
کعبہ کا طواف کر رہا تھا — دیکھ اسکو میں اسطرح سے پوچھا
بولا وہ جہاز پر ہو اسوار — دریا میں چلا تھا میں جو ایکبار
تختے پہ رہا میں یک سلامت — موجیں لگی مارنے بشدت
پھل اسکے بھی شہد سے تھے میٹھے — مسکہ سے بھی نرم وہ بہت تھے
خوش اسکو ہوا میں دیکھکر تب — کہ کھاؤنگا میووں کا میں سب
ہوئی مجھکو درندگوں کی وحشت — یک جھاڑ پہ چڑھ گیا بہ سرعت
جب گذری ہے نیم شب مقرر — اِک جانور آیا آپ اوپر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْغَفَّارُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْمُخْتَارِ

خشکی پر ہے وہ جبکہ آیا　میں غور سے اسکو خوب دیکھا
تھے اونٹ کے چار پاؤں اسکے　مچھلی کی تھی دُم بھی اسکے پیچھے
مضطر ہوا بھاگنے کو لاگا　تب مجھکو وہ جانور پکارا
یہ سُنکے وہیں کھڑا رہا میں　آگے نہیں یک قدم بڑھا میں
نصرانیت اپنی اُس سے بولا　وہ زجر میں یوں زبان کو کھولا
جنّات میں مومناں جو ہونگے　سرحد یہ اُنہیں کی ہے سمجھ لے
میں بعد وہ جانور سے پوچھا　اِسلام وہ کیا ہے مجھکو فرما

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پوچھتا ہے تو کیا یہاں کا رہنا　یا اہل و عیال پاس جانا
بولا کہ تو ٹھہر کچھ یہاں اب　تا لاؤں ترے لئے میں مرکب
اور مجھکو کیا ہے یہ اشارا　کہ اسمیں تو اب سوار ہوجا
یہ قصہ کہا میں اُنسے ایجاں　وہ سُنکے ہوئے ہیں سب مسلمان

حکایت درختِ عجیب

کہ ہند میں بر مزارِ آدم　ہے ایک عجب درختِ اعظم
ہر گل کو ہیں اس کے تین پتّے　ہر پتّہ پہ قدرتِ خدا سے
اس شہر کا حاکم اے برادر　رکھا ہے موکّلوں کو اُس پر
وہ دیوے خزینہ دار کے ہاتھ　کر اُسکو جتن رکھے وہ دن رات
تب اپنے کرم سے ربِّ عزّت　کرتا ہے شفا اُسے عنایت
اس شخص کے جاوے چشم سے عیب　بینا وہ یقیں تبھی ہووے زیب
جس پتّہ پہ لکھا ہووے کلمہ　جب اسمیں رہے گا یہ کرشمہ
اللہ و رسول کی محبّت　جس قلب میں کی ہو وہ اقامت
کب دور ز فضلِ ایزدی ہے　یہ برکتِ نامِ احمدی ہے
ہوجاتا ہے غیب بالیقیں وہ　آتا نہیں پھر نظر کہیں وہ
طاقت کوئی جانور نہ پاوے　کہ برگِ شریف کو وہ کھاوے

سر اُس کا تھا جانور کے سر سا　اور منہ تھا تمام آدمی کا
تب اپنی میں جان کے خطر سے　اُس جھاڑ سے جلد تر اُتر کے
کہ ٹھہر نہ دور آگے ایسا　ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا
پوچھا مجھے پھر وہ نیک آئیں　کہ بول ترا ہے کونسا دیں
غفلت میں نہ عمر کھوئے نادان　ہو جلد محمدی مسلماں
ایمان اگر نہ لاوے گا تو　اُنسے نہ امان پاویگا تو
وہ مجھکو کہا کہ بول اس دم　یہ کلمۂ طیبہ معظّم
یہ کلمۂ پاک میں پڑھا تب　پوچھا مجھے تیرا کیا ہے مطلب
میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں　کہ اپنے عیال پاس جاؤں
یہ بول کے بحر میں وہ ڈوبا　کشتی ہی وہ ایک جلد لایا
بس میں تبھی چڑھ گیا لو اُسپر　بارا تھے نصاریٰ اُسکے اندر
لایا یہ "معارج النبوت"　اور نقل کیا ہے یہ حکایت
یک سال کے درمیان دو بار　لایا کرتا ہے وہ شجر بار
سب کلمۂ طیبہ ہے مرقوم　وہ ہوتا ہے خوب صاف معلوم
جو گرتے ہیں پھول اُس شجر سے　چن لیوے وہ دقّتِ نظر سے
جب ہوتا ہے کوئی شخص بیمار　کہتے ہیں دوا اُسی سے اے یار
اور برگ کو اُسکے جبکہ رگڑیں　نابینا کے چشم میں لگاویں
اللہ نے یہ رکھی ہے برکت　اُس نامِ شریف میں برحمت
از خامۂ قدرتِ الٰہی　جس دل میں لکھا ہے کماہی
اُس دیدۂ دل کو دیکھو داور　گر نورِ بصیرت اے برادر
اور اُس سے بھی جانا یہ ہے عجب تر　پتّا گرے اُس سے جو زمیں پر
یا ہوتا ہے گم زمیں کے اندر　لیجاتے ہیں یا ملک سما پر
اُس برگِ شریف کو کے ہار　آتش بھی جلا سکے نہ زنہار

جس دل میں یہ نام جا کیا ہو　جس دلمیں ولائے مصطفےٰ ہو
اُس شخص کا بلکہ نورِ ایماں　جب ہووے صراط پر درخشاں

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفٰى لَهَبِیْ

تو جلد گزر کہ نور تیرا　دیتا ہے بجھا یہ شعلہ میرا
در باغِ دل و زمینِ جانہا　جز مہرِ محمدؐ ہی نہ کشتم
بانورِ محمدؐ ہی شکے نیست　کز اہلِ سعادت و بہشتم

امید ہی آتش سقر بھی　اُس پر نہیں کچھ اثر کریگی
فریاد کرے گی نار اُس سے　ہو مضطر و بے قرار اُس سے
یعنے وہ کہیگی تب اے مومن　اے بندۂ نیک و پاک باطن
کیا نام نبیؐ کی ہے فضیلت　کیا رکھی ہے حق نے انہیں برکت
اسرارِ محبتِ محمدؐ　بر صفحۂ جان و دل نوشتم
کچھ نامِ نبیؐ کے خیر و برکات　کچھ اور فضائل و کرامات

خاتمہ

میں لایا ہوں در "ریاض ازہر"　گر چاہے تو دیکھ اے برادر
صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ　تو دیکھ تھا ایک جب مقرر
اور شہرِ رجب کی جانیو تم　اسمائے نبیؐ کے کمن سے اب
کر میری روا ہر ایک حاجت　پہنچا بہ رسول و آل و یاراںؓ

اب ختم بہ فضلِ حق تعالیٰ　سن ایکہزار و دو صد او پر
وہ شب تھی بزرگ بست و ہفتم　اس نسخے کو کر قبول یارب
کر خاتمہ میرا بر شہادت　صلوٰۃ و سلام ہم سہ ہر آل

تتمّہ

احمد و محمد سے نام رکھنے کی فضیلت

فضیلت اسمِ محمدؐ و احمدؐ سے نام رکھنے کی حضرت مصنف علیہ الرحمتہ نے "ریاض الازہر" میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میدانِ حشر میں دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عرض کرینگے۔ یاالٰہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئے کہ جنت میں جائیں۔ ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہوں کہ جس کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجوں۔ تم ہر دو کا نام محمد و احمد ہے پس جنت میں جاؤ۔ روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیبؐ جو شخص تیرے نام سے موسوم ہوگا۔ اس کو عذاب نہ دوں گا۔ روایت ہے کہ جس کا نام محمدؐ ہے۔ آنحضرتؐ اسکی شفاعت کرکے داخلِ جنت فرمائینگے اور جس کا نام محمدؐ ہو اس کے گھر میں برکت رہے گی۔ حکایت حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نفرت رکھتے تھے جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل اُس کو لائقِ دفن و کفن نہ جان کے اُس کے پاؤں کو رسّی باندھ کے کھینچتے ہوئے لیجا کے سنڈاس میں ڈالدیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اسکو وہاں سے نکال کے غسل و کفن دیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کئے۔ الٰہی وہ تو بڑا بدکار تھا۔ اسکیلئے یہ حکم کیسا۔ حق تعالیٰ فرمایا سچ ہے کہ وہ ایسا ہی بدکار تھا لیکن ایکبار وہ توراۃ پڑہتا تھا۔ اسمیں میرے حبیبؐ کریم کا نام مبارک محمدؐ کو دیکھا۔ بہت شوق و تمنّا سے اُس نام مبارک کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ تمام عمر میں یہ ایک ہی نیک کام اُسکا ہمکو پسند آیا۔ پس اسی کی برکت سے ہم اُس کے سب گناہوں کو بخش دیئے اور اور ایسے بھی فضائل اس مبارک نام کے آئے ہیں۔ جو مطوّلات میں مذکور ہیں ع اس مبارک نام پر کیونکر فدا ہوویں نہ ہم۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

شمائلِ محمدی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس از حمد خداوند تعالیٰ — بھی نعت مصطفےٰؐ سالار والا
مسلمانوں کو سب لازم ہے واللہ — کہ حضرتؐ کے شمائل سے ہوں آگاہ
شمائل اور اوصاف پیمبرؐ — تواتر سے ہوں ثابت جسطرح پر
چنانچہ مصطفےٰؐ کا رنگ والا — جو گورا تھا کہے کوئی اُس کو کالا
پس اس سرورؐ کے اوصاف و شمائل — تواتر سے جو ثابت ہووے کامل
کہ جسدم ذکر آں خیر البشر ہو — تو صورت آپکی پیش نظر ہو
ولے ہمکو کہاں ویسی زباں ہو — کہ جس سے اس شمائل کا بیاں ہو
زبان جبرئیلؑ کی قاصر جہاں ہو — تو پھر انسانکو امکاں کہاں ہو
یقین جو حسن صورت حسن سیرت — خدا نے آپکو کی تھی عنایت
کوئی اس شان کا مخلوق والا — نہیں پیدا ہوا ہے اور نہوگا
بہ تعریف جمال شاہ ابرار — صحیح آئے بہت اخبار و آثار

کچھ اک حضرت کے اوصاف و شمائل — میں کہتا ہوں تو سن از جان و از دل
لکھا ابن حجر فخر افاضل — تو دیکھ اس طرح در شرح شمائل
خلاف اسکے کرے گر کوئی ظاہر — تو ہوگا وہ یقیں بے شبہ کافر
و یا بولے نہیں قرشی تھے حضرتؐ — و یا فرمائے بے ریشی میں رحلت
یہانتک اسکو جانے بالضرورت — مسلمانوں سے ہر اک مرد و عورت
حضور مصطفےٰؐ میں رات اور دن — رہے حاضر سدا از راہ باطن
کہاں اس خامۂ بتیاں کو طاقت — کہ لکھے مصطفےٰؐ کی حسن سیرت
مصوّر سے ہی ہووے وصف تصویر — نہیں زیبا یہاں اوروں کی تقریر
کمال اعتدال ان کو جو بخشا — کسیکو نہ دیا زنہار ویسا
وہی سب خلق میں ہے فردیت — نہیں کوئی نظیر و مثل اس کا
کرونگا شرح انکی ہو مطوّل — بیاں کرتا ہوں کچھ تھوڑا انکا مجمل

وہ حدیثیں جو حضرت کی صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہے ابن عازب سے بڑھکر — تھے خوش خو خوبرو بیشک پیمبرؐ
کہا ہے کعب بن مالک نے سنئے — جبیں میں جب شکن حضرتؐ کے پڑتے

کہا ہے بو ہریرہ نے کوئی شے — میں بہتر آپسے دیکھا نہیں ہے
جبیں آپؐ ہوتی تھی روشن اسطرح سے — کہ ٹکڑا چاند کا جسطرح چمکے

ابی اسحٰق سے آئی روایت
کہ تھی ہمدانیہ ایک نیک عورت

کہی وہ چہرۂ سالارِ دوراں
تھا بالتحقیق مثلِ بدرِ تاباں

کہا ابنِ ابی ہالہ نے اے اکرم
رسول اللہ تھے فخم و مفخم

حالت شادمانی حضرت

بھی رہتے تھے دلوں میں پر مسرت
جلیل المرتبت باعزّ و حرمت

کہ جب ہوتے رسول اللہ شاداں
تو ہوتا چہرہ آئینہ سا تاباں

تعالیٰ اللہ یہ حسنِ خداداد
تھا کسدرجہ میں دیکھ اے نیک بنیاد

چشم مبارک

روایت ہے علی رضؓ سے شہؐ کی آنکھیں
نہایت خوبصورت اور بڑی تھیں

بھی از خود سرمگیں تھیں چشم والا
لگا ہوویں رہتے انکو سرمہ گویا،

بصارت شریف

کہ حضرت دیکھتے تھے اے برادر
اندھیری رات اور دن میں برابر

لکھا قاضی عیاض باصفا نے
یقیں اپنے شفا کتاب کا نام کے درمیانے

نظر اس بادشاہِ انبیاء کی
سمجھ اکثر زمیں کے ہی طرف تھی

کبھی سوئے سماں کرتے نظر ہاں
وہ وجہ انتظارِ وحی تھا جاں

نماز اس شہؐ کے جو پڑتے تھے پیچھے
سو فرماتے تھے انکو اسطرح سے

رکوع و سجدہ تم کرتے ہیں جو ہاں
ہے ظاہر وہ نہیں ہے مجھ پہ پنہاں

کہ جیسا آپکا سب کہنہ احوال
نجانے کوئی غیرِ ربِ متعال

کہ رویت رویتِ بصری رہے او
رہے یا رویتِ قلبی وہ سمجھو،

اگر وہ رویتِ بصری رہیگی،
تو ظاہر ہے یہی آنکھوں سے ہوگی

دیا کچھ دیکھنے حضرت کو ذیشاں
نہ لازم تھا جہت آگے کا ہی جاں

اگر وہ رویتِ قلبی ہے سمجھو،
تو بیشک وحی اور الہام سے ہو

احاطہ درکِ محسوسات میں بھی
حواس پاک کو بخشا تھا یونہی

نماز و نہیں ہو یا بروقتِ دیگر
جو جب چاہے یقیں خلاقِ داور

مژگان مبارک

خدائے غیب داں بالذات ہر آں
رسل و اولیا کو اپنے ایجاں

بھی مژگان شریف شاہِ ابرار
تھے پیوستہ دراز اور تھے کماندار

وہ کہتی ہے حج بھی میرے ساتھ اکثر
میں پوچھا اس سے کچھ وصفِ پیمبرؐ

میں آگئے آپکے اور بعد اعلا
نہیں دیکھی ہوں ہرگز مثل اُن کا

کہ لیئے بس حسین و خوبصورت
نظر آتے تھے سب لوگوں کو حضرت

مواہب میں امامِ قسطلانی،
نہایہ سے کیا ہے نقل رانی

بھی اسمیں عکس سب پڑتا تھا اے یار
در و دیوار ہوتے تھے نمودار

کہا یوسف نبیؑ میں حسن ایسا
کرشمہ تھا یہ حسنِ احمدیؐ کا

سفیدی میں رگیں باریک تھیں لال
کمالِ حسن پر یہ بات ہے دال

امامِ دیں بخاری پاک انفاس
روایت یوں کیا از ابنِ عباس

بھی شیخ بیہقی فیاض یکتا
ہے بی بی عائشہ سے یونہی لایا

ثریا میں جو ہیں گیارہ ستارے
رسول اللہ ان کو دیکھتے تھے

حضور و غایتِ شرم و حیا کا
بلاشک جانئے اس کا سبب تھا

بھی آگے اور پیچھے اپنے ایجاب
برابر تھی نظر حضرت کی یکساں

کہ سجدے اور رکوع اندر آمردم
کبھی تکبیر سے جلدی مت کرو تم

وہ رویت کی حقیقت اے برادر
خدا ہی خوب جانے ہے مقرر

پہ آوے عقلِ بشر میں جو بے قیل
یہی ہے جانئے اب اسکی تفصیل

نماز و نہیں ہی ہووے خاص بات
دیا ہو عام سب اوقات و ذرات

تو ہر ہر جزوِ تن میں شہ کے مولا
ہے قادر قوتِ بصری دیا تھا

کہ حضرت کو خداوندِ سبب ساز
دیا تھا اپنی رحمت سے یہ اعجاز

بدرکِ علم معقولات جیسا،
احاطہ قلبِ نبوی کو دیا تھا

بہ نسبت اُس امامِ انبیاء کے
بلاشک شش جہت بھی کبھی دیکھے

کرے مکشوف حضرت پر آئے گیانی
نہیں بالذات ہے یہ غیب دانی

کرے مکشوف جب چاہے یہ حالت
یہی ہے اعتقادِ اہلِ سنت

مبارک کان تھے دو کانِ اعجاز
سماعت میں بھی تھی اک شانِ اعجاز

بہ بیداری و خواب دو رو نزدیک
محیط آسماں سے میں ہوں ہمراز
کشادہ بھی تھی پیشانی فاخر
لکھیں تقدیر جو در شکم مادر
عجب اس نور کی ہی اک بلندی
بھی شفتین ہونٹھ مبارک یعنے دو لب
علی کہتے تھے دو آگے کے دندان
بھی باہم تھے کشادہ اے سخندان
لعاب پاک میں حضرت کے اے میر
شفا بخشا اسی ساعت میں اور
وہ کنوئیں سے تھی بے شبہ سمجھو
وہ آب شور شیریں ہو گیا ہے
ولے ہنسنے میں اس سرور کے ہی یا
وہ قہقہہ ہے بلند ہو جس سے آواز
بھی آئی بو ہریرہ سے روایت
تھا مثل ضحک رونے کا بھی انداز
تہجد اور تلاوت اور دعا جب
تجلی جلال رب متعال
بزرگ و خوشنما حضرت کا تھا سر
کہا موئے مبارک مصطفےٰ کے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک
یہ جو اختلاف اور انکی تطبیق
وگرنہ کم نظر آتی درازی

سنا کرتے تھے یکساں وہ نبی ٹھیک
سنا کرتا ہوں یعنے اسکی آواز
بھی اک نورانیت تھی اس سے ظاہر
ہے پیشانی پہ ہی وہ بھی مقرر
تھی رخشاں آپکے ما لا جبینی
تھے الطف اور حسن اور خوش عجب
تھے بالتحقیق روشن اور تابان
جو از بس خوشنما آگے کے دندان
شفائے مرض مہلک کی تھی تاثیر
اسی دن جا کئے وہ فتح خیبر
مہکنے کو لگی ہے مشک کی بو
مدینے میں وہی فائق رہا ہے
کبھی قہقہہ نہ تھا زنہار زنہار
وقار اس سے یقین جاوے اے بساز
کہ کرتے تھے کبھی گر ضحک حضرت
کہ رونے میں نہ تھا حضرت کے آواز
کریں روتے تھے اکثر مصطفےٰ جب
بھی جب ہوتی تو روتے تھے در انحال
نشاں ہے یہ کمال عقل اوپر
نہ آویزاں کشیدہ بھی نہیں تھے
ہے و سر اقول تا دوش مبارک
لکھے ہیں اس طرح ارباب تحقیق
تھے موئے پاک وہ یکحال پر ہی

بھی فرماتے تھے تم سنتے نہیں جو
کہیں اک شہر کی نہیں اسمیں جگہ
کہے ہیں اثر طالع اے سخنداں
بلند اس شہ کی تھی بینی والا
نظر آتا تھا یوں وہ نور اطہر
تھے دندان مبارک مصطفےٰ کے
یہ آیا در حدیث ابن عباسؓ
کریں جب بات یوں ہوتا تھا ظاہر
علی کے جب کئی آشوب آنکھیں
بھی بس خوردہ نبی کا آب یکبار
انس کے چاہ میں بھی آ کے ڈوب
ہنسی حضرت کی تھا اکثر تبسم
تبسم مسکرانا ہے تو پہچان
بھی دل ہوتا ہے مژدہ جان اس سے
تو دیوارین سمجھ ہوتی تھی رخشان
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزاں
وہ رونا تھا برائے فکر امت
بیاں سن اب تو اعضائے نبی کا
قتادہ نے کہا پوچھا انس سے
میانہ پن تھا دونوں میں اے بھائی
روایت ایک آئی ہے اے باہوش
لگاتے تیل اور جب شانہ نہ کرتے
بھی آئی اک روایت اے حق آگاہ

بلا شک میں اسے سکتا ہوں سمجھو
وہاں پر یک ملک ہے سر بسجدہ
پیشانی سے ہی ہوتا ہے نمایاں
تھا تاباں اس سے اک نور مجلا
کہ گویا سر بسر جیسے بنا ہے اوپر
عجب روشن زیادہ موتیوں سے
کشادہ لب تھے اجمل سید الناس
کہ گویا ہے نکلتا اس سے اک نور
لعاب اپنا نبیؐ ڈالے ہیں جس میں
حباک کنوئیں میں ڈالے ہیں اے یار
لعاب پاک حضرت کا پڑا جب
یقین تھا ضحک کمتر جانیو تم
ضحک ہے جس سے دندان ہوں نمایاں
تو دوری سدا ہر آن اس سے
ہو رخشاں جوں زنور مہر تاباں
بھی ہوتا جوش سینہ دیگ سا جب
دیا تھا باعث رقت پہ میت
مبارک آپکے بے سر سے تا پا
کہ فرمایا ہے حضرت کے کیسے
بڑی ظاہر تھی ان سے خوشنمائی
درازی انکی تھی تا نرمہ گوش
نظر آتے مبارک بال یعنے
کہ کم کرنے سے وہ ہوتے تھے کوتاہ

یہ کترانا منڈانا موئے سر کا
نہ گاہے حج و عمرہ کے سوا تھا

لگانا تیل اور کنگھی بھی کرنا
بھی ہونا اہتمام ان کا یہ ہرنا

کسیکو دیکھتے گر اس طرح پر
بہت مکروہ رکھتے تھے پیمبرؐ

جسے اکثر ہو شغل علم و طاعت
بھی اکثر غسل کی پڑتی ہو حاجت

منڈا دینا ہے سر کا ان کو اولے
یہی اکثر عمل ہے سالکوں کا

سنا ہیں نے وہ حب شاہ رسالت
کہ ہے ہر بال کی بن میں جنابت

مبارک ریش اس سالار دیں کی
تھی انبوہ اور بہت ہی خوشنما بھی

مگر بعضے لکھے اسکی درازی
کہ پیدائش میں چار انگل کی ہی تھی

کہ عرض و طول سے داڑھی کو اپنے
مبارک بال آنحضرتؐ تھے لیتے

کہ موچھیں اپنے کتراتے رہو تم
خلاف اسمیں مجوسوں کا کرو تم

یہی اولے ہے اس کی جان مقدار
کہ ظاہر ہو کنارے لب کے ای یار

منڈانے میں بھی موئے زیر لب کے
مقرر اختلاف آیا ہے سب کے

اور اندازے میں داڑھی کے ہی ای جان
اگرچہ اختلاف آیا ہے سبحان

کہ یعنے چار انگل سے نہ ہو کم
ولے آئے روایات ای کرم

مشائخ اور اہل علم کیتیں
زیادہ بھی روا اس سے لکھے ہیں

تھے کتراتے جو اس سے زیادہ
ولے تھا یہ عمل در حج و عمرہ

کہ موچھیں اپنے فائز کترواو
یہ داڑھی اپنی یونہی چھوڑ دیجو

مبارک غوث اعظم کی بھی داڑھی
تھی داڑھی یونہی چوڑی اور لمبی

مبارک سر میں بھی ایسا ہی سنئے
کہ تھوڑے ہی ہوئے تھے بال اجلے

لکھے اکثر خضاب ریش اکرم
نہیں گاہے کئے سالار عالمؐ

روایت ہے کہ بروز جمعہ سرورؐ
بھی پنجشنبہ کے دن از قول دیگر

بھی ناخن تراشی کا تھا بس طور
سوا اس کے نہ کچھ ثابت ہوا اور

بنا مسبحہ کرتے تھے اسی سے
انگوٹھے پر اسی کے ختم کرتے

ہے کہنا بال کا یہ سر میں سنت
سدا اگر ہو سکے انکی حفاظت

نہ چھوڑیں اس طرح گر ابتر و خوار
کہ لپٹے جا کے ہو جاویں گرہ دار

بھی وہ مکروہ ایسا جانتے تھے
زیادہ شغل میں رہنا اسی کے

بشغل علم و طاعت آئے موجب
خلل ہو اہتمام بال سے جب

علیؓ کہتے ہیں میں نے تب سے سن تو
بہت رکھتا ہوں دشمن اپنے سر کو

ریش مبارک

درازی میں مگر کچھ اسکی مقدار
نہیں مذکور در اخبار و آثار

مخالف ہے مگر یہ بات اسکی
حدیث ترمذی میں جو ہے آئی

بھی موچھیں اپنے کتراتے تھے اکثر
اسی کا حکم بھی کرتے تھے اکثر

خلاف آیا اماموں کا ہی اسمیں
کہ کترانا ہے کس مقدار موچھیں

منڈانا اپنی موچھوں کا ہی بدعت
مگر ہے قول بعضوں کے سنت

ہے افضل یا منڈانا غیر وسواس
منڈانا دو طرف کا اس کے لا باس

ولیکن حنفیہ کے پاس اے یار
چہار انگل رہے داڑھی کی مقدار

گر اس مقدار سے زاید رہی ہاں
تو واجب قطع کرنا اسکا ای جان

روایت ہے کہ جو ابن عمرؓ تھے
وہ مٹھی بھر پکڑ داڑھی کو اپنے

بھی ہے ابن عمرؓ سے ہی روایت
کہ فرمائے ہیں یوں شاہ رسالتؐ

عمرؓ عثمانؓ علیؓ کی ریش والا
مقرر ڈھانپتے تھے سینہ ان کا

نبی کی ریش میں اے اہل تقدیر
اٹھارہ بال اجلے یا تھے بیس

خضاب ریش میں حضرتؐ کے ای جان
خلاف کیا ہے اہل علم میں ہاں

کہ پیری آپکی پہنچی نہ تھی جاں
بسر حد خضاب لیکن عنواں

مبارک لب لیا کرتے تھے سبحان
تھے کرواتے قلم ناخن بھی ای جان

کہ سیدھے ہاتھ کی اے باسعادت
جو تھی حضرتؐ کی انگشت شہادت

روایت ہے کبھی مسواک و شانہ
جدا کرتے نہ اپنے سے آدانا

مبارک ریش کو بھی شانہ کرتے　بھی آئینہ میں چہرہ دیکھتے تھے
ہے اسکی دید آئینہ میں شایاں　کہ سر قدرت حق تھا نمایاں
خدا کے سانچۂ قدرت میں لے ہیں　وہ تھی ڈہالی گئی بازینت و زین
تھی سیم خام میں ایسے با فتوت　کہاں ویسی صفائی اور صفوت
بھی بعضوں نے لکھا ہے آخر مند　کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند
کسی شے سے بھی تشبیہ آنکو کار　نہیں ہے جانیو اسکو سزاوار
شکم اور سینہ ہر دو بھی تھی ہموار　نہ تھی پستی بلندی انہیں زنہار
کہ کاغذ یک آیک تہ کئے ہیں　کہ دیکھا ہوں یقیں سطر جیسے ہیں
سوا اسکے شکم سینہ پہ آیار　نہیں تھے بال و سر جا نمودار
مبارک تھے بغل براق وسا جلے　بھی ہرگز بال انہیں کچھ نہیں تھے
کہلے ہے قرطبی اور شیخ طبری　کہ حضرت کے خصائص سے ہے یہ بھی
بھی عرق بغل سے حضرت کے بھو　صحا مشک کی سونگھے ہیں خوشبو
کہ ہے ڈہالی ہوی اک لوح سیمیں　نہ لوح سیم بھی ایسی خوش آئیں
دونوں شانوں کے درمیاں باکرامت　عجب منقوش تھی مہر نبوت
بھی لکھا اسمیں تھا کلمہ شہادت　کہ کہتے ہیں اسے مہر نبوت

اَللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تَوَجَّهْ حَيْثُ كُنْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرًا

وہ نقش خاتم پر نور تاباں،　وہ ختم المرسلین کو خاص تھا جاں
مگر اسکی نبوت کی علامت　تھے سیدے ہاتھ اسکے با صداقت
کہا کیا خوب مولانائے جامی رح،　رکھے حق پاس اسکا سر سامی
دو بازوئے مبارک اور ذراعین　ز مرفق تا سر انگشت لے ہیں
دو بند دست میں تھی کچھ درازی　نشاں تھی یہ بڑی جود و سخا کی
انس بولا حریر و نرم دیبا،　نہیں دست نبی سے نرم تر تھا
کہا ہے سعد وہ سالار ابرار　عیادت کو مرے آئے تھے یکبار

جمال باصفا اس عرش کا الحق　تھا جب اک مطلع انوار مطلق
مبارک تھی جو گردن مصطفیٰ کی　نہایت باصفا اور خوشنما تھی
بیاں کیا اسکی ہو حسن صفائی　بھی وہ نورانیت اور خوشنمائی
دئے تشبیہ اگرچہ اسکو بعضے　روپہلی گردن اک ڈہالی گئی ہے
صفوت اسکی سمجھانیکے خاطر　دئے ہیں ایسی تشبیہات آخر
بھی تھا سینہ کشادہ آپکا جاں　مسافت تھی دونو شانوں کے درمیاں
کہا ہے ابن جابی شکم والا　یقیں کاغذ کے جیسے تھا مصفا
مبارک آپکے سینہ سی تا ناف　لکیر ایک بال کی باریک تھی صاف
دونو بازو دونوں کندھوں کے اوپر　بہت ہی خوشنما تھے موئے انور
جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا　مبارک رنگ بنلو نکا وہی تھا
کہ اک ہی رنگ تھا لعل و بدن کا　نہیں یہ بات ہے اور رونکو حاشا
مبارک پشت تھی ہموار ایسی　نہایت صاف پر انوار ایسی
ملائم سیم ایسا کب ہوئے یار　مگر دیجائے یہ تشبیہ ناچار
کہ تھوڑا گوشت کچھ ابکا ہوا تھا　نہایت ہی منور اور مصفا
لکھا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ　یہ فقرہ اسمیں تھا مرقوم خوشتر بات
ز آیات الٰہی سے مکرم　وہ اک آیت تھی اور تھا سر اعظم
وہب ابن منبہ نے کہا ہے　کہ مرسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے
یہ حضرت کی نبوت کی اے فاخر　نشان پشت مبارک پہ تھی ظاہر
نبوت را توئی آں نامہ در مشت　کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت
تھے پر لحمہ و سطر خوب خوشتر　بھی کچھ لنبے تھے انگشتان اطہر
بھی تھے پر گوشت کفین مبارک　بھی ریشم سے زیادہ نرم بیشک
وہ دست احمدی کی خیر و برکات　بہت مروی ہیں اعجاز و کرامات
بھی پیشانی پہ پھیر ہاتھ رکھے　شکم اور سینہ اور چہرے پہ پھیرے

گردن و شکم و پشت کا بیان

سینہ مبارک و شکم

مہر نبوت

بازو و ساعدین و ہاتھ مبارک

قامت مبارک

وہ دستِ پاک کی خنکی بلا شک
میں اپنے ہاتھ کو بعد از جو سونگھا
بھی ہر دو ساق اس سرور کے آے یار
زمیں پر جبکہ چلتے تھے پیمبرؐ
کہوں کیا قامتِ زیبا کی تعریف
نہ کوتاہ نہ دراز اے صاحبِ دل

رنگ مبارک

بھی تن کو آپکے سایہ نہیں تھا
بھی گورے پن میں تھی پوری ملاحت

تن مبارک کی خوشبو

بھی خوشبو آپ کے تھی ایسی تن میں
کہا سونگھا نہیں میں کوئی خوشبو
روایت ہے تنِ عتبہ سے آے یار
سبب پوچھے کہا وہ نیک محضر
کہ کپڑے تو آتار اپنے بدن سے
ہوی پیدا یہ بوئے خوش ہے تب سے

فضلات شریف

مدینہ کے در و دیوار سے ہاں
کہ در خاکِ مدینہ خوب سو چو
بلکہ فضلاتِ نبوی میں بھی پہچاں
زمیں ہوتی تھی شق تب جانیو تم
مبارک تن سے نکلے جو کہ فضلہ
سوا ز بہر قضا حاجت اک جا
نشاں بول و براز باصفا کا
تو خوشبو ان سے اک آتی تھی خوشتر
چنانچہ ام ایمن سے ہے مروی

جگر میں اپنے میں پایا ہوا خنک
تو بہتر مشک سے خوشبوئی پایا
تھے بار یک و ضخیم و صاف و ہموار
تو لگتے تھے قدم پورے زمیں پر
کہ خامے میں نہیں امکان توصیف
درازی کے تھا لیکن ساتھ مائل
کہ تن سب نور کا مایہ یقیں تھا
نمک تھا اس سفیدی میں بغایت
کہ ویسی بو نہیں مشک ختن میں
زیادہ آپکی خوشبو سے سمجھو
مہکتی تھی سدا خوشبوئی بسیار
ہوئے تھے آبلے میرے بدن پر
آتارا میں نے کپڑے اپنے تن سے
نہیں ہوتی ہے کم میرے پسینے گا ہے
ابھی پاتے ہیں وہ خوشبو محبّاں
مقرر خالص اک ایسی ہے خوشبو
تھی خوشبو اک مہکتی ای سخنداں
براز و بول ہوتا اسمیں تب گم
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی آگہ
ہوئے یکدن نبیؐ تشریف فرما
نظر آیا نہیں کچھ مجھکو اصلا
ہوا ہے مغز میرا بس معطر
جو اس سالارِ دیں کی خادمہ تھی

بھی وائل بن حجر بولا اے آگہ
تھی خوشبو یونہی سب حضرتؐ کے تئیں
بھی تھے پر گوشت ایسے ہر دو تلوے
بھی ہر دو ایڑیاں کم گوشت تھی جاں
کہ سروِ بوستانِ انس تھا وہ،
مگر جب ساتھ وہ لوگوں کے چلتے
مبارک آپکا تھا رنگ گورا
سفیدی ساتھ سرخی کے تھی مائل
انس جو خاص تھا حضرتؐ کا خادم
نتھی وہ بوئے خوش در مشک و عنبر
نہیں حالانکہ عتبہ کوئی خوشبو
کہا میں جاکے حضرتؐ سے یہ حالت
مبارک ہاتھ پر کر اپنے تب دم
کسی رہ سے گزرتے گر پیمبرؐ
شبیہ تھا جو از اربابِ حبداں
کہ کوئی مشک و عنبر میں بھی آیار
کہ جب بہرِ قضا حاجت اے یار
بھی اک خوشبوئی پاتے تھے وہاں سے
کہ ہے منقول از بعضے صحابہ
فراغت پاکے جب تشریف لائے
تمام اس جا پڑے تھے تین ڈھیلے
مگر حضرتؐ کا پیشاب مطہر
کہ حضرتؐ کے پلنگ کے نیچے ہر شب

کہ حضرتؐ سے کیا میں نے مصافحہ
کہ بو ویسی نہیں مشکِ ختن میں
کہ آب ان سے رواں ہو جلد گذرے
لطیف و خوشنما اے نیک عنواں
نہالِ گلستانِ قدس تھا وہ
نظر آتے تھے سب لوگوں میں اونچے
جمال و حسن بھی تھا اسمیں پورا
انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل
کہ تھا دس سال حضرتؐ کا ملازم
نہیں تھی اور کوئی خوشبوئی دیگر
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو
مجھے یوں حکم تب فرمائے حضرتؐ
پھرائے تن پہ میرے دستِ اکرم
وہ رہ ہوتی تھی خوشبو سے معطر
خبر اسطرح سے دیتا ہی وہ جاں
سمجھ ویسی نہیں خوشبوئی زنہار
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
مہکتی تھی بیقین جسم اس مکاں سے
کہ تھا میں اک سفر میں شہ کے ہمراہ
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکے
میں سونگھا ہوا وہ ڈھیلوں کو اٹھاکے
ہیں دیکھے اور نے بعضے مطہر
تھے رکھتے قدح اک ہم اے مؤدب

کئے تھے وہاں اک شب اسمیں سرور
کہی ہیں یا نبی بس تشنہ تھی میں
ولیکن نہ کئے یہ حکم اسکو
تھی برکہ نامیہ اک اور عورت
کہ تجھکو صحت دائم ملیگی
بھی اک آئی روایت ہے برادر
بھی یونہی خوانِ اطہر کو نبیؐ کے
بھی باہر لے گیا اور پی گیا وہ
ولیکن آپ کا خونِ مطہر
یہ سن فرمائے ہیں تب اسکو حضرت
احد میں جب ہوئے تھے زخمی پیمبرؐ
رسول اللہ کا خونِ مطہر
بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے
کہے حضرت نہ تجھکو چھوئیگی نار
کہ سارے خلق کو لاؤنگا پل پر
کہ خون و بول تھا حضرت کا طاہر
کہا ابن حجر نے اسطرح سے

کئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
جو کچھ اس قدح میں تھا پی گئی ہیں
اے ام ایمن اپنے منہ کو دہو تو
کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
کبھی ہرگز نہیں بیمار ہو گی
پیا تھا شخص اک بولِ پیمبرؐ
صحابہ بس تبرک جانتے تھے
جب آیا پوچھے حضرت کیا کیا وہ
نہیں چاہا کہ میں ڈالوں زمیں پر
کیا تو نفس کی اپنے حفاظت
تو آ مالک نے چوسا خونِ اطہرؐ
نہ میں واللہ ڈالونگا زمیں پر
تو وہ اس مرد کو بے شبہ دیکھے
مگر از مہر آں سوگند جبار
گذر سب کا ہو اسپر روزِ محشر
بھی ایسا ہی سمجھی فضلات فاخر
کہ پاکی پر وہ فضلاتِ نبیؐ کے
بیاں صورت کا حضرت کے مقرر

کہ باہر پھینک دے اب اس کو لیجا
تبسم تب کئے سالارِ والا
طہارت پر وہ فضلاتِ نبیؐ کے
کی نوش اکبار وہ بھی بولِ اطہر
نہیں بیمار وہ ہرگز ہوئی ہے
سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تن میں
لگا کر سنگھیاں حضرت کو اک روز
کہا باہر اسے میں لے گیا ہاں
لہذا پی لیا میں اسکو جولاں
کہ یعنے تو ز امراض و بلایا
کہے تو ڈالدے اسکو زمیں پر
یہ کہکر پی گیا وہ خونِ اکرم
بھی عبداللہ زبیر ایسا ہی یکبار
کہ یعنے حقتعالیٰ نے بقرآں
ہیں ایسے اور بھی آئے روایات
کہا عینی امام بو حنیفہ
دلیلیں بے حساب آئے ہیں اے یار
یہاں آخر ہوا ہے مختصر تر

پیشاب اس قدح میں تب کچھ نہیں تھا
کہے درد شکم تجھکو نہ ہوگا
گئے ہیں عالماں اس ہی سبب سے
اسے ارشاد فرمائے پیمبرؐ
مگر اس مرض سے ہی جو مری ہے
بھی اکی نسل میں تا چند پشتیں
نکالا خوں اک حجام فیروز
کہ تا کر دوں زمیں کے بیچ پنہاں
کیا اپنے شکم میں اسکو پنہاں
مقرر ذات کو اپنے بچایا
لگا کہنے قسم وہ حق کی کھا کر
کئے ارشاد تب سالارِ عالم
پیا ہے جبکہ خونِ شاہِ ابرار
قسم اس بات کی کھایا ہے تو جہاں
سمجھ ہوتی ہے ثابت اس سے یہ بات
بغیرِ شبہ قائل ہے اسیکا
خصائص سے کئے ہیں انکو اخیار

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہے

بیانِ سیرتِ نبویؐ یہاں سے
روایت اسکی ہوتی ہے بلا میں
ہیں مذکور اس حدیثِ پاک میں جب
حسن ماموں کہے ہیں ہند کو جو

میں لکھتا ہوں تو سن اب گوش جاں سے
مسلسل منتہی آخر بحسنین رضؓ
یہاں لکھتا ہوں اسکا ترجمہ اب
سبب اسکا یہی ہے خوب سمجھو

آئمہ جو ہیں اہلِ مصطفےٰؐ کے
بیانِ حلیہ خیر البریات
حسن نے جو مرے ماموں سے پوچھا
مقرر در زمانِ جاہلیت

مطول اک حدیث آئی ہے ان سے
بھی بعضے سیرت و اوصاف و عادات
ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا
کہ بعضے مصطفےٰؐ کے قبل بعثت

طہارت فضلات مبارک کی
خون مبارک
حضرت کے فضلات پاک ہونے کا ثبوت
سیرت مبارک کی

نکاح حضرت بی بی خدیجہ رضہ
پسر پہلا ہے ہالہ جب اے ذیشاں
ہوی ہے لڑکی اس سے ایک پیدا
غرض وہ ہند ابی ہالہ کا بیٹا
ربیب مصطفےٰ تھا جب وہ ذیشاں
پیمبر عم کے شمائل اور اوصاف
بھی وہ حضرت کے پاک وصاف کیتا
بصورت اور سیرت باکرامت
تو اسکو پوچھتے تھے اہل تعبیر
تو اسکو بولتے تعبیر گویاں
نبی صلعم کی صورت و سیرت کا نبیاں
بیان سیرت والا کیا جو
کہ یعنے کر بیاں اس شاہ دیں کی
کہ یعنے وجہ اندوہ کا بہ حضرت
خموشی تھی دراز اس شہ کی اکثر
کہ یعنے لفظ کامل اور پورا
ملائم طبع اور خوشخو تھے سالار
مذمت بھی نہ کرتے تھے کوئی شی کی
تجاوز جو کرے حق خدا سے
بہ حق نفس خاطر اپنے سرور
اشارہ نہیں فقط انگلی کا کرتے
کف چپ پر تھے اپنے مارتے ہاں
مگر ہوویگا اس عادت میں کچھ بیشتر

ابی ہالہ کے ساتھ اوّل ہوا تھا
ابی ہالہ ہے اسکی کنیت جہاں
مقرر ہند ہی تھا نام اس کا
خدیجہ کے شکم سے ہی ہوا تھا
حسن ماموں کہے ہیں اسلئے جاں
کہ تھا وہ حلیۂ اقدس کا وصاف
کرو نہیں تا کہ دستا ویز دن رات
بڑی حاصل تھی حضرت سے شباہت
کہ کسکی شکل پر دیکھا بہ توقیر
حقیقت پہ ہی تو دیکھا ہے ایجاں
کیا تفصیل سے اک نیک عنواں
میں اس کا ترجمہ لکھتا ہوں دیکھو
خموشی اور گویائی تھی کیسی
خدا کا خوف تھا اور فکر امت
کہ رہتے تھے خموش اکثر پیمبر صلعم
مبارک لب سے حضرت کے نکلتا
نہ سخت و تندخو یا تو نہیں زنہار
نہ کھانے کی بہت کرتے ثنا بھی
تو حضرت صلعم تب بہت غصے میں آتے
نہیں لیتے تھے بدلہ اے برادر
عجب کے وقت اپنا کف پھراتے
یہ عادت آپکی تھی اے سخنداں
کر پانے میں ہے اسکی عقل قاصر

ہوئے تھے اس سے دو فرزند پیدا
ابی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہے
مرا ہے جب عتیق اے نیک عنواں
مسلماں ہوگیا وہ باسعادت
غرض حضرت حسن کہتے ہیں ایسا
میں امید رکھتا تھا کہ ان سے
امام دیں حسن خود اے برادر
یہاں تک خود اب میں کوئی باسعادت
اگر وہ بولتا شکل حسن رضہ پر
غرض ابن ابی ہالہ اے خوش نسب
بذکر صورت شاہ بریّات
حسن راوی ہے پھر پوچھے مقرر
تو راوی نے کیا حضر نکایوں کر
نہیں تھا آپکو آرام و راحت
سخن کی ابتدا اور انتہا ہاں
بھی رہتے مختصر الفاظ ای یار
بھی کرتے تھے سدا نعمت کا اکرام
کریں جسطرح سے اہل تنعم
نہ لا سکتا تھا کوئی تاب اُس کا
اگر کوئی شئے طرف کرتے اشارہ
بھی کرتے تھے سخن وہ شاہ دیں جب
سمجھ حضرت کے سب عادات والا
بھی جب حضرت کبھی غصہ میں آتے

تھا ہالا ایک اور تھا ہند دوسرا
عتیق اس سے نکاح اپنا کیا ہے
نکاح مصطفےٰ صلعم میں آئی وہ جاں
حدیثوں کی بھی کرتا تھا روایت
کہ میں ابن ہند ماموں سے ہوں پوچھا
صفت میرے پیں کوئی پائی جائے
تھے اشبہ یا رسول رب اکبر
اگر پاتا رسول اللہ کی رویت
ہوی ہے رویت نبوی میسر
امام دیں حسن سے یہ سنا جب
کئی آگے تو گذرے ہیں روایات
سکوت و نطق حضرت کا بیاں کر
کہ تھے اندوہناک و دائم الفکر
نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت
تھی پوری اور کامل آپکی جاں
معانی رہتی ان لفظوں میں بسیار
اگرچہ کم ہو نعمت اے نکوکام
رہیں لذت پسند یہیں ہی ہر دم
لیا جاتا نہ جبتک اس کا بدلا
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا
انگوٹھا اپنے سیدھے ہاتھ کا تب
تھے محبوب خداوند تعالیٰ
تو پہلو اور منہ کو پھیرتے تھے،

بھی لذت پاتے گر وہ کوئی شی تھے
ہمقوت اور لطافت آب و رتاب
کئی روزوں تلک اس کو چھپایا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
نہیں چھوڑا تھا اسنے وہ کوئی شی
کہ یعنی گھر میں جب تشریف لاتے
تھا حصہ ایک از بہر عبادت
کہ اللہ کا ہی حق باذکر و طاعت
کہ یعنی اختلاط ان ساتھ کرتے
کہ پاتے اسمیں کچھ آرام و راحت
اسی حصے میں اپنے سب کی بھلائی
مناسب حال و استعداد ان کے
مبارک اپنی مجلس میں وہ آتے
جو دینی مرتبے میں فوق رہتے
بھی ایسے شغل میں لوگوں کے رہتے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہیں حاضر
کہ حاجت اپنی جو لی تشبیہ عسو اس
قیامت میں خداوند تعالیٰ
کہ ہووے احتیاج انکا سفر ر
کبھی بے نفع کوئی بات زنہار
تو حصہ اپنا اک پاتے تھے وافر
حسین ایسا کہے کہ میں نے پوچھا
کہو کیا کام تب کرتے تھے حضرت

بھی خوش ہوتے تو آنکھیں بند کرتے
بہت ہوتا تھا ظاہر اس سے دریاب
حسینؓ اپنے برادر سے نہ بولا
تھا پوچھا حیدر کرار سے وہ
یہاں اسطرح بس کرنے لگا ہے
رسول اللہ کن کاموں میں رہتے
بجا لاتے تھے اسمیں حق کی طاعت
بجا لاتے تھے اس حصہ میں حضرت
رعایت انکی دلجوئی کی کرتے
بھی کرتے اسمیں خواب استراحت
تھے کرتے خلق کی حاجت روائی
جو فرماتا ہے فرماتے کرم سے
انھونکو خاص کرکے اذن دیتے
تو شفقت سے زیادہ انکو چاہتے
صلاح حال انکا جس میں ہووے
وہ باتوں کو کریں غائب ہی حاضر
نہیں پہنچا سکے سلطان پاس
یقیں ثابت قدم اسکو رکھے گا
امور دین یا دنیا کے اندر
نہ پاتی ذکر نزد شاہ ابرار
جب آتے مجلس والا سے باہر
مرے والد سے مخرج مصطفیٰ
تو فرمانے لگے شاہ ولایت

تبسم کرتے اکثر جب بہر خنداں
امام دیں حسنؓ کہتے ہیں ایسا
میں جب ظاہر کیا تو اسکو پایا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ میں پوچھا مرے والد سے اول
علی فرمائے گھر میں جب وہ آتے
کہ اپنے نفس و اہل و خلق کا حق
ادا کرتے تھے حق اہل و اولاد
بھی کرتے تیسرے حصہ میں سر در
وہ حصہ میں نبی بروجہ ایثار
نصیحت خیر خواہی خلق سے کہ
بھی تھی یہ سیرت سالار والا
جو رہتے دین میں مخصوص و ممتاز
کمال مہر اور الطاف کے ساتھ
بھی دیتے تھے اجازت لوگ کہتے ہیں
بھی کہتے حاجتیں پہنچاؤ انکی
تو سلطاں پاس جا ایسے کی حاجت
نہیں ہوتا تھا حضرت پاس مذکور
بھی جس سے ہو سکے اصلاح حاجات
جو علم خیر و برکت کے ہیں طالب
تو ہو علم و ادب میں بس مہذب
کہ یعنی گھر سے باہر جبکہ آتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے دہاں کو

نظر آتے تھے موتی مثل دنداں
مناسب یہ حدیث از ابن ہالہ
کہ آگے ہی مرے اس نے سنا تھا
مبارک مجلس و شکل مطہر
رسول اللہ کا بے شبہ دخل
تو کرتے وقت کے وہ تین حصے
نہیں رہتا تھا اسمیں فضل مطلق
وہ حضرت دوسرے حصہ میں رکھے یاد
ادائے حق و نفس اپنا مقرر
تھے واصل دوسروں کو کرتے اے یار
نہ کرتے تھے ذخیرہ شاہ انکو
کہ جو ہوں اہل علم و فضل و تقویٰ
عنایت ہی انہیں کرتے سرافراز
روا کرتے سدا لوگوں کی حاجات
کہ پوچھے آپ سے جو چاہتے ہیں
جو کہہ سکتے نہیں حاجات اپنی
اگر پہنچائے کوئی کر امانت
وہ چیزوں کو مگر اے نیک دستور
درستی حاجتوں کی جس سے ہووے
جب آتے پاس حضرت کی ہو رغبت
وہ آتا رہتا ہو خلق کا تب
بھی ساتھ اصحاب کی تشریف رکھتے
نگاہ رکھتے تھے بس اپنی زباں

نہ ہرگز کھولتے تھے وہ زباں کو ‏ مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو
مبارک دل کا وہ گنج معلا ‏ حقائق اور معارف سے بھرا تھا
وگرنہ بند رکھتے اس کو حضرت ‏ زباں کی تھی بہت کرتے حفاظت
دلوں میں خلق کے وہ رب عزت ‏ نہایت آپکی ڈالا تھا الفت

هُوَ الَّذِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

بڑا اک قوم کا جو شخص ہوتا ‏ وہ کرتے عزت و اکرام اس کا
نگہباں آپکا تھا رب عالم ‏ کہا ہے جو کہ در قرآن اکرم
بھی خوشخوئی سے پیش آتے تھے اکثر ‏ بھی فرماتے تھے لطف و مہر ان پر
تھی تحسیں نیک کی کرتے یہ تصریح ‏ بھی کرتے تھے بدی کی یونہی تقبیح
بھی جو تھے آپ کے افعال و اطوار ‏ کمال اعتدال میں تھا اے یار
بھی از تعلیم و ز تادیب امت ‏ نہ غافل ہوتے از تادیب امت
کہیں تا لوگ ہوجائیں نہ غافل ‏ بھی اپنے کام سے ناہوویں عاطل
بھی سب کام میں حضرت کے ای بھائی ‏ درستی اور بڑی آمادگی تھی
کہ صادر جانیو جو کام کرتا ‏ درستی اسکی رکھتے تھے مہیا
مقرب آپکی درگہ کے اے یار ‏ تھے بیشک سب سے سب اخیار و ابرار
تو بولے بیٹھتے اٹھتے نہیں تھے ‏ رسول اللہ سوا ذکر خدا کے
نہیں بیٹھتے تھے وہ بالا نشینی ‏ نہ کرتے خاص کوئی جا اپنی
دل سب اہل مجلس کے کرم سے ‏ توجہ التفات اس طرح کرتے
بھی ہر ایک کی جو رہتی قابلیت ‏ وہ کرتے اسقدر اس پر عنایت
بھی کہتے ہیں حسینؓ با کرامت ‏ نہیں پوچھا پدر سے پھر با فضیلت
بھی کرتا ہمنشینی جو بہ حضرت ‏ کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت
بھی سائل کو نہ رد کرتے تھے حضرت ‏ روا البتہ کرتے اس کی حاجت
تھے خوشخو خیر خواہ خلق ایسے ‏ کہ سب کو وہ بجائے پدر کے تھے

زباں حضرت کی اے مرد خردمند ‏ تھی گنج دل پہ اک کنجی کے مانند
ہو جسمیں نفع امت کھولتے تھی ‏ وہ گنج دل کو مفتاح زباں سے
بھی کرتے لوگ کی تالیف بسیار ‏ تھے وہ سب آپکی الفت میں ملتا
چنانچہ آئی یہ آیت بہ قرآں ‏ کہ وہ فرمایا ہے خلاق اکواں
ضعیف ایماں جو ہوتے تھے اے یار ‏ بہت تالیف انکی کرتے سالار
عدو سے بھی اپنی کرتے تھے حفاظت ‏ یہ تھا محض انہی کے تعلیم امت
اور اپنے دشمنوں سے بھی کرم سے ‏ کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے
بھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال ‏ بھی فرماتے تھے شفقت اپنے ہر حال
بدی جس سے ہو اس کو خوار کرتے ‏ ہو کیسا ہی نہ پروا اسکی کرتے
نہیں تھی ان میں تفریط اور افراط ‏ تھا عمل آپکے کاموں میں اوسط
سیاست اور تدبیر اے برادر ‏ تھے کرتے انکے کاموں میں ہمیں
نہ کرتے التزام سخت طاعت ‏ کہیں تا فرض ناہووے یہ امت
کہ جیسے جنگ کے جو ہوویں ہتھیار ‏ درست انکو بھی کرکے رکھتے ای یار
تجاوز بھی فرماتے تھے حق سے ‏ بھی قائم اور ثابت اسکو کرتے
جو ناصح خلق کا اور خیر خواہ ہو ‏ مقرب آپ کا رہتا بڑا وہ
بھی جب مجلس میں وہ تشریف لاتے ‏ جہاں جائے ملے واں بیٹھ جاتے
بھی امت کو یہی کا حکم کرتے ‏ بھی کرتے منع وہ بالا دہی سے
کہ ہر ہر فرد بھی ایسا سمجھتا ‏ کہ میری ہو رہی ہے شفقت زیادہ
کہ اسنے دیکھ اپنی سرفرازی ‏ بہت ہوتا تھا خوشنود اور راضی
رسول اللہ کی مجلس کے آداب ‏ کہ ہوتے ہمنشیں کیسا یہ اصحاب
وہ جبتک نا اٹھے اپنی خوشی سے ‏ نہ اٹھتے مصطفےٰ اقدام کرکے
اگر بالفرض ناہو چیز کوئی ‏ تو دلجوئی سے کرتے بات میٹھی
بھی مجلس اس امام انبیا کی ‏ تھی مجلس علم اور حلم و حیا کی

بھی تھی وہ مجلس صبر و امانت ادب والی تھی وہ مجلس بنہایت
نہیں شائع کبھی جاتی تھیں زلات وہ مجلس میں سمجھ فرضی ہر یہ بات
وہ مجلس والے سب باہم یکدیگر محب تھے اور موافق اور برابر
زیادہ جو ہے تقوی میں کامل زیادہ جانتے اسکو ہی فاضل
بھی کرتے تھے بڑوں کی ہی عزت بھی چھوٹوں پر سدا رحم و شفقت
تعالی اللہ یہ کیا اوصاف و آداب وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
فضائل انکے کیا لکھنے میں آوے مناقب انکے کیا کہنے میں آوے
یہانتک اے مسلمانو سنے جب کچھ انکی پیروی حاصل کرو اب
بھی ہو جو پیرو اصحاب حضرت وہ پاوے بالیقیں نور ہدایت
سو ان سے پیروی جنکی کروگے ہدایت پاؤگے تم فضل حق سے
شمائل کی حدیث اوپر جو گزری علی مرتضی سے جو ہے مروی
بیاں اسکا ترجمہ ہی جو لکھا میں اسی پر اکتفا اب یہاں کیا میں
چنانچہ زہد و ایثار و قناعت بھی حلم و علم اور جود و سخاوت
فصاحت کچھ یہاں حضرت کی لکھکر یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
کسی انسان کو بھی رب بنداں فصاحت میں نہیں ایسی دیا شاں
حدیثیں آپکی اس پر گواہ ہیں سو تھوڑے ان سے لکھتا ہوں یہاں میں
یہاں کرتا ہوں چالیس انسے مرقوم بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منظوم
ثواب و صحت اعمال اے عاقل یقیں موقوف ہے بر نیت دل

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے کہ نفع آخرت جس میں نہ ہووے
مسلماں ہے وہی پاکیزہ عنواں کہ اسکے بھائیاں دوسرے مسلماں
زباں دشنام و غیبت سے بچاوے کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مارے
نہیں ایماں کسی کو کوئی لایا نہ جبتک ہووے اسکا حال ایسا

ملبند اس بزم میں ہوتی تھی آواز کوئی بد بات سے ہوتا نہ دمساز
کسی سے یعنے زلت گر ہو صادر نہیں کرتا تھا اسکو دوسرا ظاہر
مخالف ایک دوسرے کے نہیں تھے عزیزاں بھائیاں سب باہم بالنفس تھے
بھی وہ اخیار سب یک دوسرے ساتھ تواضع سے ہی پیش آتے تھے دن رات
بھی محتاج جو تھے وہ کرتے تھے ایثار غریبوں کی رعایت اے نکو کار
جب انکی شان اقدس میں سنو تم کہا اللہ رضی اللہ عنہم
غرض کچھ سیرت سالار عالم بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم
جو پیرو ہو نبی کا باسعادت رفاقت پاوے حضرت کی بہ جنت
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے ستاروں کے یقیں مانند ہونگے
حدیث اقتدیتم اهتدیتم سنو تم پیروی انکی کرو تم
مبارک سیرتیں حضرت کی پرنور ہیں مجمل اسمیں جس مقدار مذکور
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم رسول اللہ کے اخلاق اعظم
ریاض از سر اندر اے برادر میں لایا ہوں تو گر چاہے نظر کر
کوئی کیا لکھ سکے ذکر فصاحت یہاں ہے طاق ہر انسان کی طاقت
بڑی تھی آپ میں شیریں بیانی تھے تھوڑے لفظ اور بیحد معانی
معانی ہیں نہفتہ انکی بسیار کریں گر شرح انکی ہووے طومار

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اگر للہ نیت نار کھے گا ثواب اسکے عمل کا پاوے گا
مسلمانی وہی بہتر ہے بھائیاں سدا ہر حال میں مرد مسلماں

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ

زبان و ہاتھ سے اس کے سلامت رہیں اس سے نہ پاویں کوئی آفت

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

کہ وہ جو چیز چاہے اپنے خاطر وہی چاہے ہر ایک مومن کی خاطر

رکھے جس چیز کو اپنے لئے دوست / وہی بھائی لئے اپنے رکھو دوست
مقرر دین نصیحت ہے اے بھائی / نصیحت کی ہے معنی خیر خواہی
سو کل ہے بلا گفتار کے ساتھ / ہیں باتوں میں ہی آفات و بلیات

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ

اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا اَكْثَرُ النَّاسِ

فریب انمیں ہیں کھائے لوگ اکثر / غنیمت یعنی اُن کے تئیں سمجھکر

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

مسلماں کو نہیں ہرگز سزاوار / فریب و مکر کرنا ہی نکو کار
دکھانیوالا نیکی کا اے دلبند / سمجھ تو اسکے فاعل کے ہے مانند
کسی شئی کو تو رکھنا دوست اکثر / کرے ہے کور و کر تجھکو مقرر

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ

سدا بی بی کا اپنے ڈر دکھاکے / سدا نیکی سے اس سے پیش آکے

مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

اَلْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

خموشی ہے بھلی بس منہ نہ کھولے / سوا اچھے سخن کے کچھ نہ بولے
مقرر مجلسیں ہیں با امانت / کریں مجلس کی باتوں کی حفاظت
مقرر مشورت کرتے ہیں جس سے / ہے لازم وہ امانتدار ہووے
بدی سے باز آنا یوں ہی سمجھیں / کہ صدقہ راہ میں اللہ کی دیں
یقیں شرم و حیا اے نیک عنواں / مقرر سب کے سب ہے خیر ہی جاں
فضیلت علم کی جو ہے مقرر / فضیلت سے عبادت کی ہے بہتر
سمجھ لے شبہ صحت اور فراغت / یقیں بندے کی حق میں ہیں دو نعمت
بجا لاتے نہیں ہیں نیک اعمال / فراغت اور صحت بیچ خوشحال
دعا ہم سے کسی کو جو کہ دلوائے / نہیں ہے شخص ویسا جانو ہم سے

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

نہ اویگا نظر اس چیز کا عیب / سنے نا جاویگا وہ عیب بے ریب
ہے سر اک شخص بلاشک ساتھ اسکے / مقرر جس کو دل سے دوست رکھے
اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو / ہمیشہ رکھ ادب میں خوب انکو
وہی ہے نیک تر تم سے سمجھ لو / کہ اپنے اہل سے نیکی کرے جو
مگر اس سے بہ احکام شریعت / ہو سستی نا کرے اسکی رعایت
عمل میں سست ہووے جو بد انجام / نسب اسکو نہ اسکا آویگا کام
کرا کر نت آ کر لوگوں کی زیارت / زیادہ اس سے ہو ویگی محبت
بری خصلت عمل کو خوار ایسا / کرے ہے سرکہ شہد کو خوار جیسا
اگے ہے رشتہ سرگیں سے جو سبزی / تم اس سے بالضرورت بچو دوری
وہی ہے شخص زیرک اور ہشیار / کہ جس نے نفس کو اپنے کیا خوار

عمل ایسا کیا وہ نیک انجام
کہ آوے موت کے بعد اس کے کام

یقیں وہ شخص عاجز ہے اے سامع
کہ اپنے نفس کا ہی ہو کے تابع

وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

عمل ہر گز بجا لاوے نہ اچھا
کرے پر حق سے بخشش کی تمنا

اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى

قناعت ایک ایسا ہے خزانہ
کہ وہ فانی نہیں ہوتا اے دانا

اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ

میانہ رَو سمجھ نفقے میں خوشتر
یقیں آدھی معیشت ہے مقرر

وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

بھی کرنا دوستی لوگوں سے اے یار
ہے آدھی عقل جا بے ریب و تکرار

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

سوال اچھا کیا کر اے ذیشاں
بغیر شبہ آدھا علم ہے جاں

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ

نہیں ہے عقل جان تدبیر کیسی
نہیں ہے ورع بھی مثل خموشی

لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

حسب بھی نا ہو نیک اخلاق مانند
تو نیک اخلاق سے ہو فائدہ مند

اَلرَّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ

سنو تم دودھ کے پینے کی تاثیر
طبیعت میں یقیں لاتی ہے تغیر

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ

نہیں ایماں سے اے باصداقت
نہیں کرتا ہے جو حفظ امانت

وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

نہیں ہے دین بھی اسکو اے بھائی
نہیں کرتا ہے جو وعدہ وفائی

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ

نہیں ہے جہل سے افلاس بدتر
نہ بہتر عقل سے ہے مال او زر

مَا جُمِعَ شَيْءٌ اِلٰى شَيْءٍ اَحْسَنُ مِنْ عِلْمٍ اِلٰى عِلْمٍ

نہ جمع حلم با علم اے برادر
نہیں ہے جمع کوئی دو شئے کا بہتر

اَلْعَفْوُ لَا يَزِيْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا

خطا کو عفو کر دینا کسی کی
بڑھاوے عزت و شان آدمی کی

وَالتَّوَاضُعُ لَا يَزِيْدُ اِلَّا رِفْعَةً

تواضع نا بڑھائے پر بلندی
تواضع سے ملے بیشک بزرگی

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ

نہ نقصان مال کا صدقات سے ہو
بڑھاوے صدقہ بلکہ مال و زر کو

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ

تو رہ دنیا میں گویا اک مسافر
یا مثل رہ گزر ہے دم آخر

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

بھی از اہل قبور اپنے کو ہے جا
کہ گویا جسم سے اپنے گئی جاں

حدیثوں کی کتب دیکھے گا تو جب
ترے پر رمز یہ مکشوف ہو تب

بھی ایسی ہی حدیثیں چند ہیں
سمجھ کیا چالیس پر اب اکتفا میں

خاتمہ

کہ تھیں ہر تکی فصاحت اور بلاغت
بحمد اللہ اب یہ نسخہ پاک
تھی اٹھائیسویں از شہر شعبان
کرے مقبول اس کو حق تعالیٰ
ہزاروں ہم سے تسلیم و تحیات

ہوا آخر بہ جاہ شاہ لولاک
صفر میں تلت و صنت کا سال
طفیل مصطفیٰ سالار والا
سدا بھیجے بہ سالار بریات

تھی تب ہجرت سے گذری ای نکو فال
بطرز رعایت اجمال و ایجاز
خدا سے ہو من عاشق کو اس سے
بہ اہل بیت و اصحاب محمد

نہیں لکھتی تھی کچھ عدد و نہایت
ہزار و دو صد و نود یہ اک سال
لیا رنگ بہار ختم کا ساز
جمال احمدی کی دید بخشے
بھی بر اتباع و احباب محمد

عبادات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرادا حمد و نعت سے عنواں
از پئے قرب بارگاہ کریم
اور جو اسلام سے عبادت تنے
بلکہ ہر شئی ہے اسکی طاعت میں
دیکھلو ہیں قیام میں اشجار
گر نہ طاعت ادا ہو انساں سے
بسکہ انوار قدس عالم غیب
جبکہ دنیا حقیر آوے نظر
اسکے جانے سے کچھ نہ دہشت ہو
رنج و غم تب وہ دور ہوویگا
اور کہا دوسری جا میں اے دمساز
کہ ترا حال جانتے ہیں ہم
پس تو تسبیح کر ترے رب کی
آیت پاک میں یہ اے دانا

کروں طاعات مصطفےٰ کا بیاں
اسکی طاعت ہی نردبان عظیم
حق کی طاعت ہی حق کی طاعت ہے
ذکر و تسبیح رب عزت میں
اور رہا گر رکوع میں اے یار
تو وہ بدتر ہے سنگ و حیواں سے
اسپہ مکشوف ہو ویں تب لاریب
ہووے آساں اور سبک اسپہ
اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو
اسکے بدلے سرور لیویگا
استعانت کرو بصبر و نماز
بالیقیں اے پیمبر اکرم
اور ہو ساجدین سے ابھی
موت ہی ہے یقین کا معنی

جانیو تم کہ طاعت مولیٰ
نور ایمان کا عبادت ہے
اور تخلیق جن و انسان کی
از جماد و نبات اور حیواں
اور چرندے سجود میں ہیں تمام
قلب و قالب سے اپنے جب انساں
عالم غیب جب کھلے یکسر
جانا دنیا سے دوں کا اور آنا
اور بندے پہ رنج آوے عجب
دیکھ قرآں میں خدائے کریم
اور قرآن پاک میں مولا
کہتے ہیں تیرے حق میں جو اعدا
اور عبادت تو کر ترے رب کی
یوں لکھے ہیں مفسران شہیر

ہووے بندوں کو قرب اعلیٰ
روح عرفاں کی عبادت ہے
محض طاعت کے ہی لئے ہوگی
ہیں گلے ظاہر نماز کے ارکاں
اور پھر قعود میں رہیں تمام
ہووے مشغول طاعت رحمٰن
اس کو دنیا حقیر آئے نظر
ہووے سر دو برابر اے دانا
تب وہ شاغل ہو کر طاعت رب
کہا فاعبدہ واصطبر انکے فہیم
سرور انبیا کو فرمایا
تنگ ہوتا ہے اس سے سینہ ترا
موت آئے تلک یقیں تری
گر تو چہتا ہے دیکھ ہر تفسیر

موت

موت اک امر جب یقینی ہے
پس یقیں جان اسکی معنی ہے

بولتے ہیں یقیں آوے جب
طاعت حق ہو اس سے ساقط تب

کیونکہ بندہ ہے زباں ہر آں
در گہہ حق کا ہی مسافر جاں

توشہ رہ کی اسکو تیاری
چاہیئے ہے وہ طاعت باری

شخص ایک مسجد جنید میں آ
یک سقوط عمل کی بات کہا

الغرض انبیائے عالیجاہ
جو بڑے ہیں مقرب درگاہ

اور عین الیقین کا درجہ
اور حق الیقین کا رتبہ

دیکھو یا این خاصگان خدا
نہیں طاعت سے ایکدم تھے جدا

کہ تہجد میں جب ہو طول قیام
ورم کرتے تھے پائے شاہ انام

کچھ بیاں آپکی عبادت کا
اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا

اصل مصدر ہے جان لفظ وضو
کہتے ہیں خوبی و طہارت کو

وضو کی معنی اور فضیلت کا بیان

اور فضیلت میں اس وضو کی صریح
ہیں بہت سے حدیث آئمہ صحیح

کہ مسلمان جب کرے گا وضو
دھوئے جس وقت اپنے وہ منھ کو

بالیقیں اس وضو کے پانی سے
دھو و جاتے ہیں وہ گنہ اس کے

اور پاؤں کو اپنے دھووے جب
دھو و جاوے گناہ پاؤں کے تب

یوں روایت کیا ہے ابن عمرؓ
کہ کہے یوں خدا کے پیغمبرؐ

اور سلماںؓ نے یوں دیا ہے خبر
کہ کہے ہیں رسول جن و بشر

آئے اکثر حدیث ایسے جاں
اب وضوئے نبی کا سن بیاں

اور بقول صحیح اے صاحب
ہوا مکے میں ہی وضو واجب

اور کبھی اک وضو سے ای دلدار
بھی وہ پڑھتے تھے چند فرض نماز

کہ وضو ہر نماز کے خاطر
کیا کرتے تھے سرور فاخر

بلکہ ہے یک روایت اس سے دراز
کہ پڑھے یک وضو سے پانچ نماز

جو ہیں بے شرع ملحد و زندیق
اسکے معنے کو نا سمجھ تحقیق

رفع تکلیف اس سے ہووے سدا
یہہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا

منقطع نا ہوا اس کا سیر و سفر
رہے زندہ وہ جب تلک ای پسر

قرب خاصونکو جسقدر ہو زیاد
بندگی اسقدر ہو انکو زیاد

شیخ اس کو کہا یہ بات تری
ہے زنا و شراب سے بھی بری

انکا صدق یقیں ہی کامل
اور ہے ایمان انکا فاضل تر

اسکو حاصل تھا اس طرح اکمل
مرتبہ ویسا دوسرے کو کہاں

خاص سالار انبیا اے نیک
طاعت حق میں کسقدر بھی دیکھ

افضل الانبیا ہے جب وہ ذات
انکی طاعت ہی افضل الطاعات

پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کا بیاں
بعد غسل و تیمم اے ذی شاں

جب وہ کرتا ہے پاک اعضا کو
نام رکھا گیا ہے اس کا وضو

اور وضو کا بڑا ہے اجر و ثواب
ہے وہ کفارۂ گنہ دریاب

یوں روایت ہے بو ہریرہؓ کیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

منھ ہی اسکے سے جو جرم و خطا
چشم سے جو گنہ طرف دیکھا

دھوو جب ہاتھ ہاتھ کے بھی خطا
دھوئے جاتے ہیں تب بفضل خدا

یعنے ہر عضو جب کہ دھوتا ہے
جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے

کہ وضو پر وضو کرے گا جو
لکھے دس نیکیاں خدا اسکو

یوں وضو سے گناہ گر جاوے
جسطرح برگ اس شجر سے گرے

حضرتؐ کے وضو کا بیان

ہے روایت کہ ہر نماز لئے
سرور انبیا وضو کرتے

دیکھ مسلم نے یوں روایت کی
از بریدہ صحابی نبوی

فتح مکے کے دن یہ اے دلبند
یک وضو سے پڑھیں نمازیں چند

تب عمرؓ نے کہا اے حق کے نبیؐ
آپ ایسا نہیں کرے کبھی

مسواک کا بیان

کہے عمداً یہ میں نے کام کیا
سب یہ ظاہر ہوتا جواز اس کا

یوں انسؓ سے کہا نبیؐ حق کے
وضو کرتے تھے ہر نماز لئے

پوچھے تم کس طرح سے کرتے تھی
تب انسؓ نے کہا ہے یوں ان سے

ہم نہ کرتے تھے ہر نماز لئے
بلکہ کرتے تھے جب وضو ٹوٹے

اسلئے ہی لکھے ہیں آئے ماہر
کہ وضو ہر نماز کی خاطر

جو تھا واجب یہ سرورؐ کونین
ہے خصوصیت آپکی یہ بین

پسر حنظلہ بھی عبداللہ
یوں روایت کیا ہے اے آگاہ

کہ وضو کرنا ہر نماز کے لئے
پہلے واجب نبیؐ پہ تھا اسلئے

امر لیکن گراں ہوا یہ جب
حکم مسواک آیا آپ پہ تب

یعنے باقی اگر وضو ہووے
کرے مسواک ہر نماز لئے

اور مسواک کی فضیلت میں
اسکے اجر و شرف کی کثرت میں

بس احادیث آئے ہیں بسیار
ہے ازانجملہ یہ حدیث اے یار

گر نہوتی مشقت اکثر
کرتا واجب میں اپنی امت پر

کہ سدا ہر نماز کی خاطر
کرے مسواک مومن طاہر

اور فرمائے سید لولاک
منہ کی پاکی کا ہے سبب مسواک

اور ہے موجب رضائے خدا
یعنی خوشنود اس سے ہو مولا

بیہقی اور شیخ طبرانی
لائے ہیں عائشہؓ سے انکی بانی

کہ رسولؐ خدا نے فرمایا
فرض حق مجھ پہ تین چیز کیا

اور امت پہ سنت آئے تمام
وتر و مسواک اور شب کا قیام

اور بالاتفاق بر امت
ہے بلا شک مؤکدہ سنت

بسکہ مسواک ہر وضو میں کرے
کہ وضو ہوئے ہے جو نماز لئے

اور بنزدیک شافعی درباب
کرے مسواک جب اٹھے از خواب

کہ صحیحین میں حدیث صحیح
ہے حذیفہؓ سے ایک آئی صحیح

ہوتے جب شب میں خواب سے بیدار
کرتے مسواک سید ابرار

حنفیہ کہتے ہیں وہ بیداری
ہاں تہجد کے واسطے ہوگی

پس وہ مسواک کرتا اے ماہر
ہے وضوئے نماز کے خاطر

اور مسواک جاگتے ہی ز خواب
ایک سنت جدا ہے وہ درباب

اور سونے کے وقت شاہ جہاں
اور کریں جب تلاوت قرآں

اور دولت سرا میں جب آتے
تب بھی مسواک آپ کرتے تھے

لیک ظاہر ہے اس سے اے دمساز
تب بھی کرتے تھے شہ وضوئے نماز

اور مسواک مستحب ہیں لکھے
کہ وہ پیلو کی جھاڑ کی ہووے

وہی مسواک کرتے سرورؐ دیں
حکم کرتے اسی کا سب کے تئیں

اور کافی ہے وہ اگر نہ رہے
سوٹے کپڑے سے یا کہ انگلی سے

آب وضو کی مقدار

اور یک صاع آب سے درباب
غسل کرتے تھے وہ رفیع جناب

اور وضو دو رطل سے کرتے تھے
منع اسراف سے بھی فرماتے

اور لکھتے ہیں یہ کبھی رکھ یاد
کہ یہ تعیین ہی نہیں ہے مراد

اس سے کم اور زیادہ سے کبھی ہاں
گر ہو غسل و وضو روا ہے یہاں

اصل یہ ہے کہ بھیگے سب اعضا
اور نہ اسراف آب ہو اصلا

اور ہوئے اگر یہ آب رواں
گرچہ اسراف آب نہیں ہے وہاں

لیک پانی کا جب ہو شغل کثیر
اسمیں اسراف عمر ہے اے میر

کرنا ضائع وہ شغل میں اوقات
ہے خطا اس سے بس اٹھا کر ہات

کبھی اعضا وضو کے اپنے اے یار
دھوتے یکبار ہی وہ شاہ جبار

تاکہ امت پہ نہ رہے مخفی
دھونا ہے ایک بار بھی کافی

فرق ہے ایکبار کا دھونا
نہ وضو ہو جواز اس کے سوا

دھوئے اعضائے وضو ہیں یکبار
ایسا فرماتے احمدؐ مختار

یہ وضو ہے کہ جانو اس کے سوا
نور پر نور ہے وضو ایسا
یہ نہایت ہے درجۂ تطہیر
دیکھو عثمانؓ دیئے ہیں خبر
کہ یہ میرا وضو ہے جانو اب
کبھی یک آب سے شہِ آفاق
کبھی دونوں میں فصل کرتے تھے
لیک ہر دو میں وصل کا دستور
یعنی پانی دہان و بینی میں
پانی ہر سہ میں بس جدا لیویں
یعنے مطلب حدیث کا ہے جو
اور نص کے مقابلہ میں آیا ر
برخلاف و مقابل اس کے قیاس
اندریں بابِ حنفیہ کی دلیل
طلحہؒ ابنِ مصرف اے خوش خو
کہ کئے مصطفےٰ وضو اے یار
اور ہر ایک بار آب جدا
جدِّ طلحہ کو صحبتِ نبویؐ
اور یہ طبقاتِ ابنِ سعد جو تھا
یونہی لایا ہے شیخ ابنِ ہمام
بوحنیفہ کے پاس اے دمساز
بلکہ بولا ہے شافعیؒ اشہر
در وضو مضمضہ و استنشاق

نہ قبول ہے نماز کو مولا
اور انہیں ثواب ہے دو نا
اور حدیثیں ایسی ہیں آئیں کثیر
میں نے دیکھا وضو کئے سرور
اور بھی اگلے انبیاؑ کا سب
کرتے تھے مضمضہ و استنشاق
(کلی کرنا ۱۲ ناک میں پانی لینا)
یعنے پانی جدا جدا لیتے
مذہبِ شافعیؒ میں ہے مشہور
تین پانی جدا جدا لیویں
چونکہ ہر عضو کو جدا دھوویں
تا موافق قیاس کے بھی ہو
وجہِ تعلیل یہ نہیں زنہار
نہ کئے حنفیہ اے رمز شناس
یہ حدیثِ صحیح ہے بے قیل
تابعین کے ثقات سے ہے جو
مضمضہ اسمیں وہ کئے سہ بار
میں نے دیکھا لئے رسولِ خدا
نہیں حدِ ثبوت کو پہنچی
جدِّ طلحہ سے اک خبر لایا
جو محقق بڑا تھا اور امام
بس وہ دونوں میں وصل بھی ہے جواز
وصل جائز ہے فصل ہی بہتر
نزدِ ہر سہ ائمۂ آفاق

اور دھوتے تھے گاہ دو دو بار
اور دھوتے کبھی شہِ ابرار
اور اکثر عمل اِسی پر تھا
دھوئے اعضا کو اپنے سہ سہ بار
یک روایت ہے وہ رسولِ کریمؐ
وصل کہتے ہیں اسکو اے بھائی
اور احادیث مختلف اے میاں
مذہبِ حنفیہ میں آئے ہیں نشاں
کیونکہ منھ اور ناک دو اعضے
فصل میں آئی جو حدیثِ صحیح
چونکہ یہ قاعدہ اے فرخ پے
یعنے دونوں کے وصل میں تقلیل
بلکہ وجہِ قیاس ہے بھی جاں
ابوداؤدؒ اور طبرانیؒ
وہ یقیں اپنے باپ دادا سے
بعد ازاں تین تین بار اے گیانی
شافعیہ یہ بولتے ہیں لیک
لیک ثابت ہے بیہقی نے کیا
اس خبر سے ثبوت ہوتا ہے
اور فتاوی جو ہے ظہیریہ
شافعیؒ کے بھی پاس اے بھائی
پس حقیقت میں کچھ خلاف نہیں
فعلِ سنت ہے بوجھ ہو سو ہیں

اور فرماتے اس طرح سالار
اپنے اعضا وضو کے سہ سہ بار
سرورِ دیں کا اور صحابہؓ کا
بعد اس طرح سے کئے اظہار
کہیے یہ ہے وضوئے ابراہیمؑ
کرتے تھے تین بار ایسا ہی
دونوں جانب میں آئی ہیں سچائیں
فصل دونوں کے درمیاں ہے جاں
اصل میں جب جدا جدا ہونگے
اسکو دیتے ہیں اسطرح ترجیح
بس مقرر اصولِ فقہ میں ہے
گذری آگے حدیث کی جو دلیل
دیتے ترجیح حدیثِ فصل کو جاں
جسکو لائے ہیں اور لکھا شمنیؒ
یوں روایت کیا ہے اب سنیے
وہ لئے اپنے ناک میں پانی
اس خبر کی سند میں ضعف ہے ایک
اس کی صحبت بہ سرورِ والا
کہ پیمبرؐ کو اس نے دیکھا ہے
شیخ شمنیؒ نے اسمیں نقل کیا
فصل دونوں میں ہر روایہ ہی
ہر دو ثابت حدیث سے ہی یقیں
فرض ہے پر امامِ احمدؒ پاس

اور پانی لیا ہے حضرتؐ نے
مسح کرتے تھے سر کا پرا اے میاں
کہہ سکیں جسکو مسح اے خوشخصال
اور امام ابو حنیفہؒ پاس
اور سنت ہی مسح سر کا تمام
تین پانی سے تین بار ایسا
اور ایک آب ہی سے بسہ کرت
آئے اِس بات پر بھی آ دلبر
یہ ہے معمول بعدِ مسح سر
پاؤں دھونے میں آئے جو اخبار
اور ہے تین بار بھی مروی
صورتیں ہے ثابت ہو سکے تحقیق
کہ وضو کرتے تھے جب پیغمبرؐ
اور فرماتے مجھ کو رب میرا
بوحنیفہؒ و شافعیؒ کے پاس
لیک واجب کہے اُسے اے ہمام
اور محمدؒ کے پاس اسے ہشیار
ابوداؤد نے ز ابن عمرؓ
انگلیاں زیرِ ریش اپنی لا
بوحنیفہؒ و شافعیؒ کے یہاں
ہاتھ کی انگلیوں کے باب میں ہاں
اور مالکؒ کے پاس اے خوشخصال
کہہ گئے ہیں خدا کے پیغمبرؐ

ناک میں دستِ راست سے اپنے
قدرِ واجب میں اختلاف ہے جاں
گرچہ یکبال ہووے یا سہ بال
پاؤ سر کا ہے فرض بی وسواس
کہ کرے ایکبار ہی اے ہمام
مسح بدعت ہی یہ ہمارے یہاں
بوحنیفہ کے پاس ہے سنت
بس احادیث اکثر و اشہر
نہ تراوت رہی ہو ہاتھ اندر
انمیں ذکرِ عدد نہیں اے یار
یک روایت بھی آئی ہے ایسی
ایک یک وقت میں ہو ایک طریق
ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
ہے بلاشبہ حکم اِس کا کیا
ہے یہ سنت خلال بے وسواس
مذہبِ حنبلیؒ کے بعض امام
وہ مخیر ہے یعنے خود مختار
اسطرح کی روایت اے دلبر
بعد کرتے خلال داڑھی کا
ہوگا سنت خلالِ انگشتاں
آئی ہیں دو روایتیں اے جاں
خاص تھے پا کی انگلیوں کا خلال
مسح گردن کرے جو ہمرہِ سر

اور پھیرا کرتے تھے دست سے جب جاں
شافعیؒ نے کہا ہے کم مقدار
اور مالکؒ کے پاس سر کا تمام
اور دلائل یہ تینوں مذہب کے
دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے
اور سنت ہے شافعیؒ کے یہاں
اور کانوں کا مسح کرتے تھے
یک روایت ہے مسحِ گوش لئے
اہلِ تحقیق اِس طرح توفیق
یک روایت ہے سیدِ ابرار
دھوئے تھے ہیں سیہ پاؤں کو سہ بار

در بیانِ خلالِ ریشِ نبیؐ

زیرِ ریشِ شریف اپنے بھگا
انگلیاں اپنی زیرِ ریش سے ہاں
اور سنت ہے نیز بر دستور
ریش کا یہ خلال اے فرخ پے
منھ کو دھونے کے وقت پر وہ خلال
جب رسولِ خداؐ وضو کرتے
دست اور پا کی انگلیوں کا خلال
نزدِ احمدؒ خلال اے فرخ پے
یک روایت سے ہے یقیں سنت
مسحِ گردن کے باب میں ایسے
طوقِ گردن ہیں اس کے روزِ جزا

ہے یہ سنت بغیرِ شبہ و گماں
قدرِ واجب یہی ہے سُن اے یار
مسح واجب ہے اے نکو انجام
دیکھ ہیں معتبر کتب میں لکھے
پیچھے لیجاوے آگے پھیر لاوے
مسح اسطرح ساری سر کا ہاں
اُسی پانی سے مسح کے سر کے
لیکے آبِ جدید مسح کرے
دُئے سر دو حدیث میں تطبیق
دھوئے پاؤں کو اپنے دو دو بار
بعد سہ بار پائے چپ کو اے یار
ہے انہیں سے حدیث اِک آئی
بعد کرنے خلال داڑھی کا
لاوے اوپر یہی خلال ہے جاں
نزدِ احمدؒ یہ مذہبِ مشہور
منھ کو دھونے کے وقت پر ہی ہے
یا کرے وقتِ مسح سر خوشحال
ہر دو رخسار اپنے ملتے تھے
کرتے تھے گاہ گاہ اے فرخ فال
پاؤں کی انگلیوں کا سنت ہے
دوسرے قول سے نہیں سنت
یک حدیث آئی ہے ز ابن عمرؓ
نیز پڑیگی سمجھ مفصلِ خدا

دلیل مذہبِ حنفی
داڑھی کے خلال کا بیان
مسحِ گردن

یک

لیک کہتے ہیں اس طرح اکثر لطیف
کہ سند اِس حدیث کی ہے ضعیف

اور بعضوں نے اے نکو سیرت
مسحِ گردن کو بھی لکھا بدعت

اُسکے ہونے پہ مستحب اے ذکی
ترمذی کی حدیث یہ لائی

مسح دو کان پر کئے سہ بار
کئے گردن پہ مسح پھر سالار

کہ گئے ہیں وہ شاہِ موجودات
مسحِ گردن بھی مسحِ سر کے ساتھ

شافعیہ سے بھی سمجھ بعضے
بس اِسی کو ہی اختیار کئے

لیں مددِ غیر کی وضو اندر
ہے رواِ اِس دلیل سے آ بسر

کچھ نہیں اصل اِس کو اُن کو مگر
ہے رعایت ادب کی پیشِ نظر

اور بعدِ وضو رسولِ خدا
نہیں کپڑے سے پونچھتے اعضا

بعضے مکروہ رکھتے اور کہے
چھوڑدے یونہی تاکہ خشک ہووے

بعضے مشکوٰۃ کے شرح میں دیکھ
نقل ازہار سے کئے اے نیک

اور اذکار ہیں وضو کے اے یار
جو ہیں وارد حدیث اور آثار

ہاں شروعِ وضو میں بسم اللہ
بولتے تھے یقیں حبیبِ الٰہ

اور یونہی درود کا پڑھنا
مستحب بعضے عالموں نے لکھا

کہنا بسم اللہ اے نکو آئیں
ورنہ ہرگز وضو صحیح نہیں

ہے حدیثِ صحیح آلی سنو
پڑھے بعدِ وضو شہادت جو

کہ تو جس در سے چاہے با فرحت
اب ہوئے بے شبہ داخلِ جنت

اور بالاتفاق غیرِ گمان
مسح حلقوم کا ہے بدعت جان

شیخ ابنِ ہمام پاک نصاب
اُسکا ثابت کیا ہی استحباب

وائل ابن حجر کہا اے یار
کہ کئے مسح سر نبی سہ بار

ابوداؤد کی حدیث دگر
پھر وہ لایا ز کعب ابنِ عمر

اور گردن کا مسح لے وسواس
مستحب ہوگا حنفیہ کے پاس

کبھی سفر و حضر میں شخص دگر
ڈالتا پانی دستِ حضرت پر

پاؤں دھونے کے وقت پر بعضے
دھوتے برتن جو آپ ہی لیکے

غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی
نہ زیادہ ہو خرچ اے گیانی

بعضے اصحاب تابعین ذیشان
دیئے رخصت بھی پونچھنے کی جان

وجہِ نورانیت ہوتا اے جان
اور ہو میزانِ عمل کا اُس سے گران

چھوڑنا مستحب ہے یونہی پچھان
نہیں مکروہ ہے پونچھنا بھی جان

سب وہ موضوع ہیں صحیح نہیں
یونہی لکھا محدثوں نے یقیں

اور ہر عضو دھوتے وقت بھی ہاں
مستحب ہے شہادتیں بھی جان

اور شروعِ وضو میں لے وسواس
ہوگا واجب امامِ احمدؒ پاس

اور یقیں کلمۂ شہادت بھی
پڑھتے تھے آخرِ وضو میں نبی

آٹھ جنت کے اُس پہ دروازے
کھول لینگے اور اُسکو بولینگے

بعد اُس کلمۂ شہادت کے
یہ کبھی ماثور دو دعائیں پڑھے

پہلی دعا:- اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ دوسری دعا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ہے حدیثِ شریف میں آیا
کہ پڑھی جاوے جو یہ دوسری دعا

ایک کاغذ پہ اُسکو لکھتے ہیں
بعد ازاں اُس پہ مہر کرتے ہیں

کھولے جاوے کبھی نہ وہ اصلا
اُسکو کھولینگے ہاں بروزِ جزا

سورۂ قدر کا بھی ذکر بجا
ایک اثرِ ضعیف میں آیا

اور ہدایہ کی شرح میں دریاب
لایا ابنِ ہمام یہ آداب

وضو کے آداب

اور وضو میں کبھی نہ بات کرے
اور ہمیشہ مدد نہ غیر سے لے

پہلے اسراف آب میں نہ کرے
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے

اور کپڑے سے جائے استنجا
پونچھنا اور خشک کر دینا

بضرورت ز بعدِ استنجا
سترِ عورت بھی جلد تر کرنا

وہ انگوٹھی بہ حالِ استنجا
اپنی انگشت سے جدا کرنا

اور تہیا وضو کا اے دمساز
کرنا البتہ پیشِ وقتِ نماز

اور بدلِ نیتِ وضو کرنا
کرنا قبلے طرف ہی منھ اپنا

اور انگوٹھی کے نیچے اے دانا
ہو خبردار آب پہنچانا

اور دہوئے ہوے سب اعضا پر
ہاتھ پہنچاوے تا بھگے یکسر

اور اعضا کو ہاتھ سے ملنا
خاصکر جب ہو موسمِ گرما

دھوئے جانے پہ انکے اے عاقل
تا کہ بوالیقین ہو حاصل

ہے دعا جو حدیث سے ماثور
لینے آگے ہوئی ہے جو مذکور

اور بیٹھا ہے بیٹھ کر بھی جواز
یعنی دو رکعت ادا کرے بھی نماز

اور پانی کے قطرے گرنے سے
اپنے کپڑوں کو سب بچا رکھے

اور بالعکس اس کے سر دو ہاتھ
ہے بلاشبہ و شک ز مکروہات

جو ہے آداب اور سنن کے خلاف
ہے وہ مکروہ اے نکو اوصاف

اور سفر و حضر میں پیغمبر
مسح کرتے تھے اپنے موزوں پر

متعدد طرق سے اے بھائی
وہ خبر ہے صحاح میں آئی

خاص عشرہ مبشرہ اے عاقل
بن نہیں راویوں میں ہی داخل

مالکِ باصفا کے پاس مگر
مسح یہ خاص ہے مسافر پر

لیک فتویٰ امامِ مالک کا
دیکھ اس کے جواز پر ہے ہوا

اس سے ظاہر سمجھ یہی ہے مراد
کہ اقامت میں اپنے وہ امجاد

یعنی بے شبہ جو عمل پہ دگر ہوں
وہی کرتے تھے اختیار جہاں

اسلئے اس پہ تھا عمل اُس کا
پر تھا اس کے جواز پر فتویٰ

اس بیان میں حدیث اور آثار
روشنی سے بھی روز کے بسیار

اور بولا امامِ دیں احمد
کہ یقیں از صحابۂ امجد

تا م حق یا کہ نام پیغمبر
ہو لئے منقوش جس انگوٹھی پر

کرنا مٹی کے ظرف سے بھی وضو
رکھنا بائیں طرف سمجھ اسکو

اور ہر عضو دھوئے جب اپنا
کلمہ پڑھنا تب شہادت کا

اور پلکوں میں پانی پہنچے سا
کرے بے شبہ احتیاط بڑا

اور پانی کو اپنے منھ پہ اے یار
سخت نا مارنا کبھی زنہار

اور دھونے میں اپنے اعضا کے
طور آہستگی کا ہی لیوے

ہاتھ منھ اور پاؤں دھونے کے
جو میں حدیث وہ خوب تر ہووے

اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا
پڑھے کلمہ شہادت اور دعا

اور جو آبِ وضو بچا ہووے
رو بقبلہ کھڑا ہو پی لیوے

پانی ظرفِ وضو میں ڈال کے پھر
رکھے دوسری نماز کے خاطر

ناک میں پانی سیدھے ہاتھ سے لے
اور اسے بائیں ہاتھ سے چھڑکے

اور ہے مکروہ زیادہ از سہ بار
دھونا اعضو نکو اپنے اے ہشیار

مسحِ خفین

مسحِ خف کی حدیث بے انکار
ہے تواتر سے ثابت اے ہشیار

اور ہیں اس کے راویاں بسیار
کہ ہیں ہشتاد سے زیادہ اے یار

سلفِ صالحین عالی شان
سارے قائل یہ مسح کے ہیں جان

نہ برائے مقیم اے اکمل
یعنی مالک کا خاص تھا وہ عمل

ابو ایوبؓ تھا صحابی جو
یونہی منقول اس سے ہے سمجھو

مسح کرتے نہ تھے اے نیک انجام
کہ تھا اخذِ عزیمت انکا کام

مسحِ موزہ تو ہے بنفس آسان
اور دھونا ہے پاؤں اس کا گراں

اور امام ابو حنیفہ کہا
کہ نہیں میں نے جب تلک دیکھا

میں نے لوگوں کو تب تلک ماشا
مسحِ خفین کا نہ حکم کیا

شخص چالیس مسحِ موزوں کی
ہیں روایت کئے بوجہِ قوی

اور کہتا ہے یوں حسن بصری
شخص ستر صحابۂ نبوی

مسح خفین کی نکو آئیں
ہیں روایت کئے بڑی یقین

اور ہدایہ میں یوں لکھا ہے یار
مسحِ خفین کے ہیں جو اغیار

بسکہ ہیں مستفیض اور مشہور
چاہیئے اُس کا اعتقاد ضرور

نہ کیا جس نے اعتقاد اُس کا
وہ بلاشبہ بدعتی ہوگا

نقل مسلم نے مرتضیٰ سے کیا
کہ رسولِ خدا نے فرمایا

مسح موزہ مقیم کے خاطر
ایک دن ایک رات اے فاخر

اور مسافر کے واسطے اے جان
تین دن تین رات غیرِ مکان

بوحنیفہ کے پاس اے دلبر
مسح موزے کا فرض ہے اوپر

اور مذہب امامِ احمد کا
جانیو تم یقین یہی ہیگا

مالک شافعی کے پاس آئے یار
مسح اوپر ہے فرض بے انکار

اور سنت ہی پاؤں کے نیچے
اور یہی اختلاف اِس میں ہے

کیا ہی افضل ہے مسح موزے کا
یا کہ افضل ہے پاؤں کا دھونا

اسطرح بعضے عالموں نے کہا
دھونا افضل ہے اپنے پاؤں کا

کیونکہ دھونا یقیں عزیمت ہے
مسح موزے پہ کرنا رخصت ہے

اور کہی اِک جماعت اکمل
مسح خفین کا ہی ہے افضل

کیونکہ اظہارِ ہمیں سنت کا
اور یقیں رد ہے اہلِ بدعت کا

رافضی اور خارجی بدکار
مسح موزے کا کرتے ہیں انکار

اہلِ تحقیق نے لکھا ایسا
مسحِ موزے پہ پاؤں کا دھونا

دونو مشروع اور برابر ہیں
نہیں ترجیح ہے کسی کو تئیں

اور تھی یہ عادتِ پیمبرِ رب
کہ کریں قصد خود وضو کا جب

گر نہ پہنے ہوئے رہیں موزے
تو بلاشبہ پاؤں دھوتے تھے

اور اگر پاؤں ہووے در خفین
مسح کرتے تھے اُسپہ ہی بے مین

پس ہے بہتر عمل اب ایسا ہی
تاکہ ہو مثلِ عادتِ نبوی

تیمم کا بیان

اور تیمم کتاب و سنت سے
اور اجماعِ خیرِ امت سے

دیکھ بیشک ثبوت کو پہنچا
ہے خصوصیہ یہ خاص امت کا

درمیاں اک سفر کے جانو تم
جب ہوا مال عائشہؓ کا گم

ڈھونڈھنے میں تھے لوگ اے دمساز
پہنچا ایسے میں آ کے وقتِ نماز

اور پانی نہیں تھا منزل میں
تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں

اور ابوبکر ہو کے تب مضطر
غصہ کرنے لگی وہ بی بی پہ

کہ پیمبر کو اور صحابہؓ کو
رنج و تکلیف آ دی ہے تو

بند کر دی انھیں دریں صحرا
اور وقتِ نماز آ پہنچا

نہیں پانی ہے تا نماز پڑھیں
انھیں باتوں میں تھے کہ ایسے ہیں

بس تیمم کی آیتِ مقبول
کی رسولِ خدا پہ شرفِ نزول

تب کہا ہے اُسید ابنِ حضیر
کیا مبارک ہی اور عجب ہے خیر

اے ابوبکر باصفا کی آل
تم پہ رحمت خدا کی ہو ہر حال

اور کہا عائشہؓ سے یوں فرحاں
کہ اے بی بی اے مومنوں کی ماں

کہ ہو تیرے سبھی امر یکتا ور
رکھیں مکروہ جس کو در ظاہر

گر اُس امر میں خدا نے ایک
مومنوں کو دیا کشائش نیک

ایک ساعت کے بعد وہ مالا
ایک بارِ شتر کے نیچے ملا

حکمتِ حق کا تھا یہی ساماں
کہ نبی سے بھی اُسکو دکھایا ہے

بس تبھی سے تیمم ای خوش خو
ہوا مشروع جب کہ حاجت ہو

ہو روا جس جگہ نماز عیاں
اُس پہ کرتے تبھی تیمم جاں

خواہ وہ خاک ہووے یا پتھر
خواہ بالو ہے اے نیک سیر

مذہبِ شافعیؒ ہیں خاک سوا
نہ تیمم ہے دوسری شے پہ روا

ابو یوسف کے پاس ہیں اک امیں
خاک بالو سوا درست نہیں
بو حنیفہ کے پاس اے دلبر
خاک اور سنگ اور بالو پر
اور جو چیز ہو ز جنس زمیں
ہے تیمم روا یہ سب پہ یقیں
یعنی جو شے گلے نہ آتش سے
اور جلکر نہ خاک ہو جائے
اور ہے سنگ صاف پر بھی روا
نہ ہے گرد جس پہ کچھ املا
اور تیمم یقیں ہمارے یہاں
حکم رکھتا ہے بس وضو کا جاں
کہ تیمم سے ایک چند نماز
ہے بلا شک و شبہ جانو جواز
دیکھ قرآں حدیث کا ظاہر
ہے موافق اسی کے ای ماہر
اور تیمم یہ شافعی کے پاس
از پئے دفع حرج بے وسواس
ہے ضروری طہارت اے بھائی
جوں طہارت ہی عذر والے کی
اور بولے ہیں شیخ مجد الدیں
میں نہ پایا کوئی حدیث کہیں
کہ ہر اک فرض کیلئے ای سعید
یک تیمم نبی کئے ہوں جدید
اور تیمم کے فرض ہونگے تین
ایک نیت ہے اور دو ضرب یقیں
ضرب اول بخاک پاک کرے
ہر دو ہاتھوں کو منھ اوپر پھیرے
بعد ازاں دوسرا جو ضرب کرے
کہنیوں تک دو ہاتھ اپنے ملے
بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب
مالک و شافعی کا بھی مذہب
اور احمد کے بعضے یاروں کا
یہی مختار بالیقیں ہوگا
قول ابن عمر و قول علی
قول سفیان و سالم و شعبی
اور قول حسن جو ہے بصری
ہے بلا شک و شبہ جانو یہی
بعضے کہتے ہیں یک ہی ضرب کرے
منھ پہ اور ہر دو ہاتھ پر پھیرے
آیا بعضے روایتوں میں مگر
پھیرے دو ہاتھ اول منھ پر
اور بعضے روایتوں میں ملے
کہ مقدم دو ہاتھ اپنے ملے
لیک ترجیح مذہب اول
کر چکے ہیں ائمہ اکمل

غسل کا بیان

غسل کرتے تھے جبکہ سرور دیں
کرتے آغاز تب وضو سے یقیں
غسل کے واسطے وضو جو کرے
مسح سر میں ہے اختلاف اس کے
کہ ہے افضل وضو کرے ایسا
دوسرے اوقات میں کرے جیسا
اور نزدیک امام مالک کے
مسح سر کا نہ اس وضو میں کرے
سر کا دھونا بھی بس ہے اسمیں عیاں
پاؤں دھونے میں بھی خلاف ہے جاں
کہے اکثر کہ مصطفے بے قیل
پاؤں دھونے میں اپنی کرتے تعجیل
اور ہیں بعضے روایتیں اک فہیم
پاؤں دھونے میں کرتے تھے تقدیم
غسل کا گر مکان پاک رہے
تو وضو میں بھی پاؤں دھوتے تھے
وہ نہ کرتے تھے ڈھیل وہ شبہ نہیں
پاؤں دھوتے تھے بعد غسل یقیں
غسل میں پہلے جب وضو کرتے
بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے
موئی سر کا خلال کرتے تھے
اور بھگاتے تھے جڑ کو بالوں کے
اور بعد اس کے تین غرفہ آب
ہر دو ہاتھوں پہ ڈالتے تھے شتاب
بعد اس کے پھر اپنے تن پہ تمام
کرتے پانی رواں وہ شاہ انام
بعضے کہتے ہیں بال کی تخلیل
نہیں واجب ہے غسل میں اے خلیل
ہاں مگر بال جب ہے پیٹے
اور نہ پانی نہ ان کو پہنچ سکے
ہاتھ سے تن کو ملنا غسل میں ہاں
نہیں واجب سمجھ ہمارے یہاں
مالکیہ و شافعیہ پاس
ملنا واجب ہی تن کا بے وسواس
اور یہ اجماع دو جماع کے بیچ
غسل واجب نہیں یقیں بے مین
ہاں وضو مستحب لکھے ہیں یقیں
ابو یوسف کے پاس لیک نہیں
آئی ہے یک حدیث مسلم کی
جس نے کی اپنی زن سے نزدیکی
دوسرے بار پھر اگر چاہے
درمیاں رکے پھر وضو کر لے
جانیے اس خبر کے ظاہر سے
حمل واجب کا ہیں کئے بعضے

پر لکھا عالموں نے یہی دانا   یہاں لغوی وضو کا ہی معنا
کبھی یک غسل سے ہی آنحضرت   کرتے تھے بی بیوں سے بس خلوت
اور جس وقت پر جُنب رہتے   اور سونا اگر وہ تب چہتے
پس کوئی حالت جنابت میں   خواب چاہیں تو پھر وضو کرلیں
اور روایت کئے ہیں ایک خبر   حضرتِ عائشہؓ سے دیکھ اِک سیر
کردں آغاز فضلِ حق سے بیاں   کچھ عباداتِ مصطفےٰ کا بیاں

کتابُ الصّلوٰۃ

جانیو تم تمام اور کامل   بس ہے مجھکو نماز میں حاصل
اور ذوق و شہود کی حالت   اور مازاغ کی کبھی ایک لذت
کہ اشارہ وہ ذوقِ حالت سے   قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ کہے
سرورِ دین کو جو دیا تھا راز   پاتے تھے سر نماز میں وہ جب
اور مومن سے اِس خبر میں مراد   ذاتِ اقدس نبیؐ کی ہی رکھے یاد
رکھے سر مومنِ نکو عنواں   حصہ اک اُس مقامِ پاک سے جاں
اور آئی حدیثِ پیغمبرؐ   کہ ملک ہیں جو آسمانوں پر
اور کوئی رکوع میں ہیں جھکے   اور کوئی سجود میں ہونگے
پس یہ طاعات سب فرشتوں کی   ایک رکعت میں ہیں ہمارے لئے
رو بقبلہ سکوت و تکبیرات   اور تسبیح اور تحمیدات
کہ بدونِ نماز کوئی طاعت   نہیں رکھتی ہے ایسی جمعیت
جامعیت میں جانیو یہی نماز   سب عبادات میں ہوئی ممتاز
اور یہاں ہیں حواس اور اعضا   جب ہوں متوجہ سارے سوئے خدا
اور نمازوں کی جاں فضیلت میں   سستی کرے کبھی عقوبت میں
ابنِ مسعودؓ بول دیا ہی خبر   کہ میں سائل ہوا زِ پیغمبرؐ
ہے کہے حضرت نماز بہرِ خدا   وقت پر جان اُس کی کرنا ادا

یعنے دھو لیوے شرمگاہ اپنی   ہے وضو سے یہاں مراد یہی
غسل کرتے جدا جدا گاہے   انہیں یا کی بہت ہی فرماتے
تو وضو کرتے تھے وضوئے نماز   خواب فرماتے تھے پھر اے دمساز
اور وضو کی جگہ یہ اے بھائی   بعضے رکھے روا تیمم بھی
تھا یہاں تک بیاں طہارت کا   حق کی تائید سے تمام ہوا
اُن عبادات سے لکھوں اول   اب کتابُ الصّلوٰۃ کچھ مجمل
یوں کہے ہیں شفیعِ روزِ نشور   خنکیٔ چشم اور فرح و سرور
یعنی تنویر آن تجلیات   اور قرار ورہ سکون و ثبات
جبکہ ہر اِک نماز میں کامل   سرورِ انبیا کو تھی حاصل
شبِ معراج میں بشانِ علیٰ   قابَ قوسین اور مقامِ دنیٰ
کئے ارشاد یس نبیؐ بہ راز   کہ ہے معراج مومنوں کی نماز
ہاں رسولِ خدا کی حرمت سے   آپ کی پیروی کی برکت سے
اسلئے ہی کہے نبیؐ یہ نماز   ہوگی معراجِ مومن دمساز
جب سے بندہ اکیلا ہے اُن کو خدا   کوئی جماعت قیام میں ہر سدا
اور ہونگے قعود میں کوئی   پس ابد تک رہینگے سب یونہی
اور بہت سی عبادتیں اے میاں   جمع ہیں اِس نماز کے درمیاں
اور قیام اور قرأت اور رکوع   سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع
جوں کمالاتِ انبیائے کرام   جمع ہیں ذاتِ احمدی میں تمام
گل سر سبد طاعتوں کی ہو سب   جامعیت رکھے وہ ایسی جب
خاتم المرسلینؐ اِس ہی لئے   قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ کہی
بس احادیث آئے ہیں بسیار   یہاں لکھتا ہوں ایک دو اے یار
یا رسولِ خدا ہے کونسا کام   دوست تر نزدِ خالقِ علام
میں کہا اور کونسا ہے عمل   کئے ارشاد احمدِ مرسل

کرنا نیکی ہے والدین کے ساتھ
اسمیں حاصل ہے خیر اور برکات

مجھکو اِس طرح تب کئے ارشاد
کہ کرے راہ میں خدا کے جہاد

اور زیادہ اگر میں حضرت سے
عرض کرتا مجھے خبر دیتے

کہ یہ پانچوں نماز کو مولا
ہے بلاشبہ تم یہ فرض کیا

اور کامل کریگا اِن کا رکوع
اور بجا لاویگا بھی اِنمیں خشوع

نہ کرے جو کوئی اہتمام ایسا
حق تعالیٰ یہ عہد نا ہوگا

شبِ معراج میں جب آئے مساز
فرض پہلے ہوئیں پچاس نماز

حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا
اجر پنجاہ کا جو اُس میں رکھا

وہ خیابان السّیر میں دیکھو تم
ہے مقرر رسالۂ تسنیم

کہ مواہب میں از ابنِ اسحٰق
یہ روایت ہے انکو اطلاق

ظہر کے وقت آئے ہیں جبریل
اور حضرت سے یوں کہے بتفصیل

تب ندا شاہِ دین کروائے
سارے اصحاب آ کے جمع ہوئے

یعنی خود ہی امام ہو جبریل
اوّلِ وقت میں پڑھے بتفصیل

آپ ہی ہوا امام روح امینؑ
پڑھے ہیں عصر کی نماز یقیں

بعد ازاں جب شفق غروب ہوا
کئے یونہی ادا نمازِ عشا

دوسرے دن بھی جبریل آئے
ظہر اُس وقت پر بجا لاوے

یعنے جب غیر سایۂ اصلی
ہو چکا پورا ایک سایہ ہی

اور غروب آفتاب جبکہ ہوا
کئے مغرب کی تب نماز ادا

ثلث یا نصف شب ہی گزری جب
وہ نماز عشا پڑھے ہیں تب

وقت ممتد ہوا ہے فجر کا تب
ہیں پڑھے صبح کی نماز وہ جب

بعد جبریلؑ نے نبی سے کہا
کہ ہے یہ وقت اگلے نبیوں کا

بہر تعلیم آ کے روح امینؑ
کئے دو دن امامت آپ یقیں

وقتِ ظہر کا اختلاف

میں کیا عرض یا رسول اللہ
اور بھی کہا ہے کیجئے آگاہ

کہا راوی نے مجھ کو پیغمبر
اتنی باتوں سے تب دئیے ہیں خبر

اور عبادہؓ ابنِ صامت نے
یوں روایت یہ کی ہے حضرت سے

جو کوئی اِنکا وضو کرے بہتر
اور پڑھے اِنکو اِنکے وقتوں پر

حق تعالیٰ یہ عہد ہے یہ سنو
کہ وہ رحمت سے بخش دے اسکو

بلکہ چاہا تو اُس کو بخشے گا
گر نہ چاہے عذاب دیویگا

پھر تخفیف بعد ازاں کئے بار
جب کئے عرض احمدِ مختار

میں نے اسکا بیان آکے نیک مزاج
لایا ہوں در رسالۂ معراج

پنجگانہ نماز کے اوقات
اب میں لکھتا ہوں اختصار کیساتھ

کہ وہ معراج کی شبِ فیروز
بالیقیں جب گزر کے آیا روز

کہ کہی جائے اب ندائے نماز
جمع تا ہوویں سب برائے نماز

جبکہ پایا ہے آفتاب زوال
تب پڑھے ظہر اُسے نکو منوال

بعد ازاں غیر سایۂ اصلی
جب ہوا ایک سایہ سے بھائی

اور ہوا جبکہ آفتاب غروب
پڑھے مغرب بھی ہیں اسمیں بااسلوب

بعد ازاں جبکہ شقِ فجر ہوا
کئے یونہی نمازِ صبح ادا

کہ ہر ایک چیز کا جو ہے سایہ
جب برابر وہ چیز کے آیا

بعد ازاں جب ہوئیں دو سائے
عصر کی تب ادا نماز کئے

جانیو یہ نماز مغرب کی
پڑھے دو دن بھی ایک وقت ہی

ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا
جانیو تم یہ شک ہے راوی کا

یک روایت ہے فجر کی وہ نماز
وقت اسفار میں پڑھے بہ نیاز (صبح کی سفیدی)

یہ دونوں وقت کے جو ہیں مابین
وہی وقتِ نماز ہے بے شین

اور وقتوں کا اوّل و آخر
کئے دو وقت پڑھ کے وہ ظاہر

نزد سہ ائمۂ امجد
شافعیؒ اور مالکؒ و احمدؒ

اور نزد ثلاثہ اسکے مشہور
یک روایت ہے بوحنیفہ یاس
پر دو سائے تلک بھی ہی سطور
جو ہے مروی ابو ہریرہ سے
اور روایت ہی صاف اک دوسری
ہے ہدایہ میں اس طرح مذکور
کہ کریں وقت ظہر میں وہ وصل
اور ائمہ میں اختلاف آیا
بلکہ بے شبہ مذہب مختار
کریں وہ سائے بعد عصر ادا
کہ نہو آفتاب متغیر
بلکہ خورشید خوب تاباں ہو
کہ خبر اس نے دی رسول خدا
ابن مسعود کا سمجھ مقصود
کہے بعضے کہ جب ہو پھر بلند
اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں
اور اثبات کی دلیل ہے یہ
جو کہ جانو غروب کے آگے
چاہیئے باقی رہتیں بھی پڑھے
کیونکہ دو دن بھی جبرئیل امیں
اور جب تک شفق ہے بہ سما
اور سانہ عشا کا وقت اخیر
لیک اکثر عمل پیمبر کا

ابو یوسف محمد اور زفر
وقت آخر ہے وہی ہو سو اس
بو حنیفہ کا مذہب مشہور
کہ رسول کریم فرمائے
کہ اسی ظہر سے کرو ٹھنڈی
سخت گرمی وہ ملک میں مشہور
ویسے موسم میں تاکرے تعجیل
ہر کوئی یک حدیث ہے پایا
علما کا یہی ہے بے انکار
تاکہ بالاتفاق ہووے ادا
ساتھ زردی کے اے نکو مخبر
اور بلند و سفید درخشاں ہو
کرتے تھے عصر کی نماز ادا
اس سے تاخیر عصر کی ہی نمود
یک دو تیر سے برابر اے دلبند
آخر وقت عصر غیر گماں
ہے صحیحین کی حدیث صحیح
ایک رکعت بھی عصر کی پاوے
بس نماز اپنی وہ تمام کرے
ایک ہی وقت پر پڑھے ہیں یقیں
بے شبہ وقت مغرب کا
فجر کے ہی طلوع تلک اے خبیر
جانیئے ثلث شب تلک ہی بھی

جانیئے وقت ظہر کا آخر
اور بعضوں نے اسطرح لکھا
بوحنیفہ کے اس سخن پہ دلیل
کہ یقیں سخت تر ہو گرمی جب
یعنے پڑھنے میں ظہر کے اے خبیر
رہتی ہے ایک سائے سے بھی زیادہ
الغرض ظہر بوحنیفہ پاس
بس لکھے احتیاط ہی اسمیں
کہ کریں تب نماز ظہر ادا
افضل وقت عصر لے وہ ہوں
آخر وقت عصر ہے تب تک
ابن مسعود کی حدیث جلیل
رہتا حالانکہ آفتاب سفید
جب تلک نا ہو پھر متغیر
تب تلک وہ نہیں ہو متغیر
رہے باقی یقیں سمجھ تب تک
بوہریرہ نے جو دیا ہے خبر
بس بلاشک وہ عصر کو پایا
اور مغرب کے وقت تو اے نیک
جانیئے جب غروب ہو خورشید
جب کہ غائب شفق سما سے ہوا
لیک تا ثلث شب ہی افضل جان
کہ صحیحین بیچ اسے بھائی

ایک سائے تلک ہے اے ماہر
کہ اسی قول پر ہی ہماں فتوی
جانیئے یہ حدیث ہے بے قیل
اسکو ٹھنڈی کرو نماز سے تم
اول وقت سے کرو تاخیر
ٹھنڈی کرنے سے بس یہی ہے مراد
تب ہے دو سائے تک اے نیک اسمیں
کہ نماز میں ہو وقت تنگ میں پیر
نہو جب تک تمام یک سایہ
تب تلک ہے ابوحنیفہ پاس
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
ہے بلاشک و شبہ اسپہ دلیل
نہیں ہوتا تغیر خورشید
یعنے اسپہ ٹھہر سکے نہ نظر
اور ہوتی ہے خیرہ اسپہ نظر
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر
یعنے اسکی ہوی نماز ادا
دیکھ بالاتفاق ہوگا نیک
وقت اس کا شروع ہوا اے سعید
ہوا تب سے شروع وقت عشا
یک روایت میں آ دھی شب ہے علیل
عائشہ کی حدیث یہ آئی

وقت ظہر
وقت عصر
وقت مغرب
وقت عشا

کہ رسول خدا نماز عشا
پڑھتے تھے اور صحابہ والا
چرخ سے کم ہوئے کے بعد شفق
بالیقین ثلث رات تک الحق

ابوبرزہ نے دی خبر اے حبیب
کہ عشا کی نماز کی تاخیر
دوست رکھتے تھے سرور عالم
یعنی تا ثلث لیل اے اکرم

اور نماز عشا کے آگے خواب
رکھتے مکروہ وہ شفیع جناب
اور مکروہ رکھتے خیر ورا
گزبا باتیں پس از نماز عشا

ہاں اگر دفع ماندگی کے لئے
کبھی سو وے بھی اٹھ نماز پڑھی
اور باتیں بھی نیک بعد عشا
گر کرے جائز ہے یہ بھی روا

پڑھی تنہا رسول کا دستور
ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور
فرض و سنت کے بعد مغرب کے
نفل چھ رکعتیں بھی پڑھتے تھے

بعد دولت سرا طرف آتے
ما حضر جو ہے نوش فرماتے
جانور جو کہ رہتے اے اکرم
ناقہ خاص اور اسپ و غنم

حال دریافت انکا فرماتے
بے زباں تا کہ نا رہے بھوکے
ایسے کاموں سے گھر کے فارغ ہو
بعد تشریف لاتے مسجد کو

اسمیں ایک پہر شب گزر جاتی
آتے ایسے میں سب صحابہ بھی
پس جماعت کو اپنے ہمرہ لے
وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے

پھر نہ باتیں زبان پر لاتے
وہیں دولت سرا طرف آتے
سورۂ ملک و سورۂ سجدہ
اور زمر اور مسبحات اسرا

اور تسبیح و حمد و تکبیرات
پڑھ کے سوتے تھے وہ جلیل الذات
پس ہے سنت یہی کہ بعد عشا
نہ کریں بات غیر ذکر خدا

لیک اس ملک کی مساجد میں
یہی معمول ہے معابد میں
اول وقت پڑھ عشا اے ہمام
کرتے ہیں اس کے بعد اکل طعام

گرچہ بانو نکی پڑتی ہے حاجت
پر کرے احتیاط بے غایت
کہ کریں نا کلام لایعنی
کریں باتیں ضروری و دینی

اور جابر کی ہے حدیث میں جاں
کہ صحیحین کے جو ہے درمیاں
لوگ حاضر رہیں زیادہ جب
کرتے حضرت عشا میں جلدی

اور اگر لوگ کم رہیں اے خلیل
کرتے کچھ انکے انتظار میں ڈھیل
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
کہ جماعت کثیر کے خاطر

کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر
ہے روا بلکہ مستحب اے سیر
پس امام اور تا بعال اس کے
آئے اس بات پر یہی اس لئے

کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر
تا جماعت کے لوگ ہو دیں کثیر
ورنہ بیشک جو وقت ہے اوّل
ہے یقیں اپنے ذات میں افضل

پر ہو ادھم ہوا ایسے جب صاحب
جا تو تاخیر ہو دیگی واجب
اور حدیث معاذ میں آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

مگر اس نماز میں تاخیر
یعنے ہے وہ عشا اے با توقیر
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام
امتوں پر دئے گئے ہو تمام

کوئی امت جو تم سے آگے تھی
نہ نماز عشا پڑھی ہوگی
یہ حدیث شریف بھی ہے دلیل
کہ عشا دیکھ پڑھے تعجیل

اور وقت نماز صبح فسان
صبح صادق ہی ہو شروع پہچان
اور بلا شبہ اس کا وقت اخیر
ہے یقیں تا طلوع مہر منیر

لیک افضل یقیں نماز بیاں
وقت اسفار فجر ہے پہچان
اور اس بات کی دلیل قوی
ہے سفر حدیث رافع کی

راویا جس کے تین ہیں مسعود
دارمی، ترمذی، ابو داؤد
کہ کہے اس طرح شہ ابرار
تم کرو ساتھ فجر کے اسفار

یعنے تم صبح کی نماز جلیل
روشنی میں ادا کرو بے قیل
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے
آخری رات سے معظم ہے

حضرت کا وظیفہ و وقت سحر اور

وقت نماز صبح

[illegible]

یعنی اسمیں بڑا ہے اجر و ثواب
کہتے ہیں اس ہی وقت کو اسفار
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز
یعنی چالیس آیتیں اے یار
گر ہوا ہو وضو وہ غیر جواز
مذہب شافعی میں در تغلیس
اس اندھیری کا نام ہے تغلیس
کہ نماز صبح سے آ جاناں
یعنی کرتے ہیں شروع اندھیری سے
عورتیں تب نماز پڑھ پھریں
ابو برزہ نے جو کہا ہے مگر
معرفت عدم معرفت ہر دو
الغرض یہ دونو حدیث جلیل
وہ اندھیری کے وقت اور سال
دیکھو حضرت نے بیچ مزدلفہ
اور ہے قول مصطفیٰ اسفار
اور طحاوی نے یوں کہا کہ کمال
تا ہو ہر دو حدیث میں توفیق
ابتدا اور انتہائے نماز
اور نزدیک شافعی کے قبیل
بو حنیفہ کے پاس صبح کی ڈھیل
اور نماز عشا کے اندر ڈھیل
اور جلدی نماز مغرب کی

نہیں اس کے ثواب کو ہی حساب
شرح مشکوٰۃ میں ہے یوں آئے یار
وقت اسفار میں کریں آغاز
یا پڑھے شصت یا کہ صد بشمار
پھر وضو کر دھر اسکے وہ نماز
آگے اسفار کے پڑھے اگر ایس
پڑھے اسمیں نماز با تغلیس
فارغ اس وقت ہوتے شاہ زماں
روشنی میں تمام کرتے تھے
چہرہ زن کو اپنے ڈھانپی دہیں
ہمنشیں کو پچھانتا تھا بشر
ہو سکے وجہ قرب بعد کا ہو
مذہب شافعی کے ہینگے دلیل
صبح کی جو ادا کیے ہیں نماز
تب کئے صبح کی نماز ادا
قول راجح ہے فعل سے آیا
اس اندھیری میں ہو کرے آغاز
بس یہ تاویل نیک ہے تحقیق
ہووے اسفار میں ہی اختتام
سب نمازوں کو چاہیئے تعجیل
روشنی نشر پائے تک ہے قبیل
ثلث شب تک ہی مستحب ہے قلیل
ہے یہ اجماع مستحب اے ذکی

صبح کی روشنی جو خوب کھلے
اور اسی شرح میں ہے کہ مرقوم
حد اسفار سن یہ لکھتا ہوں
اور یہ ترتیل سے پڑھا جاوے
اور یہ عرصہ کے درمیان یقیں
روشنی پھیلنے کے ہو آگے
شافعیہ کی ہے دلیل یہی
آدمی اپنے ہمنشیں کے تئیں
یہ حدیث عائشہ سے ہے منقول
جانیو صبح کی اندھیری میں
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
بس یہ ہر دو حدیث کی تطبیق
اور دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
کہ کہے لوگ آج حضرت نے
فعل ہے جو روایتیں آئیں
اور اسفار میں تمام کرے
لیک بے شبہ ظاہر مذہب
ہاں مگر اسقدر نہ ہو تاخیر
اور بلا فرق موسم اے اکمل
اور گرمی ہے صبح کی تاخیر
اور ہے تاخیر عصر کی افضل
اور مقرر یہ موسم گرما

منتشر ہووے چو طرف پھیلے
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
پڑھ سکے جسمیں قرأت مسنون
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
نہ طلوع آفتاب ہووے کہیں
ایک تاریکی اور اندھیری رہے
ابو برزہ نے جو روایت کی
روشنی میں پچھانتا تھا یقیں
صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
وہ نہ ہرگز پچھانی جاتی تھیں
کہ پچھانی نہ جاتی تھیں عورات
اس طرح یہ ہے جانیو تحقیق
کہ وہ پیغمبر رفیع جناب
کوئی ضرورت کے واسطے اے کرام
وقت معمول سے پڑھے آگے
کہ پڑھے صبح وہ اندھیری میں
خوبتر قرأت دراز پڑھے
حنفیہ کا ہے یہ سن لو اب
کہ طلوع آفتاب ہوئے سیر
وقت اول ہے مطلقاً اکمل
دھوپ ٹھنڈی ہوئی تلک اے ضمیر
تا نہ ہو آفتاب متبدل
مذہب مالکی کے بعض علما

ظہر کی ڈھیل منفرد کے تئیں
دیکھ افضل ہے جانتے ہیں یقیں

ایک مالک کا مذہب مختار
ہے جماعت کو مستحب آئے یار

اور مذہب میں اسکے اے اکمل
لیک تقدیم عصر ہے افضل

اور جلدی عشا کی اے اکمل
پاس مالک کے ہے سمجھ افضل

اور تاخیر میں بھی باک نہیں
جمع آنے کو لوگ گر ہو یقیں

اور جو موسم کے درمیاں اے امیں
نہ نمودار ہووے ابر یقیں

عصر کی ڈھیل اسمیں ہو سو اس
ہے یہ افضل امام احمد پاس

اور تقدیم صبح اس کے یہاں
یک روایت میں ہے یہ افضل جاں

اور اسفار یک روایت سے
جاں افضل لکھے ہیں پاس انکے

اور دلائل یہ سب کے غیر قصور
شرح مشکوٰۃ میں ہیں سب مذکور

انسے لکھتا ہوں میں یہاں بعضے
دیکھ اس شرح میں تھیں دوسرے

اور دلائل ہمارے مذہب کے
جو ہیں ثابت صحیح حدیثوں سے

اس بیاں میں یہاں بقدر ضرور
موخر و مختصر ہوے ہے مذکور

اور ابواب یونہی سب دوسرے
ہیں مدلل کتاب و سنت سے

وہ جو کہتے ہیں بعضے جہلا اب
ہے خلاف حدیث یہ مذہب

انکی یہ جرأت و جسارت ہے
اور جہالت ہے اور غباوت ہے

انکو اور ہم کو سب کرم سے رب
دیوے انصاف اور علم و ادب

اور فضیلت میں پہلی وقت کے ہاں
جو حدیثیں صحیح آئیں یہاں

انسے یک دو حدیث اے اکرم
دیکھ کرتا ہوں اب یہاں ہی رقم

یوں روایت کیا ہے ابن عمر
کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر

اول وقت کے نماز میں ہی
جانیو ہے خدا کی خوشنودی

آخر وقت میں ہے عفو خدا
یعنے بخشے گا اور نہ پکڑیگا

شرح میں اس حدیث کی سن بات
لکھا اسطرح شارح مشکوٰۃ

جن نمازوں کے درمیاں اے امیر
مستحب آئی ہے یقیں تاخیر

چونکہ آیا ہے فجر کا اسفار
اور تبرید ظہر کی آیا بار

ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود
وہ نہیں ہے مخالف مقصود

اور دی بی بی عائشہ نے خبر
کہ مقدس جناب پیغمبر

کوئی نماز وقت آخری نہ یہاں
نہ پڑھے اپنی سونت تک دو بار

یعنے چاہا کسی نے ہو حاضر
جانیں تا وقت اول و آخر

اسکو بتلانے پانچ وقت آئے ہیں
پڑھے دو دن نماز سرور دیں

وقت اول پڑھے ہیں پہلے روز
وقت آخر پڑھے ہیں دوسرے روز

ساتھ جبرئیل کے بوقت اخیر
پڑھے ایکدن نماز جو اے میر

خارج بحث ہے وہ بات اے یار
یک روایت میں آیا ہے دو بار

اس خبر کی روایت آ سمجھائی
دیکھئے شیخ ترمذی نے کی

اور انس نے کہا کہ شاہ انام
سخت گرمی کے رہتے جب ایام

کرتے تھے تب نماز ظہر میں ڈھیل
اور دوسری ہیں کرتے تھے تعجیل

یہ حدیث شریف نسائی نے
دیکھ لایا کتاب میں اپنے

اذاں کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ اذاں کا بیاں
تجھے ہے ثابت حدیث سے اے جاں

جبکہ ہجرت تھا سال پہلا
یک روایت ہے سال تھا دوسرا

تب مدینہ میں اے انکو عنواں
ہوئی مشروع قامت اور اذاں

یہ سبب اسکا لکھتے ہیں سنئے
کہ صحابہ یہ مشورت ہیں کئے

وقت پر لوگ جمع ہونے لئے
کیا کریں کام تب کہے بعضے

باجا ناقوس ہم بجائے نماز
جوں نصاری بجائیں بر انداز

کہے بعضے بجاوے قرن یقیں
مثل قرن یہود یہ آئیں

کہے بعضے بلند جائے ہیں
آگ سلگاویں تاکہ سب دیکھیں

پھر یہ چیزوں کو نا پسند کیے　کیا کریں کام اس ہی فکر میں تھے
دیکھا عبداللہ ابن زید نے خواب　آیا ایک شخص آسماں سے شتاب
ایک ناقوس اس کے ہاتھ میں تھا　اسکو عبداللہ اس طرح پوچھا
کیا یہ ناقوس بیچتا ہے تو　وہ کہا کیا کرے گا تو اسکو
کہا لوگوں کو از برائے نماز　میں بلاؤنگا اس کا کر آوازہ
کہا اس شخص نے تجھے ای عزیز　میں سکھاتا ہوں اس سے بہتر چیز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات　اور اذاں کے کہا ہے سب کلمات
اور بولا اقامت ایسا ہی　الغرض جبکہ بعد صبح ہوئی
اس نے حضرت کے پاس ہو حاضر　خواب اپنا کہا وہ سب ظاہر
سن کے فرمائے سید والا　خواب سچا ہے گر یہ چاہے خدا
جا کے اب تو بلال کو سکھلا　تا اذاں وہ کہا کرے ایسا
اسکی آواز ہے بلند اکثر　نرم تر اور بہت ہی شیریں تر
عمر فاروق جب سنے یہ اذاں　دوڑتے آئے اس طرح جولاں
اپنی چادر کو کھینچتے تھے تب　اور کئے عرض مصطفے سے تب
میں بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا　دیکھا عبداللہ خواب میں جیسا
کہے گر تو بھی یونہی دیکھا ہے　شکر اللہ کا ہم کو کرنا ہے
یعنی دو خواب یک ہے بے ریب　تو ہے بے شبہ حق سے ملہم غیب
کہے بعضے کہ حضرت صدیق　خواب ایسا ہی دیکھے ہیں تحقیق
اور لایا امام غزالی　در کتاب وسیط متعالی
کہ رسول خدا کے دس اصحاب　دیکھا ایسا ہی خواب صدق انتساب
کہے اصحاب چار وہ بعضے　سات انصار تھے یقیں ان سے
اور خبر مرتضی علی نے دی　شب معراج میں جناب نبی
جبکہ پہنچے بہ درگہ مولا　یک فرشتہ وہاں سے تب نکلا
پوچھے جبرئیل سے شہ عالم　کون ہے یہ فرشتہ اکرم
کہے سوگند ہے وہ مولی کی　آپکو جس نے ہے رسالت دی
میں مقرب ہوں گرچہ درگہ کا　نہ کبھی اس ملک کو میں دیکھا
اس فرشتے نے تب وہاں دو بار　کہا اللہ اکبر اے ہشیار
پس پردۂ جلال وہیں　یہ ندائے بزرگ آئی یقیں
میرے بندے نے سچ کہا یہ سب　کہ بلاشبہ میں بڑا ہوں رب
پھر جو باقی اذاں کے تھے کلمات　وہ کہا ہے تمامی پاک صفات
شب معراج میں وہ شاہ جہاں　جانئے گرچہ یہ سنے تھے اذاں
پر نہ آیا تھا حکم اے دمساز　کہ اذاں لیوے از برائے نماز
جب تلک مکہ شریف میں تھے　بے اذاں ہی نماز پڑھتے تھے
پس مدینہ کو آئے جب اصحاب　جب کئے مشورت وہ دیکھے خواب
وحی بھی تب خدا سے آئی عیاں　کہ سنے تھے جو آسماں پہ اذاں
اسکو جاری کرے زمیں پہ بھی　تب ہی سنت ہے یہ شروع ہوئی
کبھی حضرت کہے ہیں یا نہ اذاں　اختلاف اسمیں عالموں کا ہی جاں
یہ روایت کیا ہے قول عقبہ　یک سفر میں میں شہ کے تھا ہمراہ
دیکھا وقت زوال پہنچا جب　کہے حضرت اذاں و قامت تب
اور کئے ظہر کی نماز ادا　ہے تہایہ میں دیکھ یونہی لکھا
کبھی نعماں کبھی بولتا تھا اذاں　ابو یوسف کو مقتدا گرداں
پس فضیلت اذاں کی ہے یہ بڑی　دیکھئے یہ حدیث مصطفوی
کہ جو بہتر ہے تمسے دیوے اذاں　اور قاری کرے امامت ہاں
اور موذن اذاں کہیگا جب　رکھنا کانوں میں انگلیوں کو تب
کلمات اذاں کے بھی ادا نا　کہ جدا ٹھہر ٹھہر کے کہنا
اور بالعکس اس کے اے بھائی　کرنا اقامت کے درمیاں جلدی

حضرت نے شب معراج میں ایک فرشتے سے اذان سنی بیان

مشروعیت اذان ابتداء ہجرت

سب یہ باتیں بغیر شبہ و گماں
نور ہے مخفی اور پوشیدہ
اور یہ نیت زباں ہر در باب
تابعیں اور چار امام سے بھی
آیا فقہا میں اختلاف نے لے
اور بعضوں نے مستحب ہی لکھا
اور ہے ثابت کہ مصطفیٰ یہ نماز
یہ ہے اکثر حدیث کا مطلب
جوں امام طحاوی عالیشان
یعنی رفع یدین پہلے کرے
اور اسی پر بہت ہی ہیں علما
ایسی ہی اک حدیث اک بھائی
اور اٹھاتے تھے ہاتھ گوش تلک
یک حدیث صحیح مسلم کی
اور مذہب امام احمدؒ کا
بعد ازاں سیدھے ہاتھ کو سر دور
نیچے سینے کے ناف کے اوپر
اور مذہب امام احمدؒ کا
اندریں باب ترمذی نے کہا
اور دعائیں سوائے اس کے جاں
ابو یوسف کے پاس آگے تھیں
اور توجیہ نماز سے آگے
بعد کرتے تھے استعاذہ ادا

بس احادیث سے ہے ثابت جاں
کہ ہے دل سے علاوہ نیت کا
نہ تو حضرت کیے ہیں نا اصحاب
اسکے اثبات پر گیا نہ کوئی
کہہ ہے بدعت ہی بعض اسکو لکھے
اور اس کا سبب یہی لکھا
کرتے تکبیر سے یقیں آغاز
ابو یوسف کا بھی یہی مذہب
اور اسی پر گیا ہے قاضی خاں
اور تکبیر بعد اس کے کہے
اور ہدایہ اصح اس کو کہا
بیہقی نے سنن میں ہے لائی
اور کبھی اپنے سر دو دوش تلک
سند ان دو امام کی ہے یہی
یک روایت سے بھی یہی ہوگا
اپنے رکھتے تھے دست چپ اوپر
مذہب شافعیؒ میں ہے اشہر
مذہب بو حنیفہ سا ہوگا
کہہ ہے وسعت جو کچھ کریں روا
شافعی پاس فرض و نفل میں لا
آئے توجیہ اور ثنا سردو
جا بجا لوگ پڑھتے ہیں بعضے
یعنی پڑھتے اعوذ بعد ثنا

حضرت کی نماز کی صفت اور نیت کا بیان

پس مقرر نماز کی نیت
کوئی صحابیؓ سے اسکا استحباب
پس ہے بدعت محدثوں نے کہا
کیونکہ نیت زباں سے ہے مقبول
کہ یقیں پر حضور نیت دل
اور اٹھاتے تھے اپنے سر دو ہاتھ
اور فقہائے حنفیہ سے بھی
اور بعضے حدیث میں ہے آ میر
یہی مذہب ہے بو حنیفہ کا
اور رفع یدین پر اے فہیم
یہ تینوں بھی فعل حضرت سے
بو حنیفہ کا مذہب اول
اور مذہب ہے جانیو دوسرا
اور آئیں حدیثیں ایسی بھی
پر اماموں میں اختلاف ہے جان
اور ہے زیر ناف نزد امام
یک روایت میں اختلاف ہی صاف
اور ثنا اس کے بعد پڑھتے تھے
حنفیہ پاس وہ دعائیں سبھی
پر طحاوی نے اختیار لکھا
وہ نہیں ہے موافق سنت
اور بعد اعوذ بسم اللہ

فرض ہے دل سے ہی آیا کی صفت
بھی نہ پہنچا ثبوت کو بصواب
ہے سو اب تیں دیکھ یونہی کہا
نہیں منقول ہے نہ فعل رسول
ایک تائید اس سے ہی حاصل
پہلی تکبیر کے ہی بمانیے سا
یک جماعت اسی پہ گئی
آئی تکبیر کے لئے تاخیر
اور محمدؒ کا بھی یہی ہوگا
آئی تکبیر کی بھی ہے تقدیم
مختلف ہیں یہ گاہ گاہ ہوتے
ہے اسی پر بھی احمدؒ حنبل
شافعیؒ اور امام مالک کا
مختلف یہ بھی ہوگا فعل نبیؐ
کہ رکھیں اپنے سر دو ہاتھ کہا
اور یہی بعضے شافعی کا کلام
باندھے سینہ پہ یا بزیر ناف
بعد وَجَّهْتُ وَجْهِيَ اس کے
خاص آئے نماز نفل میں بھی
پڑھے توجیہ یا کہ پہلے ثنا
محض لوگو نہیں ہو گئی عادت
پڑھتے تھے وہ رسول عالیجا

پڑھنا بسم اللہ اسے نکو سیرت
بو حنیفہؒ و ثوریؒ و احمدؒ
عمرؓ فاروق و حیدرؓ کرار
اور ہے مروی انسؓ سے اے دلبر
جہر بسم اللہ بس کسی سے بھی
اور بہ سفر سعادت اے اکرم
اور اپنے کتب میں یوں لکھے
تھا وہ تعلیم کے لئے بہ جہاں
اور اپنی کتاب میں بہ صواب
کہ عمل اہل علم کا اکثر
تابعین کرام سے سفیانؒ
سب کہتے ہیں جہر بسم اللہ
اسمیں لایا ہے یہ حدیث نبیؐ
ترمذی نے مگر کہا رکھ یاد
اور ابن عمرؓ و ابن زبیرؓ
آئے ہیں گے ثبوت جہر میں جو
کہ بلاشبہ شعبی و نخعی
اعمش و بو عبیدہ بس یہ سب
مگر اسکی سند میں ہے اختلال
جہر میں تسمیہ کے اے بھائی
ہیں صحیح و کثیر و ارجح سب
کہتے اس کے اخیر میں آمیں
اور احادیث آئی ہیں سے ایک

جان بالاتفاق ہے سنت
بس یہ تینوں ائمہؒ امجد
ابن مسعودؓ اور ہے عمارؓ
کہ پڑھا ہیں نبی کے ساتھ نماز
نہ سنا ہوں نماز میں میں کبھی
دیکھئے اس طرح کہا ہے رقم
شارحان حدیث سے بعضے
چونکہ گاہے نماز ظہر میں جاں
ترمذی نے کہا ہے عقد دو باب
تھا یہی از صحابہؓ سرور
جو ہے ثوری سے مشتہر جہاں
نہ کہیں بلکہ پڑھ لیں آہستہ
ابن عباسؓ نے روایت کی
نیں قوی اس حدیث کے اسناد
اور کئی تابعین ہیں بالخیر
کہا حاکم صحیح ہیں ہر دو
اور قتادہ و شیخ اوزاعی
رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب
کئے اہل حدیث قال و مقال
نہ حدیث صحیح کوئی آئی
بو حنیفہؒ کا ہے یہی مذہب
جہر میں جہر سر میں سر آمیں
جہر آمیں بولنے میں دیکھ

لیک پڑھنے میں جہر اور خفا
پنج اصحاب سے سن اے بھائی
اور ابن زبیرؓ عالی شاں
اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ
ہیں یقیں اس حدیث کے راوی
کہ کبھی جہر اور کبھی اخفا
کہ جو مروی ہے وہ حبیب الٰہ
جہر قرأت پڑھے شہؐ امت
ایک در ترک جہر بسم اللہ
ابوبکرؓ و عمرؓ علیؓ عثمانؓ
اور ابن مبارکؒ و احمدؒ
اور لکھا ہے دوسرا جو باب
کہ نماز و نہیں وہ رسولؐ خدا
لیک قائل ہیں اس کے چند اصحاب
ابن عباسؓ کی حدیث مگر
اور ابن الہمام نے اظہر
عمر عبد العزیز نیک نہاد
بعضے حفاظ نے کہا ہے فصیح
ابن تیمیہ دارقطنی سے
اور لکھے ترک جہر میں آئے یار
اور حضرتؐ زبعد بسم اللہ
قوم بھی کر موافقت یکبار
یہی مذہب امام احمدؒ کا

ہے اما سو نہیں اختلاف آیا
وہ روایت کئے ہیں اخفا کی
یہی پانچوں علیہم الرضوان
اور عثمانؓ ذی الوقر کیسا
دارقطنیؒ و احمدؒ و نسائیؒ
پڑھتے تھے تسمیہ رسولؐ خدا
کبھی پڑھتے تھے جہر بسم اللہ
جان لیں تا پڑھیں فلاں سورت
اور لکھا ہے انہیں سے آگاہ
اور دوسرا سکھایا یہ ذی شاں
اور اسحٰقؒ سے بھی آئے امجد
ہے وہ اثبات جہر میں دریاب
پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ
بو ہریرہؓ انہیں سے ہے دریاب
بو ہریرہؓ کی بھی حدیث دگر
لایا ہے یوں ذابن عبد البر
اور زہری مجاہد و حماد
کوئی خبر جہر میں نہ آئی صحیح
نقل لایا ہے اس طرح سنئے
آئے ہیں جو حدیث اور آثار
پڑھتے تھے فاتحہ اسے حق آگاہ
کہتے آمین جہر بیچ پکار
اور ہے شافعیؒ امجد کا

جو ہے مذہب امام مالکؒ کا
ترمذی کی حدیث اے بھائی
کہا صحابہؓ و تابعین کا عمل
کہ امام نماز جو ہو گا ئر
ابن مسعودؓ سے بھی آئی شاں
ابھی وائل سے اس میں اے بھائی
جہر کرتے تھے کبھی زنہار
وہ حدیثیں یہ جہر اور خفا
ابن مسعودؓ کی حدیث یہ ہاں
جبکہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز
سورۂ قاف بھی کبھی پڑھتے
در نماز صباح جمعہ کے روز
شافعیہ کا جانئے یکسر
جب ہمارے یہاں ز فعل نبیؐ
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام
جانیں مکروہ اس کے غیر کو بھی
یا کہ وہ قرأت رسولؐ کو ہاں
اور وہ قرأت شریف رسولؐ
تا نہ سمجھیں عوام یوں اصلا
جمعہ کی شب میں در نماز عشا
جبکہ پڑھتے تھے پڑھتے خیر بشر
پڑھیں اس سا بھی بعصر و عشا
کہ مقرر حدیث اور آثار

ہمیں اس بات کا خلاف آیا
جہر و سر ہر دو باب میں آئی
ہے یہ اکثر اسی پہ اے اکمل
وہ کہے چار چیز آہستہ
ایسی ہی آئی ہے روایت جاں
یہ روایت صحیح ہے آئی
یعنی پڑھتے نہ تھے یہ تینوں پکار
ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا
بے تردد مدار ہے بہ جہاں
قرأت پاک ہمیں کرتے دراز
سورۂ روم پڑھتے تھے گاہے
پڑھتے تھے یہ دو سورۂ فیروز
ہے یہاں تک سدا عمل اس پر
نہیں ثابت مداومت اس کی
نقل کرتا ہے اے نکو انجام
اور اس کے سوا پڑھے نہ کبھی
گر پڑھے صبح میں تبرک جاں
بے تردد ہے مستحب مقبول
کہ نہ جائز ہے قرأت اس کے سوا
بھی وہی آئی قرأت والا
یونہی آئی حدیث ابن عمرؓ
پڑھیں مغرب میں بس قصار بجا
اندریں باب آئے ہیں بسیار

بو حنیفہ کے پاس ہے اخفا
اور ترجیح جہر کو وہ دیا
پر روایت کئے ہیں اہل صواب
کہ ثنا و تعوذ بسم اللہ
اور سیوطی کی اک کتاب ہما
کہ عمرؓ اور علیؓ اے نیک آئیں
اور ابن الہمام عالی شاں
لیک ایسا کہا ہے اس نے بھول
اور پس از فاتحہ وہ شاہ جہاں
ساٹھ آیت سے تا بصد آیت
کرتے قرأت کی بھی کبھی تخفیف
سورۂ سجدہ پہلی رکعت میں
کہ سوا اس کے دوسرے سورے
کسی سورے کی کوئی فوقیت یقیں
کہ وہ مکروہ تب ہوئے مسلم
نہیں مکروہ گر نہ ایسا ہو
نہیں مکروہ یہ چاہیئے کہ کبھی
لیک ہے شرط اور بھی سورے
اور دو رکعت میں جمعہ کے اے یار
اور سوا اس کے دوسرے سورے
اور جو ہے فقہ کی کتاب نہیں
مصطفےٰ کا یقیں عمل اس پر
اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر

یعنی آمین کہنا آہستہ
اور بخاری سے یونہی نقل کیا
اور جناب عمرؓ بن الخطاب
اور آمین اے خدا آگاہ
جو ہے جمع الجوامع اس کا نام
تسمیہ اور تعوذ اور آمیں
ابی وائل سے اے نکو عنوان
کہ یہ ہر دو حدیث ہیں معلول
کرتے تھے ختم سورۂ قرآں
پڑھتے اکثر وہ شافع امت
اور سفر میں معوذتین شریف
سورۂ ہر دو دوسری رکعت میں
نہیں پڑھتے ہیں صبح میں گاہے
ہے یہ مکروہ جانئے تعیین
کہ اسی کو سدا کرے لازم
پڑھے قرآں سے ہو میسر جو
پڑھے البتہ اور سورے بھی
بے تعین کبھی کبھی پڑھیے
پڑھتے دو سورے سید الابرار
ہیں طویل و قصیر قرآں کے
فجر اور ظہر میں طوال پڑھیں
تھے بلاشک و شبہ اس ہی پر
آئے حضرت رکوع میں اکبیر
کیا

کیا یہ تکبیر ہے بہ حالِ قیام
کہ ہدایہ میں دیکھ یونہی کہا
احمد و شافعی کے پاس امیر
ہر دو جانب حدیث ہیں یقیں
کہ یہ عادت ہے ترمذی کی سنو
پہلے لکھا ہے بابِ رفعِ یدین
پہلی تکبیر بولتے تھے جب
پھر بہ حالِ رکوع آتے جب
اکثر اصحابؓ و تابعین کا عمل
شافعی اور احمدؒ و اسحاقؒ
دوسرا باب اس کے بعد لکھا
ہے روایت کہ علقمہ نے کہا
میں بھی ویسی نماز با برکات
اور کہا ترمذیؒ نے السا ہی
پھر کہا اہلِ علم سے بسیار
قولِ سفیانِ ثوریؒ والا
کی ہے مالکؒ نے نقل از زہری
سنا والد سے اپنے عبد اللہ
پر نہ رفع الیدین ہے ایک بار
اور عاصمؒ بن کلیب شہیر
کہ نہ کرتے علیؓ تھے رفعِ یدین
اپنی آنکھوں سے میں کہا ہوں نظر
اور مجاہد کہا پڑھا میں نماز

یا ہے جھکنے کے وقت میں آ ہمام
نقل از جامعِ صغیر کیا
ہے یہ رفعِ یدین یہ تکبیر
لاتے ہیں جانبین انکو دلیل
کہ نقیں اختلاف جس میں ہو
اسمیں لایا ہے یہ خبر بے مین
وہ اٹھاتے تھے سر دو ہاتھ کو تب
اور اٹھاتے تھے سر رکوع سے تب
تھا مقرر اسی پہ اے اکمل
کہا عامل اسی کے تھے بہ وفاق
یہ حدیثیں وہ باب میں لایا
ابن مسعودؓ جو صحابی تھا
دیکھو پڑھتا ہوں آ تمہارے ساتھ
ابنِ عازب کی بھی حدیث آئی
از صحابہؓ و تابعینؒ کبار
ہے یہی اور اہلِ کوفہ کا
اور زہری نے ہے روایت کی
کہ کہا اِس طرح وہ حق آگاہ
پہلی تکبیر کے سوا یک بار
پدرِ حسن کا ز تابعین اے میر
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ پڑھے جب نماز ابنِ عمرؓ
پیچھے ابنِ عمرؓ کے اے دمساز

قولِ اکثر کا ہے یہی اے خبیر
اور اٹھاتے تھے جب رکوع سے سر
اور احناف کے یہاں بے مین
یہ حدیثیں سبھی بغیرِ قصور
عقد کرتا ہے اس کے وہ دو باب
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ
تا مبارک وہ سر دو کندھوں کے
تب کبھی حضرتؐ اٹھاتے سر دو ہاتھ
پھر ہوئے ہیں جو مجتہد آگاہ
پھر یہ رجحانِ اس حدیث ای نیک
کہ نہ کرتے تھے جس میں رفعِ یدین
کہا اس طرح اپنے یاروں سے
بس پڑھا اور کیا نہ رفعِ یدین
ابنِ مسعودؓ کی حدیث وہ پن
بے تردد اسی کے قائل ہیں
اور امامِ محمدؒ والا
بے تردد ز سالمِ ذی شان
کہ ہے تکبیر سنت اے دلبر
یہی قولِ امام ہے اشہر
تھا وہ لایا ہے جانئیے یہ بات
اور عبد العزیز ابنِ حکیم
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

کہ یہ جھکتے ہوئے کہے تکبیر
کہے تکبیر تب وہ خیرِ بشر
نہیں بعدِ رکوع رفعِ یدین
ہیں کتب میں حدیث کی مسطور
یونہی دو باب یاں لکھا بصواب
میں نے حضرتؐ طرف کیا ہے نظر
سر دو دستِ شریف ہوتے تھے
بعد اس کے لکھا ہے وہ یہ بات
مثلِ اوزاعیؒ اور عبد اللہؒ
ترمذی نے کیا اشارہ ایک
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ جو حضرتؐ نماز پڑھتے تھے
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
ہے بلا شبہ و شک حدیثِ حسن
یعنی بیشک اسی کے عامل ہیں
ہے مؤطا میں اپنی یوں لایا
ابنِ عبد اللہ بن عمر اے جاں
جب جھکے اور جب اٹھائے سر
اس میں آثار آئے ہیں اکثر
متعدد روایتوں کے ساتھ
نقل لایا ہے اس طرح اے فہیم
پھر نہیں وہ کئے ہیں رفعِ یدین
میں نے دیکھا کئے نہ رفعِ یدین

اور اسود کہا کہ میں دیکھا
ابنِ مسعودؓ اور علیؓ و عمرؓ
جب ہو ان کے خلاف ہیں منقول
ہوا عبداللہؓ یوں سخن پرداز
پہلی تکبیر کے سوا ہے میں
دیکھا وہ مسجدِ حرام میں آ
وہ اٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار
پہلے آنحضرتؐ آپ کرتے تھے
ابنِ مسعودؓ نے کہا ہے میں
ابنِ عباسؓ سے بھی ہی مروی
پس ہوا اس بیان سے اظہر
رفع اور عدمِ رفع ہر دو کبھی
کہا ابنِ الہمامؒ بحرِ کمال
پس نہیں دور ہے یہ امر سنو
یعنی زانو پکڑتے قوت سے
اور سجدے میں انکو رکھنا ضم
اور دو بازو آنحضرت اپنے پہلو سے
اور تسبیح یعنی بولتے سہ بار
یعنی ہو پانچ سات یا نو بار
نیک تا سب ہے منفرد کیلئے
عمر عبدالعزیزؒ بانمیز
کہ نمازانکی ہے مشابہ تر
کہ رکوع و سجود کی تسبیح

کئے حضرت عمرؓ نماز ادا
مشتہر ہیں بہ قربِ پیغمبرؐ
وہ کیا جائے کس طرح ہی قبول
کہ بلا شبہ میں پڑھا ہوں نماز
نہ کئے ہیں کوئی بھی رفعِ یدین
شخص واں یک نماز پڑھتا تھا
کہا ابنِ زبیرؓ اس کو ای یار
بعد ازاں اسکو چھوڑ ہی ڈالے
کئے جب تک رسولؐ رفعِ یدین
کہ تعین عشرۂ مبشرؓ بھی
کہ ہیں طرفین بھی حدیث و اثر
کہ کبھی رفع۔ عدمِ رفع کبھی
قول و فعل ایسے دراوائلِ حال
کہ یہ شئی بھی انہی قبیل سے ہو
اور رکھتے تھے انگلیاں کو کھلے
یعنی رکھنا ملی ہوی باہم
شاہِ کونینؐ دور رکھتے تھے
یہ ہے ادنیٰ کمال کا مقدار
بعض دسؔ بار بھی کہے ای یار
اور لازم امام کو ہے ولے
جب خلیفہ یہ تھا سعادت انگیز
بالیقیں با نمازِ پیغمبرؐ
پڑھیں دس بار اور رضا فترکو

پہلی تکبیر کے سوا ہے میں
بعد ابنِ عمرؓ کو بھی دیکھے
لایا ابنِ ہمامؒ لے آگاہ
حضرتِ سیدالبشرؐ کے ساتھ
اور نہایہ میں دیکھئے باخبر
جبکہ جاتا رکوع کے اندر
کرنہ ایسا نماز میں اے عزیز
یعنی بیشک یہ حکم اول تھا
جانو رفع الیدین ہم بھی کئے
پہلی تکبیر کے سوا ہے میں
پس کہی جائیگی یہی اب بات
یا اوائل میں فعل رفع کا تھا
بے تردد نماز میں تھے مباح
اور حضرتؐ رکوع جب کرتے
تین حالت ہیں انگلیوں کی جان
حالِ احرام اور تشہد میں
سیدھی رکھتے تھے پشت و سر و کمر
اور ہے افضل کہ تین ہی ہے زیاد
بعضے یہ قدر بھی لکھے ای حبیب
کہ رعایت وہ قوم کی بھی کرے
ساتھ اس کے امامِ دیں مالکؒ
کہ رکوع و سجود کی مقدار
اور نبیؐ جب سجود کرتے تھے

نہ کئے ہیں عمرؓ بھی رفعِ یدین
کہ نہ رفعِ یدین وہ بھی کئے
علقمہ نے سنا ز عبداللہؓ
اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ
یوں روایت کئے ز ابنِ زبیرؓ
اور اٹھاتا تھا جب رکوع سے
کیونکہ ہے یہ بھی ایک ایسی چیز
اور منسوخ بعد اس کے ہوا
جب وہ چھوڑے ہیں ہم بھی چھوڑ دئے
نہیں کرتے تھے گاہ رفعِ یدین
کہ دو باتیں بھی پاہیں اثبات
اور منسوخ اس کے بعد ہوا
بعد منسوخ ہو گئے بہ فلاح
سخت زانو پہ ہر دو کف دھرتے
کھلے رکھنا رکوع کے درمیان
حالِ اصلی یہ انکے انکو رکھیں
رکھتے تھے پشت کے برابر سر
لیک وہ طاق ہووے در تعداد
کہ وہ قدرِ قیام کے ہو قریب
کہ ضعیف اور ناتواں بھی رہے
مقتدی تھا کہا پس اے سالک
اسکو رہتا تھا اس قدر ای یار
آگے زانو زمیں پہ دھرتے تھے

بعد رکھتے دو ہاتھ اے گیانی
اور بعد اُس کے رکھتے پیشانی

اور مذہب ابو حنیفہؒ کا
احمدؒ و شافعیؒ و الا کا

مذہبِ مالکی و اوزاعی
پہلے رکھتا ہے دونو ہاتھ کو ہی

یعنی دو دست و پا بھی دو زانو
جبہہ و بینی ہے یک عضو جانو

اور ہے مکروہ گر اٹھے گا ایک
کہا ابنِ ہمامؒ یوں ہی دیکھ

اسطرح پر کہ دو بغل سے بھی
ہوتی ظاہر سپیدی اے بھائی

اور سجدے میں سر کو جب رکھتے
درمیاں ہر دو کف کے رکھتے تھے

کبھی کرتے تھے اس قدر تاخیر
کہ سمجھتے تھے لوگ تب اے امیر

اے برادر رکوع و سجدے میں
یونہی قومے میں اور جلسے میں

حدِ ادنیٰ یہ اُس کا ہے سن لے
پشت کے ہاڑ خوب ہو سیدھے

جانیو ہے نماز کی چوری
پوچھیے چوری نماز کی کیسی

ہے حذیفہؓ نے ایک دن دیکھا
شخص کوئی نماز پڑھتا تھا

ہوا فارغ نماز سے وہ جب
ہے حذیفہؓ بلا کے پوچھا تب

گر مریگا تو ایسی حالت پر
تو مرا ہوگا غیرِ فطرت پر

شافعیؒ اور امامِ احمدؒ پاس
ابو یوسفؒ کے پاس بے وسواس

اور جلسہ بھی دو سجود کے بین
فرض ہیں یہ امور سب بے مین

قولِ کرخیؒ سے واجب اے گیانی
اور سنت بقولِ جرجانی

اور بعضے ائمۂ مذہب
نقل شمنی کیا ہے یوں سن اب

تو اعادہ نماز کا ہی کرے
یعنی لازم ہے وہ دُھرا کے پڑھے

کہ امامِ محمدؒ اے مقبول
ترکِ تعدیل سے ہو اسئول

خوف کرتا ہو نہیں کہ اُسکی نماز
ٹوٹ جاویگی اور نہ ہوگی جواز

دُوسری رکعت کے واسطے اُٹھتے
ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے

اُس میں ہے اختلاف فقہا کا
یعنی اُس بیٹھنے کا حکم ہے کیا

کہے بعضے کہ قبلِ پیشانی
رکھے اپنی زمین پہ بینی

سُن یہی ہے کہ اپنے دو گوڈے
آگے ہاتھوں ہی کے زمیں پہ رکھے

اور کرتے تھے سجدہ شاہِ انام
ہفت اندام پر اے نیک انجام

اور سجدے میں گرد و پاؤں اُٹھے
تو بلا شک نماز ہی جائے

اور سجدے میں شاہِ موجودات
رکھتے پہلو سے دور ہر دو ہاتھ

دونو بازو بھی شکم کو اپنے
اپنے زانو سے دور رکھتے تھے

اور رکوع و سجود کے مقدار
کرتے قومہ و جلسہ بھی اے یار

اِس نمازِ شریف کو سرور
اب فراموش کر دئیے ہیں مگر

ڈھیل کرنے کے باب میں اشہر
ہاں احادیث آئے ہیں اکثر

اور ارشاد یوں کئے سرور
کہ یقیں چوریوں میں سب بدتر

کئے ارشاد وہ رسولِ انام
کہ رکوع و سجود نا ہو تمام

اور رکوع و سجود کو اصلا
آہ وہ ناتمام کرتا تھا

کیا کیسی نماز یہ تو ادا
نہ حقیقت میں تو نماز پڑھا

یعنے دینِ محمدی کے سوا
دوسرے دین پر مرا ہوگا

بس رکوع و سجود میں آرام
اور دونوں کے درمیاں بھی قیام

بو حنیفہؒ بھی اور محمدؒ پاس
یہاں دو قول ہیں اے رمز شناس

قومہ و جلسہ سنّت آئے ڈلے
مالکی بھی اسی پہ ہیں بعضے

کہ رکوع و سجود کی تعدیل
گر کبھی فوت ہوویگی بیقلیل

اور ایسا ہی سرخسیؒ بھی کہا
اور ابنِ ہمامؒ نے لایا

جو کہا کوئی نماز کے درمیاں
گر کبھی چھوڑ دیگا اطمیناں

اور ہے مروی جنابِ پیغمبر
دُوسرے سجدے سے جب اُٹھاتے سر

بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام
جلسۂ استراحت اُس کا نام

بعضے سنت کہے ہیں اُسکو جاں
جیسے مذہب ہے شافعیؒ کا عیاں

سجدہ

تعدیل ارکان

جلسۂ استراحت

کہ روایت کیا ہے ایسا ہی　مالک ابنِ حویرثؓ اے بھائی
ہیں اسی پر ثلاثۂ امجد　بوحنیفہؒ و مالکؒ و احمدؒ
نقل نعمانؒ کیا ہے اے دلبند　ابی عیاشؓ کا جو ہے فرزند
پہلی رکعت میں از سجودِ دوم　اور یونہی بہ رکعتِ سوم
ابن مسعودؓ سے بھی اے دلبر　اور علیؓ و عمرؓ و ابن عمرؓ
یونہی مروی ہے بالیقیں در باب　ہیں یہ بیشک اکابرِ اصحاب
جبکہ اُن کا عمل رہے ایسا　وہی اکثر عمل ہو حضرتؐ کا
اسطرح ہوتے ہیں تینوں امام　کہ اُسے صحبتِ رسولِؐ انام
اور وہ جلسہ استراحت کا　سرورِ دیں سے اُس نے جو دیکھا
اور اُٹھنے کے وقت ہر دو ہاتھ　رہے زانو پہ ہی اے نیک صفات
کیونکہ اسباب میں سے حسن اے بھائی　ابووائلؓ سے یک حدیث آئی
اور روایت کیا ہے ابن عمرؓ　کہ کئے منع سب کو پیغمبرؐ
یہ حدیثیں سمجھ اے فرخ پے　ابوداؤدؒ کی کتاب میں ہے
ٹیک ہاتھوں کو اپنے رکھ بہ زمیں　اٹھنا جائز ہے اُن کے پاس یقیں

تشہد کا بیان

بیٹھتے در قعود اس پر ہی　اور کھڑا کرکے پاؤں سیدھا بھی
پہلے قعدے میں شافعیؒ کے پاس　بس یہی طور ہے بلا وسواس
دوسرے قعدے میں افتراش نہیں　پر تورّک ہی اُن کے پاس یقیں
اسطرح پر زمیں پہ بیٹھے　کہ سُرین جائے زمیں سے لگے
شافعیؒ پاس جانو تمہیں بھی　ہے یہ طورِ تورّک اے بھائی
کیفیت ہوگی بوحمیدؓ کی　اُن سے کی ہے روایت ایسی ہی
دوسرے قاعدہ میں چارگانہ　بھی تورّک ہے پاس احمدؒ کے
دو تشہد ہیں جس نماز میں ہی　دوسرے قعدے میں ہی تورّک جا

بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا　ضعف و پیری کے عذر ہی سے تھا
کیونکہ دوسری حدیث بتقلیل　ہے یہ تینوں امام کی بھی دلیل
کہ صحابہؓ کو میں بہت دیکھا　جبکہ کرتے تھے وہ نماز ادا
سر اُٹھاتے جو دوسرے سجدے سے　یونہی اُٹھتے تھے بیٹھتے ہی نہ تھے
ابنِ عباسؓ اور ابنِ زبیرؓ　چھ یہ اصحابِ پاک سے باخبر
اور مقرب تھے مصطفےٰؐ کے سدا　پیروی میں بھی آپ کے یکتا
وہ روایت بنِ حویرثؓ کی　شافعیؒ کی دلیل جو ہوگی
بیس دن سے نہیں زیادہ تھی　پس ہے نعمانؓ کی حدیث قوی
عذرِ پیری کے ہی سبب ہوگا　یہ نہیں تھا عمل ہمیشہ کا
یہی سنت ہے بوحنیفہؒ پاس　پاس احمدؒ کے بھی اُٹھنا ناس
کہ میں دیکھا ہوں شاہِ موجودات　اُٹھتے زانو پہ رکھ کے دونوں ہاتھ
ہاتھ پر اعتماد کرنے سے　یعنے ہاتھوں کو ٹیک کرنہ اُٹھے
اور وہ جلسہ استراحت کا　پاس مالکؒ کے بھی نہیں ہوگا
اور ہمارے یہاں بھی اے دمساز　جانیئے عذر کے لئے ہی جواز
اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب　پائے چپ کے تئیں بچھاتے تب
ہر دو قعدوں کے درمیاں سن اب　بوحنیفہؒ کا ہے یہی مذہب
پاؤں دائیں کو جو بچھاتے ہیں　اُس کے تئیں افتراش کہتے ہیں
اِس کو کہتے تورّک اے اکرم　سیدھے جانب نکال ہر دو قدم
در نمازِ صحیح اے فاخر　جبکہ ہے یک ہی قعدۂ آخر
اندریں باب شافعیؒ کی دلیل　ساعدیؓ کی حدیث ہی بتفصیل
اور مالکؒ کے پاس اے فرخ پے　ہر دو قعدوں میں بھی تورّک ہے
اور محمدؒ کے پاس سن یہ بات　افتراش آیا در ہمہ جلسات
بوحنیفہؒ کی حجت اے بھائی　ہے بلاشک حدیث مسلمؒ کی

کیفیت قعدہ و تشہد

اور

اور دوسرے بھی آئی ہیں اخبار
مطلقِ افتراش میں اے یار

اور مشقت ہے افتراش میں ہی
پس ہے افضل بغیر شبہ وہی

کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
یا دعائیں طویل پڑھنے کا

اور تشہد وہ جبکہ پڑھتے تھے
اپنے زانو پہ ہاتھ دھرتے تھے

کونسے لفظ پر اشارہ کریں
جانیے اختلاف ہے اس میں

کہ شہادت میں لا کہے گا جب
انگلی کلمے کی پس اٹھائے تب

اکثر اصحابؓ تابعینؒ کرام
فقہا اور محدثینِ عظام

چاروں مذہب میں سنیت اِسکی
ہوگی ثابت دلیل سے اے ذکی

علمائے قدیم از احناف
اسکی تصریح کر دئے ہیں صاف

اور حدیثیں صحیح ہیں بے قیل
دیکھ اس کے ثبوت پر ہیں دلیل

شیخ شمنیؒ محقق والا
ابو یوسفؒ سے ہے یہ نقل کیا

بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
بعد اس کے سمجھ تو حلقہ کرے

اور یونہی کہا ابو جعفرؒ
جو محقق فقیہ ہے اشہر

کہ پیمبرؐ اشارہ کرتے تھے
پس کریں ہم بھی جانو اس لیے ہی

اور کتابِ محیط میں لکھا
کہ یقیں بعضے عالموں نے کہا

بو حنیفہ امامِ اعظمؒ پاس
اور محمدؒ کے پاس بے وسواس

اور علامہ شیخ نجم الدین
دیکھیے اسطرح کہا ہے یقیں

کہ اشارہ کریں تشہد میں
فعل سنت ہے یہ یقیں سمجھیں

بہت اخبار اور بہت آثار
اندریں باب سے ہیں اے یار

اور احادیث کے کتب میں بھی
ہیں روایات آئے بھائی

وائل ابن حجرؓ صحابی سے
متعدد روایتیں لائے

اور بہت سے ہیں اس بحث کی دلیل
گر لکھوں اسکو نسخہ ہووے طویل

اور فارغ ہو جب تشہد سے
سرورِ دیں درود پڑھتے تھے

قعدۂ اول اور آخر کا
قید ان میں تو کچھ نہیں آیا

اور تورک میں آئیں جو اخبار
یہاں احناف کہتے ہیں اے یار

اور عمل وہ رسولِ جن و بشر
کبھی اس پر کئے کبھی اس پر

ہاتھ سیدھے کئے انگلیوں بغیر
کرتے عقد اور اشارہ سر تدبیر

لیک یہ قول ہے یقیں اشہر
اور آئے ہی یہ ہیں اکثر

اور جب دم کہے گا اِلا اللہ
رکھے انگلی کو اپنی اے آگاہ

ہیں اشارے و عقد کے قائل
اِسکو ثابت کئے ہیں اے عاقل

بو حنیفہؒ و صاحبینؒ کے پاس
بھی ہے ثابت یہ امر بے وسواس

گرچہ پچھلوں میں کچھ خلاف آیا
لیک اکثر کئے ثبوت اُس کا

عقد کس طرح کیجئے اُس کا
ہے ائمہ میں اختلاف آیا

کہ کرے پہلے آئے نکو محض
قبض بے شبہ خنصر و بنصر

پھر اشارہ کرے یہ سبابہ
یعنے کلمے کی انگلی ہی کو اٹھا

اور امام محمدِؒ فاخر
دیکھئے اس طرح کیا ظاہر

اور امام ابو حنیفہؒ کا
بھی یہی قول ہے جو اس نے کہا

رفعِ سبابہ ہمیں اے یار
ہے تشہد میں سنتِ سالار

ابو یوسفؒ سے بھی بغیر گماں
یونہی لائے روایت اے ذیشاں

کہ بلاشک ہمارے مذہب کے
متفق ہیں روایتیں سارے

علما کوفے اور مدینے کے
بے تردد تمام یونہی کہے

پس ہے اولےٰ عمل اسی کے اُپر
ایسے ہی قول آئے ہیں کبیر

ابو داؤدؒ نسائیؒ والا
عبد رزاقؒ اور ابو یعلےؒ

کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے

التقا اب کیا اِسی پر ہیں
یہ بھی کافی ہے طالبوں کو یقیں

دارِ قطنی نے دیکھ اے بھائی
ابو مسعودؓ سے روایت کی

کہ یہ فرماتے ہیں رسولِ خدا　　جو مسلماں کرے نماز ادا
اور نہ بھیجے گا وہ درود اگر　　مجھ پہ اور میرے اہلِ بیت اپر

نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول　　یاد رکھہ اِس حدیث کو مت بھول
در قعودِ اخیر اے صاحب　　مصطفےٰ پر درود ہے واجب

شافعیؒ پاس ہے یہ واجب جان　　اور سنت ہے حنفیہ کے یہاں
اور اکثر درود کے صیغے　　ہیں حدیثوں میں مختلف آئے

جو ہے اشہر درودِ ابراہیم　　ہے وہ کافی نماز میں اے فہیم
اور بعد از درود پڑھنے کے　　شاہِ عالم دعا بھی کرتے تھے

ابنِ عباسؓ نے کہا اے فہیم　　اس دعائے شریف کی تعلیم
کرتے تھے اس طرح نبی اے جاں　　جونکہ سکھلاویں سورۂ قرآں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
اور یوں مرتضےٰ علیؓ نے کہا　　کہ شہِ انبیا حبیبِ خدا

پڑھتے تھے یہ دعا یقیں اے سلیم　　درمیانِ تشہد و تسلیم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اور دوسری حدیث میں آیا　　پڑھے بعد از سلام کے یہ دعا
ہو سکے یہ بھی وہ رسولِ امیں　　کہ پڑھے تو دو جا پہ بھی یقیں

کبھی آگے سلام کے اے ہمام　　اور پڑھتے ہیں کبھی ز بعدِ سلام
اور تھے حضرتؐ امامِ معصومیں　　چاہیے بخشش گنہ کی جو یائیں

یا ہے عجز و عبودیت کا شعار　　یا ہے تعلیمِ امت اے ہشیار
اور تشہد کے بعد شاہِ انام　　دائیں اور بائیں پھیرتے تھے سلام

جونکہ اس دم سفیدیٔ رخسار　　خوب آتی نظر یمین و یسار
اور مخاطب سلام میں سن تو　　لکھتے تھے قوم اور فرشتوں کو

اور دو جانب جو پھیرتے تھے سلام　　سرورِ دیں کا یہ عمل تھا مدام
شخص پندرہ ز کُمّلِ اصحاب　　راوی ہیں اس حدیث کے در باب

بوحنیفہؒ کا ہے یہی مذہب　　احمدؒ و شافعیؒ کا بھی مذہب
اور ہے مالکؒ کے پاس ایک سلام　　رو برو اپنے منہ کے ہی اے ہمام

ایک حدیث عائشہؓ کی جو آئی　　مستند ہے امامِ مالکؒ کی
پڑھتے تھے شب میں نماز جب سالار　　کرتے اس وقت پر ہیں بیدار

ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام　　یہاں کرتے ہیں گفتگو اعلام
اسمیں ہے ذکرِ یک سلام یقیں　　نفی دوسرے سلام کی تو نہیں

بلکہ ساکت ہی ہو سکے یہ بھی　　کہ وہ دوسرا سلام تھی کہ نبی
پست کہتے تھے شاید اے مسعود　　کہ تھی بیداری اہل کی مقصود

کہا احمدؒ امامِ ذوالاکرام　　بہرِ اعلام تھا وہ ایک سلام
بعد ازاں دوسرا سلام اے یار　　کہتے آہستہ سیدِ ابرار

اور ایسا کہے ہیں بعض اعلام　　کہ کریں منہ کے سامنے جو سلام
وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز　　کرتے قبلہ کی سمت سے آغاز

کرتے پھر التفات ہر دو طرف　　پست آواز کرتے اے اشرف
اور حضرتؐ نماز میں زنہار　　نہیں کرتے تھے التفات اے یار

کہتے ہیں التفات تو جھا سے　　پھیر گردن اِدھر اُدھر دیکھے
گوشۂ چشم کی نظر اے امیں　　داخلِ حکمِ التفات نہیں

اور مکروہ بھی نہیں وہ نظر　　ہے ہدایہ میں یہ نہیں اے دلبر
ہے حدیثِ صحیح اے دمساز　　جبکہ مومن کھڑا ہے بہ نماز

اپنے وجہِ کریم سے وہ رب　　ہوئے متوجہ اسکی جانب تب
جبکہ وہ بندہ التفات کرے　　یعنے گر غیر کی طرف دیکھے

ق

حق کہے اُس کو اے بنِ آدم
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی بجا
بارِ سیوم جو التفات کرے
اور رونے کا طفل کے آواز
اور نماز اُسکی ماں جو پڑھتی ہو
سر فرو دیں اُسے اُٹھاتی تھے
کرکے اُنکی یقیں رعایتِ حال
وہی عملِ کثیر ہے سمجھو
یا کرے ایسا کام اے دوستاں
اُس سے فاسد نماز ہووے قبیل
ہاتھ یا سر سے یا کہ اُنگلی سے
اور حضرت نماز میں اے یار
چقنیہ پاس کوئی یا آواز
اور زور دو مصیبتِ دنیا
اور بحاجت نماز کے درمیاں
اور بلا عذر وہ نہیں ہے جواز
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب
یا کرے مقتدی کہ تا اُس سے
کہ یہ ہوگا نماز سے ہمراز
کہ تنحنح سمجھ وہی ہوگا
بند کرلے سی چشم کو بھی ہاں
کہے بعضے کہ حق یہی ہے یقیں
تب نہ مکروہ چشم پوشی ہو

کس طرف دیکھتا ہے تو اِس دم
یعنی اب تو مری طرف مُنہ لا
یعنے جب وہ اِدہر اُدہر دیکھے
جبکہ سنتے تھے مصطفےٰ یہ نماز
نہ خلل ہو خشوع میں اُس کو
دوشِ اطہر پہ تب بٹھاتی تھے
سجدہ کرتے دراز غیرِ ملال
کام عادت میں جو دو ہاتھ سی ہو
سمجھے جاوے کہ نہیں یہ نماز
جو ہے کم اُس سی ہی وہ عملِ قلیل
اُسکا ردِ سلام تب کرتے
گریہ کرتے تھے درد سے بسیار
روویے بے شبہ اُسکی جاوے نماز
رونا آواز سے نہیں ہے روا
کبھی حضرت کھنکارتے تھے جاں
کہ بلا شبہ اُس سے ٹوٹے نماز
چھینک کے حکم میں وہ ہووے تب
کرے آگہ امام کو اپنے
اِن دو صورت میں بھی نہ ٹوٹے نماز
کہ حروف اُس سے صاف ہوں پیدا
نہ کہیں منع صاف آیا جاں
بند نہ کرلے سی گر کسی کے تئیں
بلکہ ہووےگا مستحب سمجھو

گیا ہے یکے سے اور کوئی بہتر
جب کرے التفات دُوسری بار
حق تعالیٰ بھی اپنا وجہِ کریم
کرتے تخفیف تب نماز اندر
اور بچہ کبھی نماز میں آ
کبھی آتے حسنؓ ہو یا کہ حسینؓ
ایسی باتیں جو آئیں اے عاقل
جیسے دستار باندھ لے یا کہ
یا پہنا لے ہو اُس سے تین افعال
اور حالِ نماز میں اے ہمام
پر تھا یہ در اوائلِ اسلام
آتی سینے سے آپ کے آواز
اور نہ آواز سے اگر رووے
خوفِ عقبیٰ سے رونا با آواز
بولتے ہیں تنحنح اُس کو مگر
ہے یہی جانو عذر اور حاجت
یا ہو آواز صاف کرنے یقیں
یا مصلّی وہ اِس سبب کرے
شیخِ تمیمی نے یوں ہی ذکر کیا
اور حضرت نماز میں سنئے
ہے کراہت میں اختلاف اُس کے
تو فرقہ ایک ہووےگا حاصل
کہ خضوع و خشوع اور حضور

کہ طرف اُس کے تو کرے جو نظر
پھر کہے یونہی اُس کو وہ داوار
پھیر لیتا ہے اُس سے تب ای فہیم
طفل کے حال پر شفقت کر
متعلق وہ شاہ سے ہوتا
پشتِ اشرف پہ بیٹھتے یہ بین
نہیں عملِ کثیر میں داخل
پہننا پیراہن ہو یا کہ اِزار
ہیں یہ عملِ کثیر کے اشغال
کرتا حضرت کو آکے کوئی سلام
بعد منسوخ ہوگیا اے ہمام
مثلِ آوازِ آسیا یہ نمائد
اُس سے نقصِ نماز نا ہووے
ہے روا اُس سی نا ہو نقصِ نماز
عذر پر ہے روا نماز اندر
کہ نہ بیچنے کی اِس سے ہو طاقت
تب بھی وہ مفسدِ نماز نہیں
تاکہ یہ بات جان لیں دوسرے
اور ہدایہ میں اِس طرح لایا
نہیں آنکھوں کو بند کرتے تھے
اور ہے مکروہ ہمارے پاس ولے
اور مشغول اُس کا ہوگا دل
پاوے اُس سے بھی تفرقہ ہو دل

وہ تو مقصود ر عبادت ہے　　اور وہی جان روح طاعت ہے
اب میں لکھتا ہوں وہ بیاں اے یار　　کہ ز بعدِ نماز وہ سالار

جو کہ ذکر دعا پڑھا کرتے　　اور صحابہ کو حکم فرماتے
اور دعائیں یہ مختلف اوقات　　جو پڑھے ہیں امامِ موجودات

اُنکے تبیان ہیں کئے اعلام　　از گروہِ محدثینِ کرام
مستقل ہیں کتب لکھے اے خبیر　　عربی معتبر طویل و قصیر

جیسے حصنِ حصین جزری کی　　اور اذکار شیخِ نووی کی
اور ہندی کے درمیاں بھی یقیں　　لکھا ظفرِ جلیل قطب الدین

اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی　　مختصر تر "سعادتِ ابدی"
انہیں اوقات مختلف کی دعا　　دیکھ با ترجمہ کیا املا

وہی لکھتا ہوں اب میں با ایجاز　　کہ جو حضرت پڑھے ہیں بعدِ نماز
آئے ہیں جب دعائیں اے ذیشاں　　نثر لکھتا ہوں دیکھ صاف یہاں

وہ اذکار و دعوات جو حضرت سیدِ کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام نماز کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ہے ان ہر دو حدیث کی مسلم نے اور استغفار تین بار اس لفظ سے آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ترمذی کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمۃ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور امام نووی نے کہا کہ استغفار سب اذکار پر مقدم ہے اُس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک اسکے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے اور ایک روایت میں معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے اور قل ہو اللہ احد ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے، اور حضرت معاذ ابن جبل رضی کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمائے واللہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو اے معاذ ترک مت کر پڑھنا اس کا ہر نماز کے بعد اور ورد مشہور نمازِ صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز سے پھرنے کے آگے اور زانو بدلنے کے آگے دس بار کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھنا نامۂ اعمال میں نیکیوں کے لکھانے اور گناہوں کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرائض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنی سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار اور ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس بار آیا ہے، روایت کی اسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکوٰۃ میں امام احمد اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب صحابہ مامور ہوئے، کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس بار پڑھا کریں ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک مرد نے کہا کہ

بعد نماز پڑھنے کی دعائیں جو حدیث سے ثابت ہیں

آیا تم کو رسول اللہ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح وتحمید وتکبیر ہر ایک تیس پر تین بار پڑھیں۔ انصاری نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اگر ہر ایک پچیس بار پڑھیں اور تہلیل کو بھی اسمیں داخل کریں جب صبح ہوی وہ انصاری حضور نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ایسا ہی کیا کرو۔ جیسا اس نے کہا۔ پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا۔ اور ایک روایت میں بخاری کے ہر ایک دس دس بار اور ایک روایت میں مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملۃً تینتیس بار ہوتے ہیں۔ اور اس ورد کا حکم سونے کے وقت بھی آیا ہے کہ حضرتؐ نے فاطمہ زہراؓ اور علیؓ مرتضیٰ کو اسکی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا بھی آیا ہے۔ چنانچہ نسائی نے اپنے سنن میں لایا۔ اور طبرانی نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو بھی زیادہ کیا ہے اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکی صحت پر گئی ہے **تنبیہ** شیخ ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثوں میں بعضے دعائیں اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہیں۔ انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہیں۔ بلکہ سنت کے بعد بھی اسکا پڑھنا کافی ہے۔ لاکن سنت کے بعد ازان چیزوں سے جو نماز کے تابع نہیں مشغول نہ ہو۔ اور سنن ابی داؤد میں ابی رمثہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے ساتھ جو تکبیر اولی پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا۔ تا سنت ادا کرے۔ عمر فاروقؓ نے اس کے کندھوں کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھ۔ کیونکہ ہلاک نہوے اہل کتاب مگر اس واسطے کہ انکی نماز میں فصل نہیں تھا۔ پس حضرتؐ نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پس بعضے مختصر اذکار ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے۔ اور جو دعائیں اور اذکار کہ دراز ہوں۔ سنت کے بعد پڑھے۔ اور وہ جو آیا ہے کہ مغرب سنت کیلئے جلدی کرو۔ یہ بات دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَدِيْرٌ تک پڑھنے کے منافی یعنے اسقدر پڑہنا اس جلدی کے برضد نہیں اگر سنت کے بعد پڑہے یہ بھی فرض کے بعد پڑہنے کے منافی نہیں کذا فی المدارج

سجدۂ سہو کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ بفضل خدا　　سجدۂ سہو کا بیاں تھوڑا

سہو ونسیان رسول سے ہرگز　　ویسے اقوال میں نہیں جائز
کہ علاقہ رکھے وہ با اخبار　　اور ابلاغ سے بھی اے ہشیار

یعنے پہچانے ہیچ حکم خدا　　اور دینے میں بھی خبر کے بجا
سہو ونسیان ہے نبیؐ سے محال　　اور ہے اختلاف در افعال

خواہ غیر نماز یا بہ نماز　　ہے بقولِ صحیح سہو جواز
اسمیں ہے حکمت خدا شامل　　اقتدا تا نبیؐ کی ہو حاصل

دیکھو فرمائے ہیں وہ حقکے نبیؐ　　دئے جاتا ہوں میں فراموشی
تا بہ مشروع اسکی جبر و سزا　　ہووے ٹھہراؤں سنت اسکو سدا

سہو سب عمر میں ہوا اے یار　　مصطفےؐ سے نماز میں پنج بار
کبھی سجدہ سلام کے آگے　　کبھی بعد از سلام کے بھی کئے

شافعی پاس اے نکو انجام　　سجدۂ سہو ہے گا پیش سلام
اور بعد سلام بے وسواس　　ہے مقرر ابو حنیفہ پاس

وہ حدیث اسکی ہے سند سمجھیں　　آئی ہے جو صحاح ستہ میں
کہ روایت کیا ہے اے آگاہ　　ابن مسعودؓ جو ہے عبداللہ

کہ کئے سجدہ سہو کا اے ہمام　　سرور انبیا ز بعدِ سلام
اور بن ماجہ اور ابوداؤد　　عبدرزاق و احمد و مسعود

یوں روایت کی ہیں ثقہ یاں سے   کہ رسولِ کریم فرمائے
یہ بلا شبہ قول سرور ہے   قول تو فعل سے قوی تر ہے
ابن مسعودؓ اور ابن زبیرؓ   ابن عباسؓ با صفا بالخیر
اور بلا شبہ حنفیہ کے یہاں   پانچ ہیں موجبات سہو کے جاں
اور تقدیم رکن کی اے خبیر   اور ایسا ہی رکن کی تاخیر
اور بغلبہ و وجہ استغراق   سہو ہوتا تھا برشہ آفاق
سہو میں جزم اک طرف ہیگا   جزم اک سو نہ شک میں ہو ایسا
بوہریرہؓ سے لائے ہیں شیخین   کہ کہے یوں پیمبر ثقلین
اور کسے ڈالتا ہے شک ایسا   کہ کیا کتنی رکعتیں وہ ادا
یہ خصائص ہے انبیا کی یقیں   بات حاصل یہ دوسروں کو نہیں
کہ کسیکو یہ شک پڑے اے یار   کہ پڑھا تین رکعتیں یا چار
کیونکہ سہ رکعتیں پڑھا ہے جو   وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو
بوحنیفہ کہا تحرّی کرے   یعنے وہ خوب فکر کر دیکھے
خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اے یار   یعنے رکعت ہو تین یا ہو چہار
یعنے کم رکعتوں کو دیکے قرار   جو ہیں باقی ادا کرے ناچار
ابن مسعودؓ سے روایت ہے   کہ کہے خاتم الرسالت ہے
اور اس پر اسے تمام کرے   اور روایت ہے یہ نسائی سے
وہم جسکو نماز میں ہووے   تو تحرّی صواب کی وہ کرے
لایا ہے ترمذی نے بعضوں سے   کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے
تو اعادہ نماز کا کر لے   ورنہ بے شبہ وہ تحرّی کرے
تو کمی پر بنا کرے اے ہمام   اور یوں بولتے ہیں تینوں امام
تو بنا وہ یقین پر ہی کرے   یعنے کم کا ہی وہ حساب لکھے
اب بیاں سجدۂ تلاوت کا   دیکھ لکھتا ہوں میں یہاں تھوڑا

کہ ہر اک سہو کے لئے جانو   ہیں ز بعد سلام سجدے دو
اور اقوال چند صحابۂ خاص   اور اسعدؓ بن ابی وقاص
اور جو یاسر کا ہے پسر عمار   قول ان سب کا یہی اے یار
یعنے واجب کا ترک اور تکرار   اور تکرار رکن بھی اے یار
الغرض جب توجہ اشرف   ہوتی خیر الوریٰ کی ایکطرف
لیک شک آپکو نہ ہوتا تھا   کہ میں اب کتنی رکعتیں یہ پڑھا
اور فرماتے شک ہے شیطاں سے   جونکہ آئی حدیث یہ سنئے
جب تمہارے سے کوئی نماز پڑھے   جانو شیطان اسکے پاس آوے
پاک تھی ایسے شک سے وہ سالار   دخل شیطان تھا وہاں زنہار
پس اسی واسطے وہ خیر بشر   حکم فرمائے ہیں یہ امت پر
تو بنا چاہئے یقیں پہ کرے   تین ہی رکعتیں پڑھا سمجھے
گرچہ واقع میں وہ پڑھا ہو چہار   سجدۂ سہو بس کرے اے یار
ظن غالب ہو جس طرف اس کا   بس اسیکی طرف کرے وہ بنا
ظن غالب اکطرف ہو اگر   تو بنا وہ کرے یقین اوپر
یہ صحیحین کی حدیث جلیل   بوحنیفہ کی ہے سند بے قیل
تم سے شک گر کسیکو ہو رہ یاب   تو تحرّی کرے یقیں بصواب
ابن مسعودؓ سے ہے وہ لایا   کہ رسول خدا نے فرمایا
کرے بعد فراغ دو سجدے   ابھی حالانکہ بیٹھا ہی ہووے
مذہب بوحنیفہ ہے اے یار   کہ اگر شک وہی ہے پہلے بار
اور تحرّی کے درمیان اسکو   ظن غالب اگر نہو اک سو
ظن غالب وہ اکطرف ہووے   یا برابر دو نو طرف بھی رہے

سجدۂ تلاوت کا بیان

کہ تلاوت کا سجدہ اے صاحب   مذہب حنفیہ میں ہے واجب

مالک و شافعی کے مذہب میں | فعل سنت ہے وہ یقیں سمجھیں
فعل اس کا ہے ترک سے افضل | اور نزدیک احمد حنبل

سجدہ واجب ہے وہ درون نماز | لیک واجب نہیں برون نماز
حنفیہ کی دلیل اے ذیشاں | ہیں وہ آیات اور حدیثیں جاں

کہ مذمت میں اسکے ترک کے جو | اور تاکید میں بھی آئیں سنو
دوسروں کی دلیل اے بھائی | ہے خبر زید ابن ثابت کی

کہ پڑھا شاہ انبیا کے پاس | سورہ والنجم کا وہ بے وسواس
نہیں سجدہ کیا گیا درباب | اسکا دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب

تبھی واجب نہیں ہے یہ سجدہ | بعد اسکے مگر کئے ہوں ادا
یا تلاوت سمجھ وہ سورے کی | وقت مکروہ میں ہوئی ہوگی

یا کئے اس لئے یقیں تاخیر | تا ہو ظاہر جواز ایں تاخیر
یا کہ سجدے کہی وہ سورے کے | خاص یہ بات ہے سمجھ لیجئے

اور جو سجدۂ تلاوت ہے | شرط اسکے لئے طہارت ہے
نہ خلاف اسمیں ہے کسی کے تئیں | اور عمل قول شاذ پر تو نہیں

اور سجدے کے قبل و بعد اے میر | مستحب ہی یقیں سمجھ تکبیر
ابن مسعود سے یہ ہے مروی | اور مذہب ہے حنفیہ کا بھی

اور کہ ارادہ کے گر کرے سجدہ | ہے بلاشبہ افضل و اعلےٰ
اور ہے تسبیح ایں سجودی جا | وہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلیٰ

گروہ سجدہ نماز میں ہووے | خاص مذہب میں بوحنیفہ کے
کیونکہ در سجدۂ نماز یقیں | حنفیہ کے یہاں دعا تو نہیں

اور تلاوت کا جو کہ ہے سجدہ | اسمیں حضرت پڑھے ہیں بعض دعا
یہ حدیثوں میں ہے آئی یقیں | ہے از انجملہ یہ دعائیں تین

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ (دوسری دعا) إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

(تیسری دعا) سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا

سجدۂ شکر کا بیان

سجدۂ شکر یہ کے باب اندر | آئے اکثر حدیث اور اثر
احمد و ترمذی ابو داؤد | ابی بکرہ سے لائے اے مسعود

خوش خبر جب کوئی نبی سنتے | سجدۂ شکر تب بجا لاتے
صحیح اسناد سے اے نیک نہاد | نقل کی بیہقی نے ہو رکھ یاد

کہ عریضہ علیؓ کا جب ز یمن | پہنچا در خدمت رسول زمن
کہ تمامی قبیلۂ ہمدان | ہوگیا ہے مشرف از ایمان

تب نہایت خوشی سے خیر بشر | سجدۂ شکر میں رکھے ہیں سر
بعد دوبارہ یہ دعا بھی کئے | کہ ہو ہمدان پر سلام کہے

عبدرحمن عوف کا فرزند | یوں روایت کیا ہے اے دلبند
کہ خدا کی طرف سے اے بھائی | یہ بشارت نبیؐ کو جب آئی

جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ درود | بھیجے دس بار اسپہ رب ودود
جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ سلام | بھیجے دس بار اسپہ رب انام

تبھی شکر و سپاس ایں نعمت | ہو بہت خوش ادا کئے حضرت
اور سجدہ کئے دراز ایسا | کہ یہ لوگوں کو سب گمان ہوا

روح اقدس وہ سرور دیں کی | ہو جدا تن سے آسماں پہ گئی
اور جب جنگ بدر میں مشہور | ابوجہل لعیں کا لائے سر

سجدہ کر شکر کا کہے حضرت | مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
اور روایت میں ایک یوں آیا | کہ دو رکعت کئے نماز ادا

اور صحابہ بھی آپکے کئی جا | سجدۂ شکریہ کئے ہیں ادا
اختلاف پر اماموں میں | سجدہ جو خارج نماز کریں

سجدۂ شکر وہ بلا وسواس جان سنت ہے شافعی کے پاس
مالک و بوحنیفہ پاس سنو نہیں سنت ہے بلکہ مکروہ او
شکر یہ وہ نماز ہے اے خبیر کئے اسکو سجود سے تعبیر
کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمےٰ سجدۂ شکر جسپہ لاوے بجا
نہیں ماثور ہے بہر نعمت بس عمل ہو مطابق سنت
جمعہ کی کچھ نماز کا تبیاں دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں

فضیلت روز جمعہ

بہتر ایام سے تمہارے سنو جمعہ کا دن ہے اے مسلمانو
جیسے عاشورہ عرفہ او رعیدین جمعہ بھی اک انہیں سے ہے بے مین
کہے ہفتہ میں جمعہ ہے افضل اور عرفہ ہے سال میں اکمل
کہا اس طرح احمد حنبل کہ شب جمعہ ہے یقیں افضل
آئی دوسری حدیث شاہ انام جمعہ کا دن ہے سید الایام
جمعہ کے روز ہی وہ باحرمت ہوے بے شبہ داخل جنت
اور دنیا سے روز جمعہ میں ہی دار باقی طرف ہوے راہی
غرض ایسے بہت بزرگ امور جمعہ کے روز میں ہیں پائے ظہور

فضیلت ساعت جمعہ

ہو از انجملہ اسمیں اک ساعت جسمیں پاوے دعا قبولیت
ساعت باصفا وہ آوے کب اسمیں دو قول آئے ہیں سن اب
لیلۃ القدر جونکہ در رمضاں ہے نہاں عشرۂ اخیر میں جاں
اسمیں اقوال آئے متعدد کہ عدد میں ہیں تیس سے زائد
کہ ہو منبر پہ جب سوار امام تب سے جب تک کہ ہو نماز تمام
قول ثانی یہ ہے وہ اے فاخر جمعہ کے دن کی ساعت آخر
اور حدیث صحیح با اسناد ہیں مؤید اسیکے رکھئے یاد
آخر روز اسکے ہونے میں نہ مخالف ہوا کوئی سمجھیں
اپنے خادم کو چھوڑتے تھے یقیں اور کرتے تھے حکم اسکے تئیں

ابو یوسف و احمد و حنبل بھی اسی پہ گئے ہیں وہ اکمل
کہ وہ کہتے ہیں از حدیث رسول سجدۂ شکر یہ جو ہے منقول
پر وہ سجدہ کے جو کہیں قایل اس طرح بولتے ہیں اے عاقل
وہ بھی ہووے کبھی کبھی نہیں اور ایسا ہی آیا سنت میں

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ کا بیان

اوس بن اوس سے ہے یوں منقول کہ کہے اس طرح خدا کے رسول
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر کہ ہیں ایام اور بھی فاخر
اسمیں بھی اختلاف اے اکمل جمعہ عرفہ میں کون ہے افضل
لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی آیا ہے اختلاف ایسا ہی
کیونکہ حمل شریف سرور دیں پایا اس شب میں ہے قرار یقیں
جمعہ کے روز ہی بہ فضل و کرم جانو پیدا کئے گئے آدمؑ
جمعہ کے دن ہی دار جنت سے ہیں وہ روئے زمین پر اترے
اور اسی دن قیامت آئیگی اور ہو نفخ صور و بیہوشی
اور خصائص ہیں جمعہ کے لیے اور فضائل بہت ہیں اسکے لیے
اسمیں بندہ جو حق سے چاہے گا اسکو مولا کرم سے دیوے گا
بعضے کہتے ہیں روز جمعہ میں ہی اس کو مبہم رکھے ہیں اور مخفی
اکثر اعلام یوں کہے ہیں پن کہ وہ ساعت ہے جسمیں متعین
ان سے دو قول ہینگے ارجح تر قول پہلا یہی ہے اے دلبر
وقت جو اُن دنوں کے ہیں مابین بس وہ ساعت اسی میں ہے بے مین
اکثر اعلام دین با تصریح ہیں اسی قول کو دئے ترجیح
نقل ہے اک جماعت اصحاب بحث اس باب میں کئی بصواب
ہے روایت کہ فاطمہؓ زہرا آخر وقت روز جمعہ کا
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر جب وہ آوے تو آکے دیوے خبر

بس وہ دیتے ہیں آ خبر اسکی
اور خصائص سے جمعہ کو ہے درود
اور اس دن نماز ہے اے ہمام
کہ بلا عذر ترک جمعے جو
جمعہ کا غسل بھی اے فرخ پے
اور خوشبو لگانا اور مسواک
اور ہفتے کے درمیاں اے سعید
اور عیدین سے بھی نزد خدا
اجر صوم و صلوٰۃ اک سالہ
اور ارواح مومنوں کی ٹھیک
اول روز کی پہچانت ہاں
اور یہی ہو گی عادت حرمین
سو یہ کہنا عوام کا ہے یقیں
کہے اکثر روز جمعہ ہے عید
اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
شب جمعہ بزرگ تر ہو گی
اور چھ لاکھ عاصیوں کے تئیں
خاص خطبے کو درمیاں اے میر
لوگ بہر نماز جو آئیں
وہ بھی ہوتے ہیں داخل مسجد
جمعہ کے دن دو رکعتیں جو پڑھے
اور ایام کو اٹھاوے رب
روشنی انپہ وہ کریگا تب

ہوتے مشاغل دعا میں وہ بی بی
مصطفیٰ پر پڑھا کریں افزود
محترم از فضایل اسلام
چھوڑ دیویگا بے سبب اسکو
جانئے سنت موکد ہے
پہننا اور فاخرہ پوشاک
جمعہ کا دن ہے مومنوں کی عید
بس معظم ہے روز جمعے کا
لطف سے اسکو دیویگا مولے
ہوویں اس دن قبور کے نزدیک
آخر روز سے زیادہ ہے جہاں
مستحب تر اسے لکھے ہے مین
ہے غلط اور اسکو اصل نہیں
روز مکروہ ہے عید کا اے سعید
کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی
پر ہے مکروہ خصوصیت اسکی
شب جمعہ میں بخشدیتے ہیں
جانو واجب ہے وعظ اور تذکیر
انکا اجر و ثواب اسمیں لکھیں
اور سنتے ہیں خطبہ اے ماجد
ہے وہ افضل ہزار رکعت سے
حشر میں انکے صورتوں سے جب
روشنی میں چلیں اسی کے سبب

اور روایت ہے اک ہے نیک صفت
جمعہ کے یہ درود بابرکت
جانو اسکی بڑی فضیلت ہے
نام اسکا منافقوں میں لکھے
بلکہ جمعے کا غسل بے وسواس
کرنا مسجد کے درمیاں خوشبو
اور آئی حدیث خیر انام
کرنے خاطر نماز جمعہ ادا
اور جمعہ کا دن بہ فضل خدا
اور یہاں ہیں زائرونکے تئیں
اسلئے ہی زیارت اے بھائی
پس وہ منع زیارت اے دمساز
جمعہ کا ایک روزہ رکھنے میں
مالک و بوحنیفہ پاس بجا
پر اشارہ یہ اسمیں ہے کامل
شب جمعہ میں جسکی رحلت ہو
اور جمعے کو دن اے با اخلاص
اور عمل کے صحف فرشتے تھے
اور منبر پہ جب خطیب چڑھے
اور عمل کا ثواب بھی اے جاں
ایک تسبیح اسمیں ہے افضل
جمعہ کے دن کو روشن و تاباں
رنگ انکا سفید برف سے ہو

کہ ہو وقت غروب وہ ساعت
پاتے ہیں درجۂ قبولیت
چھوڑنے کی بڑی مذمت ہے
اس سے مومن کو حق پنہ دیوے
جانو واجب ہے اک جماعت پاس
جمعہ کے دن ہے مستحب سمجھو
روز جمعہ ہے سید الایّام
جو کہ ملکر زیادہ جاوے گا
ہے مکفّر یقیں معاصی کا
دوسرے ایام سے زیادہ یقیں
ہے اسی وقت مستحب آئی
جمعہ کے دن نہیں جو قبل نماز
آیا ہے اختلاف یہ سمجھیں
روز مکروہ نہیں ہے جمعہ کا
کہ عبادت میں ہو اسد اشاغل
نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو
وعظ و تذکیر کیلئے ہے خاص
بیٹھے ابواب پر مساجد کے
تب صحیفے لپیٹتے ہیں وے
جمعہ کے روز ہووے وہ چنداں
الف تسبیح سے بھی اے اکمل
اہل جمعہ لئے اٹھاوے جہاں
مشک سے انکی ہوویگی خوشبو

غسل جمعہ

زیارت قبور و روزہ جمعہ

جمعہ کے اور شب کی فضیلت

آویں کی فورکیہ پہاڑوں پر
جن و انساں کرینگے انپہ نظر

یوں تعجب سے انکو دیکھینگے
کہ نہ اپنے پلک وہ ماریں گے

پس وہ آوینگے سارے جنت میں
ساتھ انکے موذناں بھی رہیں

کہ کہیں ہوں اذاں لئے خدا
کوئی مخالط نہووے انکے سوا

وقتِ دوپہر بھی جمعہ کے روز
نفل مکروہ نہیں ہے اے فیروز

بو قتادہ کہا نماز سبھی
کئے دوپہروں کو منع نبیؐ

لیک جمعہ کے دن دئے رخصت
اور فرمائے اس طرح حضرتؐ

جانو سلگاتے ہیں دو وقت سقر
نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر

جب اذاں ہووے جمعہ کی اہتمام
تب خرید و فروخت ہووے حرام

اور نمازوں میں خاص جمعہ کے روز
یہ ہی مسنون قرأتِ فیروز

سنت ہے کہ جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ دوسرے میں ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی پہلی رکعت میں جمعہ اور دوسرے میں سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ اور مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور عشا میں سورۂ جمعہ و منافقون پڑھے شافعیہ اسی قرأت کو التزام کرتے ہیں ہرگز اسکا خلاف نہیں کرتے اور حنفیہ کسی ایک سورہ کی تعین کو مکروہ جانتے ہیں لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں. کبھی کبھی پڑھا کریں اور مکروہ اس صورت میں ہے کہ اس کے سوا دوسری قرأت کو ناروا سمجھیں اور اسی پر مداومت کریں اور صاحب مدارج نے لکھا ہے کہ حضرتؐ کا عمل بھی دائمی نہوگا کہ ہرگز اس کا خلاف نہ کرتے ہوں جیسا کہ آپکی عادت شریف نوافل میں تھی. ہاں اکثر عمل اسپر ہوگا. پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑھا کریں اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑھیں تا حدیث اور مذہب میں جمع ہو واللہ اعلم اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں سورۂ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیگا. قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوگا اور جو گناہاں کہ اسکے دو جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں بخشے جائینگے اس سے مراد صغایر ہیں نہ کبائر۔ واللہ اعلم

خطبۂ جمعہ کا بیان

خطبۂ جمعہ کے لئے سالارؐ
ہوتے منبر پہ آکے جبکہ سوار

روبرو آپکے تب آکے بلالؓ
بولتا تھا اذاں اے فرخ فال

در زمانِ پیمبر و شیخینؓ
بس یہی ایک تھی اذان بہ عین

عہد عثمانؓ بیچ خلق میں سب
کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب

وہ کئے حکم تا کہ پہلی اذاں
کہے مسجد کے باہر اے ذیشاں

بعضے کہتے ہیں یہ اذاں اشہر
ہوئی آغاز در زمان عمرؓ

پر ہے قول صحیح یہ بے مین
اس اذاں کا ہے بانی ذوالنورینؓ

اور یہ لفظ ایں اذاں کے ہمام
تھا بوقتِ عمرؓ فقط اعلام

اس اذاں کو بھی کہتے ہیں ثانی
کیونکہ عثمان اسکے ہیں بانی

پہ کبھی جاوے جبکہ وہ پہلے
اسکو پہلی اذاں کتب میں لکھے

پس یہ اطلاق اول و ثانی
اسکے دونوں پہ بھی ہے اے گیانی

اور بعضے بلاد میں سمجھو
سنت الجمعہ بولتے ہیں جو

یہ نہ حضرتؐ کے وقت میں تھا جان
اور نہ وقتِ صحابۂ ذیشان

اور نہ بعدِ صحابۂ نبویؐ
اور نہ اکثر دیار میں اب بھی

اور معلوم نہ ہوا یہ بھی
کون کس سے کیا بنا اسکی

اصل اسبات کو نہیں اصلا
ہے مدارج میں دیکھ یوں ہی لکھا

اور جب خطبہ مصطفیٰ پڑھتے
اپنی آواز کو بلند کرتے

اور یقین برکمان یا عصا — کرتے خطبہ میں آپ تھے تکیہ
اور اس طرح سے لکھے بعضے — جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے
اور یہ بعضے حنیفیہ نے لکھا — تکیہ مکروہ ہے برکمان و عصا
کہے بعضے جو شہر فتح ہوا — غلبۂ جنگ سے بھی اے دانا
صلح سے ہاتھ آئی ہے جو جا — وہاں خطبے کیوقت لیویں عصا
شافعیہ حرم میں اے ہشیار — خطبہ پڑھتے ہیں ہاتھ لے تلوار
فتح مکہ بہ صلح پایے کار — مختلف فیہ دونوں ہیں اے یار
اور بسفر سعادت اے اکرم — دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی — نہیں محفوظ تکیہ اے بھائی
اور سنت سے ہے ثبوت اسکا — چونکہ اوپر یہ قول ہے گزرا
بس دریں اختلاف اسپہ عمل — ہے روا اسمیں کچھ نہیں ہے خلل
اختلاف ائمہ رحمت ہے — اور عامل کو اسمیں وسعت ہے
کیونکہ خطبہ میں غلط و نیز ہے جا — بند میں ایک حرف بس ہے بیجا
لفظ تھوڑے تھے اور معانی کثیر — اور تھی تاثیر خارج التحریر
یا ہو بر قدر کلمۂ تحمید — قدر تسبیح یا ہے اے سعید
کہے الحمد للہ بر منبر — بند ہوے بس کئے اسکے اُپر
اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار — تب بھی کرتے سلام دوسری بار
کہ پڑھے خطبہ سید الابرار — تھی سیہ سر پہ آپکے دستار
اسلئے روز جمعہ اے آگاہ — مستحب ہیں لکھے لباس سیاہ
اور بعضوں نے یوں لکھا ہے یار — کہ نہ حضرت کی تھی سیہ دستار
جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال — ہو گئی تھی سیاہ وہ اے خوش خصال
اور فرماتے جسنے کی گفتار — وقت خطبے کے ہیں وہ مثل حمار
بلکہ فرمایا جو کہ بات کیا — بلکہ خاموش رہ اُسے دُسرا

اور تب دست پاک میں اے یار — آپ لیتے تھے نیزہ یا تلوار
کرتے تیغ و کمان پر تکیہ — اور خطبہ میں جمعہ کے بہ عصا
نہیں مکروہ ہے صحیح یہ بات — کیونکہ سنت سے اسکا ہے اثبات
خطبہ جب اس جگہ پڑھیں اے یار — لیویں تب اپنے ہاتھ میں تلوار
جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا — اور مدینہ بہ صلح ہاتھ آیا
اور بلا شک و شبہ حنفیہ — کرتے ہیں بر سر عصا تکیہ
اور وجوہات اختلاف ضرور — ہیں مواضع میں اپنے سب مذکور
کہ عصا و کمان پر تکیہ — جانو بے شبہ قبل منبر تھا
اندریں باب اے نکو افعال — مختلف ایسے آئے ہیں اقوال
اور مدارج میں کر چکا تصریح — کہ بلا شک وہی ہے قول صحیح
مسئلہ اختلاف کے درمیاں — حزم اک ہی طرف نہیں شایاں
اور بہ نسبت نماز کے اے میر — خطبہ پڑھتے تھے ثنا و دیں تقصیر
خاص کر از زبان پیغمبر — وحی و الہام کے جو تھے مظہر
بوحنیفہ کے پاس اے آگاہ — قدر تہلیل فرض ہے خطبہ
بوحنیفہ کی یہ دلیل ہے جان — کہ روایت ہے ایک دن عثمان
اور مسجد میں جب نبی آتے — حاضروں پر سلام کرتے تھے
اور مسلم نے ہے روایت کی — از عمرو بن حریث اے بھائی
اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے — درمیاں اپنے ہر دو کندھوں کے
اور احناف پاس سب اوقات — لکھے ہیں مستحب اے نیک صفات
بلکہ کہتے تھے خود جو سر پر — یعنی لوہے کا توپ جنگ اندر
اور خموشی کا حکم سرور دیں — کرتے خطبہ میں سامعین کے تئیں
کہ یہ تعریض ہے یہود کے ساتھ — وقت خطبے کے کہتے ہیں وہ بات
جو کیا حکم وہ خموشی کا — ہے بلاشبہ وہ بھی لغو کیا

جو کیا لغو اس کو جمعہ نہیں
ہے یہ واجب خموشی ہو سو اس
اس خموشی کے یہ وجوب اوپر
اور کوئی تھا نماز میں اے ہمام
ہاں پڑھے قضا فوائت اے ذیشاں

نہیں جمعے کا اجرا سکے تئیں
مستحب پر ہے شافعی کے پاس
کیا اجماع نقل عبد البر
اور خطبہ کیا شروع امام
وقت خطبے کے بھی روا ہے جاں
بھی ہی واجب اُسے سکوت اے یار

مالک و بوحنیفہ پاس بجا
اور ہیں احمدؒ کے قول دو مشہور
اور جواب و سلام عطسہ کا
چاہیے قطع تب کرے وہ نماز
اور جو شخص جانو دور رہے
ہے یہی قول جانو مختار

اور نزدیک اکثر علما
ایک واجب ہی مستحب دیگر
بعض مکروہ بولے بعض روا
پڑھے دو رکعتیں ہی آدمساز
کہ نہ خطبہ اُسے سنا جاوے

نماز تہجد کا بیاں

اب بیان تہجد اے اکرم
بعد ازاں نفل کر دیا رحم
اور کسی حال میں رسولِ خدا
اور کسی رات میں بہ بیماری
یہ بھی ظاہر ہیں انکے منوال
اور قرأت دراز کرتے تھے
اور بھی سورۂ نسا اے ہمام
اور رکوع و سجود و قومہ بھی
جیسے اک شب تمام زار و نزار

دیکھ کرتا ہوں مختصر میں رقم
لیک ہے اختلاف اسمیں جاں
نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا
گر تہجد وہ فوت ہو جاتی
ہے وجوب تہجد اوپر دال
یعنے سورے طویل پڑھتے تھے
سورۂ مائدہ بھی یا انعام
طول کرتے تھے اس موافق ہی
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

پہلے حضرت پر اور اُمت پر
کہ وہ حضرت پہ نیز نفل ہوی
کیا حضر اور سفر میں اے بھائی
انکے بدلے میں دن کو پیش زوال
کرتے تھے اسقدر بھی طولِ قیام
جیسے پڑھتے تھے سورۂ بقرہ
اور سورے جو دوسرے ہیں طویل
کبھی تکرار ایک آیت کی

فرض تھی یہ نماز اے دلبر
کیا بلا نسخ یونہی فرض رہی
بڑی کرتے محافظت اسکی
پڑھتے تھے بارہ رکعتیں ہر حال
ورم کرتے تھے آپ کے اقدام
آلِ عمران کا بھی وہ سورہ
پڑھتے اچھی طرح سے باترتیل
کرتے اتنی کہ شب گزر جاتی

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب
یا کبھی پوری رکعتِ دیگر
ہیں دیکھی کہ وہ خدا کے نبیؐ
بوحنیفہ کے پاس نفل لئے
ابو یوسف سے احتبا اے میاں
بیٹھ کر پڑھتے جب نماز نبیؐ

ہوتے استاد پھر پیمبر تب
بیٹھ کر پڑھتے یا کھڑے رہکر
نفل بیٹھے ہوئے پڑھتے تھے کبھی
بس تشہد کے طور پر بیٹھے
اور محمد سے ہے تربع جاں
کرتے ترتیل ایسی قرآں کی

آخر عمر میں رسولِ خدا
اور رکوع و سجود کرتے تھے
نقل حفصہؓ سے ترمذی نے کی
مگر اک سال آگے رحلت کے
اور روایت میں یک ای بھائی
اور نشست تشہد اے اکمل
کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی

بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا
دوسری رکعت میں یونہی پڑھتے تھے
اس طرح بولتی ہے وہ بی بی
ضعف سے بیٹھ نفل پڑھتے تھے
احتبا آیا اور تربع بھی
جان بالاتفاق ہے افضل
سورۂ طول سے بھی بڑھ جاتی

یعنی زانوں کے اطراف ہاتھوں کو حلقہ کرکے بیٹھنا ۱۲

ہوا معلوم اِس روایت سے
لاوے اچھی طرح بجائے ہمام
پنج دوگانہ تہجد اے ذیشان
مذہبِ شافعی ہیں اے بھائی
لوگ پوچھے امامِ احمدؒ سے
میں بلا شبہ اسکا ہوں قایل
وہ احادیث اب لکھوں بتفصیل
حضرتِ عائشہؓ سے اے بھائی
اور بشرطِ بخاری و مسلم
اور امامِ طحاویؒ والا
ہے وہ مثلِ نمازِ شام اے یار
بوحنیفہؒ نے دی خبر ہم کو
کہ کہا دوست میں نہ رکھتا ہوں کی
ہے اسیواسطے سمجھ لے اب
اور مؤطا میں ہے اے فرخ پے
اور عباسؓ کی روایت بھی
اور اجماعِ سلف کا اے بھائی
اور لکھے ہیں وتر اک رکعت
اور لکھتے ہیں وہ حدیثیں جو
یا ہی نو یا ہے یازدہ تک بھی
کرتے بے فصل دو قعود تمام
شرحِ سفر سعادت اندر دیکھ
وہی ارجح ہیں افضل و اکثر

گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
تا کہ ہو بےخبر نقصِ ترکِ قیام
وتر کی تین رکعتیں پہچان
ایک رکعت ہی وتر میں آئی
وتر کی کیفیت تو فرمائے
پھر کہے اِس طرح وہ اے عاقل
بوحنیفہؒ کے جو ہیں صاف دلیل
کہ وہ بی بیؓ نے ہی یہ فرمائی
لایا ہے عائشہؓ سے بھی حاکم
یوں ابوالعالیہ سے نقل کیا
کہ ہی وہ وترِ شب یہ وترِ نہار
سُنا حمادؒ سے وہ اے خوشخو
وتر کی تین رکعتیں چھوڑو ل
ہیں بہت وہ عزیز نزدِ عرب
ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے
جانو بے شبہ ایسی ہی آئی
وتر کے تین رکعتوں پہ ہی
مکتفی ہوتی گر اے پاک صفت
شافعیؒ نے کیا سند جن کو
ہاں بلا شک یہ تب تھا پہلے تھی
تیسری رکعت کے بعد دیتے سلام
یوں لکھا شیخ دہلوی اے نیک
اور اللہ ہی جانے ہے بہتر

تو ہے لازم کہ قرأت اسکی تب
اور نمازِ تہجد آں حضرتؐ
وتر کی تین رکعتیں سے ہمام
پہلے دو رکعتوں کا پھیر سلام
کہ احادیث اکثر اور قوی
تین رکعت پہ اک سلام پڑھے
کہ کئی نقل نسائیؒ و حاکمؒ
وتر کے پڑھ دو رکعتِ اولے
کہ یقیں وتر تین ہی رکعت
کہ صحابہؓ ہمیں کئے تعلیم
اور امامِ محمدؒ والا
اور نخعیؒ سے وہ سنا بالصواب
اور یوں سرخ اشتراں مجھ پاس
ورنہ آگے نماز کے اے عزیز
وتر کی تین رکعتیں ہیں یقین
ابنِ مسعودؓ نے کہا اے یار
افضل التابعین حسنؒ بصری
تو مقرر نماز فجر کی بھی
کہ نکلتی ہے جن سے جانو یہ بات
وتر کا بعد ہا یا استقرار
تھا صحابہؓ میں بھی یہی اشہر
وتر کے تین رکعتوں کی دلیل
اور لکھا اسکے بعد وہ آ جاں

اور رکوع و سجود ارکان سب
جان پڑھتے تھے سیزدہ رکعت
ہے ہمارے یہاں زا ایک سلام
ایک رکعت پڑھتے اے نیک انجام
آئیں رکعت کے باب میں اک ہی
تو بھی امت سے زباں نہ کرے
یوں بشرطِ بخاریؒ و مسلمؒ
دیتے نہ تھے سلام شاہِ ہدیٰ
پڑھتے تھے اک سلام سے حضرت
وتر کی جو نماز ہے اے فہیم
ہے مؤطا میں اِس طرح لایا
اور وہ از عمرؓ بن الخطاب
یہاں ذکرِ شتر اے نکتہ شناس
سیم و زر اور اشتراں کیا چیز
جیسے مغرب کے رکعتیں ہیں تین
ایک رکعت نہ کافی ہو زنہار
کی ہے نقلِ صحیح بوجہِ قوی
قصر بیشک سفر میں کیجاتی
ایک رکعت ہی وتر پانچ یا سات
پڑھتے تھے تین رکعتیں سالار
بوحنیفہؒ ہے بس اُسی کے اُپر
جو یہاں تک لکھے گئے بتفصیل
وتر کے وصل و فصل کے درمیاں

کیفیت نماز وتر آنحضرت

[illegible]

بیانِ قنوت

ہیں احادیث مختلف آئے
تین رکعت ہی پر جواز یقیں
لیک اک سے اُسکے پڑھنے میں
یا مدامی ہے واجبِ مشروع
ابنِ مسعود کا ہے یہ مذہب
احمدؒ و شافعیؒ کے پاس ولے
قولِ مشہورِ احمدِ حنبلؒ
اور مذہب امامِ مالکؒ کا
اور مالکؒ کے پاس اے بھائی
اور دلائل سے بوحنیفہؒ کے
کر کہا اُسنے وہ شبہ امت
اور ایسا ہی ابنِ کعبؓ سے بھی
کر ابوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ
اور یہ چاروں بھی اقتدا کر کے

اور ائمہ سے بھی اختلاف کئے
اسمیں کوئی کیا خلاف نہیں
جانئے دو روائتیں آئیں
یا ہے قبلِ رکوع و بعدِ رکوع
اور گئے عالموں کا اے خوش مذہب
اک روایت سے یا بن مالکؒ کے
دائمی ہے قنوت اے اکمل
اک روایت سے بھی یہی ہوگا
خاص ہو وہ نمازِ صبح میں ہی
دیکھ لکھتا ہوں اب یہاں تھوڑے
وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
لائے ہیں ابنِ ماجہؒ و نسائیؒ
اور علیؓ سے سنا ہو تمیں یہ جان
آخرِ وتر میں ہی پڑھتے تھے

لیک وہ اختلاف جو آیا
اور پڑھنا ہے وتر میں جو قنوت
لیک ہے اختلاف اسمیں یہاں
جانو مذہب ہیں بوحنیفہؒ کے
جیسے سُفیانِ محققِ آفاق
ہے بہ نصفِ اخیر در رمضان
قبل و بعدِ رکوع اے دمساز
احمدؒ و بوحنیفہؒ پاس اے جان
اور بنا شبہ شافعیؒ کے پاس
اپنی اوسط میں شیخِ طبرانیؒ
اور اسمیں قنوت پڑھتے تھے
اور روایت کیا ہے سُن لیجے
کہ کبھی پڑھتے تھے وہ سرورِ دین
بوحنیفہؒ کے اور بھی ہیں دلیل

گفتگو ہے بہ فضلِ والے
پایا بیشک باتفاق ثبوت
کیا پڑھے اسکو خاص در رمضان
دائمی ہے رکوع کے آگے
اور ابنِ مبارک و اسحٰق
پڑھنا بعدِ رکوع اے ذیشان
ہے دونو وقت بھی قنوت جواز
خاص ہو وتر میں قنوت یہاں
صبح اور وتر میں ہے بے وسواس
لایا ابنِ عمرؓ سے گیانی
جانو بیشک رکوع کے آگے
دارِ قطنی سُوید غفلہؓ سے
آخرِ وتر میں قنوت یقیں
یہی کافی ہیں بس یہاں یہ قیل

لفظ دعائے قنوت کا اختلاف

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہے یا کوئی دعا خاص ہے اس باب میں اختلاف ہے امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرتؐ آخرِ وتر میں پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (رواہ اصحاب السنن الاربعہ) شمنی نے حاکم کی روایت سے شرطِ شیخین پر لایا ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو تعلیم کئے کہ یہ کلمات اپنے وتر میں پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ امام شافعیؒ اور احمدؒ کے پاس قنوت اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ الخ ہے اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے پاس اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الخ ہے اور ابی حنیفہؒ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابواللیثؒ نے کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے۔ اور بعضے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ بھی لائے ہیں اور کہے ہیں جسکو دعائے قنوت یاد نہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا رَبَّنَا اٰتِنَا پر اکتفا درست ہے اور لکھتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ

اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ اگرچہ صحیحین اور سُنن معروفہ میں مذکور نہیں. لاکن ائمہ حنیفہ اسکو صحیح طرق قول اسے طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہیں اور امام سیوطی نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں رکوع کے بعد بھی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ کچھ الفاظ کے تغیر اور تقدیم و تاخیر کیساتھ لایا ہے اور امام محمدؒ سے نقل کئے ہیں. کہ قنوت میں ایک دعا معین نہیں ہے یعنے دعوات مرویّہ سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑھے. کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے میں حضور اور رقّت قلب حاصل نہیں. الحاصل وتر میں قنوت کا پڑھنا احادیث صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہے ہاں قبلِ رکوع یا بعد رکوع اور دائمی بامر یا تخصیص اخیر رمضان وغیرہ میں اختلاف ہے واللہ اعلم. اور حضرتؐ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے. اسی طرح روایت کیا شیخ ابنِ ہمام نے اپنی مسند میں امام احمد سے وہ اسودؓ سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے. اور اِسی پر ہیں اکثر اہلِ علم صحابہؓ سے اور اُن کے بعد کے بزرگوں سے اور وہ جو بعضے لوگ پہلی رکعت میں سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھتے ہیں. کسی جگہ ماثور و مروی نہیں. ہاں کہتے ہیں کہ بعضے روایاتِ فقہ میں آیا ہے. اور حضرتؐ جب وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور تیسرے بار اس کلمہ کو باآواز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رَبِّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ کہتے تھے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑھتے تھے جانئے حضرتؐ / وتر کے بعد نفل دو رکعت
جو ہے مسند امامِ احمدؒ کی / ابنِ ماجہؒ کی بھی سُنن آذکی

ہے وہ دونوں کتاب کے درمیان / اُمِّ سلمہؓ کی یہ روایت جان
کہ کبھی بعدِ وتر آں حضرتؐ / پڑھتے تھے بس خفیف دو رکعت

وہ بجا لیکہ بیٹھے ہی رہتے / یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے
ترمذی میں بھی یہ حدیثِ شریف / آئی ہے پر نہیں ہے ذکرِ خفیف

اور احمدؒ بھی بو امامہؓ سے / بھی روایت کیا ہے یوں سنیے
وتر کے بعد وہ شہِ اُمّت / پڑھتے تھے بیٹھ کر ہی دو رکعت

پہلی رکعت میں سورۂ زلزال / پڑھتے دوسری میں کافرون درحال
اور لکھا ہے صاحبِ مشکوٰۃ / لایا ثوبانؓ سے دارمی یہ بات

کہے حضرتؐ کہ شب کی بیداری / خواب سے اٹھنا جبکہ ہے بھاری
جب تمہارے سے کوئی وتر پڑھے / اور دو رکعت بھی چاہیے پڑھ لے

پھر تہجد کو ہی بھلا گر اٹھیں / ورنہ کافی وہ رکعتیں ہووئیں
بعضے اصحاب شافعیؒ سے بھی / جانیو نقل اس طرح آئی

اوّلِ شب میں جو کہ وتر پڑھے / تو اُسے چاہیے کہ بعد اُسکے
کر کے شب کی قیام کی نیّت / اور پڑھ لیوے نفل دو رکعت

اور صحابہ کی اک جماعت بھی / یہ دو رکعت کی ہے روایت کی
لیک کہتے ہیں اور بھی یہ بات / کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ

ہے معارض بظاہر اے بھائی / وہ صحیحین کی خبر ہے یہی
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ / کیے ارشاد حق کے پیغمبرؐ

کہ تمہاری اخیرِ شب کی نماز / بسکہ ٹھہراؤ وتر کو بے نیاز
پس دو رکعت یہ گر پڑھیں اے میر / شفع ہو رات کی نماز اخیر

۳ صحیحین کی حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری شب کی آخر نماز وتر ہو۔ اور اگلے حدیثوں میں وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا بھی آیا ہے اگر دو رکعت پڑھیں شب کی آخر نماز شفع یعنے جفت ہوتی ہے

یہاں سفرِ سعادت اندر دیکھ
وتر کے بعد وہ دو رکعت کی
کیا نہیں یہ خبر صحیح ہو گی
ٹھیک حق بات ہی ہے اے افصح
اور جمہور اہلِ علم وہدیٰ
وجہ پڑھنے کی اُنکی اے فاخر
خواہ یہ رکعتین ہو الحق
سو وہ محمول ہے یہ استحباب
وہ دو رکعت کی یہ منافی نہیں
یہ دو رکعت ہیں مثلِ سنت کے
بعد اس فرض کی بھی دو رکعت
اور نہ واجب ہیں تو وتر کے تئیں
پس دو رکعت یہ نفل اے سامع
کیونکہ تشفیعِ وتر اے دانا

اُسکا ماتن نے یوں لکھا اک ایک
جو حدیثِ شریف ہے مروی
اور کیا شک امامِ احمد بھی
کہ یہ ہر دو حدیث بھی ہیں صحیح
وتر کے بعد وہ رکھے ہیں روا
تھا بیانِ جواز کی خاطر
یا النوافل ہوں دوسرے مطلق
حکمِ واجب نہیں ہے یہ دریاب
کیونکہ تابع وہ وتر کے ہی بیقیں
فرض کے بعد ہیں سنن جیسے
جو کہ آئی نماز ہے سنت
بلکہ سنت اُسے سمجھتے ہیں
جان اُسی کے ہیں ملحق و تابع
نہیں رکھا یہ لفظ ہے معنا

جمع و تطبیق ان حدیثوں کی
لاجرم اُس خلاف سے بچنے
کہ دو رکعت وہ میں نہ پڑھتا ہوں
اک خبر دوسری کی اے ماہر
اور کہے ہیں وہ نفل دو رکعت
تا ہو معلوم یہ کہ نفل نماز
وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی
کہے بعضے کہ یہ جو آئی خبر
خاص واجب ہے وتر جنکے پاس
خاص مغرب کے فرض اے ہشیار
وتر کے بعد بھی یہ دو رکعات
جب وہ سنت کی ہی بڑی تاکید
اور نہ تشفیعِ وتر اُس کو کہیں
شرح سفرِ سعادت اے ذیشاں

جب بہت عالموں پہ سخت ہوئی
کیا انکار اُس کا مالک نے
اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہوں
ہے مخالف اگرچہ در ظاہر
وتر کے بعد جو پڑھے ہے حضرت
بالیقیں بعد وتر کے ہی جوا
کرو آخر نماز تم شب کی
کریں آخر نماز وتر اُپر
پاس اُنکے سمجھ بلا وسواس
تین رکعت ہی ہونگے وترِ نہار
ہیں مشابہ سمجھ اُسی کے ساتھ
حکمِ واجب میں ہی وہ ہے اے سعید
بلکہ نیت سے نفل کی پڑھیں
جو ہی اُس میں لکھا ہے سب یہ بیاں

نمازِ اشراق و ضحے کا بیان

اب میں لکھتا ہوں دیکھ کچھ تو یہاں
وقتِ اشراق کا بھی ہو گا
ہے حدیثوں سے ثابت اے دمساز
بعضے اشراق کے تئیں اے میاں
اک روایت میں رکعت آئے دو
اور ہر اک عدد یہ بھی اے فہیم
کہ حدیثیں صحیح اور مشہور
آئی ہے اک حدیث کے درمیاں

نفلِ اشراق اور ضحے کا بیاں
پھر اک دن چڑھے یہ وقتِ ضحے
کہ پڑھے ہیں نبی یہ ہر دو نماز
کہتے ہیں سنتِ مؤکد جان
اک روایت میں چار اے خوشخو
دیکھ منقول ہے ثوابِ عظیم
ہیں نمازِ ضحے میں آئے وفور
کہ وہ داؤد کی نماز ہے جاں

اک دو نیزے برابر اے دلبند
ہے ضحے نام اسکا عربی میں
اور امت کو بھی دئے ترغیب
رکعتوں کے عدد میں اسکے ولیک
اک روایت بھی ہے چھ رکعت کی
اور مواہب میں یوں لکھا ہے یقیں
بلکہ طبری کہا ہے پہنچے او
اور دوسری حدیث ہے آئی

ہو وے جس وقت آفتاب بلند
چاشت اُسکو ہی فارسی میں کہیں
یہ نمازیں ہیں مستحب اے لبیب
مختلف آئے ہیں حدیث اے نیک
آٹھ دس آئے بارہ رکعت بھی
کہ کہا شیخ دین ولی الدین
درجہ معنوی تو اتر کو
کہ تھے کرتے محافظت اُسکی

آدمؑ و نوحؑ اور ابراہیمؑ
کیونکہ بعضے صحابہؓ سرور
آور مجاہد سے نقل ہے بالخیر
لوگ پڑھتے تھے تب نمازِ ضحیٰ
وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
ایسے ہی جو حدیث اور آثار
کہ نمازِ ضحیٰ یہ حق کے حبیبؐ
کہیں اُمت پہ فرض نا ہووے
اُسکو حالانکہ دوست رکھتے تھے
اور بعضے صحابہؓ حضرتؐ کے
اِس سے لازم نہ آوے یہ آمین
اور ابنِ عمرؓ اے باعزت
جب پڑھے آشکار بدعت ہو
جب کریں مثلِ فرض ہے بدعت
لوگ ہو جمع پڑھ رہے تھے ضحیٰ
غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
اور ہے کہے بعضے عالماں تحقیق
کیونکہ ابنِ شقیقؒ نے لایا
تب وہ بی بیؓ کبھی نہ پڑھتے تھے
کہ نبیؐ اسقدر ضحیٰ پڑھتے
اور نوافل کے درمیاں اکثر
اور ہے عکرمہؓ سے یوں منقول
اور سفر سعادت اندر ہاں

اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ باتکریم
لوگ پوچھے تو یوں دئیے ہیں خبر
کہ کہا میں بھی عروہ ابنِ زبیر
ہم نے ابن عمرؓ سے تب پوچھا
لیک بے شبہ نیک بدعت ہے
مختلف اس بابمیں آئے یاں
گرچہ اُمت کتیں دیئے ترغیب
اسلئے پڑھتے گاہ گاہ اُسے
تا کہیں ہم پہ فرض نا ہووے
نفی جو اِس نماز کی ہیں کئے
کہ کبھی نا پڑھے ہوں سرورِ دیںؐ
جو کہا اِس نماز کو بدعت
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو
کیونکہ اِخفائے نفل ہے سنّت
اُن پہ انکار کرکے فرمایا
غیرِ مشروع نئیں نمازِ ضحیٰ
سب روایات بیچ دے توفیق
جو مشاہیرِ تابعیں سے تھا
مگر اس دن سفر سے جب آتے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے
یہی عادت تھی آپکی اشہر
ابنِ عباسؓ ابن عمِّ رسولؐ
اُسکا ماتن نے یوں کیا ہے بیاں

بعضے مکروہ بھی لکھے ہیں اسے
کہ یہ پڑھتے ہوئے نمازِ ضحیٰ
آئے در مسجدِ رسولِ خدا
کیا نماز اب یہ قوم کی سنّت
کوئی بدعت بھی اِس سے افضل ہے
جانئے اُنکی جمع اور تطبیق
اور پڑھتے تھے آپ بھی سنئے
جونکہ تصریح عائشہؓ نے کی
پس بلاشک ثبوت کو پہنچا
اُنکے رُویت کی ہے وہ نفی ولے
یا ہے اُس سے مراد نفی دوام
اُس سے ہے یہ مراد جانو تم
ورنہ مشروع ہے نمازِ ضحیٰ
نقل کرتا ہے ابنِ ابو شیبہؒ
گر یہ پڑھنا نماز چاہتے ہو
اُسکا اظہار و اجتماع دوام
مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑھیں
کہ یقیں عائشہؓ سے میں پوچھا
نقل ہے بوسعیدؓ خدری سے
اور یہانتک وہ چھوڑ دیتے کبھی
اور اصحاب و تابعین کا حال
پڑھتا تھا ایکدن نمازِ ضحیٰ
کہ یہی ہے صواب اے دلبر

اور بدعت اسے لکھے بعضے
ہمنے حضرتؐ کتیں نہیں دیکھا
وہاں ابن عمرؓ بھی بیٹھا تھا
ہے بلاشبہ یا کہ ہے بدعت
نہیں پیدا کئے مسلماناں
کی ہے پس عالموں نے یوں تحقیق
لیک اُسپر مداومت نہ کئے
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبیؐ
کہ پڑھے ہیں ضحیٰ رسولِ خدا
بعضے بولے کہ ہم نہیں دیکھے
کہ حضرتؐ پڑھے ہیں اُسکو مدام
کہ مساجد میں جمع ہو مردم
لیک اظہارِ اجتماع اُس کا
ابنِ مسعودؓ ایک دن دیکھا
تو اے لوگو گھروں میں اپنے پڑھو
ہوگا بدعت نہیں ہے اِسمیں کلام
اور بعضے دنوں میں ترک کریں
کہ نبیؐ پڑھتے تھے نمازِ ضحیٰ
کہ خبر اس طرح سے دی ہی اُسنے
کہتے ہم پھر نہیں پڑھینگے کبھی
بھی نوافل میں تھا بریں منوال
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا
مستحب ہے مداومت اُسپر

نہ مساجد میں اجتماع ہی بھلا — گھر میں پڑھنا ہے منفرد اولیٰ
رکعتوں میں ضحیٰ کی بھی اے عفیف — مختلف آئی ہیں احادیث شریف
اکثر اہل علم و فضل ولے — چار رکعت ہیں اختیار کئے
اور احادیث اس علا کے تمام — ہیں بلاشک صحیح نیک انجام
دوسرے اعداد کی حدیث شریف — ہونگی بعضے صحیح بعضے ضعیف

شبِ برات یعنے شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت اور نماز کا بیان

ہے جو پندرہویں رات شعبان کی — ہوئی ثابت فضیلت اسکی بڑی
کہ فضیلت میں اسکی اے ہشیار — دیکھ احادیث آئے ہیں بسیار
قدر کی شب کے بعد افضل تر — ہے یہی شب بغیرِ شبہ و خطر
ہے حدیثِ صحیح میں آیا — سب کو اس شب میں بخشتا ہے خدا
لیک مشرک کو اور مشاجن کو — عاق کو اور خمر کے مدمن کو
مُسبل و اہل حقد کے بھی تئیں — جانو اس شب میں بخشتا وہ نہیں
ہے مشاجن وہی یقیں سمجھو — دشمنی رکھے مومنوں سے جو
عاق ماں باپ کا ہے نافرماں — مدمنِ خمر ہے شرابی جاں
ہے وہ مُسبل ازار طول رکھے — پاؤں کے ٹخنے جس سے چھپ جاوے
صاحبِ حقد کینہ ور ہوگا — نہیں ان سب کو بخشتا ہے خدا
اور خبر ہے کہ چار شب اندر — جانو رحمت کے کھولتے ہیں در
کھولے رہتے ہیں در وہ ایسا ہی — جانو صبح کی اذان تک بھی
شبِ عرفہ شبِ برات بجا — اور شبِ عیدِ فطر و عیدِ ضحیٰ
اور قیامِ شبِ برات ایجان — اور صوم پندرہویں شعبان
پہنچی صحت کو پر مساجد میں — جانو بدعت ہے جمع ناہوویں
پڑھنا اس شب نماز واحد ہی — کہا مکروہ نہیں ہے اوزاعی
حضرتِ عائشہ سے ہے مروی — کہ میں دیکھی ہوں خدا کے نبی
ہے طولِ قیام سے دمساز — اور ایسا کئے ہیں سجدہ دراز
مجکو ایسا گمان ہوا ہے تب — کہ ہوئی قبض روحِ اقدس اب
اور شب میں وہ حق کے پیغمبر — تن تنہا بقیع میں جاکر
مردگوں کو لئے وہاں کہ سب — چاہے ہیں مغفرت بدرگہِ رب
پس اسی شب ہیں سنت اتنا ہی — کہ جو ثابت ہوا زفعلِ نبی
یعنے طولِ سجود و طولِ قیام — اور زیارت قبور کی اے ہمام
نیک تنہا کرے زیارت جا — اور کرے انکی مغفرت کی دعا
اور اوراد میں مشائخ کے — جو نمازیں وہ شب کے ہیں لکھے
رکعتوں کا بھی اور سوروں کا — بھی تعین جو انمیں ہے آیا
وہ حدیثیں محدثین کے پاس — نہیں صحت کو پہنچے بے وسواس
اور چراغاں زیادہ سلگانا — اور باروت سوزی اے دانا
ہے مجوس و ہنود کی رسمیں — جو کہ کرتے ہیں وہ دوالی ہیں
ہے یقیں بدعت و حرام برا — ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا
اب خسوف و کسوف کا بھی بیان — دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں

نمازِ خسوف و کسوف کا بیان

چاند کو جو گہن لگے ہے خسوف — اور سورج گہن ہے جانو کسوف
ابن عباس سے ہے یوں منقول — کہ یہ فرمائے ہیں خدا کے رسول
کہ ز آیاتِ خالقِ اکبر — دو نشاں ہیں یقیں یہ شمس و قمر
انکو دیکھو گے پس اگر ایسا — کہ ہوا سلب نور ہے انکا
تو کرو ذکر پاک مولا کا — اور دوسری حدیث میں آیا
کہ دعا تب کرو بدرگہِ رب — اور تکبیر بھی کہو تم تب

اور تب تم کرو نماز ادا
اور قیام شر رکوع اور سجود
اور رکوع و سجود اے دلبند
اک روایت میں سہ چہار و پنج
یونہی سہ چار بار وہ سالار
اور احمدؒ کے پاس اے بھائی
اور مقرر حدیثِ ابنِ عمرؓ
کہ رکوع ایک ہی کچھ نہیں نہی
دیکھو اسمیں رکوع کی تکرار
پس ہوا شبہ لوگ کو اے یار
اور وہ بھی خلافِ عادت ہے
لکھوں با اختصار اب میں یہاں
چہار گانہ نماز کی حضرت
پاس احناف کے سفر میں یقیں
تو مسافر کی ہو نماز جواز
مذہبِ شافعیؒ میں ہے رخصت
حج کے موسم میں ہاں پڑھے عثمانؓ
اور سفر میں سرورِ دوراں
ظہر کے بعد کے دو سنت بھی
اور ابنِ عمرؓ کے پڑھنے میں
نیک سنت اگر کوئی پڑھتا
بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے
اور وہ مرکب کسی طرف بھی چلے

اور صدقہ بھی دیؤ بہرِ خدا
قدرِ عادت سے ہیں کچھ افزود
بھی کئے طول اسکے ہی مانند
بھی رکوع آئے اے سعادت سنج
اس میں کرتے رکوع کی تکرار
قولِ مشہور سے ہے ایسا ہی
حنفیہ کی دلیل ہے اشہر
اور حدیثِ صحیح بھی گزری
نہیں مذکور ہے اینک شعار
کہ ہوئی ہے رکوع کی تکرار
نہ کیا اسکی کوئی روایت ہے
طاعتِ سفرِ احمدی کا بیاں
قصر پڑھتے تھے جان دو رکعت
چار رکعت کبھی درست نہیں
ورنہ فاسد ہے وہ نہ ہو جواز
یعنے جائز بھی چار ہے رکعت
در اخیرِ خلافت اپنے جاں
اکتفا کرتے فرض پر ہی جاں
ہے روایت ادا کئے ہیں نبیؐ
ہیں روایات مختلف آئیں
منع ابنِ عمرؓ نہ کرتا تھا
بس اشارے کے ساتھ پڑھتے تھے
وقتِ تحریم قبلہ رو ہوئے

عائشہؓ کی حدیث ہے معروف
اور قرات بھی طول وہ سالار
اور منقول ہے بہ ہر رکعت
اور رکوع دراز کرتے تھے
شافعیؒ پاس یہ نماز عیاں
نزدِ اکثر یقیں ہمارے یہاں
اور حدیثیں صحیح ابنِ ہمامؒ
کہ کہے مصطفیؐ جب ایسا ہو
کہے بعضے صفیں ہوئے کثیر
اور اکابر کے سوا وہ بھی

کہ پڑھے مصطفیؐ نمازِ کسوف
سورۂ بقر کے پڑھے مقدار
کہ کئے دو رکوع آنحضرت
سر اٹھا پھر رکوع میں آتے
خطبہ و دو رکوع سے ہے جاں
ہے بلا خطبہ اک رکوع سے جاں
لاکے ثابت کیا اے نیک انجام
یعنے لاگے گہن نماز پڑھو
کثرتِ ازدحام سے اے میر
نہیں واقع ہوا بہ عہدِ نبیؐ

نمازِ قصر کا بیان

اسمیں ہے اک نمازِ قصر کا باب
اسپہ ہے اتفاق امت کا
سہو سے چار رکعتیں ہی پڑے
اور مذہب امام مالکؒ کا
اور اصحابِ مصطفیؐ اسی بھی
اسکے ہیں توجیہات اے بھائی
ہاں نمازِ صباح کی سنت
اور اصحاب کی جماعت ایک
اس سے معلوم جانئے یہ ہوا
اور تہجد سفر میں پیغمبر
پشت پر جانور کے نفل نماز
اور حضرت کبھی سفر میں سنو

باب دوسرا ہے جمع کا دریاب
کوئی اسمیں نہیں خلاف کیا
پہلے قعدے میں اسکے گر بیٹھے
بولتے ہیں اسی موافق تھا
چار رکعت نہیں پڑہا ہے کوئی
اور مذہب ہے عائشہؓ کا بھی
اور پڑہتے تھے وتر بھی حضرت
پڑہتے تھے سنتیں سفر میں لیک
کبھی پڑہتا کبھی نہ پڑہتا تھا
نہیں کرتے تھے ترک اے دلبر
یوں اشارے سے جانیو ہی جواز
جمع کرتے تھے دو نماز کو جو

جمع تقدیم و جمع تاخیر

سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کا اختلاف

اُنکی صحبت رہی ہے اے خوشخال
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
اور گاہے غروب کے آگے
جب اترتے عشا کے وقت میں جا
اور نکلنے کے آگے شاہِ ہدا
جانتے آئے ہیں حدیثِ صحیح
بعضے تعجیلِ سیر میں ہے صاف
بعضے قایل جواز کے در سیر
سیر میں مصطفےٰ کا تھا معمول
ہے کبھی بعضے جواز ہے اے سعید
جمعِ تقدیم نیں روا اے زکی
بوحنیفہ کے پاس پر اے ایں
اور عدمِ جواز کا بھی سبب
پس ہوئے وقتوں کے آگے اور پیچھے
کہ بہ عہدِ خلافت اپنے عمر رضہ
اور بولا ثقات سے یہ خبر
کہ ہے قطعی تعینِ اوقات
قصر و افطار ہاں سفر میں و لے
کہ کہا میں کبھی نہیں دیکھا
دو نمازیں مگر بہ مزدلفہ کو
یہ سبب حج کے تھا مناسک کا
ہاں کئے غزوۂ تبوک میں ہی

جب نکلتے سفر وہ پیشِ زوال
یعنے اِک وقت دونو پڑھتے تھے
گر ادا مصطفےٰ رواں ہوتے
گر شہِ انبیا رواں ہوتے
جمع کرتے تھے مغرب و عشا
وقت آتا نمازِ مغرب کا
جمع ہیں دو نماز کے اے فصیح
اسلئے عالموں میں آیا خلاف
نہیں حالِ نزول میں باخبر
اور وہ مروی نہیں بحالِ نزول
کہ اگر ہو سفر میں عذرِ شدید
قولِ مالک بھی اک ہی ایسا ہی
مطلقاً جمع ہی جواز نہیں
یہی لکھا گیا ہے سن تواب
ہوں نمازیں سنو کبائر سے
اپنے حکام کو لکھا یکسر
ہمکو پہنچی بغیرِ شبہ و خطر
اور متواتر اے گرامی ذات
ہوئی ثابت ہے نصِ قرآں سے
سیّد الانبیاء رسولِ خدا
جمع فرمائے مغرب و عشا
وہ سبب کچھ نہیں سفر کا تھا
نہیں ہر روز ہیں کئی وہ بھی

ڈھیل کرتے نمازِ ظہر میں تب
دو نماز اِس طرح جو پڑھتے ہیں
اس طرح جمع کریں اے ہمام
رہ میں ہوتا تھا وقت گر اُنھے
جمعِ تاخیر یہ بھی ہے سمجھیں
پڑھتے مغرب عشا کے ساتھ ایجان
مطلق آئے حدیث بعض اُنسے
بعضے مطلق جواز کے قائل
اور وہ بولتے ہیں اے دمساز
اور یہ تعجیلِ سیر اے سالک
جمعِ تاخیر سیر میں بہ نیاز
اور مشہور مذہبِ احمد رح
یعنے ایسا کہ کوئی وقتِ نماز
کہ ہیں قطعی نماز کے اوقات
کہ امامِ محمد اُسکی دلیل
دو نماز ایک وقت پر نہ پڑھو
ابنِ حماد سے ہے یہی منقول
پس حدیثِ احاد اے بھائی
اور صحیحین میں حدیثِ صحیح
کہ کئے ہوں ادا نماز کوئی
اور خبر ہے کہ ظہر عصر یقیں
اور یہ جمع اے نکو انجام
ابی داؤد رح نے ز ابنِ عمر رضہ

اور اُترتے تھے وقتِ عصر میں جب
جمعِ تاخیر اِس کو کہتے ہیں
جمعِ تقدیم ہوگا اِس کا نام
کرتے مغرب کے پڑھنے میں تاخیر
عصر کے وقت جونکہ ظہر پڑھیں
جمعِ تقدیم یہ بھی ہے پہچان
اور چلنے کے قید سے بعضے
شافعی رح ہیں اُنہیں سے اے عاقل
جمع کرنا سفر میں بھی دو نماز
ہوگا مشہور مذہبِ مالک رح
پاس احمد رح کے ہے روا و جواز
مطلقاً ہے جواز اے ارشد
مل ہی جاوے سو یہ نہیں ہے جواز
اور تواتر سے پائے ہیں اثبات
یہ مؤطا میں ہے لکھا بے قیل
بلکہ اسکو کبیرہ ہے سمجھو
کہ کہا میں سنا ہوں از مکحول رح
متعارض نہو سکے اُسکی
ابنِ مسعود رضہ سے ہے یہ آئی صریح
کہیں در غیرِ وقت اُسکے کبھی
جمع عرفات میں کئی شہِ دیں
شاہِ دیں کا نہیں تھا فعلِ دوم
ہے روایت کیا کہ پیغمبر ص

نہ کئے جمع مغرب اور عشا ۔ کوئی سفر میں بھی ایکبار ہوا
جمع تقدیم کے حدیث مگر ۔ آئے ہونگے صحاح میں کمتر
جمعِ تاخیر کی مگر تاویل ۔ حنفیہ اسلئے کئے بے قیل
جلدی دوسری نماز میں بھی کرے ۔ اوّلِ وقت میں پڑھے اسکے
ہوتے بعد غروب ہی راہی ۔ ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی
اور نمازِ عشا ادا کرتے ۔ بعد ہوتے تھے وہ رواں آگے
اور ابنِ عمرؓ بھی اے بھائی ۔ کبھی کرتا سفر میں ایساہی
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب ۔ جمع میں احتیاط سے اقرب
کہا مکروہ مالک اے دمساز ۔ محض فعلِ نبیؐ تھا بہر جواز
اور مقیم مریض کے بھی لئے ۔ کہے جائز ہے تابعیں بعضے
اور قایل ہیں بعض اے دمساز ۔ کہ ہے بارش کی عذر پہ بھی جواز
ابنِ عباس سے ہی یوں مروی ۔ کہ کہا اُس نے دو نماز کبھی
تو کہا ترکے جو ہیں دروازے ۔ اُس نے آیا ہے اُنکے یک در سے

عیدین کی نماز کا بیان

عید کے دو نماز کی خاطر ۔ جاتے حضرتؐ تھے شہر سے باہر
عید کی پس نماز اے اکمل ۔ ہے یہ صحرا کے درمیاں افضل
جاتے بیرونِ شہر آنحضرتؐ ۔ پس بلا شبہ ہے یہی سنت
بعضے پڑھتے ہیں مسجدوں میں جو ۔ ہے بلا شک خلافِ سنّت او
پس مساجد میں عذر سے پڑھنا ۔ کبھی نا ہو خلافِ سنّت کا
کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ ۔ سب مکانوں سے محترم ہے وہ
تا زِ قربِ حضورِ پیغمبرؐ ۔ پاوے طاعت قبولیت کا ثمر
اور لکھا ہے شیخ ابنِ ہمام ۔ کہ ہے سنّت بھی اے نیک انجام
اور کسی کو خلیفہ ٹھہراوے ۔ ناتوانوں کو تا وہ ہمرہ لے

اور نہ ابنِ عمرؓ بھی کرتا تھا ۔ جمع ہرگز مگر بہ مزدلفہ
پس ائمہ اسی لئے اکثر ۔ نہیں قایل ہیں اسکے اے دلبر
کرے پہلے نماز میں تاخیر ۔ بس یہانتک کہ پہنچے وقت اخیر
ابوداؤد نے روایت کی ۔ کہ علیؓ نے سفر میں ایساہی
پڑھتے تھے تب اتر نمازِ شام ۔ کرتے بعدِ نماز نوشِ طعام
اور کہتے کہ سرورِ کونین ۔ کرتے ایسا ہی جانئے بے بین
اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل ۔ کرتے ایسا ہی مصطفےؐ بے قیل
اور کہے بعضے شافعی اکمل ۔ کہ یقیں ترکِ جمع ہے افضل
دو نمازوں کے جمع کا یہ بیان ۔ تھا مسافر کے واسطے پہچان
یوں کہا ترمذی نے انیک اخلاق ۔ کہ نہیں ہے ہیں احمد و اسحٰق
شافعی اور احمد و اسحٰق ۔ ہیں نہیں ہے ائمہ آفاق
کہ بلا عذر کوئی جمع کرے ۔ یعنے یکوقت دو نماز پڑھے
جمع کرنا بعرفہ اور سفر ۔ بس ہے جمہور کا عمل اسپر
عید کی اب نماز کا بھی بیاں ۔ دیکھ لکھا ہو مختصر میں یہاں
اور وہ جگہ ز مسجدِ نبویؐ ۔ فاصلہ پر ہزار گز کے تھی
باوجود اُس شرف کے اے بھائی ۔ جو تھا حاصل بہ مسجدِ نبویؐ
اکثر امصار میں بہ عرب و عجم ۔ بس اسی پر عمل ہے اے اکرم
مینھ کے عذر سے مگر اے یار ۔ پڑھے مسجد میں ہیں نبیؐ یکبار
اور عادت ہے سب مکے والوں کی ۔ کہ پڑھے مسجد الحرام میں ہی
اور یونہی مدینہ والے بھی ۔ پڑھتے ہیں سب بمسجدِ نبویؐ
پس مساجد دو نو حرم کے بجا ۔ سب سے ہیں اسلئے ہی مستثنےٰ
کہ جو ہوگا امام یعنے امیر ۔ جاوے صحرا طرف دے خلقِ کثیر
عید کی اپنے شہر میں ہی نماز ۔ باجماعت ادا کرے بہ نیاز

جمعہ و عیدین میں عمدہ لباس پہننا مستحب ہے

کیونکہ بالاتفاق در دو جا
اور پوشاک پہنتے اجمل
عزت دین کیلئے بے مین
کہیں برد یمانی اسکے تئیں
اور عید الفطر میں اے دمساز
نوش فرما طعام بھی پہلے
غسل عیدین و غسل عرفے کا
ہر دو عیدین سے بھی ابن عمرؓ
اس سے ہوتا ہی ظاہر اے بھائی
روز عید الضحیٰ میں اے ذیشان
اور حضرتؐ نماز عید لئے
ہاں مگر کوئی عذر ہووے جب
اور مصلا میں پہنچتے ہی نماز
اور کہتے تھے کتنی تکبیریں
پہلی رکعت میں آگے قرأۃ کے
حنفیہ کہتے ہیں یہ تکبیرات
کہ درون نماز تکبیرات
اور بعد نماز عید اشہر
اور اسی پر تھا مصطفیٰؐ کا عمل
کہ مدینہ کا جب وہ تھا حاکم
لیک ہر دو کے جانو نیت میں
خطبۂ ثانیہ میں وہ ناکام
اسلئے وہ شقی بد انداز

تکبیر راہ میں کہنا

شہر میں ہے نماز عید روا
عید کے روز احمد مرسلؐ
پہنتے تھے یہ جمعہ اور عیدیں
ویسے چادر یمن میں ہوتے ہیں
سرور مسلمین اقبل نماز
بعد اسکے نماز کو جاتے
گرچہ ہے اک حدیث میں آیا
غسل کرتا تھا انکو محضر
کہ صحیح وہ حدیث ہووے گی
حکم یہ متفق علیہ ہے جان
عیدگہ کو پیادہ جاتے تھے
تو ہے جائز سوار ہونا تب
کرتے سالار انبیاؐ آغاز
ہے ائمہؒ کا اختلاف اسمیں
جانو تکبیر تینؔ بار کہے
مختلف آئے جبکہ مرویات
اور ہر بار بھی اٹھانا ہاتھ
خطبہ پڑھتے نبی کھڑے رہکر
اور شیخین باصفا کا عمل
کیا تقدیم خطبہ وہ ظالم
ہے بڑا فرق وجہ و علت میں
کرتا تھا سب اہل بیت کرام
خطبہ پڑھنے لگا ہے قبل نماز

نماز عیدین پر خطبہ کی تقدیم اول مروان سے ہوئی۔

اور محمدؐ کے پاس تینؔ جگہ
حلۂ فاخرہ تھا وہ اے یار
اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر
عید کے دن تجمل و تزئین
نوش فرماتے چند عدد خرما
اور عید الضحیٰ کے دن اے اہمام
یہ کہے ہیں ضعیف ہی وہ خبر
اتباع سنن میں صبح و مسا
اور ابن عمرؓ سمجھ اے خبیر
اور یہ عید الفطر ہمارے یہاں
پس یہی مستحب ہے اے اکمل
اور جنازے کیساتھ بھی زنہار
بے اذاں اور بلا اقامت سے
لیک مختار حنفیہ کا اے میر
دوسری رکعت میں بعد قرأت کے
جس روایت میں ہیں وہ کم آئے
جبکہ ہو یہ خلاف عادت کا
متفق سب اسی پہ ہیں اے سعید
کیا تقدیم خطبہ جو ایجاد
لیک کہتے ہیں بعض اے ذیشان
کیا تقدیم خطبہ جو مروان
اسلئے لوگ خطبہ نا سنکے
اور خلافت میں اپنی ذوالنورینؓ

ہے روا اگرچہ نہ خلیفہ کیا
یعنے یک جفت چادر اور ازار
سبز یا سرخ تھے خطوط اسیر
جب ہو مشروع مستحب ہو یقین
طاق رہتا سمجھ عدد اُن کا
کرتے بعد نماز نوش طعام
ہاں موطا میں ایک آئی اثر
جبکہ حاصل تھی اُسکو شان علی
جہر کرتا تھا راہ میں تکبیر
کہنا آہستہ اے نکو عنواں
اسپہ اکثر ہی عالموں کا عمل
نہیں ہوتے تھے شاہ دیںؐ سوار
پڑھتے دو رکعتیں جماعت سے
ہر دو رکعت میں ہیں یہ چھ تکبیر
تین تکبیر کہہ رکوع کرے
ہم اسی کو ہیں اختیار کئے
پس ہے عمل قلیل ہی اولے
کہ ہے خطبہ پس از نماز عید
ہے وہ مروان پر جفا رکھو یاد
پہلے تقدیم یہ کیا عثمانؓ
یہی اسکا سبب لکھے ہیں جان
پڑھ نماز اُسی دم نکل جاتے
آگے پڑھتے نماز ہی بے مین

بعد لوگوں میں آئی جب سستی
فرق دونوں میں اسقدر ہے دیکھ
لیک مروان ہوا ہے جب حاکم
مختلف فیہ یہ امر بھی ہوگا
اُسنے منبر بنا کیا ہے یَں
نقل ہے بوسعیدِ خدری سے
دیکھا میں خشت اور گل سی بنا
مینے کر منع تب اُسے کھینچا
جانئے بوسعید ہو کے خفا
خطبہ خوانی کو اِس طرح اے فہیم
اِسلئے بوسعید اسے کھینچا
جب نہ مانا یہ بات وہ بدکار
دا ے کچھ سوچتے نہیں اصلا
ہنر پھراوہ مگر اُسی کے لئے
اور بھی عیدگاہ کی دیوار
کہ بلاشبہ وہ بلندی ہی
اور بعدِ نماز خطبہ پڑھے
اور درآنحال شاہِ ذوالاجلال
اور بہ سفرِ سعادت اے اکرم
یا کوئی اور شئے بلند رہے
پس وہی ہے بلندی اے امیر
وہ تو بدعت نہیں بلا وسواس
اور منکر قیاس کا آخر

دیر سے آنے لگے اے بھائی
مختلف علتیں ہیں صورت ایک
کیا اُسپر مواظبت ظالم
کہ کیا کس نے پہلے اسکی بنا
کہے بعضے بوقتِ ذوالنورین
عید کے روز ساتھ مروان کے
اسکو ابن الصّلت بنایا تھا
وہ عثمان اُسپہ چڑھکے پڑھنے لگا
تب مصلائے عید سے جو پھرا
کر رہا ہے نماز پر تقدیم
تا کرے پہلے ہی نماز ادا
آپ ہی پھر گیا ہے تب ناچار
کہ سبب کونسا بڑا ہوگا
تا نہ وہ سبِّ اہلِ بیت سُنے
نہیں اسوقت تھی بنی اے یار
جانو قائم مقامِ منبر تھی
جبکہ فارغ ہوے ہیں خطبہ سے
تکیہ فرمائے تھے بدستِ بلالؓ
اُسکے ماتن نے یوں کیا ہے رقم
کہ ہو قائم مقام منبر کے
اور منبر کی بس وہی ہے نظیر
کریں فقہا سمجھ اِسی پہ قیاس
ہے سمجھ شطرِ دین کا منکر

اسلئے آگے خطبہ پڑھنے لگے
وہ بھی عثمانؓ سے کبھی نادر
اور بعصرِ شریف پیغمبرؐ
کہے بعضے معاویہؓ کے زمان
گل سے ابن الصّلت کیا ہے بنا
میں بھی جب عیدگاہ میں آیا
اور مروان نماز کے آگے
اور میں بھی پھرا وہاں سے تب
وجہ اُسکی سمجھ یہی ہے بڑا
دوسرا یہ سبب ہے اُس سے اشد
تا کہ فارغ نماز سے ہو کے
زعم کرتے ہیں بعضے اہلِ زماں
وہ جو کہتا تھا اہلِ بیت کو بد
اور اگرچہ بوقتِ پیغمبرؐ
لیک ثابت ہے یہ کہ وہ سرورؐ
ہے بخاری میں یہ خبر اے سعید
اترے اور بائیں طرف آئے
اس سے ظاہر ہوا کہ خیرِ بشرؐ
آئے خطبہ جو پڑھ کے شاہِ جہاں
اور آیا ہے در حدیثِ دگر
اور جس چیز کی نظیر یقیں
مجتہد کا قیاس تو اے امین
یوں ہی لکھا مفخرِ احناف

تا کہ لوگوں کو سب نماز ملے
ایک دوبار ہی ہوا ظاہر
عیدگہ میں بنا نہ تھا منبر
جب امیرِ مدینہ تھا مروان
اُسکا گھر پاس عیدگاہ کے تھا
ایک منبر بنا ہوا دیکھا
چاہا ہے اُسپہ چڑھکے خطبہ پڑھے
ہے یہ سفر السعادت اندر سب
کہ مخالف وہ ہو کے سنت کا
کہ وہ کہتا ہے اہلِ بیت کو بد
آپ خطبہ نہ سُن چلا جاوے
پھر اُنمبر کے ہی سبب سے ہاں
کیا ہے منبر کی وجہ اُس سے اشد
نہ بنا عیدگہ میں تھا منبر
خطبہ پڑھتے کوئی بلندی پر
پہلے حضرتؐ پڑھے نمازِ عید
اور اُنہیں وعظ و پند فرمائے
پڑھے خطبہ کسی بلندی پر
سو وہ ٹیلہ تھا یا بلند مکاں
کہ پڑھے خطبہ اپنے اشتر پر
ہو بہ عصرِ شریفِ سرورِ دیں
اصلِ رابع ہے از اصولِ دین
ایک مکتوب میں مجدّدؒ صاف

عیدگاہ میں منبر کا بننا

غرضو اکثر اکابرِ فقہا — کہ نظر اس نظیر پر ہی بجا
کہ فتاوے میں اپنے قاضی خان — دیکھ اس طرح سے کیا ہے بیان
نہیں مکروہ ہے کہے بعضے — تا نہ یہ احتیاج پیش آوے
بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں ہاں — یہ لکھا اختلاف قاضی خان
کہ صحیح ہے یہی کہ آفرخ پئے — منبرِ عیدگاہ نہ مکروہ ہے
یہاں لکھا ہی یوں طحطاوی — لفظ یہ ہی امام سے مروی
لکھا اب وقت میں ہمارے پن — منبرِ عیدگاہ ہے احسن
پس یہ سندوں سے اب ثبوت ہوا — کہ ہے منبر بہ عیدگاہ روا
یہی اسناد اسمیں ہیں مذکور — جب ہو مطبوع وہ ہوا مشہور
بلکہ فتویٰ اپر وہ جرح کئے — قولِ فقہا نہیں قبول کئے
جبکہ وہ تابع امام نہیں — ساتھ انکے ہمیں کلام نہیں

عیادتِ بیمار اور نمازِ جنازہ کا بیان

ازپئے عیادت اے فیروز — نہ معین ہی کو تھا کوئی روز
پس کسی روز کی خصوصیت — کرنی ناکرنی ہے بیقیں بدعت
اور احسان حق میں میت کے — کرتے تھے جانو ایسی چیزوں سے
اور اقارب کے ساتھ میت کے — لطف کی راہ سے تعزیت کرتے
اور تجہیزِ میت اور تکفین — کرتے تھے لطف سے وہ سرورِ دیں
بعد ازاں انکی مغفرت چہتے — بعد اسکی مزار تک جاتے
کہ ثبات اسکو ازرہِ احسان — دیوے مولا بہ کلمۂ ایمان
اور اسے قبر بیچ راحت دے — رحمت و مغفرت نصیب کرے
اور اصحاب کا عمل بھی ہاں — اندریں باب مختلف تھا بیاں
کہ نبیؐ جو پڑھے نمازِ اخیر — انہیں بولے ہیں چار ہی تکبیر
ابنِ عباس نے روایت کی — جبکہ آدم صفی نے رحلت کی

عیدگاہ کے جوازِ منبر پر — آئے ہیں دیکھ اے نکو محضر
کہ مشائخ ہیں اختلاف کئے — باب میں عیدگہ کے منبر کے
عید کے روز شہر سے منبر — عیدگاہ میں رکھے اٹھا لا کر
اور فتاویٰ کہ جو ہے عالمگیر — اسمیں اس طرح سے کیا تحریر
ہے غرائب میں یونہی بواسواس — درِ مختار میں لکھا لا باس
یک علامہ اشہر و فاخر — جسکو کہتے ہیں زادۂ خواہر
اور بولا یہ لفظ اے بھائی — آوے بیشک مباح پر بھی کبھی
اندریں باب ایک استفتا — آیا تھا اسکا یہیں جواب لکھا
منبرِ عیدگاہ کے مانع — نہ ان اسناد کے ہوئے تابع
خاص وہ قول بو حنیفہؒ کا — جو ہے اسکا بھی نا کئے پروا
گر نیاید بگوشِ رغبت کس — بر رسولاں بلاغ باشد و بس
اب بیانِ عیادتِ بیمار — اور بیانِ جنازہ سن ایار
وہ عیادت کو جاتے سب اوقات — خواہ وہ دن ہو یا کہ ہووے رات
آنکھ کے درد پر بھی پیغمبر — جاتے پھر عیادت اے دلبر
کہ اسے قبر اور قیامت میں — فائدہ دیویں فائدہ بخشیں
اور کرتے تفقّدِ احوال — اور اطعام اے نکو افعال
اور جنازے پہ اسکے پڑھتے نماز — مع اصحاب اپنے اے دمساز
قبر کے پاس پھر کھڑا رہ کے — اسکے حق میں دعا یہ کہتے تھے
اور منکر نکیر کا بھی جواب — دیوے وہ قبر میں بوجہِ صواب
اور نمازِ جنازہ بیچ عیاں — چار تکبیر بولتے تھے جان
چار تکبیر کے ہیں جو قایل — اس طرح بولتے ہیں اے عاقل
اُسپر اکثر حدیث آئے ہیں — بس کئے اختیار اسکے تئیں
آملا یک پڑھے جو انبہ نماز — چار تکبیر ہی کہے بہ نیاز

عیادتِ بیمار و نمازِ جنازہ

اور بولے کہ اے بنی آدم
اور کہہ دو سلام اے ماہر
اور کہتے تھے اک سلام کبھی
اور وہ شاہِ دیں بہ ہر تکبیر
یہی مذہب ہے ہر دو امجد کا
ایک تو رفع ہے بہ ہر تکبیر
یہی تیسری روایت والا
اور دریں باب مختلف اخبار
بعدِ تکبیرِ اول اے ذیشان
اور طحاوی کہا کہ بعض اصحاب
کہا شمنی ثنا کی نیت سے
مسلم و ترمذی نسائی نے
اور یہ دل میں آرزو میں کیا
اک شب و روز کے ہیں بعد پڑھے
اور بعضوں نے اس طرح لکھا
اور جنازے کے تھا وہ سالار
ہم جنازے کے ساتھ تھے اکبار
کہ خدا کے فرشتگانِ کبار
لائے مرکب بہ نزدِ آں سالار
نہ جنازہ اتارتے جب تک
مستحب پاس بوحنیفہ کے
اور بولا ہے ثوری ذیشان
اس طرح بولتے ہیں اے اکمل

یہ تمہاری ہی سنتِ اکرم
آتے حضرت نماز سے باہر
اور یہی فعل تھا علی کا بھی
کرتے رفع یدیں بھی اے میر
شافعی اور امامِ احمد کا
دوسری ہی عدمِ رفع سب میں اے میر
ہے یہ مذہب امامِ اعظم کا
جو ہیں وارد صحیح اے ہشیار
قرأتِ فاتحہ بھی آئی جان
فاتحہ جو پڑھے آنیک نصاب
حنفیہ پاس بھی روا ہووے
لائے ہیں عوف ابن مالک سے
کاش ہوتا جنازہ وہ میرا
اور یکبار بعد ۳ دن کے
کہ خصیصہ ہے یہ پیمبر کا
کبھی ہوتے نہ تھے سوار اے یار
دیکھا بعضوں کو شاہِ دیں نے سوار
اب پیادہ ہوں اور تم ہو سوار
لیک حضرت ہوئے نہ اس پہ سوار
سرورِ دیں نہ بیٹھتے تب تک
ہے جنازے کے سب ہیں پیچھے
مستحب ہیں دونو برابر جان
جانا پیشِ جنازہ ہی افضل

لایا حاکم اسے بہ مستدرک
یہی مذہبِ امامِ اعظم کا
ہے یہ مذہب امامِ احمد کا
عمر فاروق اور ابن عمر
اور مالک سے انکو آئیں
تیسری رفع کرنا پہلے بار
بوحنیفہ کی جان لیجیے دلیل
یہ سبب ہے کہ فعلِ حضرت کا
پر صحابہ ہیں اور ائمہ میں
وجہ قرأت یہ وہ نہ پڑھنا تھا
اور جنازہ کے مشتہر ہیں دعا
کہ جنازہ بہ یکِ رسولِ خدا
فوت ہوتی نماز گر گاہے
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑھے
کہے بعضے نہ گر پڑھے ہوں نماز
ابوداؤد و ترمذی اے جان
کیا ارشاد اس طرح ان کو
اور یہ بات آئی ہے سمجھیں
دفن موتے کو جب کہ کر کے پھرے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے
ہے اسی پر امامِ اوزاعی
مالک و شافعی دونوں امجد
کیونکہ شفعا ہیں قوم میت کے

حلیہ میں بونعیم بھی بیشک
اور ہے شافعیِ اکرم کا
اور یہی مالکِ مجدد کا
ابنِ عباس و زید پاک سیر
جانو اسمیں روایتیں ہیں تین
اور باقی ہیں عدمِ رفع اے یار
ترمذی کی حدیث ہے بہ عقیل
کبھی ایسا تھا اور کبھی ویسا
مختلف فیہ بات ہی سمجھیں
بلکہ تھا ازرہِ دعا و ثنا.
یہ دعا بھی پڑھے ہیں خیرِ ورا
جب پڑھے یہ دعا میں یاد کیا
تو نبی اسکی قبر پر پڑھتے
علما اسمیں اختلاف کئے
تب ہی پڑھنا ز بعدِ دفن جواز
یوں روایت کئی ہیں از ثوبان
کیا نہ رکھتے ہو شرم اے لوگو
ابوداؤد کی روایت میں
ہاں وہ مرکب پہ تب سوار ہوئے
جانو چلنے میں اختلاف کئے
ہے تفکر کو دخل اسمیں ہی
اور تیسرا امامِ دیں احمد
پس مقرر شفیع آگے رہے

ترمذی کی حدیث آئی سنو
اور منقول ہی یہ حیدرؓ سے
اور پیادہ ہی جائیو مختار
ہاں جنازے اُپر نجاشی کے
تب نمازِ جنازہ اُسپہ نبیؐ
طے کروں آپکے لئے میں زمیں
درمیاں کے اٹھادئے پردے
اور حضرت کے سامنے رکھے
پوچھے جبرئیل سے رسولِ خدا
اور پڑھتا تھا وہ مدام اُسے
احمدؒ و شافعیؒ کے پاس اشہر
اور نجاشیؓ کے وہ جنازے پر
یا ہوا درمیاں سے رفعِ حجاب
قوم نا دیکھے اور دیکھے امام
جب ہوئے ہیں شہید وہ ہمرورؐ
سنگ اور گچ سے اور اینٹوں سے
بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے
کہ کوئی قبر دیکھے گر اونچی
حکم ہے قبر اسقدر ہو فراز
اور قبروں کے تئیں کھندلنے سے
اسکو فرمائے سیدِ کونینؐ
آب پاشی رسولؐ اسپہ کئے
اور فرمائے منع سیدِ ناس

کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہر دو
کہ جنازے کے پیچھے وہ رہتے
آگے پیچھے ہو یا یمین و یسار
غائبانہ نبیؐ نماز پڑھے
غائبانہ پڑھے تبوک میں ہی
پڑھیں اُسپر نماز آپ ہیں
اور پیشِ نظر جنازہ کئے
شاہِ دیں اُسپہ تب نماز پڑھے
پایا وہ کس عمل سے یہ درجہ
آتے جاتے بیٹھتے اُٹھتے
مطلقاً سنت آئی غائب پہ
جو پڑھے ہیں نمازِ پیغمبرؐ
یا جنازہ ہی لا رکھے بہ شتاب
تو ہے جائز نماز غیرِ کلامؑ
در مدینہ پڑھے نماز اُن پر
نہ کسی کی مزار بنواتے
اُسکو تڑوا کے پست کرواتے
پست کر دے اُسے نہ چھوڑ کبھی
کہ رہے وہ زمین سے ممتاز
سرورِ دین منع فرماتے
کہ تو کھینچ اپنے پاؤں سے نعلیں
اور سنگریزے اسپہ چُن دئے
کہ لگاویں چراغ قبر کے پاس

رہتے پیشِ جنازہ اے بھائی
اور ہے دُوسری حدیث میں آیا
اور نمازِ جنازہ آن سرور
اور مدینہ میں معویہؓ لیثی
کہا حضرت سے جبرئیل نے آ
کہے ہاں جبرئیل مارے پر
اور روایت ہے دوسری اے میر
اور ملک کے تھے دو صفِ اشرف
کہے وہ سورہ قل ہو اللہ کا
اور غائب پہ جو نماز پڑھیں
بوحنیفہؒ و مالکؒ ذیشاں
بولتے ہیں جنازہ اسکا تب
دیکھتے تھے اُسے وہ خیرِ بشرؐ
اور موتہ کے جنگ میں آئے یار
اور کسی قبر کو نبیؐ گاہے
نہ بناتے عمارت اُسکے اُپر
اس طرح مرتضیٰ علیؓ بولے
اور تصویر گر کہیں دیکھے
تا نہ انجان ہو کوئی کھندلے
دیکھے یک شخص کو بگورستان
اور کئے نقل جبکہ ابراہیمؓ
اور عثمان ابنِ مظعون کے
اور لگانا چراغ قبر کے پاس

ہے انسؓ اُس حدیث کا راوی
کہ رہیں پیچھے جو کہ ہیں اسوار
نہیں پڑھتے ہر ایک غائب پر
جب کیا انتقال اے بھائی
دوست رکھتے ہو آپ اُسکو کیا
گر گئے درمیاں کے کوہ و شجر
کہ اُٹھا کر رکھے آئے اسکا سریر
کہ تھے ستر ہزار در ہر صف
دوست رکھتا تھا دو رکھتا تھا
آیا فقہا کا اختلاف اسمیں
منع کرتے ہیں مطلقاً ایجان
ہوا مکشوف بر پیمبرِ رب
اور نہ آتا تھا دو سروں کو نظر
زیدؓ و عبداللہؓ جعفرِ طیارؓ
نہیں ہرگز بلند کرواتے
ہے یہ مکروہ بدعت اے دلبر
کہ نبیؐ حکم کر مجھے بھیجے
اُسکو مت چھوڑ تو مٹا ہی دے
اور کوئی نہ قبر پہ بیٹھے
آیا نعلین پہن کر اے جان
پسرِ حضرتِ رسولِ کریمؐ
قبر پہ پتھر اک بڑا ہیں رکھے
منع ہی شرع میں بلا وسواس

جنازے کے ساتھ جانے کا طور

غائبانہ نماز جنازہ

۱؎ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کسی شہر میں کوئی مرا اور اسپر نماز نہیں پڑھے اور دوسرے شہر میں اسکو لادیں تو اسپر نماز پڑھیں اگر نماز پڑھ چکے ہوں تو فرض ساقط ہوا پھر دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جس روز مرا ہو اسی روز پڑھیں نہ نزدیک ایام میں نہ طول عہد پر ۱۲ (مدارج)

ہاں مگر احتیاج ہووے جب
زندگوں کو تیں روا ہے تب

اور تھی یہ بھی عادتِ نبوی
کہ زیارت کو جاتے قبروں کی

اور فرمائے سرورِ کونین
جمعہ کے دن زیارتِ ابوین

اور لکھا جاوے انکو غفراں
بارِّ والدین غیرِ گماں

اور فرمائے جبکہ گورستاں
تم جو دیکھو تو یہ پڑھو اُس آن

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

فاتحہ اور معوذتین اے یار
اور اخلاص پڑھنا گیارہ بار

اور معمول تب نہیں یہ تھا
قبر کے پاس یا کہ دوسری جا

لیک مخصوص تیسرے دنمیں
جمع ہو جو تکلفات کریں

سخت بدعت ہے اور منع و حرام
ہے مدارج میں یوں کیا ارقام

بیٹھ اطراف قبر کے جو پڑیں
ہے وہ مکروہ سر بسر سمجھیں

قبر پہ قاریوں کو بٹھلانا
اور قرآن ان سے پڑھوانا

سننِ رواتب کا بیان

یعنے غیرِ فرائض اشہر
کرتے حضرت مواظبت جسپر

یونہی ابن عمرؓ سے ہے مروی
اور مذہب ہے شافعی کا یہی

اکثر اہلِ علم از اصحابؓ
جو تھے عامل اسی کے تھے دریاب

قولِ ابن مبارک و ثوری
اور ہے اسحٰق کا بھی قول یہی

عائشہؓ یوں خبر دئے آیار
رکعتیں جو ہیں قبل ظہر کے چار

پڑھتے مسجد میں رکعتیں دو مگر
اور گھر میں ہیں چار وہ سرور

یعنے صدیقہؓ اور ابن عمرؓ
جو کہے تھے نظر دئے وہ خبر

اور یہ ساعت کو دریا کہتے
کھلتے ہیں آسماں کے دروازے

اور کہتے ہیں یہ نماز اکثر
گھر میں پڑھتے تھے اپنے پیغمبر

ابنِ مسعود پڑھتے بعدِ زوال
آٹھ رکعات اے خجستہ خصال

اور مکروہ نماز ہے اے ذکی
قبر کے آگے مقبرے میں بھی

اور کرتے دعا و استغفار
یعنے جیسے تھے بخشش الٰہی آیار

یا وہ دونوں سے ایک کی جو کرے
بخشے جائیں گنہ یقیں اُسکے

اور صدقہ و مغفرت خواہی
اُنکے خاطر رکھے بھی حکم یہی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور پڑھنا بھی آیۃ الکرسی
اور یاسین اور تبارک بھی

دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار
اور صحیح اسمیں آئی ہیں آثار

جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآں
ہاں مگر تعزیت[1] ہی سنت جان

اور بغیرِ وصیتِ موتے
خرچنا اسمیں حق یتیموں کا

اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس
مختلف فیہ ہے آرمز شناس

اور ہدایہ کی شرح میں ارقام
کیا اس طرح شیخ ابن ہمام

گرچہ ہے اسمیں اختلاف آیار
نہیں مکروہ ہے یہی مختار

راتبہ ہے رتوب سے نکلا
جسمیں معنی دوام کا ہوگا

راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو
ظہر کے آگے دو ہیں بعد ہیں دو

اور روایت ہے مرتضیٰ کی ہاں
چار آگے ہیں دو ہیں بعد پہچان

اور ہوئے اُن کے بعد جو اخیار
تابعینِ کرام سے اے یار

اور مذہب امامِ اعظم کا
جانیو بالیقیں یہی ہوگا

ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبیؐ
ہیں صحیح یہ دونو روایت بھی

یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے
ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے

اور رسولِ کریمؐ بعدِ زوال
پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال

چاہتا ہوں میں کہ نیک یہ اعمال
آسماں کے اوپر چڑھے فی الحال

اور اسکو نمازِ فی الزوال
بولتے ہیں سمجھ اے فرخ فال

اور کہتے یہ رکعتیں سُنئے
ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے

[1] تعزیت کا مدت تین روز تک ہے اور اسکے بعد مکروہ ہے اور بعض ہمارے علما تک بھی جائز رکھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ تعزیت میت کی تین روز تک ہے اور غائب کی ایک روز اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نہ کرے ایسا ہی اور روایت کی گئی ہے امام ابوحنیفہ سے ۱۲

[2] یعنے قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کے سورتوں کو کہتے ہیں ۱۲

جو پڑھی جاویں رات کے درمیاں
جانیو وقتِ خیر و برکت ہے
ابنِ عازب کی ہے روایت سے
اور پڑھا مثل اُسکے بعدِ عشا
آپ سے فوت وہ نہ ہوتے کبھی
اور حدیث آئی ہے کہ آنحضرتؐ
اور آیا ہے دو نماز اشتہر
وہ نمازیں کبھی نہ یہ چھوڑے
اور ہے مکروہ دوسروں کو بھی
تھے دو رکعت یقیں پڑھا کرتے
اور از بعدِ ظہر اے ذیشاں
اُنمیں آئی ہے یہ حدیث امین
اور ہے مروی علیؓ سے آنحضرتؐ
فصل اُنمیں سلام سے کرتے
اور روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ
احمد و ترمذی ابو داؤد
یعنے ہے اختیار اے ہشیار
اور مغرب کے بعد دو رکعت
سورۂ کافرون اور اخلاص
یعنے قرأت بہت پڑھے ہیں نبیؐ
اور عشا کے بھی راتبہ اے میاں
پڑھتے شش رکعتیں و یا کہ چہار
اہلِ حرمین بھی نہیں پڑھتے

وہ تہجد کی ہے نماز بھی ہاں
سمجھو وقتِ نزولِ رحمت ہے
کہ رسولِ کریمؐ فرمائے
تو شبِ قدر میں پڑھا گویا
نہ حضر اور نا سفر میں بھی
پڑھتے تھے بعدِ عصر دو رکعت
ترک کرتے نہ تھے یہ سفر و حضر
تا کہ وہ اپنے رب سے جا کے ملے
دیکھ آئی حدیث ایسی ہی
لیک دوسروں کو منع فرماتے
چار رکعت بھی آئے ہیں بہ بچل
ظہر کے آگے اور بعد یقین
پڑھتے تھے پیشِ عصر دو رکعت
ذو دگانے جدا جدا پڑھتے
کہ یہ فرمائے شافعِ محشر
کئے اِسکی روایت اے مسعود
کہ دو رکعت ادا کریں یا چار
پڑھتے تھے راتبہ سدا حضرتؐ
پڑھتے اکثر یہ دو نمازیں خاص
ترمذی اس خبر کا ہے راوی
فرض کے بعد ہیں دو رکعت جان
اور دو رکعت بھی آئی ہیں اے یار
حنفیہ مستحب لکھے ہیں ولے

یعنے وقتِ زوال یہ در پروز
لایا ابنِ ہمام اے فرخ پے
چار رکعت جو قبلِ ظہر پڑھا
اور ہمیشہ وہ شافعِ اُمّت
فوت یکبار ہو گئیں تھیں وے
کئے یا تنک مداومت اُسپر
وہ دو رکعت ہیں آگی صبح کی جان
عصر کے بعد وہ دو رکعت ہاں
ابو داؤد نے روایت کی
چونکہ رکھتے تھے آپ صوم وصال
جو ہے مسندِ امام احمدؒ کی
چار رکعت پڑھے جو نیک انجام
اور روایت انہیں سے ہی اے یار
ہیں یہ ہر دو روایتیں ای نیک
اُسپہ رحمت خدا کرے پاک کرے
آیا جب اختلاف ایسے امیر
تا کہ ہر دو حدیث پہ ہو عمل
فجر کے آگے بعدِ مغرب کے
ابنِ مسعود نے کہا اے یار
ابنِ عباسؓ سے ہے یہ منقول
حضرتِ عائشہؓ سے ہے مروی
چار رکعت وہ لے زپیشِ عشا
اور سنت پہ صبح کے اشہر

شب میں وقتِ تہجد اے فیروز
ابنِ منصور کے سنن میں ہے
پڑھا شب میں تہجد وہ گویا
ظہر کے بعد پڑھتے دو رکعت
تو قضا اُسکی بعدِ عصر کئے
کہ کئے ہیں وہ اِس جہاں سے گذر
اور دو رکعت ز بعدِ عصر یہاں
ہیں خصائص سے مصطفےٰؐ کی جان
عصر کے بعد وہ خدا کے نبیؐ
کرتے اوروں کو منع اے خوشحال
اور سنن نسائی ترمذی کی بھی
اُسپہ دوزخ کو حق کریگا حرام
رکعتیں پڑھتے پیشِ عصر چہار
ابو داؤد و ترمذی میں دیکھ
چار رکعت جو قبلِ عصر پڑھے
مذہبِ حنفیہ میں ہے تخئیر
لیک بے شبہ چار ہے افضل
دو رکعت نبیؐ جو پڑھتے تھے
گر نہ سکتا ہو تمیں اب اُسکا شمار
کبھی قرأت کئے ہیں اسمیں طول
پڑھ عشا آئے گھر میں جبکہ نبیؐ
نہ احادیث میں نظر آیا
کرتے اتنی محافظت سرور

کہ سفر میں بھی اسکو پڑھتے تھے　ترک ہرگز کبھی نہ کرتے تھے
یک روایت ہے ظہر کی سنت　پڑھتے تھے بھی سفر میں دو رکعت
جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت　بعد اسکے بھی نفل دو رکعت
فرض ظہر و عشا کے بعد ولے　چار رکعت بدو سلام آئے
اور چھے رکعتیں رسول خدا　بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا
پس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت　ہووے چھ رکعتیں ہی باسنت
کس میں طاقت ہے جو وہ لکھے سارا　نہ زبان و قلم کو ہے یارا
بسکہ مصروف تھے نمازیں ہی　اور انواع طاعتوں سے سبھی
پس ہے لازم کہ اس عبادت میں　مومناں پیروی نبی کی کریں
اور نمازوں میں دے حضور دل　اور خضوع و خشوع دے کامل
به محمد و آله الاطهار　به محمد و صحبه الاخیار

زکوۃ کا بیان

کہ کرے ہے زکوۃ پاک عیاں　اپنے صاحب کو مال کو یہاں
کہ گواہی بھی دیوے در محشر　صاحب مال کے وہ ایماں پر
جبکہ ہجرت سے سال تھا دوسرا　حقتعالی زکوۃ فرض کیا
جیسے روپا ہو جب دو سو درہم　جسکے تولے ہوں باون اے اکرم
نقد سکہ ہو یا رہے زیور　یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر
دیوے دو سو درم کو پانچ درم　یہ ہے تعیین بلا زیادت و کم
جو زیادہ ہوا ہے اے اکرم　خواہ چالیس ہووے یا ہو کم
ان اماموں کی ہے دلیل یہی　کہ ہیں فرماتے یوں خدا کے نبی
اور مذہب میں بو حنیفہ کے　وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے
کہ کہے مصطفی نے معاذ کیساتھ　کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات
ویسے کسرات پر زکوۃ نہیں　ہے یہ چالیس تک معاف یقیں

سنت صبح کی محافظت

سنت راتبہ سوا اس کے　نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے
اور بعضوں کے پاس اے ذیشاں　سنت فجر بھی ہے واجب جاں
بیٹھے پڑھتے ہیں جو کہ آ ماہر　وجہ اسکی نہیں ہوئی ظاہر
پس ہے دو نفل اور یہ دو سنت　جملہ ہوتے ہیں چار یہ رکعت
یک روایت میں ہے وہ باسنت　یک روایت میں ہے بلا سنت
اور عبادات نافلہ اے یار　سرور انبیا کے ہیں بسیار
ہوئی معلوم اس بیاں سے یہ بات　کہ وہ سرور کے اکثر اوقات
ہی طاعت بغیر شبہ و خطر　سارے طاعات کی ہے سر دفتر
یا الہی نماز میں دن رات　صرف کروا ہمارے سب اوقات
میرے قالب سے جا مری ایخدا　کر کرم سے نماز ہی میں جدا
ہوا آخر یہاں بیان نماز　کروں ذکر زکوۃ آب غاز
تزکیہ سے زکوۃ ہے نکلا　اسکا معنے ہی جان تو پاکی کا
اور گواہی کا بھی لئے معنے　لفظ سے تزکیہ کے اے دانا
صدق ایماں کی جب ہے اک نشاں　کہیں صدقہ بھی ہے زکوۃ کو جاں
مال ہر قسم پر اے نیک نصاب　ہوا مشروع جان ایک نصاب
بیس مثقال زر کہ جسکے یہاں　ہوتے ہیں ہفت و نیم تولے جان
جب رہے ہے یک برس جسکے پاس　فرض ہو گا زکوۃ بے وسواس
اور دو سو درم سے ہووے زیاد　دیویں اسکی زکوۃ بھی کچھ یاد
جان مذہب ہے شافعی کا ہی　یہی مذہب ہے صاحبین کا بھی
کہ جو دو سو سے ہو زیادہ نصاب　دیوے اسکی زکوۃ کرکے حساب
نہیں واجب زکات اسکی ہے　یہ دلیل انکی ہے اے فرخ پے
یعنی چالیس تک آ نیک صفات　جو کہ واقع ہو درمیان کسرات

مقدار نصاب زکوۃ

زکوۃ زیور کا بیان

عورات کے زیورات کی زکوٰۃ فرض

بیس مثقال زر کا دیوے زکوٰۃ نیم مثقال بس خلوص کیا ساتھ
اور زیور کی بھی زکوٰۃ ایجان یقیں واجب ہے حنفیہ کے یہاں
ابوداؤد اور نسائی بھی ہیں یقیں اس حدیث کے راوی
کہتے ہیں ہاتھ میں وہ دختر کے تب دو کنگن ضخیم تھے زر کے
عرض کی اسنے تب نہیں آ شاہ اسکو فرمائے تب رسول اللہ
پس وہ کنگن نکال کر اسدم ڈالدی پیش سرور عالمؐ
اور روایت کیا ابوداؤد کہ کبھی ام سلمہؓ اے مسعود
کیا ہے یہ بھی وہ کنز کہیے بیاں ذکر آیا ہے جس کا در قرآں
اور دی جاتی زکوٰۃ اسکی تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگی
بیہقی نے کہا کہ اصل نہیں اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں
اور آثار دوسرے اے میاں بھی معارض پڑے ہیں اسکے جاں
کہ بہر سال مومنہ عورات دیویں سب اپنے زیوروں کی زکوٰۃ
ابن مسعودؓ سے بھی آئی خبر کہ یقیں ہے زکوٰۃ زیور پر
اور عبداللہ جو ہے ابن عمرؓ بی بی سالم کو یوں لکھا اشہر
دارقطنی سر آمد فضلا جانیو تم روایت اسکی کیا
سنت اسپر ہے بس ہوئی اجرا دیتے جاویں زکوٰۃ زیور کا
اور جواہر کنز زکوٰۃ نہیں ہاں مرصع جو زر سے ہووے یقیں

زکوٰۃ بہائم کا بیان

مویشی کی زکوٰۃ

یعنے چالیس گر رہیں بکرے ایک بکرا زکوٰۃ انکا دے
اور دو سو پہ ایک جب ہوویں جانیو تین بکریاں دیویں
گائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس دے زکوٰۃ انکا اک تبیع اے انیس
اور چالیس جبکہ ہوں پورے دیویں پاڑا جو دو برس کا ہے
اور ہفتاد جبکہ ہوں ای نیک دیویں یکسالہ یا دو سالہ ایک

سیم وزر سکہ و زر زیور سے حصہ چالیسواں زکات یہ دے
نہیں واجب ہے شافعی کے یہاں بوحنیفہ کی یہ دلیل ہے جاں
ایک زن آئی نزد پیغمبر اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
اس سے پوچھے تھے شاہ موجودات کیا تو دیتی ہے بول اسکی زکات
کہ ہو آساں تجھے بنائے خدا کنگن آتش کے دو بروز جزا
اور بولی یہ ہے برائے خدا اور برائے رسول شاد بدا
کہ ہیں وضاح زر کے پہنی تھی اور کی عرض اے خدا کے نبی
تب رسول خدا نے فرمایا کہ جو حد نصاب کو پہنچا
اور جابرؓ سے آئی ہے جو خبر کہ نہیں ہے زکوٰۃ زیور پر
اور تھوڑے جو آئے ہیں آثار وہ بھی موقوف ہیں سمجھ اے یار
جیسے حضرت عمرؓ بن الخطاب اشعری کو لکھے ہیں یوں در باب
جانیو تم کہ ابن بوشیبہ ہے بلاشک روایت اسکی کیا
بالیقیں اس خبر کی اے بھائی عبد رزاق نے روایت کی
کہ ترے بیٹیوں کے زیور کا بضرورت کرے زکوٰۃ ادا
اور روایت کیا ہے شیخ عطا کہ ہے نخعی نے اس طرح بولا
اور اسکے سوائے بھی اے یار ایسے ہی آئے ہیں بہت آثار
کر کے اندازہ اسکے سونے کا کرے اسکا ہی بس زکوٰۃ ادا
اور زکوٰۃ بہائم اے بھائی فرض ہے مالکوں پہ ایسا ہی
اور جب ہوویں ایک سو اکیس دیں زکوٰۃ انکا دو غنم ای انیس
چار سو ہو تو چار بکرے دیں یونہی ہر سو میں ایک نے یاد کریں
یعنے یکسال کا ہے جو بکرا دیویں پاڑی ہے ویا پاڑا
اور جب ساٹھ پورے ہو جاوے دیویں اک اک برس کے دو پاڑے
اور ہشتاد کو وہ جب پہنچے دیویں دو دو برس کے دو پاڑے

گائے بھینس کی زکوٰۃ

اور نودوے جبکہ ہوویں یقیں
دیویں تب اک ایک سال کے تئیں

اور پورے وہ ایکسو ہوں جب
تین بچھڑے زکوٰۃ دیویں تب

ایک اک سال کے ہوں دو پاڑے
اور دو سال کا بھی ایک ہے

اور جب ایک سو اُپر دس ہو
ایک سالہ دیں ایک دو سالہ دو

ایک سو بیس جبکہ ہوں بشمار
پاڑے ایک ایک برس کے دیویں چار

یا کہ دو دو برس کے دیویں تین
بس بلاشبہ ہم بریں آئین

پاڑا یکسال کا ہی در ہر تیس
اور دو سال کا بہ ہر چالیس

بے کم و بیش کرتے جاویں یاد
اور یہ تفصیل خوب رکھیں یاد

اونٹوں کی زکوٰۃ

اور کسی پاس پانچ اونٹ ہیں
تو زکوٰۃ اس کا ایک بکری دیں

دس کو دو اور پانزدہ کو تین
بیس کو چار بکریاں ہیں یقیں

اور پچیس اونٹ جب ہووے
اونٹنی ایک سال کی دیوے

سال دو مرا ہوا ہے آغاز
بس ہی چھتیس تک یہی انداز

اور چھتیس اونٹ ہووے جب
اونٹنی دو برس کو دیوے تب

اور چھیالیس کو وہ جب پہنچیں
اونٹنی تین سال کی اک دیں

اور اکسٹھ وہ اونٹ جب ہوویں
اونٹنی چار سال کی دیویں

اور چہتر عدد کو جب پہنچے
دیویں دو دو برس کے دو ناقے

اور نودے یہ ایک سے اے یار
ایک سو بیس تک ہو جبکہ شمار

ناقہ تین تین سالہ دو
دیویں اسکا زکوٰۃ اے خوشخو

پھر اسی طرح جان اے بھائی
دیویں ہر پانچ پیچ اک بکری

پھر اسی طرح سی بہ ہر چالیس
اونٹنی اک برس کی دیں آنیس

اور ہر سی و شش شتر کو اے نیک
اونٹنی دو برس کی دیو ایک

ایکسو نود اور شش سے لے
پورے دو سو تلک سمجھ لیجے

اونٹنی تین تین سال کی چار
کریں انکا ادا زکوٰۃ اے یار

بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سی ہی
کریں آغاز دو ہی اے بھائی

جس طرح ڈیڑھ سو عدد کے بعد
دینا مذکور ہو چکا اے سعد

دیکھ یونہی حدیث میں آیا
یہی مذہب ہے بوحنیفہؒ کا

اونٹ اور گائی بھینس اور بکرے
جانو جنگل میں تم اگر وہ چرے

تو ہے واجب زکوٰۃ ان کا یقین
گھر میں باندھے ہوئے رہیں تو نہیں

گھوڑوں کی زکوٰۃ

نر و مادہ ملے ہوئے گھوڑے
یونہی صحرا کے درمیاں جو چرے

تو ہے واجب زکوٰۃ انکا اے یار
ایک گھوڑے کو دیوے یک دینار

مذہب بوحنیفہ ہوگا یہی
یہ حدیث انکی ہے دلیل قوی

کہ روایت کیا ہے یوں جابرؓ
کہ کہے یوں پیمبرؐ فاخر

چرنے والا جو ہووے ہر گھوڑا
ایک دینار دے زکوٰۃ اس کا

یا زکوٰۃ اسکا دس درم دیوے
نقل کی اسکی دار قطنیؒ نے

اور جو گھوڑا جہاد کا ہوگا
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اس کا

نہ تجارت کے جو خر و خچر
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اسپر

گر تجارت کے ہوں تو دیو زکوٰۃ
ہوئی ثابت حدیث سے یہ بات

عشر کا بیان

اناج کی زکوٰۃ

آب باراں سے اور چشمہ سے
ہووے غلات اور جو میوے

حصہ اس سے دیا کریں دسواں
عشر کہتے ہیں اسکو اے ذیشاں

پانی جو ہاتھ سے دیا جاوے
بیسواں حصہ دیجئے اس سے

پہلے یہ دیکے بعد مزدوری
دیویں وہ کاٹنے وغیرہ کی

اور یہ تھی عادت رسول خدا
شخص کوئی زکوٰۃ جب لاتا

تو وہ اسکے حق میں کرتے دعا
چونکہ قرآن میں یہ حکم آیا

خُذ مِن اَموَالِہِم صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُم وَتُزَکِّیہِم بِہَا وَصَلِّ عَلَیہِم

اور ہوتے جو اونٹ صدقے کے
ہاتھ سے اپنے داغ کرتے تھے

داغ دیتے تھے گوش پر اکثر — یہ پچھانت کے واسطے تھا مگر
اور تھی عادت نبی کی اے دمساز — صدقۂ فطر دیتے قبل نماز
اور در مدت قلیل و کثیر — نہ ہمارے یہاں ہے فرق اے امیر
کہے بعضے نہ دیویں اے فاخر — فطرہ از پیش عشرۂ آخر
خواہ وہ مرد یا کہ زن ہووے — فطرہ دیکو وہ اپنی جانب سے
اور باندی غلام سے اپنے — بھی ہے واجب آپ فطرہ دے
کہ کہے ہیں رسول با اجلال — نہیں فطرہ مگر بصاحب مال
اور ہے دوسری حدیث وہ پرنور — کیے خطبے میں حکم یوں سب پر
گر گیہوں ہو تو دیویں آدہا صاع — یا کہ دیویں کہجور پورا صاع
یہ خبر ثعلبہ سے پائے ہیں — مسندوں بیچ اپنے لائے ہیں
یہ ہے انکی دلیل اب سنئے — کہ طحاوی صحیح سندوں سے
ہے بہر مرد و زن صغیر و کبیر — حر ہو یا عبد یا امیر و فقیر
صاحب مال فطرہ گر دیوے — مال کو فطرہ اسکے پاک کرے
تھا یہ صدقات واجبہ کا بیان — نیک صدقات نافلہ کو ابھی جان
جسقدر خرچ کرتے در رہ حق — اسکو زاید نہ جانتے مطلق
اور لوگوں پہ منت و انعام — کرتے انواع کے وہ شاہ انام
گر کسی پر ہو اپنا حق یا دین — اس سے کرتے تھے درگزر بیعیں
کبھی کوئی چیز مول لیتے تھے — اور دیتے زیادہ قیمت سے
قرض لیتے وقت نا کہہ کر — دینا زاید روا ہے غیر خطر
اور ہدیہ کسی سے لیتے تھے — اور دو چند اسکو دیتے تھے

کتاب الصوم

روزہ کہتے ہیں اسکو سن اے باہمام — چھوڑ دیویں جماع و آب و طعام
اور احادیث آئے ہیں بعضے — روزہ ٹوٹیگا پانچ چیزوں سے

صدقۂ فطر کا بیان

آگے ہی روز عید فطر کے بھی — اسکا دینا ہی جائز اے بھائی
اور جائز ہے پاس بعضوں کے — ایک دو روز عید کے آگے
فطرہ واجب ہے اے نکو محضر — ہر مسلمان ذی نصاب و پر
چھوٹے بچوں سے اپنے اے فیروز — گرچہ پیدا ہوئے ہیں اسی ہی روز
بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب — انکی ہے یہ دلیل سنئے اب
یہ خبر ہے بہ مسند احمد — اور بخاری بھی لایا اے امجد
کہ صغیر و کبیر و حر و غلام — صدقۂ فطر اپنا دیویں تمام
عبد رزاق اور ابو داؤد — دار قطنی یہ تینوں اے مسعود
اور مذہب ہیں شافعی کے یقیں — ہونا اہل نصاب شرط نہیں
بو ہریرہ سے ہی یہ نقل کیا — کہ بلا شرط فطرہ کا صدقہ
اور دوسری حدیث میں آیا — کہ شہ انبیا نے فرمایا
اور ادا گر کریگا اس کو فقیر — حق اسے پھیر دیوے اس سے کثیر
دوست رکھتے تھے مصطفی اکثر — اور ہوتے تھے اس سبب خوش تر
کبھی سائل کو رد نہ کرتے تھے — کسی سائل کو لا کبھی نہ کہے
کبھی کوی شے کسی کے تئیں — کو کہ دیتے ہبہ وہ سرور دیں
کبھی کوئی شے خرید کر لیتے — قیمت شے اسی کو پھر دیتے
قرض کرتے کبھی وہ شاہ ہدا — اور اس سے زیاد کرتے ادا
گر کریں شرط یہ کہ دیویں زیاد — ہے بلا شبہ سود یہ رکھ یاد
ایسے ہی آپ کے تھے احسانات — بندگان آلہ پر دن رات
اب یہاں سے بیان روزے کا — دیکھ لکھتا ہوں مختصر تھوڑا
روزہ کامل مگر وہی ہوگا — کہ بچاوے گنہ سے سب اعضا
غیبت و کذب تیسری چغلی — جھوٹی سوگند نظر بھی شہوت کی

اور مذہب بھی یہی ثوری کا
اور فضیلت میں صوم کی اے خبیر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
نیک روزہ مرے لیئے ہوگا
ہووے دہ چند بلکہ تا ہفت صد
اور یقیں اسکی کیفیت اصلا
کہ بلا واسطہ فرشتوں کے
واسطے ہی اسیکے ہر طاعت
اور بخاری کے درمیاں اے فصیح
پس اسی واسطے وہ رب عباد
اور بعضے محققوں نے کہا
اس عمل کی اضافت اشرف
تھا سزا جود مصطفےٰ اکثر
ماہِ رمضان کے تمام اوقات
شکر میں اسکے آپ بھی مع زات
عرض قرآن اُنپہ سب کرتے
ان میں تحصیل صحبت علما
اور قرآں پاک کی تنزیل
لوح محفوظ سے وہاں کامل
اور رمضاں کی پہلی شب اے فہیم
تیرہویں شب میں جانئے انجیل
اور تھی عادت رسول کی بتقلیل
اور کرتے تھے سحر میں تاخیر

ٹوٹے غیبت سے بالیقیں روزہ
ہیں حدیثیں صحیح آئے کثیر
اور دیتا ہوں میں ہی اسکی جزا
میں جزا اسکی اسکو دیوونگا
مگر اسکا جو صوم ہے امجد
کوئی نئیں جانتا ہے میرے سوا
میں جزا دیوونگا تلطف سے
پھر جو روزے کی ہے خصوصیت
آئی ہے دیکھ یہ حدیث صحیح
صوم کے باب میں کیا ارشاد
کھانے پینے سے اصل استغنا
حقتعالی کیا ہے اپنے طرف
خاص رمضانمیں زیادہ تر
رکھتے معمور جانیو دن رات
کرتے انواع ذکر اور طاعات
یعنے قرآں اُنہیں سناتے تھے
کسب خیرات بھی یہی بس اولا
شہر رمضانمیں جو ہوی بتقلیل
ہوا قرآن باصفا نازل
ہوے نازل صحف بر ابراہیم
پائی عیسےٰ مسیح پر تنزیل
کرتے افطار صوم میں تعجیل
اور یہی حکم کرتے سب کو امیر

بعض بولے نہ صوم میں ہو فساد
ہے بخاری میں یہ صحیح خبر
اور کہے حق کہا عمل جو کرے
اور مُوطا میں یہ حدیث آئی
محض میرے ہی واسطے ہوگا
یا کسیکو بغیر شبہ و خطر
اور مولانے وہ جو فرمایا
محض تکریم صوم کے خاطر
کہ مرا بندہ چھوڑے آب و طعام
کہ ہے روزہ مرے لئے ہے بجا
ہے صفت حقکی اس سے جب بندہ
الغرض صوم ہے عظیم الشان
اور ذکر و تلاوت قرآں
خیر و برکات طرح طرح کے جب
اور ہر شب میں ماہِ رمضاں کے
اسمیں تنبیہ ہے یہ اے فیروز
دوسرا سال جب تھا ہجرت سے
یعنے جو آسمان ہے پہلا
پھر بتدریج حسب حاجت ہاں
اور رمضاں کی ہے چھٹویں رات
رات چوبیسویں تھی رمضاں کی
یعنے جبدم یقین ہووے خوب
کرتے تھے چند کھجور سے افطار

لیک اسکا ثواب ہو برباد
کہے حضرتؐ کہ یوں کہا داور
ابن آدم جو ہے اسی کیلئے
کہ ہر اک نیکی ابن آدم کی
دیوونگا میں یقیں اس کی جزا
نہیں کرتا ہوں مطلع اسپر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
آئی ہے اس طرح یہ اے فاخر
واسطے میرے شہوت اپنی تمام
میں ہی دونگا یقیں اسکی جزا
ڈہونڈھے اسکی تقرب درگہ
خاصکر فرض روزۂ رمضاں
اعتکاف و نماز بھی ایجاں
اس مہینے میں بھیجے لطف سے رب
جبرئیل امیں سے ملتے تھے
کہ مبارک جب آوے شب یا روز
حق کیا فرض روزے رمضاں کے
بیت عزت ہے اسمیں جو بھیجا
اترا دنیا میں جا سب قرآں
اتری موسیٰ کلیم پر تورات
ہوی تنزیل پاک قرآں کی
کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب
یا کہی گھونٹ آب سے مالا

فضیلت اور روزۂ رمضان

رمضان میں صحف پیغمبروں اور کتابیں نازل ہوئیں

وقتِ افطار کرتے تھے یہ دعا — مستحب ہے دعا وہ وقت بجا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

فحش و غیبت سے اور لڑائی سے — روزہ داروں کو منع فرماتے
اور افطار و صوم کے درمیاں — کرتے دوسروں کو بھی مخیّر جاں
مالک و بوحنیفہ نیک سیر — اور دوسرے ائمۂ اکثر
روزہ افضل ہے اسکے حق میں بجا — ورنہ افطار ہے سمجھ او لے
اور حجامت بھی دن کو کرواتے — یعنے وہ سنگھیاں لگاتے تھے
منع مسواک و اکتحال اُپر — نہیں رمضان میں ہے آئی خبر

کرتے رمضاں میں گر سفر اے یار — رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار
اور ہے اختلاف اس میں یار — روزہ افضل سفر میں یا افطار
بولتے ہیں کہ جسکو طاقت ہو — نہ مشقت ہو اور نہ مضرت ہو
اور رمضاں میں وہ شہِ لولاک — دن کو کرتے تھے جانیو مسواک
ناک اور منہ میں پانی جب لیتے — نہیں ہیں مبالغہ کرتے
بوحنیفہ کے پاس اے دمساز — انکو رمضاں میں وہ ہوگا جواز

صیام نافلہ کا بیان

اور رسول اللہ نافلہ روزے — پے بہ پے اسقدر رکھا کرتے
اور پیاپے کبھی وہ سرورِ دین — کرتے افطار اسقدر اے امین
نہ کوئی ماہ نفل روزے سے — نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے
اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید — صومِ ایامِ بیض پر اے سعید
روز دوشنبہ اور پنجشنبہ — اور رکھتے تھے صومِ عاشورہ
لیک پھر تا بسالِ آیندہ — نہیں وہ شاہِ دیں رہے زندہ
نہیں ایام اس سے کوئی افضل — کہ ہو افضل انھوں میں نیک عمل
ماہِ شوال میں بھی چھ روزے — سرورِ انبیا رکھا کرتے
ایک رمضاں میں جبکہ فوت ہوا — ماہ شوال میں کئے ہیں قضا
اور کئے اعتکاف اے فاخر — بار سیوم بعشرۂ آخر
آخر عمر تک بھی وہ سرور — کئے بیشک مواظبت اُس پر
کبھی رکھتے سریر بھی لاکر — اور بچھاتے تھے فرش بھی اُس پر
اور یکبار ہر برس قرآں — شہ سناتے تھے جبرئیل کو جاں

یوں صحابہ گمان کرتے اے یار — کہ نہ حضرت کرینگے پھر افطار
کہ صحابہ گمان کرتے تھے — نہیں حضرت رکھینگے پھر روزے
پس ہے سنت کہ ہر مہینے میں — روزہ رکھیں کبھی خالی نہ چھوڑیں
اہتمام انکا اس قدر کرتے — کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھے
اور کہے زندہ گر رہونگا میں — روزہ نویں کا بھی رکھونگا میں
پہلے عشرہ میں ماہِ ذوالحج کے — روزہ رکھتے تھے اور فرماتے
روزہ عرفے کا رکھتے وہ سالا — حج میں رہتے تو کرتے تھے افطار
اور حضرت ہر مہِ رمضاں — کرتے مسجد میں اعتکاف عیاں
کئے یکبار پہلے عشرے میں — دوسری بار دوسرے عشرے میں
اور معلوم یہ ہوا ہے جب — اسی عشرے میں ہوگی قدر کی شب
اور حضرت کے اعتکاف لئے — جا نو مسجد میں خیمہ دیتے تھے
رہتے ہر سال معتکف دس روز — آخر سال بیست دن فیروز
آخر سال میں مگر اے یار — وہ بتائے ہیں جانیے دو بار

نماز تراویح کا بیان

گرچہ بعضوں نے مستحب ہے کہا — پر ہدایہ میں اس طرح ہے لکھا
اور نماز تراویح اے ذیشاں — ہے یقیں سنتِ موکّد جاں
کہ صحیح یہی ہے اے فرخ پے — وہ یقیں سنتِ موکّد ہے

روزۂ ایام بیض
روزۂ عرفہ
ستہ شوال
اعتکاف

کہ روایت کیا ہے یونہی حسنؓ — بو حنیفہ سے دیکھ اے مومن
کئے اسپر مواظبت یہ ضرور — فعل انکا ہے سنت مشہور
پڑھے مسجد میں یہ نماز بکرات — مصطفےٰ لوگ بھی تھے آپ کے ساتھ
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی — پر نہ تشریف لیگئے ہیں نبیؐ
پر نہ آیا میں اسلیئے ہے یقیں — کہ نہ ہو جائے فرض تم پہ کہیں
ماہ رمضاں میں ایک شب جاگے — مسجد باصفا میں جب دیکھے
کہے ان سب کو ایک قاری پر — گر کروں جمع میں تو ہے بہتر
اور جب آ کے دیکھے دوسری رات — کہ وہ پڑھتے ہیں سب انہیں کیساتھ
اسکے راوی ہیں سب سنن والے — اور کہا ترمذی صحیح اُسے
کہے حضرتؐ کہ آپ پر لازم — کرو سنت کو میرے تم دائم
پس خلیفوں سے جو کہ ثابت ہو — ہے بلا اشتباہ سنت او
ہے صحیحین میں یہ نیک خصال — کیا ابو سلمہ عائشہؓ سے سوال
کہی اسطرح دوسرے ماہ میں بھی — پڑھتے با وتر گیارہ رکعت ہی
کہ تھے رمضاں میں رسولِ خدا — بیس رکعات پڑھتے وتر سوا

اور اسکی یہی دلیل لکھا — کہ پیمبرؐ کے جو ہوئے خلفا
اور صحیحین بیچ اے بھائی — یہ حدیث عائشہؓ سے ہے آئی
اور پڑھے دوسری رات بھی جاگ کے — تو بہت لوگ ساتھ آپ کے تھے
اور صحابہ سے صبح کو یہ کہے — کہ میں جانتا ہوں وہ جو تم نے کیئے
اور ہے فتح القدیر میں اے پسر — کہ خلافت کے بیچ اپنے عمرؓ
بعضے پڑھتے تھے منفرد یہ نماز — بعض دس شخص ساتھ ہے دمساز
پس اُبی ابن کعب سے بولے — ساتھ لے انکو سب نماز پڑھے
خوش ہوئے انکو دیکھ کر ولیا — نعمت البدعۃ کہے ہذا
بعد اسکے کیا ہے ابن ہمام — انتہیٰ فتح القدیر میں ارقام
اور خلیفوں کی میری سنت کو — لازم اپنے اپر ہمیشہ کرو
اور تراویح کے رکعتوں میں کبھی — آیا ہے اختلاف اے بھائی
کہ نبی در لیالی رمضاں — پڑھتے کیسی نماز کیجے بیاں
اور طبرانی بیہقی بغوی — ابن عباسؓ سے ہیں یوں راوی
گفتگو اس حدیث میں ہے ولے — بعضے اسکے تئیں ضعیف کہے

ف مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنے فتوے میں و دیگر محققین علم حدیث وفقہ نے تحقیق کی ہے کہ بی بی عائشہؓ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباسؓ کی حدیث بیس رکعت کی معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ بی بیؓ نے شب کی نمازوں سے یعنے صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع میں صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہیں پس حضرتؐ کی جو نماز شب کو رمضان و غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے و ابن عباسؓ تراویح سے خبر دیتے ہیں جسکو عرف شرع میں قیام رمضان کہتے ہیں یہ اور ہے وہ اور ہے پس ہر دو رکعت میں تعارض نہیں، فافہم اور ابن عباسؓ کی حدیث کا راوی ابن ابو شیبہ ہونے سے بعض محدثین جو ضعف کہے اسکا ضعف ایسا نہیں کہ اسکی روایت مطروح ہووے پس الحاصل علی الاختلاف حضرتؐ کی سنت ہے، اور بالاتفاق خلفائے راشدینؓ و صحابہ کی سنت سے بیس رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی. اگر برابر بیس رکعت پڑھیں حضرتؐ کی اور خلفا و صحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہیں. جو ہر دو سنت ادا کرنیکا ہمکو حدیث میں حکم آیا ہے. ۱۲

بولا ابن ہمام اے بھائی — بیس رکعت عمرؓ سے ہیں مروی
کہ بعہد عمر بن الخطابؓ — پڑھتے تیئس رکعتیں اصحاب
اور موطا میں ابن روماں سے — یہ روایت بھی آئی ہے سنئے
یعنے تھے تین وتر کے اے میاں — اور تراویح بیس رکعت جاں

لایا سائب بن یزید سے بھی / بیہقی نے حدیث ایسی ہی
کہ تو لوگوں کو اپنے لیکر ساتھ / پڑھ تراویح بیس اب رکعات
اور ابی بن کعب عالی شان / شہر طیبہ میں در مہِ رمضان
اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ / پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعات
خلفا جبکہ بیس ہی رکعت / پڑھتے تھے ہے وہ ہمگیاں سنت
بیس میں آٹھ رکعتیں سنت / باقی بارا ہیں مستحب رکعت
بعد حضرت کے آپکے خلفا / بیس رکعت ہی جب پڑھے ہیں سدا
کہ خلیفوں کی چال کو لازم / کرنے مامور ہم ہیں از خاتم
چار رکعات کے دوگانے پڑھیں / بیٹھیں مقدار اسکے راحت لیں
اور سوا ماہِ پاک رمضان کے / نہ پڑھے وتر بھی جماعت سے

کتاب الحج

اور عمرے کا جانئے معنا / ہی زیادہ لغت میں اے دانا
شرع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ / کہ ہیں افعال چند مخصوصہ
یعنے درمیان صفا و مروہ کے / دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے
اور ایام حج مقرر ہیں / لیک عمرے کے دن مقرر نیں
اور جو مومن ہو بالغ و آزاد / مرد و زن تندرست صاحب زاد
اور سواری و امن رہ آیار / فرض حج اسپہ عمر میں یکبار
یہ نہیں شرط شافعی کے یہاں / ہے دلیل اسکی آیت قرآں
اور بلا شبہ حنفیہ کی دلیل / یہ حدیث صحیح ہے بے قیل
اور بھی یوں کہے خدا کے نبی / ابن عباس نے روایت کی
جب تھا ہجرت سے جا نواں سال / حج کیا فرض قادر متعال
اسکو کہتے ہیں حجۃ الاسلام / اور حج وداع بھی اے اہمام
لوگ اطراف اور جوانب سے / ہیں مدینے میں جمع آنے لگے

اور کہتا ہے ابن ابوشیبہ / کہ عمرؓ نے کسیکو حکم کیا
اور اک شخص کو علیؓ نے بھی / کیا بے شبہ حکم ایسا ہی
بیس ہی رکعتیں پڑھا کرتا / تین رکعت بھی وتر پڑھتا تھا
وتر بھی تین رکعتیں بخشوع / اور پڑھتا قنوت قبل رکوع
لیک سنت ہو وہ خلیفوں کی / آٹھ رکعت ہی سنت نبوی
اسلئے بعض مستحب لکھے / اور سنت اسے لکھے بعضے
پس عمل اور بلاد عرب و عجم / ہے مقرر اسی پہ اے اکرم
لکھے فقہا کہ دس سلام کیساتھ / پڑھنا سنت ہی بیس ہی رکعات
اور ایک ختم در مہِ رمضان / پس تراویح میں ہے سنت جان
ہوا روزے کا یہ بیاں آخر / اب تو حج کے بیاں سے ہو ماہر
معنئ حج لغت میں قصد ہی جان / قصد کعبہ ہی شرع کے درمیاں
کہ ہو حج پر زیادہ اے دمساز / فرض پر جوں زیادہ نفل نماز
یعنے احرام اور طواف ہے وہ / تیسرا فعل سعی ہے سمجھو
نہیں عرفات میں کھڑا رہنا / کہ ہو وہ خاص حج میں اے دانا
بلکہ جب چاہیے تب کرے وہ ادا / عمرہ ہے سنت رسول خدا
جانے آنے کا خرچ اسکا ہے / اور نفقہ عیال کا بھی رہے
اور ہے شرط زن پہ اے اکرم / ساتھ ہو اس کا مرد یا محرم
مطلق حکم حج کا ہے آیا / نہیں ذکر اسمیں مرد و عورت کا
کہ نہ زن حج کے واسطے جاوے / پر کوئی محرم اسکے ساتھ رہے
کہ کبھی کوئی زن سفر نہ کرے / لیک ہمراہ اپنے محرم کے
فرض ہونے کے بعد حج اے یار / حج کئے شاہ انبیا اکبار
شاہِ دیں جبکہ حج کا عزم کئے / اور اعلام اس کا کروائے
ہیں بقول صحیح انکا شمار / یک لک و بیست و چہار ہزار

حضرتؐ نے حج وداع ایک ہی بار کیا

کہ جو عورت خدا پر ایمان لائی ہو بغیر محرم کے ایک شب بھی سفر نہ کرے۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تین میل کا بھی سفر بغیر محرم کے نہ کرے ۱۲

جسطرف ہو جہانتک کہ نظر / نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر
غسل کر شاہِ دین نہا نہ کئے / موئے اطہر کو روغن اپنے ملے
اور مدینے میں ظہر پڑھ نکلے / ذو الحلیفہ میں آ کے جب پہنچے
ناقۂ خاص پہ سوار ہوئے / جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے
تلبیہ کرتے کر بلند آواز / سنتے تھے سب صحابہ نیک انداز
یونہی میر لیسے آ کہے جبریل / کہ کروں حکم یہ تمہیں بے قیل
اور دخولِ جناں بھی چاہتے تھے / اور نہ مانگتے تھے دوزخ سے
نہ تو شقدف تھا اور نہ محمل تھا / اور نہ ہودج تھا اور نہ تھا محفہ
ہود و صالح یہ ہر دو پیغمبر / اسی وادی میں جبکہ کرتے گذر
اور نشیمن عبا ازار اُن کے / اور چادر گلیم کے رہتے
جبکہ پہنچے بوادیٔ ازرق / تب کہے وہ پیمبرِ برحق
اسی وادی سے ہیں رواں بہ نیاز / تلبیہ بولتے ہیں با آواز
گویا موسیٰ کو دیکھتا ہوں میں / کہ یہ وادی سے وہ اترتے ہیں
کہ یہ پیغمبرِ جلیل الذات / حج کو آتے تھے جو بحینِ حیات
گویا میں دیکھتا ہوں جو کہے / ہے وہ علم و یقین کامل سے
کہے بعضے کہ انبیائے کرام / جبکہ زندہ قبور میں ہیں تمام
کہے بعضے ہیں زندہ قبر [illegible] / اور جنت میں انکی ہیں روحیں
چونکہ اسریٰ کی شب میں پہلے نبیؐ / دیکھے موسیٰ کو قبر میں ان کی
کیا یہ بیداری کیا بعالمِ خواب / ایسی بے شبہ دید ہو دریاب
حضرتِ عائشہ کو تب ایجان / واں ظاہر ہوا ہے عذرِ زناں
کہے سب دخترانِ آدم پہ / حق رکھا ہے یہ حال در دنہ کر
مکے کے جب قریب ہوئے / سرورِ انبیا نے غسل کیے
جبکہ بابِ السلام پر پہنچے / دیکھ کعبہ دعا یہ پڑھنے لگے

ہے روایت کہ روزِ شنبہ تھا / اور پچیسویں ذی قعدہ
پہنے احرام کا لباس شریف / لائے باہر مکان سے تشریف
عصر پڑھ قصر باندھے ہیں احرام / تلبیہ بھی کہے وہ شاہِ امام
بعد پشتہ پہ آ کے جب سالار / پھر کہے تلبیہ ہیں سہ سہ بار
اور کئے حکم یوں صحابہ کو / اپنی آواز اب بلند کرو
اور بھی بعد تلبیہ کے دعا / کرتے اور چاہتے تھے حق کی رضا
تھے سوار اونٹ پر جو شاہِ جہاں / تھا فقط اس پہ کہنہ ایک پالاں
جبکہ پہنچے بوادیٔ عسفاں / اسطرح مصطفےٰ کئے ہیں بیاں
سرخ دو اونٹ پر تھے رہتے سوار / لیف خرما سے انکی رہتی مہار
تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے / یہ ہے مروی امام احمد سے
دیکھا موسیٰ کلیم کو میں نے / رکھ کے کانوں پہ انگلیاں اپنے
یہ روایت ہے جانو مسلم کی / اور بخاری میں یوں ہے اے بھائی
اور کرتے ہیں تلبیہ وہ ادا / یہاں کہتے ہیں دیکھئے علماء
حال ہے ان کے وحی حضرت پر / آئی حضرت دئے ہیں اس سے خبر
کہے بعضے یہ حال ہے بصواب / دیکھے حضرت انہیں بعالمِ خواب
پس اگر حج کے واسطے آئیں / نہیں مانع ہے شک نہیں اسمیں
متمثل جسد سے پس کر کے / بھیجے مولا انہیں جہاں چاہے
کہ انہوں تب نماز پڑھتے تھے / آسماں پر بھی بعد ازاں دیکھے
الغرض جب وہاں سے آگے چلے / جا کے حضرت بسرف میں پہنچے
بی بی رونے لگیں تو پوچھے رسولؐ / کئے ظاہر وہ اپنا حال ملول
سب عمل حاجیوں کے لا تو بجا / پر نہ کیجے طواف کعبہ کا
بعد خورشید جب بلند ہوا / راہِ حجوں سے آئے در مکہ

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً

آئے جب مسجد حرام میں ہاں / راست کعبے طرف ہوئے ہیں رواں

جانو سنت ہے یہ طواف قدوم / اور طواف تحیۃ اے مخدوم

بولتے ہیں سمجھ اسکو رمل / فتح سے سیم کے ہر اے اکمل

اضطباع اسکو بولتے ہیں جا / پہلے اشواط میں ہے یہ بھی بیاں

حجر اسود کے روبرو ہر بار / جبکہ آپہنچتے وہ شاہ خیار

اور برکن یمانی جب پہنچے / ہاتھ یا چوب سے اشارہ کئے

حجر اسود کو بوسہ جب دیتے / منہ و لب اپنے اسپہ تب رکھتے

کبھی پیشانی اسپہ رکھتے تھے / حقکو سجدہ اسی پہ تب کرتے

اسکے بوسے سے ذوق پاک کامل / حشر تک عاشقوں کو ہے حاصل

تب پڑھے من مقام کی آیت / اور ادا واں کئے ہیں دو رکعت

پڑھے مسجد میں کوئی جائے سلیم / پڑھے افضل مقام ابراہیم

اور فارغ نماز سے جو ہوئے / حجر اسود کو آکے بوسہ دئے

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر کہا أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ

اور تکبیر تب کہے بے قیل / اور کہے تین بار یہ تہلیل

بعد کوہ صفا سے اترے جاں / کوہ مروہ طرف ہوئے ہیں رواں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

اور گزرے ہیں جبکہ وادی سے / تب وہ آہستگی سے چلنے لگے

اور ز مروہ سو صفا آئے / اور مروہ پہ ختم سعی کئے

جو کہ کوہ صفا اوپر میں پڑھے / اور پیادہ ہی جانو سعی کئے

اژدہام انکا جب ہوا بسیار / اپنے ناقہ پہ تب ہوئے ہیں سوار

شاہ فارغ ہوئے ہیں سعی سے جب / حکم یوں لوگ کو کئے ہیں سب

بعضے اصحاب پر یہ بات گراں / آئی فرمائے تب وہ شاہ جہاں

اور غسلے ہی بس ہی تب آئے / اونٹ اگر ہدیے کے ہیں لائے

کعبۃ اللہ کا طواف کئے / حجر اسود پہ آکے بوسہ دئے

پہلے سہ شوط میں کئی تعجیل / پاؤں نزدیک رکھتے تھے بتقلیل

اپنے سینے سے بغل کے نیچے سے / چادر اپنی بدوش چپ ڈالے

آخری چار شوط میں اے یار / چلے آہستہ سید ابرار

ہاتھ میں چوب یک جو رکھتے تھے / بوسہ دیتے اشارہ کر اس سے

چوب یا اپنے ہاتھ کو بوسہ / دینا ثابت نہیں ہے اس جاگا

کہتے بوسہ کے وقت بسم اللہ / اور اللہ اکبر اے آگاہ

للہ الحمد وہ مبارک لب / حجر اسود اپر لگے ہوں تب

با فراغت طواف سے ای فہیم / پہنچے جب پر مقام ابراہیم

ہے ز بعد طواف واجب جاں / یہ دو رکعت یقیں ہمارے یہاں

فاتحہ قل یا پہلی رکعت میں / پڑھے اخلاص دوسری رکعت میں

واں سے کوہ صفا طرف آئے / اور آیت پڑھے ہیں یاں انکے

بعد کوہ صفا اوپر وہ چڑھے / منہ کو کعبے طرف بھی کرکے کھڑے

اور اسدم بہ بارگاہ خدا / بعد تہلیل کرتے تھے یہ دعا

درمیاں صفا و مروہ کے / جانئے یہ دعا ہی پڑھتے تھے

اور آئے صفا سے جب نیچے / تب رسول کریم سعی کئے

اور صفا سے یقیں سو مروہ / ہیں گئے سات بار اے آگہ

جبکہ مروہ پہ پہنچتے آکے / وہی اذکار اور دعا پڑھتے

سعی کرنے جو لوگ آئے تھے / اور حضرت کو دیکھنے کیلئے

لوگ کہتے تھے کر نبی پہ نگاہ / یہ محمد ہے یہ رسول اللہ

ساتھ جنکے ہدیے کا اونٹ نہو / اب احرام باہر آوے او

گر نہ ہمراہ ہوتے میرے شاہ ہدی / آتا احرام سے بروں میں بھی

جب نبی لائے اور علی لائے / جملہ وہ اکسو ہیں اونٹ ہوئے

پوچھے حضرت ہی کیا تری نیت ‌ ‌ کہئے جو کچھ ہو آپکی نیت
کہے احرام حج میں باندھا ہوں ‌ ‌ اور ہدی اپنے ساتھ لایا ہوں
نیس بلا شبہ تو بھی اے سالم ‌ ‌ اپنے احرام پر ہی رہ قائم
اور ہدی جو نہ لائے تھے آخر ‌ ‌ آئے احرام سے وہ سب باہر
بعضے اپنے سروں کو منڈوائے ‌ ‌ اور بعضے ہیں بال کترائے
حق میں انکے دعا کئے سالار ‌ ‌ انکو سہ بار اور انھیں یکبار
اور قدوم شریف حضرت سے ‌ ‌ جانئے جبکہ چار دن گذرے
روز پنجشنبہ تھا بوقت ضحیٰ ‌ ‌ آئے سوئے منیٰ شہ والا
لوگ احرام سے جو نکلے تھے ‌ ‌ پھر وہ احرام حج کا تب باندھے
جا منیٰ میں نبیؐ نزول کئے ‌ ‌ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے
شب گزارے وہیں رسولؐ خدا ‌ ‌ دوسرے دن دہر جب بلند ہوا
تب منا سے چلے سوئے عرفات ‌ ‌ تھے صحابہ بہت سے آپکے ساتھ
بعضے کہتے تھے تلبیۂ میر ‌ ‌ بعضے اصحاب کہتے تھے تکبیر
اور ہے عرفات کے قریب یکجا ‌ ‌ نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا
قبۂ خاص سرور اکواں ‌ ‌ حکم سے آپکے ڈیرے تھے وہاں
اسمیں اترے ہیں اور پڑے ہیں وہیں ‌ ‌ جمعہ کے دن نماز صبح یقیں
جب چلا آفتاب شاہ خیار ‌ ‌ مرکب خاص پر ہوئے اسوار
بطن وادی کے درمیاں آئے ‌ ‌ اور اک خطبۂ بلیغ پڑھے
اسمیں حضرت قواعد اسلام ‌ ‌ کئے تاکید سے بیان تمام
جاہلیت کے خون کا بدلہ ‌ ‌ جاہلیت کے سود کا دعوےٰ
سبکو باطل وہ کرتے یکساں ‌ ‌ کوئی تا اسکا پھر نہ ہو خواہاں
اور بنیاد شرک کفر کی شوم ‌ ‌ جاہلیت کی عادت اور رسوم
سبکو باطل کئے بھی فرمائے ‌ ‌ لایا ہیں ان کو پاؤں کے نیچے
یعنی ان سب کو میں نے خوار کیا ‌ ‌ لیکے زیر قدم ہوں میں ٹیکا
اور کئے حق مرد و زن کا بیان ‌ ‌ تا بجا لاوے سب زنان و مرد ان
اور وصیت کئے کہ با عورات ‌ ‌ پیش آویں سلوک نیک کیساتھ
اور فرمائے اسطرح ای عزیز ‌ ‌ کہ تمھارے میں چھوڑا ہوں یکچیز
جنگ گر اسکے ساتھ مار وگے ‌ ‌ کبھی گمراہ تم نہ ہوؤگے
بعد فرمائے یوں صحابہ سے ‌ ‌ حشر میں تم سے گر خدا پوچھے
کہ کیا ہیں معاملہ کیسا ‌ ‌ زندگانی میں تم سے کیسی کیا
بولو تم کیا گواہی دوگے جب ‌ ‌ تب کئے عرض یوں صحابہ سب
شاہدی ہم یہ دیوینگے احکام ‌ ‌ حقکے پہنچائے آپ ہمکو تمام
اور حق جو کہ تھا نصیحت کا ‌ ‌ اور دعوت کا اور رسالت کا
اور امانت کئے ہیں آپ ادا ‌ ‌ اور کئے ہیں جہاد بہر خدا
انسے باتیں سنے ہیں جب نبیؐ ‌ ‌ اپنی انگشت تب شہادت کی
آسماں کی طرف اٹھائے یار ‌ ‌ کہتے یا رب گواہ رہ ۳ سہ بار
بعد فرمائے انے مسلمانو! ‌ ‌ تین چیزیں یہ ایسی ہیں جانو
کریں بے شبہ صاف سینے کو ‌ ‌ ایک اخلاص ہے عمل میں سنو
اور الحج یہ چیز ہے دوسری ‌ ‌ خیر خواہی ہے بھائی مومن کی
اہل اسلام کی جماعت کا ‌ ‌ تیسری چیز ہے لزوم بجا
بعد فرمائے حاضراں جو سنے ‌ ‌ جاکے وہ غائبوں کو پہنچاوے
تب جو عرفات میں کھڑے تھے نبیؐ ‌ ‌ قلح آکلم فضل ہے بھیجی
رشیر تھا اسمیں لیکے توش کئے ‌ ‌ اسطرح ہے کہ لوگ سب دیکھے
سبھے صائم نہ آج ہیں حضرت ‌ ‌ جانے وہ عدم صوم کی رخصت
گرچہ سنت ہے روز عرفے کا ‌ ‌ اہل عرفہ کو ترک بھی ہے روا
کہ کہیں ضعف انکو اے خوشخو ‌ ‌ دوسرے کاموں سے نہ مانع ہو

مضمون خطبۂ حج وداع

فضیلت روز عرفہ

بعد مرکب سے اترتے ہیں فی الحال ۔ کہا بانگ و اقامت آ کے بلال
یک اذان و دو اقامت سے ۔ ظہر اور عصر جمع قصر پڑھے

درمیاں آپ دو نمازوں کے ۔ دوسرے نفل و سنتیں نہ پڑھے
اور بعد نماز ہو کے سوار ۔ آئے عرفات پر وہ شاہِ خیار

اونٹ پر رو بقبلہ تب ہو کے ۔ لگے کرنے دعا تضرع سے
اور اس روز کی دعائیں کثیر ۔ آئے ہیں جو بہت طویل و قصیر

کیے حضرت کہ بہترین دعا ۔ پڑھے اگلے نبی بھی ہیں جو پڑھا
روز عرفے کے وہ دعائے مجید ۔ ہے بلا شبہ کلمۂ توحید

اور الیوم آیت قرآں ۔ اتری عرفات پر اسی دن جاں
دین کی تکمیل کی بشارت سے ۔ وہی اتری اخیر آیت ہے

اور احادیث ہیں یہ آئے صحیح ۔ روز عرفہ کے فضل ہیں یہ صریح
ہے از انجملہ یہ حدیث اے جان ۔ خوار تر اور حقیر تر شیطاں

اور بہت کھانے والا غصے کا ۔ کھانیوالا بھی درد و غم کا بڑا
نہیں دیکھا گیا ہے کوئی روز ۔ جیسے عرفہ کے روز میں پر سوز

کیونکہ اس دن نزول رحمت کا ۔ جو کہ ہووے ز بارگاہِ خدا
بنی آدم کے بھی گنہ اے فہیم ۔ بخشے اس روز جو غفور و رحیم

دیکھ شیطان غصہ کھاتا ہے ۔ اور بڑا بارِ غم اٹھاتا ہے
اور ایسا ہی روز بدر یقیں ۔ جب صفوف ملک کو روح امیں

کر رہے تھے درست در میداں ۔ دیکھتے ہی یہ حال کو شیطاں
ایک بڑا پیچ و تاب کھایا ہے ۔ اور بارِ الم اٹھایا ہے

اور فرمائے سرورِ اکوان ۔ کہ وہ عرفہ کے دن خدائے جہاں
بنی آدم سے بیگمان و خطر ۔ فخر کرتا ہے سب فرشتوں پر

اور کہتا ہے ان سے ربِ جلیل ۔ دیکھو یہ میرے بندگان عقیل
ترک کر اپنے خانماں کتنے ۔ اہل و اولاد کو بھی اپنے یقیں

سر برہنہ غبار آلودہ ۔ اور کرتے ہوئے وہ ذکر مرا
میری درگاہ میں ہیں اب آئے ۔ یعنے یہ میرے گھر کے حج کیلئے

ان کو آزاد میں سقر سے کیا ۔ اور ان کو کرم سے بخشدیا
اور آئی حدیث خیر وریٰ ۔ سال میں کوئی دن نہیں لیا

نیک اعمال جس میں ہو بہتر ۔ عشرِ ذوالحج سے جانو فاضل تر
اس ایکدن کا روزہ ہے بالصواب ۔ صوم یکسال کا یقین دریاب

اور ہر شب کی طاعت اس سے ہاں ۔ قدر کی شب کے دس برابر جاں
اور ہے عرفے کا روز کا روزہ ۔ دو برس کے گنہ کا کفارہ

اور آئی ہے جانو یہ بھی بات ۔ کہ کھڑا ہووے جو کہ در عرفات
اور سمجھے کہ ہیں نہ بخشا گیا ۔ سو وہ بدبخت جانیو ہوگا

ایک ساعت بھی جو کہ ہووے کھڑا ۔ فرضیت اس سے حج کی ہووے ادا
ایک سنت ہے شام تک بھی قیام ۔ کہ کھڑے تا غروب شاہِ انام

اور بعد غروب ہو کے سوار ۔ چلے عرفات سے شہِ ابرار
تلبیہ بولتے تھے وہ ذرہ ذرہ ۔ آ کے پہنچے ہیں جب بہ مزدلفہ

ابھی اونٹوں کو نہ بٹھائے تھے ۔ اور سامان نہیں اتارے تھے
با اذان و اقامت اے بھائی ۔ پڑھے حضرت نماز مغرب کی

بعد سامان اتارے وہ سب کا ۔ با اقامت پڑھے نماز عشا
فرض مغرب کے اور عشا کے ہیں ۔ نہ پڑھے اور نماز کوئی بہ بیں

شب میں پھر صبح کی نماز لیے ۔ اٹھے اور وقت اول اسکو پڑھے
بعد ہو کر سوار خیر وریٰ ۔ ہیں کھڑے مشعر حرام میں آپ

اور قبلہ کی طرف منہ کر کے ۔ لگے کرنے دعا تضرع سے
اور عرفے کی رات میں حضرت ۔ چاہتے تھے حق سے بخشش امت

کہا ہولا کہ سب کو میں بخشا،
کہ تو قادر ہے اسپہ چاہے اگر
اور گئے صبح جب بہ مزدلفہ
ناگہاں شاہِ دین ہنسنے لگے
رکھے خنداں ہمیشہ آپکو رب
کہ دعا میری احق قبول کیا،
دیکھ جزع و فزع اب اُس کا
سب جو عرفات میں گئے تھے قیام
اور قریب طلوع مہر اے جان
اسکو اٹھائیے راہ حکم گئے
بنی خشعم سے ایک زن آئی
اسکی جانب سے یار رسولِ خدا
فضل عباس اور وہ زن آے یار
فضل کے منہ کے آگے خیرِ ورا
پس بزرگو نکو یونہی ہووے ضرور
ناتواں ہے بہت مری مادر
ہے حضرت کہ دین گر ہو گا،
اسکی جانب سے کیجے حج بھی ادا
اور اس مسئلے میں ہے تفصیل
جلد گزرے وہاں سے اے ہشیار
چونکہ سفر تبوک میں بھی نبیؐ
گئے اسی جا پر بھی رمی جمار
ہے وہ مسجد بڑی منا میں عیاں

لیک ظالم کو میں نہ بخشوں گا
بھیجے مظلوم کو بہشت اندر
اور مکرر وہی کئے ہیں دعا
ابو بکرؓ و عمرؓ بھی جب دیکھے
کیا ہے فرمائیے ہنسی کا سبب
اور امت کو میرے بخشدیا
جانو بے اختیار اب میں ہنسا
حقنے بخشا کرم سے انکو تمام،
شہ منا کے طرف ہوئے ہیں رواں
کہ اٹھا لیوے رہ سے سنگریزے
وہ بہت خوبرو جمیلہ تھی
کیا مناسک کو نہیں حج کے ادا
ایک دوسرے کو دیکھے جب ناچار
ہاتھ سے اپنے تب گئے پردہ
حفظِ اتباع اپنے تا مقدور
باندھوں گر اونٹ پر ہے جا خطر
ماں پہ اپنے ادا کرے یا نہ
کہ یہ دینِ خدا ہے دینِ خدا
ہے مذکور فقہ میں بے قیل
کیونکہ اس ہی مقام پر قہار
گزرے تو ہے ہلاکو یونہی
پس کئے قطع تلبیہ سالار
ہیں منا کے یہی نبی کا مکاں

بھر مظلوم اس کو پکڑ لوں گا
اور ظالم کو بخشدیوے رب
درگہِ حق سے تب جواب آیا
یوں کہے آپ پر اے شاہِ ہدا
کہے ابلیسِ دون عدو اللہ
خاک وہ اپنے سر پہ ہے ڈالا
اور مدارج میں یہ لکھا رکھ یاد
الغرض پھر رکھے نبیؐ بے قیل،
اور اسوقت فضل بن عباس
تا کرے رمی جمار ان سے کرے
اور کہی پدر میرا بوڑھا ہے
شاہ فرمائے ہاں ادا کیجے
فضل بھی تھا جمیل اور گورا
ایک دوسرے پہ تا نظر نہ کرے
اور اسی رہ میں پیر زن دوسری
اسکی جانب سے یا پیمبرِ رب
عرض کی وہ کہ ماں کو نگی ادا
ہے سند یہ حدیث اے دلبر
اور آگے رواں ہوئے سرور
کیا اصحاب فیل کو مقہور
بعد عقبات پھر رسولِ خدا
بعد منزل طرف پھرے ہیں وہیں
جب وہ منزل میں مصطفےٰ پہنچے

پھر کئے عرض یوں رسولِ خدا
نہیں اس کا جواب آیا تب
یہ دعا تیری میں قبول کیا
پدر و مادر ہمارے ہو ویں فدا
جبکہ اس بات سے ہوا آگاہ
اور کرنے لگا ہے وا ویلا،
کہ زامت وہی ہیں لوگ مراد
شغلِ تکبیر و ذکر اور تہلیل
اونٹ پر تھا ردیف خیر الناس
اور وہاں سے چلے ہیں وہ آگے
اونٹ پر چڑھ نہیں وہ سکتا ہی
اور وہ پوچھی جب آکے حضرت سے
اور خوشرو حسین و خوشخو تھا
اور شیطاں کے وسوسے سے بچے
آملی اور یوں سوال ہے کی
کہو کیا حج ادا کروں میں اب
اسکو فرمائے تب رسولِ خدا
کہ نیابت روا ہے حج اندر
پہنچے جب وادی محسّر بیچ
کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور
پہنچے ہیں جبکہ وقتِ ضحیٰ
مسجدِ خیف کے قریب تھیں
وہاں اک خطبہ بلیغ پڑھے

نصائح و وصایائے حضرتؐ

تھے ہزاروں سے لوگ پیر و جواں
دور و نزدیک جو سنے یکساں
اور کہے ہے قریب اے مردم
پس رہو ہشیار اور آگاہ
تم کو پہنچا دیا ہوں اب میں نے
اور کہے حاضرین یہ احکام
اور کئے حکم سب کو خیر و رہی
اور فرمائے بعد ازاں سب کو
اور تمہارے جو رب کی ہے جنت
ساٹھ پر تین اونٹ تب لائے یار
تب وہ سب اونٹ اے نکو انجام
اونٹ سینتیس ۳۷ دے علیؓ کو تب
ساتھ لیکر علیؓ کو نوش کئے
وہ اجیر و نکے مزد میں مت دے
اور دو ۲ گوسفند بھی ذبح کئے
بعد حلاق کو بلا سرورؐ
میں جنان السیر ہے اے ذیشاں
اور گئے ہیں طواف بیت اللہ
بعد آئے ہیں چاہِ زمزم پاس
ان کو فرمائے کھینچتا میں بھی
بعد میرے کریں ہجوم جڑا،
اسلئے میں نہیں یہ کام کیا
اور گئے یہ طواف رہ کے سوار

دور و نزدیک سب سے یکساں
تھے یہ اعجازِ احمدیؐ کے نشاں
اپنے رب سے یقین ہو گے تم
بعد میرے نہ ہوؤ تم گمراہ
حکم پروردگار کا اپنے
سن کے پہنچا ہیں غائبین کو تمام
کریں سمع و اطاعتِ امراء
پنجگانہ سدا نماز پڑھو
ہوؤ داخل تم اسمیں با فرحت
عمرِ والا کے سال کے مقدار
ایک پر ایک کرتے تھے اقدام
کہے اب نحر کر تو ان کو سب
پھر علیؓ کو یہ حکم فرمائے
مزد اپنے طرف سے ہی دیجے
جبکہ فارغ وہ نحر سے ہیں ہوئے
حلق کروائے اپنے موئے سر
دیکھ تفصیل سے لکھا یہ بیاں
فرض ہے یہ طواف اے آگاہ
دیکھے ہیں اس مقام پر عباس
کرتا تا ئید اس سقایت کی
"تا یہ سنت کریں ضرور ادا
ورنہ البتہ میں کیا ہوتا
کیونکہ تب اژدہام تھا بیا

بلکہ خیموں میں لوگ جو تھے دور
نحر کے دن کی فضل و زحرمت
درگہِ حق میں جبکہ آؤ گے
اور احکام چند فرما کر
بعد اسکے کہے رسول اللہؐ
سیکھوں حج کے مناسک اب یکسر
جبتلک وہ پڑھیں کتابِ خدا
اور رمضاں کے رکھو روزے بھی
اور امت کو سب وداع کئے (رخصت)
سرورِ دیں نے راہ میں حق کے
پاس حضرتؐ کے دوڑتے آئے
اور ہر ہر سے گوشت تھوڑا لے
پوست اور جھول اونٹ کے یکسر
اپنے ازواج کے طرف سے بھی
کر دئے سارے لوگ کو اعلام
اور ناخن کی بھی کرا تقسیم
بعد آگے زوال کے طبے شریف
ہے طوافِ زیارت اس کا نام
اور اولاد ان کے پاک نصاب
لیک ہو جاوے کام یہ سنت
پس یہ منصب ہے جو سقایت کا
آب یک دلو تب وہ پیش کئے
یا کہ سب لوگ آپ کو دیکھیں

سب سے نیکو بتر بغیر قصور
اسمیں اعلام (خبردار کرنا) کر دئے حضرتؐ
اپنے عملوں سے پوچھے جاؤ گے
کہے آگاہ تم رہو یکسر
رہ ثواب یا الٰہی اسپہ گواہ
کہ نہیں اور حج کو آؤں مگر
نہ مخالف ہوں شرع کے حاشا
اور اطاعت کرو امیروں کی
بعد منحر کے درمیاں آئے
دستِ اطہر سے اپنے نحر (ذبح) کئے (قربانی کی جگہ)
پہلے تا آپ کو ہی نحر کرے
حکم والا سے جب کہ پکوائے
کیجے تقسیم اب مساکیں پر
گاؤ قرباں کئے ہیں ایک نبیؐ
کہ منحر میں منا کی تمام
ناخن و مو کی کر دئے تقسیم
لا کے مکے میں مصطفےؐ تشریف
اور طوافِ افاضہ بھی اے ہمام
کھینچتے ہیں وہ چاہِ پاک سے آب
لوگ تب کر کے میری تبعیت
ہاتھ سے تب تمہارے جاوے گا
نوش حضرتؐ کئے کھڑا رہ کے
اور طواف آپ نے وہ سب دیکھیں

پس

پس اسی وقت آئے سوئے منا
دوسرے دن تا زوال بہر دعا
آئے ہیں سوئے جمرۂ اولیٰ
اور کئے اسقدر دراز دعا
دست چپ پر بھی چند گام آگے
اور کعبہ کو دست چپ لیکر
اور منا سے نکلنے بیچ اے یار
اس جگہ سے نکل کے پیغمبر
ظہر اور عصر مغرب و عشا
ہو گئے اسوار شاہ کون و مکاں
واں نماز طواف دو رکعت
عبد رحمٰن ان کے بھائی ساتھ
ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو
اور وقت وداع شاہ ہدیٰ
چاہ زمزم پہ بعد ازاں آئے
پھر بوقت وداع وہ گریاں
بعد اس کے برابر کعبہ
اور بعد نماز اے ذیشاں
جو وصایا وہاں کئے ہیں رسول
ذو الحلیفہ میں آکے پہنچے جب
آتے تھے جب سفر سے شاہ ہدیٰ
کیا کامل جو دین کو مولا
اور لایا جو خیریت سے رب

اور کئے ہیں نماز ظہر ادا
کئے ہیں انتظار سرور دین
اور رمی جمار کر کے ادا
کہ پڑھا جائے سورۂ بقرا
آ کھڑے درمیان وادی کے
اور منا کو بھی دست راست اوپر
نہیں جلدی کئی وہ شاہ خیار
آئے ہیں وادی محصب پر
چار دن اسدن وہیں کئے ہیں ادا
شہر مکہ طرف ہوئے ہیں رواں
جا نیو تب ادا کئے حضرت
حکم دے بھیجے شاہ موجودات
آئیں وہ وادی محصب کو
گئے در ملتزم کھڑے ہو دعا
آب یک ڈول آپ ہی کھینچے
پیچھے ہٹتے ہوئے ہیں آئے جہاں
کئے حضرت نماز صبح ادا
ہوئے حضرت سوئے مدینہ رواں
جا ہوئے بیان اس کا طول
سرور دیں ہیں گزارے شب
تو مدینے میں آئے وقت ضحیٰ
اور نعمت بھی جو تمام کیا
شکر کرنے لگے ہیں اسکا تب

اور وہ روز روز نحر کا تھا
جبکہ خورشید کا زوال ہوا
بڑھ کے اس جا سے آگے چند قدم
بعد آئے بجمرۂ وسطیٰ
اور وہاں بھی کئے ہیں طول دعا
اور رمی جمار واں کر کے
بلکہ سہ دن کئے تمام وہاں
خیمۂ خاص واں کئے تھے نصب
تھوڑا اس شب میں سوئے ہیں اے یار
اور طواف وداع لائے بجا
اور اسی شب میں عائشہ اے بسیر
جا بہ تنعیم باندھے وہ احرام
تب ندا شاہ دیں کروائے
ہے حدیث شریف میں آیا
تھوڑا آب اس سے نوش فرمائے
یہی وقت وداع سنت ہے
اور پڑھے اس نماز میں پرنور
اور اثنائے راہ شاہ بشیر
اور جبان اسیر میں اے اکرم
اور ہوئے صبح کو وہاں سے رواں
اور مدینے کو دیکھے جب بالا
اور اسلام کو دیا شوکت
اور بڑھتے ہوئے فضا حج سے

شب گزارے وہیں تو لہذا
ظہر کے آگئے تب وہ شاہ ہدیٰ
رو بقبلہ کھڑے تھے اسدم
اور رمی جمار کر اس جا
آئے پس پیش جمرۂ عقبہ
بے توقف تبھی وہاں سے پھرے
روز چارم جو تیرہواں تھا جہاں
کئے حضرت نزول ابطح میں تب
اور جسوقت یہ ہوئے بیدار
نہیں آئیں رحل کئے اصلا
چاہے عمرہ ادا کریں جاکر
گئے مکہ میں آکے عمرہ تمام
کہ چلیں سب طرف مدینے کے
کہ ہے مقبول ملتزم میں دعا
جو کہ باقی تھا چاہ میں ڈالے
کہ یہ فعل شہ رسالت ہے
سرور دین سورۂ والطور
جبکہ پہنچے ہیں آب خم غدیر
دیکھ اس کو کیا ہے میں نے رقم
اور تھی عادت شریف یہ جان
کہے تکبیر تین بار اے یار
اور بخشا جو فتح اور نصرت
مصطفےٰ داخل مدینہ ہوئے

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده واعز جنده فلا شيء بعده

آداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بیان

بعد حج کے زیارت نبویؐ ۔ رویت بارگاہ مصطفوی
ہے یقیں سنت موکد جان ۔ بلکہ واجب ہے اسکو غنولان

کو زیارت کی اس فضیلت میں ۔ ترک کرنیکے بھی مذمت میں
آئے اکثر حدیث پیغمبرؐ ۔ ہے ازانجملہ یہ صحیح خبر

کرے مجھ قبر کی زیارت جو ۔ اسکو واجب مری شفاعت ہو
اور دوسری حدیث لے آگہ ۔ کہ کیا جو کہ حج بیت اللہ

اور زیارت نہ آکے میری کیا ۔ تو مقرر کیا وہ مجھ پہ جفا
اور فرمائے جو کہ اے لوگو ۔ آوے قصداً مری زیارت کو

یعنے آوے محض اسی کیلئے ۔ نہ طفیل اور کوئی حاجت کے
تو بلاشبہ وہ بروز جزا ۔ میری ہمسایگی میں ہووے گا

اور مدینے میں جو کہ آکے رہے ۔ اور اسکی بلا پہ صبر کرے
تو میں اسکا گواہ ہوؤں گا ۔ اور اس کا شفیع روز جزا

اور مکے کے یا مدینے کے ۔ درمیاں جو کہ انتقال کرے
تو قیامت کے روز اسکو خدا ۔ آمنوں میں یقیں اٹھاوے گا

شیخ میر یگانۂ دوراں ۔ عالم و عارف گرامی شاں
فخر سادات شیخ محی الدین ۔ قطب و طیور دہر کشف و یقیں

یہی اکثر حدیث پڑھتا تھا ۔ اور اسطرح سے وہ فرماتا

مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِينَ

کہ وہ ہر دو حرم سے یکجا پر ۔ موت مجھکو عطا کرے داور
حق نے اسکی دعا کیا مقبول ۔ اسکا بالیا لطف سے مامول

عمر اسّی پہ جب تھی دو سالہ ۔ حج ثانی وہ جا کیا ہے ادا
بعد حج ایک شب بعالم خواب ۔ دیکھا سالار انبیا کا جناب

کہ کمال کرم سے اسکو نبیؐ ۔ بولتے ہیں تعال یا ولدی
یعنے کہتے ہیں اے مرے فرزند ۔ مرے نزدیک اب تو آ خورسند

جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا ۔ جلد جا داخل مدینہ ہوا
گیارہویں تھی مہ محرم کی ۔ روز پنجشنبہ اس نے رحلت کی

جمعہ کے بعد نعش رکھ بے مین ۔ منبر و روضۂ رسول کے بین
پڑھے اسپر نماز خلق کثیر ۔ کیا عوام و خواص میر و فقیر

اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن ۔ پہلوئے قبۂ امام حسن رضؓ
مطلع النور یک رسالۂ نیک ۔ اسکے احوال میں لکھا ہوں دیکھ

موت ایسی ملی بکعبہ آخر ۔ قدس اللہ سرہ الفاخر
پھیر اس راہ سے قلم کو شتاب ۔ اب زیارت سکے کچھ لکھوں آداب

جب مدینے طرف چلے اے ہمام ۔ رہ میں بھیجے بہت درود و سلام
جب قریب مدینہ آ پہونچے ۔ چاہیئے تب اتر کے غسل کرے

یا وضو لیک غسل ہے افضل ۔ اور اپنا لباس دیوے بدل
اور میسر اگر ہو بے وسواس ۔ تو ہے افضل یقیں جدید لباس

اور وقار و ادب سے اے عاقل ۔ ہو مدینے کے درمیاں داخل
اور پیادہ چلے زروئے ادب ۔ یہ پڑھے داخل مدینہ ہو جب

بسم الله رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق اللهم افتح ابواب رحمتك فارزقني من

زِیَارَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زُرْتُ اَوْلِیَائَکَ وَ اَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

پھر خشوع و خضوع عجز کیساتھ
چلے پڑھتے ہوئے سلام وصلوٰۃ

باب جبریل ہے مگر افضل
اور سیدھا قدم رکھے اول

آئے در مسجد رسول انام
باب جبریل یا ز باب سلام

با حضور و خشوع اے اکرم
یہ درود و دعا پڑھے اسدم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَہِ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْکَ وَ تَقَرُّبِ اِلَیْکَ وَالْحَجُّ دُعَاکَ وَ اَبْتَغِیْ مَرْضَاتِکَ

منبر و مرقد شریف کے بین
ہووے استاد اسطرح بے مین

پیش محراب پڑھ لے اے ماجد
یک دوگانہ تحیۃ المسجد

آوے پھر نزد مرقد والا
پشت اپنی کرے بسوئے قبلہ

اور کرے بارگاہ حق میں دعا
اس طرح آپکا وسیلہ لا

منبر پاک کے ستون ہے جو
سیدھے کندھے کو وہ برابر ہو

اور جو پایا یہ نعمت عظمےٰ
سجدۂ شکر اسپہ لاوے بجا

کرکے منہ کو بسوئے قبر ہمام
تب پڑھے یہ درود اور سلام

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَالتَّوَسُّلَ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی اُتْبَاعِکَ وَ سُنَّتِکَ

اور بلا شبہ دیکھتے ہیں مجھے
سن رہے ہیں کلام کو میرے

ہاتھ اک جانب یمین ہٹ کے
قبر صدیق کے کھڑے آگے

اور فارغ ہو جب زیارت سے
روضہ با صفا میں تب آکے

بر مقام ستون حنّانہ
پھر کرے آکے یونہی اے دانا

قبر و منبر کے درمیاں ہے مرے
ایک روضہ ریاض جنت سے

میرے منبر کے گھر کے بھی درمیان
ایک روضہ ہے از ریاض جناں

اور منبر پہ ایک دن تھے کھڑے
تب صحابہؓ سے اپنے فرمائے

عقر کہتے ہیں اسکے تئیں دریاب
حوض سے آوے جس جگہ سے آب

حجرہ و منبر شریف کے بین
موضع محترم جو ہے بے مین

اکثر علماء کی ایک جماعت بھی
ہی یعنی یہ اتفاق ہے کی

مالکی عالموں سے ابن حجر
جو بڑا ہے محقق اشہر

ایک روضہ تھا از ریاض جناں
لائے دنیا میں اسکو اے ذیشاں

لائے جسطرح دار جنت سے
کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکھے

اور یہ سمجھے کہ ہیں رسول خدا
اپنی قبر شریف میں زندہ

اور کہتے ہیں جو لوگ عرض سلام
اسکو پہنچا دے انکا لیکر نام

بھیجے ان پر سلام آ بھائی
قبر فاروقؓ پر بھی آ یوں ہی

بھیجے اسدم بہت درود و سلام
اور پڑھے تب نماز نفل ہمام

ہے صحیحین میں یہ آئی خبر
کہ خبر یوں دئے ہیں خیر بشر

اور دوسری حدیث میں آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

اور فرمائے یہ مرا منبر
ہے بلاشبہ میرے حوض اوپر

کہ کیا ہوں قیام اب میں نے
بالیقیں عقر حوض پر اپنے

ابن فرحونؒ ابن جوزیؒ نے
نقل لائے امام مالکؒ سے

حکم سے حق کے روز محشر میں
اسکو فردوس بیچ نقل کریں

عسقلانی بھی اور بہت اعلام
دئے ترجیح اسی کو بس وہ ہمام

بولتا ہے کہ ہو سکے یہ بھی
کہ مقدس وہ روضۂ نبوی

حجر اسود کو جس طرح اے فہیم
اور یونہی مقام ابراہیم

پھر وہ چیزوں کو سب قیامت میں
انکے اصلی مقام پر لا دیں

اور یہ خیریں بجنتِ ماویٰ
یک فضیلت رکھیں بروزِ جزا

الغرض در مدینۂ اکرم
جہاں مدفون ہیں سرورِ عالم

ساکی ارض و سما کے اجزا پر
کعبۃ اللہ و عرشِ علیٰ پر

ہے یہ افضل ز جملہ مخلوقات
بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات

یہی مذہب امام مالک کا
اور اسی پر ہیں اکثر علما

مکۂ محترم اُپر بے قیل
بس مدینے کو ہیں دے تفضیل

پس زیارت کے بعد دوسرے روز
آوے سوئے بقیع اے فیروز

اس میں مدفون ہیں بغیر گماں
کرے انکی زیارت اے ذیشاں

اور مکانات جو معظم ہیں
اور آثار جو مکرم ہیں

اور جبتک رہے مدینہ میں
خیر و برکات کے سفینے میں

اور در مسجد شریف اے یار
پڑھے اکثر درود اور اذکار

شاہِ عالم کہے ہیں کے دمساز
کہ یہ مسجد میں میری ایک نماز

الف رمضان و جمعہ سو اولیٰ
ہاں مگر مسجد الحرام سوا

درمیاں کوئی نماز نہ چھوڑے
تو لکھے جاوے واسطے اسکے

اور دوری لکھے نفاق سے بھی
اور احادیث آئے ایسے ہی

ہووے رخصت ز مسجدِ اشرف
آوے پس مرقدِ شریف طرف

اور وسیلہ وہ شاہِ دیں کا لا
بارگاہِ خدا سے مانگے دعا

یہ زیارت وداع کی ہے جاں
پڑھے اسوقت یہ دعا گریاں

دوسری چیزوں سے خلد کے سمجھو
ان کو اک امتیاز حاصل ہو

خاص اتنے مقام کی تفصیل
ہے یہ ثابت بہر مقامِ جلیل

کیونکہ یہ سب ہیں حق کے مخلوقات
اور حضرتؐ کی ذاتِ بابرکات

پس جہاں آپ کے ہو تن کا مقر
سب مکانوں سے ہے وہ افضل تر

اور حضرت عمر بن الخطابؓ
اور ابن عمرؓ بھی چند اصحابؓ

تو مفصل اگر یہ چاہے بیاں
دیکھ جاذب القلوب کے درمیاں

اکثر اصحاب اہل بیت کرام
دو ہزار دو سے اولیائے عظام

بعد ازاں جاکے سوئے بدر و اُحد
کرے ہر دو زیارتِ امجد

کریں سب کی زیارتیں بضرور
دیدہ و دل کو اسسے دیویں نور

کرے ہر دن زیارتِ نبوی
کرے ایمان اپنا اسسے قوی

اور فضل و تلاوتِ قرآن
رہے مشغول اسمیں ہی ہر آن

ہے نمازوں سے الف افضل جاں
یونہی یک جمعہ لو ز یک رمضان

اور مسجد میں میری با تقدیس
گر نمازیں پڑھے کوئی چالیس

رستگاری ز آتشِ نیراں
وہ جہاں کے عذاب سے ہی اماں

اور قصدِ رجوع جبکہ کرے
تب درود و سلام پڑھتے ہو

با کمال ادب و عجز تمام
بھیجے اس شاہِ انبیاء پہ سلام

اور تضرع دعا میں ہو بسیار
اور ہو ہجرِ نبی سے زار و نزار

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور کرتا ہو بہت حسرت
روضۂ با صفا سے ہو رخصت

اور مدینے کے جو ہیں لوگ مقیم
ہیں وہ ہمسایۂ رسولِ کریم

اور حرمین کے سمجھ کے اہتمام
جو کہ ہونگے تبرکاتِ عظام

حق تعالیٰ کرے بہ بینِ حبیب
جلد حج و زیارت ہمکو نصیب

کرے البتہ انکی کچھ خدمت
حسبِ طاقت ہے باعثِ برکت

لاکے وہ غائبوں کو پہنچانا
احسن و مستحب ہے اے دانا

کرے اس منتِ خاک کو ریزاں
بہ زمینِ مدینۂ ذیشاں

خاتمہ

للہ الحمد یہ رسالۂ پاک
جامع مذہب و حدیث رسول
اے خداوندا جملہ موجودات
اور ایسا ہی مومنوں کو سب
انکو دنیا ہی دو نکی رغبت سے
دے سدا نیکیوں کا شوق نہیں
نیک تربیت زہی و نیک صحبت دے
دیکے خوف و خشیت و تقوی
اس تمنا میں ہے یہ عمر مری
پر بقدر کفاف عزت سے
کیوں ادا اسکا شکر ہو یا رب
تو ہی قادر کہ استطاعت دے
تا رکھوں اپنی عاجزی کا سر
تا یہ پروانۂ دل پُر سوز
میں ہوں کیا چیز کون ہوں کیا ہوں
پر تو اپنی کمال رحمت سے
جبکہ تو ہی کیا ہے حکم دعا
میرا اور مومنوں کی حق میں سب
انکو اور مجھ کو مومنوں کو سبھی
جو پڑھے اور سنا کریں یہ کتاب
ماہ رمضان میں شروع ہوا

گنج طاعات صاحب لولاک
چاروں مذہب کا فقہ ہی مقبول
جو ہیں تیرے رسول کے طاعات
خاص اولاد کو مرے یا رب
غافلوں عاطلوں کی صحبت سے
دے عبادت میں اپنی ذوق نہیں
نیک سیرت دے نیک نیت دے
خیر دارین ان کو کیجے عطا
آہ پنجاہ وہشت کو پہونچی
بلکہ بیشک زیادہ حاجت سے
کہ میں عاجز ہوں تیرے شکر میں اب
جسم اور جان میں میرے قوت دے
تری رحمت کی آستانے پہ
ہووے سوزاں بہ مرقد فیروز
موت کیسی جگہ کی چہتا ہوں
فضل سے لطف سے عنایت سے
اسلئے میں دعا کیا اے خدا
ہووے مقبول یہ دعا یا رب
بخشدے بخشدے طفیل نبی
انکو توفیق دے عمل کی شتاب
روز عرفے کے .رنگ ختم لیا

کہ روایت کا اور درایت کا
لیا رنگ ختام حسن تمام
پیروی انکی کر عطا مجھ کو
حسب سنت تری عبادت کی
اپنے جانب تو کھینچ لے بہ کرم
انکو دے نیک علم و نیک اعمال
انکو دے عشق شرع و سنت سے
آہ اب تک مجھے اے میرے خدا
اور ظاہر ہے تجھ پہ اے مولا
رزق دیتا ہے غیب سے بالخیر
اور جو عمر تھوڑی ہے باقی
عافیت سے تو مجھ کو لیجاوے
اور وہاں سے مدینہ لیجاوے
اور وہیں دلوے تو ممات مجھے
یہ گنہگار مشت خاک کہاں
جبکہ جو چاہے دلوے ہے اے غنی
مجھ کو امید ہے اجابت کی
اور یہ تالیف کا تو اجر ثواب
اور جو میرے ہیں پیر اور استاد
یہ بھی ہے حسن اتفاق بجا
ہووے حق سے سدا درود و سلام

جو ہی جامع یہ دو نہر نعمت کا
کرے مقبول اسکو رب انام
رہ ترے قرب کی بتا مجھ کو
دیجے توفیق انکو طاعت کی
ذکر و طاعت میں اپنی رکھ ہر دم
نیک توفیق اور نیک خصال
انکو نفرت دے فسق و بدعت سے
حج نہ گھر کا ترے نصیب ہوا
کہ نہ توشہ یہ رہ کا مجھ کو ملا
نہیں دیتا ہے احتیاج بغیر
اپنے فضل و کرم سے رکھ یونہی
گھر تلک اپنے مجھ کو پہنچا دے
قبر اپنی نبی ؐ کی بتلا دے
کلمۂ طیب کے ساتھ مجھے
اور مدینہ کی جائے پاک کہاں
اور فرمایا تو ہی ہے اُدعونی
اور نبی ؐ کے ترے شفاعت کی
بخش ماں باپ کو مرے بہ شتاب
اونکو دیوے جزائے خیر زیاد
کہ مبارک یہ نسخۂ والا
بہ محمدؐ و آل رضؓ و صحب رضؓ کرام

معجزات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

از تالیف حضرت مولانا مولوی استاذی عبد القادر علی صاحب صوفی قادری خلف حضرت مصنف رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لك الحمد يا خالق الكائنات
حميد مجيد سمي السمات
بتمجيدك كل كل اللسان
بشير نذير نبي كريم
بإعجازه سار أعلى العلى

ويا واهب الأنبيا معجزات
جليل عزيز عظيم الصفات
لتقديسك ليس يكفي البيان
سراج منير رؤوف رحيم
إلى قاب قوسين ثم دنى

ولي المحامد وصف جميل
جزيل العطايا جميل الثنا
وازكى التحيات انمى السلام
اتى بالبراهين بالبينات
على آله مع اصحابه

حري المحامد وشكر جزيل
له العز والمجد والكبريا
على سيد الرسل خير الانام
وفاق النبيين بالمعجزات
ومتأدبين بآدابه

ہے حمد وثنا اس خدا کے لئے
یہ وہ معجزے ہیں جو بے اعداد
ہیں اقوال و افعال بھی معجزے
ہے یک معجزہ انکا روح لطیف
کرشمہ تھا قدرت کا جسم شریف
بساطت لطافت ہو یہ جسم میں
تبھی تو ہوا آفتاب مبین کا
وہ اجزا ہیں اور یہ ہے مانند کل

جو پیغمبروں کو دئے معجزے
گنے کون انکو جو ہیں بے عدد
ہیں اخلاق و اعمال بھی معجزے
سراپا ہی اعجاز جسم شریف
کثیف اسکے پرتو سے ہووے لطیف
تو تعریف پھر روح کی کیا کریں
کہ وحدت میں کہتا ہے انی انا
وہ جان جہاں اور اعضا رسل

ہے نعت اس شہ مرسلیں پر نثار
تھی ذات و صفت انکی خود معجزہ
ہیں حرکات و سکنات بھی معجزے
کہ سایہ کا انکے نہیں تھا نشاں
بساطت عناصر کی ترکیب میں
پر اتنا کہیں ہے وہ نور خدا
بھی یک معجزہ ہے وجود آپ کا
جو پایا نہیں پائے انکو سبھی

کہ ہیں معجزے انکے جو سٹھ ہزار
تھا اعجاز بود و نمود آپ کا
بشارات و اثبات بھی معجزے
لطافت لطافت کو بھلا یہ کہاں
مقید ہو اطلاق کو زیب دیں
حدیثوں سے اتنا ہی ثابت ہوا
سراپا ہے یہ مجموعۂ انبیا
جو چھوڑے نہیں چھوڑ کے انکو سبھی

ہیں دم سے تا دور عیسیٰ نبی
رسل جتنے اعجاز ان کے سبھی

اسی بحر کے چند قطرے ہیں وہ
اسی باغ کے چند میوے ہیں وہ

ہے ہر ایک عالم میں فیض انکا عام
نہیں کچھ ہی اعجاز کی دھوم دھام

چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط
عناصر وغیرہ محاط و محیط

چہ قبل ولادت چہ حین حیات
چہ برزخ کہ روداده بعد ممات

نہ اعجاز حضرت کو اسپر حلیں
خدا نے تصرف دیا تھا انہیں

ہو لوح و قلم یا کہ عرش عظیم
ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم

چہ حیواں چہ انسان چہ نزدیک و دور
ہو سنگ و شجر یا وحوش و طیور

قلمرو ہیں سب انکے اعجاز کے
انہیں کا سبھوں میں ہے سکہ چلے

عنایت کیا اپنے اگلوں کو کچھ
کیا مرحمت اپنے پچھلوں کو کچھ

ہیں امت کو جو اولیا آپ کے
ہزاروں کرامت دکھاتے گئے

وہ نکلے ہیں جب عالم نور سے
تو منزل میں پہنچے ہیں ملکوت کے

بھی ناسوت میں جب وہ رکھے ہیں قدم
کئے فیض بخشی کا برپا علم

گئے واں سے برزخ طرف جب خرام
ہے اعجاز کا واں بھی یک فیض عام

نشاں ہے وہ اک انکے اعجاز کا
جو بعد وفات انکے ظاہر ہوا

ظہور اسکا یک رنگ سے ہو یہاں
تو یک دو کے سر رنگ سے ہو وہاں

کبھی نام تو اسکا ارہاص ہے
بدل نام ہو چیز یک خاص ہے

سب اہل کرامات و اعجاز بھی
لب حال سے بولتے تھے یہی

صلوٰۃ و سلام خدائے انام
ہو ایسے پیمبر کے اوپر مدام

خصوصاً جو خلفائے راشد ہیں چار
جو ہیں کعبۂ دین کے ارکان چار

بھی ہو بر جگر گوشۂ مصطفےٰ
مبارک لقب جنکا خیر النسا

ہوئے جن سے ظاہر ائمہ عظام
بھی غوث و قطب و اولیائے کرام

تتمہ جملہ اقطاب و پیران پیر
ہے جیلان محبوبیت کا امیر

ہیں یک جیب میں یا وے بکم و کاست
چو صد آمدہ ہم نود پیش ماست

تصرف تھا اعجاز میں بے قصور
چہ پیش ظہور و چہ بعد ظہور

جو ملکوت ہو عالم ارواح کا
جو ناسوت ہو عالم اشباح کا

چہ غیب و شہادت چہ قلب و مثال
کہیں جسکو تنزل انفصالی خیال

خدا کی خدائی میں ہر ایک شئی
نہیں پائی جاتی کوئی ایسی ہے

زمیں یک کیا بلکہ سبعہ آسماں
ہو تحت الثریٰ یا کہ ہو لامکاں

چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب
چہ تحت و چہ فوق و چہ شرق و غروب

چہ باد و چہ آتش چہ آب و چہ خاک
ازیں مرکز خاک تا جائے پاک

وہ ہی بادشاہ ملک اعجاز کا
ہے انعام و اکرام جس کا بڑا

چنانچہ دکھائے بہت معجزے
رسل جو کہ حضرت کے آگے ہوئے

ہیں امت کو جو وارثان و لیا
رسل نائبان ہیں اور انبیا

نبوت رسالت بھی اور معجزے
رسولوں کے روحوں کو سکھلا دئے

نہیں چیز یک باقی رکھے کوئی
خدا کی خدائی دکھائے سبھی

کرامت جو اہل خوارق سے ہو
تصرف جو اہل ولایت سے ہو

غرض معجزہ ہی حقیقت میں ایک
مظاہر ہیں متنوعہ اسکے لیک

رسل میں کبھی معجزہ ہو رہے
کبھی اولیا میں کرامت بنے

غرض وہ کسی سے بھی ظاہر ہوا
ہمارے پیمبر کا ہے معجزہ

نیا وردم از خانہ چیزے نخست
تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

بھی ہو انکے سب اہل و اصحاب پر
بھی سب انکے اتباع و احباب پر

ہے ہر ایک کو انسے شان جلی
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

ہو انپر نبی کے جو ریحانتیں
امام حسنؓ ہیں امام حسینؓ

خصوصاً وہ جو غوث ثقلین ہے
جو حسنینؓ کا قرۃ العین ہے

کہ جن کا ہر اک نائب باصفا
ہے قطب الزماں و ولی خدا

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد قدس سرہٗ

کرے گر کسی شی کی کوئی ثنا / حقیقت میں وہ ہے خدا کی ثنا
کہ سامان ثنا کا دیا ہے وہی / بھی لائق ثنا کے کیا ہے وہی

ہے مصنوع کی وصف ظاہر میں جاں / وہ صانع کی ہو وصف واقع میں جاں
بھی نقش و کتابت کی ہو وصف جو / وہ نقاش و کاتب کی ہی صفت ہو

بھی ہر چند کہلائے روشن کوئی / حقیقت میں ہے مہر کی روشنی
مرے رہنماؤں کے وصف کمال / یہاں اب میں لکھتا ہوں بقیل و قال

ہے پس در حقیقت وہ وصف خدا / کہ وہ فضل انکو اسی سے دیا
سر سر دفتر عارفان کبار / جو تھا قدوۂ عصر قطب مدار

لقب محی الدین نام عبد اللطیف / سیادت میں طرفین سے تھا شریف
جسے علم ظاہر میں تحصیل تھی / علوم لدنی میں تکمیل تھی

حقایق معارف میں کھولے زباں / سنے خضر بھی آکے از گوش جاں
مباہات کرتے تھے اسرار غیب / کہ قطب الزماں کا ملا ہمکو جیب

علوم معارف تو کیا پوچھئے / کہ تھی جسکے در دست بستہ کھڑے
حقایق معارف کا ہی لا کلام / تھا دربار اس شہ کا دربار عام

شہ عارفان زمن کے جناب / معارف کا فن جب ہوا بار یاب
معارف کو جب سے ہوا افتخار / ملی اسکو اک عزت و اعتبار

نہیں علم سے اسکی عزت بڑھی / اسے عزت و شاں خدا داد تھی
سلوک و حقایق کا اک گلستاں / کیا جبکہ آراستہ بے خزاں

ہیں بس محو نظارگی قدسیاں / جو گلگشت کو آئے از لامکاں
اگرچہ ہی ویلور اس کا مکاں / پہ چمکا تھا فیض اسکا سارا جہاں

اگرچہ ہی یک برج میں آفتاب / پہ آفاق ہی نور سے بار یاب
اسی کے تھے سفر کے سب میہماں / عرب اور عجم اور ہندوستاں

رہیں سامنے اسکے اہل کمال / تو ہوں پیش خورشید شعل مثال
ہو کیسا ہی پختہ وہاں خام تھا / اگر خاص بھی ہو وہاں عام تھا

سخن اسکا تھا برتر از فہم عام / کلام الملوک ہے ملوک الکلام
سخن تک کب اسکے رسائی کرے / جلے بال و پر طائر فہم کے

بہت علم و فہم اسکے تئیں چاہئے / کہ نغز سخن اسکا پہچانئے
نہ سمجھے میں جب اسکا نغز سخن / جو ظاہر کو ہیں قشریان اہل فن

کئے اسکو زخمی ز تیغ زباں / وجود اسکا تھا بس حسین زماں
رسول خدا کے ہوا دلیہ داغ / کہ اپنا جگر بند ہے پیش زاغ

بلا ہیں اسکو کہ لدی تعال / پیا ہے مدینہ میں جام وصال
لَقَدْ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہٗ / اَفَاضَ اِلَی الْخَلْقِ اَنْوَارَہٗ

تھا وہ اس زمانے کا شیخ کبیر / وہی میرا اور میرے والد کا پیر
کیا میرا والد اسی کے جناب / علوم تصوف کا ہے اکتساب

بہت اس سے پایا ہی رمز و نکات / بھی خرقے کو تازہ کیا اسکے ہاتھ
اسی سے کیا راہ حق کا سلوک / سُلوکاً اِلیٰ بَابِ مَلِکِ الْمُلُوک

رہا شیخ کے پاس بس نہا لھا / عزیز و مقرب تھا وہ آپ کا
مجھے بھی وساطت سے اسکے خدا / در شیخ تک ہے رسائی دیا

کہ ہو صحبت شیخ سے فیض یاب / صدف صحبت در سے آب و تاب
عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے / کہ خاک قدم اسکی اکسیر ہے

ملا اسکا داماں لڑکپن میں ہی / کہ بسم اللہ خوانی اسی سے ہوی
وہی تخم فیضان نشو و نما / لگا پانے از فضل حق دائما

لڑکپن ہی میں تا بحد شباب / اسی کے توجہ سے تھا فیضیاب
پر اتنا نہ تھا حوصلہ تب مجھے / کہ کسب حقائق کروں شیخ سے

کہاں ذرّہ لے پرتوِ آفتاب — اُسے چاہیے مایۂ ماہتاب
کہ تحریر اعلیٰ قلم کے لئے — یقیں لوحِ محفوظ ہی چاہیے

نہ ٹھہر جائے مرکب توان تاختن — کہ جا جا سپر باید انداختن
وسائل کی جبتک نہ تحصیل ہو — مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو

لہٰذا وسائل جو ہیں آلیہ — نہیں حالیہ بلکہ ہیں قالیہ
کی انکے لئے میں نے یک عمر صرف — کہ لیجا ئیں انکے پاؤں مقاصد شگرف

مشاہیر جو تھے اُسکے اُستاد تھے — ہدایت نشاں فیض بنیاد تھے
کیا چند نے انسے میں کسبِ علوم — جو مشہور ہیں از علوم رسوم

ہوا اپنی قسمت سے بھر بار یاب — شہ عارفانِ زمن کے جناب
اگرچہ وہ پونجی بھی کافی نہ تھی — کہ لیجاؤں خدمت میں اس شیخ کی

حکایت عجوزہ کی پر یاد تھی — کہ لے سوت یوسف کو لینے گئی
مگر وہ سرِ عارفانِ فحول — کیا اپنی خدمت میں مجھکو قبول

فقط سرفرازی تھی یہ شیخ کی — وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی
اگر بادشہ بر درِ پیرزن — بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

وہ جب مجکو خدمت میں اپنی لیا — تلامیذ میں اپنے داخل کیا
جواہر سلوک اور حقایق کے بھی — کیا دامنِ جاں میں ارزاں سبھی

زباں سے سرایر کا افشا کیا — بھی سینے سے سینے میں القا کیا
پلاتا کبھی جوشِ الطاف سے — مئی معرفت جام سے حرف کے

کبھی موجزن کرکے بحرِ زباں — ہو سرِ سخن گوہرِ گوشِ جاں
ولے ظرف کوئی اکا پائے کہاں — کہ کوزے میں دریا سماوے کہاں

ابھی فیض بخشی ہے اُسکی بحال — باذنِ الٰہی بروح و مثال
ابھی طالب اس سے ہیں فیضیاب — وہ ہے عالمِ خواب میں فتح باب

کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی — کیا ہی اسی باب میں گنجوی
مرا زندہ پندار چوں خویشتن — من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

سببِ تنظیم ایں رسالۂ نافعہ وسلالۂ رائعہ

مرا والد و ماجد و قبلہ گاہ — جو ہے مولوی عبدِ حی دیں پناہ
کثیر التصانیف فیاضِ دیں — نبیرۂ واعظ و قدوۃ الواعظین

جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے — زبان و قلم سے سرانجام ہے
قلم اسکا ہی توسنِ خوش خرام — دیا ہی براقِ جناں تیز گام

زمیں پر اگر وہ قدم پک رکھے — تو دوسرا قدم آسماں پر دھرے
زباں سے کبھی وہ گہر ریز ہو — تو دامانِ حضار لبریز ہو

ہے تصنیف کا شہرہ در خاص و عام — ہے موعظہ و تذکیر کی دھوم دھام
بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کیں — بہ نظم و نثر اسنے تالیف کیں

ازانجملہ در حالِ خیر البشر — لکھا ایک کتاب جنان السیر
بخاری کا بھی ترجمہ ہے کیا — مع شرح اردو میں باصفا

ازانجملہ ہے وہ کتابِ کبیر — بہ اردو زباں نثر ہے دلپذیر
ہے تاریخ احوالِ اصحابؓ کی — نہ اردو میں اب تک ہوا ایسی بنی

خلیفے جو ہیں چار رضا کمال — ولادت سے تا وفات انکا حال
لکھا ہی بہت بسط و تحقیق سے — چھپی ہے اگر چاہیے دیکھئے

حدیقہ ہی احباب کا جسکا نام — ہوئی تھی ذوالفین میں وہ تمام
فضائل میں بھی آلِ اطہار کے — حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے

بھی در آلِ بیتِ رسولِ انام — ہوئے جو مشاہیر بارہ امام
لکھا انکے احوال میں یہ کتاب — کہ ہی روضۂ ابرار اسکا خطاب

امام حسنؓ اور امام حسینؓ — جو شاہانِ جنت کے ہیں سیدین
شہادت کا انکے لکھا قصہ یک — کمیا زخم اور اسیہ جگر کا نمک

۱؎ جسکا نام "فیض الباری" شرح صحیح بخاری ہے۔ چنانچہ تمامی عبادات تالیف و طبع ہوئی۔ ایسے میں حضرت کو ۲ رجب سنہ ۱۳۰۰ھ میں سفر حرمین شریفین پیش آیا سو وہیں وفات ہوئی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ۲؎ حدیقۃ الاحباب در فضائل اصحاب ۱۲ ۳؎ حدیقۃ الابرار ۱۲ ۴؎ یعنی شرح سر الشہادتین اُردو منظوم ۱۲

بھی احوال میں غوثِ ثقلینؓ کے
بھی تاریخ خلفا کئے ترجمہ
ہیں تعداد میں ایک سو سے زیاد
ہے سر اس زمانے میں علم و ہنر
عروسِ تصانیف کے تن پہ سب
مصنف کی نیت بھی جب نیک تھی
کہ دو ثلث تک انسے چھاپے گئے
خصوصاً جنان السیر کے تئیں
حرم پیچ مکے مدینہ کے بھی
مکرر سکرر چھپی ہے ہزار
ابھی سیر اس سے خلائق نہیں
نہو کیونکہ ذکرِ شہِ کائنات
مضامیں لکھے ہیں ایسے عجاب
مگر ایسی ترتیب اسکی پڑی
مگر ضمن میں چند آئے کہیں
یہ وہ اتفاق اب ہولے قصور
ہے تازہ بہار اسکو پھر ایکبار
کہ ملحق ہے اس سے ہی نسخے چہار
کے حکم مجھکو کہ لیجیے قلم
سوا اسکے یہ عاصیِ عجز کیش
نکلتے ہیں قرآں سے ہی جتنے علوم
تھی تصنیف بانی بہ عربی زباں
امام محدث فقیہ برگلی

فوائد لکھا قدسیہ آپنے
کئے تذکرۂ اولیاء ترجمہ
ہے ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد
ہے ہندی کا بازار ہی گرم تر
سجا ہند کا ہی لباس اس سبب
ہدایت تھی منظور حق خلق کی
بھی اقطارِ عالم میں شہرت لئے
دیا ایسی شہرت خدائے متیں
پڑھا کرتے ہیں ہندیاں اسکو بھی
بھی اس وضع پر ہی چھپی چوتھی بار
ہے مشتاق اسکے بہت ہر کہیں
جو ہے نور سے آپکے تا وفات
نہیں دیکھے کہیں ہے کوئی کتاب
تسلسل بھی ایسا پڑا انکی
پر یکجائے ہیں جمع پائے نہیں
کہ دے مضمرِ دل کو رنگ ظہور
چمن پر ہو جوں تازہ فصلِ بہار
عجیب و غریب سلامت شعار
صحیح معجزے چند کیجے رقم
دو سہ نسخہ لکھا تھا گو اسکی پیشتر
وہ سب اسمیں مجمل کئے ہیں ہجوم
کیا ترجمہ میں بہ ہندی زباں
بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متیں کے ائمہ جو چار
رسائل کئے اور چھوٹے بڑے
زمانے کو حاجت تھی جس باب کی
بھی قاصر ہی ہمت میں لوگوں کا حال
کیا انکو مشہور ربِّ انام
سو تصنیف کو انکے آساں کیا
نہیں کوئی شہر اور قریہ کہیں
کہ دکن سے لے تا بہ ہندوستاں
بھی اس ملک کے شہر و دیہات میں
یہ قند مکرر کی تکرار ہے
ورق گل کے رنگوں سے ہر رنگ ہیں
وہ بس حسن و خوبی سے تحریر کی
مہذب ہو بس حسنِ تہذیب سے
کہ نہ معجزات اسمیں مذکور ہے
ارادہ تھا ملحق کریں اسکے ساتھ
کہ یعنے جنان السیر لے ذکی
یہ دفع چہارم وہ چھپتی ہے جو
یہ لکھنے لئے نسخۂ معجزات
تھا لازم مجھے امتثال امر کا
امامِ غزالی کی وہ یک کتاب
بھی تشریح اخلاق میں وہ کتاب
وہ ایام تھی طالب العلمی کے
یہ بندہ کیا اسکا بھی ترجمہ

لکھے حال ہیں انکے گلشن چہار
سوا انکے لکھے ہدایت بھرے
اسی بابمیں اس نے تدوین کی
نہیں عربی اور فارسی پر خیال
بھی مقبول طبع خواص و عام
بھی تشہیر کا انکے ساماں کیا
کہ تصنیف اسکی وہاں پر نہیں
ہے ہر شہر و قریہ میں اسکا نشاں
وہی مسجدوں محفلوں میں ہیں
دیا مشک اذفر کی تکرار ہے
دیا کاغذ زر کے ہم سنگ ہیں
ہے شیریں مقالی سے تقریر کی
مرتب ہی بس حسنِ ترتیب سے
جداگانہ یکجا نہ مسطور ہے
جدا ایک رسالہ ہے در معجزات
مکرر جو ہر بار چھپتی گئی
ہے کچھ اور ہی اسکا ایک رنگ بو
مرے اب جدا ہے نیکذات
سبب تھا بھی وہ خیر و برکات کا
جواہر ہیں قرآن کے جسکا خطاب
ہے احیا کی گویا کہ لُبِّ لباب
بھی تب عمر کے سال اکیس تھے
بھی تاریخ کا مصر کے ترجمہ

وجود سموات میں اے ہمام
بھی مالا بد شیخ اکبر کا بھی
بھی تا توشۂ حشر ہو اپنے ساتھ
غنیمت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق

رسالہ لکھا اک ثوابت ہے نام
کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی
عمل جب نہ ہو خیر جز سئیات
بھی مکنون خاطر تھا یہ اشتیاق
جو ہوں مستند معتبر مشتہر

قرار زمیں گردش آفتاب
سیر میں رسول خدا کے مگر
زبان و قلم سے ہو ذکر نبیؐ
کیا جمع بس معجزے چند میں
یہاں نظم کرتا ہوں بس مختصر

کیا اس میں ثابت بوجہ صواب
نہ لکھا رسالہ کوئی خوب تر
اگرچہ ہو کم پر ہے نیکی بڑی
خصائص بھی حضرت کے جو کچھ کہ ہیں

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

سنو معجزہ کس کو کہتے ہیں اب
وہ فعل خدا ہے حقیقت میں ایک
وہ ایسا مقرب ہو اللہ کا
جو قرب نوافل میں کامل ہوا
ولایت ولی کی رسل کی ہو یا
حقیقت میں جوں سنتا کرتا ہی جاں
بھی قرآں کو ہم سب اسی واسطے
نہ سمجھے جو اس کو کلام خدا
کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے
غرض اسطرح خرق عادت کا کام
اسی واسطے نسبت اس کام کی
یہ نسبت مجازی ہے اور ظاہری
شریعت میں ظاہر یہ ہی حکم ہو
نہ لے چور کی جاں اسی واسطے
حقایق اگر پوچھیں کچھ اور ہے
حقیقت ہر اک چیز کی واں کھلے
کرامت ولی کی ہو یا معجزہ

اگر اسکی تعریف کی ہو طلب
کرشمہ اسی کی ہے قدرت کا ایک
کہ جو آلۂ حق ہو اور جارحہ
وہی حق کا ہو آلہ اور جارحہ
یہی ہے مقام اسکے آغاز کا
تو کرتی ہے ظاہر اسے یہ زباں
یقیناً کلام خدا جانتے
حقیقت میں بس وہ تو کافر ہوا
یہی جان ہے جان ہے جاننے
حقیقت میں کرتا ہے ربّ انام
طرف جارحہ کے ہی ہوتی رہی
حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی
یہی حکم ہے قاضی شرع کو
مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے
طریقت کا کچھ اور ہی طور ہے
نہ کچھ اعتبار ظواہر رہے
ہے عالم کا ہر فعل فعل خدا

وہ اک فعل ہے خرق عادات کا
مگر بے وساطت نہ پائے ظہور
ہے قرب نوافل اسی کا مقام
بھی توحید ذات صفات خدا
بس اس قرب میں حق ہی فاعل رہے
کہ ہے جان کی جارحہ یہ زباں
ہے حالانکہ ظاہر نبیؐ کا کلام
جو ہے دیکھتا آلۂ چشم سے
ہے مُردے کو بھی گو کہ چشم و زباں
یہ ظاہر کرے اس کو وہ جارحہ
کہیں یہ پیمبر کا ہے معجزہ
طریق شریعت یہی ہے یہی
سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جاں
غرض شرع کی راہ سے معجزہ
حقیقت پہ ہی حکم چلتا ہے واں
یہ اہل حقایق ہیں کہتے تمام
اگرچہ کہ افعال ظاہر ہوں لک

کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا
مقرب کا ایک واسطہ ہی ضرور
بھی توحید فعالی ہے اسکا نام
وہی ہے بہ اجمال ظاہر کیا
یہ ظاہر اسے آلۂ حق کرے
نکلتا زباں سے جو کہتا ہے جاں
نبیؐ کی زباں سے سنتے ہیں کلام
جو سنتا ہے آلہ سے اس گوش کے
نہ دیکھے نہ بولے نہیں کیونکہ جاں
رسالت کا جس نے کہ دعویٰ کیا
کرامت کہیں گر ولی نے کیا
شریعت ہی وابستہ ظاہر سے ہی
کہے شرع دیکھے سنے آنکھ کان
ہے فعل نبیؐ گو ہے فعل خدا
مجازی کا واں کب ہے نام و نشاں
کہ عادت کا یا خرق عادات کا کام
خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ اک بات ہے بسکہ اسرار کی
شریعت میں اس سے خموشی بھلی

طریقت میں سالک قدم جب رکھے
بھی قرب نوافل جب اسپر کھلے

یہ اسرار بتلاویں اپنا جمال
کریں صاحب حال ہے قیل و قال

یہ قرب نوافل کا سب فہم و بوج
ہو پہلے سفر میں کریں جب عروج

بھی پورا عروج و شہود و فنا
بلا جمال اسی میں کوئی پاویگا

بھی قرب فرائض کا ہوئے حصول
ہو جب سفر چارم میں پورا نزول

سوا اسکے دو قرب جملہ چہار
عروجی نزولی سفر ہیں جو چار

یہ سبکا بیاں شرح تحقیق سے
کتب میں لکھا اپنے تدقیق سے

مرا پیر استاد قطب زماں
حقائق پناہ و کرامت نشاں

ہم اس راہ سے کرتے ہیں عطف عناں
پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زباں

چلے توسن خامہ اس راہ پر
جو ہے معجزوں کا بیاں سیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں سبھی
جو ظاہر ہوئے ہیں ز دست نبی

ہے قرآن اکرم عظیم و جلیل
جو برہان قاطع ہے روشن دلیل

کسی معجزہ کو نہ یہ شان ہے
ہے ہر معجزہ جسم یہ جان ہے

کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ اسی وقت میں ہوچکا

پر ایسا ہی یہ معجزہ دیکھئے
قیامت تلک بھی جو باقی رہے

نہ اس میں تغیر تبدل کچھ آئے
نہ تحریف و تصحیف کو ہیں جائے

کہ محفوظ اس کو رکھا ہے خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا

اگرچہ کہ گذرے ہیں صد ہا برس
نہ دشمن بھی کچھ کرسکے کم سرس

نہ الحاق بھی اسمیں کچھ کر سکے
نکالے نہ اک حرف کو جا سے

یہ توریت و انجیل میں دیکھئے
کہ تحریف خود دوستاں ہی کئے

امام مبیں اور کتاب مبیں
خدا نے کہا ہے یہ حبل متیں

صحیفے کتابیں خدا کے سبھی
ہوئے درج اس ایک قرآں میں ہی

ہیں قرآں کے جتنے مضامیں تمام
وہ ہیں مندرج فاتحہ میں تمام

جو مضموں ہے در سورۂ فاتحہ
وہ سب رکھے بسم اللہ کا حرف با

علوم ہمہ اولیں آخریں
علوم ہمہ انبیاء مرسلیں

ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
ہیں قرآں میں ہی کئے سب ہجوم

سراسر ہدایت نصیحت ہی وہ
شریعت طریقت حقیقت ہی وہ

کیا ہی سب اگلی شریعت کو مسخ
سب اگلے کتب پر کھینچا خط نسخ

شہیر و قوی معجزہ ہے وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہے وہی

وہ ظاہر ہیں گرچہ ہی اک معجزہ
بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا

جو ہے انا اعطینا سورہ قصیر
وہ خود ایک ہے معجزہ بس کبیر

نبی بولے فصحائے کفار کو
تم اس سورہ سا اک بنا لاؤ تو

تو وہ سب کے سب اس سے عاجز رہے
نہ کوئی آیت ایسی بنا لاسکے

ہوا ہم کو معلوم اس بات سے
کہ قرآن میں ہیں بہت معجزے

کہ اس چھوٹے سورے کے مقدار میں
ہیں قرآں میں جتنی بھی آیتیں

ہے آیت ہر اک انسے ایک معجزہ
ہے قرآن اک یہ بڑے اک معجزہ

بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح
جو مردوں کو زندہ کئے بس صریح

اڑھائے پرندے بنا خاک کے
بھی کوڑھی جسر امی کو اچھا کئے

وہ اعجاز قرآں کا لائے امیں
ہیں ان معجزوں سے بھی بڑھکر کہیں

کہ عیسیٰ کے وہ جو کہ تھے معجزے
نہیں دخل کچھ ایک انمیں کسے

مگر یہ جو قرآں ہے عربی زباں
تھا عربی ہی ان کا قومی زباں

لغات اسکے تھے وہ سبھی جانتے
بھی ہر لفظ و معنی کو پہچانتے

فصاحت بلاغت خطابت و غیر / تھی گویا کسب انکا اور پیشہ خیر
وہی انکا لہجہ تھا اور بول چال / وہی انکا آپس میں تھا قیل و قال
سو وہ باوجود اسکے عاجز رہے / اک آیت نہ ایسی بنا لا سکے
کہے متفق ہو کے وہ سب مگر / یقیں لیس هٰذا کلام البشر
ہوا ثابت اب یہ کلام مبیں / ہے اعجاز عیسیٰ سے زائد کہیں
جو مثل اپنا لانے سے عاجز کیا / یہ اک وجہ مجمل ہے اعجاز کا
اگر طور تفصیل سے دیکھئے / بہت ہیں وجوہ اسکے اعجاز کے
علوم شریعت میں فاضل جو ہیں / حقائق معارف میں کامل جو ہیں
وہ جب دیکھتے ہیں رہ علم سے / تو پاتے ہیں اسمیں بہت معجزے
چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں / فصاحت بلاغت کی سب صورتیں
معانی بہت لفظ ایجاز ہے / ظواہر میں باطن کا در باز ہے
ہے اک اسکو ظاہر تو باطن ہیں دس / ہے اک علم بارز تو کامن ہیں سات
جو ظاہر کے علما ہیں وہ کچھ لئے / جو باطن کے عرفا ہیں وہ کچھ لئے
قناعت کسی نے ہی کی پوست پر / کوئی مغز بھی ہاتھ لایا مگر
رسائی کوئی خاص بندہ کرے / تو بطن سوم کے نہ اوپر بڑھے
یقیں بطن چارم کو حق کے سوا / ملک اور مرسل بھی نہ پا سکا
جو باطن کو ہی لیوے حق کو چھوڑ / وہ زندیق و ملحد ہے اور دین کا چور
بہ انکار باطن جو ظاہر ہی لے / معبر ہے وہ ظاہر او پوست سے
محقق ہے ہر دو میں کامل ہے جو / وہی عامل و عارف نیک جو

۲- معجزہ معراج شریف

ہے معراج جو معجزہ دوسرا / عجیب و غریب اور معزز بڑا
اخص خصائص ہے وہ شاہ کا / نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا
اولوالعزم یا کوئی نبی کیتیں / خدا نے فضیلت دیا ہی نہیں
کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار / جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار
حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک / وہاں سے بھی ساتوں سموات تک
بھی جنت کے دیکھے ہیں نعمات سب / جہنم کے دیکھے ہیں درکات سب
وہاں سے سر عرش پر تھا قدم / وہاں سے چلے تا بہ لوح و قلم
وہاں سے گئے لامکاں میں گذر / خدا کے تئیں دیکھے از چشم تر
بنے قاب قوسین کے درمیاں / دنیٰ کا وہیں پائے راز نہاں
وہاں سے لے رخصت نکل آئے جب / تو تھا فرش خاص آپکا گرم تب
مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں / ہوا اک طرفۃ العین کے درمیاں
یہاں عقل انساں کی حیران ہے / یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا شان ہے
کہاں موسیٰ جو رب ارنی کہا / الٰہی جمال اپنا مجھ کو دکھا
دیا ہے جواب ان کو اللہ نے / ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے
تری چشم سر کو کہاں یہ مجال / کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال
غرض اک تجلی کو بر کوہ طور / جو چمکایا از عالم قدس نور
کلیم اللہ بے ہوش ہو گر پڑا / بھی وہ طور سینین ہے جل گیا
ہمارے پیمبر کا ہے رتبہ کیا / ملاقات کے واسطے خود خدا
سواری سے بلوایا اپنے حضور / زمیں سے لے تا عالم قدس و نور
فرشتے بھی لے نور کی مشعلیں / مبارک سواری کے آگے چلیں
ہزاروں فرشتے کمر باندھ کے / شہانہ جلو میں چلے آپ کے
مقرب ملک جو ہیں جبرئیل سے / سرافیل ہے اور میکائیل سے
رکاب و لگام آپکی تھام لے / چلیں طرقوا طرقوا بولتے
اسی طرح منزل ہر اک طے ہوئی / یہ ناسوت کی اور ملکوت کی
جہاں پہ ہو ملکوت کی انتہا / اسے کہتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ
جب اس سے بھی چاہے کہ آگے بڑھیں / قدم عالم نور میں تا رکھیں

نہ ہمراہی حضرت کی کوئی کر سکا
مقرب فرشتوں کو یارا نہ تھا

نہ روح الامیں سا فرشتہ جلیل
بلائے تو حضرت کہا جبرئیل

اگر یکسر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

چلے واں سے جب حق کے ہی اُنس پر
تو پہنچے ہیں آ عالم قدس میں

ملاقات اس چشم سر سے ہوئی
اٹھا پردہ از روئے سر خفی

کہ حضرت ادب گئیں جا کر کھڑے
معبر ہے جا قاب قوسین سے

خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا
کہ اے میرے محبوب نزدیک آ

اے محبوب میرے اے میرے حبیب
ابھی آئیے پاس میرے قریب

خطاب ایسے آنے لگے دمبدم
تو حضرت بڑھاتے تھے اک اک قدم

چلے چھوڑ کثرت شیونات کی
ملی منزل احدیت ذات کی

یہاں اُدْنُ مِنِّیْ کی آواز ہے
دَنٰی اور تَدَلّٰی کا ہی راز ہے

نہیں قرب سے اور وصل میں فصل ہے
نہ وحدت میں کثرت کو کچھ دخل ہے

کہاں موسیٰ اور یہ مدارج کہاں
شہ انبیا کے معارج کہاں

مع والد و ماجد و قبلہ گاہ
جو ہیں مولوی عبدحی دیں پناہ

یہ تفصیل احوال معراج کے
بہار نبوت میں سب لکھ چکے

اسی واسطے ہیں تے کی اختیار
یہاں ذکر معراج میں اختصار

۲- معجزہ شق القمر

معظم ہے یہ معجزہ تیسرا
کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا

نہ کوئی نبی سے واقع ہوا
نہ کوئی نبی ایسا ظاہر ہوا

روایت یہ کی ہے کہ کفار نے
کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے

اشارہ بس انگلی سے کی آپ نے
وہیں چاند کے ٹکڑے دو ہو گئے

تھا ٹکڑا اور گرا اسکے نیچے عیاں
پہاڑ اُن دو ٹکڑوں کے تھا درمیاں

روایت ہے یہ مستند معتبر
کتب سے حدیثوں کے اے باخبر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

تصرف ہے حضرت کے اعجاز کا
کہ جو عالم علوی اوپر چلا

صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر
سنو تابعین سے بھی جم غفیر

رسالت کے دعوی میں گر راست ہو
تو دو ٹکڑے اس چاند کو کیجیو

سو اک ٹکڑا لوگوں کو آیا نظر
ہے مکے میں کوہ حرا کے اُپر

کیا حکم حضرت نے اے حاضرو
گواہ اس نشانی پہ تم سب رہو

روایت تواتر کو پہنچی ہے یہ
گواہ نص قرآں کو کہتی ہے یہ

صحیحین دوسری کتابوں میں سب
صحیحہ طریقوں سے مروی ہے جب

پس اب شک کو گنجائش اس میں نہیں
یہ بعض اہل بدعت نہ لاوے یقیں

جو زندیق ہیں بعضے اور ملحدین
نہیں لاتے ہیں وہ بھی اس پر یقیں

کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی
بلا زچشم خود دیکھے کفار بھی

کہا بعضے لوگوں کو وہ بھیا
محمد تمہارے یہ جادو کیا

اگر ہووے جادو سو اک جا ہی
نہ سارے جہاں پر چلے گا کبھی

مسافر جو تب دور سے آئے تھے
کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے

بھی اسوقت راجہ جو تھا بھوج کا
نظر کرکے حیرت سے کرنے لگا

بھی متقدمین اور متاخرین
ہوئے متفق اس پہ سب اہل دیں

وہ کرتے ہیں کفار کی پیروی
جو کفار گمراہ ہیں فلسفی

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا

ابو جہل تھا جو سر اشقیا
اسے دیکھ کر هٰذَا سِحْرٌ کہا

جواب اس کو بعضے دئے یوں بکا
کہ اے کافر بے حیا نابکار

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
علانیہ عالم پہ ظاہر ہوا

بہت سے نجومی بھی دیکھے ہیں تب
بھی اپنے کتابوں میں لکھے ہیں سب

بھی اور اور ملکوں میں یہ واقعہ
نظر آیا سب لوگ کو برملا

کی

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر / نہ یہ واقعہ آیا ہو گا نظر
سوا اسکے حضرت نے یہ معجزہ / یقیں اک ہی لحظہ میں واقع کیا

۴۔ معجزہ۔ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا

کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمیں / کئے حکم حضرت پھر آیا وہیں
خدا وحی نازل کیا شاہ پر / علیؓ کے تھا تب گود میں شہ کا سر
نماز عصر کی نہ پڑھے تھے علیؓ / گیا وقت تو پھر قضا ہو چکی
کہے اس سے تب سید المرسلیں / نماز عصر کی تم پڑھے یا نہیں
کہے حضرت اے رب یہ بندہ ترا / نماز عصر کی نہ ادا کر سکا
الٰہی پھرا دیجے آفتاب / علی تا کہ پڑھ لے نماز اب شتاب
نکل آئی ہے دھوپ تب خوب تر / میں دیکھی پہاڑ اور زمیں کے اپر

تو شاید کہ یہ خواب غفلت میں تھے / دیا ابر تھا دیکھے نہ اس لیے
نہ لازم ہے اس ایک لحظہ میں ہی / نظر کرلیں عالم جہاں کے سبھی
عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہوا ماہتاب / ہوا حکم حضرت سے رد آفتاب
ہے مروی ز اسماء بنت عمیس / کہ خیبر کے غزوے کو وقت آئیں
سو لیٹے تھے یونہی وہ عالیجناب / یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
گئی خود سے جب حالت بے خودی / ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں یونہی علیؓ
علی بولے نہ یا رسول خدا / کہ تھا گود میں میرے سر آپ کا
کہ مشغول وہ تیری طاعت میں تھا / کہ تیرے نبیؐ کی اطاعت میں تھا
کہی اسماء بس میں نے دیکھی ہوں خوب / کیا ہے طلوع مہر بعد غروب
علی پڑھ لیے تب نماز عصر کی / یہ کیا شاں تھی حضرت کے اعجاز کی

۵۔ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

بڑا یہ بھی مشہور ہے معجزہ / جو حضرت سے ظاہر ہوا بارہا
بہت راویوں نے روایت ہے کی / تواتر کو پہنچی ہے وہ معنوی
نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی / جو گذرے ہیں آگے رسول و نبی
میں دیکھا کہ اک وقت پانی نہ تھا / بھی وقت نماز دگر ہو چکا
مگر خاص حضرت کے ہی واسطے / ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے
انس بولتا ہے کہ بے ارتیاب / لگا جوش کرنے کو اس قدر آب
کئے حکم لوگوں کو کیجے وضو / کئے تین سو شخص اس سے وضو
حدیث ایک صحیحین میں آئی ہے / روایت یہ جابر نے سنوائی ہے
تھا ایک بدنی پانی جو حضرت رکھے پاس / لگے شاہ کے آنے لوگ آس پاس
کہے سب کہ اک قطرہ پانی نہیں / وضو کرنے پینے کو لے شاہ دیں
رکھے ہاتھ بدنی میں اپنا نبیؐ / لگا مارنے جوش پانی تبھی
سوال یہ کیا کوئی جابر سے جب / کہیو کہ کتنے تھے تم لوگ سب

طریق اس روایت کے ہیں بیشتر / ہیں بس مستند معتبر مشتہر
کہ پانی کی نہریں کئی ہیں رواں / مبارک جو حضرت کی تھیں انگلیاں
صحیحین ہیں یہ حدیث آئی ہے / انس نے روایت یہ سنوائی ہے
اگرچہ کہ لوگوں نے کی جستجو / نہ پایا ہے پانی کہ کرلیں وضو
لے پانی کی بدنی شہ کائنات / رکھے ہیں تب اس میں آپ اپنا ہاتھ
کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا / جو انگلیوں سے حضرت کے جاری ہوا

۶۔ معجزہ۔ ایضاً

کہ روز حدیبیہ ہم لوگ سب / ہوئے تشنگی سے ہیں بیتاب جب
کہے شاہ اے لوگو کیوں آئے ہو / تمہارا ہی کیا حال سنوائیو
نہیں ہے سوا اس قدر آب کے / جو اک بدنی نزدیک ہے آپ کے
کرے چشمہ پانی کا جسطرح جوش / کئے لوگ اس سے وضو اور نوش
کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ اگر / سبھوں کو بس آتا تھا وہ آب تر

مگر پانزدہ سو ہی اس وقت تھے / جو سیراب اس آب سے ہو چکے
بھی جنگ بواط اندرای پاز نیک / ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک
ہوا ظاہر ایسا ہی اک معجزہ / یہ جنگ تبوک از رسول خدا
یہ فاروق نے یوں روایت ہی کی / کہ لشکر میں تب تنگی پانی کی تھی
نچوڑانکے پوٹھونکا پانی سبھی / پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی
مبارک دو ہاتھوں کو اپنے نبی / اٹھائے ہیں درگاہ حق میں تبھی
کہ سیراب سب اہل لشکر ہوے / بھی مشک و رباسن سبھونکے بھرے
روایت ہے، در موضع ذی المجاز / پچا کے تھے ہمراہ شہ سرفراز
پس آپ اونٹ پر سے اتر کر وہیں / مبارک قدم مارے تب بر زمیں
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں / کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں
عجب کیا کہ یاں چشمے جاری کریں / ہی کوثر بھی تو آپ کے ہاتھ میں
ہوں جب گرمی حشر سے تشنہ کام / پلاویں انہیں پانی خیر الانام
یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے / شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کری
جو جنت میں بہتی ہیں نہریں چہار

۷- معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم نے کی / بھی یونہی امام احمد و بیہقی،
انس سے روایت ہی یہ جانیئے / حدیث ابن شاہیں کی دیکھیئے
یہانتک وہ مردم پیاسے ہوئے / کہ اونٹوں کو نحر اپنے کرنے لگے
کی حضرت سی تب عرض ابوبکر نے / کہ حق پاس حضرت دعا کیجیے
ابھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھے / برسنے لگا بارش اس زور سے

۸- معجزہ

لگے کہنے بوطالب اس شاہ سے / کہ شدت سے اب تشنگی ہے مجھ
تو پانی کا فوارہ اُڑنے لگا / کہے نوش جاں کیجیے اے چچا
تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے / کہ اعجاز کا حسن انداز ہے
قیامت میں سب اولیں آخریں / لے آدم سے عیسی تلک مرسلیں
وہ اک حوض کوثر پہ کیا انحصار / نکلوائے انگلیوں سے چشمے ہزار
کئے انگلیوں سے جو نہریں رواں / اسی کے ہی یہ پانی کا کوثر وہاں
سوا انکے ہی نکلی ہیں انگلیوں سے چار

وہ معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوی ۹- معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبی / جو کھانے میں بیحد زیادت ہوی
روایت ہی جابر سے ای نیکخو / بخاری و مسلم میں آئی ہی جو
بھی رو مبارک پہ اس شاہ کے / بہت بھوک کے ظاہر آثار تھے
وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں / یہ تھوڑی سی جو تھی لے آئی وہیں
سویں گوشت کو دیگ میں ڈالکر / کیا عرض جا نزد خیر البشر
یہ حاضر ہے تشریف لے آیئے / تناول مع چند تن کیجیے
کئے حکم پر مجھ کو شاہ خیار / ہیں آئے تلک تم کرو انتظار
سو تشریف لائے ہیں شاہ خیار / لے آئے صحابہ کو ساتھ ایکہزار
وہ کھانے سے جو تھا خوراک ایک کا / نبی نے سوؤں کو کھلانے لگا
کہ میں جنگ خندق کے ایام میں / نظر کی تو لوگوں پہ ہیں گرسنیں
میں تب اپنی عورت سے پوچھا ہوں جا / ہی کھانیکی کچھ چیز تو جلد لا
وہ تیار کی پیس کر اسکے تئیں / کیا ذبح بکری کے بچے کو میں
کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جو تھی / لحم ایک بزغالہ کا اے نبی
کہے سب صحابہ کو خیر البشر / سب آؤ کہ دعوت ہے جابر کے گھر
اتارو نہ دیگ اور پکاؤ نہ نان / میں کہہ چھوڑا اسطرح اپنے یہاں
خمیر اور بھی گوشت کی دیگ کو / لجا کر رکھا شہ کے میں روبرو

مبارک لعاب اسمیں کچھ ڈال کے
کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے
پس ایسا ہی تیار ہم نے کیا
کہ جس طرح فرمائے شاہ ہدا
ہوی روٹیاں اس سے اتنی تیار
کہ سیری سے کھائے ہیں لوگ یکہزار

١٠- معجزہ ایضاً

تھا لوگوں پہ صدمہ بڑا بھوک کا
کہ الجوع کا ہر جا آواز تھا
جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس
دعا کیجے منگوا کے اے شاہ ناس
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو
کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیو
کوئی مٹھی رالا لے آیا وہاں
کسی نے لے آیا ہے اک ٹکڑا نان
کی حضرت نے برکت کے خاطر دعا
ظہور اس میں برکت کا اتنا ہوا
سبھی اہل لشکر تناول کئے
فراغت سے سیری سے سب کھا چکے
کہ حاضر تھے اسوقت جو غازیاں
سو تھے جملہ ستر ہزار اے میاں
نہیں کوئی معبود حق کے سوا
بھی تحقیق ہو تمیں رسولِ خدا

١١- معجزہ ایضاً

کہا شاہ نے کیا ہی کچھ تیرے پاس
کہا میں ذرا خرما ہے میرے پاس
میں وہ توشہ داں لا کے حاضر کیا
لے اک مٹھی اس سے رسولِ خدا
کہ بولے بلا لائیے لوگ کو
کہ وہ لوگ دس دس سے زائد نہ ہو
کئے حکم پھر میرے تئیں بعد ازاں
لجا بوہریرہ ترا توشہ داں
پہ خالی نہ کر تو کسی وقت اسے
کبھی اس کو مت گن کے تو دیکھئے
اسی طرح سے گذرے ہیں سالہا
تھے جبتک کہ زندہ رسولِ خدا
خلافت کئے حضرت عثمان بھی
شہادت سے بھی عثمان کی ہو چکی
کھجور اس سے کتنے وسق لیکے میں
دیا راہ حق میں فقیروں کے تئیں
وسق کہتے ہیں ساٹھ ہی صاع کو
بڑے سیر سے ایک سو بیس ہو
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں
ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں

کئے حکم دیکھے نہ کوئی دیگ میں
کر بن نان تیار دو عورتیں
پکاتے رہے روٹیاں پے بہ پے
نہ آٹے میں ہرگز کمی آئی ہے
ابھی دیگ میں گوشت باقی رہا
اور آٹا بھی باقی رہا نان کا
روایت ہے کی بوہریرہ نے ایک
کہ جنگ تبوک اندرای یار نیک
عمر نے کی عرض اے رسولِ خدا
برا حال ہے بھوک سے لوگ کا
کہ تا اسمیں برکت کا ہووے نزول
کئے عرض کو انکے حضرت قبول
پس اک سفرۂ عام چنا گیا
کھجور ایک صاع کوئی لا کر رکھا
بس اسقدر یہ تین ہی چیز تھیں
جو لوگوں نے سفرے پہ لا کر رکھیں
کہ لشکر میں پاس تھے جتنے تمام
بھرے سب ز اعجاز خیر الانام
ابھی اس سے کچھ توشہ باقی رہا
صحیح اک روایت سے ثابت ہوا
نظر کر کے حضرت نے یہ معجزہ
شہادت میں اپنی زباں کی ہوا
کئے اسمیں برکت اس گواہی سو جو
نہ زنہار جنت سے وہ دور ہو
روایت کیا بوہریرہ ہمام
تھے اک جنگ میں لوگ بھوکے تمام
جو خرمے کی دانے تھے اسمیں سبھی
تھے اکیس یا نو و تیس ہی
کئے اسمیں برکت کے خاطر دعا
خدا اسمیں برکت تب ایسی دیا
سو دس دس ہی شخص آ کے کھانے لگے
یونہی لوگ لشکر کے کھا چکے
لیا کر اسی توشہ داں سے ترے
تھے جبکہ جس قدر حاجت پڑے
پس اس سے میں ہر روز کھانے لگا
بھی لوگوں کو دستر کھلاتا رہا
بھی صدیق اکبر خلافت کئے
بھی حضرت عمر بھی خلیفہ بنے
یہ مدت تلک توشہ داں وہ مرا
تھا میں اس سے یونہی خرچتا رہا
یہاں تک کیا خرچ اس سے یقیں
پر اسمیں کمی کچھ بھی آئی نہیں
ہے یا نام اک اونٹ کے بوجھ کا
دیا ایسے کتنے وسق بار ہا
کئے بار ایسے ہی واقع ہوئے
مطول کتابوں میں ہے دیکھئے

کہ برکت کے خاطر دعا شہ نے کی / تو کھانے کی قلت میں کثرت ہوئی
مسیح مائدہ لائے جو ایک بار / فدا کیجئے ایسے یاں صد ہزار
جہاں کیا ملک اور سب انس و جاں

تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ / ہمارے جو حضرت سے ظاہر ہوا
سرائیل کے ہی لئے تھا وہ خواں / تھی اس خوان کی مہماں ساری جہاں
ہیں اس خواں کے ہی عوتی مہماں

وہ معجزے جو حیوانات حضرتؐ سے کلام کئے - ۱۲ معجزہ

بھی از جملۂ معجزات نبیؐ / سنا چاہئے ہے یہ اعجاز بھی
مطیع و مسخر ہو جوں آدمی / بہ امر شریعت و دین نبیؐ
اسی طرح حیوان بھی لا کلام / اطاعت کریں شہ کی اور لا کلام
عشا کی نہ پڑھکر نماز اے نبیؐ / فلاں لوگ سوتے ہیں ہر شب بھی
پس اس قوم کو شاہ بلوائے ہیں / اور اس خواب سے منع فرمائے ہیں
کہ دنیا کے کاموں میں ور نیند ہیں / نہ کھوؤ تم اللہ کی طاعتیں
تم آخر یقیں نوع انسان ہو / نہ حیوان سے بھی گذر جائیو
رکھے بے نمازی سے نفرت ہی کیا / بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہی کیا
عبادت میں سنگ و شجر بھی تمام / کئے ہیں ادب سے قعود و قیام
جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا / و یا کاہلی سے قضا کر دیا

کریں چار پائے نبیؐ سے کلام / رہیں زیر فرمان خیر الانام
سعادت کا قرعہ پڑھے جسکے نام / ہو جسطرح منقاد خیر الانام
چنانچہ روایت ہے اک ونٹ نے / شکایت کی حضرت کے پاس آن کے
مجھے خوف اس بات کا ہے یقیں / کہ ان پر عذاب آوے حق سے کہیں
یہاں لیجئو عبرت اے مومنو / نمازوں کی اپنے حفاظت کرو
عبادت اگر چھوٹے اک وقت کی / عذابوں کی آفت تمہیں آئیگی
کہ ترک عبادت سے اللہ کے / وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھئے
نہ اسقدر انساں کو گر پاس ہو / وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہو
رکوع عبادت میں شام و سحر / جھکائے ہیں سر اپنے سب جانور
تو کیا کہئے اس کو خدا کی پناہ / عبادت کی توفیق دیوے الٰہ
نسائی انس سے روایت کیا / چند انصاریوں پاس اک اونٹ تھا
نبیؐ اسکے حق میں سفارش کئے / دیا چھوڑ رہے ہیں آپ ہی مول لے
ہمارا جو اک اونٹ تھا اے نبیؐ / ہے کرتا ہمارے سے اب سرکشی
گئے باغ کو ان کے خیر الوریٰ / وہ اونٹ آکے حضرتکو سجدہ کیا
پس اسوقت ہی اونٹ وہ آکے خیر / لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر
انس سے ہے مروی کہ حضرت نبیؐ / جناب ابوبکر و فاروق بھی

۱۳ - معجزہ ایضاً

وہ چاہے ہیں جب ذبح کرنے اُسے / شکایت کیا انکی آ شاہ سے
ہے دوسری روایت کہ انصاریاں / شکایت کئے نزد شاہ جہاں
نہ پانی وغیرہ کا بوجھا اٹھائے / زراعت ہماری کہیں سوکھ جائے
پکڑ بال کو اسکی پیشانی کے / کئے کام کا حکم حضرت اُسے

۱۴ - معجزہ ایضاً

گئے باغ کو تھا جو انصاری کا / تھا اک بکرا واں شہ کو سجدہ کیا
روایت ہے اک بو ہریرہ کیا / کہ اکبار یہ واقعہ رو دیا
کہا اسکے تئیں بھیڑیا لے فلاں / خدا سے ذرا خوف کر اس زماں

۱۵ - معجزہ ایضاً

لیا دابہ بکری کو اک بھیڑیا / تو بکری کو راعی چھڑانے لگا
دیا رزق رزاق نے جو مجھے / نہ تو اس کو مجھ سے چھڑا لیجئے

عجب کرکے راعی کہا اس مقام کرے بھیڑیا آدمی سا کلام
کہ پیغمبر حق کو تو چھوڑ کے کھڑا ہے یہ بکری کے ہی واسطے
کوئی حق کے پاس اس سے بہتر نہیں کوئی ایسا معظم پیمبر نہیں
ملک حور و جنت کے غلماں تمام کریں انتظار انکا بس صبح و شام
وہ پیغام بر ہے ترے درمیاں نہیں کوئی حائل ہے پہنچ آ فلاں
ہو لشکر میں داخل جا اللہ کے کہ ایمان و اسلام لے آئیے
کہا بھیڑیا میں چراتا ہوں تو آئے تلک میں حفاظت کروں
اذاں کا ہوا حکم بولے اذاں فراہم ہوئے لوگ سب اس زماں
جو کچھ قصہ گذرا تھا بولا سبھی یہودی تھا وہ لایا ایماں تبھی
یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا پکڑ بکری یک بھیڑئے کو دیا
شہادت رسالت پہ شہ کی دیا تھا حیوان کیا بات انسان سا
بھی ابن عساکر روایت کیا کئے فتح خیبر جو خیر الوریٰ
کہا یا نبی ہوں میں ابن شہاب یزید اسم میرا اے عالیجناب
کسی نے خدا کے پیمبر سوا نہیں پیٹھ پر انکے ہرگز چڑھا
پیمبر بھی اے سید المرسلیں سو آپ کے اب تو کوئی نہیں
میں تھا اسکے آگے یہودی کے پاس ہوا شوق جب پائے خیر الناس
مجھے بھوکا رکھ چھوڑا اس یہود میں لے پس اپنی خدمت میں آیا ہوں زود
پھر اس شاہ کے پاس رہنے لگا ہمیشہ سواری میں حضرت کی تھا
کبھی اسکو فرماتے خیر الوریٰ فلاں شخص کو جا بلا لے کے آ
وہ شخص آ تا کرتا اشارہ اسے کہ فرمائے ہیں یاد حضرت تجھے
وصال اس شہنشاہ کا جب ہوا تو یعفور غم سے تڑپنے لگا
کسی آدمی کو نہ ہو اس قدر یہ عشق و محبت نبی سے اگر
نہ یعفور سا جب وہ حیران ہے نہ حیوان کی بھی اسے شان ہے

کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں زیادہ عجب اس سے یہ ہی یقیں
نہ مبعوث حق کی طرف سے ہوا کوئی ایسا رسول و نبی دوسرا
کھلے اس پہ جنت کے ابواب ہیں بھی اہل بہشت اسکے اصحاب ہیں
کہ راہ خدا میں وہ دے اپنا جاں خراماں چلے سوئے باغ جناں
مگر پہ چھوٹا سا اس کوہ کا تو بس اسکی خدمت میں اب جلد جا
کہا راعی جاؤں ابھی یاں سے میں چراتا رہا کون بکروں کے تئیں
مدینہ طرف راعی پھر چل دیا کہا جا کے حضرت سے سب ماجرا
کئے حکم راعی کو خیر البشر جو دیکھا سنا ہے سب اظہار کر
ہے جنگل طرف جا کے کیا دیکھتا کہ وہ بھیڑیا ہے چراتا کھڑا
بحمد اللہ کیسا ہے یہ معجزہ چرایا جو بکروں کو ہے بھیڑیا

۱۶ معجزہ

کیا خچر یک آکے حضرت سے بات تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات
کہا ساٹھ خچر تلک اے نبی ہوئے نسل سے میرے دادا کے ہی
میرے جد کے اولاد سے اب کہیں سوا میرے کوئی اور باقی نہیں
میں امید رکھتا تھا اور انتظار میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار
میں عمداً یہی کام کرنے لگا سواری میں اسکی لنگڑنے لگا
کہے شہ اب رہ تو بے درد و غم ترا نام یعفور رکھے ہیں ہم
اثر اس پہ حضرت کے اعجاز کا لکھے کیا کہے کیا کہ کس قدر تھا
تو ہوتے ہی حکم شہ انبیا وہاں جاکے سر سے ہی در ٹھوکتا
سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام یہ اعجاز حضرت کا تھا لا کلام
جدائی نہ حضرت کی جب سہہ سکا گرا آپ کو باؤڑی میں موا
وہ انساں نہیں بلکہ حیوان ہے کہ حیوان سے بدتر انسان ہے
وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہے نہ حیواں کی بھی اسمیں بو باس ہے

الٰہی بہ عشق شہِ انبیا
ہمارے دل و جاں کو کیجے فدا

۱۷- معجزہ ایضاً

وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے
جو مشہور ہے اور مقبول ہے

نکل آئی یک ہرنی حضرت کے پاس
بچھڑے میں وہ اسکا خود خیرناس

بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے
وہ ختم الرسل سید الناس تھے

روایت بہت ایسے پا ثبات
کہ حیوان حضرت سے کرتے تھے بات

بھی حیوان پر شاہ کے معجزے
ہزاروں ہزاروں طرح واقع ہوئے

روایت ہے لشکر میں اک دن بھی
کہ لوگوں میں ازبسکہ تھی تشنگی

ہوا اس سے سیراب لشکر تمام
تھے سب تین سو شخص وہ نیکنام

عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں
نبات انکی تسخیر میں جب رہیں

وہ معجزے جو جماد و نبات یعنے سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی۔ ۱۸- معجزہ

روایت کی اسطرح سے ترمذیؒ
علیؓ نے کہا ہے کہ میں اور نبیؐ

ہو سیروں مکہ چلے ایک وقت
جو ملتا ہے راہ میں سنگ و درخت

سو حضرت کو وہ کہتا میں نے سنا
سلام علیک اے رسولِ خدا

اور یہ وحی کی ابتدا میں ہی تھا
دیا دوسرے وقت میں بھی ہوا

بہت سے روایات یہاں آئے ہیں
کہ جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

زمیں چیرتے اور جڑوں کو اکھاڑ
رسولِ خدا پاس آتے تھے جھاڑ

سلام اور گواہی رسالت پہ دے
چلا جاتے گر حکم حضرت کئے

۱۹- معجزہ ایضاً

روایت بریدہ سے کی اسلمی
بھی اربابِ تحقیق نے نقل کی

نکل آیا اعرابی اک با ادب
کیا شاہ سے معجزہ اک طلب

اس اعرابی کو بولے حضرت رسولؐ
فلاں جھاڑ کے پاس تو جاکے بول

رسولِ خدا نے بلایا تجھے
یہ سنتے ہی حکم نبی جھاڑ نے

اکھیڑا زمیں سے جڑوں کی تئیں
چلا کھینچتا چیرتا یہ زمیں

کھڑا شہ کی خدمت میں جا اور کہا
سلام علیک اے رسولِ خدا

کیا عرض اعرابی اس شاہ سے
چلا جائے پھر اس کو فرمائیے

کئے حکم حضرت چلا وہ گیا
جڑاں وہیں گئیں اور برابر کھڑا

لگا کہنے اعرابی حیران ہو
ہو گر حکم سجدہ کروں آپ کو

اجازت نہ سجدہ کی حضرت نے دی
کیا عرض اعرابی پھر اے نبیؐ

اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں
مگر ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں

اجازت بس اتنی تو بھی دیجئے
پس اس امر کی شہ اجازت دئے

ہوا یاں سے معلوم اک مسئلہ
کہ جائز قدمبوس کرنا ہوا

بزرگوں کے پس ہاتھ اور پاؤں کی
ہے لاباس گر بوسہ دیویں کبھو

۲۰- معجزہ

پھر ابن عمرؓ یوں روایت کیا
سفر میں اک تھا حضرت کے تھا

پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک
گواہی رسالت پہ چاہا ہے ایک

کہا اس کو یہ جھاڑ ہوگا گواہ
پس اس جھاڑ کے تئیں بلایا ہے شاہ

وہیں چلدیا وہ زمیں چیرکر
گواہی طلب اس سے کی شاہ نے

سو وہ تین بار یہ گواہی دیا
محمدؐ ہیں بے شک رسولِ خدا

گواہی سے فارغ ہوا جب شجر
چلا اس طرح اپنی پھر جائے پر

بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں
جو جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

عجب کیا نباتات باتیں کریں
مسخر رہیں شاہ کے حکم میں

کیا شہ سے پتھر کلام و سلام
کئے ہاتھ میں سنگریزے کلام

لگا سنگ کو ہاتھ جب شاہ کا
ہوا سخت پتھر تبھی موم سا

نہ بالو پہ ہوتا تھا نقشِ قدم
حجر پر ہوا کرتا نقشِ قدم

وہ معجزے جو جمادات یعنے پتھر کنکر وغیرہ نے حضرت کے معجزے سے کلام کیا۔ ۲۱ معجزہ

تھی مکے میں یکبار قاقِ الحجر — لگا ایک دیوار میں تھا حجر
دلائل میں اپنے کہا بیہقی — روایت بھی یوں ابن ماجہ کی
اڑا ان پہ چادر دعا حق سے کی — الٰہی یہ ہیں اہلِ بیتِ نبیؐ
یہ درگاہِ خلاقِ ارض و سما — دعا جب کہ کرتے تھے خیر الوریٰ

۲۲۔ معجزہ

ہوی غالب اسکے تئیں تشنگی — پہاڑ اور پر اک اسکو بھیجے نبیؐ
کہا کوہ جا عرض کر از رسولؐ — اس آیت کا جب سے ہوا ہے نزول
یہانتک میں رویا ز خوفِ خدا — کہ نہریں ہیں چشمہ ظاہر ہوا
اس آیت کے معنی یہ ہیں جانیئے — کہ لوگوں کو فرمایا اللہ نے
کہ انسان و پتھر بھی اس آگ سے — قیامت کے دن لکڑیاں ہوینگے
ہوا ثابت اکثر روایات سے — کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کیئے
پہاڑ ایک مکہ میں جو ہے ثبیر — گئے اس پہ حضرت بشیر و نذیر
کمالِ خوشی سے وہ ہلنے لگے — ہوا اس کو تب ولولہ شوق کا
نہیں تیسرا اور مگر یک نبیؐ — شہید اور دو اور ایک صدیق بھی
انس نے کہا ایسا ہی واقعہ — ہے کوہِ اُحد سے بھی ظاہر ہوا
کہا بو ہریرہ کہ کوہِ حرا — بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا
روایت ابوذر نے اسطرح کی — کیا نقل جسکے تئیں بیہقی
اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الوریٰ — نہ کوئی شخص نزدیک حضرت کے تھا
لیے ہاتھ میں سنگریزے نبیؐ — عدد میں تھے وہ نو دیا سات ہی
شہد کی ہو مکھی کی آواز جوں — تھی اُن سنگریزوں کی آواز یوں
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے — تو کنکر وہ خاموش ہی رہ گئے
دیئے دستِ عثمان میں پھر انکو جب — وہ تسبیح کرنے لگے واں بھی تب

گزرتے تھے جب وہ سے خیر الوریٰ — وہ کہتا سلام ای رسولِ خدا
کہ عباس اور انکے لڑکوں کو سب — کیا جمع یکبار یہ حضرت نے تب
چھپایا انہیں میں نے چادر سے جوں — چھپا تو بھی بس انکو دوزخ سے یوں
تو دیوار و دروازہ دہلیز سے — ہے آواز آمین کے کہنے لگے
عقیل ابنِ بو طالب اس شہ کے ساتھ — سفر میں تھا ایکبار ای نیک ذات
کہے جاکے اس کوہ کو بولئے — ہے حکمِ نبیؐ پانی کچھ دیجئے

اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اب اک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں — کہاں سے میں دوں پانی اے شاہِ دیں
اس آتش سے اے لوگو ڈرتے رہو — بچاؤ تم اس آگ سے آپ کو

۲۳۔ معجزہ

ازاں جملہ عثمان نے نقل کی — لکھا ہے بخاری نے اور ترمذی
تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی — تھے ساتھ آپ کے اور عثمان غنی
قدم اپنا مارا اس پہ خیر البشرؐ — کہے اے جبل کچھ تو حرکت نہ کر
یہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل — نہیں کچھ بھی حرکت کیا اسکے بل

۲۴۔ معجزہ

۲۵۔ معجزہ

کہ یکبار میں پاس شہ کے گیا — مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا
سو لیتے ہیں صدیق آئے وہاں — عمر آئے بعد آئے عثمان بھی جاں
نبیؐ انکے تئیں ہاتھ میں لیتے ہی — لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی
دیئے ہاتھ میں ان کو صدیق کے — وہاں بھی وہ تسبیح کرنے لگے
عمر کے دیئے ہاتھ میں پھر نبیؐ — کیئے واں بھی تسبیح کنکر سبھی
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے — تو خاموش کنکر وہ سب ہوگئے

۲۶۔ معجزہ ایضاً

یہ آیت مبارک زباں سے پڑھے　　ثنا ذاتِ جبار کی بھی کئے
بھی فرمائے کہتا ہے ربِ قدیر　　کہ جبار متعال ہوں میں کبیر
یہ سنتے ہی منبر وہ ہلنے لگا　　بھی ہیبت سے پایا تک لرزنے لگا

۲۷۔ معجزہ ایضاً

بٹھائے تھے اطراف کعبے کے جا　　بتاں تین سو ساٹھ وہ کافراں
تھی اسوقت اک چوب حضرت کے ہا　　اشارہ وہ لکڑی سے کرنے کے ساتھ

۲۸۔ معجزہ ایضاً

کہ یکبار ہم سب ای نیکو صفات　　تناول کئے کھانا حضرت کیساتھ

۲۹۔ معجزہ ایضاً

طبق ایک بھیجا ہے پروردگار　　کہ تھے جسمیں جنت کے انگور انار
اُٹھاتے اسے جب شہ کائنات　　تو تسبیح کرتا وہ حضرت کے ہاتھ
معیقیب دیتا ہے یہ اطلاع　　کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع
یمامہ کے لوگوں سے یک شخص اے نیک　　لے آیا ہے شہ پاس بچے کو ایک
کہے یعنے میں کون ہوں اے فلاں　　وہ بچہ اسی وقت کھولا زباں
دعا شاہ دیں حقمیں اسکے کئے　　اسے بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ کہے

۳۱۔ معجزہ ایضاً

جماعت صحابہ کی اک نقل کی　　طریقے ہیں اسکے بہت آے اخی
بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہے　　نشاں ایکی سچی رسالت کا ہے
کھڑے ہو کے خرمیکی اک پیڑ پر　　پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشرؐ
مبارک قدم سے جو حضرت کیے دور　　ہوی پیڑ خرمے کی وہ بے قصور
دیا ادنٹ جس طرح رویا کرے　　فغاں اسکا یہ حاضریں سب سنے
یہ عشق اس کا جب دیکھے خیر الورا　　بلائے تب اس کو کہ نزدیک آ

روایت کیا ہے یہ ابن عمر　　کہ منبر پہ اک روز خیر البشرؐ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
اَنَا الْجَبَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

کہ گرنے کا وہ ہم کو اندیشہ تھا　　قدم شاہ کا لیک ثابت رہا
بھی عباس سے یوں روایت کیا　　کئے فتح مکہ جو خیر الورا
کئے تھے وہ مضبوط بھی شیش سے　　کہ کوہی بت نہ اپنی جگہ سے ہلے
لگا گرنے ہر بُت زمیں پر وہیں　　نہیں چھوتے تھے گر اُسے شاہ دیں
روایت بخاری میں اک آئی ہے　　کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے
سنا ہم نے در دستِ شاہ انام　　کہ تسبیحِ حق کر رہا ہے طعام
بھی منقول ہے زینِ عباد سے　　کہ بیماری کے جوقت حضرت ہوئے
لے آئیں ہیں جبرئیل از آسماں　　تناول کئے اس کو شاہِ جہاں

۳۰۔ معجزہ ایضاً

تو مکے میں اک گھر کو دیکھا ہوئیں　　کہ حضرت وہاں رکھے تشریف آیا
کہ جو تھا اسی روز پیدا ہوا　　نبیؐ اس سے پوچھے کہ کہہ مَنْ اَنَا
لگا کہنے اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ　　کہ ہیں آپ حق کے مجدد رسولؐ
زباں بند پھر اسکی حق کر دیا　　جوانی تلک بات وہ نہ کیا
روایت عجب اور اک آئی ہے　　بخاری و مسلم نے جو لائی ہے
کہ خرمے کی اک پیڑ رونے لگی　　قدم سے نبیؐ کے جدا جب ہوی
کہ در مسجدِ سرورِ انبیا　　نہ منبر کی جبتک ہوئی ہی بنا
بنا جبکہ منبر تو حضرت نبیؐ　　لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پہ ہی
تو حسرت سے اس طرح رونے لگی　　جوں ہک ہک کے روتا ہے بچہ کبھی
زمیں پر تڑپتی تھی روتی ہوئی　　لگے رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی
زمیں چیرتی آئی وہ شہ کے پاس　　لئے گود میں اس کو پھر خیرِ ناس

کہے اس کو سمجھا کے شاہ جہاں — کہ مت کر تو اسقدر شور و فغاں
تو سرسبز ہووے گی اور باردار — خدا تجھ پہ پیدا کرے برگ و بار
بہشتی خدا نے کئے ہیں جو دوستاں — ہوں محظوظ میووں سے تیرے وہاں
کہ جو خاص ہیں دوستانِ خدا — تناول کریں ہو جو میوہ مرا
وہ دنیائے فانی نہ چاہی جب — لگی کرنے دارِ بقا ہی طلب
کئے نیچے منبر کے دفن اس لئے — کہ فرمایا ہے اس طرح شاہ نے

تو جس باغ میں تھی اسی باغ میں — تو گر چاہتی ہے تو ہم پھیر دیں
دیا چاہتی ہے تو کہہ دے مجھے — زمیں بیچ جنت کے پیڑوں تجھے
وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے — زمیں میں ہی جنت کے پیڑ و مجھے
ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا — نہ ہوؤں پرانی نہ دیکھوں فنا
تو منبر کے نیچے رسولِ خدا — کئے دفن اس کو بہ لطف و عطا

مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ

کہ یک روضہ ہے از ریاضِ جناں — میرے منبر و قبر کے درمیاں
اگر تحتِ منبر کریں دفن اسے — تو فی الواقعی جنت میں ہی ہوئے
مسیحا جو مُردے کو زندہ کیا — یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا
قیامت تلک روتی رہتی تھی وہ — بھی یونہی لرزتی تڑپتی تھی وہ
عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام — چلے آدمی پر بہ وجہِ تمام
عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے — بھی بیمار کو فوراً اچھا کرے

تو ماتحت منبر بھی اس شاہ کا — ہوا بالیقیں ایک جنت کی جا
عجب اور نادر ہے یہ واقعہ — رسولِ خدا کا ہے کیا معجزہ
بھی فرمائے ہیں سید الانبیا — نہ لے گود میں اسکو میں چھوڑتا
چلے جبکہ اعجاز خیر البشر — جماد و نبات اور حیوان پر
عجب کیا کہ مُردہ بھی جی کر اٹھے — گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے
بھی گونگے کو یک پل میں گویا کرے — بھی بہرے کو یک پل میں شنوا کرے

بیماروں کو اچھے کرنے اور مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے۔ ۳۲ معجزہ

یک عورت قبیلے سے خشعم کے آئی — ہے نقل ایک لڑکے کو شہ پاس لائی
کئی ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ — بھی اور سر ہاتھ اس کے دھوئے ہیں شہ
بڑا ہی اسی وقت عاقل ہوا — عقول جہاں پر ہی کامل ہوا

وہ لڑکا تھا گونگا نہ کرتا تھا بات — منگائے ہیں پانی شہ کائنات
پلائے وہی پانی اس کو ذرا — وہ لڑکا بھی بات کرنے لگا

۳۳۔ معجزہ

روایت ہے جنگ احد درمیاں — جو آتی تھی تیریں پہ شاہ جہاں
نہیں لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر — بنایا سپر آپ کو وہ خبیر
سوا ایسے ہی یک تیر اس کو لگی — کہ جس سے یک آنکھ اسکی ضائع ہوئی
یہ حالت نظر کی ہے جب شاہ نے — ہوئی غمگیں آنسو بہے آنکھ سے
بچایا ہے جب وہ نبی کو ترے — درست آنکھ اسکی تو ہی کیجئے
قتادہ کی اس آنکھ کو نیک فال — مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہاتھ
یہ حضرت کے ہی ہاتھ کا معجزہ — یدِ بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا

قتادہ صحابی جو نزدیک تھا — جو تھا جاں فدا بر رسولِ خدا
کہ جو تیر آتی طرف شاہ کے — وہ لیتا وہی اپنے منہ پر اسے
پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لے وہیں — گیا نزد آں سید المرسلیں
کئے عرض حق سے اے بارِ خدا — قتادہ جو ہے نیک بندہ ترا
پس اس آنکھ کو رکھے شاہ عرب — رکھے حدقہ چشم میں اسکے تب
زیادہ ہوئی روشنی آگے ہی بھی — بہت خوشنما اور زیبا ہوئی
کرشمہ یداللہ کا ہے ہاتھ میں — نہ تخلیق کیوں از سرِ نو کریں

۳۴۔ معجزہ ایضاً

نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز — سفید و سیاہ میں نہ کرتا تمیز
کہ سوزن میں تاگا پرونے لگا — اگرچہ کہ اسی برس کا وہ تھا
روایت بہت ایسے مشہور ہیں — مطول کتابوں میں مذکور ہیں
چنانچہ ہے مروی کہ یک شخص تھا — گئے ہر دو آنکھ اسکے اندھا ہوا
کیا اسکی آنکھوں پہ حضرت نے دم — ہوئیں روشن اسقدر وہ اسی دم
سوا اسکے حضرت جو اعجاز سے — بہت سے مریضوں کو اچھا کئے
عجب کیا کہ بیمار اچھا بنے — کہ مردہ بھی یکدم میں زندہ بنے

وہ معجزے جو حضرتؐ نے مُردوں کو زندہ کیا۔ ۳۵۔ معجزہ ایضاً

چنانچہ محدث بڑا بیہقی — دلائل میں اسطرح سے نقل کی
وہ بولا ہے دختر مری یک مری — گر آپ اس کو زندہ کریں اے نبیؐ
رسول خدا اس کو فرمائے تب — کہا وہ مری ہے دکھا مجھ کو اب
یہ سنتے ہی وہ لڑکی دی ہے جواب — کہ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ بولی شتاب
وہ کی عرض اے سید المرسلینؐ — میں دنیا آنے کو چہتی نہیں
کہ یکبار یک شخص کو شاہ نے — بلایا طرف دین اسلام کے
تو لاونگا ایمان میں آپ پر — کہونگا کہ سچے ہیں پیغامبرؐ
بلالے گیا وہ دکھایا مقام — پکارے ہیں حضرت لی لڑکی کا نام
ہیں پوچھے اسے تب جناب نبیؐ — تو گر چاہے دنیا میں لاؤں ابھی
کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے — خدا کی حضوری ہیں مطلوب ہے

۳۶۔ معجزہ ایضاً

یکا زشکنہ[ل] لایا حضرتؐ کے پاس — تناول کریں اسکو تاخیر ناس
اے لوگو فقط گوشت تم کھانیو — مگر ہڈی کو اسکے مت توڑیو
پس وہ بکری لگتے ہی دست نبیؐ — اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی
روایت کیا بو نعیم اے پسر — کہ جابر نے بکری کو یک ذبح کر
سو آپ اور صحابہ تناول کئے — تناول کے وقت انکو حضرتؐ کہے
کئے جمع پس اسکے ہڈی کو سب — رکھے اُس پہ دست مبارک کو تب
علاوہ یہ اس پر ہوا آہ ہمام — لگی بکری حضرتؐ سے کرنے کلام
بھی اور ایک قصہ وہ مشہور ہے — کہ چوتھے رسالے میں مذکور ہے
دعا جب کئے شاہ ان کے لئے — وہیں ہر دو وہ مرد زندہ ہوئے

۳۷۔ معجزہ ایضاً

کہ جابر کے تینیں دو جگر بند تھے — ضیافت کے دن شہ کے ہر دو موئے
لے ساتھ انکو کہا ہیں حضرتؐ طعام — یہ اعجاز سب دیکھے ہیں خاص و عام
احادیث میں یہ بھی مذکور ہے — بھی اہل سیر بیچ مشہور ہے
وہ ایمان حضرت پہ تب لائے ہیں — ہو خیر الامم میں شرف پائے ہیں
محدث مگر جو ہیں متاخرین — ہیں پہنچائے صحت کو انکے تئیں
بو الاجساد تھا گو کہ آدم صفی — بو الارواح تھے پر ہمارے نبیؐ
کہ جزوی عقول و نفوس اے پسر — ہیں اجزا انہیں دو کل کے کثیر
یہاں بھی اگر روح بخشی کریں — بھی تقسیم ارواح جاری کریں

۳۸۔ معجزہ ایضاً

کہ ماں باپ کے قبر کے پاس جا — کئے زندہ ان کو رسول خدا
یہ قصہ کی صحت میں اے نیکخو — ہیں اگلے محدث کئے گفتگو
غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے — کہ حضرت جو مُردوں کو زندہ کئے
کہ حضرت کا تھا روح تو عقل کل — تھا اور آپکا نفس بھی نفس کل
یہ ملکوت تقسیم ارواح کی — ہوئی ہو وساطت سے جب آپکی
عجب کیا کہ قاسم ہے نام آپکا — اَنَا الْقَاسِمُ اللّٰہُ مُعْطِی کہا

[ل] بشکنہ اس کو کہتے ہیں کہ [illegible] ۱۲

تو مفہوم گر عام اس قول کا / ہو ہر وجہ سے اس کے معنی بجا
بھی جنات و کوثر کے ہیں وہ قسیم / تسنیم حبیب نسیم و سیم
ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل / جو ہے نفس اور روح شاہ رسل
کریں زندہ مردہ کو گر چاہتے / قلم لوح پر اس کو زندہ رکھے
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا / انہیں سے ازل میں اجازت لیا

وہ معجزے جو حضرت کی دعائیں فوراً قبول ہوتی تھیں۔ ۳۹۔ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبیؐ / دعا جو قبول انکی ہوتی رہی
جو چاہتے بر آتا تھا اللہ سے / خدا اس کا ساماں مہیا کرے
الٹ جائے گو عرش سے فرش تک / ہو زیر و زبر تخت ارض و فلک
زمیں آسماں کا بھی ٹوٹے نظام / یہ مطلب نبیؐ کا نہ ہوتا تمام
تھا محبوب حق نازنیں بس وہی / خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی
روایت ہے اک اونٹنی شاہ کی / قضارا جب اکبار گم ہو گئی
دعا کرکے پھر سید المرسلینؐ / پکارے ہیں اس اونٹنی کے تئیں
کہ وہ اونٹنی ہانک لایا ابھی / وہیں پاس حضرت کے آکر کھڑی
علیؓ ولی شیر حق مرتضیٰ / کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا
اسی دم دعائے شہ انبیا / ہے پائی اجابت بہ نزد خدا
نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا ضرر / سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر
دعا کی ہے زہرا کے حق میں نبیؐ / الٰہی یہ بھوکی نہ ہووے کبھی

۴۰۔ معجزہ

دعا کی ہے حضرت نے اللہ سے / الٰہی مری اونٹنی بھیجدے
بلاتے ہی بس اسکو وہ شاہ نیک / خدا غیب سے بھیجا بارے کو ایک

۴۱۔ معجزہ

کہ سردی و گرمی کے صدمات سے / الٰہی علیؓ کو بچا دیجئے
سو جاڑے کے کپڑے علیؓ اس لئے / تھے گرمی کے ایام میں پہنتے

۴۲۔ معجزہ

سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی / نہیں بھوک سے بیقراری ہوئی
انس کیلئے بھی کئے تھے دعا / اسے مال و اولاد یارب بڑھا
کہ حضرت کی ہے یہ دعا کا اثر / کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر
بھی کہتے ہیں نخلستاں اسکا اے یار / برومند ہوتا برس میں دوبار
بن عوف جو عبد رحمٰن تھا / فقیری کی حالت میں تھا مبتلا
دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبیؐ / کہ روزی میں ہوا اسکے برکت بڑی
وہ خود بولتا تھا کہ پتھر کو بھی / اٹھاؤں تو ہے یہ امید قوی
یہ صدقات و خیرات اے نیکو سیر / بہت خرچ کرتا تھا وہ مال و زر
روایت یہ آئی ہے از عائشہ / کہ یکبار حضرت نے اس کو کہا
بشارت بن عوف جب یہ سنا / سو شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا

۴۳۔ معجزہ

سنو عکرمہ نقل کرتا ہے بس / خدا پر قسم کھا کے بولا انسؓ
ہیں اولاد سو سے بھی زائد مجھے / طفیل نبیؐ جو خدا نے دیئے

۴۴۔ معجزہ

کیا جبکہ ہجرت پیمبرؐ کے ساتھ / نہ رکھتا تھا دام و درم اپنے ہاتھ
پس ابواب رزق اس پہ کھولا خدا / اور اس قدر روزی میں برکت دیا
کہ ملجاوے زر اسکے نیچے مجھے / اگر مٹی لیویں تو سونا بنے
سوا اسکے ہر روز وہ لے انہیں / تھا آزاد کرتا غلاموں کو تیسؓ
میں دیکھا بن عوف کو طفل سا / ہے خلد بریں میں خراماں چلا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ — وہ سب راہِ حق میں تصدق کیا
ہزاروں سے تھی قیمت اس مال کی — کہ تھی قیمتی جنس اُن پر لدی
لٹایا سبھی وہ براہِ خدا — کہ نعمت کا وہ شکر یوں ہو ادا
تو تقسیم ترکے کی اسکے ہوئی — کہ ورثا کو حق انکا پہنچے سبھی
وہ یک حصہ ان عورتوں پہ چہار — کئے جبکہ تقسیم اے نیک کار
وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شعار — کہ خیرات کردیویں پنجاہ ہزار
تھی کیا پاک دنیا ابن عوف کی — کہ جنت کے رستے کو سیدھی چلی
بھی سعد ابن وقاص کے حق میں بھی — کئے ہیں دعا یہ جناب نبیؐ
روایت ہے اسد ابن سعد ہمام — جو جیتا بدرگاہ رب الانام

تھا وہ کارواں سات سو اونٹ کا — ہر اک قسم کا جن پہ ساماں لدا
وہ اونٹ اور مالاں کجاوے بھی سب — بھی وہ مال جو انپہ حاضر تھا تب
تھے عورت چہار اسکو نیکو خصال — ہوا عبدالرحمن کا جب انتقال
ثمن نکلا عورات کے نام سے — ثمن آٹھویں حصہ کو بولتے
ملا جو ہر اک کو زروئے شمار — درم لاکھ تھے یا کہ اسّی ہزار
یہ جو مال میں اسکے برکت ہوی — تھی اثر دعائے جناب نبیؐ

۴۵۔ معجزہ

کہ بارِ خدا اسعد کی یہ دعا — اجابت کیا کر زِ لطف و عطا
سو مقبول ہوتی خدا کی جناب — دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب
بھی غزوات میں بعض اے باادب — ہوئی تشنگی پانی کی اسقدر جب
دعا کیجئے یا رسولؐ خدا — اٹھائے ہیں حضرت نے دستِ دعا

۴۶۔ معجزہ

کہ غالب ہوی لوگ پر تشنگی — تب اسطرح فاروق نے عرض کی
وہیں ابر پیدا ہوا غیب سے — سو سیراب سب غازیاں ہوگئے
صحابی تھا اک نابغہ جس کا نام — تھا قدمائے شعرا سے مرد ہمام
روایت ہے منہ اس کا بگڑا نہیں — کبھی دانت اس کا ٹوٹا نہیں
صد و بست سال وہ اگرچہ جیا — لکھے بعضے اس سے بھی زائد رہا
تو پھر جائے میں اسکے دنداں دگر — تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوب تر
بھی عبداللہ بن جعفرِ نیک نام — بھی مقداد تھا ایک جو مرد ہمام
کہ روزی میں ہو انکی برکت زیاد — دیا ایسی برکات رب العباد
بھی مقداد ایسا ہوا مال دار — کہ مال و متاع ہوگیا بے شمار
کہ یکدن میں ملتے زروئے شمار — درم منفعت میں تھے چالیس ہزار

۴۷۔ معجزہ

دعا حق میں فرمائے اسکے نبیؐ — کہ ہرگز نہ بگڑے ترا منہ کبھی
تھی سلک اس کے دانتوں کی بس خوب تر — کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر
یہ ٹوٹا نہیں دانت اس کا کوئی — دیا گرتا دانت اس کا کوئی کبھی

۴۸۔ معجزہ

بھی عروہ جو بیٹا تھا ابوالجعد کا — کئے انکے حق میں ہمیشہ دعا
کہ بیوپار میں ابن جعفر کہیں — بجز نفع نقصان پایا نہیں
بھی کہتا ہے عروہ مجھے فائدہ — تجارت میں اس قدر ملنے لگا
بخاری کہا اس کا یہ حال تھا — کہ مٹی میں بھی دیکھتا فائدہ
جو ابن عمر تھا طفیل اس کا نام — کیا آکے حضرت سے عرض کلام
کئے پس اسی وقت حضرت دعا — کہ نور اسکو دیوے یک اے بارِ خدا
یہ دیکھ اس نے بولا اے شاہ ہدا — مجھے خوف اس بات کا ہے بڑا

۴۹۔ معجزہ

مجھے اک نشانی عطا کیجیو — کہ بتلاؤں لیجاکے تا قوم کو
تبھی ایک نور اس کو حق نے دیا — دو آنکھوں کے درمیاں چمکنے لگا

سفیدی کو یہ لوگ دیکھیں اگر
کریں گے گماں برص کا ہی مگر

محل حکم سے شاہ کے تب وہ نور
کیا اس کی قمچی میں آکر ظہور

کہ اندھیاری شب میں بھی وہ روشنی
ستارے سی رہتی چمکتی ہوئی

یہی تھا سبب اسکا اے باصفا
لقب اسکو ذوالنور کا جو ملا

۵۰۔ معجزہ

مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا
جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا

کئے بد دعا آکے حق میں نبیؐ
سو مقبول اس وقت وہ ہو گئی

خدا قحط اک اس میں بھیجا وہیں
ہوئے مبتلا اسمیں وہ بدتریں

قریشوں نے آکر سبھی باادب
کئے واسطے انکے بخشش طلب

ترحم سے حضرت نے کی اک دعا
وہیں قحط وہ اُن سے جاتا رہا

۵۱۔ معجزہ

روایت ہے جسوقت اس شاہ نے
کئے بادشاہوں کے نامے لکھے

تھی اسلام کی دعوت اسمیں رقم
کیا دیکھ شاہوں نے سر اپنا خم

یہ کسریٰ جو فارس کا تھا بادشاہ
تھا اک سخت کافر شقاوت پناہ

گیا نام سے اسکے منشور جب
وہیں کر دیا چاک وہ بے ادب

کہے سن کے یہ بات خیرالوریٰ
کرے ملک کو اسکے پرزے خدا

نہ گزری تھی تھوڑی سی مدت مگر
ریاست ہوی اسکی زیر و زبر

گیا ملک فارس کا جب ایک لخت
الٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت

۵۲۔ معجزہ

بھی عتبہ بن بولہب کے تئیں
کیا تھا جو بے ادبی از شاہ دیںؐ

دعا کی نبیؐ نے کہ یارب مرے
یہ ظالم یہ کتے کو اک سونپ دے

ہو تھوڑے سے عرصہ میں اک بھیڑیا
پکڑ اس کو چاک اس کا سینہ کیا

۵۳۔ معجزہ

محلم کہ ابن جثامہ تھا جو
بڑا سخت کافر تھا وہ زشت خو

ہیں فرمائے جب وہ شہ مرسلیںؐ
نہ جتنے کو اسکے قبولے زمیں

وہ جب مر گیا اسکا ناپاک تن
کئے ہیں زمیں میں لجا کر دفن

زمیں پھینکدیتی قبولی نہیں
کئے بار کرتے تھے زیر زمیں

پس آخر لجا پھینک ڈالے اسے
طرف میں دو کوہ و بیابان کے

یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے
جنان السیر میں لکھا دیکھئے

غرض معجزے جو ہیں اسطرح کے
بہت ہیں دعائے نبیؐ سے ہوئے

کریں ہم رقم ان سبھوں کو اگر
تو طومار ہوویگا یہ مختصر

وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے

تن پاک آں سرور انبیا
سراپا تھا سرمایہ اعجاز کا

مصفا تھا آئینہ حق نما
وہ یا قدس کے باغ کا سرو تھا

کسی شے سے وہ منتقل گر ہوا
تو اٹھتا نہ تھا نقش اس پہ اعجاز کا

۵۴۔ معجزہ

روایت بخاری میں یہ آئی ہے
کہ اسمانے اسطرح سنوائی ہے

کہ حضرت کا ایک جبہ خاص تھا
مبارک تن پاک جس کو لگا

اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی
پلانے اسے اسکو دہو کے تبھی

تو فوراً وہ بیمار پایا شفا
طفیل نبیؐ و بفضل خدا

تھا اک کاسہ آب حضرت کا جو
پلاتے تھے آب اس کا بیمار کو

شفا پاتا بیمار اس وقت ہی
کہ وہ دفع بلائے مرض ہو تبھی

بھی موئے شریف آپکے اے سعید
رکھا تاج میں خالد ابن ولید

۵۵۔ معجزہ

وہ موئے مبارک کا تھا یہ اثر
بہ ہر جنگ پاتا وہ فتح و ظفر

وضو کر کے باقی جو پانی رہا
نبیؐ اسکو ڈالے بہ چاہِ قبا

۵۷۔ معجزہ

وہیں پانی سب اسکا شیریں ہوا
مدینہ میں شیریں تر اس سے نہ تھا

بھی پانی یہ اک گذری خیر الورا
ہیں لوگوں سے پوچھے کہ نام اسکا کیا

کہا مصطفٰے نے یہ بیساں نہیں
مگر نام نعماں ہے اس کا یقیں

اسی وقت وہ آب جو شور تھا
یقیں شیر و شکر سا میٹھا ہوا

لے آئے ہیں زمزم کا یک ڈولو آب
جب اس سرورِ انبیاؑ کے جناب

۶۰۔ معجزہ

تھا اسلام کے آگے وہ نیکنام
بہ نزد یہوداں مکاتب غلام

کہ سلمان آزاد ہووے تبھی
غلامی کے ذمّہ سے نکلے تبھی

بھی ہووے وہ خرمیکا بن بارور
لگے دینے ہر نخل اس کا ثمر

گیا روتا سلمان حضرتؐ کے پاس
لگا عرض کرنے کہ اے خیر ناس

ہو کب مجھ سے تیار خرمیکا بن
بھی پھل دینے وہ چاہئے کتنے سن

علاوہ چہل اوقیۂ زر کے بھی
کہاں سے میں لے آؤنگا اے نبیؐ

لگا دیو نگا میں مرے ہاتھ سے
وہ سب نخل خرما ترے واسطے

تھا دستِ مبارک کا شہ کے اثر
کہ خرمے کا وہ بن اے پھلکو سیبر

بھی مقدار یک بیضۂ مرغ کے
لب اپنا لگا اس کو سونا دئے

چہل اوقیہ زر وہیں تول کے
یہوداں کو سلمان نے دیدئے

پھر آزاد ہو سلماں ایمان لا
لگا رہنے صحبت میں حضرتؐ کے آ

تھی پاس امّ معبد کے جو ایک شات
لگا کاس کو اسکے حضرتؐ کا ہاتھ

یہ برکت رہی سنا لہا تک یقیں
کمی دودھ میں اسکے آئی نہیں

جو بکری تھی اک ابن مسعودؓ کی
انس کی بھی بکری جو تھی اے اخی

۵۶۔ معجزہ

نہ سوکھی کبھی باوڑی وہ ذرا
نہیں پانی اس کا کبھی کم ہوا

انس کے کنوئیں کا جو تھا شور آب
پڑا اس میں شاہ کا مبارک لعاب

۵۸۔ معجزہ

کہے اسکو کہتے ہیں بیساں یقیں
کہ آب اس کا ہے شور اے شاہ دیں

کہ یعنے ہی آب اسکا شیریں تریں
یہ کہتے ہی وہ سید المرسلیںؐ

۵۹۔ معجزہ

لعاب اپنا تب اسمیں ڈالے نبیؐ
ہوا مشک سے خوشبو زاید تبھی

روایت ہے سلماں جو تھا فارسی
سبب اس کے اسلام کا ہے یہی

یہی شرط سلمان کیواسطے
یہوداں و تحریر تھے کر دئے

کہ خرمیکا بن تین سو جھاڑ کا
لگاوے وہ اور جھاڑ ہووے بڑا

چہل اوقیۂ زر کے بھی دیوے لا
پس آزاد سلماں تبھی ہو ویگا

یہوداں نے ایسی کتابت ہے کی
میری شرط آزادی ایسی لکھی

مری عمر ہو جاوے آخر اگر
نہو ویگا آزاد بندہ مگر

کہے حال زار اُس کا سنکر نبیؐ
نکر فکر زنہار سلمان فری

سو ہر ایک نہال آپ اسی طرح سے
لے دستِ مبارک میں خود بو دئے

ہوا ایک ہی سال میں بارور
بلند اور بالا ہوا ہر شجر

دیا برکت اسقدر اس میں خدا
چہل اوقیۂ سے زیادہ ہوا

بھی پاس اسکے سونا وہ باقی رہا
نبیؐ اسکو جتنا کئے تھے عطا

۶۱۔ معجزہ

تو اس ایک بکری کے ہی دودھ سے
ظروف اور باسن سبھی بھر گئے

یہ قصے کی تفصیل اگر چاہئے
جنان السیر میں ہے بس دیکھئے

بھی مقداد کے پاس جو شات تھی
حلیمہ کی بھی لاغر ایک اونٹنی

سوا ان سے بھی اس شاہ کا معجزہ
بکثرات و مرات ظاہر ہوا

چند اصحاب کو شاہ عالیجناب
دیئے توشہ یکبار اک مشک آب

صحابہ کئے کوچ وہ مشک لے
بوقت نماز ایک جا ٹھہرے کھر

وہ دودھ ایسا شیریں تھا جیسے شکر
تہا کف تیرتا اسکے بالائے سر

عمر بن سعد ایک تھا نیک ذات
رکھے اسکے سر پر نبیؐ اپنا ہاتھ

ہے مروی وہ اسّی برس تک جیا
پر اس عمر تک بھی نہ بوڑھا ہوا

روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں
جو تصحیح اس باب میں پائے ہیں

چنانچہ ہے مروی شہِ کائنات
پھرائے کسی کے تھے جب منہ پہ ہاتھ

۶۵۔ معجزہ

لگائے تھے دستِ شریف یکبار
چمکنے لگا وہ وہیں شعلہ وار

۶۶۔ معجزہ

بہت پست قد تھا وہ اک فرجمند
نہ تھا باپ سا اپنے قامت بلند

نبیؐ اسکے سر ہاتھ اپنا رکھے
بھی برکت کی خاطر دعائیں کیئے

بھی پایا ہی ایسا وہ حسن و جمال
نہیں جسکا کوئی نظیر و مثال

تھی زینب ربیبہ جو بنتِ نبیؐ
کہ دختر جو وہ ام سلمہ کی تھی

لے دستِ مبارک میں پانی ذرا
ہیں جب پھینکے زینب کے منہ پر پڑا

یہ حسن و جمال اس پہ پیدا ہوا
کہ مہتاب سا منہ چمکنے لگا

تمسخر میں ہوشہ کا یہ معجزہ
تو بالعزم کیا کیا نہ بتلائیگا

سرِ حنظلہ پر وہ شاہ خیار
تھے دستِ مبارک رکھے یکبار

کہ منہ پر کسی کے گر آماس ہو
دیا سوجھا بکرے کا بھی کاس ہو

تو فی الفور وہ ورم ہوتا تھا دور
تھی تاثیر کیا معجزے میں وفور

روایت بہت ایسے بھی آئے ہیں
مریضوں کو شہ پاس جب لائے ہیں

خصوصاً جسے ہووے دیوانگی
دیا ہو جسے آسیب جن و پری

۶۲۔ معجزہ

بھی مضبوط منہ باندھکر مشک کا
دعا کچھ کئے سرورِ انبیاء

ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھولکر
کہ پانی بنا دودھ ہے خوبتر

۶۳۔ معجزہ

کئے حق میں پھر اسکے حضرت دعا
کہ دے عمر میں اسکے برکت خدا

جواں ہی رہا اور جواں ہی مرا
دعائے نبیؐ کا ہی یہ اثر تھا،

۶۴۔ معجزہ

تو نور اسکے منہ پر چمکنے لگا
ہمیشہ قمر سا دمکتا رہا

قتادہ جو تھا ابن ملحان کا نام
سو چہرہ پہ اسکے بھی خیر الانام

ہوا صاف شفاف آئینہ سا
کہ دوسرے کا منہ آمیں دسنے لگا

جو زید ابن خطاب تھا اے ہمام
تھا ابن اسکا ایک عبدِ رحمٰن نام

وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا
قد و قامت اسکا نہیں خوب تھا

وہیں وہ بلند اور بالا ہوا
کہ سروِ سہی جوں چمن میں کھڑا

۶۷۔ معجزہ

بہت رکھتے تھے اس پہ حضرت پیار
سو خوش طبعی کی راہ سے ایکبار

بڑا ہاتھ سے شاہ کے جب وہ آب
ملا رہے وہ زینب کو اک آب و تاب

تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی
نہ پہچانے جاتی تھی عورت کوئی

۶۸۔ معجزہ

بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا
وہ رکھتا تھا حضرت کا یہ معجزا

لگاتے سرِ حنظلہ پر اُسے
جہاں سرورِ انبیا تھے چھوئے

۶۹۔ معجزہ

لگاتے انہیں ہاتھ اپنا نبیؐ
وہ بیماری لیتی تھی دوری تبھی

تو سینے پہ اس کے رسولِ کریمؐ
تھے یک ضرب کرتے بہ لطف عمیم

وہ دیوانہ ہوتا نہ تھی ہوشیار — بھی جن چھوڑ کر اسکو تا ہو فرار

بھی عتبہ بن فرقد یک شخص تھا — کئی عورتیں اسکو تھیں خوش لقا

یہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی — نہ اسکے برابر تھی خوشبو کوئی

سبب یہ کہ وہ عتبہ باصفا — ہوا مرض نملہ سے بیمار تھا

زتاثیر دستِ شریف نبیؐ — ہوا تھا وہ مرض اس سے زائل تبھی

نہ اسکے برابر تھی خوشبو دیگر — نہ ہوتی تھی غالب کوئی اسکے اپر

۷۱۔ معجزہ

تھے غلبہ مسلمانوں پر کر گئے — تزلزل تھا لشکر میں اسلام کے

وہ نکلی ہے جب دستِ اعجاز سے — کہ دستِ مبارک سے اس شاہ کی

تھی جتنی کہ وہ فوج کفار کی — ہر اک شخص کی آنکھ میں جا پڑی

مسلمانوں کو فتح حاصل ہوی — ظفر پائے سب اور غنیمت ملی

ہوا سست گھوڑا تھا بوطلحہ کا — اٹھا کر قدم رکھ نہ سکتا ہی تھا

ہوا شہ کی برکت سے یوں تیز گام — کہ کرتا ہوا پر تھا گویا خرام

۷۳۔ معجزہ

جو لکڑی تھی تب ہاتھ میں آ پکے — سو اس سے اُسے ایک حرکت دیئے

۷۴۔ معجزہ

بہت اسقدر سست و ماندہ ہوا — نہ طاقت بھی رکھتے قدم کو اٹھا

ہوا تیز رفتار ایسا وہیں — کہ گھوڑے سی بھی تیز رو تھا نہیں

۷۵۔ معجزہ

کئے ضرب سینے میں اسکے نبیؐ — سو وہ قوت ازغیب پایا تبھی

۷۶۔ معجزہ

جہاں تک گیا بدر میں کارزار — کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تھی آبدار

نبیؐ خالی ہاتھ اس کو دیکھے ہیں جب — دیئے ایک شیخ درخت اس کو تب

۷۰۔ معجزہ

تعصب سے سوکن کے ہر ایک زن — ملا کرتی خوشبو بھی مشکِ ختن

ہزاروں سے خوشبوئیاں گر ملے — نہ خوشبوئی پر اسکے غالب رہے

تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اُپر — پھرائے تھے ہاتھ اپنا خیر البشرؐ

یہ خوشبوئی اس شاہ کے ہاتھ کی — تھی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی

بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا — جو دستِ مبارک سے ظاہر ہوا

روایت ہے در روز جنگِ حُنین — کہ کفار واشرار پر شور و شین

لے تب مٹی یک مٹھی خیر البشر — دئے پھینک ان کافروں کے اُپر

اگرچہ کہ ذرّی تھی وہ مشتِ خاک — مگر یہ بھی تاثیر اعجازِ پاک

ہزیمت ہو لشکر میں کفار کے — وہ کفار سب پیچھے ہٹنے لگے

۷۲۔ معجزہ

یہ حال اس کا جب دیکھے شاہ خیارؐ — ہو کے خود ہی اس اسپ اوپر سوار

قدم بر قدم اسکے گھوڑا کوئی — نہ ہمراہی کر سکتا اس کی کبھی

ہوا سست جب اونٹ جابر کا بھی — نظر کر کے حال اسکا حضرت تبھی

سو فی الفور وہ یوں ہوا تیز گام — نہ سکتا تھا کوئی اسکی تھامے زمام

تھا سعد ابن عبّاوہ جو مردِ نیک — روایت ہے اسکا جو خچر تھا ایک

نبیؐ اسکے اوپر سواری کئے — قدم کی ہی برکت سی پس آپ کے

کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی — نہ چل سکتا اسکے برابر کبھی

تھا عبداللہ بجلی جو نیکو سیر — نہیں بیٹھ سکتا تھا گھوڑے اپر

ہوا ایسا وہ شہسوارِ عرب — عرب دیکھ اسکو تھے کرتے عجب

عکاشہ جو تھا مرد جنگی بڑا — تھا شمشیر زن اور جنگ آزما

نہ تھی تیغ جب اس پہلوان کے ہاتھ — کھڑا ہو گیا وہ فقط عجز ساتھ

عکاشہ لیا جب ز دستِ نبیؐ — وہیں شیخ وہ تیغ یک ہوگئی

لگا کر لے اسے ہی بس کارزار — کیا اس سے کفار کو خوار و زار
بہت جنگ اس سے عکاشہ کیا — ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا
مگر مرتدوں سے ہوا جبکہ جنگ — شہادت سے پایا عکاشہ نے رنگ

معجزہ ۷۷

اٹھا کر دیے شاخ خرما کی ایک — وہیں ہو گئی وہ بھی شمشیر نیک
روایت کی اسطرح سے بو نعیمؒ — قتادہ جو تھا ایک مرد کریم
اندھیرا تھا اس قدر اس رات کا — بھی ابر اور بارش کیا تھا گھٹا
پس ایسے میں کسرور انبیا — کیے شاخ خرما ایک اس کو عطا
ترے آگے اور پیچھے دس گز تلک — کرے راستہ روشن اسکی چمک
تو اس شاخ سے مار اس کے تئیں — نہیں وہ مگر ایک دیو لعیں
بھی ویسا ہی یک تب پایا وہاں — تو مارا اسے ہو گیا وہ رواں
روایت ہی یہ بو ہریرہ ہمام — شکایت کیا پیش خیر الانام
رسول خدا اس کو فرمائے تب — کہ چادر کو اپنے بچھا دیجے اب
پھر فرمائے اسکو لپیٹ دیجیے — کیا بو ہریرہ اسی طرح سے
سو برکت سی ہی ہاتھ کی شاہ کے

اسی سے ہر اک جنگ میں وہ مدام — تھا کفار کا کام کرتا تمام
کبھی تیغ وہ نہ خمیدہ ہوئی — مگر اس کو غالب ہی کرتی رہی
یہ حضرت کے تھا ہاتھ کا معجزہ — سنو نام اس تیغ کا عون تھا
بھی عبد اللہ ابن جحش کے تئیں — بروز احد سید المرسلیں

معجزہ ۷۸

نماز عشا اس نے حضرت کے ساتھ — گزاری ہے مسجد میں آ ایک رات
قتادہ تردد میں ڈوبا رہا — کہ کسطرح میں پہنچوں گھر اپنے جا
بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے — یہ تیرے لیے راہ میں مشعل بنے
بھی فرمائے جب گھر کو پہنچیگا تو — وہاں کالا ایک سانپ دیکھیگا تو
قتادہ لے وہ شاخ جب چلدیا — تو دس گز تلک رستہ روشن رہا

معجزہ ۷۹

خلل ہے بہت حافظہ میں مرے — حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے
کیا یونہی پھر وہ شہ کائنات — بھرا لیے وہ چادر پہ تب اپنا ہاتھ
ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھتا — ملا اسکو یک شمہ برکات کا
علوم اس کو محفوظ رہنے لگے

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دیے گئے تھے۔ ویسے ہی ہمارے حضرت کو دیئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر

اگر چہ کہ آدم کو رب ودود — کیا دست قدرت سے اپنے نمود
مگر نور سے اپنے رب غفور — نکالا ہمارے پیمبر کا نور
قلم بھی وہی ہے چنانچہ نبیؐ — کہے صاف اپنے حدیثوں میں بھی
فرشتے جو آدم کو سجدے کیے — وہ تھا نور حضرت کے ہی واسطے
جو تعلیم اسماء کی آدم کو تھی — روایت کیا جانیے و بلی
تھی جا لانکہ وہ ما و طین میں ابھی — اور اسما بھی سب انکی تعلیم کی

کیا نفخ روح جسم میں خاک سے — ملا اس کل تن عالم پاک سے
اسی کو کہیں صوفیہ عقل کل — اسی کو کہیں روح شاہ رسل
بھی اس روح کل میں نبی کے خدا — ہے ایمان حکمت کو ہی بھر دیا
جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر — کیا جو ہر روح میں بھی اثر
نبی بولے مجھ کو دکھایا ہی رب — تماثیل کو میری امت کے سب
یہاں دیکھیے غور کرکے ذرا — صفی کو فقط علم اسما کا تھا

یہ حضرتکو اس علم اسما کے ساتھ
زیادہ دیا حق نے علم ذوات
مسمیٰ ہی مقصود ہے اسم سے
والا فقط اسم سے کیا ملے

اور ادریس کو حق جو رفعت دیا
رفعنا مکاناً علیاً کہا
یہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا
کہ معراج میں اس مکاں لے گیا

کہ کوئی نبیؑ یا فرشتہ کو بھی
وہاں پر گذرنے کو طاقت نہ تھی
اگر چیکہ کشتی جو تھی نوحؑ کی
نہیں ڈوبی ہرگز رہی تیرتی

یہ حضرت کے بس ایک فرمان پر
ہے پانی پہ پتھر چلا تیر کر
عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں
کہ پانی میں لکڑی تو ڈوبی نہیں

ہے مروی کنارے پر یک نہر کر
رسولؐ خدا رکھے تشریف تھے
تھا واں عکرمہ بن ابو جہل بھی
کہا یوں کہ گر آپ سچے نبیؐ

تو پتھر یہ پانی پہ بلوا ئیو
چلے تیر کر اور نا غرق ہو
اشارت کی اک اس کو جب شاہ نے
اکھڑ اپنی جا سے لگا تیرنے

ٹھہر روبرو جا کے حضرت کے پاس
گواہی رسالت پہ دے لے پھر اس
اشارہ کئے جب نبیؐ دوسرا
چلا تیرتا یونہی پھر اپنی جا

براہیم کو حق جو خلت دیا
سو حضرت کو اپنی محبت دیا
کیا آپ کو یعنے محبوب خاص
مقام شفاعت کا بھی اختصاص

براہیم پر آگ نمرود کی
جو اللہ نے فضل سے سرد کی
سو حضرت پہ بھی سرد آتش ہوئی
بجھی آتش جنگ کفار کی

بجھی آتش تھی شرک اور کفر کی
یہ آتش ہے اک آتش باطنی
کئے ہیں آتشی ظاہری کو بھی سرد
ہوئی آپ سے وہ سلام اور برد

کہ معراج کی شب کئے جب گذر
ہوا تھا گزر کرۂ نار پر
ہوئی سرد وہ آپکے واسطے
نہ تھا کچھ اثر اس کا اسبھی لئے

بھی انسؓ نسائی روایت کیا
محمد جو تھا ابن حاطب کہا
کہ یک دیگ جو جوش تھی کر رہی
قضارا لڑکپن میں مجھ پر پڑی

جلا پوست تن کا تو والد مرے
مجھے پاس حضرت کے تب لیگئے
لعاب شریف اپنا تب آپ نے
جلا تھا جو تن میرا اسپر ملے

اسی وقت پائی تھی میں نے شفا
نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا
براہیم تیشہ سے توڑے بتاں
اشارے سے لکڑی کے توڑے یہاں

بتاں تھے جو کعبے میں کفار کے
کئے انکو مضبوط تھے شیش سے
سو لکڑی تھی حضرت کے اک ہاتھ میں
اشارہ اسی سے کئے ہیں انہیں

تو یک یک اشارے سو حضرت وہیں
لگا ٹوٹنے سرنگوں بر زمیں
تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزا
ید اللہ میں قوت ہے ربانیہ

جو موسیٰ کو حق نے دیا تھا عصا
کہ ڈالے زمیں پر تو ہوا اژدہا
اگر چیکہ ہے وہ بڑا معجزہ
یہ وہ جانور بات کرنا نہ تھا

سو ویسا ہی اک بلکہ اس سے بڑا
دکھائے ہمارے نبیؐ معجزا
چنانچہ وہ لکڑی کہ جسکے اُپر
پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر

جدائی سے حضرت کے اقدام کی
وہ بس شور و فریاد کرنے لگی
بھی حضرت سے وہ صاف کرتی تھی بات
یہ ذکر آگے گزرا ہے در معجزات

لکھا اپنی تفسیر میں فخر دیں
کہ یکدن ابو جہل مردِ لعیں
کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر
لگے زخم تا آپ کے جسم پر

نظر آئے تب اسکو دو اژدھے
دو بازوئے حضرت پہ بیٹھے ہوئے
لگا دیکھکر دوڑنے وہ وہیں
کریں تا نہ وہ لقمہ اسکے تئیں

ید بیضا تھا گرچہ موسیٰ کا ہاتھ
وہ اک نور تھا جو رہا انکے ساتھ
یہ حضرت ہمارے ز سر تا قدم
تھے اللہ کے نور سر تا قدم

کہ پشتوں میں باپوں کے آدم سے لے
شکم میں بھی ماؤں کے سب آپ کے
وہی نور آیا ہے یاں نقل کر
ہوا پدر و مادر سے بس جلوہ گر

کمی کیا یہاں نور کی بے قصور
شب تار میں سیّدِ کائناتؐ
صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو
تو یک نور اس جا چمکنے لگا
وہ حضرت سے جب لے کے رخصت گیے
تو اسکے لئے رہ میں اس کا عصا
جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ کلیم
روایت بھی اس طرح آگئی ہے
جو دریا زمیں پر بہت ہے بڑا
جو موسیٰ نے اعجاز سے بید رنگ
حجر یکطرف بلکہ شاہِ جہاں
عجب تر ہے یہ راہ سے عقل کے
بھی موسیٰ نبی سے خدائے انام
تھا معراج موسیٰ سرِ طور پر
فصاحت جو رکھتے تھے ہاروں نبیؑ
احادیث کو آپ کی دیکھئے
تہا اعجازِ یوسف جو حسن و جمال
صباحت تھا یوسف کا حسن و جمال
اندھیری میں تشریف لائیں اگر
تبسم کیے چمکی اک روشنی
لگا دیوے یک لکڑی سوکھی اگر
کہ وہاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر
تھا منہ اسکا چھوٹا نجاتا تھا سر

چمکتے ہیں ہیں ہزاروں سے نور
دئے شاخ خرمہ قتادہ کے ہاتھ
کہ دعوت کرے جا کے یک قوم کو
یہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا
وہ ہر دو کے بھی ہاتھ میں تھے عصے
اسی طرح مشعل سا روشن ہوا
تو چیرے قمر کو رسولؐ کریم
کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے
سو ہے سامنے اسکے یک قطرہ سا
نکالے ہیں پانی کے چشمے ز سنگ
کئے انگلیوں سے ہیں نہریں رواں
ہو نہریں رواں گوشت اور پوست سے
سرِ طور پر جو کیا تھا کلام
ہے معراجِ حضرت سرِ نور پر
سو وہ جانو عبری زبانیں ہی تھی
فصاحت بلاغت کو قانون سے
بوجہ تمام و بوجہ کمال
ملاحت تھی حضرت کا حسن و جمال
تو مہتاب نکلے سا آویں نظر
ملی سوزن اس جا جو تھی گم ہوگی
تو سر سبز ہوتی وہ اور بار ور
تو پتھر یہاں ہوتا تھا نرم تر
کیا حق وہ پتھر کو پھر نرم تر

نہ تعمیم اس ہاتھ میں نور کی
سو وہ رہ میں مشعل ہی روشن ہوی
نشانی وہ یک چاہ تب شاہ نے
بخاری میں مذکور ہے جانئے
عصا ایک کا رہ میں روشن ہوا
روایات ایسے بہت آئے ہیں
تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں
کہ ہے درمیانِ زمیں آسماں
فلک پر گئے جب رسولؐ کریم
ہمارے پیمبر نے بھی سنگ سے
اگر پانی پتھر سے جاری کئے
روایت جو اسباب میں آئے ہیں
کیا بات حضرت سے بر آسماں
بہارِ نبوت ہیں ہے دیکھئے
ہیں حضرت بھی عربی زبانیں فصیح
تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
شمائل کو حضرت کے دیکھیں اگر
تھا حضرت کے چہرے پہ وہ آفتاب
اندھیرے مکاں بیچ خیر البشرؐ
جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزہ
سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
چنانچہ روایت کیا یہ نعیم
باسماں نبیؐ آہیں داخل ہوئے

ہے تقسیم اس ہاتھ میں نور کی
روایت یہ اوپر بھی لکھی گئی
میانِ دو چشم اسکے انگلی رکھے
کہ دو شخص حضرتؐ کے پاس آئے تھے
جب ایک دوسرے سے جدا ہو چلا
جو تقسیم نور آپ فرمائے ہیں
مگر یہ تصرف ہے بر آسماں
بڑا ایک دریائے مکفوف جاں
سو چیری گئی تب وہ بحرِ عظیم
نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے
عجب کیا ہی وہ جنس ہے ارض کے
سو چند انسے ہم آگے ہی لائے ہیں
پرے عرش کے عالم لامکاں
جو باتیں ہوئیں راز کی آپ سے
نہ رکھے کوئی ایسی فصاحت صریح
فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ
ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر
کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب
ہیں تشریف لے آئے یکوقت پر
لگا ہاتھ تو نرم لوہا ہوا
بل افضل تر اس سے بھی ظاہر ہوے
گئے غار کو جب رسولؐ کریم
رکھے سر سنگ استراحت کئے

نشاں آپ کے بازوئے پاک کا — تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا
سواری کا جو خاص تھا جانور — ہیں باندھے اسی سے وہ خیر البشر
ٹلے جہاز کے بیٹھے جو خشک تھا — سو سرسبز فی الفور وہ ہو گیا
تھی ناگاہ نزار اُم معبد کی شاۃ — بھی سوکھا تھا کاس اسکا ای نیکذات
بلا شبہ اعجاز داؤد سے (بڑی) — کہیں غلبہ رکھتے ہیں یہ معجزے (فضل)
یہ حضرت سے آکر کئے ہیں کلام — پرندے پرندے بہ عجز تمام
کہ تسبیح کئے کنکر اس شاہ کے ہاتھ — شتر اور ہرنی بھی کی اس سے بات
کیا عرض کچھ سن کے بولے نبیؐ — کہ ایذا دیا اس کو تم سے کوئی
روایت بہت ایسی مشہور ہیں — کتابوں میں منقول و مذکور ہیں
یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق — جو کرتی تھی وہ سیر نیلی رواق
گئی یکیکے حضرتکو زیں فرش خاک — بیک طرفۃ العین تا عرش پاک
روایت ہی اس شاہ کے روبرو — بوقت نماز آیا شیطان جو
بندھائے ہیں مسجد کے اک کھام سے — تا اطفال آ اس سے بازی کرے
تھا جنوں کا لشکر سلیماں کا — یہ حضرتکا لشکر فرشتونکا تھا
کریں شاہی باز ہدکو اختیار — خوشی سے لئے زہد شاہ اخیارؐ
سو حضرت سے اس قسم کے معجزات — بہت سے ہوئے واقع ای نیکذات
یہ چرخ چہارم جو عیسےٰ گئے — تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
تھے حضرتکی یکذات میں وہ تمام — بلکہ ان سے بھی بڑھکر علیہ السلام
کوئی ان سبھوں کو کہاں تک لکھے — کہ خارج ہیں امکان تحریر سے

بھی بیت مقدس کا اک سنگ بھی — ہوا نرم جیسے خمیر لے زکی
روایت ہی پتھر پہ نقش قدم — تھا اٹھا نہ بالو پہ اے محترم
بھی پیر زمیں میں وہ جب کو ئیلا — تو اس سے وہیں جھاڑ پیدا ہوا
لگا اسکو جب دست شاہ جہاں — ہوں دودھ کی نہریں اس سے رواں
سلیماں کا تھا جو یہ معجزہ — پرندے کلام ان سے کرتے تھے آ
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام — ہوا جبکہ سنگ و شجر سے کلام
ہے مروی پرندہ بھی اک آن کر — لگا کہنے حضرت کے اطراف پر
کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا — اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا
تھا بار اسفر سلیمان کا — کہ لیجاتا تھا تخت انکا اڑا
تک تازو اور اسکی تھی جو گریز — تھی بار سے بھی بلکہ بجلی سے تیز
مسخر تھے شیطاں سلیمان کے — کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے
دیا اس پہ قدرت نبی کو خدا — سو حضرت نے اسکو مسخر کیا
سلیمان جنوں سے خدمت لئے — یہ حضرت مسلمان انکو کئے
سلیماں کو شاہی دیا تھا خدا — یہ حضرت کو انہیں مخیر کیا
بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کئے — بھی کوڑھی جذامی کو اچھے کئے
چنانچہ بیاں اسکا آگے ہوا — بہت سے روایت کا املا ہوا
غرض انبیا میں سبھی جو کہ تھے — فضائل کمالات اور معجزے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ یک شمہ ہے میں نے جو یاں لکھا — یہ بس ایک قطرہ ہی اس بحر کا

حضرت کے خاص ایسے معجزات جن کو خصائص کہتے ہیں کسی نبی کو ان میں شرکت نہیں۔

کئی نعمتیں جبکہ رب العلا — دیا تھا جو حضرتکو اور دیوگا
ہے بیرون عقل و قیاس و گماں — نہ اسکو احاطہ کرے ہی بیاں
پر اک بات معلوم یہ کیجئے — کہ محبوب کوئی کسی کو رکھے

دیا یعنے دنیا میں جو نعمتیں — بھی دیگا قیامت میں جو کچھ انہیں
مگر اسکا کچھ مختصر کر بیاں — ذرا سنئے تحریر کرتا ہوں یاں
تو ممتاز کرتا ہے سب میں انسے — بہت اس پہ الطاف اپنے کھے

کیے اکثر اشیا میں بس اسکو خاص　　عنایت کرے اسکو اک اختصاص
کہ ظاہر ہو تا اسکی محبوبیت　　بھی لوگوں کو ہو اس سے اک معرفت

یقیناً ہیں جب سرور انبیا　　حبیب اور محبوب رب العلا
خدا ان کو از راہِ لطف و عطا　　خصائص بہت سی عنایت کیا

ہو عالم میں تا اختصاص آپ کو　　کیا اس لیے سب سے خاص آپ کو
خصائص وہ دو قسم ہیں جانیے　　دیے تھے جو حضرت کو اللہ نے

ہیں قسم اول کے خصائص وہی　　ہو دخل انہیں دوسرے رسولوں کو بھی
پر ان سے جو ہوں زائد و خوب تر　　کیا تھا عنایت بہ خیر البشرؐ

خصائص جو ہیں دوسری قسم کے　　وہی ہیں جو حضرت کو حق نے دیے
مگر کوئی رسولؐ و نبیؑ کے تئیں　　یقیں انمیں کچھ دخل و شرکت نہیں

یہ ذاتِ مبارک پہ حضرت کی ہی　　ہیں مخصوص تر وہ خصائص سبھی
چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو　　نظر آتا جس طرح سے روبرو

اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے　　نہ دیوار و دوری کا پردہ رہے
بھی کرتے نظر جونکہ در روشنی　　نظر کرتے یونہی اندھیرے میں بھی

لعابِ مبارک بھی اس شاہ کا　　یقیں کھارے پانی کو میٹھا کیا
لعابِ مبارک میں تھا یہ اثر　　چکھاتے اسے چھوٹے بچے کو گر

تو وہ سیر رہتا تھا اسدن تمام　　نہیں دودھ چاہتا تھا وہ تا بشام
نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ　　نہیں تشنگی سے تڑپتا تھا وہ

جو تھے اہل بیتِ رسولِ خدا　　گرفتار در صدمۂ کربلا
سو بچوں سے بس انکے اسبات کا　　یقیں بارہا تجربہ ہو چکا

کہ طفلی کی حالت میں شبیرؑ کو　　لعاب اپنا حضرت چکھاتے تھے جو
وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا　　کہ واقع ہوا صدمۂ کربلا

جو اطفال ہوتے تھے تشنہ دہاں　　چوساتے جبیں انکو اپنی زباں
تو بچوں کو تسکیں ہوتی تبھی　　نہ ہوتے تھے وہ مضطر از تشنگی

تھے حضرت کی بغلیں سفید اور صاف　　تھے شفاف آئینہ سا بے خلاف
نہ تھا بال کا انمیں نام و نشاں　　بھی خوشبو مہکتی تھی ان سے عیاں

تھا آواز میں شہ کے یہ معجزا　　کہ اسقدر وہ دور جا پہنچتا
یقیں دسویں حصے تلک اسکے بھی　　کسی کو نہ آواز پہنچے کبھی

اگرچہ کہ سوتی تھی آنکھ آپکی　　پہ بیدار رہتا تھا قلب نبیؐ
جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں　　کبھی عمر میں آپکے بالیقیں

طہارت تھی یہ باطنی ظاہری　　ہوا احتلام آپ کو نہ کبھی
تھا عرقِ بدن رشکِ عطر و گلاب　　کہ تھے مشک و عنبر بھی رو در حجاب

کسی رہ سے وہ سید المرسلیںؐ　　اگر ہوتے تشریف فرما کہیں
مہکتی تھی اس راستے میں تمام　　وہ خوشبو معطر ہو جس سے مشام

اسی سے سمجھتے تھے سب خاص و عام　　کہ گزرے ہیں اس رہ سے خیر الانام
براز آپ کا بھی کوئی آدمی　　نہ دیکھا ہی روئے زمیں پہ کبھی

نکلتی زمیں شق ہو اس کو بھی　　مہکتی وہاں بوئے خوش مشک کی
ہوئے جبکہ پیدا شہِ انس و جاں　　درخشاں ہوا ایک نور ایسا واں

عمارات آئیں نظر شام کی　　یقیں آپ کی والدہ کو تبھی
زمیں پر فلک سے ملک آئے ہیں　　بھلاتے ہیں حضرت کی جھولے کی تئیں

بھی جھولے ہیں آ چاند حضرت کے سات　　روایت سے ثابت ہی کرتا تھا بات
بھی حضرت اشارہ تھے کرتے جدھر　　وہ ماہِ منور تھا جھکتا ادھر

اگر دھوپ میں جاتے حضرت کہیں　　تو ابر آن کر سایہ کرتا وہیں
لباسِ مبارک پہ بھی آپ کے　　نہ مکھی نہ مچھر کبھی بیٹھتے

بھی مرکب پہ رہتے تھے جبتک سوار　　نہ کرتا وہ پیشاب و بعد آشکار
بھی روحِ شریفِ نبیؐ اور ا　　کیا پیدا آگے سبھوں کے خدا

ندائی الست آپ سے ہی خدا
کیا پہلے از راہ لطف و عطا

جواب اس ندا کا یہ لفظ بلٰی
دئے سب سے پہلے شہ انبیا

بھی وہ رتبۂ عالی معراج کا
خدا خاص بس آپ کو ہی دیا

کہ ساتوں سموات کا سیر دور
پرے عرش کے بھی گذرنا بفور

سواری بھی بر پشت یکراں براق
جو آگے گذری بر چرخ نیلی رواق

کریں قاب قوسین تک بھی خرام
دنی اور تدلّی کا پاویں مقام

یہ خاص ہیں ذات سے آپکی
نہ دخل اسمیں رکھتا ہے کوئی نبیؐ

ملائک لئے شمشیر و تیر و تبر
سوار ابلق اسپوں کے ہو پشت پر

فلک سے زمیں پر جو نازل ہوئے
بھی لشکر میں حضرت کے داخل ہوئے

کئے فوج کفار سے کار زار
ہے مخصوص یہ بھی شاہ خیار

اشارہ کئے شاہ انگلی سے جب
فلک پر دو ٹکڑے ہوا چاند تب

دعا سے بھی شہؐ کے علانیہ خوب
کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

اور ایسے عجائب کئے معجزے
ہیں مخصوص حضرت کے ہی ذات سے

وہ فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت میں ملینگی۔

بھی دیویگا اللہ جو نعمتیں
رسولِ خدا کے تئیں حشر میں

نہ پاویگا اس قدر کوئی نبیؐ
نہ ہوگا مقرب بھی ایسا کوئی

کہ اول اٹھیں قبر سے آپ ہی
اول ہوش میں آئینگے آپ ہی

براق اوپر اسوار کروا انہیں
لے آوینگے جب عرصۂ حشر میں

فرشتے جو باندھے رہیں گے قطار
جلو میں رہیں ان کے ستر ہزار

لے آئیں گو اس عزت و شان سے
یہ توقیر کرسی پہ بٹھلائیں گے

وہ کرسی رہیگی کہاں جانئے
کہ سیدھے طرف ہی عرش کے

مقام اک جو محمود ہے اسکا نام
سو حضرت کو ہی دیگا رب الانام

کریگا خدا آپ کو ہی عطا
بمیدان محشر لوا احمد کا

کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب
کھڑیں انکے سایہ میں ہی آکے تب

سبھی انبیا اپنی لے امتیں
ادب ساتھ حضرتؐ کے پیچھے چلیں

یہ حضرت ہی لے اپنی امت کا نام
سبھوں کے چلیں آگے با احترام

بھی دیدار پر نور اللہ کا
شروع آپ سے ہی وہاں ہوویگا

شفاعت کا در آپ ہی کھولدیں
تو اسدم شفاعت کی دہومیں مچیں

بھی حضرت ہی اس وز پل کے اوپر
کریں برق سا سب سے آگے گذر

جگر پارہ اور نور عین رسولؐ
جو خیر النسا ہیں جناب رسولؐ

کریں پل کے اوپر گذر آپ جب
کریگا خدا حکم لوگوں کو تب

کرو بند آنکھ اپنے تم خوب تر
کریں فاطمہؓ تا کہ پل سے گذر

یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب
کرینگے وہیں بند آنکھوں کو تب

بھی پہلے وہی سید المرسلیں
کھلا دیویں باب بہشت بریں

وسیلہ کا درجہ جو ہو گا بڑا
ملے خاص حضرتؐ کو روز جزا

وہ ہے درجہ ایسا بلند اور قوی
سوا انکے پاوے نہ دوسرے نبیؐ

وسیلہ کسے کہتے ہیں جان لیں
کہ حضرت کا یہ رتبہ ہے حشر میں

کہ حضرت کو قرب خدائے قدیر
ہوا ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر

شریعت میں بھی آپکی چند چیز
جو رکھتے ہیں تخصیص اے باتمیز

کریں ذکر انکا تو ہووے طویل
یہاں انکا کرتا ہوں ذکر قلیل

کہ حضرت کے خاطر غنیمت کا مال
خدائی تعالی کیا ہے حلال

بھی حضرت کے خاطر اے فرزند پے
لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے

کہ تا امتی انکا جاہے جہاں
بلا شک نمازیں گذاریں وہاں

تیمم لئے ہر زمیں کی بھی خاک
ہوئی انکی امت کیخاطر ہے پاک

وضو بھی اسی طرح اے بانیاز
اسیطرح بھی پنجگانہ نماز
اذاں اور اقامت بھی اے باصفا
بھی آمین اور سورۂ فاتحہ

بھی جمعے کا جو روز فیروز ہے
اجابت کی ساعت جو اس روز ہے
بھی رمضاں میں جو قدر کی رات ہے
اور اس رات نازل جو برکات ہے

یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے
سوا انکے ہیں اور خصائص کئے
یہ تھوڑے خصائص ہیں جو ظاہری
جو مجمل یہاں میں نے تعداد کی

خصائص مگر باطنی بے شمار
جو ہیں حسب درجات شاہِ خیار
تجلی ازاں جملہ انوار کی
ترقی بھی معراج اسرار کی

عروج و نزول و شہود و فنا
فناء الفنا اور بقا ذات کا
ہیں حضرت کے امت میں جو کاملیں
رہِ حق کے ہیں سالک و واصلیں

جو ماریں سلوک طریقت میں دم
چلیں آپ کے ہی قدم بر قدم
کئے اتباع سنن اس قدر
چلے انکا نقش قدم دیکھکر

سو حضرت سے ہی اسکے لاہیں ملیتہ
بلند تر مقامات اور واردات
سو یہ بھی خصائص ہے حضرت کے ہے
نہ اوروں امتوں کو ملی ایسی شئے

علوم اولین آخرین کے تمام
معارف لدنی جو ہیں لا کلام
دیا آپ کو جو خدائے متیں
سو کچھ ان کو حد و نہایت نہیں

خصائص کا شہ کے بیاں یہ سبھی
عزیزیہ تفسیر سے نقل کی
کہ تا عقل کامل سے یہ سوچئے
کہ ذاتِ نبی میں خصائص جو تھے

دلائل یہ انکی رسالت کے ہیں
براہین یہ انکی نبوت کے ہیں
کریں غور مخصوص اہل کتاب
خصوص انہیں ہیں جو کہ نصفت مآب

ذرا علم اور عقل سے دیکھئے
نگر زیں پر انصاف کی راہ سے
کہ غیر پیمبر کو کب دینگے ہاتھ
خصائص جو ہیں ایسے اور معجزات

محمد تھے بے شک رسول خدا
رسول خدا سرور انبیا
تہی تو دئے ہاتھ یہ معجزے
خصائص جو دوسرے نبی میں تھے

وہ بسیار ہیں انکو گر سب لکھے
تو یک دفتر اس کو جدا چاہئے
بطور نمونہ مگر میں یہاں
یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں بیاں

کہ خالی نباشد جنان السیر
زحالاتِ اعجازِ خیر البشر

خاتمہ در تضرع و ابتہال بہ بارگاہِ ایزد متعال جلت قدرتہٗ

بحمد اللہ یہ نسخۂ معجزات
جو ہیں معجزات شہ کائنات
بہ اعجاز آں خاتم الانبیاء
ہوا ثابت ختم اس پہ اب ختم کا

الٰہی اسے فضل سے کر قبول
بھی مقبول درگاہ حضرت رسول
یہی توشہ یک بس ہے عاصی کیلئیا
عمل جب نہو خیر جز سیئات

میں جب ابتغاء وسیلہ کیا
کہ لاؤں ترے پاس روز جزا
نپایا بجز اسکے وسیلہ کوئی
جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی

نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا
نہ سرمایہ شغل عبادات کا
بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر
کہ ہے بے سر و پا و بے بال و پر

مگر دلمیں رکھتا ہی یک تیرا نام
بھی تیرے معظم پیمبر کا نام
نہیں پاس میرے مگر تیری آس
تو ہی ڈوبے ہر اک نراسی کی آس

خبر تو نے ہی دی ہے اے رب ناس
میں تنہا ہوں دل شکستہ کے پاس
میرا شیشۂ دل تو ہے چور چور
ولے معصیت کے سبب سے ہوں دور

غفوری کو کام اپنے فرمائیے
جمال اپنی رحمت کا بتلائیے
گناہوں سے گو بندہ آلندہ ہے
یہ آلودۂ عرق شرمندہ ہے

خطا پر نہ میری نظر کیجئے
پہ رحمت پہ اپنی نظر کیجئے
گنہ گرچہ میرا کہیں ہے بڑا
پہ رحمت سے تیرے نہیں ہے بڑا

کشادہ ہے عاصی کا دستِ دعا ۔ پسارا ہے ہاتھ اپنے اوپر اٹھا ۔ اجابت کی دے کامیابی مجھے ۔ مقاصد کی دے فتح یابی مجھے
اجابت کا دیجے دعا میں اثر ۔ مرا جامِ مقصود لبریز کر ۔ تری ذات ہی بادشاہ وغنی ۔ ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی
تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو ۔ تو چاہے تو یک ذرہ خورشید ہو ۔ تو ہے دستگیر فرو ماندگاں ۔ تو ہے چارۂ جملہ بیچارگاں
سوا تیری درگہ کے جاؤں کہاں ۔ میں رُوئے نیاز اپنا لاؤں کہاں ۔ دے توفیق مجھ کو عبادات کی ۔ عبادت میں لذت مناجات کی
ہو ہر شغل قرب نوافل مری ۔ ہو قرب فرائض فرائض سبھی ۔ فنا ہو وہاں فعل و ذات و صفات ۔ یہاں باقی فعل و صفات و ذات
ہو جب نفی کے بعد ایسا ثبات ۔ میسر ہو تب جاودانی حیات ۔ مرے قال کو حال سے کر بدل ۔ سلوک مقامات کا دے عمل
دے مجھ کو حیات اندر ایسی ممات ۔ کہ وہ موت ہو جاودانی حیات ۔ نہ وہ موت لیجاوے جو گور میں ۔ یہ وہ موت لیجاوے جو نور میں
ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر ۔ کہ قرب فرائض پہ ہو ختم سیر ۔ صلوٰۃ و سلام خدائے انام ۔ ہمارے پیمبر پہ ہووے مدام
عروجی نزولی جو ہیں قرب چار ۔ ہوئے جسکے خاطر ہیں دار و دیار ۔ بھی سب آپ کے آل و اصحابؓ پر ۔ ہو نازل خدا سے یہ شام و سحر

تاریخ اختتام رسالۂ معجزات خیر الانامؐ

چمن معجزات حضرت کا ۔ حضرت خاتم الرسالتؐ کا ۔ باغ دایم بہار ہے کیا ہے ۔ رنگ رکھتا ہے کس نضارت کا
نسخۂ معجزات یہ اپنا ۔ شمہ یک معجزات حضرت کا ۔ ایک گلدستہ اس گلستاں کا ۔ ایک قطرہ اس ابر رحمت کا
رنگ و بوئے ختام مسک لیا ۔ شکر بے حد ہے رب عزت کا ۔ حق کی قدرت کا جب شمہ ہے ۔ معجزہ صاحب النبوت کا
بالبدیہ اسکا سال بلبل دل ۔ بولا صوفی کرشمہ قدرت کا

قصیدہ متضمن التجا بہ درگاہ سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا

یا رسول خدا کرم کرنا ۔ رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا ۔ عین رحمت ہے خاص ذات تری ۔ رحم و لطف و کرم اعم کرنا
تا ہو یہ نا تمام مرد تمام ۔ فضل اے مظہر اتم کرنا ۔ دولت علم وحدت و کثرت ۔ کر عطا مجھ کو محتشم کرنا
جہل کی ظلمتوں سے کر باہر ۔ علم حق میں مجھے علم کرنا ۔ سیر دور رہ عروجی میں ۔ رہنما آپ کا قدم کرنا
در عبادت بشکل دال سجود ۔ الف قد کو میرے خم کرنا ۔ دل ہے میرا جو کلبۂ احزاں ۔ اس کو جوں گلشن ارم کرنا
لب رشک مسیح سے اپنے ۔ دل مردہ پہ میرے دم کرنا ۔ سفرۂ فیض سرمدی سے ترے ۔ بذل یک فضلۂ نعم کرنا
دل پریشاں ہے تفرقہ میں مرا ۔ جمع سے اسکو منتظم کرنا ۔ کرے اثنینیت کا جو اقرار ۔ ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا
جمع اضداد کا دے علم مجھے ۔ عینیت غیریت بہم کرنا ۔ تا بوحدت شہود کثرت ہو ۔ دل صوفی کو جام جم کرنا
کہ مرے لوح دل سے جہل کو حک ۔ حرف علم اللدن رقم کرنا ۔ صفوۂ دل سے حرف شرک وجود ۔ محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ
کر کے فانی مجھے خدا میں ہی

نقش کی طرح مرتسم کرنا
یہ خودی کی بنا ہدم کرنا
حشر میں ہو مجھے الم سے نجات

حجب کثرت کیانی کا
اپنی تریاق سے شفاعت کے
داخل جنت ارم کرنا

مرتفع مندفع ظلم کرنا
اثم صوفی کا دفع سم کرنا

قصیدہ نعتیہ از حضرت مولانا صوفی قدس سرہٗ

تجھ سا حبیب خالق داور نہیں کہیں — تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں — تجھ سا محیط نور کا گوہر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہم نے عالم تقدیر سیر کر — بے عکس شخص تجھ سا مقدر نہیں کہیں
چمکے ستارگان نبوت ہزار ہا — لیکن ترے سا ماہ منور نہیں کہیں
والشمس تیرے مصحف رخ کا ہے نقطہ ایک — ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحٰے — ایسا رخ مبارک و انور نہیں کہیں
مانند تیرے گیسو کے واللیل سے شبیہ — گیسوئے عنبرین و معطر نہیں کہیں
تیرے ہی نور حسن کا یوسف تھا جلوہ ایک — ایسا جمال معجز و دلبر نہیں کہیں
ہفت آسمان و کرسی و عرش بریں کے فوق — سیار تجھ سا روئے زمیں پر نہیں کہیں
پہنچے وہاں کہ روح قدس کو نہ ہو گزر — قالب سا تیرے جسم مطہر نہیں کہیں
آدم سے تا مسیح رسل جس کے ہیں ثمر — ایسا شجر جہاں میں مثمر نہیں کہیں
تعبیر تیرے ید کی یداللہ سے ہوئی — یوں دست حق سے دست معبر نہیں کہیں
مظہر وجود حق کا ہے مظہر ہے خلق کا — مانند تیرے مظہر مظہر نہیں کہیں
وادیٔ قدس دائرہ قوس احد ہے طور — تجھ سا کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
منبر ہے قوس قاب عصا خطبۂ انا — ایسا خطیب و خطبہ و منبر نہیں کہیں
اسفار اربعہ کے عروج و نزول میں — تیرے قدم کے نقش سا رہبر نہیں کہیں
اجزا ہیں تیرے سارے رسل اور تو ہے کل — یک شکل میں ہزاروں پیمبر نہیں کہیں
نعلین تیرے عرش کیا اپنے سر کا تاج — ایسے نعال عرش کے افسر نہیں کہیں
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے — لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
محبوب کبریا کا کرے وصف جو تمام — ایسا بشر جہاں میں سخنور نہیں کہیں
کیجے کرم سے بندۂ صوفی کے دل کو صاف — اے شاہ مانند اسکے مکدر نہیں کہیں

آثارِ نبوت

١٣٥٦ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمدِ حق و نعتِ پیمبرؐ
بہ نزدِ اہل حق و عقل انصاف
مبارک ذات میں حضرت کے اے یار
پہ متعصب تھے یا بے عقل جو شوم
کئے اہل کتاب ایسے ہی بدخواہ
فریب و مکر سے دیتے ہیں دھوکا
سیر حضرت کا جانیں اور شمائل
فضائل سے رہیں حضرت کے آگاہ
جو حضرت کی سیر سے بے خبر ہے
معاذ اللہ معاذ اللہ منہا
تھا جب حضرت کا حمل با کرامت
ہے کفر و شرک کی جس میں حقارت
بھی دی کفار پر کیا فتح و نصرت

سنو اے مومنو اب گوش دھر کر
مسلّم ہیں مسلّم ہیں وہ اوصاف
نبوت کے وہ دیکھ اوصاف و آثار
رہے وہ دولت ایماں سے محروم
ہیں نکلے اس زمانے بیچ گمراہ
خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
علامات نبوت اور فضائل،
سیر حضرت کی دیکھیں گاہ و بیگاہ
تو اسکے حق میں جا تو یہ خطر ہے
پینہ ٹے اس سے ہر مومن کو مولا
بھی جب پائے ہیں سکھے ہیں ولایت
ظہورِ دین حق کی ہے بشارت
خدا نے آپ کو بعد نبوت

کہ حضرت کی نبوت کے علامات
جو تھے اہل کتاب انصاف آئیں
بلا شبہ و تعصب لائے ایماں
بھی نادانوں کو شبہے ڈال بسیار
کہ در تکذیب قرآن و رسالت
ہے لازم پس مسلمانوں کو اے یار
خصوص اس عصر میں اے نیک عنواں
زیادہ اس سے ہوتا نور ایماں
کہ در دامِ فریب و مکرِ کفار
ز آثار نبوت تم سنو سب
نظر آتے ہیں ارہاصات ایسے
سدا ہوتے رہے ظاہر جہاں میں
نہ تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال

جو عقل و نقل سے پائے ہیں اثبات
بھی عالم اور عاقل اور حق بیں
نجات اخروی کے پائے ساماں
ہوئے ہیں نارِ دوزخ کے سزاوار
رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
رہیں اسباب میں ہشیار ہشیار
محض از بہر حفظِ دین و ایماں
کریں ردِ دشمنِ دیں کا بہ اعلان
کہیں آ جاوے دھوکا کھا کے یکبار
دلائل تھوڑے کرتا ہوں بیاں اب
کہ تمہیدات ہیں پیغمبری کے
زمین و آسماں کون و مکاں میں
نہ تھی شاہی نہ دولت ملک و اقبال

کہ کی ہو اس سے تا تالیف عالم
ہوئے ہوں اس سے لوگ آکر فراہم

بتوں کی ہے پرستش پر یقیں تب
عرب تھے متفق پیر و جواں سب

تعصب اور تفاخر اور حمیت
فساد و فسق اور بغض و عداوت

ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر
نہ خوف آخرت تھا انکے دل پر

سوا ایسوں کو وہ پیغمبر خدا کے
ہیں راہِ راست پر کس طرح لائے

جو لایا حق طرف سے آپ نے دیں
اسی کے نشر میں با عز و تمکیں

تھی گر مقصود ان کو بادشاہی
تو رکھتے تھے یقیں اسباب شاہی

تھی دعوت نفس و شہوت توڑنے کی
بھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی

ہوئے سب دل سے اس سرور کے منقاد
ہو سب کے متفق آپس میں دل شاد

انہیں کی نصرت و یاری میں ہر آن
فدا اپنا کئے ہیں مال اور جاں

اٹھایا ہے انہوں نے رنج کیسا
خدا کی رہ میں خوں اپنا بہایا

نہ بر امیدِ طمع مال اور زر
کہ بخشے ان کو آئندہ وہ سرورؐ

ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونینؐ
تصرف انہیں کرتے خود تھے بے مین

بھی ادنیٰ اور اعلیٰ کو وہ سرورؐ
تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر

نہ حاصل ہووے از اسباب عقلی
نہ بن آوینگے از تدبیر فکری

تھی حضرت کو یتیمی اور اسیری
بھی تنہائی ضعیفی اور فقیری

یہ ہے واللہ فیضِ آسمانی
یہ ہے امر الٰہی کی نشانی

نہیں یہ قوت بشری کا ڈھب ہے
نہیں کوئی بھی اس پہ قادر غیر رب ہے

سلاطیں سے نہ کوئی تھا مددگار
نہ لشکر اور نہ فوجیں اور نہ ہتھیار

بھی بکہیر جاہلیت کے ہی عادات
بھرے تھے زشت انہیں بے نہایات

بھی امر خیر پر نا اتفاقی
بھی خونریزی دگر عادات باقی

بھی بکہیر خیر و شر سے بے خبر تھے
نہایت اہل شر اور بدگہر تھے

بھی کی کسطرح دین حق کی دعوت
ہوئے سب تابع احکام ملت

کیا کفار اور اشرار سے جنگ
نہیں اس سے ہوئے زنہار دل تنگ

نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت
نہ رکھتے فقر اور فاقہ کی رغبت

بھی فرماتے کرو طاعت خدا کی
صحابہ با ایں تکلیفات شرعی

دل ایسے آپکی الفت میں جوڑے
کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے

سنان و سیف اور تیر و تبر کے
مقابل سینہ و سر اپنا کر کے

نہ یہ تحصیلِ دنیا کا سبب تھا
کہ بخشے ہوں انہوں کو شاہ والا

دیا کچھ اس جہانمیں جاہ و عزت
ملے ان کو دیا ملک و ریاست

تونگر حکم پر تو آپ کے مال
تصرف کر کے لینا فقر کا حال

اگر عاقل کرے غور و تامل
تو سمجھے گا کہ ایسے کام بالکل

نہ مکر و فکر سے نہ زور و زر سے
نہ ملک و سلطنت کے کر و فر سے

خدا ہی تھا مددگار اور یاور
ہوا کام آپ کا بس سب سے برتر

نہ عادت بلکہ ہے یہ خرقِ عادت
بڑا یہ معجزہ ہے فی الحقیقت

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

معجزات عقلیہ

پس اس ہی طرح حضرتؐ سے ہمارے
ہوئے ہیں معجزے ظاہر بہت سے

وہ تھا حق جو دیا اگلے انبیا کو
سو تھے وہ معجزے سب ایک یا دو

تھے سب نو معجزے موسیٰ نبیؑ کو
نہیں اس سے زیادہ تھی کسی کو

کہ ہر ہر جنس میں کون و مکاں ہیں
ہوئے ظاہر زمین و آسماں میں

نبوت پر دلائل ہر نبیؑ کے
علانیہ انہیں کے معجزے تھے

تو لازم ان پہ ہے ایمان لاویں
بھی ہاتھ اپنا تعصب سے اٹھاویں

کوئی رکھتے تھے تین اعجاز کوئی چار
بھی کوئی پانچ چھ سات آٹھ یا کہ

پیمبرؐ کو ہمارے رب العزت
دیا ہے معجزات بے نہایت

اگر اہل کتاب انصاف رکھیں
ذرہ یہ کثرتِ اعجاز دیکھیں

نجات اُخروی کے گر ہیں خواہاں
محمدؐ مصطفےٰ پر لاویں ایماں

مسلمانو بصدقِ دل پڑھو تم
نبیؐ کے معجزے اکثر سنو تم

کہ اس سے ہوویگا بر وجہ کامل
بلاشک قوتِ ایمان حاصل

رسولؐ اللہ کے اعجاز انور
لکھے ہیں عالماں دو قسم اوپر

وہ اول معجزات عقلیہ ہیں
بھی دوم معجزاتِ حسیہ ہیں

کہ جو ہیں آپ کے حالاتِ انور
بھی سب اقوال اور افعال فاخر

اگر عاقل تامل انہیں لاوے
تو بیشک معجزہ ہر اک میں پاوے

علاقہ عقل سے رکھتے ہیں وہ جب
ہوویں اعجاز عقلی سے ملقب

ہیں سرورؐ کی نبوت پر مقرر
دلیلیں عقلیہ وہ سب سراسر

لکھے ہیں انکے چھے انواع اکمل
یہی ہے جان لیجے نوع اول

وجودِ پاک جب حضرت کا دیکھیں
تو دانشمند لوگ یہ بات سمجھیں

کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت
جہاں تھی ظلمت آبادِ جہالت

وجودِ پاک حضرت کا یقیں جان
ہدایت کا ہوا شمع فروزاں

تھی امیوں میں حضرت کی اقامت
نہ اہلِ علم کی حاصل تھی صحبت

چہل سالہ مبارک عمر عالی
یقیں ایسی ہی حالت پہ گذری

نہ پڑھتے تھے کتابیں شاہِ ابرارؐ
پڑھی جاتے نہ تھے موزوں اشعار

زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے
تو ہوتے بیش و پس الفاظ اسکے

بھی آپ ایسی ہوئی بستی میں پیدا
کہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا

ہو آیامِ گذشتہ سے خبردار
گزشتہ لوگ کے جانے ہو اخبار

نہ دوسرے شہر کو بھی جا کے حضرت
نہ رکھی تھی کسی عالم سے صحبت

کہ ہووے عالم و تورات و انجیل
کریں تا علم انکا اس سے تحصیل

خود انکا علم ہی جاتا رہا تھا
ہزاروں میں کوئی یک جانتا تھا

سو ایسے وقت میں اسکے مضامیں
بیاں اسطرح کرتے سرورِ دیں

یہودوں اور نصارا کے جو عالم
تھے موجود اندنوں اے ذوالمکارم

وہ سن حضرت سے بس حیرت میں آتے
کتب سے اپنے ہی الزام پاتے

یہی یہ پہلی ہے برہانِ نبوت
بڑی ظاہر ہے یہ شانِ نبوت

بغیر از سیکھنے کے علم حضرت
ہے کس درجہ کو پہنچا لے نہایت

عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر
پڑے تھے شرک و فسق و جہل اندر

انھوں نے آپکی جب پائی صحبت
فقط حضرت کی صحبت کی بدولت

عمل اور علم میں حق کے کرم سے
تعالی اللہ کس درجہ کو پہنچے

تھے کس پستی میں پائی کیا بلندی
بھی لی کیا پاس حق کے ارجمندی

ولایت قطبیت ابدالیت کے
مناصب عالیہ صدیقیت کے

ملے ان کو بلا کسبِ ریاضت
فقط از پرتوِ فیضانِ صحبت

صحابیت کا درجہ سب سے اعلیٰ
نصیب انکے کیا ہے حق تعالیٰ

جو کرتے حکم وہ سالارِ ابرار
دیا کرتے بھی جن باتوں سے اخبار

بلاشک تھا وہ واقع کے مطابق
بھی عقل و نقل کے رہتا موافق

ہو جسکو عقل کی پوری رسائی
وہ جانے ہے یہ تعلیمِ الٰہی

جو حضرت لائے ہیں دین و شریعت
بھی کی ہے جسطرف لوگوں کو دعوت

وہ ہے توحید اور طاعات اخلاق
بھی ہے تادیب اور تہذیب اخلاق

بھی اصلاحِ معاش اسمیں ہے حاصل
بھی اصلاحِ معاد اسمیں ہے کامل

نہیں ہے اتباعِ نفس و شہوات
نہیں تن پروری کی اسمیں حاجات

نہیں ناز و تنعم اور تجمل
ہے بلکہ زہد و ایثار و تبذل

یہ ہی صدقِ نبوت کی علامت
یہ سچا دین ہے بحرِ سعادت

یہ ہے نوعِ دوم اب جان لیجے
کہ حضرت خلعتِ بعثت سے آگے

کبھی ایسے مسائل اور اخبار
نہیں لائے زباں پر اپنے زنہار

کبھی یک لفظ بھی پیغمبری کا
زباں پر آپ کے ہرگز نہ گزرا

اگر اس کا کبھی مذکور آتا
مخالف کو مجال دخل ہوتا

دلائل عقلیہ سے نوع سیوم
یہی ہے بے تردد جانیو تم

تھے دشمن آپکے بیگانہ و خویش
بھی بلکہ یک جہاں جانو بد اندیش

ولے ابلاغ احکامِ رسالت
نہ چھوڑا آپنے ہے با ملالت

ہزاروں سے تھے کافر یکطرف جاں
تھے تنہا یکطرف وہ شاہ دوراں

خدا ہی آپ کا تھا یار و یاور
کیا غالب یقیں آخر سبھوں پر

ز مشرق تا بمغرب جن و انساں
ہوئے ہیں آپکے محکوم از جاں

عَلَم کو آپ کی پیغمبری کے
جہاں میں کر دیا برپا انہوں نے

سخاوت کی دی داد ایسی بہ عالم
کئے خیرات ایکدن لاکھ درہم

نہ اپنے حال اصلی سے پھرے ہیں
نہ متجاوز بھی اک ذرہ ہوئے ہیں

وہی صبر و قناعت اور توکل
وہی ایثار و بخشش اور تحمل

جو فرشِ خاص تھا یک تازہ آیار
روا رکھے نہیں دو تارہ زنہار

دیا جب آپکو غلبہ وہ دادار
نہ اعدا کو دئے کچھ رنج و آزار

پہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے
خطا کو بخش ہی ان کے دیا ہے

تو وہ علم الیقیں سے جان لیں گے
بغیر شبہ و شک پہچان لیں گے

نہیں یہ کام شاہی بشری کے
ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے

غرض اوصاف یہ اس شاہِ دیں کے
یہ پاک اطوار ختم المرسلیں کے

جہارم ہے یہی اک باسعادت
کہ وہ شاہِ امم اپنی رسالت

نبوت کے بہت اپنے دلائل
بھی اپنے ذکر و اوصاف و شمائل

ہوئے علمائے یہوداں و نصاریٰ
سُنے ہیں وہ سبھی جب آشکارا

یہی ہے نوع پنجم اسکو مت بھول
کہ ہوتی تھی دعا حضرت کی مقبول

کتابیں جو سیر کے ہیں مطول
لکھے ہیں دیکھئے اسمیں مفصل

دلائل عقلیہ سے نوع ششم
یہی ہے بالیقیں اب جانیو تم

کہ کہتا عمر سب اسمیں گزارا
کیا پس اب یہ دعوی آشکارا

کہ حضرت نے یہ تبلیغ رسالت
اٹھائے ہیں بہت رنج و مصیبت

دکھائے آپکو طمعِ زر و مال
بھی امیدِ سریر و ملک و اقبال

نہ رغبت کی ہے مال و جاہ کی بھی
نہ خواہش راحت و آرام کی کی

نہ کچھ خوف انکا اور پروا کئے ہیں
نہ انکے جنگ سے یکسو ہوئے ہیں

جو لایا آپنے دینِ معظم
لیا ترویج در اقطارِ عالم

ہوئے شاہ و گدا منقاد از دل
ہوئے ہیں تابع ارشاد از دل

بھی جب مولا نے دی حضرتکو وسعت
بہت آنے لگا مالِ غنیمت

وہ سرور با وجود ایں صلابت
بایں وسعت بایں نصرت و شوکت

نہیں توڑے وہ آئینِ قدیمی
نہیں چھوڑے وہ اخلاق کریمی

وہی زہد و تواضع اور فقیری
دمِ آخر تلک رکھے ہیں جاری

مساکین و فقرا میں ہی دن رات
وہ رہتے تھے بکمالِ حلم کیساتھ

انہوں گرچہ کی کیا کیا جفائیں
بھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلائیں

جنہیں عقلِ سلیم و راہ انصاف
رہے سینہ تعصب سے بھی ہو صاف

کہ یہ حالات اور اخلاق عالی
نہیں تائیدِ ربانی سے خالی

سلاطیں سے نہیں ہوتے ہیں یہ کام
کہ ہے مقصود انکا عیش و آرام

ہے بیشک آپکا اعجاز عقلی
نبوت کی ہے یہ برہانِ عالی

سماویہ کتب سے کرکے ثابت
کیا اعدا کو ملزم اور ساکت

دکھائے انکو از انجیل و تورات
ہے ثابت دیکھ تو قرآں سے یہ بات

تھے حضرت کے معاند گرچہ بسیار
نہیں جھٹلا سکے پر اسکو زنہار

نہیں تفصیل کی ہے اسکے طاقت
کہ ہے مانع یہاں خوف طوالت

غرض حضرت کی سب ایسی دعائیں
ہیں داخل معجزاتِ عقلیہ میں

کہ حضرت نے ز الہامِ الٰہی
سنائی غیب کی خبریں کماہی

ازاں جملہ کئی نبیوں کے قصے	کئے قصے گزشتہ امتوں کے	بھی اصحاب رقیم و کہف کا حال	بھی ذوالقرنین اور لقمان کا حال
تھے مشہور یہ لوگوں میں قصے	کتابی لوگ بھی کب جانتے تھے	خبر دی جبکہ ان باتوں سے تحقیق	کتابیہ نے کی ان سبکی تصدیق
کوئی اسکو نہیں جھٹلا سکا ہے	مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہے	جو ہیں اخبار آئندہ بہ قرآں	ازانجملہ ہے غلبۂ روم کا حال
کہ رومی فارسی پر ہو مظفر	ہوا ویسا ہی ظاہر اے برادر	بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر	بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر
خصوصاً غلبۂ این دین اسلام	تمام ادیان پر از فضل علام	یہ باتیں سبکی سب آئی ہیں اظہار	نہیں کوئی بات جھوٹی انسے زنہار
تفاصیل اسکی یک چھپی ہے طومار	کتابوں میں سیر کے ہیں وہ بسیار	جسے کچھ عقل سے اک حصہ ہووے	تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
	کریگا بالیقیں تصدیق و اقرار	کہ ہیں پیغمبر برحق وہ سالار	

نوعِ دوم جو معجزات حسیہ ہیں

سو وہ یہ ہیں کہ سراپائے جسم شریف خود ایک معجزۂ اعظم تھا اور وہ معجزات جو حضرت کے اتصالِ جسم و جسمانیات سے ظاہر ہوئے جن کا بیان رسالۂ معجزات اور رسالۂ شمائل محمدی میں ہوچکا ہے

خدا ہر اک کو دیوے نیک توفیق	بھی بتلائے کرم سے راہِ تحقیق	آمین

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمدللہ یہ کتاب جنان السیر فی احوال سید البشر اس طبع ثانی میں نہایت صحت و اہتمام اور جلی قلم عمدہ طباعت کے ساتھ اختتام پائی ہے جس کے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہونگے کیونکہ اگلے سارے نقص و عیوب سے بالکل صاف اس کے طبع کرنے میں مزید اہتمام اور صحت کا زیادہ خیال اور سابقہ نظم کی غلطیوں کے علاوہ آیاتِ قرآنی کی غلطیوں کا بھی ازالہ کیا گیا۔ مگر اب الحمدللہ وہ بات نہیں رہی۔ یہ کتاب طبع سابقہ سے انشاء اللہ اب بالکل صحیح ہے۔

ہمدرد بکڈپو۔ سٹی مارکٹ بنگلور

چمن دہم

اطوارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کے لائق ہے خلاقِ کریم — کہ دیا احمدؐ کو اخلاقِ عظیم
یہ سبق کا بس معلّم ہے وہی — خُلقِ اعظم کا متمّم ہے وہی
گلشنِ اخلاق سے اسکے ہے گُل — حسبِ استعداد جو نے سب رسلؑ
جامعیت اسمیں ہر دو نور کی — کی ظہور اس بدر کی اور سور کی
ہے وہ سب عالم میں فردِ بے عدیل — خلق میں اسکا نہیں ہے کوئی مثیل
چونکہ حمدِ حق کو غایت ہی نہیں — نعتِ احمدؐ کو نہایت ہی نہیں
یا الٰہی جوں کیا تو سرفراز — ایسی نعمت سے ہمیں با امتیاز
طاعت و اخلاق اور افعال میں — عادو اقوال اور احوال میں
صد ہزاراں ہم سے صلوٰۃ و سلام — دمبدم پہنچا تو اسپر بالدوام
اور اسکی آل اور اصحاب پر — جنمیں تھے اخلاقِ نبوی جلوہ گر

تھا تخلّق اسکو با اخلاقِ حق — ما سوا پر اسمیں تھا اسکو سبق
ہے ادیب اوستاد اسکا خدا — اسکے ہیں شاگرد یکسر انبیاء
کوئی ہوا ہے مطلعِ مہرِ جلال — اور کوئی مظہرِ ماہِ جلال
ہے ظہورِ جملہ اسما باکمال — اسکی ذاتِ پاک میں با اعتدال
ہے نبوت کا اسی پر اختتام — ہے اسی کا خاص یہ عالی مقام
شکر اس نعمت کا ہو کیونکر ادا — ہتی ایسے کے حق ہم کو کیا
یونہی ہم سبکو تو بروجہ قوی — کر عنایت بس اسی کی پیروی
نورِ اخلاقِ نبیؐ سے اے خدا — رکھ منور دل ہمارے تو سدا

مقدمہ

شاہ کے اخلاق ہی فرخندہ پے — جب اتم و اعظم اخلاق ہے
اور سرچشمہ سے اسکے تو ہی جاں — نہر علم و معرفت کی ہو رواں
اور اس کا علم ہا شانِ علا — اعظمِ جملہ علومِ انبیاء
کہ سوا اس شاہِ عالم کے تئیں — کوئی اس رتبہ کو پہنچا ہی نہیں

اور منشا اسکا بیشک عقل ہے — عقل ہی اخلاق کا سب اصل ہے
پس عقولِ خلق میں عقلِ رسولؐ — کیوں نہ ہووے اعظمِ جملہ عقول
شانِ علم و عقل میں پورا اکمل — اسکے تئیں بخشا تھا ایسا ذو الجلا
دیکھے اسکے جو کوئی احوالِ پاک — اسکے کچھ اقوال و افعالِ پاک

اس کے کچھ حسن شمائل اور سیر ہو دئیے جس شخص کے پیش نظر
اور آداب جلیلہ کی بنا اور قوانین جمیلہ کی بنا
اور جتنے آسمانی ہیں کتاب جو تھا انکے علم سے انکو نصاب
اور اس سے حسن تدبیر عرب جو ہوئی ظاہر بہ ترتیب عجب
وہ کیا صبر و تحمل کس قدر ان کے جور و ظلم پہ شام و سحر
فیض سے اس سے بہ ایام قلیل پائے ہیں شان جلیل بے عدیل
اور اسکے عشق میں چھوڑے وطن ہاتھ لائے ملک جنات عدن
جائیگا بے شبہ بیشک وہ فہیم عقل و اخلاق تھے اسکے عظیم
بے تعلم استادوں کے یقیں بے مطالعہ بھی کتابوں کے یقیں
پس حقیقی اس کا حق استاد تھا باطنی ہردم اسے ارشاد تھا
تھا وہب جو از کبار تابعیں اور علامہ بڑا تھا وہ امیں
کہ کتب قدما کی تا ہفتاد و یک میں نے دیکھے ہیں یقیں بے شبہ و شک
جز آغاز جہاں تا انتہا عقل و دانش و فراست سے دیا
جیسا اک بالو کا ذرہ ہو عیاں پیش ریگستان صحرائے جہاں
عقل کے مولانے سو حصے کئے شاہ کو نود پر نو اس سے دئے
کافر و نیں جو کہ ہیں اہل کتاب شاہ کے دشمن ہیں گرچہ بے حساب
اس لئے کہتا ہے پیر شام و روم مثنوی میں قیصر روم علوم
اور اخلاق عظیم اس شاہ کے دیکھکر کفار بھی حیران تھے
ذکر پاک بعض اخلاق شریف دیکھ میں لکھتا ہوں بر وجہ لطیف

اور سیاست سکی عالم پر عیاں اور گیا وہ جو شرائع کا بیاں
جو کیا مضبوط و محکم بالیقیں احسن ترتیب سے وہ شاہ دیں
ماضیہ ایام کا احوال سب اور اگلی امتوں کا حال سب
تھے عرب حالانکہ بس وحشی خصال جہل و ظلم و جفا میں بے مثال
بس وہی لوگ علم اور اعمال میں نیک اخلاق او نیک اعمال میں
بس محبت میں اسی کے آشکار مال و جان اپنا کئے ایسا نثار
ایسے باتوں سے جو ہوگا باخبر دیکھ سرور کے احادیث و سیر
اور یہ سرور کے اخلاق عظیم اور یہ حکمت اور یہ عقل سلیم
اور اسے صحبت نہ تھی علما کی ساتھ پاکتا ہے کبھی علما کے ساتھ
مورد لم یکن تعلم تھا وہ عقل و علم و خلق میں اعظم تھا وہ
تھا سماویہ کتب سے بھی خبیر اس طرح کہتا ہے وہ فرد شہیر
سب کتابوں سے یہی پایا بجا کہ تمام عالم کو خلاق و را
سب وہ پیش عقل ختم المرسلیں نسبت ایسی رکھے ہے اے پیش بیں
اور شیخ سہروردی باصفا نقل عرفا سے عوارف میں کیا
ایک حصہ ہے مسلمانوں کو سب مرد و عورت اہل ایمانوں کو سب
باوجود اس دشمنی کے وہ تمام قائل اسکی عقل کے ہیں لا کلام
عقل احمد از کسے پنہاں نشد روح کو پیش عذر کے سر جاں نشد
بعضے کا فر خلق وہ دیکھے ہیں جب لائے ایماں معجزہ نا کر طلب
اولاً معنی اخلاق عظیم کیا ہی اس سے ہو تو آگہ اے فہیم

معنی خلق عظیم کے

عائشہ سے کوئی پوچھا اے میاں کیا تھا خلق مصطفی کیجے بیاں
یعنی قرآں میں خدا اے ارجمند جانئے چیزیں جو فرمایا پسند
یوں دلیل لائی ہیں بعضے عالمان ہیں یہی خلق عظیم اسکے عیاں

وہ کہے اس شاہ کا خلق عظیم تھا سراسر اوصاف قرآن کریم
بالطبع وہ شہ سے پاتے تھے ظہور ناپسند چیزوں سے تھا اسکو نفور
کہ جو آن آیت میں خلاق عزیز حکم فرمایا نبی کو تین چیز

(قولہٗ تعالیٰ) خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِيْنَ

یعنے کر تقصیر بندونکی معاف — نیکیونکا حکم کر عالم کو صاف
جاہلوں سے روز و شب اعراض کر — انکی گستاخی سے بس اغماض کر

جو کرے دعوت الی اللہ اے بسیر — ہاں یہ باتیں اسپہ ہونگی سخت تر
پس ہے لازم واعظوں کو بالضرور — تا یہ خُلق احمدی ہوئیوے نور

اور بعضوں نے کہا ہے اے سلیم — کہ تھی یہ اس شہؐ کی اخلاقِ عظیم
خلق سے ظاہر میں تھا اختلاط — جس سے تھا باطن کو اسکا احتیاط

جذب تھا ہر دم اسے سرّ و علن — تھی اسے خلوت یقیں در انجمن
حال و قال ایسا نہیں آسان ہے — ہاں بلا شک یہ آپکی شان ہے

اور فرمایا ہے شاہِ دوسرا — میں اسی کے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاقِ ہمہ پیغمبراں — میں کروں تمام در سر و عیاں

جو صفوت ہے صفی اللہ کی — فہم ادریسؑ پیمبر اے زکی
جود و بخشش ہودؑ کی اور شکرِ نوحؑ — طاعت صالحؑ نبی اے با فتوح

خلّت ابراہیمؑ کی عزم کلیمؑ — زہد عیسیٰؑ صبر ایوبؑ سقیم
یونہی اخلاقِ جمیع انبیاؑ — جمع تھے اس شاہ میں اے با صفا

پس اسی کے واسطے رب کریم — وصف کی ہے آپکی با خلقِ عظیم
کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جاں — مجمعِ اخلاق کل پیغمبراں

اور حدیث آئی ہے دوسری اے اخی — آیتِ مذکور جب نازل ہوئی
اسکی تفسیرِ مبارک اے امیں — پوچھا جبریلؑ امیں سے شاہؐ دیں

وہ کہا یہ آیت اے شاہؐ کریم — تجھکو سکھلاتی ہے اخلاقِ عظیم
پس ازانجملہ یہی ہیں تین باتؐ — تجھسے جو توڑے تو جوڑ اسکے ساتھ

جو کرے محروم تجھکو اے رسولؐ — تو کرے اسکو عطا نہ ہو ملول
بھی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا — عفو تو اس سے کرے اے مصطفیٰؐ

پس وہ سرور اس مراتب کو بجا — درجۂ غائت کو یوں پہنچا دیا
کہ نہیں فوق اسکے مقدورِ بشر — ہے گواہ قصّہ اُحد کا اس اُپر

آہ انکا عمِّ بزرگوار جب — یعنے حمزہؓ سیّدِ اخیار جب
اور ستّر اسکے اصحابؓ کرام — پائے ہیں اُس دن شہادت اے ہمام

اس شہیدِ راہِ مولا کا جگر — یعنے حمزہؓ شاہِ شہدا کا جگر
کاٹکر جلے ہیں کفارِ لعیں — بھی ہوا زخمی امامِ مرسلیںؐ

بھی مبارک دانت انکا اے رشید — ہو گیا ہے جب یہ غزوہ میں شہید
بھی مبارک خون انکا اے میاں — منہ سے اور سر سے ہوا اسکے رواں

دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو — اس جفا اس ظلم اس جنجال کو
تب کئی سب عرض ای شاہِ ہدا — حق میں اُن کفار کے کر بد دعا

شاہؐ نے فرمایا ربّ العالمیں — بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہیں
وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلئے — وہ مجھے بھیجا ہدایت کیلئے

یوں دعا کرنے لگا ہیں با نیاز — اے خداوندِ کریم کارساز
بخش میرے قوم کے جرم و خطا — اور انکے تئیں ہدایت کر عطا

وہ کئے ہیں کام یہ ناجانکر — قہر و آفت بھیج مت انکے اپر
آپ جن اخلاق سے تھے بہرہ مند — دوسروں کو بھی وہی کرتے تھے پند

اخلاق نیک کی وصیّت جو آنحضرت علیہ افضل الصّلوٰۃ والتحیہ اپنے صحابہؓ کرام کو فرمائے

بولتا ہے یوں انسؓ اے باشرف — کہ ہر اک اچھی نصیحت کیطرف
سرورِ عالم نے ہمیں دعوت کیا — اور ہر بد کام سے نفرت دیا
جس کا سب مطلب خداوند جہاں — دیکھ اس آیت میں فرمایا عیاں

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

اور کہتا ہے معاذ باصفا / کہ کیا مجھکو وصیت مصطفیٰؐ / کیجے لازم آپ پر تقویٰ کو تو / راست گوئی اور وفائے عہد کو

اور ادا کیجے امانت صبح و شام / اور کر ترکِ خیانت بالدوام / اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر / اور ترحم کر یتیموں کے اوپر

بھی کلام نرم اور حسنِ عمل / اور قطع رشتۂ طولِ اَمل / اور ثابت رہ سدا ایمان پر / اور ہو واقف معنئے قرآن پر

آخرت سے دل لگا صبح و مسا / اور حسابِ آخرت سے ڈر سدا / عاجزی اور حلم دائم کیجیے / اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دے

اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھی / مت مچا فتنہ کبھی دنیا میں بھی / اور نہ ظالم کی اطاعت کیجیے / اور نہ عادل سے بغاوت کیجیے

اور کرتا ہوں وصیت تجھکو اب / ڈھیلے پتھر پاس بھی رکھ خوفِ رب / یعنے ان کے پاس بھی مت کر گناہ / تا نہ ہوں تیرے گناہوں پر گواہ

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور / بخشدیوے تا گناہ تیرے غفور / گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہاں / گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیاں

سرورِ دیں حسن و اخلاق ادب / یونہی سکھلاتا تھا جا بندوں کو سب / پند سے اسکے ہوا جو مستفید / صبر و حلم اندر ہوا فرد وحید

حضرت رسولؐ ربّ الجلیل کے صبرِ جمیل اور حلم (بردباری) بے عدیل کا بیان

ابن حبّان اور حاکم بیہقی / اور طبرانی وغیرہ اے تقی / اسطرح لائے روایت معتبر / زید بن تعنہ سے اے نیکوسیر

وہ یہودوں میں تھا عالم نامور / یوں روایت سے وہ دیتا ہے خبر / کہ جو ہے پیغمبرِ آخر زماں / اسکے سب اوصاف و آثارِ نشاں

میں نے جو دیکھا کتابوں میں تمام / مصطفیٰؐ میں سب وہ پائے لاکلام / دو صفت لیکن نہیں پایا تھا پر / یعنے وہ دونو صفت یہ ہیں یقیں

حلم اسکا اسکے غصہ کے اوپر / ہووے غالب صفِ اوّل اے پسر / اور دوسرا اس سے کوئی سخت بات / گر کریں تو وہ کرے نرمی کیساتھ

چاہتا تھا تا کروں میں امتحاں / یہ دو صفتاں در شہِ پیغمبراں / منتظر قابو کا تھا میں باوفاق / ناگہاں ایسا ہوا اک اتفاق

ایکدن وہ بادشاہِ انبیاؐ / قرض میرے سے بہت فرما لیا / اسکی قیمت مجھکو پہنچانیکے تئیں / وعدہ کئی دن کا کیا وہ شاہِ دیں

آگئے اس وعدے کے دو یا تین روز / جا کے سرورؐ پاس میں اے دلفروز / جب تقاضا آپ سے کرنے لگا / پر نہیں غصہ میں آیا وہ ذرا

بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا نبیؐ / کہ نہیں وعدہ ہوا آخر ابھی / دیکھ کر یہ حلم قصداً اے امیں / زشت گوئی میں لگا کرنے وہیں

شاہ کی مجلس میں اصحابِ کرام / تھے بہت بیٹھے ہوئے ذوالاحترام / پھر لگا کرنے میں سختی سے بات / اس تصور سے کہ شاہِ کائنات

غیرتِ مجلس سے کچھ غصہ میں آ / تا کہے کچھ حرف مجھکو ناسزا / لیک وہ دریائے حلم و افتخار / تب نہیں غصہ میں آیا زینہار

پھر یہاں تک میں کہا سختی سے تب / خاندان کا ہے ترے شاید یہ ڈھب / کہ ادائے قرض جلدی نہ کریں / قرضخواہوں کو بہت تکلیف دیں

حرف یہ میرے سے سنتے ہی عمرؓ / سخت برہم ہوگیا ہے جلد تر / میں نے تب اٹھ شاہ کے نزدیک جا / چادرِ اشرف پکڑ کر یوں کہا

قرض میرا سب ادا کردے ابھی / سن اٹھا یہ سرورِ عالم تبھی / دیکھ یہ حالت عمرؓ عالی وقار / ہوگیا بے تاب و طاقت ایکبار

کھینچکر تلوار میرے سر پر آ
مجھکو غصہ سے برا کہنے لگا
اے عدو اللہ چادر چھوڑ دے
ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں تجھے

تب کہے ہیں مسکرا کے شاہ دیں
اور فرمایا عمر سے تب وہیں
یہ نہ تھی امید مجھکو اے عمر
کہ تو یوں سختی کرے اسکے اوپر

بلکہ لازم تھا تجھے مجھکو کہے
بامدارا قرض اسکا دیجئے
اور کرے اسکو نصیحت تو مگر
قرضخواہی میں تو ایسی سختی نہ کر

تب کہا فاروق نے سالار دیں
زاید اس سے صبر کی طاقت نہیں
حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض
شاہ نے فرمایا اسکی سن کے عرض

جا ادا کر اس کا ضعف اے باصواب
بیس صاع خرما دے زائد از حساب
تو جو سختی سے کیا ہے اس سے بات
تا یہ بدلہ اسکا ہو اے نیکذات

جب سنا یہ شاہ سے اسباب کو
دین باطل سے اٹھایا ہاتھ کو
شاہ پر ایمان تبھی لایا ہو نہیں
دولت دارین کو پایا ہو نہیں

ہوتا ہے بوہریرہ باصفا
ہم تھے ایکدن ہمرہ شاہ ہدا
گردن اشرف ہوئی سرخی کی لال
تب کہا اسکو رسول ذوالجلال
دونوں ونٹوں پر یہ بیرہ کچھ اناج
بھر کے دلوا لا دکر ہے احتیاج
وہ نہیں کچھ مال تیرا مجھکو دے
مسکراتے شاہ یوں بولے اسے
پر جو کھینچا تو مجھے حق ہے مرا
اس کا بدلہ میں ترے سے لیونگا
شاہ ہنستے تھے بہت فرحت سے جب
گزری یکساعت اسی حالت میں تب
بوجھ پورا بھر کے دئے اسکو شتر
لیگیا خوش ہو کے وہ صحرانشیر
دیکھ کسدرجہ کو پہنچا تھا یقیں
کہ زیادہ اس سے متصور نہیں
حلم کا ضد خشم ہے بے ارتیاب
تم کرو اس سے نہایت اجتناب

روایت

راہ میں آ ایک جنگلی بے تمیز
شاہ کی چادر کو کھینچا اے عزیز
کیا غرض کھتا ہی کہ تو ای جوان
وہ کیا عرض ای امام انس و جان
کیونکہ جو ہے مال اے شاہ ہدا
پاس تیرے ہے وہ سب مال خدا
سچ کہا تو نہیں میرا ہے مال
بالیقیں ہے سب یہ مال ذوالجلال
وہ لگا اسطرح سے کہنے کہ نئیں
اسکا بدلہ بھی اب دیونگا میں
پس بلا ایک شخص کو بولا ضرور
ایک شتر پر جو بھی دوسر پر کھجور
بھائیو سالار دیں کا صبر و حلم
رحمۃ اللعالمین کا صبر و حلم
تم بھی تا مقدور اپنے مومنو
پیروی کے گل یہ گلشن سے چنو

حضرت رسول کریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تواضع کا بیان

یوں روایت آئی ہی فرخندہ پے
کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہے
اک سفر میں بولا یاروں سے نبی
ذبح کر بکرے کو اک بھونو ابھی

غرض یاروں نے کئے سرور سے تب
کر ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب
اک صحابی نے کہا اے نیکنام
ذبح کرنا اسکو اب میرا ہے کام

دوسرا بولا کہیں چھیلتا ہوں پوست
تیسرا بولا کاٹتا ہوں اسکا گوشت
اور پکاتا ہوں کہا چوتھا اسے
یونہی ساری خدمتیں حصہ کئے

کام میں اصحاب تھی باالدگر
اٹھ وہاں سے چلدئے خیر البشر
جمع کر کچھ لکڑیاں لائے ہیں تب
دیکھ یاروں نے کہے ہیں عرض سب

ہم ہی سب خدام کرتے ہیں یہ کام
کیوں کئے تکلیف ای شاہ انام
یوں جواب انکو دئے شاہ ہدی
اپنے بندیسے رکھو مکروہ خدا

بیٹھے ہی ممتاز ہو یاروں میں وہ
نا شریک ہو انکے کچھ کاموں میں وہ

روایت

عائشہ کہتی ہیں اے نیکونہاد
کوئی نہ تھا خوش خلق سرور سے زیاد
تازہ رو خوش خلق تھا اور نرم گو
اور سختی کی نہیں تھی ان میں خو

اورعیب و فحش گوئی تو کبھی　　ہوئی نہ اس سے قصداً یا بے قصد بھی
اور کسی خادم کو جھڑکتا نہ تھا　　اور نہ کہتا کیوں کیا یا نا کیا
خبر دیتا ہے روایت سے انسؓ　　میں کیا خدمت نبیؐ کی دس برس

روایت

ہاں ہوا جب حکمِ خلاقِ عباد　　وہ کیا ہے راہِ مولا میں جہاد
اسکے اہلِ بیت یا اصحاب سے　　گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے
اور تالیف انکی کرتا تھا سدا　　اور نہ نفرت انکی رکھتا تھا روا
اور صحابہ اس سے جب ملتے تھے آ　　آپ ہی کرتا مصافحہ اوّلاً
اور تفقد کرتا تھا اصحابؓ پر　　سارے خاص و عام شیخ و شاب کے
اور سمجھتا تھا یہی ہر ہم نشیں　　کوئی عزیز اس پاس میرے سا نہیں
نا کرے وہ جبتلک قطع کلام　　قطع کرتا ہی نہ تھا شاہِ انام
سر نہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی　　جبتلک پھیرے نہ سر وہ آپ ہی
خود بخود وہ چھوڑتا تھا ہاتھ جب　　چھوڑتا تھا ہاتھ اپنا شاہؐ تب
تا بچھائے اپنی چادر کو بچھا　　اُسپہ بٹھلاتا تھا اسکو مصطفےٰؐ
تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسولؐ　　پھر بجد ہو بلکہ کرواتا قبول
اسکی حاجت سے فراغت ہو وے جب　　پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب
جائے مجلس میں رہے خالی جہاں　　بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہاں
ایکدن یاراں کئے ہیں التماس　　کہ تو بیٹھے اسطرح اے شاہِ ناسؐ
تب صحابہؓ نے بنایا جلد تر　　ایک مٹی کا چبوترہ اے پسر
اور مساکیں کی عیادت کے بدل　　شاہؐ جاتا تھا کرم سے اپنے چل
کہ جلا مسکیں مجھے مسکین مار　　اور مساکیں میں اٹھائے کردگار
بادشاہوں سے نہ رکھتا تھا ہراس　　انکی دولت کے سبب وہ شاہِ ناسؐ
اور اہلِ علم و اہلِ فضل کی　　دائما تکریم کرتا تھا نبیؐ

جوں مہرباں تھا وہ با اہل و عیال　　کوئی عالم میں نہ تھا اسکے مثال

روایت

پس کبھی مجکو نہ پوچھا شاہِ دیںؐ　　کام تو کیوں نا کیا کیوں یہ نہیں
اور وہ کبھی ہے شاہِ مرسلینؐ　　ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہیں
اور نہ کرتا تھا وہ شاہِ سرفراز　　پائے اشرف اپنے مجلس میں دراز
تو اُسے لبیک سے دیتا جواب　　ملتفت اسکے طرف ہوتا شتاب
اور اوّل حضرت خیر الانامؐ　　آپ ہی ہر اک کو کرتا تھا سلام
اور کریم قوم کو خیر البشرؐ　　سروری دیتا تھا اسکی قوم پر
اور اپنے ہم نشینوں کو تمام　　حصّہ دیتا تھا با لطاف تمام
اور آہستہ وہ سے جو کرتا تھا بات　　وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفات
اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر　　شاہ سنتا بات اسکی کان دھر
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ　　کھینچتا اسکو نہ تھا وہ پاک ذات
نقل ہے آتا تھا جو اسکے حضور　　اسکا وہ اکرام کرتا تھا ضرور
گرچہ نا ہوں اسکے تئیں با شاہِ دیںؐ　　رشتہ خویشی یا رضاعت کا یقیں
اور کبھی تخفیف کرتا در نماز　　آنے والے کیلئے وہ سرفراز
رہتا یوں یاروں میں مل شاہِ ہدا　　اجنبی پہچان ہی سکتا نہ تھا
بھی نہ تھی قالین و بالیں کا خاص　　صدر و مسند سے نہیں تھا اختصاص
کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی　　پس ہوئی یہ عرض مقبولِ نبیؐ
بیٹھتا تھا اُسپہ وہ بدرِ ہدا　　گرد سب یاراں نجومِ اہتدیٰ
اور مساکیں میں ہی رہتا تھا سدا　　اور مولا سے یہ کرتا تھا دعا
اور نہ کوئی مسکیں کو گنتا تھا حقیر　　اسکی غربت کے سبب وہ اے خبیر
شاہ مفلس کو بلاتا تھا عیاں　　حق تعالیٰ کیطرف وہ ایکساں
حقِ خویشاں یعنی ادا کرتا تھا او　　کہ زیاد ادنیٰ پہ اعلیٰ کو نہو

عہ روایت . عائشہؓ سے یوں ہوا ایکدن سوال . گھر میں کیا کرتے تھے شاہِ باکمال . وہ یہیں گھر میں بجا لاتے تھے سب . مسکرا کر خندہ رو آتے تھے جب . جبتلک گھر میں رہا کرتے تھے آپ . خدمتِ اہل و عیال میں رہتے تھے آپ ۱۲

عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول
پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول

اور کرتا تھا قبول آنیکنام
دعوتِ آزاد باندی و غلام

روایت

کہ کبھی مجھکو نہ دیکھا شاہ دیںؐ
مسکرایا ہے مگر وہ تب یقیں

اور تواضع سے وہ کرتا تھا ردیف
دوسرے کو بر سواری شریف

بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا
چاہا جب جانے سوئے دولت سرا

اور سوار اس شخص کو کروایا شتاب
بولا مجھ کو جا تو ہمراہِ رکاب

پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو
بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھیو

روایت

اور دیکھا راہ میں حضرتؐ کو جب
جلد مرکب سے اترا وہ با ادب

روایت

آہ ایک رسّی کی تھی اسکو لگام
پوست سے خرمے کی زین آنیکنام

اونٹ پر پالان کہنہ تھا کسا
ہو کے راکب وہ اسی پر حج کیا

آہ قیمت اسکی تھی درہم چہار
تھا اسے جانا کہ پورا اقتدار

اور سو اشتر کیا قربان وہ
فتح مکہ جب کیا باشان وہ

باتواضع بہرِ شکرِ کردگار
خم یہاں تک سر کیا با انکسار

برخلافِ عادتِ متکبراں
خسروانِ سرکشِ جاہ پروراں

روایت

زہر بکرے کے بھرا اندر ملا
شاہؐ کے نزدیک لائی کر دغا

جب نبیؐ پوچھے بتا اسکا سبب
اسنے کی ہی عرض اے شاہِ عرب

رب مرا مجھ پر نہ سونپے گا تجھے
شہؐ سے یاران عرض یوں کرنے لگے

میں کیا تقصیر کو اسکے معاف
تم بھی اسکو چھوڑ دو اے سینہ صاف

اور اک ملعون یہودی بھیجا
سحر اس سالارِ عالم پر کیا

اپنی باندی اور غلام اوپر نبیؐ
کھانے کپڑے میں نہ تھا فائق کبھی

اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول
اور کرتا بدلہ بہتر رسولؐ

اور عبداللہ کا بیٹا جریرؓ
بولتا ہے اسطرح سے اے خبیر

روایت

قیس کرتا ہے روایت ایک روز
شہ ہمارے گھر ہوئے رونق فروز

پدر میرا سعدؓ نے تب جلد جا
ایک مرکب حاضرِ خدمت کیا

شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار
میں کیا حفظِ ادب سے اعتذار

صاحبِ مرکب ہی اولیٰ اے سپہر
آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اوپر

اور ہے منقول یونہی ایکبار
اک صحابی جبکہ آتا تھا سوار

ہو گیا اسوار اسپر شاہ دیںؐ
اپنے آگے اسکو بٹھلایا وہیں

اور جب قوم قریظہ پر گیا
ایک مرکب کے اوپر اسوار تھا

روایت

ایک قطیفہ کہنہ اوڑھا تھا عیاں
یعنی اک چادر پرانی اے میاں

ہاتھ آئے تھے بہت امصار تب
باوجود اسکے تواضع تھا یہ سب

اور اس دن وہ بافواجِ عظیم
جب ہوا مکہ میں داخل اے فہیم

کہ سرِ اشرف تھا پہنچا اسکا آ
اونٹ کے پالان تلک آکے باصفا

کہ بوقتِ فتح کبر و افتخار
سربلندی اپنی کرتے آشکار

بولتا ہے یوں انسؓ اے اہلِ جود
ایک عورت زشت از قوم یہود

حق دیا شہؐ کو خبر اس بات سے
پس صحابہؓ واں پکڑ لائے اسے

مارنا چاہی تھی ہیں تیرے تئیں
تب کیا ارشاد اسکو شاہ دیںؐ

حکم کیجے ہمکو اس کے قتل کا
یوں کہا تب انکے تئیں وہ ذو العطا

روایت

تب ہے بیمار کبھو دن شاہ دیںؐ
پس دیا آ خبر جبریلؑ امیں

یوں روایت لائے ہیں اہلِ نیک خو
ریشِ اطہر کا نبیؐ کے لیکے مُو

آہ تب وہ بادشاہِؐ انبیا
کہتے ہیں بیمار چھ مہ تک رہا

جلکے لا فا ذوق فی اس جاہ سے
بال وہ نزدیک تھا شاہؐ کے

صحت کامل ہوئی اس شہؐ کو تب
خدشہ لاتے ہیں یہانتک سن تو اب

کیوں ہوا شہؐ پر اثر دیجے جواب
سُن یہ خدشہ کا جوابِ باصواب

سیدِ عالمؐ کو کفارِ عرب
بولتے تھے آہ جادوگر ہے سب

کہ اثر جادو کا ہو شہؐ پر عیاں
تا کہ نادم ہوویں یکسر کافراں

شاہؐ جادوگر کبھی ہوتا اگر
اُن پہ جادو کا نہیں ہوتا اثر

روایت

آئی خدمت میں وہ اکدن شاہؐ کے
اور کہی حاجت ہے تیرے سے مجھے

بالیقیں بیٹھوں گا تیرے ساتھ میں
اور قضا تیری کروں حاجت کتیں

اپنی حاجت سے وہ فارغ ہوکے جب
ہوئی رواں سرور اُٹھا ہے اُنسے تب

ہے بخاری کی روایت میں تو جان
کہ مدینہ کی تھیں آتی باندیاں

یہ تواضع شاہؐ کا اے اہلِ دیں
دیکھ کس درجہ کو پہنچا تھا یقیں

روایت

سربراہی اُنکی دینے اے انیس
تب کھڑا وہ شاہؐ بانفسِ نفیس

بولا جب یاراں مرے ہجرت کئے
اور حبش میں جاکے جب داخل ہوئے

دوست پس رکھتا ہوں میں اے اہلِ دیں
اسکا بدلہ کروں میں ہی یقیں

بھی روایت ہے وہ سالارِ جہاں
اپنا کپڑا آپ سیتا تھا یہاں

اور اپنے گوسفندوں سے بچا
دودھ لیتا تھا نچوڑے باصفا

اور شریک ہو لطف سے خادم کیتا
آپ آٹا گوندھتے وہ پاک ذات

پر مواہب میں کہا ہے گاہ گاہ
کام شاید یہ کیا وہ دیں پناہ

گاہ کرتا تھا وہ بانفسِ نفیس
اور کبھی کرتا شراکت وہ رئیس

دے گرہ جادو کے گیارہ اسکتیں
چہ میں یک رکھے یہود ان لعیں

پس خبر اس سے دیا سرور کو حق
اور بھیجا سورۂ ناس و فلق

پڑھکے وہ سورونکے گیارہ آیتاں
کھولے وہ گیارہ گرہ اے بھائیجاں

شاہؐ کی اُمت سے جو ہیں اولیا
نہ اثر ہوتا ہے اُن پر سحر کا

قاعدہ یہ ہی مقرر اے پسر
کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر

اس لئے ہے حکمتِ ربُ العلا
اس طرح اس امر میں کی مقتضا

کیونکہ انکے قاعدہ سے ہی یقیں
سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں

جب سُنینگے ہمسے یہ نغز جواب
ہووینگے بد دست و پا اہلِ کتاب

نقل ہے عورت تھی اک باشعور
عقل میں تھا اُسکے نقصان و فتور

لطف سے شہؐ اسکو فرمایا ہے تب
بیٹھ جس گلی میں تو چہتی ہے اب

پس وہ زن بیٹھی تلک بھی اسکے شا
آپ بھی بیٹھا ہے شاہؐ کائنات

روایت

اور پکڑتیں دستِ سالارِ بشر
پس رواں ہوتا لیجاتیں تھیں جدھر

اور متصور نہیں اس پر زیاد
ہیں بہت ایسی روایا اے رشاد

اور نجاشی کیطرف سے ایک بار
آئے تھے کئی ایلچی اے ہوشیار

عرضِ خدمت یوں صحابہؓ نے کئے
ہم کرینگے انکی خدمت حکم دے

خدمت و تکریم انکی آشکار
یہ بجا لائے بہت سرور جہار

روایت

ٹوٹے گر نعلین کی اپنے دوال
آپ ہی کرتا درست وہ باکمال

باندھتے تھے خود ہی اشتر کو نبیؐ
اور چارہ ڈالتے تھے آپ ہی

اور مدد کرتے تھے وہ خُدام کی
تا ہو آسانی اُنہوں کے کام کی

کیونکہ متعین تھے اسکو دس غلام
گاہ فرماتا تھا وہ انکو ہے کام

چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا
وہ اٹھانے غیر کو دیتا نہ تھا

حضرتؐ کی وعدہ وفائی کا بیان

روایت

پس سراویل اک خریدا شاہِ دیں / اور اٹھایا آپ ہی وہ اے امیں
کہ اٹھانے اپنی چیز اے ہوشیار / اسکا مالک ہی بہت ہے سازوار
پہننے میں اسکے ہی پر اختلاف / پر کہا ابن قیم جوزی یہ صاف
حضرت عثماںؓ ہوا جب وہ شہید / پہنا تھا شلوار اُس دن وہ رشید
اور حاجا اسکے کرتا تھا تضا / اپنے وعدہ کو وہ کرتا تھا وفا
قبل بعثت میں خریدا ایک چیز / مول کچھ باقی تھا اسکا اے عزیز
کرکے یہ اقرار آیا جبکہ گھر / آیا یہ وعدہ کو بھولا بے خطر
دیکھا کیا ہوں کہ وہ سالار دیں / منتظر تشریف رکھا ہے وہیں
تین دن سے تھا راہی انتظار / میں کیا تب شہ ہی عجز و انکسار
اور سمٰعیل شعیب سے بھی / آئی ہے ایسی حکایت اے اخی
سنت نبوی کے بھنے تابعاں / بھی وہ ایسے ہوگئے ذی عز و شاں
جیسے سید عبد قادرؓ باصفا / غوثِ اعظم پیشوائے اولیا

بوہریرہؓ نے کہا اے نیکذات / آیا میں بازار کو سرور کیساتھ
آگے میں آیا اٹھاؤں تا اُسے / وہ شہِ کونین فرمایا مجھے
مول لینا شاہِ دیں شلوار کا / اک حدیث پاک سے ظاہر ہوا
کہ ہی ظاہر یہ سخن کرنا خرید / واسطے ہی پہننے کے اے سعید
بیوہ یا مسکین کے جانے ساتھ بھی / ننگ کچھ رکھتا نہ تھا حقکا نبی
اس طرح مروی ہے عبد اللہ سے / کہ شہِ عالم رسول اللہ سے
پس کیا میں عرض اے شاہِ عرب / ٹھیرئے اس جاپے ہی لاتا ہوں اب
تین دن کے بعد آیا یاد جب / پس وہیں دوڑا نہ کر کچھ دیر تب
دیکھکر مجھ کو یہ فرمایا ہے پس / کہ مجھے تو رنج میں ڈالا ہے بس
ہے تواضع کا یہ بیشک منتہی / اور صبر و صدق و وعدہ کا وفا
حق نے فرمایا ہے جسکی شانمیں / صادق الوعدہ یقیں قرآنمیں
انسے بھی آئے ہیں اکثر در وجود / بالیقیں ایسی ہی ایفائے عہود
خضر کو وعدہ یہ اے فرخندہ فال / منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرتؐ کی خوش طبعی کا بیان

اور خوش طبعی بھی سالارِ انام / گاہ گہہ کرتا تھا باصحبِ کرام
اصل میں مقصود دلجوئی کا تھا / مدعا یاروں سے خوش خوئی کا تھا
کہ معطل جس سے ہوں دینی امور / آوے حقکے ذکر و طاعت میں فتور
اور اگر مقصود ہووے اسمیں خوب / اہل دیں کی فرح تالیفِ قلوب
فی الحقیقت وہ شہ عالی صفات / گر نہ رہتا اسطرح لوگونکے ساتھ
کس بشر کو تھی یہ طاقت یہ مجال / کہ کرے اس شاہ سے قال و مقال
خواب میں بھی تھیں وہ بی بی اگر / لیٹتے تھے تھوڑا اپنے فرش پر
گر نہ رہتے اس طرح شاہِ ہدا / کوئی اسکو دیکھ بھی سکتا نہ تھا
اور وہ سرور د مناجات و دعا / جو کلامِ حق کو سنتا تھا بجا

پر وہ خوش طبعی تھی ایسی اے امیں / جسمیں تھا مضمون سچا بالیقیں
جو حدیثیں منع میں منقول ہیں / کثرت و افراط پر محمول ہیں
ایسے باتوں سے جو سالم ہو مزاج / ہے شریعت میں وہ جائز اور مباح
جیسے تھا فعلِ رسول انس و جاں / مستحب ہو جاویگا تب بیگماں
یہ تواضع اور دلجوئی مدام / گر نہ کرتا خلق سے وہ صبح و شام
فجر کی سنت کی بعد از وہ مدام / عائشہؓ کے ساتھ کرتا تھا کلام
باہر آتے بعد وہ شاہِ ہدا / پھر نمازِ فرض وہ کرتے ادا
جو ہمیشہ شب کو کرتے تھے قیام / اور تلاوت ذکرِ خلاقِ انام
اس لئے نورِ مہابت اور جلال / اس سے اک ہوتا تھا ظاہر بالکمال

پس نہ کوئی رکھتا تھا امکاں اے ہمام
خلقت ارضی و سفلی سے اسے
بعد جو آتا تھا باہر اے میاں
شیخ ابن الحاج سے اے باصفا
نقل ہے اکبار زینبؓ اے امیں
غسل جب کرتے تھے وہ عالیجناب
پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار
اور صحابی صغیر ابن ربیع
تھا کنواں ایک اسکے گھر اے باصفا
وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب
حافظہ کا اسکے شہرہ تھا بڑا

کہ کرے اس سے ملاقات وکلام
اُنس تا حاصل ہو اصلی سے اُسے
یہ تھا رفق و مہربانی کا نشاں
نقل یہ نکتہ مواہب میں لکھا
اُم سلمہ کی جو بیٹی تھی یقیں
منھ پہ زینبؓ کے وہیں پھینکا آب
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی اے باوقار
نام ہے محمود جس کا اے رفیع
تھا وہاں اک ڈول تھا کچھ اس میں آب
چہرۂ محمودؓ پر مارا ہے سب
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا
اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے

تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات
اور تنزل از علو آں مقام
وہ گروہ مومنیں پر تھا رحیم
اور رکھا تھا خداوند قدیر
وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی
یُمن سے اسکے تبھی اے باصفا
تھی جوانی کی وہی رونق بحال
پنجسالہ تھی مبارک اسکی سن
شاہ عالم اس سے کچھ پانی پیا
پس برکت سے اسکی بالیقیں
اس سبب سے ہیں گنے اسکے تئیں
جو بخاری میں یقیں مذکور ہے

ویسی حالت میں بھی صدیقہ کیساتھ
اسکے تئیں ناسوت میں ہو والسلام
کہ گواہ ہے اس پہ قرآن کریم
اسکی خوش طبعی میں برکات کثیر
خدمت عالی میں اسکے آئی تھی
چہرۂ پاک اس کا نورانی ہوا
کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال
شاہؐ اسکے گھر کو آئے ایک دن
اور پانی منھ میں جو باقی رہا
حافظہ اسکو ہوا حاصل وہیں
طبقۂ اصحاب میں اہل یقیں

حضرت جناب رسالت علیہ و آلہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے جود و سخاوت کا بیاں

کیا لکھوں جود و سخائے احمدی
جود کہتے ہیں اسی کو اے فتا
نعمتیں ظاہر و باطن کی تمام
بعد حق کے حقتعالیٰ کا رسول
کہ وہ نشر علم کرتے ہیں سدا

بخشش بے انتہائے احمدی
بے غرض اور بے عوض ہووے عطا
حسی و عقلی کمالات ہمام
اجود ابنائے آدم ہی نہ بھول
بے عوض اور بے غرض بہر خدا

جود و بخشش کا مقدس حق کے نور
یہ صفت تو حقتعالیٰ کی ہے خاص
بے غرض اور بے عوض عالم کو تئیں
اور بعد آں امام المرسلیں
یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح

ذات میں جسکے کیا تھا اس ظہور
ذات سے اسکے ہی رکھے اختصاص
خاص وہ بخشا ہی آدم کو تئیں
اسکی امت کے ہیں جو علمائے دیں
بس یہی اسکا ہے مضمون صریح

اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ (الحدیث)

ہاں غرض دنیا کی جو رکھے یقیں
کہ دُور و مہجور ہے اسکے اے حبیب
جو کہ مانگا سو دیا ہے بے ملال
مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ

دین کے علما میں وہ داخل نہیں
کوئی نہیں ہرگز ہوا ہے بے نصیب
بلکہ بخشا ہے زیادہ از سوال
لَوْلَا التَّشَهُّدُ کَانَتْ لَاءَهٗ نَعَمٗ

بحر فیض جود سالار یقیں
اور جواب نہ کسی سائل کے جاں
نعت میں اس شاہ کے اے باصفا
نرفت لا از زبان مبارکش ہرگز

موجزن ایسی تھا آں زماں
لا نہیں لایا وہ ہرگز بر زباں
ہے فرزدقؔ نے یہ کیا بہتر کہا
مگر بہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

عہ فرزدق ایک مشہور شاعر ہے

لا نہ گزرا شہ کی ہرگز لب اُپر
یک شہادت کی ہی کلمہ میں مگر

گر نہ ہوتی یہ شہادت اے امیں
لا وہ سرور کی نعم ہوتا یقیں

گر نہ حاضر ہووے فرضاً کوئی چیز
شاہ تب خاموش رہتا اے عزیز

اور دلجوئی وہ سائل کی تمام
عذر سے کرتا تھا از شیریں کلام

پر صریح اسکو نہ کہتا شاہ دیں
کہ نہیں مجھ پاس یا دیتا نہیں

لا نہیں کہتا تھا کہنے سی مگر
یہ نہیں آتا ہے لازم اے بسیر

کہ کبھی سرور بقصد اعتذار
لا نہ لایا ہوں زباں پر زینہار

جبکہ اک غزوہ میں جانے اے میاں
شخص بعضے اس سے مانگے مرکباں

دہ کہا اب مرکباں حاضر نہیں
تا سوار اُن پر کروں تمکو یقیں

تب یہ کہنا ہی تھا سرور کو ضرور
حق ہیں انکے حکم یہ پایا صدور

اور زادِ رجا میں ایسا ہی کلام
جو ہوا ظاہر رسالت انام

اختصاص اس جائے کا بے ارتیاب
بالیقیں چہتا تھا ایسا ہی جواب

نفی لا کی خبر کی تعمیم سے
بعض جا ایسی ہی مستثنیٰ رہے

کہ امام قسطلانی باصفا
دیکھ ایسا ہی مواہب میں لکھا

لا نہ فرمانیسے مطلب ہے یہی
جود و بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی

جون بخیلان بخل سی کہتے ہیں لا
وہ کبھی ہرگز نہیں ایسا کہا

بخل جس در بار سے بس دور تھا
گنج اس کا جود سے معمور تھا

ہاں اگر سائل نہ رکھتا اہلیت
اور نہ دینے میں بھی رہتی مصلحت

جیسے بعض اشخاص بقال و مقال
جب کئے اس سے حکومت کا سوال

انہیں استعداد اس کی بالیقیں
جب نہ پائی شاہ نی بخشی نہیں

تا مسلمانوں کے کا مومنیں سبھی
اور صلاحِ حال میں سائل کے بھی

اس حکومت سے نیاوے کچھ خلل
اسلیئے بخشا نہیں انکو عمل

ہے روایت آ ابوذرؓ اکبار
اس سے مانگی ہی حکومت آشکار

اور کوئی چیز کا بھی بے ملال
تو کسی سے بھی نہ کر ہرگز سوال

اے برادر یہ ابوذرؓ باصفا
زاہدوں سے تھا صحابہ کا بڑا

روایت

شاہ فرمایا اُسے تو ہے ضعیف
آرزو مت کر عمل کی اے عفیف

تازیانہ بھی گرے گر بر زمیں
مانگ مت وہ بھی کسی سے اے امیں

دے زکوٰۃ مال بھی مال آ ہمام
اسکے مذہب میں ہے رکھا ہی حرام

ہے روایت اک جماعت کے تئیں
کچھ عطا کرتا تھا شاہِ مرسلیں

یا نبی یہ شخص مومن ہے بجا
جانتا ہوں اسکے تئیں میں بے مرا

بار سوم بھی جب ایسا ہی کہا
تب عمرؓ سے شاہ نے فرما دیا

اور ویسے لوگ کو دیتا نہیں
کہ اسی میں ہے صلاح انکی یقین

کہ رکھے جب بندگوں کو دوست رب
اور نہ دنیا دیوے انکو پر طلب

کوئی سائل کو غرض اے باخرد
سرورِ عالم نہیں کرتا تھا رد

قرض کر جب مجھکو دیویگا خدا
قرض وہ تیرا کرونگا میں ادا

ترمذی لایا روایت ایکبار
آئے تھے درہم یقیں نو دس ہزار

روایت

مستحق اک شخص کی تئیں جانکر
یوں کیا اسکی سفارش آ عمرؓ

جب کہا دو باریوں وہ یا نکو
شہ نی فرمایا کہ ہاں مومن ہے او

کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہیں
دوست رکھتا ہوں مقرر انکو میں

گر نہ یوں بعضونکو فرماوے عطا
یہ تخلق ہے بہ اخلاقِ خدا

اور کسی کو دوست نا رکھے مگر
دیوے اسکو مالِ دنیا بیشتر

گر نہ رہتی پاس اسکے کوئی چیز
حکم یوں کرتا تھا اسکو اے عزیز

روایت

شاہ وہ مبلغ کو رکھکر بر حصیر
کر دیا تقسیم آغاز اے خبیر

ایک درہم بھی نہیں باقی رہا آکے ایسے میں کوئی سائل ہوا
اسکو فرمانے لگے خیر البشر ہوگیا اب صرف سارا مال و زر
اب ضرورت ہووے گر لاحق تجھے جا کے تو بازار میں اب قرض لے
جب مجھے کچھ بھیج دیویگا خدا قرض تیرا میں ادا کر دونگا
عرض کی فاروقؓ نے اے شاہِ دیں دیکھ لیا کئی بار تو اس کو یقیں
اب نہیں جو چیز قدرت میں ترے حق نہیں تکلیف دی اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہ آئی پسند تب کہا انصار سے اک ارجمند
یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر اور کسی کا کچھ نہ کر خوف و خطر
عرش کا مالک جو ہے پروردگار مال و زر دیویگا تجھکو بے شمار
جب سنا اس بات کو شاہِ جہاں مسکرانے کو لگا ہو شادماں
اسکے چہرے سے علامات سرور ہو گئے ظاہر کراماتِ سرور
پس وہ فرمایا ہے انصاری کتئیں کہ اسی کا ہوں یقیں مامور میں

روایت

اور جو تھی بیٹی معوذ کی یقیں یوں روایت لائی ہے اہلِ یقیں
کہ رسولِ ربِ عالم کے حضور لیگئی میں اک طبق تازہ کھجور
اپنی مٹھی بھر کے شاہِ انبیاء زیور و سونا تبھی مجھ کو دیا
بولتا ہے یوں انسؓ اے باصفا جزیہ جبکہ آیا تھا بحرین کا
حکم فرمایا رسول اللہ تب گوشۂ مسجد میں ڈالو اسکو اب
کہتے ہیں اتنا کبھی مالِ وفور شاہِ عالم کو نہ آیا تھا حضور
لایا جب تشریف از بہر نماز اسکو دیکھا ہی نہیں وہ سرفراز
جب نمازِ وقت سے فارغ ہوا مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
حضرتِ عباسؓ اس سرور کا عم یوں کیا ہے عرض اے شاہِ امم
بدر کے غزوہ میں اے شاہِ جلیل میں بھی اور میرا بھتیجا اک عقیلؓ
ہو گئے ہیں ہمنے دو نو جب اسیر فدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر
پس بہت مبلغ مجھے کیجے عطا اسکو فرمایا ہے تب خیر الورا
جتنی طاقت ہے اٹھا نیکی تجھے اس قدر اس مال سے اب لیجیے
پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر اسمیں باندھا ہے بہت سا مال و زر
جب اسی چاہا اٹھانے نہ سکا عرض پھر یوں شاہِ عالم سے کیا
یا نبی اسکو اٹھانے کیلئے اور کسی کو حکم اب فرمائیے
شاہ فرمایا نہیں تو ہی لیجا اسکی قطعِ طمعِ خاطر یوں کہا
تب وہ بستہ کھولکر کچھ کرکے کم لیگیا کندھے پہ پھر آیا بہم
عرض کر ویسا ہی کے سر بار بھی لیگیا ہے بلکہ تیسرے بار بھی
اور دوسرونکو بھی شاہ البشر مال و زر بخشا ہے اسدن سقدر
مجلسِ اشرف سے جب اپنے اٹھا ایک درہم بھی نہیں باقی رہا
ہے روایت لاکھ درہم تھی وہ سب صرف اُسدن ہی کیا شاہِ عرب
الغرض سرور کی وہ جود و سخا جان اسدرجہ کو پہونچی تھی بجا
منع فرمایا بہت دینے سے حق دے اُسے اوسط کو درجے کا سبق

روایت

ہے روایت ایکدن سرور کے پاس ایک لڑکے نے کیا آ التماس
ماں مری کی عرض اے شاہِ زمن پہننے مجھ کو نہیں ہے پیرہن
کیجئے اک پیرہن مجھ کو عطا شاہ بولے بعد اک ساعت کے آ
پس گیا اور جلد آیا ہے تبھی پھر کہا ہاں عرض کرتی ہے ابھی
پیرہن جو ہے تنِ اطہر اُپر دیکھیے مجھکو وہی اے نامور
حجرۂ اشرف میں جا کے بے ملال پیرہن اپنا دیا اُس کو نہال
تن برہنہ گھر میں بیٹھا رسول تھے صحابہ منتظر باہر ملول
تنگدل ہو کر گئے آخر وہ سب آیتِ اشرف ہوئی نازل یہ تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

جس سے بیٹھے گھر میں تو ہو بے لباس
اور صحابہ تجا دیں تیری ہو اداس

روایت

ایک چادر سی کے بہتر اے ہمام
کی روانہ اور یہ بھیجی پیام
عرض کو اسکے قبولا شاہِ دیں
حاجتِ چادر بھی تھی ان کو تئیں
چادرِ اشرف یہ کیا بہتر ہے اب
حاشیہ اسپر یہ کیا خوشتر ہے اب
جب اٹھا مجلس سے سالار انام
تب وہیں سائل کو اصحابِ کرام
کہ شہِ والا بہ شوق و احتیاج
چادرِ اقدس کو یہ اوڑھا تھا آج
اوڑھتے اپنے نہ مانگا اسکے تئیں
بلکہ میرے کفن کو مانگا ہو نہیں
تاکہ اس کے کفن سے بے ارتیاب
حق تعالیٰ مجھکو نا دیوے عذاب
یعنے فرمایا ہے حق اے مصطفےٰ
اسقدر مت کر فراخی با صفا
استفادہ دین کا انسے کہیں
ہو تری خدمت سے موقوف آہیں
ہے بخاری میں روایت اے اخی
کہ کوئی بی بی بہ درگاہِ نبیؐ
یا رسول اللہ یہ چادر میں نے سی
ہے خوشی میری کہ اوڑھیں آپ ہی
اوڑھکر بیٹھا تھا سرور وہ ردا
کوئی آکر عرض ایسے میں کیا
یا نبیؐ چادر یہ مجھ کو دیجئے
شہؐ بہت خوش ہو کے دیڈالے اسے
یوں لگے کرنے ملامت پر ملال
کہ بہت بیجا کیا تو یہ سوال
مانگنا تیرا ہوا یہ نا صواب
اس طرح سائل دیا انکو جواب
کہ یہ چادر اسکی جب مرغوب ہے
کفن کے خاطر مرے بس خوب ہے
یا الٰہی ہمکو توفیق سخا
کر عنایت اور بخالت سے بچا

حضرت سیدِ انس و جاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیاں

جوں سخاوت میں تھے سرور بے مثال
تھا شجاعت میں اسی پورا کمال
سخت جنگوں میں دلیرانِ کبار
جبکہ پاتے تھے نہایت اضطرار
چو طرف سے مشرکاں پُر شر و شیں
تیر باراں جب ہوئے روزِ حنین
سرورِ عالم نہ جا گہہ سے ہلا
یک قدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا
حضرتِ عباسؓ پکڑا تھا رکاب
اور ابو سفیانؓ لگام اے با صواب
شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہیں
تا کرے حملہ بہ کفارِ لعیں
شاہ کہتا تھا نبیؐ ہوں لا کذب
اور میں ہوں ابن عبد مطلب
کوئی نہ تھا کفار میں ایسا بشر
آنکھ میں جسکے پڑے ہوں نا کنکر
ذکر بالتفصیل اس غزوہ کا سب
کر تو اخبار نبوت سے طلب
کوئی شجاعت میں نہ اسکا مثل تھا
تھا الیقیں وہ اشجع خلقِ خدا
شاہ دیں رہتا تھا تب ثابت قدم
جبکہ خود ہی ہیش ہوتے دمبدم
ہو گئے ہیں منتشر سب غازیاں
فوج میں آیا تزلزل بیکراں
تھے ملازم تھوڑے ہی صحب کبار
شاہ تھا تب ایک خچر پر سوار
یہ ابو سفیانؓ تھا اسکا ابنِ عم
یعنے حارث کا پسر عالی ہمم
پر ابو سفیانؓ حارث نیکنام
چھوڑتا ہرگز نہ تھا اسکی لگام
اور وہ تب لیکے یکمشت کنکر
پھینک ڈالا لشکرِ کفار پر
فتح و نصرت چاہا از پروردگار
ہوگئے کفار تب یکسر فرار

حضرتؐ کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیاں

کیا لکھوں اسکی شفقت کا بیاں
رافت والطاف و رحمت کا بیاں
سورۂ توبہ کی آخر اے فہیم
جسکو فرمایا رؤف و ہم رحیم
حق کیا ہے جسکو قرآں میں خطاب
رحمۃ للعالمیں بے ارتیاب
ہے یقیں دریائے رحمت اسکا عام
خلق اور عالم کو گھیرا ہے تمام

اسکی مقدم کی برکت سے خدا
دور دنیا سے کیا قہر و بلا
مومنوں کو خاص ہے سر و عیاں
اسکے ہیں ممنون سب خورد و کلاں

شرع کے احکام کی تخفیف جو
اپنی سب امت پہ کروایا ہے وہ
تھا یہ امت پر شفقت کا سبب
غایت الطاف و رحمت کا سبب

چھوڑتا تھا اور کیئو افعال او
تا کہیں امت اوپر نا فرض ہو
حکم جوں مسواک کا اے با نیاز
وہ نہ فرمایا برائے ہر نماز

ترک تاخیر عشا بے قیل و قال
اور یونہی نہی از صوم وصال
اور بہت افعال ایسے ہیں یقیں
طول ہے تفصیل جنکے اامیں

رونا کوئی بچہ کا وہ سنتا تھا جب
اور پڑھتا تھا نماز وہ شاہ تب
اور اس بچہ کی ماں اے با نیاز
تب جماعت ساتھ رہتی در نماز

روایت

تو سبک کرتا نماز وہ شاہ دیں
کر شفقت اسکے بچہ پر یقیں
عرض خدمت یوں کیا آ جبرئیل
یہ کیا ہے حکم یوں رب الجلیل

کافراں تکذیب جب اسکی کئے
اور انکو رنج اور ایذا دئے
تو جو فرماوے سو وہ لاوے بجا
وہ فرشتہ عرض آکر یوں کیا

اک فرشتہ کے تئیں اے شاہ دیں
جو موکل ہے پہاڑوں پر یقیں
دو طرف مکہ کی جو ہیں اخشبین
دو پہاڑاں وہ بڑے ذیب وزین

یا رسول اللہ جو کچھ حکم ہو
جان و دل سے میں بجا لاؤں کہو
تب کہا یوں رحمۃ للعالمیں
کہ ہلاکت انکی میں چہتا نہیں

میں وہ لا دونوں کو ٹکراؤں شتاب
کافراں مکہ کے مرجاوینگے سب
وہ بجا لاویں عبادت حق کی ٹھیک
اور کسی کو نا کریں اسکا شریک

بلکہ یہ امید ہے حق سے مجھے
کہ خدا اولاد انکو ایسی دے
اور کہا اکبار آ روح الامیں
کہ کیا ہے حکم رب العالمیں

روایت

برجبال و بر زمین و آسماں
تا کریں تیری اطاعت یکساں
تو جو فرماوے بجا لاوے ابھی
مار ڈالیں تیرے اعدا کو سبھی

شاہ نے فرمایا یہ سنکر اسکے تئیں
دوست رکھتا ہوں کروں تا صبر میں
اور کروں تاخیر امت سے عذاب
ہوویں وہ توبہ سے شاید کامیاب

ابن مسعود معظم یوں کہا
گاہ گاہ ہم پر امام الانبیا
وعظ اور ارشاد کرتا تا کلام
پرنہ فرماتا تھا ہر دن صبح و شام

تا نہ آوے ہم پہ تنگی اور ملال
اسکو تھا ایسا شفقت میں کمال

حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان

شاہ کی صدق و عدالت کا بیاں
اور عفت اور امانت کا بیاں
ہے فزوں از قدرت تحریر سے
اور باہر طاقت تقریر سے

اعدل و اصدق تھا شاہ انبیا
اور سب میں وہ عفیف الناس تھا
اسکے صدق و عدل و عفت کو مدام
معترف تھے اسکے اعدا بھی تمام

شاہ کو قبل نبوت بالیقیں
سب کے سب کہتے تھے اسکو تئیں امیں
اور قضایا میں قریش اے محترم
سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم

حکم جو فرماتا تھا انکو رسول
جان و دل سے اسکو کرتے تھے قبول
کھا قسم حق کی کہا ہے وہ عیاں
میں امیں ہوں در زمین و آسماں

بولتا ہے یوں علی مرتضی
کہ ابوجہل لعیں شہ سے کہا
ہم نہیں تکذیب کرتے ہیں تری
جانتے کاذب نہیں تجھکو کبھی

پر جو لایا ہے نیا تو ایک دیں
ہاں قبول اسکے تئیں کرتے نہیں
واہ کیا بیہودہ لایا یہ کلام
لعنۃ اللہ علیہ بالدوام

اسکے کہنے میں تناقض ہے صریح
کیا ہی نامعقول یہ قول قبیح

اس لعین کی پھر یہ کیسی احمقی
تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی

جبکہ جانیں اسکو صادق بقصور
جو کہے تصدیق اسکی ہے ضرور

پس یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول
اس سے تا ہووے تسلی رسولؐ

فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَكَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ۝

یوں لکھے تفسیر اُسکی عالماں
کہ یہ فرمایا ہے خلاقِ جہاں

بلکہ وہ انکارِ آیاتِ خدا
گمرہی سے اپنے کرتے ہیں سدا

بدر کے دن از ابوجہلِ لعیں
پوچھا اخنس بن شرق ایسا ہیں

اب تو سچائی سے اس عقدے کو کھول
مصطفےٰؐ صادق ہے یا کاذب تو بول

پوچھا ہرقل جب ابوسفیان سے
بعض اوصاف اُس شہِ اکوان کے

تب ابوسفیان کھا حق کی قسم
بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم

اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش
جو تھا مکہ میں روسائے قریش

کہ بلا شک جانتا ہوں میں یقیں
یہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں

اور حارث ابنِ عامر اے میاں
روبرو لوگوں کے جھٹلاتا تھا اول

کہ محمدؐ کذب گو ہوں سے نہیں
وہ بہت سچا ہے بیشک و امیں

مشرکاں پوچھے ہیں اس گمراہ سے
کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہؐ سے

ہے محمدؐ حق کا پیغمبر یقیں
لیک تابع اسکا میں ہوتا نہیں

بلکہ اُنسے جانتے تھے وہ زیاد
پر نہ ایمان لائے از وجہِ عناد

اسکی عفت کا بیانِ محترم
کیوں لکھوں لرزاں و ترساں ہے قلم

بیعتِ عورات وہ لیتا تھا جب
ہاتھ میں ہاتھ انکے نہ دیتا تھا تب

عائشہؓ کہتی ہے مولا کی قسم
اجنبی زن کو نہ چھیڑا کوئی دم

غیر عورت کو نہ چھوتا اے میاں
عرف میں ہے ایک عفت کا نشاں

ورنہ عفت شہ کی ہے مثلِ جبال
مثل اُسکا ہو نہ سکتا ہے بیاں

مال وہ کرتا تھا قسمت ایکبار
اک تمیمی شخص یوں بولا پکار

وائے تجھ پر نا کروں گر عدل میں
پھر کریگا عدل کون اب کہہ یقیں

اے محمدؐ یہ گروہِ ظالمیں
فی الحقیقت تجھ کو جھٹلاتی نہیں

رہ تو فارغ اور انکا کھا نہ غم
بالیقیں انکی سزا دیوینگے ہم

کہ یہاں اب تیرے اور میرے سوا
شخص کوئی حاضر نہیں ہے تیسرا

بولا وہ واللہ سچا ہے نبیؐ
جھوٹ ہرگز وہ نہیں بولا کبھی

یہ بھی بولا آگے بعثت کے کہیں
کیا کہا تھا جھوٹ وہ سالارِ دیںؐ

بولا ہرقل خلق سے جب یوں کہے
بات جھوٹی وہ خدا پر کیوں کہے

بارہا قرآن کو سنتا تھا وہ
اور روتا تھا کبھی یوں کہتا تھا وہ

یہ کلام پاک ہے جیسا لذیذ
کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذیذ

کرتا خلوت اپنے جب لوگوں کے ساتھ
کھا قسم وہ حق کی یہ کہتا تھا بات

اور ابوجہلِ لعیں یک روز آ
شاہِ عالمؐ سے مصافحہ ہے کیا

یوں دیا ابوجہل نے انکا جواب
کہ یقیں میں جانتا ہوں باصواب

تھا یہ حالِ مشرکاں بے ارتیاب
اور مقر تھے یونہی سب اہلِ کتاب

اور دیا توفیق جنکے تئیں خدا
پائے وہ عز و شرف ایمان کا

اپنے ازواج و کنیزاں کے سوا
کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھُوا

عہد لیتا تھا فقط عورات سے
اور حیا رکھتا تھا مکروہات سے

اور حیا رکھتا تھا آں شاہِ دیں
مُنہ کسی کا گھور کر دیکھا نہیں

عرف و عادت کے مطابق یہ مثال
اُسکی عفت میں لکھے ہیں بقیل و قال

کیا لکھوں اُسکی عدالت کا بیاں
عقل سب عُقلا کی حیراں ہے یہاں

یا رسول اللہ اس میں عدل کر
اسکو فرمایا ہے شاہِ بحر و بر

شاہؐ کی صدق و امانت کے بدل
اور اُسکی عدل و عفت کے بدل

ہمکو ان اوصاف میں سب اے خدا ۔۔ اپنے پیغمبر کی دیجے اقتدا
کذب و غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ ۔۔ اپنے مرضیات پر محفوظ رکھ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے

مصطفے نے فرما دیا اے باوفاق ۔۔ جھوٹ ہے بے شبہ یک باب نفاق
اور کہا ہے جھوٹ کہنے سے یقیں ۔۔ رزق بھی ہوتا ہے کم اے اہل دیں
اور کیا ارشاد وہ خیر البشر ۔۔ کہ بہت افسوس ہے اس شخص پر
کہ وہ لوگوں کے ہنسانے کیلئے ۔۔ آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے

روایت

ابن عامر نے کہا ہے اے باصفا ۔۔ ایک لڑکا کھیلنے جاتا تھا
کیا تو دیگا اسکو میں بولا کھجور ۔۔ تب کہا وہ شافع یوم نشور
میں بلایا کچھ تجھے دیونگا آ ۔۔ تھا مرے گھر میں سو پوچھا مصطفے
گر نہ دیتا کچھ اسے تو جب بلا ۔۔ جھوٹ کی تجھپر نہ لکھتے بلا
اور فرمایا ہے شاہ کائنات ۔۔ کوئی بندہ جھوٹ جب کہتا ہے بات
اور کہا کوئی کسی کے جھوٹ کا ۔۔ ہووے راوی تو بھی اک جھوٹا ہے یا
اولا اپنا ارادہ جنگ میں ۔۔ اپنے دشمن سے نہ ظاہر کریں
تو کہے بے شبہ وہ اچھی ہے بات ۔۔ گرچہ نا بولا ہو وہ ایسے کذات
اور لکھا غزالی والا جناب ۔۔ کیمیا احیا میں یوں اے باصواب
بلکہ ایسے ہی مقام اندر یقیں ۔۔ جھوٹ کا کہنا ہے جائز اے امیں
یا الٰہی جھوٹ سے رکھ ہمکو دور

حدیث

آپکی بدبو سے فرشتہ اے امیں ۔۔ کوس تک یک بھاگتا ہے بایقیں
ہاں روایت ہے کہ شاہ انبیا ۔۔ جھوٹ کی رخصت دیا ہے تین جا
صلح دو شخصوں میں جب دوسرا کرے ۔۔ بات ہر اک کی طرف سے جو کہے
اور کسی کو عورتیں گر ہووے دو ۔۔ تو بہت پیاری کہے ہر اک کو او
گر کسی ظالم سے مومن ہو فرار ۔۔ اسکا پتہ بولنا نہ سازوار
اور کسی کا بھید کوئی پوچھے اگر ۔۔ ہے روا اس کا چھپانا اے پسر
اور غیبت سے بھی یارب بالضرور

غیبت کی برائی

سرور عالم دیا ہے یوں خبر ۔۔ کہ شب معراج میں میرا گذر
آہ ایسی اک جماعت پر ہوا ۔۔ میں تامل سے نظر اُن پر کیا
ناخنوں سے اپنے ہی وہ آہ تب ۔۔ گوشت منہ کا توڑتے تھے اپنے سب
پوچھا میں جبرئیل سے یہ کون ہیں ۔۔ بولا ہے غیبت گراں بے غو ہیں
ہے خبر غیبت سے کیجو اجتناب ۔۔ کیونکہ غیبت ہے زنا سے بھی خراب
ابن جابر عرض کی یوں شاہ سے ۔۔ چیز ایسی یا نبی سکھلایئے
کہ وہ میرے سے ہووے بیشک دستگیر ۔۔ تب کیا ارشاد سالار بشیر
کہ تو کار خیر کو مت ترک کر ۔۔ گرچہ وہ تھوڑا بھی ہووے اسقدر
کہ تو کوزے میں کسی کے باصواب ۔۔ ڈالے اپنے ڈول سے تھوڑا بھی آب
اور مسلماں بھائیوں سے بالدوام ۔۔ رہ تو پیشانی کشادہ والسلام
اور ترے نزدیک سے وہ جائیں جب ۔۔ انکی غیبت میں نہ ہرگز کھول لب

روایت

سب سے اول اسکو جنت ہے مقر ۔۔ سب سے اول غیر تائب کو سقر
بولتا ہے یوں قتادہ باصواب ۔۔ قبر کے سب تین حصے میں عذاب
وحی یوں اتری یہ ہے بھیجا خدا ۔۔ کہ جو توبہ کرکے غیبت سے مرا

روایت

ایک غیبت کی سبب سے اے پسر	اور غمازی کے باعث ہو دگر	تیسرا پاکی نہو پیشاب کی	یعنے نہ لینے سے ڈھیلا اے ذکی

غیبت کا معنےٰ

کسکو غیبت بولتے ہیں جانئے	کہ کسی کا ذکر تو ایسا کرے	وہ سنا تو ہوویگا تجھ سے خفا	گرچہ سچ ہو بات وہ اے باصفا
جھوٹ گر بولا تو وہ بہتان ہے جان	اَلاماں غیبت سے یارب الاماں	پس کسی جسم یا اقوال ہیں	خلق یا اعمال یا افعال میں
در لباس و جانور یا در نسب	تو کبھی غیبت نہ کر اے باادب	عائشہ کہتی ہے اک عورت کتیں	پست قد ہی کر کے بولی آہ میں
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کئی	تھوک دے جلدی تو میں تھوکی تبھی	آہ جب تھوکی بہ حکمِ مصطفےٰ	ٹکڑا تب کالے لہو کا اِک گرا
	مومنو توبہ کرو توبہ کرو	تم بچو غیبت سے اور حقسے ڈرو	

غیبت کا علاج علمی

دو ہیں غیبت کے علاج اے باخبر	ایک علمی اور عملی ہے دگر	ہے یہ علمی جو حدیثیں آئیں	آئی غیبت کی برائی میں یقیں
انمیں پس غور و تامل کیجئے	خوف حق کا دلمیں ہردم کیجئے	جسکی تو غیبت کریگا اے میاں	اسکے تئیں جاوینگی تیری نیکیاں
تجھکو غیبت اسطرح کردے ہلاک	جسطرح آتش کرے لکڑی کو راک	بوجہ ہی نیکیاں سب جائینگے	در عوض اسکے گنہ سب آوینگے
تو یہ غیبت سے سقر میں جاؤں گا	جاؤنگا بیحد عذاباں پاؤں گا	یہ تصور کر کے غیبت چھوڑ دے	ایسی بدکاری کا شیشہ پھوڑ دے

غیبت کا علاج عملی

دوسرا ہے یہ فقط عملی علاج	دیکھ اپنا عیب تو اے خوش مزاج	اور سمجھ میں عیب سے جوں ہی بچا	وہ بھی ہے معیوب ایسا ہی بجا
پاک ہوسکتا نہیں میں جسطرح	وہ بھی ہی معذور بیشک اسطرح	فی الحقیقت تو نہ گر معیوب تھے	عیب کیا غیبت کا لینا خوب تھے

فائدہ

تین شخصوں کی شکایت بالیقیں	شاہ فرمایا کہ ہاں غیبت نہیں	بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ	اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ
یوں لکھا غزالی والا گہر	شر سے جب اشرار کے چاہیے حذر	عیب انکا خلق سے کہنا ضرور	خلق انسے تا بچیں اے باشعور
بدعتی یا چور یا سر زور ہو	بولدیں تا لوگ اس سے دور ہو	یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو	یا خریدارِ غلامِ زشت خو
اس غلام و زن میں جو عیب ہیں	بولدیں انکے طلبگاروں کے تئیں	گر طلبگاروں سے نا بولے یہ بات	ہو دغابازی مسلمانوں کے ساتھ

غیبت کا کفّارہ

اور غیبت کا کفارہ ہے یہی	اولاً کھینچے پشیمانی بڑی	رووے چلاوے بہت حقسے ڈرے	جان و دل سے جلد تر توبہ کرے
اور کیا ہو جسکی غیبت سر بسر	چاہے جا اس سے معافی جلد تر	اور بولے میں نے کی تیری خطا	جھوٹ بولا بخش دے میری خطا

گر نہ بخشے عاجزی درکار ہے
تب بھی نابخشے تو وہ مختار ہے

عفو کرنا عفو کا چاہنا مگر
اس جہاں میں ہے بہت ہی نیک تر

آبرو یا مال میں اسکے اگر
تو معافی اس سے چاہے جلد تر

پر وہاں ظالم کی جو ہیں نیکیاں
دیوینگے مظلوم کو اے بھائیجاں

ہے روایت عائشہ اے سرفراز
بولی اک عورت کو ہے منہ کی دراز

اور فرمایا ہے یوں خیر الورا
کہ کسی کی گر کوئی غیبت کیا

مغفرت چاہیں اگر جیتا نہ ہو
ورنہ چہنا عفو لازم جانیو

برملا را عاجزی یہ حشر میں
درعوض گر چاہے مولا اسکو دیں

یوں کیا ارشاد سالار امم
کہ کسی پر کوئی کیا ہووے ستم

آگے ایسے روز کے اے محترم
جس میں نا دینار ہووے نا درم

نیکیاں ظالم کو گر نا ہووے آہ
اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ

شاہ فرمایا کہ تو غیبت کری
تو معافی کر طلب اس سے ابھی

تو غیبت کے عوض اے نیک ڈھب
مغفرت اسکی کرے حق سے طلب

اے خدا غیبت سے ہے ہمکو پاک کر
زہد اور ایثار میں چالاک کر

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

زہد سرور کا کروں میں کیا رقم
عجز کا سر اب جھکاتا ہے قلم

پے بہ پے ہونے لگے فتح بلاد
اور غنائم ساتھ آتے تھے زیاد

زہد اور ایثار کا بحر عظیم
اسکی ایسی موجزن تھی اے فہیم

اس کا بکتر اک یہودی کے یہاں
تا وفات اسکے گرویں تھا میاں

یوں روایت عائشہ سے آئی ہے
کہ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہے

آہ سیری سے کبھی کھائی نہیں
اسقدر راحت کبھی پائی نہیں

ایکدن میں کوئی غذا دو طرح کی
بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی

روایت

بالیقیں چولہا سلگتا ہی نہ تھا
آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا

بولتا ہی یوں انس اے باخبر
کہ کیا ارشاد سالار بشر

نا ڈرایا جائیگا کوئی اسقدر
اسقدر نا پائیگا خوف و خطر

تھا مرے ہمراہ بلال نیک ڈھب
ایسی سختی وہ دئے ہیں مجھکو تب

اس قدر کھانا نہ ملتا تھا اسے
کہ وہ بس آوے کسی کی جان کے

روایت

پھیر کر اسکو نکالا ہے تبھی
اور فرمایا کہ بیچا کر ابھی

باوجود آنکہ خلاق قدیر
وسعت گنجی اسے بخشا خبیر

تھا وہ با ایں چہ صباح و چہ مسا
زہد اور ایثار کا کشور کشا

لاکھ ہا درہم کیا خیرات وہ
اور فاقہ ہی میں تھا دن رات وہ

روایت

جبتلک جیتا تھا شاہ انس و جن
بالتواتر نان گندم تین دن

اور وہی بی بی یہ دیتی ہے خبر
کہ جیئے تک اپنے شاہ بحر و بر

کھاوے خرما گر تو نان جو نہیں
نان جو ہے تو نہ تھا خرما یقیں

اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر
ایک اک مہینے تک شام و سحر

روایت

دین حق گر نہیں ظاہر ہیگا ں
جسقدر مجھکو ڈرائے کافراں

دین میں جسطرح پایا ہوں میں رنج
کوئی بھی پایا نہیں اسطرح رنج

ہمیہ گزرے تیس دن اور تیس رات
آہ اس تنگی کے اس سختی کیساتھ

ہاں کبھی اتنا ملا ہم کو اقل
کہ بلال اسکو چھپاوے در بغل

ایک بوٹے دار کپڑا شاہ پاس
ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس

دیکھئے اسکو بدست بو جہم
مجھ کو لا دیجو فلاں اسکی گلیم

کیونکہ اس کپڑے کے بوٹے جانئے
اپنے جانب میرے تئیں مائل کئے

نقل ہے تازی ڈوالی اکبار
ڈالے در نعلین شہ الارخیار

کہ نظر میری بہ اثنائے نماز
آہ اسپر پڑ گئی اے بانیاز

روایت

کیونکہ ناگہ پڑگئی اسپر نظر
بس لگا ارشاد کرنے جلد تر

اور اس سرو ر کی خاطر اے رشید
لائے تھے یکبار نعلینِ جدید

پہلے جو آیا فقیر اسکو نظر
اسکو دیدالا وہ نعلین آپ سر

اسلئے ہیں عجز کا سجدہ کیا
شکرِ حق اب مستحق اس کا لیا

کہ اگر چہتی ہے تو فردائے حشر
پہلے آ مجھ سے ملے اٹھ کر زِ قبر

اور اپنے پیرہن کو کرنہ دور
جب تلک پیوند نالاگے ضرور

شاہ فرمانے لگا دیکھ اسکو آہ
کہ مری جب آسپہ پڑہتی ہے نگاہ

جب سنی یہ بات ام المومنینؓ
بھیجی اسکے پاس وہ پردہ وہیں

سعدؓ جو ابنِ ابی وقاص تھا
لجۂ تسلیم کا غواص تھا

حضرتِ رب الورا کی ہے قسم
خالقِ ارض و سما کی ہے قسم

وہ جماعت تھی صحابہؓ کی تمام
تب ہمارا حال یہ تھا اے ہمام

اور کانٹے دار جھاڑوں کے ثمر
تھی یہی ہمکو غذا شام و سحر

مینگنی سی اونٹ اور بکری کی تب
ہم کو ہوتا تھا براز اے با ادب

یوں خبر دیتا ہے نوفلؓ اہلِ دل
عبدِ رحمان اور ہم اک روز مل

غسل کر وہ اپنے گھر میں جلد تر
اک کابی گوشت روٹی اسمیں بھر

یک بیک ہی درد سے رونے لگا
منھ کو اپنے اشک سے دہونے لگا

وہ کہا جبتک امام المرسلین
آہ اس دنیا میں زندہ تھا یقیں

جب ہمیں ایسی یہاں وسعت ملی
یہ فراغت اور یہ راحت ملی

کیونکہ خوبی اسمیں گر ہوتی بحق
تو رسول اللہ تھا بس مستحق

روایت

شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال
لا وہی ڈالو پرانی ہے دوال

اسلئے میں اس سے دل افگار ہوں
اس سے اب بیزار ہوں بیزار ہوں

بر سرِ منبر حبیبِ ذوالجلال
پھر اپنی ایکدن ڈالا نکال

اک نظر اسپر نظر دوسری یقیں
تمپہ اے یارو کبھی لائق نہیں

درگہِ حق میں بجالایا سجود
آیا باہر پہنکر وہ بحرِ جود

بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب
میں ڈرا نا خوش کہیں نا ہووے رب

اور جناب عائشہ کو شاہ دیں
یوں کیا ارشاد اکدن سے اے امیں

تو یہ دنیا سے تو زادِ راہ پر
کر قناعت کر قناعت سر بسر

اور کہتے ہیں کہ اس بی بیؓ کے گھر
پردہ اک باندھے تھی ایکدن خوبتر

مجھکو دنیا یاد آتی ہے تبھی
یہ فلاں درویش کو بھیجو ابھی

روایت

بولا میں کفار پر بہرِ خدا
سب سے اول تیر اندازی کیا

کافروں سے میں کیا کرتا جہاد
ساتھ لے یک نرمۂ نیکو نہاد

آہ کچھ ملتی نہتھی ہمکو غذا
جھاڑ کے پتوں کے یک لقمہ سوا

جسکے کھانے سے گلے زخمی ہوے
جاتے جب ہم پائخانے کیلئے

روایت

آئے اسکے گھر کے تئیں آبا صفا
عبدِ رحمانؓ اپنے تب گھر میں گیا

آیا ہی باہر وہ اپنے ہاتھ لے
اور ہمارے پاس رکھا ہے اسے

میں کہا اے بو محمد کس لئے
اسقدر روتا ہے اب فرمائیے

وہ نہیں آرام پایا کوئی دم
پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی دم

پس فقر جانتے ہیں ہم یقیں
اسمیں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں

جبکہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا
یہ فراغت اسکے تئیں دیتا خدا

روایت

حق تعالیٰ نے تجھے بولا سلام
اور فرمایا یقیں ایسا پیام

اور رہیگا در جہاں تو نیکذات
وہ پہاڑاں بھی رہیں تیری ہی سات

کہ یہ دنیا گھر اسی کا ہے یقیں
فی الحقیقت جسکے تئیں گھر ہی نہیں

جمع کرتا ہو وہی اسکے تئیں
کہ نہیں ہے عقل کچھ اسکے تئیں

روایت

بھوکے ہی رہتے تھے کئی شب آہ مام
آہ پاتے ہی نتھے شب کا طعام

اور شکایت بھی کسی سے نہ کیا
اسکو فاقہ ہی غنا سے دوست تھا

باوجود اس شب کے فاقہ کے نبی
ترک روزہ بھی نہ کرتا تھا کبھی

جو خزانے ہیں یقیں زیر زمیں
اور میوہ یہ زمیں کے بھی یقیں

دیکھ میں احوال اسکا بار بار
مہر سے روتی تھی اسپر زار زار

یا رسول اللہ تسکر پر خدا
آہ میری روح کر دیوے فدا

کہتا تھا کیا ہے مجھے دنیا سی کام
کیا کروں دنیا کو میں اے نیکنام

جو تھے اس سے بھی مصائب سخت تر
صبر اسپر کر گئے شام و سحر

حق معظم انکی رحبت کو کیا
اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا

اور ان سے میں ہوجاؤں جدا
درد ہے اس بات کا مجھکو سدا

عائشہؓ کہتی ہے بعد ایں کلام
اک مہینہ ہے جیا شاہؐ انام

ایکدن حاضر ہو جبریل امیں
یوں کیا ہے عرض اے سالار دیں

کیا تو اسکو دوست رکھتا ہے بھلا
یہ پہاڑونکو بنا دیوں طلا

ایک ساعت سر جھکایا شاہؐ دیں
یوں کہا بعد اسکے اے روح الامیں

اور یہ دنیا ہی بیشک اسکا مال
کہ نہیں جسکے تئیں مال و منال

پس کہا جبریلؑ اے سرور تجھے
قول ثابت پر خدا ثابت رکھے

ابن عباسؓ یوں کہا ہے با ادب
شاہؐ دیں اور اسکے اہل بیت سب

عائشہؓ کہتی ہے وہ سالار دیں
پیٹ بھر ہرگز کبھی کھایا نہیں

بھوک کی شدت سے وہ شاہؐ انام
پیٹ اپنا باندھتا تھا خوب تمام

اور وہ گرچہ تھا ز درگاہ خدا
حق تعالیٰ اسکے تئیں کرتا عطا

اور فراخ زندگانی سے سدا
شاد و خرم اسکے تئیں رکھتا خدا

اور مبارک پیٹ پر رکھ اسکے ہاتھ
کہتی تھی اسطرح سے رقت کیساتھ

کاش یہ دنیا سے لیتا تو اگر
قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر

تھے مرے بھائی جو والا اقتدار
از اولو العزم و رسل عالی وقار

سب کے سب گزرے ہیں اس دنیا سے وہ
اور ملے ہیں اپنے جا مولا سے وہ

شرم ہے اس بات سے بس مجھکو تئیں
کہ تن آسانی کروں دنیا میں میں

دوست تر مجھکو ہے بس اس سے کچھ نہیں
کہ ملوں جا اپنے بھائیوں سے یقیں

اک مہینہ بعد پائی ہے وفات
اسپہ حق سے ہو تحیات و صلوٰۃ

آنحضرتؐ کی خوف و خشیت اور سختی طاعات اور شدت عبادت کا بیان

خوف و خشیت سختیاں طاعات میں
تھیں نہایت مصطفےٰؐ کی ذات میں

علم اور عرفان ہو زائد جسقدر
خوف و خشیت بھی ہو زائد اسقدر

فی الحقیقت خوف و خشیت کا مدار
ہوگا علم و معرفت پر ہے بچار

بات یہ ثابت ہے پس قرآن سے
دیکھئے یہ آیت فرقان سے

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا[1]

بحر علم سرور عالی وقار
کر تامل ہووے کیسی بے کنار

یوں دیا ہے بوہریرہؓ نے خبر
کہ یہ فرمایا تھا سالار بشر

خوف و خشیت بس وہ سرور کے یقیں
ہووے ایسی ہی زیادہ آ ایں

میں جو جانتا ہوں اگر جانو گے تم
کم ہنسو گے اور بہت روؤ گے تم

[1] اللہ تعالیٰ سے اسکے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں ۱۲

ہے روایت دوسری اے محترم | کہ کہا سرور خدا کی ہے قسم
کم ہنسو گے اور بہت تم روؤ گے | اور نہ لذت عورتوں سے لیو گے
نالہ و فریاد کرتے جاؤ گے | اور رجوع تم جنگل جانب لاؤ گے

روایت

دوست میں کہتا ہوں تا ہوتا شجر | کاٹے جاتا اور نہ رہتا کچھ خطر
اک روایت آئی ہے اے باصواب | کہ صحابہ ذکرے عرض جناب
سرور عالم نے فرمایا کہ میں | دیکھتا ہوں جنت و دوزخ کتیں

روایت

ویسی طاقت کون رکھے تم سے اب | جیسے طاقت اسکے تیں بخشا تھا رب
غرض حال امت کا ہی مقصود تھا

تم اگر وہ چیز جانو گے یقیں | جانتا ہوں جسکو میں اے مومنیں
اور کرینگے دشت و راہوں میں گذر | اور چڑھو گے تم پہاڑوں کے اوپر
اور بلند آواز سے نزد خدا | تم کرو گے عجز و زاری سے دعا
ہوتا ہے بو ہریرہ باصفا | جو ہے راوی اس حدیث پاک کا

روایت

یا رسول اللہ ہمیں آگاہ کر | کیا نظر کرتا ہے تو شام و سحر
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہ دیں | جامع علم الیقیں عین الیقیں
عائشہ سے ہے روایت اے اہمام | جو عمل اس شاہ کا تھا بالدوام
اس ہی اک آیت پہ سارا اہتمام | گاہے کرتا تھا تمامی شب قیام
مغفرت خواہی بھی انکی از خدا

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۵

اور یوں شب خیر کہتا ہے یقیں | آیا میں اک روز نزد شاہ دیں
دیگ کو جس طرح ہوتا ہے جوش | سینۂ اشرف ہی تھا ویسا خروش
ابن مسعود معظم نے کہا | ایک دن مجھکو کہا خیر الوریٰ
میں کیا تب عرض اے جگ کے رسول | حق کیا قرآں ترے پر ہی نزول
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے | کہ میں چاہتا ہوں سنوں اب غیر سے

آپ تھے اس وقت مشغول نماز | اسقدر گریاں تھی باسوز و گداز

روایت

پڑھئے کچھ آیات قرآنی ضرور | کہ مجھے شوق تمام ہے وفور
آیا میں تجھ پہ پڑھوں قرآن اب | رو برو تیرے ہو کیا امکان اب
پس کیا آغاز میں سورہ نسا | پہونچا اس آیت پہ جب اے باصفا

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۵

آہ یہ سنتے ہی شاہ باوقار | ہو گیا ہے خوف حق سے زار زار
اور وہا ابن عمر عالی وقار | کہ لگا سورج گہن تھا ایکبار
لوگ سب سمجھے نا کریگا اب رکوع | اور رکوع ایسا کیا ہے باخشوع
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز | بھی لگا رونے کو باسوز و گداز

اس قدر رویا ہے از خوف خدا | کہہ نہ کچھ تاب و تواں باقی رہا
شاہ دیکھ سکو لگا پڑھنے نماز | اور قیام ایسا کیا ہیں دراز
کہ نہ تھا لوگوں کو قومہ کا گماں | اور نہ تھا قومہ میں سجدے کا گماں
اسکو ہی پڑھنے لگے تب بار بار | کہتے تھے تکرار اسکی زار زار

رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اے پروردگار میرے
کیا تو نہیں وعدہ کیا تھا میرے سے کہ نہ عذاب کرو گا انکو جس وقت کہ میں انہیں ہوں اور وہ مغفرت مانگیں اور میں بھی مغفرت مانگوں تیرے سے

یاالہی از طفیل آن رسول
التجا احقر کی یہ کیجے قبول

خوف و خشیت اپنی دے اسکو سدا
صد ہزاراں شکرِ خلّاقِ انام
خُلق مصطفوی کا یہ گلزار رہے
یاالہی یُمنِ اخلاقِ رسولؐ
اس گلستاں کے نسائم سے مدام
اور توفیق عمل کیجے عطا
اور اسکو اے کریم کارساز

خاتمہ

یہ رسالہ پایا حسنِ اختتام
شب تھی ستائیسویں رمضان کی

باغِ اطوار شہ ابرار ہے
اسکے سب ابیات اے عالی مقام

دیجے اس گلزار کو رنگ قبول
تا قیامت اسکے تئیں شاداب رکھ

کر معطر اہل ایماں کے مشام
ان کو اس گلزار کے سیار کو

اس رسالہ پر انہیں صبح و مسا
عفو کر احقر کے سب جرم و گناہ

کیجے ان چاروں صفت سے سرفراز
صدق و عدل و حلم و علمِ منجلی

اسکے کر مغفور سب جرم و گناہ
دے اسے اپنے عذابوں سے پناہ

اسکو دے خُلقِ نبیؐ کی اقتدا
قدر کی حرمت کی عزو شان کی
ہیں ہزار و سیصد و گیارہ ۱۳۱۱ اتمام
اسکو مقبولِ اُولوالالباب رکھ
اس سے بس انکے خنک انظار کو
دے اسے تعذیب دوزخ سے پناہ
بہر صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

ر المصنفہ

اے مطلعِ جریدۂ دیوانِ انبیا
تجھ ذات پر ہی ختم ہے ازمانِ انبیا
مقدم کی تیری نور بشارت سے روز و شب
انہار بحرِ علم و بستانِ انبیا
سرچشمۂ فیوض سے ہیں تیرے رشحہ ایک
لبریز ہوگئے سبھی دامانِ انبیا
بارانِ قدسِ فیضِ توسل سے ہی ترے
مشتاق و مضطرب تھے دل و جانِ انبیا
کرنے قبول دل سے یہ دین متین کے
روزِ الست حق لیا پیمانِ انبیا

اے مقطعِ قصیدۂ برہانِ انبیا
اس واسطے تو آیا پسِ فوجِ انبیا
تھے نور بارِ صفحۂ تبیانِ انبیا
گوہر ہے ایک مخزنِ عرفاں سے ترے
سرو عیاں رواں نمِ فیضانِ انبیا
فردائے حشر تیری گواہی اے شاہِ دیں
سرسبز تھا مدام گلستانِ انبیا
تیری کتاب پاک ہوئی ناسخِ کتب
صادر ہوا امم کو بھی فرمانِ انبیا
ادراکِ فضل میں ترے عاجز ہیں بالیقیں

تیری ہی ذات سے ہے نبوت کا فتح باب
وہ نائبان ہیں تیرے تو سلطانِ انبیا
اِک قطرہ تیرے علم کے دریا سے ہے یقیں
گنجینۂ جواہرِ عرفانِ انبیا
اور بحرِ واسطہ کے جواہر سے ہی ترے
ہے حق کے پاس حجت و برہانِ انبیا
اور آرزو میں تیرے لقائے شریف کے
ہے دین تیرا ناسخِ ادیانِ انبیا
ایمان و اتباع و اعانت اُپر ترے
آدم سے تا مسیحؑ سب اذہانِ انبیا

بس رتبۂ معیتِ حق دیکھ کر ترا
حیراں ہیں آئینہ سے سب اذہانِ انبیا
احقر تو نعتِ پاک کا تیرے ہو گیا مجاز
قاصر جہاں ہے خامۂ امکانِ انبیا

تمام شد

لہ تیرے لقاء کے آرزو کی واسطے ۔ لہ دل سے قبول کرنے کو اس دین پاک کے ۔